غلط نامہ تزوک تیموری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۳۷	۱۴	میرے بھیجا	میرے پاس بھیجا
۷۳۰	۱۹	نہیں ہے	نہیں تھے
۷۴۵	۷	حمص میں	حمص میں آیا
۷۴۷	۴	وہاں کے	وہاں لگا
۷۵۶	۱۰	اب میں نے	اب میں
۷۵۶	۱۵	مجکو ہوا	مجکو معلوم ہوا
۷۵۹	۱۳	ازرنجان	ازرنجان کا
۷۶۰	۸	ظہرتن کا ساکم امیرزادہ	ظہرتن کا امیرزادہ
۷۸۶	۱۰	پایان ترتیب	پایان کے ترتیب
۷۹۸	۱	سن خبر امیرزادہ	میرزا امیرزادہ
۸۳۰	۵	عزم تب کیا او ستیت	عزم کیا تو او ستوقت
۸۳۵	۱۵	اور ماورارالنہر	ماورارالنہر
۸۵۲	۵	خدمت چلے	خدمت میں چلے
۸۶۰	۴	جلال دیوش	جلال وطنیوں
۸۶۴	۱۹	روح پڑھ ہے	روح سرفراز پڑھ ہے
۸۶۶	۴	محمد چلا لے	محمد جلال چلے
۸۶۶	۷	افات	وفات
۸۷۸	۱۳	گاڑسے پر	گاڑیوں میں
۸۷۸	۱۶	انکا درد	انکے درد

غلط نامہ توزک تیمورے

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
اب	آپ	۲۰	۶۲۰
دو لحین پہلے	دو لحین نے پہلے	۱۷	۶۲۲
جہانملک کو زاد	جہان ملک زاد	۱۰	۶۲۳
محمود کا اوس کے فیل بان کو	محمود کا اوس کے فیل کو	۷	۶۴۱
نام کا خطبہ	نام خطبہ	۱۹	۶۴۶
کو کہ بفراغ	کو بفراغ	۱۲	۶۴۷
دوگانہ شکرانہ	دوکا شکرانہ	۴	۶۴۸
چلا اور	چلا دن اور	۶	۶۵۵
جا کر جمع ہوئے اور پہہ	جا کر جمع ہوئے پہہ	۱۶	۶۵۶
اور غازیے	اور غازیوں نے	۶	۶۵۷
	اوٹہی جہپ گئے ہے	۱	۶۶۱
سین اوس	سین اور اس	۲	۶۶۱
بیوقوفی کے مجہہ	بیوقوفی مجہہ	۱۲	۶۶۶
اوسنے	اون نے	۲	۶۶۹
اگلے دن کہ	اگلے دن	۱	۶۷۰
خضر جان	خضر خوان	۶	۶۷۲
جیتے	جتے	۱۹	۶۷۲

غلط نامہ تزک تیموری کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۷۹	۱۹	اوس عمارت کے ایک ایک	اوس عمارت کے ضلعی ایک ایک
۵۸۳	۱۰	چالیسویں اوسکا	چالیسویں دن اوسکا
۵۸۵	۲۰	ناک	مناک
۵۸۶	۶	کل خانم	تکلی خانم
۵۸۶	۱۶	بلند گنبد اور قبلہ رویہ	بلند گنبد جو گرد شدہ بصورت نہایت [illegible]
۵۸۷	۱۸	نافہ	نامہ
۵۸۹	۱۵	اس محل	اس محل کا
۵۹۳	۱۸	فیروز شاہ	فیروز شاہ کے
۵۹۵	۱۲	لشکر نے	لشکر کے
۵۹۶	۱	بدکہ	بدلہ
۵۹۸	۶	ایک قلعہ تہا	ایک قلعہ میں تہا
۶۰۰	۸	کیا کہا	کیا کیا
۶۰۳	۱۳	ور اس	اور اس
۶۱۰	۳	عاقبت اندیشے	عاقبت اندیشے جیسے
۶۱۳	۷	مسندہ	مسند
۶۱۶	۱۷	سردا	سردار
۶۱۷	۲	"اکر	[illegible]

غلط نامہ توزک تیمورے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲۶	۸	کسے بندہ کے	کسے میوہ کے
۵۳۰	۱۱	لشکرتیاجرار	لشکرنیاجرار
۵۳۱	۸	الہ باق تیرکے	الہ باق مین تیرکے
۵۳۷	۳	اورمصرکی راہسی سمرقند لوراہم کریکے	اورمصرکو سمرقند کوروانہ کرے
۵۳۸	۱۴	جوقلعہ ادین محاصرہ کررانہا	جیسے قلعہ ادین کا محاصرہ کررکہاتہا
۵۴۰	۴	سکرکاتہا	شکرکاکیا
۵۵۰	۱۲	غنیم صف	غنیم کے صف
۵۵۰	۲۰	عیسے نے اور	عیسے اور
۵۵۶	۷	اورمین نیے دریای	اورمین دریاسے
۵۵۹	۱۲	غنایت	نہایت
۵۵۹	۱۶	پہلے والے	پہلے والے کو
۵۶۰	۱۲	نہوتاتہا	ہوتاتہا
۵۶۶	۹	اورسرائے اورحاجی ترخان	اورسرائیے حاجی ترخان
۵۶۹	۹	چلااتاتہا	چلاآتاتہا
۵۷۱	۱۷	تیارنباکر	تارنباکر
۵۷۴	۲	آگئے بڑہ گئے	آگئے نہ بڑہ سکی
۵۷۷	۱۳	مشہرکے ارایش بازار	مشہرکے بازار

غلط نامہ تزک تیموریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸۴	۶	نگلہ	گلہ
۴۸۴	۱۶	امیر	امر
۴۸۵	۱۲	درا الملک	دار الملک
۴۸۸	۱۳	جلا کیا اور سینے	جلا کیا
۴۹۰	۱۱	زرالت اور بخل ان	زرالت اور بخل کو ان
۴۹۲	۱۶	ضبط دال	ضبط اور آل
۴۹۲	۱۷	کھیلتا ہوا	کھیلتا
۴۹۳	۵	لکردہ علوے	لیکر علوے
۴۹۵	۱۷	دشمنون	دشمنون کو
۵۰۱	۷	ہاتھ آیا	ہاتھ آیا تھا
۵۰۸	۱۲	نذر کیجئے	نذر کریکے
۵۱۰	۷	اونکے نور	اونکے بعد
۵۱۰	۱۱	دونو ایک	دونو ایک جگہ
۵۱۱	۱۳	امیر حسین نی مرنا	امیر حسین مرنا
۵۱۵	۶	سزا دینا	سزا دیوے
۵۲۰	۷	امیر جاکو	امیر جاکو کو بعد
۵۲۶	۴	ہیف اور موسم	ہیں اور اور موسم

غلط نامہ توزک تیموری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۵	۱۷	فجرلو ویلاجر	فجرکو ویلاجر
۴۱۷	۳	مناسب	مناسبت
۴۱۷	۱۴	انصاف کہا	انصاف کیا
۴۱۷	۲۰	یہ ہے	یہی
۴۲۶	۱۰	اور عجز	اور عاجز
۴۳۲	۱	چکر	جاکر
۴۳۲	۱۰	دیکھہ مجکو	دیکھہ کر مجکو
۴۴۲	۱۳	درست کرلے	درست کرکے
۴۴۲	۱۶	ہو چکے ہین	ہو چکے
۴۴۴	۱	اوتیت	آیت
۴۴۷	۹	روانہ ہوئے	روانہ ہوا
۴۶۶	۱۷	جوجوہا تہہ	جوجورہا تہہ
۴۶۹	۱۳	سلطان زین	سلطان زین العابدین
۴۶۹	۱۴	ارادہ	ارادہ تہا
۴۷۴	۱۰	توشنجال	توشنحان
۴۷۸	۲۰	منصوروتمام	منصورا ورتمام
۴۷۹	۳	ہزار جرار	ہزار سوار جرار

غلط نامہ توزک تیموری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۱	۱۲	سر	لشکر
۳۴۸	۶	کرتے	کرنے
۳۴۹	۷	کرکے اپنے	کرکے اپنی ساتھ
۳۵۴	۱۸	پس آدین	پیش آوینگا
۳۶۷	۱۷	تاکہ آخر وقت	تاکہ اذبکو دشت
۳۶۸	۱	فرزند مجھے	فرزندین مجھے
۳۶۸	۲	دوز	دوروز
۳۶۸	۱۴	وہ سبب لبریز	وہ سبب لبریز
۳۶۹	۲۰	جمع میں تھے	جمع تھے
۳۷۰	۳	آذربائجان	آذربیجان
۳۷۲	۹	سعدت	سعادت
۳۷۳	۲	درست کرکے	درست کیے
۳۷۶	۱۱	مقصد دینگے ہاتھ	مقصد دینگے ہاتھ میں
۳۹۲	۱۷	چولے	چوکی
۳۹۳	۲۰	قرار ہے	قرار دیتے
۳۹۴	۱۰	ایل الوس نواجی	ایل اوس نواحے
۴۰۱	۲۰	اترے ہے	اترتے ہے

غلط نامہ توزک تیموریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۷	۱۱	کی سیاہ کے	کی سیاہ نے
۲۸۸	۶	فرمان کے ایلی	فرمان کے آتی
۲۹۳	۲	میری چلے	میری پاس چلے
۲۹۷	۱۸	وعدہ موافق کی کوافق	وعدہ کے موافق
۳۰۰	۶	دیکہہ اترا	دیکہکر اترا
۳۰۰	۱۱	نے قلعہ	قلعہ
۳۰۱	۱۱	وغیرہ سازکی بجانی کا حکم	وغیرہ سازکے بجانی کا حکم دیا اور
۳۰۲	۱۳	چہوردو آنحضرت کا کر جو	چہوڑ دو کر جو
۳۰۳	۱۳	تیرا ودر	تیرا اور
۳۰۷	۱۱	سوراخ برابر	سوراخ برابر
۳۱۷	۱۹	اچو ہون	آکر جو ہون
۳۱۸	۱۳	مین ہوا	مین داخل ہوا
۳۲۱	۷	سیرار	شیراز
۳۲۲	۲۰	دوشالہ	بدوسالہ
۳۲۳	۱۰	کرکوہ	کمرکوہ
۳۲۷	۴	دفعیہ	دفع
۳۴۰	۱۳	کدافغان	کرافغان

غلط نامہ تزک تیموری کے

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
ڈھونڈتا تو پاتا تھا	ڈھونڈتا تو پاتا تھا	۳	۲۲۹
سیاہ پوش	سیاہپوش	۳	۲۳۳
عادل کو	عادل کا	۹	۲۴۳
پیدا ہوئے	پیدا ہوتے	۱۵	۲۳۶
علی بہادر نے بھی	علی بہادر سے	۲۰	۲۵۳
تھا اور سیاہ	تھا اسیاہ	۸	۲۶۰
پھر تقتمش تعین ہوا	پھر تعین ہوا	۳	۲۶۱
ہو جاتا تھا	ہو جاویگا	۹	۲۶۱
اور سمرقند	اور سفر	۱	۲۶۹
عقلاً	عقلیہ	۵	۲۶۹
میں بھی	میں سے	۱۱	۲۷۳
اور اوسکا اہل	اور اوسکو ال	۱	۲۷۷
سمرقند میں لایا تقتمش اغلان کا وارد ہونا	سمرقند میں لایا تقتمش اغلان کو سمرقند میں لایا تقتمش اغلان کا وارد ہونا	۱	۲۷۹
تعین کیا قتلغ	تعین قتلغ	۱۵	۲۷۹
سنتے ہی	سینے ہیں	۱۷	۲۸۳
تو تقتمش خان نے ہمت	تو تقتمش خان ہمت	۱۸	۲۸۵
تقتمش خان سے	تقتمش خان نے	۶	۲۸۷

غلط نامہ توزک تیموری

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
جسمین	مین جسمین	۱۷	۱۶۴
لایا	بلائے	۱۹	۱۶۴
لیکن	لیکر	۱۴	۱۶۵
جب وہ	جیسا کہ	۱۱	۱۶۶
پہلے	پیئے	۹	۱۶۷
اور راتون	اوراتون	۱۳	۱۷۶
مین انتظام	مین نے انتظام	۶	۱۸۲
بہار مین	بہا سمن	۱۹	۱۹۴
صلح کا	صلح کے	۲۰	۱۹۴
ہرگز	ہرگیز	۱۶	۱۹۹
اپنے	اتنے	۱	۲۰۵
پذیر ہوا	پذیرا ہوا	۱۹	۲۰۶
کوچ کرتا رہا	سرکتا رہا	۱	۲۱۰
اپنی افواج کا	انی افواج	۱۲	۲۱۱
بدخشانیون نے	بدخشانیون کے	۸	۲۱۲
حوالے	حوالہ	۲۰	۲۲۵
احتشام کو	اختشام کے	۴	۲۲۶
خانے	خاسے	۶	۲۲۶

غلط نامہ

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
لا الہ الا اللہ محمد	لا الہ محمد	۵	۹۸
نصرت کیے	نصرت	۱۵	۹۸
چھاؤنی سی بنا لیے	چھاؤنی سا بنا لیا	۷	۱۰۹
سمجھی	سمجھیے	۱۱	۱۱۳
نیند آئے	نیند آتے	۱۳	۱۱۶
جلا دیجیے	جلا دیے	۶	۱۱۸
اگرچہ درمیان	اگر درمیان	۳	۱۱۹
رشتہ دارون	رستہ دارون	۱۵	۱۱۹
ماوراالنہر سے نکال دیا	ماوراالنہر سے دیا گیا	۱۳	۱۳۷
تیمور	تمو	۳	۱۳۸
شمشیر	بشمشیر	۷	۱۳۸
غنیم کا آگیا	غنیم آگیا	۱۲	۱۴۱
کی طرف بھاگ	کے بھاگ	۱۶	۱۴۵
واجب جنگ کا	واجب جنگ	۱۷	۱۴۵
میرے فوج کی	میری فوج	۵	۱۴۶
اکیلا	اکیلے	۷	۱۵۲
تحیرت	حیرت	۱۸	۱۶۴

غلط نامہ توزک تیموری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۴	سرزمین	سرزمین مین
۳۵	۹	جیسی مانند	مانند
۳۹	۱۲	قرزندانے	فرزندانے
۴۱	۱۴	کیسے	کبھی
۴۲	۱	امیر پرتکل بیٹا	امیر پرتکل کا امیر پرتکل بیٹا
۴۳	۲۰		مشرق ہوتی ہیں سنت سیئہ
۴۷	۴	دیوان کر اس	دیوان اس
۴۸	۱۸	نار کہا	نار کہا تھا
۵۱	۱۹	کہانے	کہائے
۵۷	۶	مین ہے اونکو	مین اونکو
۵۸	۶	صدقہ	صدیقے
۵۸	۱۷	قراخان	قران
۵۹	۳	چہار پانہ	چہار پایہ
۶۵	۶	رکھتا تھا	کہا تھا
۷	۱۰	خوارزم	خوارزم کے
۸	۲۰	دنا	درنا
۸	۲	مخلق	ملحق

لوزرک

۸۸۴ پہلے پہل سلاطین سے عدالت کے پرستش ہو وے گے اور ممالک توران اور ایران کو جو
بہترین ممالک ربع مسکون کے ہین مخالفو نسے صاف رکہنا اور دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے تقویت اور مذہب برحق اہل سنت کے ترویج اور مذاہب باطلہ کے ابطال مین کوشش
۵ کرنا کیونکہ ملک اور دین توام ہین بعد ان وصایا کے میرا حال متغیر ہوا اور ہچکی شروع
ہوئے اور سادات عظام اور مشایخ اور علما اور حافظونکو بلا کر کہا کہ مجہہ سے اور
کوئی کلام نکرو اور پکار کر نہ بولو اور مجہکو خدا پر چہوڑو پہر مین نے سادات اور علما
کے روبرو کلمہ شہادت پڑہا اور انہونے مجکو ایمان مجمل اور ایمان مفصل تلقین کیا
اور حافظ قران پڑہنے لگے اور نماز مغرب اور عشا کے بیچمین ستر وین شب شعبان کی
اللہ کا نام لیتا ہوا بیہوش ہوا اور جان عاریتے جان آفرین کو سپرد کیے

بھی رہے

میرے آخر دم تک جو گفتار یا کردار واقع ہووے اوسکو میرے زبان سے دفتر ۸۸۴
وقایع میں لکھدینا پھر اس وصیت سے فارغ ہوکر امرا کو جو حاضر تھے اس عہد پر
قسم دیے کہ میرے بعد اس وصیت سے خلاف نکرنا اور جو امرا اوسوقت موجود
نہیں ہیں اونکو بھی یہہ وصیت پہنچا کر قسم دینا امیرشاہ ملک اور بردی بیگ اور
امیر شیخ نورالدین وغیرہ امرا یہہ باتیں سنکر بے اختیار روئے اور نہایت اخلاص
سے یہہ کہا کہ ہماری ہزار جان امیر کے ایکدم کے زندگانی پر فدا ہووے ہمکو بعد امیر
صاحب قران کے حیات درکار نہیں اور اگر یہہ امر ناگزیر پیش آیا اور ہم زندہ رہے
توجیسے اب امیر صاحبقران کے فرمان بردار ہیں جب سے تابع حکم کے رہنگے اور اگر
ہم ان وصایا سے تخلف کریں تو اپنے عمر اور زندگانی سے بے بہرہ اور دنیا اور آخرت
میں شرمندہ ہووینگے اوسوقت معروض ہوا کہ اگر حکم ہووے امیرزادہ خلیل سلطان
اور امیرزادہ انجل اور تمام امرا کو جو تاشکنت میں ہیں جلد بلا لیویں تاکہ وہ بھی
امیر کے سعادت دیدار سے بہرہ مند ہوں اور یہہ وصایا زبان مبارک سے سن لیویں
میں نے کہا میرا حال بہت تنگ ہے نورا ور سدھ ورکچھ معلوم نہیں ہوتا اور شوق اتصال
عالم علوی کا غالب ہے معلوم نہیں کہ کل دن بکڑوں یا نہیں اونکا آنا حضور میں لکن
نہیں اب وعدہ دیدار کا قیامت پر ہے الحمد للہ کہ اب کوئی آرزو کیسے جہت سے
باقی نہیں اور نہ کسی طرف سے نگرانی ہے سوای اسکے کہ اگر فرزند ارجمند
امیرزادہ شاہرخ کو دیکھ لیتا پھر میں نے امیرزادونکی طرف متوجہ ہوکر یہہ کہا
کہ میں نے جو وصیت کی ہے اگر اوسپر عمل کروگے اور متفق رہوگے تو ملک
ستانی اور سلطنت کروگے اور اگر وصایا کے خلاف کیا اوسکے موافق
نتیجہ دیکھوگے بہرحال داد دہش عدل انصاف اپنا پیشہ کرنا کیونکہ قیامت کو

۸۸ امرا اور تمام چہوٹے بڑون کو یہہ ہے کہ میری وفات کے بعد نوحہ اور زاری سی
میرے روح کو تکلیف نہ دینا اور میری تقصیرات کے امرزش خدا تعالے سیے کریکے
فاتحہ سیے یاد رکہنا چونکہ تائیدات الہی سیے ممالک محروسہ کو جو آج میرے
تصرف مین ہے مین نیے ایسا ضبط اور مفسدون سی ایسا پاک کیا ہے کہ کسیے کو سر کشیے
کے طاقت نہین رہی اور چونکہ تمام ممالک مین میری عدالت سیے کوئیے ظالم زبردست
مظلوم پر تعدی نہین کر سکتا مین بہہ اتنا امید وار ہون کہ خدا کریم میرے گناہون
سیے درگذر کرے اور تمکو لازم ہے کہ اس مملکت کو مفت ہاتہہ سی ندو اس کی حفاظت کرو
سبکو یہہ یقین ہے کہ اس دنیا مین جیسے مجہہ سی وفا نہین کے کسی سی نہین کریگے لیکن چونکہ
اللہ تعالے کی جمعیت اور آسودگے خلق اللہ کے بادشاہون کہ بعث آئین کی وجود سی مرلوط
کے ہی لیس مہمل کرنا کار عالم کا جیسے فساد اور ٹہی اور امنیت اور آرام خلق اللہ کا جاتا رہنے
قیامت کے روز یہہ ہی سبب بازپرس کا ہوگا اسلئے مین نے اپنے بعد فرزند ارجمند امیرزادہ
پیر محمد جہانگیر کو اپنا ولیعہد اور جانشین کیا کہ تختگاہ اور حکومت سمرقند کے اوس کے ۴
تصرف مین رہیے ہیے اور تمام امیرزادون اور امرا اور رئیس اور سردار میری وصیت
کے موافق اوس کے تابع رہین اور اوسکو میرے جگہ تصور کرین اور نفاق سیے الگ ہوکر
اتفاق کے عادت کرین تاکہ جو مشقت مین نے ممالک کے تسخیر کے اوٹہائی ہی وہ ضایع
نہ ہووے اور یہہ ممالک تمہاری ہاتہہ سیے نہ جاتی رہی کیونکہ معاذ جب تمکو باہم متفق دیکہین
گے کہ سب ایک شخص کی تابع ہین پہر سرکشی اونکے دلین نہین آسکے گے ۴
اور جو تردداتـ مین نے امور سلطنت مین کئی ہین اوسکو میرے دفتر وقایع مین
لکہہ کر اپنا دستور العمل کرنا اور اوسکا سر رشتہ اختیار مین رکہنا تاکہ سلطنت
بجال رہیے اور یہہ وصیت کہ اب مین نے تمکو کی ہے اور جو جو امر کہا ہے اور

بھورے

ذکر حضرت صاحب قران کی بیماری کا

بدہ کے دن شعبان کے دسویں تاریخ بدن میں جھگراتے معلوم ہوئے آخر ہو
ہوتے تپ نہایت حار پیدا ہو کر نہایت اضطرابے ہوئے ایسی کسی بیماری
میں نہیں ہوئے تھے میں نے اوسی دم سادات اور علماء اور مشایخ کو جو لشکر
میں تھے روبرو بلایا اور اون مسلمانون خداشناس کے سامنے تمام منہیات
اور معاصی سے توبہ نصوحہ کر کے اپنے پروردگار کیطرف متوجہ ہوا اور دم بدم
بیماری زیادہ اور قوت ضعیف ہوتے تھے اور طبیب حاذق جو رکاب میں
تھے جیسے مولانا فضل اللہ تبریزی سے علم اور فضل میں بے بدل میرے علاج میں
مشغول ہوئے اور دو تین مرض مخالف ایسے ہوئے کہ ایک کا علاج دوسری
کو زیادہ کرتا تھا اون کے دوا فراموش مفید نہیں تھے اور مرض بہت برا معلوم
ہوتا تھا باوجود اس کے میں ہمیشہ لشکر اور سپاہ کا حال پوچھتا تھا اور امیرزادہ
کو میری بیماری سے بیدل ہوتے تھے اونکو تسلے دیتا تھا جب اس بیماری
کو سات دن ہو گئے اور یہہ ساتواں دن منگل کا اور سولہویں تاریخ تھا
۸۰۷ اٹھ سو سات ہجری کے تھے اور مجکو سال آٹھ دان تھا کہ میں نے معلوم
کیا کہ یہہ بیماری علاج پذیر نہیں ناچار یہہ خاکدان چھوڑتا ہے اور وقت تھا
شعور اور ہوشیار ہے بیٹے خواتین اور امیرزادوں کو اور امراء معتبر کو بلا کر
نصیحت کی اور یہہ کہا کہ میں اس بیماری کو اور طرح کے دیکھتا ہوں اور
معلوم ہوا کہ اسی مرض میں عالم کو وداع کر کے ملک جاودانی کو جاتا ہے
اور مایہ امید کا درگاہ الٰہی میں لیجاتا ہے کا اور تمکو خدا کو سونپتا ہوں
اور میرے اولی وصیت خواتین اور فرزندون اور

۸۸ کہ اب اوس رستہ سے عبور کرنا ممکن ہے یا نہیں اور ایک شخص کو عقبہ قلان اور سیرام
۴ کے رستہ پر اسیہ لیئے تعین کیا جب وہ گیئے دن کے بعد آیئے عرض کیا کہ رستہ مین دو
دو نیزہ کے برابر برف جما ہوا ہے اس رستہ کو طے کرنا ممکن نہین

ذکر تقتمش خان کے ایلچی آنی کا

اسیہ عرصہ مین تقتمش خان نے کہ جنگل مین حیران سرگردان پہرتا تہا ایک شخص اپنا قدیم ایلچی کرکے میری پاس بہیجا اور بمعرفت امیرزدے بیگ اور اوس کی بہائی
امیرشیخ نورالدین اور امیر شاہ ملک اور خواجہ شاہ ملک اور خواجہ شاہ یوسف کے
۲ بارگاہ مین لباط بوس ہوا اور اسیہ مجلس مین مین نے تا بزامی اغلان کو کہ اولاد
اوکتا قاآن کے بیٹے ہے اور تاس تیمور اغلان اور چکرہ اغلان کو کہ جوجے خان
کے اولاد مین ہین دست راست کی طرف جگہ دی تہے اور دست چپ کیطرف
امیرزادہ الغ بیگ اور امیرزادہ ابراہیم سلطان اور امیرزادہ انجل کے لئے جگہ نشست
کے مقرر کیے تہی اور اور امراء کلان آپنے اپنے جای مقرری مین قایم تہے اوس
قراخواجہ تقتمش خان کے ایلچی نے یہہ عرض کیا کہ خان نے شرمندہ ہوکر یہہ عرض کیا
ہے کہ بے ادبی کیا شامت سی مین سرگردان ہوا اور سزا پائیے اگر مراحم بادشاہی
امیرصاحب قران کے میری حال پر مبذول ہوویئے تو اونکے عنایت سی دشت قپچاق
کا پہر حاکم ہو جاؤن اور زندگی بہر حلقہ بگوش رہونگا مین نے ایلچی کا معروضات
سنکر اوس کے استمالت کرکے یہہ فرمایا کہ خاطر جمع رکہو کہ انشا اللہ تعالے اس
۴ یورش سے جو درپیش ہے مراجعت کرکے دوبارہ ملکت اور تختگاہ جوجے خان
کے مسخر کرکے تقتمش خان کو مفوض کرونگا اور اترار سے ختن اور ختا کے طرف
متوجہ ہوتے ہے تحکو تحفہ دیکر رخصت کرونگا اور بیس دن اترار مین مقام کیا

شجور رستہ

کے جو شلنے ہوا ہیئے جسج میں واقع ہے اثنا میں لیکن چونکہ مجکو یا تعبدا ہیہ مرکبہ تہا ستارہ
شناسون کے قول کا کچھ اعتبار نکیا اور کیفیات رستہ اور پانی کو اُس نیچے بالا سے
جنگل پہاڑ کے دریافت کئے اور منزلین تحقیق کرکے رستے کی طرف متوجہ ہوا اور دو
زادہ خلیل سلطان امیرزادہ احمد امیر داد حبیب یادگار شاہ ارلات شمس الدین
پسر امیر عباس امیر برندق محمود درویش مراوس تیمور خواجہ بوغا مراوس بیر محمد اور
رستم نوشیروان پسر توان آغا عبد الکریم پسر امیر حاجی سیف الدین میر علی پسر منگلی
بوغا سلدوز شاہ ولی سعید سلدوز سعادت پسر تیمور تاش وغیرہ امرا کو جو باسکت
اور مشاہر خدا اور سپاہ میں مقیم تھے فرمان لکھ کر بلایا اسطور کہ جب افتاب آدا
برج حوت کا طلوع کرے تمام حضور کو روانہ ہوں اور امیرزادہ سلطان حسین وغیرہ
امرا کو لیے اور جیران میں تھے وہ اوائل بہار میں لشکر ہمارے میں داخل ہوویں اور
میں تا سواہی مرکب کرکے تو الات سے عین برف و باران میں ایک رات لیکر موضع
اوزن اتا میں پہنچا اور وہانسے موضع خواجہ شیخ میں وہانسے صحراء سوکنت میں منزل
کے وہانسے کوچ کرکے عمارات آتا نہ میں آیا اور اتا نہ سے سلطان شیخ میں وہانسے موضع
زربوق میں اور زربوق سے کنارہ دریاے سیحون کے لشکرگاہ کیا اور دریا
سیحون میں پل کرکے دل کا ٹیج لستہ تہا تمام لشکر اور گاڑیاں ہاتہی اونٹ دریا سیحون
کو بیچ پل کو عبور کر گئے اور کنارہ سیحون سے روانہ ہوکر بدہ کے دن بارہوین ماہ
رجب سنہ الدکو شہر اترار میں جاکر بردے بیگ کے گہر میں اترا وہان آگ جلا رکہی
تہے اتفاقاً شعلہ آگ کا چہت میں جا لگا بوجہا تہے بوجہا نے کچہہ چہت جل گئے اس حادثہ
سے میرے طبیعت کو وسوسہ ہوا شگون نیک نہوا اور تمام امرا اندیشہ ناک ہوئے
اگلے دن میں نے مولانا کمال الدین کو تعین کیا کہ جاکر رستہ پل کو بہت تحقیق کرے

دی اور کہدیئے ظالم کسی ضعیف پر ستم کریگے اور رعایا اور زیردستون پر رحمت کیا کریں
دنیا مین خلق الله کے ساتہہ حسن سلوک برتے تاکہ آخرت مین شرمندہ نہو پہر یہہ فرمان
کے ہاتہہ امیرزادون اور حکام کے پاس روانہ کئے اور امیرزادہ خلیل سلطان کو تاشکند
کے مقام مین بطور مقدمہ کے روانہ کیا اور امیرزادہ سلطان حسین جہان اور
کو چلا اور مین نے یہہ حکم دیا کہ اطراف جوانب سے واسطے آذوقہ لشکر کے غلہ بہر
لایا کرو اور خاصہ گہوڑے کہ اطراف ممالک مین محفوظ تہے منگا کر تمام امیرزادون اور
مقرب امراء کو انعام دیئے اسی عرصہ مین سید خواجہ پسر شیخعلی خراسان سے خبر امیرزادہ
شاہرخ کے خیر و عافیت کے لایا اور امنیت اوس ملک کے بیان کے اور اسی مین نے
امیر برندق کو تاسکیت کو بہیجا کہ تاسکیت کے لشکر کو آذوقہ بہنچا دے اور امراء کو یہہ
تاکید کے کہ اپنے تومان ہزار جات کے خوب پرداخت کرین کہ یورش کے وقت کسیکو
کسی جہت سے درماندگی نہووے حسب الحکم اعلی کے ادنی لشکر مین یہہ تیار رہے تہے کہ
دس سوار اور اونکے ساتہہ گذران کرین اور سلاح اور آلات جنگ اور اسباب
سفر کا بہت تیار کیا اور کئی ہزار گون غلہ کے گاڑیے پر صرف اسیلئے ساتہہ تہے کہ ختا کی
طرف جاتے ہوئے رستہ مین زراعت کرین تاکہ مراجعت کے وقت واسطہ آذوقہ لشکر
کے کام آوے اور کئی ہزار گابہن اونٹیان جمع کرائین کہ اگر کاشکے وقت مراجعت
بہت خرابی آپڑے تو انکا دودہ سپاہ کے حاجت روا ہوویے جب اسطور لشکر کے
آراستگی ہوگئی باوجودیکہ ہوا نہایت سرد تہے اور تمام جنگل برف سے دبا ہوا تہا
چنانچہ اکثر سپاہ کے ناک کان انگلیان ہاتہہ پانو کے رستہ مین گر گئین اور اکثر جانور
تلف ہوگئے لیکن چونکہ ذوق جہاد کا میرے دلمین متمکن تہا ایام بہار تک صبر نکرکے
وہانسے کوچ کیا اور منجمون نے یہہ عرض کیا کہ اب تک ایام قران دو کوکب علو

سال کے نسبت سردی سے زیادہ تر ہے اور کثرت بارش ہے افتاب کم نظر آتا تہا اور جہان ۸۷۷
سلطان بیٹے امیرزادہ اعلی میری بہابیجے کے امیرزادہ خلیل سلطان کے نکاح مین تہے
جب مین سمرقند مین تہا امیرزادہ خلیل سلطان کو عشق شاد ملک کا نہایت ہوا اور سبب ۴
عشق مین بے اختیار ہوکر امیرزادہ خلیل سلطان نے چہپے پوشیدہ اوس سے نکاح کر لیا
تہا جب امیرزادہ خلیل سلطان کے بیوے کو اسحال کے خبر ہوئے اوسکو بہت غیرت آئے اور
حضور مین اکر حقیقت عرض کے مین نے شاد ملک کے طلبی کے امیرزادہ خلیل سلطان نے
سینے ہے اوسکو ایسا پوشیدہ کیا کہ تالاش کرنیوا لونکو ہرگز نہ ملا تہب مین نے غصہ ہوکر
حکم دیا کہ اوسکو تالاش کرکے قتل کرو امیرزادہ پیر محمد جہانگیر نے بادب اوس کے جان ۵
بخشے چاہے مین نے امیرزادہ پیر محمد کے خاطر سے اوسوقت موقوف رکہا تہا اقبولات
کے مقام مین معروض ہوا کہ امیرزادہ خلیل سلطان شاد ملک کو پوشیدہ ہمراہ لایا ہے
مین نے امیربرات کو حکم دیا کہ اوسکو گرفتار کرکے قتل کریے چونکہ سرائملک خانم کو امیر
زادہ خلیل سلطان پر بہت شفقت ہے اور میرے شفقت کو بے اولاد کے حق مین
جانتے ہے اسلئے اوسنی امیرشیخ نورالدین اور امیرشاہ ملک کو برانگیختہ کیا تاکہ وہ مجہ عرض
کرین کہ شاد ملک کو امیرزادہ سے حمل ہے آیندہ جو حکم ہو سے وہ عمل مین آوی مین نے
یہہ بات سنکر اوسکا کینہ موقوف کرکے اوسکو توران آغا کے سپرد کی کہ بعد وضع
حمل کے اوس کے بچے کے پرورش کریے اور اوسکا کیسی ملازم سے نکاح کر دیے
اوسیوقت مین نے یہہ حکم دیا کہ مالک محروسہ کے امیرزادون اور امرا اور
حکام کے نام فرمان اس مضمون کے جاری ہوون کہ ہر یک اپنے ولایت مین طریق پسندیدہ
اور انصاف جاری رکہے اور مفسد اور مخل جو ہون انکو اپنے ولایت سے جلاوطن
کریگا اور امر معروف اور نہی منکر کے عادت کرکے شرع اور خلاف شرع جاری کرو

ہے دامن زر سے پر کر دیئے اور ہنار گہوڑا جکو جو درگار تہا انعام دیا اور امیرزادہ
خلیل سلطان اور امیرزادہ احمد پسر عمر شیخ اور امیر خدا داد حسینی اور امیر شمس الدین عباس
اور بعضے امرا و لشکر کو آگے روانہ کیا تاکہ تاسکت اور سبرام اور شاہرخیہ مین جا کر مقام
کرین اور امیرزادہ سلطان حسین ہمراہ امرا اور لشکر دست چپ کے بسی اور صبران
مین ڈیرا کرین اور شاہرخیہ کا نام قدیم سے فناکنت تہا بہر لشکر چنگیزیہ کے آمد رفت
سے ایسا ویران ہوا کہ اوسکے عمارت کا کچہہ نشان نرہا اور سنہ ۷۹۴ سات سو چرانوین
ہجریہ مین مین نے فناکنت کو آباد کرا کر اوس کے گرد قلعہ استوار بنایا اب مین نے
وہ شہر جو امیرزادہ شاہرخ کو عنایت کیا اور اوسنے اوسکو اپنا مقام بنایا اسلیے
شاہرخیہ مشہور ہوگیا اور مین نے اونکو مقرری مقامون مین روانہ کر کے حکومت
اور حفاظت سمرقند کے ارغون شاہ کو تفویض کیے اور حفاظت خزینہ اور دفینہ
شیخ نورہ کی زیر مقرر کیے اور مین آپ نیک ساعت مین جمعرات کے دن تیسوین تاریخ
ماہ جمادالاول سنہ ۸۰۷ اٹہہ سو سات ہجریہ کے سمرقند سے اقسولات کیطرف جو مقام
فرودگاہ کا مقرر ہوا تہا متوجہ ہوکر موضع قرا بلاق مین مقام کیا اور امرا اور
امیرزادہ اور سپاہ رکاب مین حاضر تہے اور اور لشکر بیشمار حسب الطلب ہر روز
جمع ہوتا تہا اور قرابلاق سے روز قبلاق کا رستہ اختیار کیا کئی منزل کے بعد موضع
تالمتی مین پہنچا تہا کہ ناگاہ آندہے چلنے شروع ہوئے اور برف اور مینہ ایسا برسا
کہ بڈہوں نے بہی ایسے بارش یاد نہین تہے اور وہانسے جون تون اقسولات فرودگاہ
مقرری مین پہنچا اور کئی روز پہلے سے آدمی تعین کیے تہے تاکہ وہان جا کر بانس لیو
جمع کر کے ہمارے لیے مکان تیار کرین اور ہر یک امیر نے اپنے اپنے آدمی بہیجکر مکان
تیار کرائے تہے مین اپنے مقام مین اور ہر یک اپنے اپنے مقام مین اترا اونکے اور

کاشغر کے ختن تک مع مضافات امیرزادہ ابراہیم سلطان کو مخصوص کر کے فرمایا ہم نے
حکومت کا اور سند جاگیر کے لکھدیے اور اوسکے امراء میر محمد طغی بوغا سمادت تیمور
تاش شیخ بہلول پسر بیان تیمور محمد آزاد کو رخصت کیا کہ اوس ولایت کا لشکر جمع
کر کے تاسکیت کہ مجمع لشکر کا ٹھہرا ہے اردوی اعلی میں ملحق ہو ویں اور امیر تیمور
تیمور خواجہ پسر اقبوغا کو کہ اوس سے خطا عظیم صادر ہوئی تھی قید کر کے اسی کو لب
مغولستان کو بھیجدیا بعد فراغ کے ان مہمات سے سرائے ملک خانم کے مدرسہ میں اپنے
منازل خاص قصر گوک سرای میں جو نیا بنایا ہوا تھا نزل ہوا اور تمام یہہ جی آرزو تھی
کہ یہہ جہاد کیجئے چونکہ علماء کے زبانی مکرر سنا تھا کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان فرض حج کے ارادہ اپنی گھر سے کہ معظمہ کو چلے اور تقدیر
وہ مرجاوے اللہ تعالے ہر سال ثواب حج مقبول کا اوس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے
میرے خیال میں یہہ آیا کہ وقت میرے کا آگیا معلوم نہیں کہ عمر کتنی باقی ہے اب فرض جہاد
کا ادا کرنا اور عمر اس راہ میں صرف کرنے سے بمنزلہ رستہ مکہ شریف کے اور حج
کے ہے پس جو دم اللہ تعالے کے مہمات میں گذرے بہتر ہے باوجودیکہ میرا بہت سن ہو
تھے یہہ ارادہ مصمم کر کے موسم بہار تک کہ وقت سفر اور سواری کا ہے صبر کیا اور
امیر بردق کو یہہ حکم دیا کہ دفتر سے دریافت کرو کہ اس یورش میں کتنا لشکر ہمراہ ہوویگا
امیر بردق نے باحتیاط اوس حساب سے جو کہ ان کل میں مقرر ہوا تھا دریافت کر کے
عرض کیا کہ ماوراء النہر ترکستان خوارزم بلخ بدخشان سیستان مازندران کی لشکر
سے اور اوس قراتاتار سے جو روم سے آئے ہیں اور اوس جماعت سے جو ایران
اور آذربایجان سے آئی ہیں دو لاکھ سوار پیادہ رکاب میں حاضر ہونگے اوس وقت
میں نے حکم دیا کہ سپاہ کو خوراک دو ارکان دولت نے خزانہ کہول کر سپاہ کے

۸۷۴ قندہار کو رخصت کیا اور اوس کے تمام لشکریونکو گہوڑے اور خلعت دیا اور امیر
۵ زادہ سید احمد عمر شیخ کو جسکی مطابق شرع کے امیرزادہ پیر محمد جہانگیر کے نکاح مین آگئے
تہی اور دختر امیرزادہ پیر محمد جہانگیر اسی محفل مین اوس کے نکاح مین آئے تہے ہمراہ
کرکے کابل اور غزنین کو ہرات کے رستہ سے روانہ کیا

ذکر حضرت صاحبقران کی وصیت کا

اوسیوقت مین نے ایک نامہ طویل الذیل جسمین حقائق امور سلطنت مذکور ہہتے
ملک الناظر والی مصر اور شام کے جواب خط مین اور واسطے طلب سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کے یہ لکہوایا
سر تینے اونکو گرفتار کرکے حقیقت حال سے مطلع کیا تہا اب مناسب یہہ ہے کہ حسب الامر
سلطان احمد اور قرا یوسف کو کہ سلطنت کا رخنہ انداز ہے زنجیر بند کرکے درگاہ
۴۰ مین روانہ کرو اور اس نامہ کو کہ عریض تین گز شرعی اور طویل ستر گز کا تہا
مولانا شیخ محمد پسر خواجہ حاجی بند گیر تبریزی نے کہ فصاحت اور خوشنویسی مین اوسکا
مین بے نظیر تہا آب زر سے لکہا اور مہر اوسپر مہر اعلے کرکے ملک فرخ کے ایلچی کو
خلعت طلا دوز اور کمر مرصع اور انعام وافر دیکر وہ نامہ حوالہ کرکے رخصت کیا
اور واسطے ملک فرخ کے تاج کمر مرصع اور خلعت بادشاہانہ اور تحفے اور تبرکات
ہمراہ ایلچی کے روانہ کیے اور باقی اور فرنگ دشت قبچاق جتہ ہندوستان
کے ایلچیونکو بہی انعام اور جواب خطوط انکا دیکر رخصت کیا اور ملک آغا امیرزادہ
شاہرخ کے حرم کو جو اس محفل مین ہرات سے آئے تہے ہرات کو رخصت کیا اور
بیگسی خانم امیرزادہ اسکندر کے بیوی امیرزادہ کے پاس ہمدان کو روانہ
کیے اور حکومت ولایت تاسکیت اور رہام اور استرہ اور مملکت جتہ کے حدود
خطا تک امیرزادہ الغ بیگ کو اور اندکان اور اسکت اور طراز اور

تیمور سے

ہر ولایت میں واقع ہوا اور اب میرے عمر اکہتر برس کے ہوئے اب بھی کچھ کیا جائے ۳۳
تاکہ تدارک اوقات کا ہووے اور سلطان سلاطین کو بہتر غزا اور جہاد سے کوئی
کار نہیں اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک غزوہ تمام دنیا اور دنیا کی
چیزوں سے بہتر ہے پس مجکو واسطے تلافی اپنے حرکات کے ضرور ہے کہ دشمنان دین
پر جہاد کروں اور آج تک کفار دشت گرجستان ہندوستان تیراہ اور سیاہ پوش
پر جہاد کرکے اکثر انکو مسلمان کرکے کلمہ پڑھایا اب کفار ختا پر جہاد کیا جائے
جب تک یہہ حیات مستعار باقی ہے فرضیت جہاد کے ادا کیجائے یہہ سوچ کر ارادہ
مصمم کیا اور امرا اور امیرزادونکو واسطے مشورہ کے بلا کر اپنا مافی الضمیر بیان کیا
کہ واسطے تدارک جرایم کے جو ہمسے آج تک گذشتہ زمانہ میں سرزد ہوئے ہیں ممالک
ختن اور ختا پر جہاد کروں سب امرا نے یہہ حال سنکر دعا اور ثنا کرکی میرے
رای پسند کیے اور باخلاص تمام عرض کیا کہ ہمارا سر اور جان امیر صاحبقران کی رستہ
پر فدا ہے ہمکو جو حکم ہووے حاضر ہیں جہاں امیر صاحبقران کے گہوڑے کا قدم ہوگا
وہاں ہمارا سر فدا ہے میں نے انکے اخلاص مندی اور اتفاق دریافت کرکی اللہ تعالی
کا شکر کیا اور یہہ حکم دیا کہ سپاہ کا حال بخوبی دریافت کرکے لشکر مرتب کرو اور
حاضر ہو اور امیر لشکر کے جو قابل افزایش کے ہوں انکے سوار زیادہ مقرر
کرو اور جنکو میں نے رخصت گہر جانیکی دی تھی انکو نایب ہرکاروں کے ہاتھ
بھیجے کہ اسکے موافق لشکر حاضر کرو اور یہہ دستور العمل لکہوایا کہ ہر یک معہ سامان
ہتیار بندہ حاضر ہووے اور ہرکارے واسطے گرد آوری لشکر کے روانہ کرکے
کان گل میں سوار ہوکر شہر میں سرای ملک خانم کے مدرسہ میں اترا اور امیرزادہ
پیر محمد جہانگیر کو خلعت خاص کمر کلاہ مرصع گہوڑا طلائے زین دیگر زابلستان غزنین

۸۷ نے مبارکباد دیکر نثار کیا صبح کو مین نے ہر یک امیرزادہ کے مکان مین جاکر مبارکباد
دیئے اور بہت زر اور جواہر اون پر نثار کیئے اور تمام مستورات اور امیرزادیے اور
امرا و میرے متابعت مین رسم تہنیت کے بجالائے اور نثار کیا اور آج ہے مین نے اوسہی
۴ خیمہ پارہ چوبہ مین تخت خلافت پر جلوس کیا اور تمام امرا حاضر ہوئے اور مصر شام
فرنگ دشت قبچاق مغولستان ہندوستان کے ایلچیوکو بلایا سب آکرا پنے اپنے رتبہ سرفراز
۵ ہوئے اور مجلس مرتب ہوئے اور ایلچیوکو عنایات خسروی سے خوش کیا اور نقد اور
جنس اور کلاہ اور کمر زر اور خلعتین طلائے اور گھوڑے تو بچاتے زرین زین اونکو
عنایت کیے اور دو مہینے تک اوس صحرا مین ہر روز جشن کرتا رہا اور بعد فراغت
اس جشن عشرت کے انتظام ملکے مین مصروف ہوا اور تمام امرا اور اکابر کو جو اس
۶ جشن مین جمع ہوئے تے رخصت کیا اوس وقت میرے دلمین یہہ آیا کہ ملک گیری کی زمانا
مین رفاہیت اور آسودگے خلق الله اور مسلمانون پر دیار کیے اور سلامتے جان
اور مال تمام تجار اور مسافرونکے منظور نظر تے کیونکہ ہر ملک اور ولایت مین ایک
ایک شخص اپنے تئین حاکم ٹہرا کر دم استقلال کا بہرتا تہا اور آپسمین عداوت کرتے تے پہر
اونکے محاربات اور منازعات باعث آزار خلق الله کے ہوتے تے اور ملک خراب
اور ویران ہوتا تہا اور میرے ہمت صرف اسطرف مصروف تے کہ حتی المقدور
ممالک ہفت اقلیم کے اپنے تصرف مین لاؤن اور ہر یک ولایت مین حاکم عدالت
آئین تعین کرون تاکہ میرے حکومت سے خلاف اور نزاع بالکل رفع ہوجاوے
اور تمام خلق الله کو آرام میسر ہووے آخر توفیقات الہے سے جو دلمین تہا وہ
ظاہر ہوا اور اکثر ربع مسکون ضرب شمشیر سے مسخر کیا اور خلق الله آسودہ ہوئے
لیکن قتل اور غارت اور اسیر کرنا کہ ملک گیرے کے لوازمات سے ہی لاچار

وہ جواہر گراں بہا سے جو پیشتر ہو چکے تھے کہ واسطے نثار کے وہاں تیار تھے اوس مجلس میں ۱۸۱
تمام امیرزادوں نے کھڑے ہر یک ادنے و اعلیٰ اوس نثار سے بہرہ مند ہوا جب میں نے
فارغ ہو کر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور تمام امرا اور امیرزادے اور رئیس
اور ایلچی اور خاص و عام اپنی اپنی جگہ رتبہ بسر قایم ہوئے مسکرات اور شراب کو ساقیان
ماہ سیمائی نے دورہ دیا اور خوان سیمین اور زرین نقل اور فواکہ کے روبرو تمام
اہل مجلس کے چنے اور کئی ہزار ناچنے گانے والے جو جمع تھے اپنی کار میں مصروف
ہوئے اور میں خواجہ عبد القادر بے نظیر تھا اور ہر طرح کے ناچنے والے ترک مغل
خطا اور فارس اور عجم اور روم کے لڑکے اور لڑکیاں رقاصی کے حاضر تھے
جب اہل مجلس شراب سے مست ہوئے میں نے اول امیرزادوں کو اور بعد اوسکے امرا
کو اور بعد اوس کے سادات اور علما کو اور بعد اوس کے تمام ملازم خاص و عام
کو خلعت زر نفتی دیا اور حریر کے کلاہ مرصع کمر زر شمشیر خنجر مرصع گھوڑے عراقی
اور عربی با ساز مرصع زین اور زر نقد اور اجناس عنایت کیے اور ہر یک کو
اوس کے رتبہ کے موافق بہرہ یاب کر کے احتیاج سے غنی کر دیا اور بعد اس داد و دہش
کے خوان سالاروں نے شیرینی شربت طعام مہیا کیا اور دسترخوان بچھا کر طعام
قسم قسم کے لائے اور نقدیئے خوانوں میں تمام اہل مجلس کے روبرو چنے اور ہر یک
طرح کے طعام اور نان خطائی اور شیرینی وغیرہ سے تمام اہل مجلس اور اکثر
اہل لشکر کو بہرہ مند کیا اور اہل حبشہ پر شراب مثلث اور خمر لے کر بازیگر اور
رقاصے کے تماشے میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ رات ہو گئی اور شمع اور مشعل اور
فانوس کی کثرت سے زمین مانند آسمان کے منور ہو گئی اور امیرزادے اپنی اپنے
محلوں میں داخل ہوئے اور میں بھی مجلس میں سے حرم سرائی میں داخل ہوا تمام خواتین

۸ اور رئیس سمرقند کے اور اور لوگ اطراف کے جو اس جشن مین آئے تھے ہر یک کو محل بنا
مین قایم کیا اور دور تک مجلس منعقد ہوئے اور داروغہ خلعتین گرا بہا اور عصاء
طلائیے لیکر جا بجا کہڑے ہوئے اور ہاتہے کو ہ پیکر زر بفتے جہول اور مخمل فرنگ اور
زنجیر سامان طلائیے سے سجا کر ایک جگہ کہڑے کیے اور ہنرمند اور صنعت پیشہ ہر دیار
کے کار دوسرے محلے مین جمع تہے اور اہل بازار جواہر فروش زرگر آہنگر نجار نداف
اور تمام اہل حرفہ اردو بازار کے انہوں عجب طرح آئین بندیے کے تہے تخمیناً چارسو
جگہ چار طاق بلند بنائیے تہے اور تمام چار طاق کے زر بفتے دیبا اور مخمل اور حریر سے
پوشش بنائیے تہے اور اونکے نیچے بہت نفیس فرش اور ہر یک نے اوسمین نفیس متاع
مرتب چنے تہے اور ہر یک نے اپنے اپنے کاریگری اور ہنر ظاہر کرکے عجب تشکلین بنائین
تہے ایسا کہ دیکہنے والے حیران ہوتے تہے اور بازی گر اور دار باز اور شعبدہ ساز طرح
طرح کے بازیگریے بنا کر خرد و بزرگ کو متحیر کرتے تہے بہرحال جب یہہ جشن کہ ایسا چشم فلک
نے بہی نہین دیکہا تہا منعقد ہوا اور اوس ساعت سعید پر مشتری اور ناہید خندہ
کرتا تہا ستارہ شناسون نے وہ ساعت تقویم اور زیچ سے دیکہہ کر اختیار کے
تہی اور نظرات تمام کواکب کے بایکدگر نہایت مسعود تہے اوسوقت امیرزادونکو
ہر یک کے منگیے مقرر کر رکہے تہے اوس مجلس مین بلاکر مطابق شریعت غرا اور ملت
بیضا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح کیا اور خطبہ ہر یک کا واسطے برکت کے
شیخ شمس الدین محمد جزری نے کہ امام وقت کے تہے پڑہنے تہی اور کلمات ایجاب اور
قبول کے مولانا صلاح الدین قاضی القضات سمرقند کے امیرزادونکو تلقین کر
تہے جب عقد نکاح تمام امیرزادونکا بطور پسندیدہ موافق مذہب حنیفے کے ہوچکا
کوس بکوبر کہ اور نوبت خانہ اور شادیانہ بجنا شروع ہوا اور طباق زرد

وجواہر گران بہا سیے بہرے ہوئے کہ واسطے نثار کیے وہان تیار تہے اوس مجلس مین
تمام امیرزادون نے بکہیرے ہر یک ادنے و اعلی اس نثار سیے بہرہ مند ہوا بہر تینے
فارغ ہوکر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور تمام امرا اور امیرزادے اور رئیس
اور ایلچی اور خاص و عام اپنی اپنی جگہ رتبہ بسبر قایم ہوئے مکیفات اور شراب کو ساقیان
ماہ سیمای نے دورہ دیا اور خوان سیمین اور زرین نقل اور فواکہ کے روبرو تمام
اہل مجلس کے چنے اور کئی ہزار ناچنے گانے والے جو جمع تہے اپنی کار مین مصروف
ہوئے او نمین خواجہ عبدالقادر بے نظیر تہا اور ہر طرح کے ناچنے والے ترک مغل
خطا اور فارس اور عجم اور روم کے لڑکے اور لڑکیان رقاصی کے حاضر تہے
جب اہل مجلس شراب سیے مست ہوئے مین نے اول امیرزادونکو اور بعد اوسکے امرا
کو اور بعد اوس کے سادات اور علما کو اور بعد اوس کے تمام ملازم خاص و عام
کو خلعت زربفتی دیبا اور حریر کے کلاہ مرصع کمر زر شمشیر خنجر مرصع گہوڑے عراقی
اور عربی راہوار زرین زین اور زر نقد اور اجناس عنایت کیے اور ہر یک کو
اوس کے رتبہ کے موافق بہرہ یاب کرکے احتیاج سیے غنی کردیا اور بعد اس داد و دہش
کے خوان سالارون نے شیرہ شربت طعام مہیا کیا اور دستر خوان بچہا کر طعام
قسم قسم کے طلائی اور نقرئی خوانون تمام اہل مجلس کے روبرو چنے اور ہر یک
طرح کے طعام اور نان خطائی اور شیرینے وغیرہ سیے تمام اہل مجلس اور اکثر
اہل لشکر کو بہرہ مند کیا اور اہل جشن پہر شراب مثلث اور قمرنے کرنا زے اور
رقاصے کے تماشی مین مشغول ہوئے یہان تک کہ رات ہوگئی اور شمع اور مشعل اور
فانوس کی کثرت سیے زمین مانند آسمان کے منور ہوگئے اور امیرزادہ اپنی اپنے
حجلہ مین داخل ہوئے اور مین بہے مجلس میں سیے حرم سرای مین داخل ہوا تمام خوانین

۸۷ اور رئیس سمرقند کے اور اور لوگ اطراف کے جو اس جشن مین آئے تہے ہر یک کو محل مناسب
مین قایم کیا اور دور تک مجلس منعقد ہوئے اور دار و غہ خلعتین گرا بہا یا اور عصاء مرصع
طلائی لیکر جا بجا کہڑے ہوئے اور ہاتہی کوہ پیکر زر بفتے جہول اور مخمل فرنگ اور
زنجیر سامان طلائی سے سجا کر ایک جگہ کہڑے کیئے اور ہنرمند اور صنعت پیشہ ہر دیار
کے کار آرد وسے معلے مین جمع تہے اور اہل بازار جواہر فروش زرگر آہنگر نجار نداف
اور تمام اہل حرفہ ارد و بازار کے انہون عجب طرح آئین بندیے کے تہے تخمیناً چار سو
جگہ چار طاق بلند بنائے تہے اور تمام چار طاق کے زر بفتے دیبا اور مخمل اور حریر سے
پوشش بنائے تہے اور اونکے نیچے بہت نفیس فرش اور ہر یک نے اوسمین نفیس متاع
ترتیب چنے تہے اور ہر یک نے اپنے اپنے کاریگری اور ہنر ظاہر کر کے عجیب شکلین بنائین
تہے ایسا کہ دیکہنی والی حیران ہوتے تہے اور بازی گر اور رسن باز اور شعبدہ باز طرح
طرح کے بازیگریے بنا کر خرد و کلان کو متحیر کرتے تہے بہر حال جب یہہ جشن کہ ایسا چشم فلک
نے بہی نہین دیکہا تہا منعقد ہوا اور اوس ساعت سعید پر مشتری اور ناہید خندہ
کرتا تہا ستارہ شناسون نے وہ ساعت تقویم اور زیچ سے دیکہہ کر اختیار کیے
تہی اور نظرات تمام کواکب کے بایکدگر نہایت مسعود تہے اوسوقت امیرزادونکو
ہر یک کے منگنے مقرر کر رکہے تہے اوس مجلس مین بلا کر مطابق شریعت غرا اور ملت
بیضا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح کیا اور خطبہ ہر یک کا واسطے برکت کے
شیخ شمس الدین محمد جزری نے کہ امام وقت کے تہے پڑہتے تہی اور کلمات ایجاب اور ۳
قبول کے مولانا صلاح الدین قاضے القضات سمرقند کے امیرزادونکو تلقین کرتے
تہے جب عقد نکاح تمام امیرزادونکا بطور پسندیدہ موافق مذہب حنیفے کے ہو چکا
کوس و کورکا اور نوبت خانہ اور شادیانہ بجنا شروع ہوا اور طباق زرد

طرف سے ایلچی ہو کر پیشکش نقد جنس جواہر اور تحفے لایا اوسمین ایک جانور تہا کہ
جسکو زرافہ کہتی ہین عجیب وضع کی صورت شکل گویا شتر مرغ تہا اور ایسے امیرزادہ ۴۵
خلیل سلطان سرحد ترکستان کا محافظ ہمراہ امراے رکاب امیر یادگار برلاس اور
یزدی بیگ اور خدا داد حسینی اور زادہ ملک برلاس اور میر محمد پسر شیخی اوغا برلاس
اور سعادت تیمور تاس اور دولت تیمور تواچی وغیرہ کے آکر بساط بوس ہوا
اور امیرزادہ پیر محمد جہانگیر سے غزنین اور کابل سے آپہنچا اپنے بہائی امیرزادہ
مرحوم محمد سلطان کے آثارات سے لباس ماتمی پہنے ہوے تہا مین نے اوسکو یاد کر کے
بہت رویا چونکہ وہ دن جشن کے تہے مین نے امیرزادہ پیر محمد اور اوس کے نوکرون
کو خلعت دیکر لباس ماتم دور کرایا امیرزادہ نے نثار کیا اور پیشکش دیا اور
خواجہ احمد طوسی نے جو واسطے ضبط اموال اور تحقیق محاسبات خراسان کے گیا تہا
اکثر مبالغ کلی خراسان کے عاملون سے لیکر خزانہ مین داخل کیا اور حقیقت وہانکی عرض کی
جب تمام خیمہ برپا اور فرش فروش آراستہ اور تخت زرین مرصع ہو یک جگہ نصب
ہو چکے اور اوسکے برابر کرسیان سیمین زرین بچہین اور صراحیان زرین مکلل بجواہر
مباح شراب مثلث اور قند سپید اور پیالہ طلاے نقرئے بلوری اور ریشم کے طبق
طلاے نقرئے مین چنے گئے اور مجلس آراستہ ہوگئے مین نے ساعت سعید مین بارہ
چوبہ خیمہ مین آکر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور امیرزادہ اور امراے عظیم الشان
اور سپہدار لشکر کے اپنے اپنے جگہ قایم ہوئے اور سادات اور علما اور مشایخ
اور اشراف کو جو اطراف جوانب سے جمع ہوئے تہے بلاکر ہر ایک کے لیے اونکے
مرتبہ اور علم فضل کے موافق جگہ مقرر کر کے بٹہا دیا اور جو ایلچی رئیسون کے حاضر تہے
اونکو موقع سر جگہ دیے اور امرا اور امراے ہزار جات اور صد جات کے اور لشکریا

۸۱ امیرزادہ پیر محمد جہانگیر کو سلطان محمود غزنوی کے تختگاہ سے بلا لیا اور جلکا می کا[illegible]
مین سب کو واسطے ترتیب جشن کے تعین کیا اور تمام خیمہ اور خرگاہ اور سایہ بان جتنی سرکار
مین تہے اوس صحرا سبز مین کہ پانی جاری تہا برپا کرائیے تمام فراشون چابکدست نے
کئی ہزار جمع ہوکر تین ہفتہ مین برپا کیے اور اوس تمام جنگل کو خیمونکے کثرت سے مثال
گلبن کے کردیا اور مین نے اتوار کے دن غرہ ماہ ربیع الاول ۸۰۱ھ کو اوس صحرا
مین جاکر دیکہا کہ تمام صحرا مین خیمہ ہے خیمہ تہا اور واسطے خاص میرے فرودگاہ کے
کئی جگہ درست کیے تہے اونمین ایک خرگاہ دو صد سر تہے اوس کے چوبونکو تمام
زر و جواہر سے مرصع کیا تہا اور ایک خیمہ بارہ چوبہ تہا اوس کے پوشش سقرلاطے
نبات سات رنگ کے تہے اور اندر کے طرف مخمل الوان فرنگ کے اور طنابین
ابریشمین اور ستون منقش لاجوردی فقرات سیمین اور زرین اور اتنا فراخ
کہ دو ہزار آدمی اوس کے سایہ مین آوین اور بہت فراشون نے ایک ہفتہ مین اوسکو
کو کہڑا کیا تہا اور ان تمام خیمون مین فرش زربفتے اور ابریشمین اور قالین بیش قیمت
بچہائیے اور خاص خیمہ مین ایک تخت مرصع زر و جواہر لعل و یاقوت سے نصب
کیا اور گرد میرے منزل خاص کے تخمیناً ایک کوس تک تمام امراء اور حکام اور
امیرزادے جو اطراف و جوانب سے آئیے تہے خیمہ اور خرگاہ پاس پاس برپا کرکے قائم
ہوئیے اور ہر یک مملکت سے اکابر اور اشراف سادات اور علماء اور ہر یک
طرح کے ہنرمند اور صنعت پیشہ اور گانے بجانے والے اس جشن مین حاضر ہوئیے
اور کان گل سے دامن شادوارا اور بلغرا عاج تک تخمیناً دو کوس کا میدان
خیمون سے پر ہوگیا اوسوقت حافظ منگل بوغا کہ نہایت دانا اور فرزندہ امیر
ملک الظاہر برقوق والی مصر اور شام کا تہا ملک الناصر فرخ ابن برقوق کے

بتیس ہی ہے

وقت جلد بہے میں مستورات اور حرم سرا کو اپنے آگے روانہ کیا تہا اور منتظر وارد ہ
اور آغا ان کے رستہ میں آملے تہے لیکن ابہی یہان نہین آئے تہے اب میں نے اونکے پاس
آدمی بہیجا کہ سامان اسباب چہوڑ کر جلد چلے آؤ اور یہ شخص تہا اسی مین تو اون آغا کے
پاس پہنچا چونکہ سرا ولنگ خانم اب تک وہان نہین آئی تہی تو اون آغا نے انتظار میں تین
مقام کیے پہر سرا ولنگ کی آئے ہی سامان اسباب چہوڑ کر مستورات اور میرزا دہ جہنکو
کو روانہ ہوئے اور جلد چلے ہیے آکر ملاقات کیے میں نے سرا ولنگ خانم کو چار باغ مین
مکان دیا اور تو اون آغا کو بہشت باغ مین اوتارا اور آپ آیا میں اب و ہوا کی عادت
سے میں بیمار ہوا اور طبیب علاج کرنے لگے اللہ تعالے شافی مطلق نے ایک ہفتہ کے بعد
شفا عنایت کی صحت پاکر میں نے باغ شمال میں انتقال کرکے چند روز عیش کیا اور
بیگی خانم کے لڑکا پیدا ہوا تہا اسلیے جشن مرتب کیا اور وہ اسیے لمبے باغ مین جلا
چند روز اوس باغ مین عیش کرکے نیک ساعت شہر سمرقند مین داخل ہوکر امیر زادہ
محمد سلطان مرحوم کے گہر مین اترا اور استادان کامل سے ایک گنبد واسطے مدرسہ
خانقاہ کے واسطے مرقد امیرزادہ کے تیار کرایا اور اوس کے گرد سے مکانات
گران بہا نمونہ فردوس مانند بنوایا اور سہ گنبد سنگ رخام سے بنا کر اندر کے طرف طلا
اور لاجورد وغیرہ سے منقش کیا اور ان دنون مین بلحاظ معاش و احوال رعایا کے دربانون
کو یہ حکم دیا کہ کسی وضیع و شریف کو آنے سے ممانعت کرو جو چاہے حضور مین آکر اپنا
حال عرض کرے پہر ہر ایک شخص آکر اپنا اپنا درد دل بیان کرتا تہا اور میں اوسکے
فریاد رسی کرکے مرہم التفات کا اوس کے جراحت دل پر رکہتا تہا اور اوسی وقت
جامع مسجد میں جو میں نے بنوائی تہی گیا اور اوسکا دروازہ ایسے بنا تہا
مجکو وہ پست اور تنگ معلوم ہوا اوس دروازہ کو گرا کر پہر کشادہ اور بلند

۸۹۱ اورکوچ بکوچ لنگر شیخ بایزید اوراند جود اب دره سیے گذرکر علیاباد مین آیا اور علیاباد
سیے موضع آدینہ مسجد مین آکر مقام کیا اسمنزل مین سادات اور علمار اور اکابر خطہ بلخ
کے واسطے استقبال کے آئیے اور دعا اور ثنا کیے مین نے اونکو عنایات سیے خوش کرکے
رخصت کردیا اور وہانسیے دریاء جیحون کو کشتے پر کو عبور کرکے ترمذ خانزادہ علاء الملک
کے گہر مین اترا خانزادہ نے مہمانی کرکے پیشکش دیا پہر ترمذ سیے سوار ہوکر قہلقہ اور حکنرا
سیے گذرکر موضع دول برجے مین مقام کیا اور وہانسیے خطہ کش مین آکر عمارات آق سرا
۲ مین اترا بعد ایک ساعت کے واسطے زیارت مزار شیخ شمس الدین کلال کے جاکر فاتحہ
پڑہے اور اونکے روح سیے ہمت لی اور پہر واسطے زیارت روضۂ والد بزرگوار
امیر طراغا اور امیرزادہ جہان گیر اور تمام فرزندونکے جاکر فاتحہ پڑہے اور مجاورونکو
خیرات دی اور اگلے دن وہانسیے آگے روانہ ہوا اور عقبہ کشن سیے گذرکر باغ تخت
خواجہ مین آیا اور وہانسیے باغ قراتوبہ مین آکر قصر جہان نما مین مقام کیا اسمنزل مین
خواجہ یوسف اور ارغونشاہ اور امیرزادہ قید اور پسر امیرزادہ پیر محمد جہانگیر
سمرقند سیے استقبال کو آکر بساط بوس ہوئیے اور پیشکش دیا اور اسہی جگہ خانزادہ
خوارزم اور تکل خانم نے ہمراہ تمام خواتین اور امراء کیے استقبال کو آکر ملاقات
کیے اور پیشکش دیا اور تمام اکابر اور اشراف اور سادات اور قضات اور علماء
اور رئیس آگیے بہی استقبال کو آئیے اور ہر یک نیے اپنے حال کیے موافق پیشکش دیا
اور قصر جہان نما سیے سوار ہوکر اواسط ماہ محرم مین سمرقند مین جاکر باغ جنار
مین ڈیرا کیا اور وہانسیے بطور شایستہ شہر مین داخل ہوکر امیرزادہ مرحوم
۳ محمد سلطان کیے مدرسہ مین جو ابہی بنایا تہا اترا اور اوس کیے روح پڑہی اور
پہر مین باغ جنار مین چلاگیا اور اوسیے باغ مین استراحت کیے اور مین لی آئی

۸۶۲ کرکے لار مین آیا دامن کوہ دماوند مین اوس محل کو جسکو ارغون خان نے بنایا تہا اب
وہ کوشک ارغون مشہور ہے جا کر دیکہا اور اتوار کے دن بیسوین ذالحجہ کو کوشک
ارغون سے سوار ہوکر ہمراہ چند اشخاص مقرب کے جلد روانہ ہوا اور منگل کے دن
بائیسوین تاریخ فیروز کوہ مین پہنچا اور امیر سلیمانشاہ کو خلعت زر دوز اور کلاہ مرصع
دیکر حکومت ری اور فیروز کوہ اور اوس سرزمین کے عنایت کی اور بیان توحش
ری کے داروغہ کو خلعت دیکر ری کو ٹہا دیا اور محافظت قلعہ کلخندان کے بہی او
کو تفویض کے اور اس منزل سے سلطان میدان کے راہ سے روانہ ہوا اور جمعرات
کے دن چوبیسوین تاریخ بسطام مین مقام کیا اور سلطان العارفین شیخ بایزید قدس
سرہ کے زیارت کرکے دعا مانگے اور خیرات مساکین کو تقسیم کے اوز حاکم استراباد
کا اس منزل مین پیشکش زر نقد اجناس گہوڑے تو بچاقے لیکر حاضر ہوا اور اسے
منزل مین دانہ خواجہ جسکو مین نے قرا تاتار کے تعاقب پر بہیجا تہا اور قرا تاتار کو دز
قلزم پر جالیا اور جنگ مین بہت قرا تاتار کو قتل کیا اب تخمیناً دس ہزار خانہ دار
گرفتار کرکے حاضر ہوا اور صورت حال بیان کے مین نے اونکو زنجیر بند سمرقند کو
روانہ کیا اور داروغہ شہر اور قصبات کے محافظ معین کردیے اور اوس
دن مین بسطام سے کوچ کرکے موضع جیز مین آیا اسمنزل مین حسن صوفے نے امیر
زادہ شاہرخ کے طرف سے عرض کیا کہ جس جگہ حکم ہوئے استقبال کو حاضر ہون
مین نے حسن صوفی کو یہہ کہکر رخصت کر دیا کہ امیرزادہ شاہرخ کنارہ دریاے
جیحان کے ملازمت کرے پہر مین بے جلدی سے چلا اور سلخ ماہ ذالحجہ کو نیشاپور
مین آیا اگلے دن غرہ ماہ محرم کو بدہ کے دن ۸۰۶ ہجرے مین کہ چہتوان سال
جلوسے اور اکہتروان سال میرے عمر کا تہا نیشاپور سے کوچ کرکے موضع عشق آباد

تیمور کے

چ کر کے پل اوتر کر پاس قلعہ لورکہ کے جو رستمدار کے سرزمین میں ہے ڈیرا کیا اور ۸۴۱
منزل میں اسکندر شیخی کے رشتہ داروں کو جو اسیر تھے روبرو بلا کر شان بخشتے تھے
اور عنایات سے خوش کیا اور اسی جگہ شام کے وقت امیرزادوں کے پاس سے آدمی آئے
ایا کہ ہم کنارہ دریا جہلم درہ کے پاس آ چکے ہیں اور عبور اوسکا دشوار معلوم ہوتا
اور بقدر پل کے نہیں ہے میں نے ترت محمد آزاد اور اوتکل بہادر کو ہمراہ تیس ملاحوں
دریا ر جیحون کے اردو شاہ کو رئیس کر کے روانہ کیا کہ امیرزادوں کے پاس جا کر پل تیار
کر دو اونھوں نے جاتے ہی کم مدت میں جیسا ہمارے لئے تیار کیا تھا پل استوار تیار کر دیا
پھر امیرزادہ معہ لشکر اوتر کر اردو کے محلے میں آ ملے اور اگلے دن میں وہاں سے قلعہ سمن
کیطرف جو متعلقات گیلان سے ہے روانہ ہوا کلاہ دشت میں جا کر وہاں کے آ
دمیوں کو اسپند آئے کئی روز وہاں مقام کیا اور اسی جگہ میر غیاث الدین علی سید
امیر سید کمال الدین کو جو اسکندر شیخی سے مخالف تھا منظور نظر کر کے حکومت
آمل کی جو سابق میں اوس کے باپ سے متعلق تھی عنایت کی اور اسکندر شیخی
کے استیصال سے فارغ ہوا اور اوس کے رشتہ دار سب اسیر ہوئے اور جن قلعوں کو
پھر وہ مخالفت کرتا تھا وہ مسخر ہوئے اور کچھ کام اوس سرزمین میں نہ رہا سمرقند
کے چلنے کا ارادہ کیا اور تمام امیرزادوں اور امراء کو اونکے ولایت مفوضہ
کو رخصت کیا امیرزادہ ابابکر کو بغداد اور عراق عرب کو روانہ کیا اور امیر
سونجک بہادر کو اوس کے ساتھ کر دیا اور امیرزادہ رستم کو اصفہان اور
عراق عجم کو بھیجا اور امیر سعید برلاس کو اوس کے ساتھ کیا اور امیرزادہ اسکندر
کو ہمدان میں اور سید عز الدین کو ہزارہ کیطرف اور سید غیاث کو آمل
اور ساری کو رخصت کیا اور آپ میں کلاہ دشت سے سمرقند کو چلا پہلی منزل قلع

۸۶۰ شیخ حال تنگ دیکھہ کر لاچار جنگل مین گھس کر کسیطرف کو ناپدید ہوگیا پھر اوسکا کچھہ نشان نملا کوے کہتا ہے کہ فقیرے کا لباس بدل لیا تاکہ اوسکو کوئی نہ پہچانے کوئی کہتا ہے لب آب دوانہ مرگیا اور اسیے منزل مین کہ مین لشتہ پر مقیم تھا قران درویش نے یہہ خبرا میرزادہ سلطان حسین کیطرف سے بیان کیے اور ایک کو اون دو جلاوہ یونی سی جو لڑائیے مین زندہ اسیر ہوئیے تہے شکین باندہ کر حضور مین لایا مین نے اونسے احوال اسکندر شیخ کا دریافت کیا اور قران درویش کے زبانیے امیرزادہ کو کہلا بہیجا کہ اسکندر شیخ کا کیطرف نشان ملے تو اوسپر یورش کرنا اور اگر وہ نیست نابود ہوگیا تو حضور مین حاضر ہونا امیرزادہ سلطان حسین یہہ حکم قران درویش سی سنکر دہانسے ٹہا اور امیرزادہ ابابکر اور امیرزادہ اسکندر اور امیرزادہ رستم اور امیر سلیمانشاہ سیے کہ کنارہ دریای قلزم کے اسکندر شیخ کے جستجو تجے مین تہے ملاقات کیے پھر متفق ہوکر تین کوس تک کنارہ دریاے قلزم کا روک لیا اور امیر مضراب جسکو مین نے خراسان سیے بلایا تہا تاکہ سارے آمل کے رستہ سی اسکندر شیخ پر یورش کریے اسیے جگہ امیرزادون سیے آملا اور سوایے انکی اور امراء اور لشکر جو اس خدمت پر تعین ہوئیے تہے تمام اسیے مقام مین جمع ہوئیے جب سکندر ایسا غایب ہوا کہ ذرا پتا نملا اور اوسکی زن و فرزند اور متعلق دستگیر ہوئی لاچار امراء حسب الامر حضور مین چلے آئیے پھر مین نے اونکو ہمراہ امیر شاہملک کی واسطے تلاش اسکندر شیخ کے بہیجا ایک رات دن کیے رستہ پر جنگل مین گیلان کیطرف چلے گئیے اور از بسکہ شب و روز مینہہ برستا تہا ایسا کیچڑ گارا ہوگیا کہ زمین پر چلنا بہت دشوار تہا اور راہ تر نیکے جگہ نہین ملتے تہے تمام امیرزادہ اور امراء گہوڑے کی پشت پر گذارہ کرتے تہے ہمنے یہہ خبر سنکر اونکو بلا لیا اور مین نے لشتہ پر سی

پھر رہے

قرا دلی اوسی جنگل میں پہنچے اور دیکھا کہ اسکندر اوسی جنگل میں کسطرف گیا اور قرہ
یوسف کے لڑکے اور سپند اتالیک اور ترکمن اور شخص تھا بھاگے اور سب ترکمن میرزا
اسکندر شیخ کی فوج کے اور تمام نقد جواہر مال اسباب اور اوسکا جو تھا تاراج کیا
رات کو اوسی جگہ رہے اور امیرزادہ رستم اور امیرزادہ اباکر کے لشکر اور
امرا میں سے امیر سونجک وغیرہ آگے جا کر اون قرا دولی سے جا ملے پھر ترکمن جو گرد
جب کیطرف جنگل میں اسکندر شیخ کی تلاش میں متوجہ ہوئے اور بعد اس اسکندر
کے چھوٹے بھائی کو ہمراہ جماعت کے دستگیر کیا پھر آگے جا کر اوسی اسکندر کی ماں
کو اور اوس کے زن و فرزند اور لواحق کو اسیر کیا

اوسکے بعد

امیرزادہ سلطان حسین اور سعید خواجہ سے جدا ہوکے اون قرا دولی میں جا
اور جنگل میں اسکندر کے تعاقب کرنے لگے دریا کو قلزم کے کنارہ میں اسکندر کو
جا لیا وہ لاچار ہو کے [illegible] کے پاس جا اور اون اور [illegible] وہ نہیں واسطے
جنگ کے تیار ہوا امیرزادہ سلطان حسین نے اسکندر پر حملہ کیا جو کہ وہ جنگل میں
تھے تو امیرزادہ نے قراولون اور اپنے فوج سے یہ مقرر کیا تھا کہ فوج کی [illegible]
سے واسطے فریب کے بھاگ جائے اور بھاگتے ہوئے جنگ کرکے جنگل سے باہر
نکالا جائے جب وہ باہر آجاوے تو ہلاک کریں موافق اسی قرار کے امیرزادہ
کی فوج بھاگا اور غنیم کو یہ گمان ہوا کہ انہوں نے انکو شکست دیے اونکے پیچھے دوڑا
چنانچہ یہاں تک کہ میدان میں آگیا امیرزادہ اکبارگی پھرا اور حملہ کرکے ترکمن
سے بہت زیادہ قتل کیے اور مار ڈالے تو کچھ نہیں [illegible] کے [illegible]
چنانچہ اوس کے [illegible] سب کٹ گئے اور [illegible]
مرد [illegible] کے اور امیرزادہ کے [illegible] [illegible]

٨٥٨ سید اسمعیل کرسکالی باشندہ دیہات ترمذ کا ماوراء النہر کے اطراف سے ملازمت
کو آیا اور یہان سے مین نے لشکر جدا جدا اور ہر ایک لشکر کو ایک سید مازندران کا امر
ہمراہ دیکر واسطے تلاش اسکندر شیخی کے اطراف و جوانب کو روانہ کیا ا سعرصہ مین یہہ
خبر آئیکہ اون قراولون مین سے جنکو سب سے پہلی تعین کیا تہا دریائی قوچین اور شاہ ملک
برلاس اور صدر برلاس اور شیخ درویش الہی اور شیخ محمد توچین اور زینک تیمور توچین
اور خداداد جوڑہ اور وفادار جمعرات کے دن چہٹی ماہ ذیقعد کو جنگل مین نزدیک
دریاے قلزم کی جس جگہ اسکندر شیخی مع زن و فرزند موجود تہا جا پہنچے اور اون
قراولون مین سے شیخ درویش الہی متوہم ہوکر اس بہانہ کہ یوسف برلاس بھی رنگیا ہے
اوسکو لے آون ہٹا اور اسکندر شیخی یہہ تہوڑے لوگ دیکھہ کر تیس سوار اور دو سو
پیادہ لیکر واسطے جنگ کے گہر سے نکلا اور یہہ قراول بہہ وجوہ بیس سوار سی زیادہ
نہین تہے باوجودیکہ شجاعت اسکندر شیخی کے معرکہ مین بارہا دیکہے تہے کیونکہ نسب اوس ٤
کے باپ کا بیژن پسر گیو مرث سے ملتا ہے اور بابیژن کے بیوی گستاشپ کے بیٹی رستم
کے تہے اور یہہ جانتے تہے کہ شجاعت اس کی موروثی ہے اور جمعیت مین ایسے
دس حصہ زیادہ تو بہی بلحاظ ہمارے بازپرس کے مرنی پر تیار ہوکر واسطے
جنگ کے قایم ہوئے اور تیر کمان پکڑ لیے اور اسکندر نے ہمراہ سوارونکے
جو تمام اوس کے خویش و برادر تہے کئی مرتبہ قراولون پر حملہ کیا اونہونے تیر کے
صدمہ سی اپنے تک ہرگز نہ آنے دیا اور اسکندر نے پے در پے حملے بے فائدہ کئے
اور باوجود اوس شجاعت کے کہ ایک فوج کے مقابلہ سے نہین ہٹتا تہا اب کثرت
جمعیت کے ساتہہ ٹکرانے کے شامت سے ان تہوڑے آدمیونکے مقابلہ سے
بہاگ گیا اور تمام زر و مال اسباب جمع کیا ہوا چہوڑ کر کسیے طرف کو چلا گیا

پہنچے اور تخمیناً ہزار سوار تاتار کے قتل ہوئے پھر فتحیاب ہوکر حضور کو روانہ ۸۵۷
ہوئے اور یہیں وا سطے تنبیہ اسکندر شیخی کے روانہ ہوا اثنا راہ میں امیرزادہ شاہرخ
بیمار ہوا اوسکو ہمراہ متعلقوں کے ہرات کو روانہ کیا اور اوسکا لشکر رکھلیا اور
کوہستان اور جنگل میں اکثر منزلیں طے کر کے دامن کوہ جلاول میں پہنچا اسکندر شیخی لشکر
کے خوف سے کوہستان سے نکلکر جہنم درہ کو بھاگ گیا اور جمعہ کے دن بیسویں ذیقعد
کو قصبہ جلاول میں آیا اسکندر ہمراہ توابع اور لواحق کے جلاول کو بے خالی کر گیا تھا
اگلے دن ہفتہ کو میں وہانسے آگے کو متوجہ ہوا اثنا راہ میں ایک درہ ہے بہت عمیق
اور جنگل انبوہ اور ہمیشہ اوس سرزمین میں ابر اور باران رہتا ہے اور اوسی درہ
میں ایک دریا ہے نہایت تند ایسا کہ نہ پیر کر اوتر جاوے نہ گھوڑے پر کو اور چونکہ
یہاں تک آنا اور اس دریا کو طے کرنا نہایت دشوار ہے اسلئے جہنم درہ مشہور ہوگیا ۴
اوس دریا پر لکڑے کا پل باندھ رکھا تھا اسکندر شیخی اوس پل سے اترکر پل کو توڑ گیا
تھا میں نے ترشے ایسے دراز اور مضبوط جنگل سے منگوا کر دریا میں دو طرفہ قطار
کھڑے کرائے اور اوپر لکڑیاں اور بہت سیکڑوں سے جڑوا دیں پھر اونکے اوپر لکڑیاں
تختے ڈالکر میخ دوز کر کے تھوڑی دیر میں پل تیار کر لیا دو گھڑی دن چڑھے چالیس بہادر
سردار مع فوج اونکے دریا پار گئے اور پانسو سوار اونکے ہمراہ گئے اور اونکے پیچھے
یوسف بیگ بیرلاس سے لشکر روانہ کیا اور اوس کے پیچھے خواجہ شیخ علی بہادر کو بھیجا اوسکے
بعد اوس کی امیرزادہ سلطان حسین اور امیر شیخ نورالدین کو پل سے اوتارا اور
میں بے پل اوترکر ایک منزل جاکر ایک صاف پشتہ پر ڈیرہ کر لگیا اور ان دونوں
مہم ذرا فرصت نہیں دیتا تھا جو لوگ اپنے سے پہلے روانہ کیے تھے وہ کوہ جہنم درہ
پر پہنچے اور جنگل کاٹکر اسکندر کے تلاش میں پھرتے تھے اور اسے منزل میں
پہنچ گیا

تُوزُک

۸۵ استیصال اسکندر شیخی کے روانہ ہوا اسعد بن امیر شمس الدین کے پاس جو
قوم قرا تاتار کو سمرقند لیئے جاتا تہا یہہ خبر آئی کہ جماعۂ تاتار جنکی محافظت در
تنکری برمش کی تہی جب نزدیک قصبہ دامغان کے آئی باغی ہوکر جانک خواجہ
برمش پر حملہ کیا اور اوس کو زخمی چور کرکے استرآباد کیطرف بہاگ گئی
دوسرے جماعت تاتار کا پیچہے سے آیا اوسنے تنکری برمش کو زخمی نگار رستہ پر پڑا
جاندار تہا اوس کو اوٹہا کر دامغان مین لیجا کر علاج کرنے لگا اور جماعۂ
یہہ خبر سنکر ہر یک جگہ سے بہاگنے لگے اور امیر شمس الدین المس اور شاہ والی پسر سونجک ۴
بہادر وغیرہ امراء اونکے دار و غے مطلع ہوکر فراریان تاتار کے پیچہے دوڑے اور
اور جو ہاتہہ آیا قتل کیا چنانچہ تین ہزار فراری تاتار کے دامغان کے اندر اور
باہر قتل ہوئے اور باقیون کو احتیاط سے لیکر روانہ ہوئے مین نے یہہ خبر
سنتے ہی بیان توجین اور فاضل پسر سیف الملک اور دانہ خواجہ اور رستم پسر فولاد
اور قمارے بہادر کو پانسو سوار و کسی واسطے تعاقب اوس جماعت کے جو استرآباد
کیطرف بہاگ گئی تہے تعین کیا اور بعد اونکے امیرزادہ احمد اور شیخ امیر برندق
سے لشکر روانہ کیا امیرزادہ احمد کو دامغان مین یہہ خبر ملی کہ بعضے تاتار سے
مارے گئے اور کچہہ بہاگ گئے اور باقیون کو امیر شمس الدین سمرقند کو لیگئی
وہ تو دامغان سے حضور مین چلا آیا اور بیان توجین وغیرہ امراء بسطام
سے بہ یکتو ملی لنگر کو عبور کر کے مازندران کے جنگل مین فراریونکے پیچہے
اور موضع قراتغان مین دریاے قلزم کے کنارہ پر تاتاریونکو جا لیا اور جنگہ
یہہ پانسو تہے اور مخالف کے ہزار تو سے بیجا باتاریون پر جا پڑے اور ۴
جنگ عظیم ہوئے اور مخالف بہت مقتول ہوئے اور تخمیناً دس ہزار گرفتار

اور ہر ایک طرف سے منجنیق لگا کر رعد انداز ہے اور تیر چرخ ناروا مشغول کیے اور
اوس قلعہ کا ایک برج نہر سے متصل تھا اور چشمہ نہر کا اوس پہاڑ میں سے اوس
برج میں کو جاتا تھا اہل حصار پانی نہر کا اوس برج میں سے لیا کرتے تھے بہادروں
نے اوس نہر کو کاٹ کر نیچے گرا دیا اور کچھ پانی جو برج میں بھرا رہ گیا اوسکو بھی مٹی
سے اٹ دیا اب اہل قلعہ بدون پانی کے بیتاب ہوئے اور دل مرگ پر رکھ کر
مدافعت کرتے تھے رات کو ابراہیم سلطان پسر محمد آزاد و شیخ بہلول اور بیان
تیمور پسر اقبوغا کی ہمراہ کیے دلاوروں نے پہاڑ کے چوٹی پر چڑھ کر قلعہ کے نیچے پہنچی
قلعہ والے مطلع ہو کر جنگ میں مصروف ہوئے بہادروں میں سے کئی شخص زخمی
ہو کر چلے آئے باقی صبح تک لڑتے رہے اور صبحدم اطراف و جوانب سے نقارہ کا
شور ہوا اور سپاہ پہاڑ پر چڑھنے لگے اسکندر شیخ کے بیٹے اور بھائی جو قلعے میں
چھ سو مرد جنگی باخود رکھتے ہوئے تھے جب یہ بلا اپنے گرد دیکھی گھبرا کر امن مانگا
تیمور نے استمالت کر کے امن دیا اور اونکے ایلچیوں کو خلعت دیکر رخصت کر دیا جب ایلچی
قلعہ میں جا کر خوشخبری امن کی اسکندر شیخ کے بیٹے اور بھائیوں کو سنائی وہ فورا
قلعے سے نکل کر درگاہ میں حاضر ہوئے اور قلعہ حوالہ کیا بہادروں نے قلعہ میں
جا کر وہاں کے باشندوں کو مع اہل و عیال باہر کر دیا پھر ایسا قلعہ مستحکم تائید الہی سے
دو روز میں مسخر ہوا اور میں نے رنگے نوکے کو قلعہ فیروزہ کوہ کی حفاظت پر
تعین کر کے بدھ کے دن گیارھویں ذیقعد کو کوچ کر کے آدھ کوس پر ایک مرغزار
میں ڈیرا کیا اور یہاں سے اہل حرم سرا سرائملک خانم اور تومان آغا اور
ابراہیم سلطان امیرزادہ انجل امیرزادہ سعد وقاص کو سمرقند کو روانہ
کر کے تاکید کر دی کہ سلطانیہ کے رستے سے جانا اور میں آپ [illegible]

۸۵ رستم اور امیرزاده اسکندر اور امیر سلیمانشاه سے جا ملا اور احتیاطاً گرد لشکر کی خندق
کہود کر اور درختونکے شاخون سے باڑ کرکے واسطے جمع کرنے لشکر کے اٹہہ روز مقام
کیا مین نے اونکو یہہ فرمان لکہا کہ آگے بڑہکر اسکندر شیخ کو گرفتار کرو جب وحسب الامر
لشکر جمع کرکے روانہ ہوئے رستہ مین جنگل اور کیچڑ بہت تہا امیرزاده ہر روز جنگل
کٹوا کر اور تختے لکڑیان گاڑ کے بچہا کر رستہ قطع کرکے اسکندر کے تلاش کرنے
تہے اور جو مخالف نظر آیا سو قتل کیا اور مین عارق بلاق سے اتوار کے دن غرۂ
ماہ ذیقعد کو حوالے رے مین آکر سارق قمش کے مرغزار مین ڈیرا کیا اور کچہہ اسباب
زیادہ لشکر کا اور مواشی رے کے رستہ سے روانہ کئے اور بیک ملک آغا امیر
زاده پیرمحمد جہانگیر کے حرم کو مع فرزندان کابل غزنین کیطرف رخصت کیا اور
اسی منزل سے امیر شمس الدین پسر امیر عباس کو کہ واسطے آباد کرنے جماعت
قراتاتار کے ماوراءالنہر مین متعین تہا یہہ تاکید کے کہ ان لوگونکو خوارزم اور
سستان کے رستہ سے بحفاظت تمام سمرقند کو لیجانا اور ہر ایک تومان مین سے امیر
قشون ہمراہ شمس الدین کے تعین کیا تا کہ قراتاتار کو سلامت پہنچا دیوین اور امیر
شاہ ملک جسکو مین نے واسطے جمع کرنے لشکر کے آگے روانہ کیا اسمنزل مین بساط
بوس ہوا اور رجب مین منزل سارق قمش سے روانہ ہوکر قلعہ کلخندان مین جو دامن
کوہ دماوند مین واقع ہے آیا اوس قلعہ کو ازبسکہ ویران پایا پہر کچہہ سے تعمیر کرایا
اور ایک جماعت واسطے انصرام اس کار کے تعین کیے پہر کوہ دماوند سے فیروز
کوہ مین پہنچا وہان کا قلعہ پہاڑ کے اوپر نہایت مستحکم دیکہا اہل قلعہ نے مخالفت کی
مین نے فوراً سپاہ واسطے تسخیر کے تعین کیے بہادرون نے نقارہ بجاکر چار
طرف سے محاصرہ کیا اور قلعہ گیرنے کے تدبیرین عمل کرکے سلامت کوچہ آگے بڑہائے

۸۵۴ کیا اور بعد فتح کے گرا کر خاک مین ملا دیا اور کیومرث سردار اوسین سرزمین کا
جو اسکندر شیخ سے مخالف تہا امیرزادہ کے ملازمت کو آیا اونہونے بموجب معنی
حدیث کے کہ جنگ مین فریب کرنا چاہئے اوسکو قید کرکے اسکندر شیخ کے پاس
بہیجکر یہہ پیغام دیا کہ تیرے دشمن کو اسیر کرکے تیرے پاس بہیجا اب تجکو لازم ہے
کہ تو بے فکر یہان حاضر ہووے کہ آئندہ کو تو امیر کے خدمت پہلے سے زیادہ تر
معزز رہیگا چونکہ اسکندر کو بسبب جرئت مخالفت کے دل مین خوف متمکن تہا آخر
لاچار کیومرث کو اپنے ساتہہ متفق کرکے قسم عہد کر کے چہوڑ دیا اور متفق ہوکر
مخالفت ظاہر کی جب مین نے یہہ خبر کنارہ دریا و بلاد روم کے سنی وانسے روانہ
ہوا اور مملکت خراسان کیطرف یہہ فرمان لکہا کہ امیر مضراب خراسان کا لشکر
جمع کرکے ساوہ رے اور آمل کے رستہ سے واسطے استیصال اسکندر شیخ کے
جاوے اثنا و راہ مین جمعہ کے دن ساتوین تاریخ شوال کے امیرزادہ خلیل سلطان
کے ملازم نے ماوراءالنہر سے آکر خیر امن اور استقامت کے سنائی جب مین
کوچ بکوچ اردو مین آیا امیرزادہ اسکندر اور امیر شاہملک کو اور امرا ار
ہزارہ مین سے پیر علی سلدوز کو معہ لشکر استرے کیطرف روانہ کیا اور یہہ
تاکید کی کہ عربان اور احشام خلج سے جو ساوہ اور قم اور کاشان اور ری
کے صحرا مین جانے کے وقت تک موجود ہین لشکر جمع کر کے امیرزادہ رستم
اور امیر سلیمانشاہ سے جا ملنا اور مین نے اونکو روانہ کرکے اردو سے
سرزمین پر چم مین آکر لشکرگاہ کیا اور دلدار کو جو مین اونکے مین چہوڑ آیا تہا
وہ اسمنزل مین آپہنچا چونکہ وہ میرا قدیم معتبر ملازم تہا اوس سے بغلگیر ہوا
اور نوازش کے اونہین خلعت خاص اور کمر زر اوسکو عنایت کرکے بہراہنگ

۸۵ مین کہ موضع نہر برلاس کا ہے ڈیرا کیا اور اسی منزل مین امیرزادہ شاہرخ امیرال سبا
حکام گیلانات سے لیکر ملازمت مین آیا اور اسی منزل مین مین نے جشن ترتیب کیا بعد ترتیب
۴ مجلس کے امرا کو بلا کر حکومت مملکت آذربایجان کے جو تختگاہ ہلاکو خان کے تہے مع توابع
و لواحق روم استنبول مصر شام تک امیرزادہ عمر پسر امیرزادہ میرانشاہ کو مفوض کیے
اور سند جاگیر کے اوسکو لکھدیے اور امیرزادونکو جو فارس عراق عرب عجم کے حاکم تہے
یہہ حکم دیا کہ اوس کے حسب طلب جلد حاضر ہوا کرین اور اوس کے حکم سے عدول
نکرین اور امیرزادہ میرانشاہ کے تمام امرا اور لشکر اوس کے ہمراہ کر دیا اور امیر
جہانشاہ اور امیر جاکو اور رستم پسر امیر موسے اور توکل بہادر پسر امیر یادگار
برلاس اور جنید بورالداے اور بعضے امرا تومانات کے دس ہزار سوارون
سے اوس کی رکاب مین مقرر کیے اور یہہ تاکید کے کہ تمام امرا اور لشکر سے امیر
جہانشاہ کے صلاح سے باہر نہوا کرین اور مملکت امیرزادہ کے مفوضہ کا نبدوبست
اوس کے راے اور تدبیر سے ہوا کرے اور امیرزادہ عمر کو واسطے کئی امور
۵ مملکت کے مامور کیا اول یہہ دین برحق محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ترویج اور مذہب
اہل سنت کے تقویت مین کوشش کرکے خدا پرستی اور عبادت سے غافل نہونا
دوسرے یہہ کہ جب تو دشمن پر فتحیاب ہو کر غالب ہووے اوسکو تائید الہی سے
سمجہنا تیسرے یہہ کہ تمام امور مین خاص و عام سے اعتدال مد نظر رکہے اور ہر یک
کار مین میانہ روے اختیار کرکے افراط تفریط سے الگ رہنا چوتہے اپنی اطراف
ممالک کو اشخاص مردانہ عاقل کو سپرد کرنا تاکہ وہ ملک آفات سے محفوظ رہے
پانچوین رعایا کے ساتہہ عدالت شروع کرکے ہاتہہ ظالمونکا مظلومون سے تنگ
۵ کرنا تاکہ ملک آباد ہو رہے چہٹی سادات علما مشایخ فضلا کو اپنے مجلس مین معزز

تیموریہ

قبر پیغمبر علیہ السلام کے پاس سے کش کو لیگئی جب رمضان کے چند روز عبادت میں گذر گئے ۱۹
میں نے امرا اور لشکر کو پار دریاے ارس کے بھیجکر شکار قمرغہ کے تیار کرنے کی امرا نے
جاکر تین روز کے بعد جرگہ تیار کیا اور اقسام نخچیر آہو گوزن گورخر شیر چیتا اور تمام جانور
صحرا کے جرگہ میں جمع ہوئے جب قراول شکار کی خبر لائے تو میں سوار ہو کر جرگہ میں
بیشمار شکار کیا پھر واسطے تماشے کے کھڑا ہو کر خاص و عام کو شکار کی اجازت دی
سب نے جرگہ میں آکر بیشمار شکار کیا اور آخر روز شکار سے فارغ ہو کر اپنے بارگاہ
میں داخل ہوا اگلے دن سادات اور علما اور شرفا کو جو سمرقند اور بخارا اور
ترمذ اور کش اور ولایت ماوراء النہر سے آئے تھے بلا کر ہر ایک کو حسب حال انعام
زر نقد جواہر رخت اور تحفے ممالک شام روم فرنگ کے جو سرکار میں جمع تھے
اور لونڈیاں غلام گھوڑے اونٹ دیکر رخصت کر دیئے سب دعا و ثنا کر کے
اپنے اپنے ولایت کو چلے گئے جب یہہ موسم سرما قراباغ میں گذر گیا اور بہار آئے
اور تازگی نوروز کے عالم میں ہوئے تو مجکو تسخیر ممالک روم مصر شام سے خاطر
جمع تھی اور گرجستان سے گوشمال واجبی پا کر مسخر ہو گئے اوسوقت ارادہ تسخیر
ولایت خطا کا میرے دل میں آیا یہہ سمجھا کر جب تک یہہ چند روز زندگی ہے کچھہ
کر کے یادگار چھوڑ جانا ہے اور جتنے کفر اور جہاد میں صرف ہو وے موجب
ثواب کے اور باعث نیکنامی کا ہے اور یہہ مقرر کیا کہ ایک مرتبہ ولایت
ماوراء النہر میں کہ سات برس سے باہر پھرتا ہوں جاکر وہانسے واسطے تسخیر
ممالک خطا کے متوجہ ہونگا   بروز ... کے دن چودھویں تاریخ رمضان المبارک
سنہ آٹھ سو چھہ کے قراباغ سے سمرقند کو روانہ ہوا اور دریاے ارس کا
پل بندھوا کر تمام لشکر اور سامان کو اوتار کر مقام کیا اگلے دن موضع نعمت آباد

۸۳ شرع سی اور سات ہزار گہوڑے اور تین ہزار گاؤ مقرر ہوئے تہی امدنی ولایت
سید رضا کیا اور امیر محمد رشنی کے بیہ ادیا اور امدنی اور دیکے ولایت سے تہا تی
اوسکو معاف کرکے یہہ حکم دیا کہ محصل اپنے کو معاف سمجہہ کر باقی کو وصول کیا کرن
اور اوسیوقت شمس امیر عباس کے خویش کو واسطے حفاظت قلعہ کاج کے جو زدم کے
سرحد مین فتح کرکے اوسکو سپرد کیا تہا اور وہ رکاب مین حاضر تہا ہمراہ جماعت
۲ کے روانہ کیا اور اسیہ قرا باغ کے مقام مین سید برکہ کو بیماری سخت عارض ہوئی
ہرچند علاج کیا مفید نہوا آخر مر گیا چونکہ مجکو اوس سی بہت محبت تہی نہایت رنج ہوا
آخر لاچار صبر کیا اوسیوقت اوسکو زمین مین سپرد کرا دیا کہ پہر یہان سے اندجود کو
نقل کرنا اور اسی جگہ سے ریاست اور حکومت ہمدان اور نہاوند اور
وزدجرد کے مع مواضع مضافات اور کرکوجک کے امیرزادہ اسکندر کو تفویض
کے اب کہ موسم سرما گذر گئے اور بہار آئے سلطان عیسے والی ماردین کا درگاہ
مین حاضر ہوا اور پیشکش اور لڑکے جو امیرزادہ ابابکر سے منسوب تہے ہمراہ لایا اوسیوقت
ملک اعز الدین بہی بساط بوس ہوا اور پیشکش لایق اچہی اچہے گہوڑے نذر کیے عنایات
بادشاہے سے سربلند ہوا اور اسیہ مین نے یہہ حکم دیا کہ تمام امرای اور سردار
۴ الوس ہلاکوخان کو جو ممالک آذربیجان مین آباد ہین ہر یک اپنے رشتہ دار وخویش
سے ایک ایک کو مع اہل وعیال سمرقند مین لیجاکر آباد کریے اور جماعت ازطار
کو فوج فوج لیجاکر سمرقند مین پہنچا دین جب رمضان شریف آیا امیرزادہ
۴ میر محمد سلطان کے وفات کو ایکسال ہوا تہا مین نے واسطے خوشنودی روح
مرحوم کے طعام تیار کرایا اور قران ختم کرا کر خیرات تقسیم کیے اور خانزادہ
والدہ امیرزادہ مغفور کے سمرقند کو رخصت ہوئے اور نعش بیٹے کے مزار

کچھ کرے

کے واسطے ملازمت کے حاضر ہوا اسلیے اوس حضرت کا عزم مصمم کیا اور قراولان خاصہ ۸۰۴
سرداران دریا کے توجہہ اور قراول محمد برادر علی سلطان تواجی اور بایزید اوردکا
اور بہلول برلاس تیرہ گیلان کیطرف روانہ کیے کہ تم جاکر گیلان کے جنگل میں مقام
کرو اور امیرزادہ شاہرخ کو مع فوج گران گیلانات کیطرف تعین کیا اور امیر
زادہ ابراہیم سلطان پسر امیرزادہ مذکور اور امیر جہانشاہ اور امیر شیخ ابراہیم
والی شیروان اور رستم پسر امیر طغے بوغا اور سید خواجہ پسر شیخ علی وغیرہ امراء
لشکر کو ہمراہ کر دیا اور یہہ حکم کر دیا کہ جب امیرزادہ قزل اغاج میں پہنچے تو ارادہ
والی گیلون کا دریافت کرکے مجھکو مطلع کرے جب امیرزادہ اوس منزل میں پہنچا
حاکم گیلان کا فوج کے آنے سے پراسان ہوا اور ایلچی بھیجکر اپنے مسکنت کو شفیع
کیا اور خراج قبول کیا کہ سال بسال خزانہ میں داخل ہوا کریگا امیرزادہ شاہرخ
نے بلحاظ اوس کی عجز کے معاف کرکے عرضے لکھہ بھیجے اور تحصیلدار گیلان کو روانہ
کیے تاکہ مبالغ مقبولہ تحصیل کریں اور سید رضا کیا جسنے سیادت کو ساتھہ فقاہت کے
جمع کیا تہا ولایت دیالمہ اور گیلان سے اور امیر محمد رشتی وغیرہ سلطان اور
اور حکام اور والی اوس ولایت کے باطاعت پیشکش لیکر درگاہ میں حاضر ہوئے
اور پیشکش اور تحفے نذر کیے اور دعا اور ثنا کرکے یہہ عرض کیا کہ ہم ادنے چاکر
درگاہ کے ہیں جسقدر خراج ہمپر مقرر ہوا ہے سال بسال ادا کرینگے میں نے اونکو
عنایات خسروی سے خوش کرکے خلعتیں اور کمر زر دیا اور سید رضا کیا جو سید
بزرگ صحیح النسب تہا اوس کو میں نے منظور نظر عنایت کرکے یہہ ارادہ کیا کہ
اس کے حق میں ایسے عنایت کروں کہ تمام امراء اور سردار اوس ولایت
کے اوس کے ممنون احسان ہوں تمام آمدنے گیلانات کے پندرہ ہزار من ریشم وزن

اور خواجہ افضل کشی اور عبد الرحمن اور عبد الحمید پسران شیخ الاسلام کش وغیرہ بزرگ
اوس ولایت کے درگاہ مین حاضر ہوئے اور دست بوسے کرکے رسم تعزیت کے بجالائی
اور مین ہر روز مہمات ملکی اور عدالت سے فارغ ہوکر سادات علماء مشایخ کا ہمنشین ہوکر
تذکرہ علوم دینے اور تحقیق مسایل یقینی سے بہرہ مند ہوا کرتا اور امیر ایدکو برلاس
حاکم ولایت کرمان اور اوس نواحے کا پہلے ہمراہ عاملون اور متصدیون اوس ولایت
لیے درگاہ مین آیا تہا اور ولایت کرمان کے متصدیون نے مبالغ کلی ایدکو برلاس کے
نام پر لکہہ کر پیلقان مین عرض کیا تہا مین نے اپنے دفتریون کو حکم دیا تہا کہ اسباب کی
تحقیق کرواب پویان آغا میرے چہوٹے بہن اور آغاچہ دختر پویان آغا تہے جو امیر
ایدکو کے عقد مین تہے امیر ایدکو کیطرف سے آکر ایک لاکہہ تومان کبکی پر معاملہ قطع کرو یا
اور ایدکو نے قبول کرکے لاکہہ تومان کبکی خزانہ مین داخل کیے مین نے بدستور اوس کو
کرمان کے حکومت پر تعین کیا اور سلطان بایزید امیر ایدکو کے بہتیجے کو جو اوس کی جگہ
کرمان کو بہیجا تہا حضور مین لالیا اور انوشیروان پسر بیان آغا کو واسطے تحصیل
اموال مملکت اذربایجان کے روانہ کیا اور حکومت سارے کی واسطے پیر محمد پسر
پولادکے جو لوکر امیرزادہ شاہرخ کا تہا مقرر کرکے روانہ کیا اور اسی عرصہ مین
بیک ملک آغا حرم امیرزادہ شاہرخ پیر محمد جہانگیر کے سو فرزندان امیرزادہ
خالد اور بور بخرا اور سلطان مہدی کے کابل اور غزنین سے واسطے میری ملازمت
کے آئے مین نے ادنکو دیکہہ کر بہت خوش ہوا اور شکر کیا اور بیک ملک اغائی
تحفے ہندوستان کے زر جواہر نذر کیے اوسوقت میرے دلمین یہہ آیا
کہ حاکم گیلان ہمیشہ پیشکش اور تحفے دیکر آپ درگاہ مین حاضر نہین ہوا اوس کے
غرض یہہ ہے کہ جب تک نہووے حاضر نہووی سلطنت کے حمیت لی یہہ روانہ کیا

تیمور سے

کروہ واسطے ملازمت کے حاضر ہوا اسلیئے اوسطرف کا عزم مصمم کیا اور رفقا اونکی کاہم
سرداروں سے قوچین اور بلال محمد اور علی سلطان تواجی اور بایزید ابوریگا
اور بہلول برلاس کے تئین گیلان کیطرف روانہ کیئے کہ تم جاکر گیلان کے جنگل میں مقام
کرنا اور امیرزادہ شاہرخ کو معہ فوج گران گیلانات کیطرف تعین کیا اور امیر
زادہ ابراہیم سلطان پسر امیرزادہ مذکور اور امیر جہانشاہ اور امیر شیخ ابراہیم
والیہ شروان اور رستم پسر امیر طغی بوغا اور سید خواجہ پسر شیخ علی وغیرہ امرا
لشکر کو ہمراہ کر دیا اور یہہ حکم کر دیا کہ جب امیرزادہ قزل لغاج میں پہنچے تو ارادہ
والے گیلان کا دریافت کر کے ہمکو مطلع کرے جب امیرزادہ اوس منزل میں پہنچا
حاکم گیلان کا فوج کے آنے سے ہراسان ہوا اور ایلچے بھیج کر اپنے مسکنت کو شفیع
کیا اور خراج قبول کیا کہ سال بسال خزانہ میں داخل ہوا کریگا امیرزادہ شاہرخ
نے بلحاظ اوس کی عجز کے معاف کر کے عریضے لکھہ بھیجے اور تحصیلدار گیلان کو روانہ
کیئے تاکہ مبالغ مقبولہ تحصیل کریں اور سید رضا کیا جسنے سیادت کے ساتھہ فقاہت بھی
جمع کیا تھا ولایت ماملہ اور گیلان سے اور امیر محمد رشتی وہانکا سلطان اور
اور حکام اور والے اوس ولایت کے باطاعت پیشکش لیکر درگاہ میں حاضر ہوئے
اور پیشکش اور تحفے نذر کیئے اور دعا اور ثنا کر کے یہہ عرض کیا کہ ہم ادنی غلام
درگاہ کے ہیں جسقدر خراج ہمپر مقرر ہوا ہے سال بسال ادا کرینگے میں نے اونکو
عنایات خسروی سے خوش کر کے خلعتیں اور کمر زر دیا اور سید رضا کیا جو
بزرگ صحیح النسب تھا اوس کو میں نے منظور نظر عنایت کر کے یہہ ارادہ کیا کہ
اوس کے حق میں ایسے عنایت کروں کہ تمام امرا اور سردار اوس ولایت
کے اوس کے ممنون احسان ہوں تمام آمد سے گیلانات کے پندرہ ہزار من ریشم وزن

پسران شیخ الاسلام کش وغیرہ بزرگ
اور خواجہ افضل کشی اور عبد الرحمن اور عبد الحمید ۸
اوس ولایت کے درگاہ مین حاضر ہوئے اور دست بوسی کرکے رسم تعزیت کے بجالائی
اور مین ہر روز مہمات ملکی اور عدالت سے فارغ ہوکر سادات علماء مشایخ کا ہمنشین ہوکر
تذکرہ علوم دینی اور تحقیق مسایل یقینی سے بہرہ مند ہوا کرتا اور امیر ایدکو برلاس ۴
حاکم ولایت کرمان اور اوس نواحے کا پہلے ہمراہ عاملون اور متصدیون اوس ولایت
کے درگاہ مین آیا تہا اور ولایت کرمان کے متصدیون نے مبالغ ایدکو برلاس کے
نام پر لکہہ کر یسلقان مین عرض کیا تہا مین نے اپنے دفتریون کو حکم دیا تہا کہ اسباب کی
تحقیق کروا ب تومان آغا میرے چچیرے بہن اور آغا چہ دختر تومان آغا نے جو امیر
ایدکو کے عقد مین تہے امیر ایدکو کیطرف سے آکر ایک لاکہہ تومان کبکی پر معاملہ قطع کر دیا
اور ایدکو نے قبول کرکے لاکہہ تومان کبکی خزانہ مین داخل کیے مین نے بدستور اوس کو
کرمان کے حکومت پر تعین کیا اور سلطان بایزید امیر ایدکو کے بہتیجے کو جو اوس کی جگہ
کرمان کو بہیجا تہا حضور مین بلا لیا اور انوشیروان پسر بیان آغا کو واسطے تحصیل
اموال مملکت آذربایجان کے روانہ کیا اور حکومت سارنے کی واسطے پیر محمد پسر
پولاد کے جو نوکر امیرزادہ شاہرخ کا تہا مقرر کرکے روانہ کیا اور اسی عرصہ مین
بیک ملک آغا حرم امیرزادہ شاہرخ پیر محمد جہان گیر کے سو فرزندان امیر زادہ
خالد اور بوزنجر اور سلطان مہدی کے کابل اور غزنی سے واسطے میری
کے آئے مین سے اونکو دیکہہ کر بہت خوش ہوا اور شکر کیا اور بیک ملک آغا
تحفے ہندوستان کے زر جواہر نذر کیے اور سوقت میرے دل مین یہ
کہ حاکم گیلان نا ہمیشہ پیشکش اور تحفے دیکر آپ درگاہ مین حاضر نہین ہوا اور
غرض یہہ تہے کہ جبتک تنگ نہو وے حاضر ہووی سلطنت کے حمیت لی یہہ روا

تفویض حکومت الوس ہلاکو خان کے ہمراہ امیرزادہ عمر کے بلاد اناطولیہ میں ہوا ۸۴۵

ذکر اسکندر شیخی کے مخالفت کا

پہلے یہہ معروض ہوا تہا کہ اسکندر شیخی جسکو میں نے فیروزکوہ اور دماوند میں بہیجا
تہا وہ باغی ہوگیا ہے میں نے امیرزادہ رستم اور امیر سلیمانشاہ کو مع فوج اسکندر
پر روانہ کیا اور یہہ تاکید کی کہ وہان جاکر پہلے حال تحقیق کرنا اگر وہ مطیع ہوا تو
اوسکو امیدوار عنایات کا کرنا اور اگر شقاوت اوس کے گریبان گیر ہوئی اور
مخالفت سے پیش آیا تو لشکر اور سپاہ دیلم اور کاشان اور دیگر کردون کی جمع کرکے
جہان جاوے اوسکا تعاقب کرکے مستاصل کرنا اور اونکو میں نے ری کیطرف
روانہ کیا اور اب امیر شیخ ابراہیم حاکم شروانات نے جشن عالی مرتب کیا اور
پیشکش لائق نقد و جنس شکاری جانور غلام لونڈیان زرہ ہتیار اور انکہہ اور گہوڑے
نذر کیے اور تمام امرا اور امیرزادون نے پیشکش اور تحفے دیے اور جب تک میں
قراباغ میں رہا ہر ایک ہفتہ میں جشن بادشاہانہ کرکے عشرت میں مصروف تہا اسی عصر
میں نورالیورد پسر سلطان احمد جلایر کا مملکت عراق عرب کہ اٹہارہ برس کے
عمر میں خیالات فاسد دل میں رکہتا تہا گرفتار ہوکر قتل ہوا اور اوسکے دونون میر سید برکہ اندخود
اور ماوراء النہر کے طرف سے آیا چونکہ وہ شخص میرے یہان بہت معزز تہا اور اوسکی
آنکو میں غنیمت جانتا تہا میں نے خیمہ اور خرگاہ اور اسباب ضروری اوسکے استقبال
کو بہیجا اور جب وہ میرے بارگاہ میں آئے میں نے آگے بڑہکر اونسے ملاقات کی اور وہ
واسطے تعزیت امیرزادہ محمد سلطان کے ننگے سر ہوکر بہت رونے میں بے تعلگر ہوکر بہت
رویا پہر اپنے برابر بٹہا لیا اور اور اکابر اور سادات بخارا اور سمرقند اور کش اور
ترمذ وغیرہ اوس نواح کے خانزادہ ترمذ اور خواجہ عبدالاول اور خواجہ عصام الدین

۴۴ ۸ نایبے قطب الدین کے نوکر کو جو سبب تہا اس تمام ظلم کا شہر شیراز مین پہانسیے دیوی اور
مولانا صاعد کو یہہ حکم دیا کہ اونکے ہمراہ شیراز اور فارس مین جاکر حق رعایا کا حق دار
کو اپنے روبرو پہنچا دیویے اور وہانکے باشندونکو کہدیوی کہ مولانا قطب الدین نے یہہ مال
ظلماً اپنے حکم امیر کے لیا تہا اور خواجہ ملک سمنانے کو واسطے ضبط اموال مملکت فارس
کے تعین کیا جب وہ حسب الامر شیراز مین پہنچے اول ارغون شاہ کو سر بازار پہانسی دی
اور جمعہ کے دن کہ خلقت انبوہ شہر اور نواحے کے مسجد عتیق مین واسطے نماز کے حاضر
ہوئے تہے درویش اپنے نے مولانا قطب الدین کو پابزنجیر اور دوشاخہ گردن مین
مسجد مین لیجا کر نیچے منبر کے کہڑا کیا اور آپ منبر پر چڑہ کر باواز بلند لوگونسے کہا کہ مولانا
قطب الدین نے بحکم امیر کے یہہ دینار لئی تہے اسلیے اس عقوبت مین گرفتار ہوا اور
تمام حال جو مجہہ سے سن گیا تہا خلائق کے روبرو بیان کیا تمام مسلمان دست بدعا ہو
آفرین کرینگے اور وہ تین لاکہہ دینار دیکر قبض الوصول قضات اور شرفا شہر کی مہر سے
لیکر لیا اور مولانا قطب الدین کو امیرزادہ پیر محمد عمر شیخ نے حسب الامر خلاص کرکے
سمرقند کو بہیج دیا

ذکر حضرت صاحبقران کی اقامت موسم سرما کا قراباغ مین

اسوقت مین بیلقان کے تعمیر سے فارغ ہوا اور واسطے اقامت موسم سرما کی پہلی سے
یہہ ٹہرا تہا کہ قراباغ مین مکان تیار کرین اور رادے اس کار پر تعین ہوئی تہے
اب بیلقان سے قراباغ کو متوجہ ہوا اور شکار کہیلتا ہوا قراباغ مین آکر اپنے
دولتخانہ مین نازل ہوا اور ہر یک امرا اور امیرزادہ نے اپنے اپنی مکان مین داخل
ہوکر استراحت کے اور امیرزادہ رستم جسکو عراق عرب کے طرف سے واسطے

تیمور بیگ
بیٹے قرا یوسف کے استیصال اور اوس کے زن و فرزند کے اسیر کرنے کی بغرض عرب پر جو
عربان بادیہ نشین کا حاکم تھا اور آج تک اوسنے کسیکی اطاعت نہین کی تھی یورش
کر کے اوسکو اور تمام مفسد سردارونکو سزا دیے اور بہت غنیمت پیدا کی اور سید قرا
یوسف کے بھائی کا جو میدان جنگ مین کٹا تھا انجمین نے یہان حاضر کیا اور امیرزادون نے
اوس سرزمین عراق عرب کو مخالفون سے صاف کیا امیرزادہ ابابکر حسب الامر استمالت
رعایا اوس دیار کی کر کے شہر دار السلام بغداد کی آبادی مین مصروف ہوا اور
مین نے خراسان فتح کی شکر اللہ تعالے کا شکر کیا اسی عہد مین امیرزادہ عمر بیٹا امیرزادہ
میرانشاہ نے جسکو سمرقند کی حکومت پر چھوڑ رکھا تھا اور سابق مین مدت تک حاکم
آذربائیجان وغیرہ کا تھا حسب الطلب حاضر ہو کر جمعہ کے دن ملازمت کی اور
اسی جگہ یلقان مین اوکر جرکس بہادر پسر توی مین حاکم تھا وندسکا تھا عندسی آیا اور
پسر ملک عز الدین حاکم کر کوچک کا جو ہمیشہ مخالفت کیا کرتا تھا درگاہ مین حاضر
کر کے یہہ عرض کیا کہ جرکس بہادر نے اوس کے پوست مین بہس بھر کر لٹکا دیا ہے
تا کہ اور مفسد عبرت پذیر ہوویں اور اسی منزل مین یہہ ثابت ہوا کہ مولانا قطب الدین
قریمی شیراز سے ہمراہ عاملون اور متصدیون کے درگاہ مین حاضر ہوا تھا اوسنے
فارس والون پر نہایت ظلم کیا اب جو فارس سے آیا تھا تین لاکھ دینار کہ کی روا
پیشکش کے واسطے رعایا اور حرفہ دارون سے لیا اور مولانا ضیا جو حاکم ہوا
فارس اور شیراز کے حضور مین آیا تھا اوسنے یہ کیفیت اوسکی تحقیق کر کے
بیان کی مین نے ستم رسیدونکا حال تصور کر کے فورا مولانا قطب الدین کو
زنجیر بند کر کے شیخ درویش اولیائی کو حکم دیا کہ اوسکو مقید شیراز لیجا کر تین لاکھ
دینار اوسنے جو رعایا سے لیے تھے مظلومونکو جسسے لیے تھے پھیر دیوے اور از

۸۴۲ اور پایان آب حلہ کیطرف کنارہ نہر الغنم کے جو برابر قریہ سیب کے ہی قرا یوسف برجا پہنچ
اور رہ لشکر کے تعینا تے سنکر اطراف سے اپنی فوج جمع کرکے اور نہر الغنم کو اپنی لشکر کے
خندق بنا کر جنگ کے لیے تیار تہا اگلے دن جب یہہ امیرزادہ جنگ کے لئے سوار ہوئے تو
ص چونکہ امیرزادہ رستم عمر مین امیرزادہ ابابکر سے بڑا تہا امیرزادہ ابابکر نے ادب سی کہا
کہ تم قول مین رہو مین ہراول ہوتا ہون امیرزادہ رستم نے جواب دیا کہ مین تو حسب الحکم کمک
کے لیے آیا ہون قول مین تم رہو مین پیش رو ہوتا ہون آخر یہہ ٹہرا کہ دو قول ہو کر دونو
طرف سے مخالف پر حملہ کرین اور قرا یوسف فوج آراستہ کرکے صفین بنا کر کہڑا ہوا اسطرف
ہ سے پہلی امیرزادہ رستم معہ فوج گہوڑا ڈالکر نہر اوتر گیا اور مخالف سے جو سو گونہ تہا
جنگ مین مشغول ہوا اور سپاہ نے خوب مردانگی کرکے اکثر قتل کیے اور امیرزادہ ابابکر
نے بہی فوج نہر اوترکر تاخت کیے اور بہادرون نے صفین دشمن کے تیر تلوار
نیزہ سے پریشان کردین بعد زد و خورد بسیار کے یار علی برادر یوسف ترکمان کا
ضرب کسیکے ہاتہہ کے کہا کر گہوڑے سے گرا کوئی اوسکا سر امیرزادونکے پاس
کاٹ لایا اسلئے قرا یوسف کے فوج مین سستی آگئی اور اوسوقت امیر سونجک بہادر
نے حملہ کیا اور امیرزادون نے بذات خود حملہ کرکے دشمن کے فوج پراگندہ کردے
اور قرا یوسف تباہ حال اور شکستہ فوج کے دیکہہ کر لاچار میدان سے بہاگ
کر شام کو چلا گیا اور کچہہ اوس کے توابع ساتہہ نکلگئے اور جو باقی تہے ہمراہی اوسکے
جو تخمینا پندرہ ہزار خانہ دار تہے اور اونکا تمام مال اسباب گہوڑی اونٹ گلہ
۳ ریوڑ لشکریون کے ہاتہہ آیا اور قرا یوسف کے بیٹے کو جو ماما اسفندیار اور
اسکندر کے تہے ہمراہ خویش اتباع کے امیرزادہ رستم کے نوکر دستگیر کر لائے
اور یہہ فتح عظیم نصیب اولیاء دولت کے ہوئی اور امیرزادون نے بعد فتح قرا

تمہیدے

لیلیا ہو تو اوس ولایت کے خزانہ عامرہ مین داخل دین اور ظالمون کو تقصیرات کے اندازہ
موافق سزا دین اور کیفیت اوس اوضاع ہر ملک کی عرضداشت کرتے رہین تاکہ قہر
ظلم کا تمام ممالک محروسہ سے قلع ہو جاتا رہے اور رعایا جسمین مدار دنیا کے آباد ہونے
کا ہے آسودہ حال رہے اور مین نے یہہ فرمایا کہ اب تک مین کشورکشائی مین مصروف
تہا اب میرا دل رعایا کے آسودگی کی طرف متوجہ ہے اور آئندہ کو حکم عام کرتا ہون
کہ جسکو جو حال ممالک کا معلوم ہووے وہ بخوف عرض کیا کرے تاکہ مین خلق اللہ کے
آسایش اور ظلم کے دفعیہ مین کوشش کرون اور اگر دادخواہ درگاہ مین آوے
اوسکو کوئی ممانعت نکرے اور ہمیشہ دروازہ معدلت کا دادخواہون پر کشادہ
رہے چونکہ مجکو خوب معلوم ہے کہ اس جہان سے گزرجانا ہے اور دیوان قضا
مین نیک و بد کی پرسش ہونیوالی ہے مبادا اوس روز کوئی مظلوم جسکے فریاد سے
غفلت ہوئی ہو میرا دامن پکڑے اور مین جواب ندے سکون جب خاص و عام
نے میرے یہہ نیت خیر معلوم کی تو آسودہ حال ہو گئے اور ارادہ ظلم کا ستمگارون کے
دل سے دور ہو گیا اور تمام خورد و بزرگ میرے حق مین دعا کرتے تھے اور قوت
امیرزادہ ابابکر اور امیرزادہ رستم کے پاس سے جنکو مین نے عراق عجم سے تعین کیا
تہا تاکہ قرا یوسف ترکمان کو جو اوس ولایت پر متولی ہو گیا ہے مستاصل کرکے شہر
بغداد کی تعمیر اور زراعت اور عمارت مین کوشش کرے ساعی ہوا تہا
قتلغ خواجہ پسر درویش امیرزادہ ابابکر کا نوکر اور امیرزادہ رستم کی طرف سے
آق بردی اوزبک خبر فتوحات کے اور اونکے عرضیان لائے اور اونکا مضمون
یہہ تہا کہ امیرزادہ رستم وزیر وجرد سے حسب الامر بغداد کو روانہ ہو گیا
حلہ مین امیرزادہ ابابکر سے آملا پہر دونون متفق ہو کر [illegible]

۸۴۰ ہوگئے ہیں اسلئے اکثر سادات فضلاء قضات مشایخ اشراف ایران اور توران کی واسطی
استقبال کے لشکر مین حاضر ہوئے

ذکر اوس مجلس کا جو شہر بیلقان مین مرتب ہوئی

اسوقت کہ تعمیر بیلقان کے ہو چکی مین نے مجلس بادشاہانہ مرتب کرکے امراء اور امیرزادون
اور سادات اور علماء اور مشایخ اور اکابر اور اشراف جمع کرکے تخت سلطنت پر
جلوس کیا اور کہانے سی فارغ ہوکر حسب دستور علماء نے بحث علم یقینی کے شروع کی
اور مین اونکے مواعظ سے بہرہ مند ہوا یہان تک کہ ذکر عدالت اور داد گستری کی
بزرگی کا اور جور جفا کے دور کرنیکا شروع ہوا یہہ سنتے ہی میری دل مین یہہ آیا کہ
ان باتونکے صرف سننی سے کچھہ فائدہ نہین جب تک عمل مین نہ آئین علماء سے مین یہہ
خطاب کیا کہ ہر زمانہ مین علماء نصایح بادشاہان وقت کو سنا کر اعمال نیک کی ہدایت
کرتے رہی ہین مین بہی امیدوار ہون کہ تم اظہار نصایح سے درگذر نکرنا جو کہ مطابق
شرع شریف اور عقل کے ہو وہ بلا حفظہ عرض کرنا اور اب کہ تم جدا جدا
شہر اور قصبات سی آئے ہو تکو سلوک معاش داروغہ عامل باشندہ رعایا
کا ہر شہر اور قصبہ کا جو معلوم ہو نیک و کم و کاست بیان کرو تا کہ مین اوسکا تدارک
کرون علماء نے سنتے ہی دعا اور ثنا کرکے کیفیت ہر شہر اور دیار کی عرض
کی پہر مین نے حقیقت قصبات کے دریافت کرکے اسی مجلس مین اہل علم دیانت
دارونکو ہر شہر مین نامزد کیا اور ملازم سرکار سے دیانت دار اور راست گفتار
ہر یک شہر مین روانہ کئے تا کہ ممالک محروسہ مین جاکر عمال اور متصدیون کے
اعمال تحقیق کرین اور ہر جگہ کے رعایا اور باشندونکو بلاکر اونکے قصیے
دریافت کرکے داد دہے اور عدالت کرین اور اگر کسینے تعدی سی کسی سی کچھہ

تتمہ ...

پیمایش کرکے تمام امرا اور امیرزادون اور خاص و عام کو تقسیم کر دیے ہر یک نے اپنے ۸۳۹
اپنے حصہ کو اتنا سو ہر سے جو میان نے شہر کا سرا ہوا تھا بنانا شروع کیا باوجودیکہ
ہوا بہت سرد تھی شب و روز مینہ یا برف برستا تھا ایک مہینے مین تمام عمارت قلعہ
خندق بازار گرمابہ حمام مساجد کا تعمیر اور باغ تیار کر لیے اور گرد قلعہ کا بڑے گز سے
دس ہزار چار سو گز تھا اور اثار دیوار کا گیارہ گز اور بلندی دیوار کی پندرہ
گز اور عرض خندق کا تیس گز اور عمق بیس گز چارون کونون پر چار برج تھے نقش
والے اور بیچ مین چھوٹے چھوٹے اور برج اور دیوارون پر کنگرہ فصیل کے اور
سب جگہ سنگ انداز بنائے جب یہہ عمارت جو بہت برسون مین متصور تھے میرے
سعی سے ایک مہینے مین باوجود بارش برف باران کے تمام ہو گیے مین نے اللہ تعالے
کا شکر کیا اور حکومت ولایت بیلقان گنجہ بردع گرجستان ارمن کے امیرزادہ
خلیل سلطان کو مرحمت کیے اور واسطے حفاظت قلعہ اور شہر بیلقان کی ہمراہ
شاہ سیر جلال الاسلام کو تعین کیا اور یہہ تاکید کیے کہ اس شہر کے آبادی مین
ایسے سعی کرنا کہ کثر مدت مین بحال اصلی ہو جاوے اور چونکہ بیلقان کے نواحی مین
پانی کمیاب تھا اور مدار معمور ہے اور زراعت کا پانی پر ہے میرے دل مین یہہ
آیا کہ دریاء ارس سے نہر لائے جائے یہہ ٹھہرا کر دریاء ارس سے شہر بیلقان
تک پیمایش کرایا تو چھہ فرسنگ مسافت تھے یہہ سرزمین امراء اور لشکریون
پر تقسیم کرکے یہہ حکم دیا کہ نہر پندرہ گز کے عرض کھودین اور حکم کے موافق تمام
لشکر سے مصروف ہو۔ یہہ نہر بھی ایک مہینے مین تمام ہو گیے بیلقان مین پانی
آکر بہت چیزین تیار ہو گئیں۔ و اکثر زراعت اور عمارت اور آبادی ہونے لگے
چونکہ خبر میرے مراجعت کے روم سے سمرقند نصرت کے اطراف و جوانب مین مشہور

اس سے خوشخبری لیکر گئے مین کئی روز تک وہان شکار کہیلتا رہا یہان تک کہ ایلچی پیشکش ۸۳۸
اور ہدایا لیکر آئے اور ہزار اشرفی میری سکہ کے اور زر نقرہ اور اجناس نفیس اور
ظروف طلائے نقرئے مرصع الات اور ظروف بلورین مرصع اور ایک لعل ابدار
خوشرنگ وزن مین اٹہارہ مثقال پیش نظر کیا اور ادا کرنا جزیہ اور خراج کا جو ادنیٰ
مقرر ہوا تہا عہد پیمان سے موکد کیا کہ بلا طلب خزانہ مین داخل ہوا کریگا

ذکر حضرت صاحبقران کی مراجعت کا مملکت گرجستان سے اور شہر بیلقان اور خضر جوے کی تعمیر کا

اسوقت کہ مجکو ممالک گرجستان کے تسخیر سے فراغت ہوئیے اور کوچ کئے کار اوس
ولایت مین ہمراہیان ظفر کے مراجعت کیے اور شکار کہیلتا ہوا تفلیس مین آیا اوسکے
نواحے مین مشہور کلیسا کو گرا کر مسجدین بنوا دین اور تفلیس سے دو تین منزل مین
آیا تہا کہ مجلس مین شہر بیلقان کا مذکور ہوا مین نے اوسکا حال دریافت کیا تو یہ
معروض ہوا کہ بیلقان نہایت کلان شہر تہا اب قرنوں سے بسبب حادثات دنیوی
کے ویران پڑا ہے اوسکی عمارت کا نشان نہین میرے دل مین اوس کے تعمیر اور
آبادی سے متمکن ہوئے چند اشخاص مخصوص ہمراہ لیکر بہیر کو پیچھے چہوڑ کر بیلقان کو متوجہ
ہوا اور بردع سے بڑہ کر شہر بیلقان کے سرزمین مین آکر وہان مقام کیا چودہ
دن کے بعد بہیر پس ماندہ آگئے تمام مہندس اور معمار اور بانے کار روبرو بلاکر
نیک ساعت مین اوس شہر کے بنیاد رکہوائیے قلعہ خندق چاہ بازار عمارت باغ
حمام دار الشفا خانقاہ تعمیر ہونے شروع ہوئیے اور استاد اور مہندسون ۴
نے حسب الامر مصروف ہو کر بنیاد رکہے اور مین نے قلعہ اور عمارات شہر کے

تو پیشکش بیشمار اور تحفے درگاہ مین روانہ کرون اور ارکان دولت جتنا جزیہ مجھہ
پر مقرر کرین بلا توقف سال بسال ادا کرون اور جتنا لشکر فرماوین اور جہان کہین
وہان بھیجدون اور بعد عفو تقصیرات اور تعہد و مراحم کے اب یہ زمین بوسی ہونگا
امرا نے پیغام ملک گرگین کا سنکر اوس کے مسکنت پر لحاظ کرکے سب نے متفق ہوکر
خوشی کے ساتھ عرض کیا کہ اللہ تعالے کا شکر ہے کہ آج تمام ملک گرجستان امیر کبیر کے
ہیبت سے جو الا نگاہ اہل اسلام کے ہے اور نشانیان اسلام کے مروج ہین اور اسکا
ملک کا والی نہایت تذلل سے جزیہ قبول کرتا ہے اور جتنا لشکر طلب کرو وہ بھی لشکر
مین روانہ کرتا ہے اور بادشاہ سابق کے اس تھوڑے ہدیہ اور کئے گھوڑون کو
اور چند خراب سپاہیونکو غنیمت جانکر یورش اس ملک کے نہین کرتے تھے اور یہہ کفا
تفلیس سے اور ہر ایک مسلمانونکو ستاتی تھے اب امیر کے ہیبت سے اپنی انتہاء ولایت
مین سوائے اطاعت کے کچھہ نہین کرسکتے اور امن مین رہتے ہین اور مسلمان اونکی ولایت
پر قابو رکھتی ہین اگر عفو اور مراحم اوسکے حق مین ہووے جیسی اور سلاطین پر مبذول
ہوا ہے تو مال امانی اور پیشکش روانہ کرے اور جزیہ جسقدر مقرر ہووے وہ سال
بسال خزانہ مین داخل کرتا رہے اور ہمیشہ مطیع رہیگا اور موافق علماء نے جو مجلس
مین تھے عرض کیا کہ اگر یہہ جماعت اطاعت جزیہ قبول کرتے ہے تو موافق شرع شریف
کے انکے حال سے تعرض نکرنا چاہئے جب یہہ لوگ جزیہ دیوین پہر انسی لڑنا جہاد نہین
ہے بلکہ منع ہے مین نے علماء سے یہہ بات سنکر موافق اونکے فتوی اور شفاعت
امرا کے گرگین کو امن دیا اور قبولیت گرگین کے ملتمس کے شیخ ابراہیم حاکم شروان
کے ذمہ کردئے اوسکا شفیع تہا کر دیے اور ایلچی گرگین کے روبرو بلا کر پیشکش جو
لائے تھے لیکر اور اونکو مژدہ عفو امن کا اور خلعت دیکر رخصت کردیا جب ایلچی

 ہوتے تھے ہلاک کیا پھر صندوقون سے نکلکر غارون مین گھسکر شمشیر اور خنجر سے قتل اور اسباب
تمام غارت کرتے تھے اسیطور تمام غار سنجر اور گرجستانے قتل کیے اور اونکے معابد اور
عمارات گراکر ویران کر دیئے اور اونکے باغ میوہ دار اسواسطے اشجار انکے کٹوا ڈالے
یا پوست اوکھڑوا ڈالا اور باغ انگور سے اوس ولایت کے جسکے شراب پر اونکے زندگے
تھی جڑ سے دور کیئے اور اونکے ویرانی مین جو ن آیا سب کیا بعد فراغت کے استیصال
سے پیر کے دن چودہوین تاریخ ماہ ربیع الاول کے امیر شیخ نور الدین اور امیر شاہ ملک
جوانجاز کیطرف گئے تھے غنیمت بیشمار گھوڑے اونٹ بکریان لیکر حاضر ہوئے اور منگل
کے دن پندرہوین تاریخ اوس جنگل مین جاکر شکار کیا اور دو دن کے بعد جمعہ کو اٹھارہوین
تاریخ پھر شکار کے لیئے سوار ہو کر بیشمار شکار کیا اور شکار سے فارغ ہو کر فوج ولایت
گرجستان کی اطراف و جوانب کو روانہ کیے یہہ وہ امرا جہان گرجیونکا نشان پاتے
یا سنتے تھے وہان جاکر ہلاک کرتے تھے جب اکثر گرجستان خراب ہوگئے تو اب مین نے
انجاز کیطرف کہ حد ولایت ارض اور گرج کے ہے عزم کیا اور جو گرجے ہماری
قید مین تھے اونہونے پوشیدہ ملک گرگین کو یہہ لکہا کہ ہوشیار رہنا کہ تیری ملک
پر کیا بلا آتی ہے اور تیری اکثر ملکت تو ویران ہوگئے ہے اگر یہہ لشکر اسیطور
انجاز تک پہنچا تو ارمن اور ارمنیہ کا نشان بہی نہین رہیگا اگر ہوسکے اس لشکر
کو اطاعت اور ادائے خراج سے فرو کہ جب یہہ نوشتہ ملک گرگین کے پاس پہنچا
تو اوسنے خوف کہایا اور اوسنے دو ایلچے پیشکش بیشمار دیکر درگاہ مین بہیجا
اور ایلچیون نے آکر روبرو عمدہ امرا کے پیغام ملک گرگین کا نہایت انکسار سے
ادا کیا کہ ملک گرگین یہہ عرض کرتا ہے کہ اگر آپکے تمہارے شفاعت سے امیر
صاحب [illegible] میرے بیچارے کے سر پر رحم کرکے تقصیر معاف اور جان بخشی فرماوین

ہو رہے
ہوئے اور پیشکش لائے پھر قلعہ کرتین کے تسخیر سے فارغ ہو کر استیصال تمام ولایت گرجستان کا
کا میرے دل میں آیا اور مجلس بادشاہانہ مرتب کیے

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا بطرف ابخاز گرجستان کے

بعد ترتیب مجلس کے میں نے امرا اور امیرزادوں کو بلایا اور جب کھانا تناول کر کے فارغ ہوئے مشورہ استیصال گرجستان کا مذکور ہوا آخر یہ بات مقرر ہوا پھر تمام فرزندوں اور امرائوں کو انعام سے بہرہ مند کیا اور تمام لشکر کو علوفہ وغیرہ سامان دیگر اوسکے ترتیب سے فارغ ہوا پھر قلعہ کرتین سے کوچ کر کے امیر شیخ نور الدین اور امیر شاہ ملک اور بعضے اور امرا لشکر کو آگے روانہ کیا اور یہہ تاکید کیے کہ تمام ولایت گرجستان کو ابخاز تک کہ حد گرجستان کی ہے تاراج کریں جہاں کافر گرجی ملے قتل کریں اور کلیسا اور معابد اونکے گرا کر مساجد بنا دیں امرا حسب الامر روانہ ہوئے اور جنگل میں کاٹ کر رستہ بناتے تھے اور ایک طرف ہر روز تاخت کرتے تھے پھر کافر جہاں ملا اوسکو قتل کر کے زن و فرزند دستگیر اور مال اسباب تاراج کرتے تھے اور میں امرا کے پیچھے روانہ ہوا اور ہر یک طرف فوج واسطے ترکتاز کے روانہ کرتا تھا یہاں تک کہ لشکر کی تاخت سے سات سو گاؤں ویران اور کئی ہزار کافر مقتول ہوئے اور اونکے معابد اور کلیسا خراب ہو کر مسجدیں بن گئیں اور بعضے کافر کوہستان کے غاروں میں جا چھپے میں نے لشکر اونکے گرفتاری کے لئے روانہ کیا بہادروں نے صندوق رسیوں میں چست کر کے اور دو دو تین تین آدمی بیٹھ کر نیچے لٹکائے اور مقابل غاروں کے اگر تیر کمان اور نیزہ سے مخالفوں کو جو ہر یک غار میں پچاس ساٹھ

سنہ ۸۲ ذمہ کرکے سپاہ خراسانیونکے اوس کے ساتہہ کردیے اور اونکے لیے قطعۂ زمین کے اور
نواح تمن معین کردیے تاکہ وہ ہمیشہ اوس حدود کو ممالک محروسہ مین داخل رکہین
اور کفار کو اوس کے گردنہ آنیدین اور کلیسا اوس سرزمین کے گراکر مسجدین بنواکر
دین اسلام کو رواج دیا اوسوقت مولانا قطب الدین قریشی جسکو مین نے واسطے ضبط
اموال فارس کے بہیجا تہا عاملین اور متصدیون کو لیکر حاضر ہوا اور بہت پیشکش اور گہوڑے
اور اونٹ خیمہ خرگاہ ظروف طلائے نقرئیے پیش کیے بعد اوس کے حاجی مسافر
امیرزادہ رستم کے پاس سے پیشکش لایا پہر خواجہ مظفر نطنزی نے اصفہان سے
حاضر ہوکر پیشکش لائق نقد وجنس جواہر کانی اور بحری الات مرصع طلائے نقرئیے
گہوڑے اونٹ خیمہ خرگاہ ظروف طلائے نقرئیے اور الات جنگ تلوارین خنجر
پیش نظر کیے مین نے اکثر ادمین سے امرار کو انعام دیدیا بعد اوس کے ایدکو برلاس
اور احمد کرو واسطے حاصلات کرمان کے گیا تہا ہمراہ سیف الملوک پسر حاجی عبداللہ
کے جو وہانکا تحصیلدار تہا آیا اور پیشکش لائق لایا اور وہانکے روسا اور فضلار مین
سے مولانا ضیار الدین سراج اور شیخ صدرالدین کہ دونو منصب قضار رکہتی تہی اور
سید حمزہ اور شیخ محمود جسنے کتاب جوش وخروش نظم کرکے کچہہ احوال امرار کا بہی
لکہا تہا اوسکے ہمراہ آئیے اور حسب تقدیر شیخ محمود دریا کرکے پل پر سے جو تفلیس
مین ہے بہک کر دریا مین ڈوب گیا اور اوس کے بیٹے شیخ قطب الدین نے حسنی
کتاب جوش وخروش تمام کی آکر ملازمت کی مین نے مورد مراحم کیا اور ریو سیف
پسر خلیل پردے سے ہمراہ اوس ولایت کے متصدیونکے اور غیاث الدین سالار
سمنانی جسکو مین نے واسطے ضبط اموال اوس جگہ کے تعین کیا تہا درگاہ مین
پہنچ کر اور تمام عمال اور ناظم مغانان اور خراسان کے آکے بہی حاضر

تیمور سے

شخص مردانگی سے سر سامنے کر کی آگے ہوا اور دو شخص اوس کے پیچھے سے تیر انداز کرنے لگے یہاں تک کہ اتفاق سے ایک تیر گرجی لنگا سردار کے مونہہ پر لگا تیر کے صدمہ سے ڈھال اوس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ الٹا گرا گرجی آ گرا اوسکا سر کاٹ لیگئی عبد اللہ سردار نے یہ حال دیکھتے ہی تلوار لیکر کفار پر پہنچا اور کفار کو ہلاک کیا اور اوس کے بھی بارہ زخم تیر تلوار کے آئے اسلئے لاچار ہو گیا اسمین محمود بہادر ترکان نے گرز لیکر حملہ کیا اور ایک سردار گرجی کو جو اسطرف معین تھا گرز سے ہلاک کیا اور اون پچاس آدمیون مین سے کئی شخص دروازہ کیطرف متوجہ ہوا اور جنگ ہوئی کہ کچھ زد و خورد ہونے پایا. ایسے ہی نسیم فتح کے چلے اور بہادر دروازہ کے طرف توڑ کر قلعہ مین داخل ہوئے اور وہ قلعہ جسکی تسخیر ہونا مشکل سے دشوار تھے اتوار کے دن تیئیسوین ماہ مذکور کو محاصرہ سے نوین دن مفتوح ہوا اور گرجی الامان الامان اور زاری کرنے لگے اور غازیون نے بہت کفار قتل کئے اور کئی سردار زندہ پہاڑ کے سے نیچے گرا دئے اور زال و ہانکے سردار کو ہمراہ اور سردار اونکے اسیر حضور مین لائے تین نے سبکو قتل کیا اور علم اسلام کا اوس قلعہ کافرون کے مسکن مین بلند کر کے اونکی کلیسا مین بانگ نماز کے پڑھوائے اور معابد کفار کے مساجد مسلمانون کے بن گئے اور تمام مال غنیمت اور زن و فرزند اونکے اسیر ہوئے زال کے ہوسے کو مین لیے ابراہیم شاہ کو شروان کو بخشے بہرحال پیدل قلعہ کے اندر جا کر دیکھا اور سجدہ شکر کا ادا کیا کہ اللہ تعالے نے ایسا قلعہ اتنے دیر مین فتح کرا دیا بعد اسکے لشکر مین چلا آیا اور سنگ وغیرہ بہادرونکو جنھوں نے اوپر جا کر قلعہ مسخر کیا تھا نوازش خسروی سے سربلند کیا اور انعام زر نقد خلعت کمر زر شمشیر گھوڑے اونٹ خچر خیمہ باج خواست کیا اور [illegible] کے [illegible] تجویز کر کے سند [illegible] کے لکھ دیے اور [illegible] اس قلعہ کے [illegible]

۸۲ مین اپنے پلنگ کے تہے بلاکر اونکے سرداروںکو امیدوار عنایات کاکیا کہ تم شب کو اوس شاخ
کوہ پر جو قلعہ سے متصل ہے چہڑکر نردبان اور رسیان اسطور باندہ دو کہ بہادر اوپر جا سکین
پہلے ہیکلیک نامی قوم تکریت سے شب جمعہ کو اکیسوین ۲۱ تاریخ محرم کے پوشیدہ اوس شاخ
کوہ پر چہڑکر قلعہ کے اندر گیا اور قلعہ کے اندر سے ایک بکرا لیکر اوس پہاڑ کے چوٹی پر ذبح
کرکے گویا اپنے جانیکا نشان کرایا پہر وہانسے آکر صبح کو ماجرا عرض کیا مین نے اوسکو
آفرین کرکے انعام دیا اور رسیان ریشم خام کے اتنے لنبی کہ اوس پہاڑ کے چوٹی پر جا سکین
بٹواکر لکڑیان اوسمین مضبوط بندہواکر نردبان بنوائین اور ایک اور رستی وتینی بہی
بنے تیار کیے جب رات ہوئے تو کئے شخص تکریت کے اوس الگ رستے کا ایک سرا لیکر
اوپر چہڑے اور دوسرے سری مین نردبان باندہ کر اوپر کہنچوائین اوس بلندے پر ایک
درخت تہا رسیان نردبان کے اوسسے محکم کردین اور واسطے اوپر جانے اور تسخیر
قلعہ کے بیاس جوان ترک خراسانے جنکی شجاعت بارہا آزمائیے تہے نام لکہہ کر تجویز کیے
تا کہ اوپر جاکر مردانگے ظاہر کرین جب وہ جانفشانیے کرکے اوپر پہنچے گرجے سرگشتہ
نحت حصانت قلعہ کے بہروسہ غافل سوتے تہے صبح دم ایک خراسانے نے بآواز
بلند تکبیر کہی اور درود پڑہے پہر سب نے جو اوپر گئے تہے تکبیر پکار کرکے اور امیرزادہ
شاہرخ کے نفیری جی محمود نامے نے اوپر جاکر نفیرے بجائے جب گرجے ہوشیار
ہوئے اور مسلمانونکے تکبیر سے تو حیران ہوئے لاچار مقابلہ کیا اور مین سوار ہوکر
درہ سے گذر کر برابر اوس پارچہ کوہ کے جس پر یہ بہادر چہڑے تہے پہونچ گیا
اور ہر طرف سے تکبیر کی آواز بلند پر ہوا ہے اور کوس کورکہ بجاکر ہجوم کیا جو گرجی آدمی
پہاڑ سے جہان بہادر چہڑے ہوئے تہے رستہ قلعہ کا نہایت تنگ اور خوفناک
تہا اور اتنی جگہ نہین تہی کہ تین آدمیوں سے زیادہ کہڑے ہوکر لڑسکین آخر ایک

تیمور ہے

شخص مردانگی سے سر سامنے کرکی آگے ہوا اور دو شخص اوس کے پیچھے سے تیرانداز
کرنیلگی یہانتک کہ تقدیر سے ایک تیر گرجی لنگا سردار کے مونہہ پر لگا تیر کے صدمہ
سی ڈہال اوس کے ہاتہہ سے گر گئی اور وہ الٹا گرا گرجی آکر اوسکا سر کاٹ لیگئی عبد اللہ
سردار نے یہہ حال دیکہتے ہی تلوار لیکر کفار پر پہنچا اور کفار کو ہلاک کیا اور
اوس کی بہی بارہ زخم تیر تلوار کے آئے اسلئے لاچار ہو گیا اسمین محمود بہادر تیر کمان
نے گرز لیکر حملہ کیا اور ایک سردار گرجی کو جو اسطرف معین تہا گرز سے ہلاک
کیا اور اون پچاس آدمیون مین سی کئی شخص دروازہ کیطرف متوجہ ہوا اور جنگ ہوتی تہی کہ کچہہ وہ خود دیکہتا ہوا
اپنی ہمسیم فتح کی چلے اور بہادر دروازہ کی طرف توڑ کر قلعہ مین داخل ہوئی
اور وہ قلعہ جسکی تسخیر بہت سون نے بے دشوار تہی اتوار کے دن تئیسوین ماہ مذکور کو
محاصرہ سے نوین دن مفتوح ہوا اور گرجی الامان اور زاری کرنے لگے اور بہادرون
نے بہت کفار تہ تیغ کیئے اور کئی سردار زندہ پہاڑ سے نیچی گرا دیئے اور زال ونکے
سردار کو ہمراہ اور سردار ونکے اسیر حضور مین لائے مین نے سبکو قتل کیا اور
علم اسلام کا اوس قلعہ کافرون کے مسکن مین بلند کر کے اونکی کلیسا مین بانگ نماز
کی تیار ہوئے اور معابد کفار کے مساجد مسلمانون کے بن گئے اور تمام مال غنیمت اور زر
و فرزند اونکے اسیر ہوئے زال کے ہوئے کو مین نے ابراہیم شاہ کہ شروان کو
بخشدے پہر مین نے قلعہ کے اندر جا کر دیکہا اور سجدہ شکر کا ادا کیا کہ اللہ تعالے
نے ایسا قلعہ اتنے دیر مین فتح کرا دیا پہر وہانسے لشکر مین چلا آیا اور سبکو بہادرونکو وغیرہ بہا
جنہونے اوپر جا کر قلعہ مسخر کیا تہا نوازش خسروی سے سربلند کیا اور انعام زر نقد
خلعت کمر زر شمشیر گہوڑے اونٹ خیمہ خرگاہ باغ [illegible] کیا [illegible]
تجویز کر کے منصب القضا کے لکہہ دیے اور [illegible]

 میں مانند پلنگ کے تہے بلاکر اونکے سردار ونکو امیدوار عنایات کا کیا کہ تم شب کو اوس شاخ کوہ پر جو قلعہ سے متصل ہے چہڑ کر نردبان اور رسیان استوار باندہ دو کہ بہادر اوپر جا سکین پہلے بیلچک نامی قوم تکریت سے شب جمعہ کو اکیسوین[۲۱] تاریخ محرم کے پوشیدہ اوس شاخ کوہ پر چہڑ کر قلعہ کے اندر گیا اور قلعہ کے اندر سے ایک بکرا لیکر اوس پہاڑ کے چوٹی پر ذبح کر کے گویا اپنے جانیکا نشان کرایا پہر وہانسے آکر صبح کو ماجرا عرض کیا مین نے اوسکو آفرین کر کے انعام دیا اور رسیان ریشم خام کے اتنے لبنی کہ اوس پہاڑ کے چوٹی پر جا سکین بٹوا کر لکڑیان اوسمین مضبوط بند ہوا کر نردبان بنوائین اور ایک اور رسّی وتینی بے لینے تیار کیے جب رات ہوئے تو کئیے شخص تکریت کے اوس الگ رستے کا ایک سرا لیکر اوپر چہڑے اور دوسرے سری مین نردبان باندہ کر اوپر کہنچوائین اوس بلندے پر ایک درخت تہا رسیان نردبان کے اوسمین محکم کر دین اور رو اسطے اوپر جانے اور تسخیر قلعہ کے پچاس جوان ترک خراسانے جنکی شجاعت بارہا آزمائے تہے نام لکہہ کر تجویز کیے تاکہ اوپر جا کر مردانگے ظاہر کرین جب وہ جانفشانے کر کے اوپر پہنچے گرچے برگشتہ بخت حصانت قلعہ کے بہروسہ غافل سوتے تہے صبح دم ایک خراسانے نی باواز بلند تکبیر کہی اور دررو دیڑے پہر سب نے جو اوپر گئے تہے تکبیر پکار کر کہے اور امیرزادہ شاہرخ کے نفیرچے محمود نامے نے اوپر جا کر نفیرے بجائے جب گرجے ہوشیار ہوئے اور مسلمانوں کے تکبیر سے تو حیران ہوئے لاچار مقابلہ کیا اور بہت سوار ہو کر درہ سے گذر کر برابر اوس پارچہ کوہ کے جس پر یہہ بہادر چہڑے تہے بیٹہہ گیا اور ہر طرف سے تکبیر کا آواز بلند ہوا ہے اور گوس کورکہ بجا کر ہجوم کیا جو کہ اوس پہاڑ سے جہان بہادر چڑہے ہوئے تہے رستہ قلعہ کا نہایت تنگ اور خوفناک تہا اور اتنے جگہ نہین تہے کہ تین ادمی سے زیادہ کہڑے ہو کر لڑ سکین آخر ایک

تتمہ

یہ تصور کیا ہے جو ہوتا ہے اوس کی عنایت سے ہے پس آیندہ کو بہی جو ہوگا اوسکی
تائید سے ہے امرا یہ سنکر خوش ہورہے اور عنایت الٰہی پر حوالہ کیا اور مین عنایت
الٰہی پر اعتماد کرکے قلعہ کرتین کیطرف متوجہ ہوا اور جمعہ کے دن چودہوین محرم الحرام سنہ
اٹہہ سو چہہ ہجری مین کہ سال پینتیسواں جلوس ہے اور تریسٹہواں میری عمر کا تہا قلعہ کرتین
کے نواح مین پہنچا اور زال سردار قلعہ کا معتبر آدمی اور تحفے بہیجکر اور مسکنت اختیار
کرکے چاہتا تہا کہ اپنی تئین بلا تقدیر سے اپنی سر سے دفع کردے مین نے وہ پیشکش رد
کرکے اوس کے ایلچی سے کہا دیکہو کہ توفیق الٰہی سے تمہاری قلعہ کو جیسے استواری پر
کودتے ہو کس طور لیتا ہون جب وہ ایلچی پہر قلعہ مین پہنچے تو معلوم کیا کہ مکر سے مخلصی
نہین ہوتے لاچار استواری قلعہ اور کثرت آب و دانہ اور آلات جنگ کی بہروسہ
مخالفت شروع کرکے تیر اور پتہر مارنے لگے مین نے امرا کو حکم دیا کہ گرد قلعہ کے گہیرہ
کرو اور امیر شاہ ملک کو برابر دروازہ کے اوتارا تا کہ قلعہ سامنے دروازہ قلعہ
کے تیار کرے اور اور امرا کو بہی تاکید کی کہ دو قلعہ اور گرد قلعہ کرتین کے تیار کرین
اگر کاشکے کرتین جلد فتح نہوا تو سپاہ کو ان قلعون مین واسطے محاصرہ کے چہوڑ کر ہم
واسطے تسخیر ممالک گرد کے متوجہ ہونگے اور امیر شاہ ملک نے تین روز مین ایک ۴
قلعہ مستحکم جسمین تین چار ہزار سوار رہ سکین تیار کیا اور وہ دونو قلعہ بہی تیار
ہوگئے پہر مین نے سوار ہوکر قلعہ کو غور سے دیکہا قلعہ کے پشت پر جگہ منجنیق لگانی دریافت
کرکے اودہر سے پہر کر چلا آیا اور منجنیق برپا کراکر پتہر خوب مارے لیکن اوسی
قلعہ والونکو کچہہ ضرر نہین ہوتا تہا پہر مین نے دمدمہ پتہر اور لکڑی کا قلعہ کے
برابر بنوایا ان تدبیرات سے تسخیر قلعہ کے میسر نہوتے محاصرہ کو ایک ہفتہ
ہوگیا پہر تکریت والونکو جو کہ رہنے مین شمال کیطرف درے کے اور دلیر بہی

۸۴ اوسوقت معروض ہوا کہ ولایت گرج کے وسط مین ایک قلعہ ہے کرنین نام اور امرائے گرجستان نامے زبان نامے وہانکا سردار ہے اور تیس سردار اور گرج کے موسیاہ اوس قلعہ مین ہین مین نے وہانکے واقف کارون سے حقیقت اوس کے دریافت کیے عرض کیا کہ وہ قلعہ بلند پہاڑ کے چوٹی پر بنا ہاہے اور دو درہ نہایت عمیق ہین اور اوس پہاڑ کے گرد بہت پہاڑ ہین وہ سب پہاڑ اکیوبچاس بچاس گز بلند ہین اور جس پہاڑ پر قلعہ ہے وہ سب سے زیادہ اونچا ہے اور قلعہ سے جنوب کے طرف ایک شاخ پہاڑ کے الگ قلعہ سے متصل ہے اور بلندی مین قلعہ سے بہت زیادہ ہے اوسپر سوای رسون کے یا رسون کے زینہ کی نہین چڑھا جاتا اور سوای ایک رستہ پیچدار کے اور رستہ نہین اور گرد قلعہ کے بسبب نشیب فراز درون کے جگہ واسطے فرودگاہ لشکر کے نہین اور دانہ پانی سے وہان مثال عنقا کے ہے اور قلعہ کے اوپر حوضین پانی کے بنا رکہین ہین مینہ کے پانی سے بہر جاتی ہین ایک سال کے بارش مین اتنا پانی جمع ہوجاتا ہے کہ وہ کئی برس تک کفایت کرے اور دس برس کا کہانا اوسمین جمع کر رکہتی ہین اور وہانکے باشندہ بلحاظ اوس کے استحکام کے ہمیشہ مخالفت کیا کرتے ہین اس حال سے مطلع ہو کر مین نے اوسکی تسخیر کا عزم جب کیا اوسوقت بعضے امرا نے عرض کیا کہ اگر وہ قلعہ جیسے کہتی ہین ویساہی ہے تو اوس کے تسخیر دشوار معلوم ہوتی ہے اگر امیر بذات خود متوجہ ہون تو ممکن ہے کہ مخالف کو ہراس ہووے اور قلعہ بے جنگ وجدل تسلیم کردین امیر کے کشورکشائیے کارگر جاوے اور اگر نوبت محاصرہ اور جنگ کے ہووے تو جیسے سناہی تو بغیر اسکے کہ قلعہ چہوڑ دیجئے اور کچھہ علاج نہین مین نے جواب دیا کہ آج تک ہمنے جو لشکر توڑا یا قلعہ فتح کیا ہے تائید الٰہی

تیمور سے

سی کچھ نسبت نہیں ہے انکو مہلت صرف بجا لانا اسلام کے مرحمت ہوئی تھی اگر تیکور
سزا دیتے جان اور ملک کے اور عزت ابرو مطلوب ہے تو باطاعت ودا سیطے ملازمت
کے حاضر ہو پھر اگر سعادت ازلی تجکو ہدایت کرے اور تو مسلمان ہو جاوے تو تیرا
مال ملک امن میں رہیگا اور اتنی عنایت تیرے حال پر ہو وینگی کہ تیرے کشور تجھ پر
حسد کرین اور اگر توفیق اسلام کے نہو تو جتنا جزیہ مقرر ہووے سال بسال دیتا
رہنا جان مال ملک تیرا امن میں رہیگا اور سنا ہوگا کہ والے قسطنطنیہ تیرا ہمدست
باطاعت ملازمت کو آکر کیا سو پرورد عنایات کا ہوا اگر تو بندہ عقل کے رہنمائی
سے حاضر ہوتا ہے تو نجات پاتا ہے اور اگر مہلت کرتا ہے پھر جو گذریگا تیری
شامت سے یہہ کہہ کر ایلچی ملک گرگین کے رخصت کر دئی اور اسمنزل سے تبریز
توجہن دار عیہ تبریز کا ہمراہ عامل اور متصدیون مملکت اذربایجان کی اور
علی شفا نے جو خواجہ علی سمنانی کیطرف سے اموال دیوانی مملکت خراسان
کے نظم و نسق میں مصروف تھے خراسان سے آئے اور اموال خاصہ اور بہت
پیشکش راہوار گہوڑے شکاری جانور تحفے لائے تھے میں نے اوسے مجلس میں جو جو چیز
لائے تھے امرائی اور سپاہ کو تقسیم کر دیا اوسوقت زراعات اور غلہ ولایت
گرجستان کا پکنے پر آگیا تھا میں نے چاہا کہ تمام اسی سے فائدہ مند ہونگا انکو
تقویت نہو تا کہ الحال میں نے امیر شیخ ابراہیم کو امرا و لشکر کے ہمراہ کر کے ولایت
گرجستان پر روانہ کر دیا اور سب غلہ کے ... کیا جب وہ وہان پہنچے وہانکے
لوگ بھاگ گئے اونہوں نے حوالی ملک ... پایمال خوج تخریب کر کے غلہ جمع کر لیا
ایسا کہ کچھہ نہ چھوڑا اور لشکر میں چلا آئی

ذکر قلعہ کرتین کے لیتے کا

۸۲۴ پایے وہانکے حاکم اور امرا اور سرداروں کو جو خیالات فاسد دلین رکھتی تھے دستگیر کرکے
حضور مین روانہ کیے اور کئی تازی گھوڑی ہمراہ آن سلطان کے بھیجے اور بایزید سلطان
برلاس رستہ مین بیمار ہوکر مرگیا اور امیرزادہ ابابکر بہیر کو پیچھے چھوڑ کر حلہ کو جہان
قرا یوسف بغداد سے گیا تہا روانہ ہوا اور امیرزادہ رستم حسب الامر وزد جرد
سے بغداد کو قبہ ابراہیم لک کے رستہ سی متوجہ ہوا اور بغداد سی گذر کر حلہ کے نواح
مین امیرزادہ ابابکر سے جا ملا اور مین فارص سے کوچ کرکے شکار کہیلتا ہوا ولات
گرجستان مین آیا اور شیخ ابراہیم شروان کے حاکم نے جسکو مین نے پیشتر واسطے تحقیق
رستہ درآمد اور برآمد کے بہیجا تہا آکر حقیقت حال عرض کیا

ذکر ملک گرگین کی ایلچیونکے آنے کا

جب مین گرجستان مین آیا گرگین نے خوف کے مارے بدون اطاعت کے اپنی
نجات نہ دیکہی لاچار تحفے اور پیشکش بیشمار ہمراہ ایلچیونکے درگاہ مین روانہ کیں ایلچیون
نے آکر معرفت امرا کے ملازمت کی اور یہہ پیغام ادا کیا کہ میری کیا حقیقت ہے
کہ امیر ذات خود میری استیصال کے لئے متوجہ ہوویے مین تو امیر کا ادنے غلام
ہون مجکو اس لشکر کے صدمہ کی تاب کہان ہے اگر اپکے سعاف فرمان نوجتنا
مبلغ بابت خراج کے مقرر ہوویے وہ بے توقف درگاہ مین حاضر کرون اور
سال بسال کبہی درنگ نہو گے اور چونکہ اب امیر کے خوف سی مجکو تاب ملازمت
کے نہین لاچار سعادت استان بوس سے محروم رہتا ہون اور جسطور حاکم ماردین
وغیرہ سلاطین مہلت پاکر ملازمت کو حاضر ہوئے ہین مجکو بہی اس سال مین مہلت
مرحمت ہووے سال آیندہ خاک آستانہ کے آپنے آنکہونکا کرونگا مین نے اوسکا
التماس قبول نکیا اور پیشکش رد کرکے اوسکے ایلچی سے کہدیا کہ مجکو مسلمان ہونا...

امراء کے شہر سے نکل کر دریا کے کنارہ پر مقابلہ بیٹے کی ٹھا اور آدمی بھیجکر قرا یوسف
کو اپنے امداد کے لیئے بلایا جب قرا یوسف فوج آراستہ لیکر سلطان احمد کے پاس
آیا متفق ہو کر دونو دریا اترے اور طرفین سے فوج آراستہ ہو کر بعد جنگ عظیم
کے سلطان طاہر کے لشکر کو شکست ہوئے اور سلطان طاہر نے بھاگتی میں ایک
نہر پر جا کر گھوڑا پانی میں ڈالدیا چونکہ جبہ پوشش بھاری ہو رہا تھا ڈوب کر مرگیا
اور سپاہ آدمیزاد و ہر پریشان ہو گئے اور سلطان احمد اور قرا یوسف نے
حلہ میں چند روز توقف کیا اونہیں بہ سبب بگڑے سلطان احمد قرا یوسف ترکان
سے سرگران ہو کر بغداد کو چلا آیا قرا یوسف اپنا لشکر جمع کر کے سلطان احمد
پر بغداد میں آیا اور تھوڑی مدت میں شہر لیلیا سلطان احمد اپنے مکانات سے
نکلکر کسی کے گھر میں چھپ گیا اور رات کو قرا حسن نامے ایک شخص اوسکا
نوکر اوسکو شہر سے نکال کر شبا شب کاندھی پر بیٹھا کے پچیس ۲۵ کوس لیگیا اثنا راہ
میں ایک سپاہی بیل والا ملگیا سلطان احمد اوس بیل پر سوار ہو کر ہمراہ قرا حسن
کے تکریت میں پہنچا سارق عمرو برات تکریت کے حاکم نے چالیس گھوڑے اور کچھ روپیہ
نقد اور ہتیار اور پوشاک اور بعضی ضروریات موافق مقدور کے سلطان
احمد کو دئیں اور کئی نوکر اوس کی شیخ منصور داد اور دولت یار اور عادل وغیرہ
جو پراگندہ ہو گئے تھے سلطان احمد کے پاس آجمع ہوئے اور تکریت سے شام
کو گیا جب امیرزادہ ابابکر عراق عرب کو روانہ ہوا توکل لسپر اوس بوغا حاکم
ہمدان اور رمین سوچ حاکم نہاوند اور شاہ رستم حاکم سیفور اور دیبور کو یہ
فرمان لکھا کہ اپنے اپنی فوج لیکر ہمراہ امیرزادہ کے بغداد کو جاویں بعد روانگی
امیرزادہ کے وہ سب رستہ میں جا ملے اور امیرزادہ نے اردبیل میں آکر عبداللہ

۸۲۶ ترکان کو جو ولایت پر مستولی ہو گیا ہے دفع کر کے وہانکے رعایا کو ستمال اور بغداد
کو خوب آباد کریں اور عادت عدالت کی ایسے کریں کہ سال آئندہ مین توفیق الہی سے
راستہ حجاز کے قافلہ کا اور آمد رفت مسلمانونکے حرمین شریفین کو جاری ہو جاوے
پہر مین نے خلعت خاص اور شمشیر اور ترکش عنایت کیا اور سینہ سے لگا کر بطور
شایستہ رخصت کیا اور امیرزادہ رستم کو وزرو جرد مین یہہ فرمان لکہا کہ وہانسے
عراق عرب کو امیرزادہ ابابکر کے پاس جاوے اور متفق ہو کر قرا یوسف ترکان
کو جو ولایت عراق عرب مین حاکم ہو گیا ہے نابود کریں اور حقیقت استیلاے
قرا یوسف کے اوس مملکت پر اسطور سے تہے کہ جب قرا یوسف ہمارے لشکر کے
خوف کا مارا بغداد سے ہمراہ سلطان احمد جلایر کے بہاگ کر روم کو گیا تہا سلطان
احمد جلایر تو پہر بغداد کو چلا آیا اور قرا یوسف روم مین رہا اور جب مین روم کیطرف
متوجہ ہو کر قیصریہ مین آیا تو قرا یوسف بہاگ کر عراق عرب کو چلا گیا اور ترکانکو
جمع کر کے صحرا تبت مین ٹہرا اور سلطان احمد جلایر جسے کہ او پر گذرا کہ روم
کے فتح سے پہلے مین نے امیرزادہ ابابکر اور امیر جہانشاہ کو معہ لشکر آراستہ سلطان
احمد جلایر پر کہ جب وہ روم سے پہر بغداد کے تعمیر مین مشغول تہا روانہ کیا وہ جا یک
بغداد پر جا پہنچے سلطان احمد جلایر برہنہ کشتی پر سوار ہو کر دجلہ اترتے ہی حلہ کو
اپنے بیٹے سلطان طاہر کے پاس چلا گیا اور آقا فیروز سلطان طاہر کی مشیر
تدبیر کو قید کیا اور وہ اس خلل سے متوہم ہو کر اپنے فکر مین پڑا اور اپنی باپ
کے امرا سے جیسے محمد بیگ اور امیر علے قندز اور امیر میکائیل اور فرخ شاہ
کردہ سے سلطان احمد کے طرف سے ایمن نہین تہے متفق ہو کر باغی ہوا ادہے
رات کو دجلہ اوترکے جہ بل ویران کر دیا صبحدم سلطان احمد جلایر کو خبر ہوی ہمراہ

[illegible]

کر بیٹھا اور آپ [illegible] اگر [illegible] جو آپ سے [illegible]

فرمان [illegible] امیر زادہ [illegible]

تھا اور [illegible] ملاقات کر کے [illegible] جب [illegible] امیرزادہ

میرانشاہ کو [illegible] اور امیرزادہ [illegible]

آپ [illegible] تیار کیا [illegible]

[illegible] دار السلام بغداد کے [illegible] کہ ہوا [illegible] بیٹے امرا کی [illegible]

ہوا کہ اہل بغداد [illegible] باعث [illegible] کے جو سبب خراب ہوں کی آپ سے متوسل اور [illegible]

ہوئے اور شہر سے ویران ہو گیا [illegible] کہ بغداد [illegible] شہر اسلام کا ہے اور علوم

شریفہ اور ہدایت اہل اسلام کے [illegible] آئے ہے [illegible]

مشہور [illegible] اور آباد ہو کر پہلی سے زیادہ معمور اور پر رونق ہو جاوے اسی

میں [illegible] کے اور اسی مجلس میں حکومت ولایت عراق عرب کی امیرزادہ

ابا بکر کو تفویض کیا اور واسطہ سے بصرہ تک اور کردستان ماردین اور دیار

بکر تک [illegible] کیا اور واسطے تعمیر اور آبادی بغداد کے تاکید کر دی اور

امرا میں سے [illegible] سلطان [illegible] اور امیر [illegible] اور امیر محمد [illegible] بہادر

اور سلطان سنجر [illegible] سیف الدین اور دولت خواجہ اینتاق وغیرہ امرا

لشکری معہ لشکر آراستہ امیرزادہ کی ساتھ کر دئی اور جو امرا عراق عرب میں حاکم

تھے ان کو امیرزادہ کا فرمان بردار کر دیا اور یہ حکم دیا کہ امیرزادہ دیار بکر سے

اوس مملکت کو متوجہ ہووے اور اوس اطراف کے مفسدوں کو جو سلامت نکلی

ہیں مستاصل کر کے رعیت پروری اور اوس زمین کے آبادی میں سعی کرے

اور جب ہوا معتدل ہو جاوے مملکت عراق عرب کو جاوے اور وہاں پہنچے قرا یوسف

توزک

میرانشاہ سی منسوب ... امیرزادہ کو جو بہی ... کی اوس کی اختیار کیے اوس کے واسطے دیگر ... زر دوزی ... ت

دیے

ذکر بعضی سردار گرجستانی کے آنیکا

... بساط ... امرا کی معرفت ہوکر حاضر درگاہ مین جاگرچہ ... اوسیوقت ... اور ... کیے نذر جانور شکاری گہوڑے تازی جنس نقد پیشکش بہت ... اور ... ہوا بوس ... مطیع تہا ... کا مخالف گرگین ملک بہائی گرچہ ... کو ... سی ... گرجستان حکام اور کی ولایت اوس ... اور ہوا بوس زمین کیے امرا معرفت ... لیکر ... پیشکش ہوکر ہر یک نے مین دیا پیشکش اور کیے ملازمت آکر مین لشکر تمام بعجز نے سردارون کو اوس کی حسب حال سربلند کرکے رخصت کردیا

ذکر سلطنت فارس اور شیراز کی تفویض کرنیکا امیرزادہ پیر محمد کو اور حکومت صفاہان کی امیرزادہ رستم کو دوبارہ

جب مین حوالی سکول مین آیا دوبارہ پیر محمد پسر امیرزادہ عمر شیخ کو شیراز اور فارس کی حکومت پر تعین کیا اور خلعت خاص اور کمر مرصع دیکر رخصت کردیا اور لطف الله پسر ... بیان تیمور اور ... چلیا ... شاہ برلاس کو اوس کے ساتھہ کردیا اور امیرزادہ رستم کو فرمان لکھہ کر بلایا اور یہہ فرمان یلاق قصر ... زرین ... اوس کے پاس پہنچا امیرزادہ رستم اوسیدن حضور کو روانہ ہوا اور چونکہ ... کہ مین ... ایک امیرزادہ کو ولایت عراق عجم کا حاکم کرون اسلیئے امیرزادہ رستم کو یہہ فرمان لکہا کہ حکومت اصفہان اور عراق عجم کے امیرزادہ ... سی متعلق ہے اور جس جگہ آیا ہو وہانسے اپنا سامان بہیا ... کو ...

پہنچو رہے

اور کلام مجید ختم کیا اور فاتحہ پڑھے اور کوشش کی کہ امیرزادہ مرحوم کا یکبارگی بھلانا
شروع کیا تمام خاص و عام نے گریہ و زاری سے قیامت برپا کر دی جب مین علما
کہلا کر اس ماتم سے فارغ ہوا علما اور فضلا نے جو ہمارے ساتھ رہتی تھے بطریق
وعظ کے آیات اور احادیث پڑھکر درجات صابرین کے بیان کئی کہ گریہ سے میت
کو عذاب ہوتا ہے لاچار مین نے صبر کر کے الحرم کو سوگ سے نکالا اور لباس
ماتم کے اونکا دور کیا کہ اب بفائدہ نوحہ مت کرو اور سوگ سے نکالکر خلعتین
پہنائین اور سادات اور علما اور قضات کہ اوس اطراف کے واسطے
تعزیت کے آئی تھے سبکو تلطفات ہمیشہ سے نوازش کر کے جامہ زر دوزی دیکر رخصت کر دیا

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا گرجستان کیطرف

اوسوقت میرے دل مین یہہ آیا کہ سال گذشتہ مین ملک گرگین والی گرجستان نی خلاف
وعدہ خراج مقرری نہین بھیجا اس صورت مین اوسکو تنبیہ کرنا ضرور ہے اس ارادہ
سے دل بستہ ہوکر بطرف منکول ولایت گرج کے روانہ ہوا اثناء راہ مین سلطان
عیسے حاکم ماردین نے کہ سابق مین ادای خدمت سے استادگی کی تھی اب عاقبت
اندیشی سے کہ بادشاہان ذی شوکت پر کیا کیا گذرا اوس سے تو کیا حقیقت ہے
امیرزادہ شاہرخ کو اپنے تقصیرات کا شفیع کر کے امن چاہا امیرزادہ نے سلطان
عیسے کی حقیقت عرض کر کے شفاعت کے مین نی اوس کی خاطر سے معاف کر کے اوسکو
روبرو بلوایا تو وہ بطور مجرمو کے ننگے سر کانپتا ہوا زمین بوس ہوکر واسطے عفو
تقصیرات کے انکسار کرنے لگا مین نے پہلی اوسکو عتاب کر کے آخر الطاف کیا
اور خطا معاف کر کی مستمال کر دیا اور اوسنے خراج چند سالہ ولایات ماردین
کا بطور پیشکش کے داخل کیا مین نے اوسکو مراحم خسروی سے کلاہ اور کمر زرافہ

امیرزادہ الغ بیگ اور ابراہیم سلطان اور امیرزادہ جہانگیر اور سعد وقاص آگی آکر
ملے مین نے ہریک کو سینہ سے لگا کر پیشانے چومے اور محمد جہانگیر اور سعد وقاص امیرزادہ
مرحوم کے بیٹون کو دیکھہ کر بہت رویا اور تعزیت تازہ ہوگئی اور جو مستورات ادہر آئی تہین
ادنمین سے سوای امیرزادہ مرحوم کے اما کی سب نے خبر وحشت اثر سن لی تہے جب وہ
تبریز مین آئین تو لباس ماتم تیار کر کے اونیک مین میری آنے تک توقف کیا مین نے
نزدیک آکر مستورات کو کہلا بہیجا کہ یہہ حادثہ خانزادہ خوارزم امیرزادہ مرحوم
کی اما کو بہی سنا دو وہ بیچارہ یہہ حال سنتے ہی بیہوش ہوگئے پہر بحال ہوکر بال نوچکر
خاک سر پر ڈالنے لگے اور تمام عورتین ماتمی لباس پہن کر گریہ زاری مین مشغول ہوئین
اور مکان مین شور مچگیا اسعرصہ مین جب مین آکر حرم سرا مین داخل ہوا کثرت نوحہ
اور زاری سے قیامت آگئی اور عالم سیاہ ہوگیا اور واسطے تسکین اضطراب
خانزادہ کے وہ تابوت کہ لائے تہے اوسکے روبرو مانند تن بیجان کے حاضر کیا اور
خانزادہ وغیرہ مستورات اوس نعش کو دیکھہ کر مانند پروانہ کے شمع پر اوس تابوت
پر جا پڑین اور شور برپا ہوا اور خانزادہ دوبارہ بیہوش ہوگئے باوجودیکہ شور
وغل گریہ کا حد سے زیادہ ہوا لیکن کچہہ فائدہ نہوا مین نے اونکو واسطے اطمینان
کے نوحہ اور زاری سے منع کیا کہ صبر کرو اور واسطے خوشنودی روح امیرزادہ
مرحوم کے خیرات مساکین کو دیکر ایسے طعام کہ لائق ایسی شاہزادہ کے ہون تیار
کرو اور حفاظ اور قاریون سے قرآن شریف ختم کرائے جب طعام تیار ہوگئے
سادات اور قضات اور علمای اور فضلای اور اکابر اوس حدود کے جو
لشکر مین تہے اور امرا اور سپاہ بارگاہ مین جمع ہوگئے اور طعام جو تیار ہوا
تہا خوان سالارون نے دسترخوان پر چنے اور خوشبو عنبر عود مشک مہیا کئے

کو دیکر یہہ خان فتح کیے مراجعت کے اور تمام سپاہ چہوٹے بڑی غنایم بیشمار لیکر بآرام ۴۱
خاطر سالم و غانم رکاب مین روانہ ہوئیے اور اہل حرم تومان آغا اور سرای ملک خانم
اور چلپان ملک آغا اور خانزادہ امیرزادہ مرحوم کے او غیرہ مستورات اور امیر
زادون اور تمام فرزندون کو جو سلطانیہ مین تہے فرمان لکہہ کر حوالے اونکے مینے
بلایا اور مین بعد روانگی قاصدون کے تبریز مین آیا وہان معروض ہوا کہ ابو بکر
نادانی سے غار و نمین جا گہسے ہین مین نے فوراً علی سلطان تواجی کو اونکے
گرفتاری کے واسطے تعین کیا اون لوگون نے مدافعت کی اوسیوقت علی سلطان
ایک سوراخ مین سے اندر نقب کے جہانکنے لگا اتفاقاً نقب مین سے ایک تیر علی
سلطان تواجی کی شہ رگ پر ایسا لگا کہ وہ تربت مر گیا سپاہ نے یہہ حال دیکہی
سے ہجوم کرکے مخالفونکو وہانسے تیر مار کر خارج کیا اور آپ داخل ہوئی اور
سبکو دستگیر کرکے قتل کیا پہر مین نے یہانسے جمعیت خاطر سے اس سے بڑہ کر مقام
کیا اور یہان ہی قراعثمان کو بلحاظ اوس کی جانفشانی اور ترددات کے خلعت خاص
اور اسپ توپچاق دیکر گہر کو رخصت کیا پہر مین وہان سے صحرا ارزنجان مین آیا طہرتن
وہانکا حاکم پیشکش لاکر لوازم چاکری کا بجا لایا اور ارزنجان سے دو منزل جا کر طہرتن
کو خلعت زردوزی اور کمر زر دیکر رخصت کردیا

ذکر اہل حرم کی اردو کی خبر آنیکا اور امیرزادہ محمد سلطان کی وفات سنادینکا

اوسیوقت یہہ خبر آئی کہ اہل حرم اور امیرزادے سلطانیہ سے روانہ ہوکر نزدیک
آگئی ہین مین نے فوراً جو لوگ خبر لائے تہے اونکو پہر بہیجا کہ امیرزادہ کو آگے لی آوے
کیونکہ اشتیاق اونکے دیدار کا بیحد تہا جب مین وہانسے ارزروم مین آیا آٹہ منزل مین

قراتاتار کے گہرونمین بہیجکر اونکے سرداروںکو بلایا دو شخص اونکے سردار ارغنے ۸۴۰
ترک اور مروت نامے اوسہیدن درگاہ مین حاضر ہوئیے مین نے اونکے استمالت کرکے
یہہ کہا کہ مدت ہیے کہ تمہاری اجداد ملوک سلف کے حکم سیے اپنے وطن اصیلے ماوراالنہر
سے جلاوطن ہوئیے ہین اور تم اس سرزمین مین گویا مسافر ہوا لحمد للہ کہ یہان سی حدود
ترکستان تک ہمارے تصرف مین ہے تمکو لازم ہے کہ بیدغدغہ بخاطر جمع معہ اہل
عیال اور مال مواشی کے اپنی وطن اصیلے کو چلو اور اسکو عطیہ جانکر بیفکر رہو کہ
تمہارے حق مین ہمیشہ عنایت رہیگی اور اسباب مین تمہاری ساتہہ عہد کرتا ہون
کہ جو مین نے کہا ہے ہرگز خلاف نکرونگا اور اونکو خلعتین طلائیے زردوزی اور کمر زر
عنایت کیئے اونہونے اپنی حق مین یہہ عنایات دیکہہ کر عرض کیا کہ ہم موروثی
غلام بادشاہ کے ہین اور صرف فرمان برداری ہمارا سے بہتر کیا سعادت ہوگی
مگر ہم اس درگاہ کے حمایت مین رہین جب وہ ماوراالنہر کے چلنے پر بدل راضی ہوئیے
مین نے آدمی تعین کرکے تمام قبائل قراتاتار کو حاضر کیا اور گروہ گروہ جدا کرکے
امرا و لشکر پر واسطے حفاظت کے تقسیم کردیا پہر وہانسے کوچ کیا اور یہہ حکم دیا
کہ کوئی لشکرمین سے ان لوگونسے گہوڑا اکرہے مول نہ لیوے کہ جیسے یہہ لوگ سبکدوش
ہوجاوین

ذکر مراجعت کا ممالک روم سے

اب کہ توفیقات الہی سے تسخیر مملکت روم کے جو برسون مین بہی بادشاہان
ذی شوکت سے نہین ہوسکے ایک برس سی کم مدت مین اور فتح قلاع اور
حصار اور بلاد اور شہرونکے میسر ہوئیے اور اس نام اور آوازہ سی جو
مطلب اصلی جہاندار ہیے کا ہی دلجمع ہوا اور ممالک روم پسران ایلدرم بایزید

۸۱۹ اذربایجان مین قایم ہوا تو الوس قراتاتار کو اونکے ناہنجارے دیکھکر ولایت شام اور
روم کیطرف بھیجکر آباد کر دیا اور یہہ قوم سلطان ابوسعید خان کے سلطنت تک
تابع تہے بعد سلطان ابوسعید کے جب اوس ولایت مین کوئی بادشاہ مستقل نہوا
تو یہہ سرکشی کرکے باون گروہ ہو گئے اور ہر ایک گروہ نے اپنا ایک ایک سردار
بناکر جدا جدا مقام معین کر لیا اور جن دنون ایلدرم بایزید مملکت سیواس پر مسلط
ہوا تو اوسنے قراتاتار کو لشکر روم مین داخل کرکے اپنی ولایت مین آباد کر لیا
چونکہ ولایت روم مین انکو کچھہ تکلیف نہین تہے اسلیئے چند مدت مین مالک گہوڑے
اونٹ بکریونکے اور صاحب جمعیت ہو گئے چونکہ حقیقت قراتاتار کی مجکو معلوم
تہے میرا ارادہ یہہ تہا کہ انکو یہانسے اوٹھاکر سرحد دشت جتہ مین آباد کر دونگا
اب مین نے امراء کو بلاکر اس باب مین مشورہ کیا کہ میرا یہہ ارادہ ہے کہ قراتاتار
کو ماوراءالنہر کیطرف روانہ کرون اور وہ تیس چالیس ہزار گہر ہونگی تو انکا
رستہ اسطور روکا چاہیئے کہ باہر نجا سکین جب یہہ صلاح پختہ ہو چکی مین نے امرا
قراتاتار کے اطراف وجوانب پر تعین کرکے تاکید کر دی کہ کوئی سپاہی ہرگز
ان لوگونسے مزاحمت نکرے اور امیر جہانشاہ کو ہمراہ بعضے امراء کے لشکر دست
راست سے اور لشکر امیرزادہ محمد سلطان مرحوم کا توقات اور آماسیہ کیطرف
روانہ کیا اور امیر سلیمانشاہ کو معہ فوج لشکر دست چپ سے سیواس اور قیصریہ
کو روانہ کیا اور خود مع لشکر گران صحرای آماسیہ اور سرزمین قیصریہ مین
جہان مکانات قراتاتار کے تہے آیا اور امیرزادہ شاہرخ اور امیرزادہ سلطان
حسین کے ہمراہ فوج آراستہ کرکے حکم دیا کہ انکا اپنا رستہ بند کرنا کہ کوئی
نجا سکے جب مین نے پے در پے کوچ کرکے پل دریاسے قراشہر کا اتر گیا اور دیکھے

۸۱۸ الجیونکے خطبہ اسلام میرے نام کا پڑہایا اور سکہ میرے نام کا تمام ممالک مصر اور شام
مین جاری کیا اور بہت نقد اور جنس التمس کو دیکر ہمراہ الجیونکے بہیجا اور زربانی التمس
کے یہہ پیغام دیا کہ سابق مین خود بخود ازروی نادانی کے تقصیرین ہوئیہ ہین امیدوار
ہون کہ وہ معاف ہون اور آئندہ کو باطاعت خطبہ اور سکہ امر کا جاری رکہونگا اور
خراج اس ولایت کا سال بسال خزانہ مین داخل کرونگا جب التمس اور الجیون نے ملازمت
کرکے پیغام اور حقیقت اطاعت ملک فرخ کے عرض کی اور پیشکش زر نقد اور جواہر
اور آلات مرصع اور ظروف طلائیہ نقرئی اور اجناس نفیس اور تلوارین مصریے
اور گہوڑے عربی اور اونٹ بختی اوس ملک کے پیش کئی اور اوس کی اخلاصمندی
مجکو ظاہر ہوئی مین نے الجیو سے کہا کہ چونکہ باپ ملک فرخ کا اوسکو خورد سال چہوڑکر مرگیا
ہے اور اب ملک فرخ فرمان برداری اختیار کرتا ہے ہکو بہی لازم ہے کہ اوس کی
پرورش ایسے تقویت کرین کہ ممالک مصر اور شام کے اوس کی پاس علی الدوام مقرر رہے
اور بخدمت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا کی کرتا رہے یہہ اونکو خلعت اور گہوڑے
عنایت کیئے اور ملک فرخ کے واسطے تاج کمر مرصع شمشیر خنجر مرصع خلعت خاص چار
زردوزی گہوڑے زرین زین ہمراہ الجیونکے روانہ کیئے اس منزل مین تین مقام

ذکر ایلچی الوس قرا تاتار کے لانی کا ماوراء النہر مین

پہلے اس سی حقیقت الوسات قرا تاتار کے جن دنون مین اوس دیہہ روم کو جاتا تہا
اور سردار قرا تاتار کے ملازمت کو ائیے تہے اور مین نے اونکو خلعت فاخرہ
اور گہوڑے دیکر رخصت کردیا تہا معروض ہوئیہ ہے کہ قرا تاتار جماعت کثیر
کی ہے اور جس عہد مین منکو قاآن نے ہلاکو خان کو حاکم ایران کا کیا تہا تو اس
قوم کو اوس کے ہمراہ کر دیا تہا جب ہلاکو خان تبریز کو اپنا پایہ تخت کرکے

۸۱۴ تابوت تازہ کرکے سلطانیہ کو بھیجا اور وہاں قریب مزار مشرف پیغمبر علیہ السلام کی
جو سلطانیہ میں ہے بامانت دفن کر دیا کہ آخر سمرقند کو بھیجا دینگے اور خالی مقبرہ کو عطر
کرکے خوشبودار چیزوں میں لپیٹ کر ایک مدت تک توقف کرنا بعد وانکے جنازہ کی رو آت
تقضا ہو کر مغموم ہو انسیے اپنے شہر میں آیا چہرہ اسپے ہی کئی منزل سوگ میں چلا آیا
امرا اور لشکر یے تمام سیاہ پوش تھے اور بہت ذرگر یہ زار سے رکھتی تھی سادات
اور علماء نے عمدہ امرا کے اشارہ سے دربار میں آکر وعظ شروع کیا اور آیات
اور احادیث نقل کرکے درجہ صابرین کا بیان کیا اوسوقت امرا نے جو عرض کر
نے عرض کیا کہ اب تک تمام بندگی اور نے والے لباس ماتمی رکھتے ہیں اور بہت نوحہ
کرتے ہیں اور شان سلطنت امیر کے اسے بلند ہے کہ بندہ درگاہ کے اتنی زیادہ
تعزیت میں رہیں لاچار بالتماس سادات اور علما اور ارکان دولت کا تسلیم کرکے
حکم دیا کہ خاص و عام لباس ماتم دور کرکے صبر اختیار کریں

ذکر ملک فرخ والے مصر کے ایلچیوں کے آنیکا

اثناء راہ میں یہہ خبر آئی کہ ایلچی جو میں نے مصر کو ملک فرخ والے مصر اور شام
کے پاس بھیجے تھے ہمراہ ایلچیوں ملک فرخ کے نزدیک آگئے ہیں چونکہ خبر فتوحات
ممالک روم کے اور قید ہونا ایلدرم بایزید کا عالم میں مشہور ہو گیا تھا اسلئے فرخ
کے دل میں بہے خوف بیٹھ گیا تھا اور میرے ایلچیوں سے پیغام سنکر زیادہ تردد ہم پیدا
ہوا ایلچی دانا ہمراہ ہمارے ایلچیوں کے حضور میں بھیجے اونہوں نے معرفت امرا کے
ملازمت کے اور بموجب پیغام کے جو میں نے واسطے طلب اطلمش کے فرخ کو بھیجا تھا
فوراً اطلمش کو خلاص کرکے باعزاز تمام اپنے مجلس میں بلایا اور روبرو اطلمش کے
نہایت فروتنی کرکے اوسکو اپنے تقصیرات کا شفیع کیا اور روبرو اطلمش اور

۸۱۶ اونکا مال اسباب گلہ رمہ بیشمار سپاہ کی ہاتہہ آیا اور تمام زن و فرزند ترکمانونکے اسیر ہوئیے

ذکر امیرزادہ محمد سلطان کی وفات کا

جب مین ترکمانونکے استیصال سے فارغ ہوکر روانہ ہوا اثناء راہ مین دولت
خواجہ پسر ایلچی بوغا ہفتہ کے دن ستوین تاریخ شعبان کے امیرزادہ کیے یہہ خبر
لایا کہ بیماری امیرزادہ کی روز بروز زیادہ ہوتی ہے یہہ خبر سنکر مجکو زیادہ تیر
غم ہوا اور وہان سے جلد امیرزادہ کے بستر پر جاکر دیکہا تو اوسکی بولا نہین جاتا تہا
مین اوسکو دیکہہ ایسا دلتنگ ہوا کہ دنیا میرے آنکہونمین سیاہ ہوگئی اور اوسکو
محافہ مین ڈالکر مراجعت کے جب قراحصار سے آگی آکر مقام ہوا تو تقدیر الہی سی
۴ پیر کے دن اٹہارہوین شعبان سنہ الیہ کو امیرزادہ محمد سلطان بیس برس کی عمر
مین مرگیا مین یہہ خبر سنتے بے مہوش اور جہان تاریک ہوگیا بسبب اس رابطہ
کی جو دادے زادہ کو اولاد سے ہوتا ہے ہرگز ضبط نکر سکا اور اسیطے تعزیت کے تخت
سلطنت سے اترکر خاک پر بیٹہہ گیا اور بے اختیار گریہ زاری کے اور تمام امرای
۴ میرے گرد آہ و نالہ کرنیلگی اور تمام سپاہ خاص و عام نے لباس سیاہ پہن کر واویلا
شروع کیا پہر مین نے دلکو تہام کر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑہا اور بعد تجہیز
تکفین کے تابوت معطر نماز جنازہ ادا کرکے نعش اوس مغفور کے تابوت مین
رکہہ کر جلدی سے اونیک کو روانہ کیے اور دو سو سوار جنگیے سردار الیاس
خواجہ پسر شیخ علی بہادر اور امیرامان اور دانہ خواجہ اور دولت خواجہ اور
امت پسر امیر مبشر بہادر اور پسر شیر اول کوکلتاش اور اردو شاہ بہی دو آ
جنازہ کے ساتہہ روانہ ہوئیے اور مین نے یہہ تاکید کر دی کہ اونیک مین جاکر

ہے بہر حال اس لحاظ سے کہ یہہ راہ سب کو در پیش ہی انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ ۸۱۵
کر صبر کیا جب مین آق شہر کے حدود مین آیا اثناء راہ مین دوانہ خواجہ علی نے آکر امیرزادہ
محمد سلطان کے شدت بیماری کی خبر سنائی کہ مولانا فریح طبیب نے امیرزادہ کو مسہل
دیا تہا مفید نہوا اور بجای اخلاط فاسدہ کے دماغ کو جہر کر مرگئین آسفنے بچکا اور دعا
جہت ابتر ہے مجکو اس حال سے زیادہ تر وحشت اور اضطراب ہوا اور دوانہ خواجہ کو وہان سے
روانہ کیا کہ تو جتنا جلد خبر کریگا بہتر ہے اور مین آق شہر مین پہونچا

ذکر سلطنت ولایت روم کی تفویض کا موسی چلپی پسر ایلدرم بایزید کو

موسی چلپی پسر ایلدرم بایزید وغیرہ پس ماندگان قیصر کو معذرت اور تفقد
کر کے سبکو خلعتین دین اور ایک خلعت خاص طلائی اور کلاہ زر اور کمر زرادہ
شمشیر اور ترکش بندبار مرصع اور سو گہوڑے موسی چلپی کو دیکر مملکت اوسکے
باپ کی اوسکو عنایت کی اور فرمان سند التمغا کا دیکر اوسکو رخصت کیا
اور نعش ایلدرم بایزید کی جو آق شہر مین شیخ محمود حیران کی مزار مین امانت
سپرد کر رکہی تہی بطور پسندیدہ موافق شوکت سلاطین کے برساعین بہیجکر
جہان مقابر بلند بنائی ہین مدفون کرائی اور موسی کو مملکت روم کی سلطنت
پر روانہ کر کے امیرزادہ محمد سلطان کیطرف سے بیتاب ہوا اور بہیر کو ا
شہر مین چہوڑ کر جلدی سے روانہ ہوا رستہ مین ترکمان درعت کی جنکی سردار
خضر بیگ اور ابراہیم تہی نافرمان ہو کر کوہستان مین مستحکم ہوئی تہی یہہ حال
سنکر مین نے سپاہ کو اودہر روانہ کیا اونہون نے جاتی ہی پہاڑ گہیر کر تیر و شمشیر
سی اونکو قتل کیا اور کچہہ اونمین سے غارون مین گہس کر سلامت بچگئی اور

۸۱۴ سو اہل و عیال اپنے لشکر مین بلا لیا اور امرا نے شہر اور قلعہ و نسبین مین سے تمام مال اسباب جو سالہا سال مین جمع ہوا تہا حضور مین حاضر کیا مین نے وہ سب سپاہ کو تقسیم کر دیا

ذکر بیماری امیرزادہ محمد سلطان کی خبر آنیکا

اسعرصہ مین بیٹا مبشر بہادر کا امیرزادہ کے لشکر سے یہہ خبر لایا کہ امیرزادہ بہت بیمار ہے یہہ سنکر مجکو قلق ہوا اور فلک آباد سے بلق باق شہر کو متوجہ ہوا رستہ مین اتفاقاً گذر امیرزادہ شاہرخ کے لشکر پر کو ہوا امیرزادے اور امیر سلیمانشاہ پیشکش لایق دیکر رسم بندگی کی بجا لایا اور اثناے راہ مین امیر محمد قرامان مقام تونہ سے جسکو مین نے قیصر کے قید سے چہوڑ کر اوس کے موروثی ولایت پر حاکم کر دیا تہا خراج اور پیشکش اور بہت تحفے لیکر حاضر ہوا اور مین کوچ بکوچ آق شہر کو چلا جاتا تہا

ذکر ایلدرم بایزید کی وفات کا

جمعرات کے دن چودہوین شعبان ۸۰۵ اٹہہ سو پانچ کو آق شہر سے یہہ خبر آئی کہ مرض ضیق النفس اور خناق ایلدرم بایزید کا روز بروز زیادہ ہوا اور اطبا حاذق مولانا عزالدین مسعود شیرازی اور مولانا جلال الدین عرب کا علاج باوجودیکہ طب مین بے نظیر ہین کچہہ مفید نہوا لاچار شب کو مرگیا مجکو اس خبر سے بہت ملالت ہوئی میرا ارادہ یہہ تہا کہ بلاد اور قصبات روم کے مسخر کرکے ایلدرم بایزید کو بدستور بادشاہ اس ممالک کا کرکے از سرنو کو کبہ بادشاہی اور نقد اور جنس اور اور لوازم سلطنت کے واسطے جہانداری کے دیکر بقوت تمام اور نہایت آرایش سے رخصت کرونگا تا کہ اوسکو اور تمام سلاطین روی زمین کو معلوم ہو وے کہ سلطنت اور تاج بخشی یہہ ہو

تیمور سے

ہے بہر حال اس لحاظ سے کہ یہ راہ سب کو درپیش ہی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر صبر کیا جب تیمور آق شہر کے حدود میں آیا اثناء راہ میں دانہ خواجہ نے آکر امیرزادہ محمد سلطان کے شدت بیماری کی خبر سنائی کہ مولانا فضل اللہ طبیب نے امیرزادہ کو مسہل دیا تھا مفید نہوا اور بخار اخلاط فاسد کے دماغ کی طرف چڑھ کر مرگی تک آئے پہنچا اور حال بہت ابتر ہے تیمور کو اس حال سے زیادہ تر وحشت اور اضطراب ہوا اور دانہ خواجہ کو پھر جلد روانہ کیا کہ تو جا جلد خبر کر کہ کیا بہتر ہے اور میں آق شہر میں پہنچا

ذکر سلطنت ولایت روم کی تفویض کرنا موسی چلپی پسر ایلدرم بایزید کو

موسے چلپی پسر ایلدرم بایزید وغیرہ پس ماندگان قیصر کو معذرت اور تفقدات کر کے سبکو خلعتیں دیں اور ایک خلعت خاص طلائی اور کلاہ زر اور کمر زرین شمشیر اور ترکش بند بار مرصع اور سو گھوڑے موسی چلپی کو دیکر مملکت اوسکے باپ کی اوسکو عنایت کی اور فرمان سند التمغا کا دیکر اوسکو رخصت کیا اور نعش ایلدرم بایزید کی جو آق شہر میں شیخ محمود حیران کی مزار میں امانت سپرد کر رکھی تھی بطور پسندیدہ موافق شوکت سلاطین کے برسا میں بھیجکر جہاں مقابر بلند بنائی تھیں مدفون کرائی اور موسے کو مملکت روم کی سلطنت پر روانہ کر کے امیرزادہ محمد سلطان کی طرف سے بیتاب ہوا اور پھر کو آق شہر میں چھوڑ کر جلد سے روانہ ہوا رستہ میں ترکان ورعت کے جنکی سردار خضر بیگ اور ابراہیم تھے نافرمان ہو کر کوہستان میں مستحکم ہوئے تھے بہ حال لشکر میں نے سپاہ کو اودہر روانہ کیا اونہوں نے جاتی ہی پہاڑ گھیر کر تیر و شمشیر سے اونکو قتل کیا اور کچھ اونمیں سے غاروں میں گھس کر سلامت بچگئی اور

۸۱۴ سو اہل و عیال اپنے لشکر مین بلا لیا اور امرا نے شہر اور قلعہ نسبین مین سے تمام مال اسباب جو سالہا سال مین جمع ہوا تہا حضور مین حاضر کیا مینے وہ سب سپاہ کو تقسیم کر دیا

ذکر بیماری امیرزادہ محمد سلطان کی خبر آنیکا

اسعرصہ مین بیٹا مبشر بہادر کا امیرزادہ کے لشکر سے یہہ خبر لایا کہ امیرزادہ بہت بیمار ہے یہہ سنکر مجکو قلق ہوا اور فلک آباد سے بلق باق شہر کو متوجہ ہوا رستہ مین اتفاقا گذر امیرزادہ شاہرخ کے لشکر پر کو ہوا امیرزادے اور امیر سلیمانشاہ پیشکش لایق دیکر رسم بندگے کی بجالایا اور اثناء راہ مین امیر محمد قرامان مقام قونتہ سے جسکو مینے قیصر کے قید سے چہوڑ کر اوس کے مورو ثے ولایت پر حاکم کر دیا تہا خراج اور پیشکش اور بہت تحفے لیکر حاضر ہوا اور مین کوچ بکوچ آق شہر کو چلا جاتا تہا

ذکر ایلدرم بایزید کی وفات کا

جمعرات کے دن چودہوین شعبان ۸۰۵ اٹہہ سو پانچ کو آق شہر سے یہہ خبر آئے کہ مرض ضیق النفس اور خناق ایلدرم بایزید کا روز بروز زیادہ ہوا اور اطباء حاذق مولانا عزالدین مسعود شیرازی اور مولانا جلال الدین عرب کا علاج باوجودیکہ طب مین بے نظیر ہین کچہہ مفید نہوا لاچار شب کو مرگیا مجکو اس خبر سے بہت ملالت ہوئیے میرا ارادہ یہہ تہا کہ بلاد اور قصبات روم کے مسخر کرکے ایلدرم بایزید کو بدستور بادشاہ اس ممالک کا کرکے از سرنو نسوکہ بادشاہے اور نقد اور جنس اور راد رلوازم سلطنت کے واسطے جہاں سنہار کے دیکر بقوت تام اور بنہایت آرایش سے رخصت کرونگا تاکہ اوسکو اور تمام سلاطین روی زمین کو معلوم ہو وے کہ سلطنت اور تاج بخشی یہہ ہو

پتھر سی

بنایا ہے اور وہانکے باغ میوہ دار اور عمارات عالے اور وہانکی لوگ حفاظت کیلئے ۸۱۴۳
اپنا مال اسباب اوس جزیرہ مین رکھتی ہین اور جب کوئی حادثہ پیش آوے تو اوس قلعہ
مین متحصن ہو جاتی ہین اب اوس قلعہ اور پانی کی بہ وسعت جو چار طرف محیط ہے مخالفت
کرتے ہین مین نے یہہ حال سنکر اوس کی تسخیر کا ارادہ کیا اور سپہ کو آتش شہر کے رستہ
سی روانہ کیے اور ایلدرم بایزید قیصر روم کو جو تاثیر آب وہوا سی بیمار تہا ہمرہ نہ لا
کیا اور اپنی خاص حاذق طبیب اوس کی ساتہہ کر کی واسطے معالجہ کے تاکید کر دے
اور مین الغ برلق سے فلک آباد کو روانہ ہوا رستہ مین ایک مقام کر کے منگل کے دن
ساتوین ماہ رجب ۸۰۵ کو شہر فلک آباد مین داخل ہوا اگلے دن مین نے امیرزادہ شاہرخ
امیرزادہ ابابکر امیرزادہ سکندر امیرزادہ سلطان حسین امیر شیخ نور الدین امیر
شاہ ملک علی سلطان تواچی وغیرہ امراء لشکر کو امر کیا کہ جا کر شہر فلک آباد کو
تسخیر کرین اونہون نے پہاڑ کیطرف جا کر جنگ سلطانیہ کی اور حملہ کر کے اوسی دن
شہر مین داخل ہو کر اکثر مخالفونکو قتل اور اسباب شہر کا غنیمت کیا اور اکثر شہر
والے کشتیون پر کو قلعہ مین چلے گئے بعد تسخیر شہر کی کشتی نکلے کر سپاہ و تسبین تک جانے
مین نے حوالے شہر سے جتنی گائی بکری گدہے اور لاغر گہوڑے ہاتہہ آئی ذبح کر کے
اونکے چرم سے مشکین بنوائین ایسا کہ جسمین بیس آدمی بیٹھ سکین پہر مشکین تیار کر کے
سے ہوا بہونک کر سپاہ قلعہ کیطرف روانہ ہوئی اور مین کنارہ پر کہڑا دیکہتا
تہا کہ سپاہ نے تمام دریا کا احاطہ کر لیا تہا اور قلعہ کا چار طرف سے محاصرہ
کیا و تسبین والے یہہ حال دیکہتے سے دل باختہ ہوئے شیخ بابا ولی انکا سردار اپنا
سلامتی ملازمت مین تصور کر کے لاچار قلعہ سے نکل کر امیرزادونکی شفاعت
سے حضور مین آیا جب وہ آیا تو مین نے اوس کے جان بخشی کے اور اوسکو

رف انکوریہ کو روانہ کیا تاکہ اوس اطراف کو تاراج کرکے قیصریہ مین ہمسے آملے
میرزاده تو اپنے لشکر کا منتظر تنغور یبغ مین متوقف ہوا اور مین سلطان حصار
مین آباد ہان یہہ معروض ہوا کہ چپاغان کے لوگ یہانکے کوہستان مین آکر بغاوت
کرتے ہین مین نے اوسہیدم اون پر فوج روانہ کیے اونہون نے جاکر سب کو قتل کیا او
اسیے منزل مین یعقوب چلبے کو جسکے اجداد سے اول مین کوتاہیہ اور تنغور یبغ اور قرا شہر
اور اوسے کی حکومت متعلق تہے اور قیصر نے اوسی چہین لیے تہے اور جب مین ملکت
شام کے تسخیر مین مصروف ہوا تو یعقوب چلبے نے آکر ملازمت کے اب مین نے پہر اوسکو
اوسکے باپ کے جگہ حاکم کردیا پہر یہان کے بندوبست سے فارغ ہوکر انغ برلق مین
جاکر لشکرگاہ کیا امیرزادہ شاہرخ نے اپنی مقام سے آکر ملازمت کے اور اوسہیدن
مین نے امرا اور سپاہ کو واسطے تسخیر قلعہ انغ برلق کے متوجہ کیا تمام امرا اور
سپاہ نے متفق ہوکر پہلی حملہ مین قلعہ کو فتح کیا اور تقدیر سے ایک تیر جلال الاسلام
کے سینہ مین لگا کہ وہ مرگیا

ذکر قلعہ فلک آباد اور قلعہ لشین اور گلستان کی تسخیر کا

اسمنزل مین یہان کے لوگون نے عرض کیا کہ یہانسے دو منزل ولایت حمید مین ایک
جہیل ہے طول مین بیس فرسنگ اور عرض چار پانی نہایت شیرین اور خوشگوار کیونکہ کئی دریا
اور نہرین اوسمین داخل ہوکر ایک جگہ کو خارج ہوئیے ہین اور اوس کے کنارہ
پر ایک شہر ہے اکثری نام بعضے اوسکو فلک آباد بہی کہتے ہین اور اوس کی گرد
حصار بنایا ہے تین طرف اوس دریا ہے اور ایکطرف پہاڑ سے متصل ہے
اور اوس جہیل مین مقابل شہر کے دو وسیع جزیرہ مین ایک کو گلستان کہ
مین اور دوسرے کو لشین اور لشین جزیرہ فراخ ہے اوسمین قلعہ نہایت

ہمورے

شکستکے حال اور تعدد سے کفار ازمیر کے عرض کیے مین نے واسطے تقویت دین اسلام ۱۱
کیے اونکے حال پر رحم کہا کر جتنا اسباب جنگ درکار تہا اور زر نقد اور اذوقہ
اونکو عنایت کیا اور تاکید کر دیے کہ اگر وہ بیدین قلعہ ازمیر کا پہر تعمیر کرین تو اونکو
ہرگز تعمیر نکرنے دینا پہر مین فارغ ہو کر ازمیر سے اپنی مقام کو مراجعت کیے اور
وہانسے کوچ کر کے صحرای ایازلق مین مقام کیا اسمنزل مین امیر سلیمانشاہ جسکو
انکوریہ مین واسطے تاخت تبریز اور آق شہر اور قرا حصار کے ہمراہ امیرزادہ
سلطان حسین کے بہیجا تہا اسواق کے رستہ سے جریدہ قرا انعاج مین جہان
امیرزادہ شاہرخ مقیم تہا آکر حضور مین حاضر ہوا مین نے اوسیے جگہ سے اوسکو
رخصت کر دیا تاکہ امیرزادہ سلطان حسین کے پاس جاکر اوس نواح کی
خبرداری رکہی اور اسمنزل مین لسیہ فرنگ جزیرہ ساقز کے حاکم نے جسکے ولایت
سے سعقلگے تمام عالم مین جاتے ہے ایلچی بہیجکر اطاعت ظاہر کیے اور پیشکش اور
تحفے بہیجی اور عرض کیا کہ مین اوسنے جاکر ہون مجہپر جسقدر جزیہ مقرر ہووی ہر سال
بسال خزانہ مین داخل کرتا رہونگا جب ایلچی نے معرفت امراء کے پیغام اپنی
والی کا ادا کیا مین نے اوسپر جزیہ مقرر کرکے ایلچی کو خلعت دیکر رخصت کر دیا
اور امیرزادہ اسکندر کو واسطے تاخت اہل روم کے تعین کیا اور علی سلطان
تواجی کو اوس کی ہمراہ کر دیا اونہون نے روم کو تاراج کر کے غنائم گلہ ریوڑ
اموال پیدا کیے چند روز وہان مقام کر کے وہانکے قصبات سی خراج لیکر حضور
مین آگئے اور مین ایازلق کے منزل سے کوچ تنغوزلیغ مین نازل ہوا امیرزادہ
محمد سلطان مقام منغیسے سپاہ سی الہ شہر کی رستہ سی بہیر کو پیچھے چہوڑ کر ہمراہ
چند امراء کے حضور مین حاضر ہوا مین نے امیرزادہ محمد سلطان کو دست راست

ن بخشیے فرماکر ممالک روم کے اوسکو عنایت ہوئیے یہہ خبرین سنکر مجکو بے امید
ہوئے ہے اب مین ٹیکا بندگیے کا امنی کرجان پر باندہ کر منتظر حکم کا ہون کہ جو تے
ین حکم ہووی وہ عمل کرون جب حقیقت ام سلیمان چلبے کے اخلاص مندی کیے
روض اوپر اوسکی نامہ اور پیغام سیے براستی معلوم ہوئیں شیخ رمضان کو خلعت
یا اور مراحم بادشاہانہ قیصر کے حق مین ظاہر کرکے خلعت زر دوز اور کلاہ مرصع
اور اسپ خاصہ زرین زین واسطے ام سلیمان چلبے کی ہمراہ اوسکے ایلچی کی روانہ
کیا اور ممالک اسریقہ اور اوس نواحے کی معہ توابع و لواحق اوسکو جاگیر بخشی
اوسیے وقت عیسے چلبی ایلدرم بایزید کے دوسرے بیٹے کے عرضی ایلچی کے ہاتہہ آئی
صرف شکستگی حال مندرج تہا کہ مین امیر کا ادنے چاکر ہون جو حکم ہووے اوسکے
مطابق عمل کرون مین نے فرمان نوازش امود عیسے کے نام لکہہ کر ایلچی کو خلعت
دیکر رخصت کیا

ذکر قلعہ توجہ کے تسخیر کا

اوسیوقت معروض ہوا کہ یہان سے ایک منزل ایک قلعہ ہے توجہ نام نہایت
مستحکم دریا کی کنارہ پر قوم فرنگ اوسمین رہتے ہین مین نے اوسیدن امیر
زادہ محمد سلطان کو ہمراہ فوج کے واسطے تسخیر اوس قلعہ کے تعین کیا جب امیر
زادہ تا وہ توجہ پر پہنچا تو اہل قلعہ قلعہ ازمیر کے تسخیر سنکر اندیشناک تہے لاچار
مطیع ہوکر پیشکش دیا اور جزیہ قبول کیا کہ سال بسال جزیہ متقرری خزانہ
عامرہ مین پہنچے رہنگی اور امیرزادہ محمد سلطان نے واسطے تحصیل خراج مقرری
سیے محصل وہان تعین کرکے حسب الامر منیبے سپاہ کو جہان مقیم تہا روانہ
اوسیوقت مسلمان ان دونو قلعہ ازمیر کے آکر مین لوبسما ہوئی اور

ہمچو بیرے

اکثر فرنگی دیوار تلے دب مرے اور غازی شمشیر و سپر لیکر قلعہ مین داخل ہو بیٹھے اور ۹۵
اوس فتح کو عید قربان تصور کر کے تمام کفار کو مانند گوسفند کے ذبح کیا اور رشتہ کہنہ
کے حیات کا آب شمشیر سے فنا ہوا اور بعضے کفار تلوار سے خوف کہا کر دریا مین ڈوب گئے
اور بعضون نے پیر کر ہزار مشقت کشتے بچالی اور نیم جان نکل گئے جب کہ تائید الہی سے
یہہ فتح عظیم میسر آئے اور تمام اسباب قلعہ کا غنیمت ہوا مین نے تمام عمارت قلعہ
کے جو سنگ اور گچ سے تہے دریا مین گروا دے ایسا کہ قلعہ اور عمارت کا کچہہ نشان
نا نوس اس قلعہ کے سردار نے جابجا سے کومک منگائی تہے اب کئی بڑی کشتیان دو
دو تین تین بادبانونکی فوج سے بہری ہوئے واسطے امداد قلعہ ازمیر کے آئین اور
مقابلہ اوس موضع قلعہ کے لنگر کیا جب قلعہ کو نہ پایا تو اوس جگہ کو نہ پہچانا حیران ہوئے
اوسوقت مین نے فرنگیو نکے سر جو قلعہ مین مارے گئی تہے کٹوائے اور رعد انداز توپ
سے وہ سر کشتیون کیطرف پہینکوائے کئی سر کشتیون مین جا پڑے کشتی والی اہل قلعہ کے
اپنے انکہون دیکہہ کر لاچار ہٹ گئے اور اہل اوس دیار کے خصوصا ایلدرم بایزید
یہہ حال دیکہہ کر کہ چودہ ۱۴ روز مین قلعہ ازمیر کا جسکے تسخیر چودہ برس مین بہی منصور
نہین تہے مسخر کیا نہایت متعجب ہوا اور میرے صاحبقرانے کا اقرار کیا کہ اسکو
بیشک تائید الہی ہے

ذکر ام سلیمان چلبی پسر قیصر کے ایلچیون کی آنیکا دوسری مرتبہ

... عرصہ مین شیخ رمضان نامے ایلچی ام سلیمان چلبی پسر ایلدرم بایزید کا جو پہلی
... مین حاضر ہوا تہا آیا اور عرضے اور پیغام پیش کیا مضمون یہہ تہا کہ عنایت اور
... مراحم بادشاہانہ کہ آئین جہاندار سے ہے میری باپ قیصر کے حق مین مبذول ہوا ہے

۸۰۹ سپہو دنے نقب اور برپا کرنے منجنیق وغیرہ کے کوشش کیے اور تیر اور سنگ اور قارورہ
کے طرفین سے جنگ شروع ہوئیے تین نے آپ سوار ہوکر قلعہ کو چار طرف سے بغور
دیکھا معلوم ہوا کہ جب چار طرف سے محاصرہ نہو ویگا تسخیر ممکن نہین من نے فوراً
امیر شاہ ملک کو بلاکر تمام کاریگر کہاتے لوہار وغیرہ اور اکثر بہادر آزمودہ کار
اوس کے ہمراہ کیے کہ تین طرف دریا مین تین پایہ بلند لکڑے کی پانی کے اندر سے
قلعہ کے نزدیک برابر برابر کہڑے کرکے اوس کے اوپر تختہ ڈالکر مورچال اور
آمدرفت کے جگہ درست کرواوے اور تختی قلعہ کیطرف کہڑے کرکے پناہ کی جگہ
بنا دو امیر شاہ ملک نے کم مدت مین وہ سب درست کیا چنانچہ سپاہ بفراغت
اوسپر کو جہاد مین مشغول ہوئیے اور مخالف کے کشتیو نکا رستہ جو اذوقہ وغیرہ
اسباب جنگ کے امداد کرتے تہے بند ہو گیا اسعرصہ مین امیرزادہ میرانشاہ
اور امیرزادہ ابابکر معہ امرا اور امیرزادہ محمد سلطان آتے ہے بلاتوقف قلعہ
پر جنگ مین مصروف ہوا اور قلعہ کو خوب محاصرہ کرکے شب و روز جنگ
کرتی تہے اور تیر اور پتہر اور قارورہ رال کے مارکر کفار کو پریشان کردیا
اور منجنیق کے پتہرون سے عمارت قلعہ کے چہن گئے فرنگیہا حسب مقدور
قلعہ کے محافظت مین سعے کرتے تہے اور محاصرہ کے دنونمین برف باران
نے ذرا مہلت نہ دیے اور مین باوجود اس برف باران کے سب دردہ
سئی کیئے بار سب جگہ جاکر سپاہ کے حال سی مطلع ہوکر واسطے انجام نقب کے
اہتمام کرتا تہا یہانتک کہ محاصرہ سے چودہوین دن معروض ہوا کہ نقب
دیوار تک لگاکر برج خالے کرکے لکڑے کی سہارے کردئی ہین من
نی سپاہ کو مطلع کرکے نقب مین آگ دلوا دیے دیوارین یکبار گی گر پڑین

امرا لشکر کے تعین کیا کہ قلعہ ازمیر کیطرف جاکر پہلے وہانکے لوگونکو یہہ پیغام دو ۸۰
کہ اگر از روی سعادتمندی کے کفر کو ترک کرکے دین اسلام قبول کرلیتے ہو تو تمکو
امن ہے اور نوازش شاہے سے سربلند ہوگے اور اگر جزیہ قبول کرکے یہہ عہد
کریں کہ پہر مسلمانونکو ایذا نہیں دینگے اور گرد ولایت اسلام کے نہیں جاوینگے
تو بہی امن دو اور اگر وہ دونوں شق نمانیں تو اوسیدن قلعہ کا محاصرہ کرکے
حقیقت عرض کرنا جب امیرزادہ اور امراو نے قلعہ ازمیر کے پاس جاکر پیغام
دیا چونکہ سعادتمندیے سے وہ لوگ عاری تہے وہ دونوں شقین جسے نجات ہوتی تہی
نمانے اور قلعہ مستحکم کرکے آذوقہ اور اسباب جنگ جمع کرنے لگے اور رانوس
نامے قلعہ کے سردار نے ممالک فرنگستان کے اطراف کو جیسے رطل غلطہ سماسو
دیرین جنجل بردینہ دیلے سعدی ک امرو زانیہ دوکلو اور سوای اسکے تمام بلاد
فرنگ کو نامہ لکہہ قاصدون کے ہاتہہ خشکی اور تری کے رستہ روانہ کیے اور
اوس مملکت کے سردارونکو معہ اسباب جنگ کے طلب کیا اور امیرزادہ
پیر محمد اور امیر شیخ نورالدین نے اس حال کی عرضی لکہی جبکہ وہ عرضی سریر
ہمایون غیرت آئین میں پہنچی فورًا فرمان لکہہ کر امراو کو کہ جابجا مقیم تہے طلب کیا
باوجودیکہ ہوا بہت سرد اور برف باران سے فرصت نہیں تہی لیکن واسطے
سعادت جہاد کے بہیر کو شہر ... کے دامن کوہ میں چہوڑکر قلعہ ازمیر کیطرف
متوجہ ہوکر منگل کے دن چہٹی تاریخ جمادی الاول سنہ ۸۰۵ آٹہہ سو پانچ ہجری کی
قلعہ پر پہنچا اور آوازہ غازیونکے تکبیر اور تہلیل کا اور شور کوس و نفیر کا
اونکے دلونمیں مسکن ہوا اور امراو نے حسب الامر واسطے تسخیر قلعہ کے خشکی کیطرف
سے جنگ شروع کی اور واسطے ترکانے سلامت کوچہ اور تیار کرنے مورچال اور

ذکر قلعہ ازمیر کی تسخیر کا

اسیے منزل مین وہان کی اشرافون نے عرض کیا کہ اس حوالے مین دریا کی کنارہ پر ازمیر نام سے ایک قلعہ نہایت استوار پتھر کا ترشا ہوا گچ سے بنایا ہوا تین طرف خندق کے جگہ دریا شور ہے اور ایک طرف خندق نہایت عمیق پانے سی لبریز اوسمین قوم فرنگ اسباب قلعہ داری کا اور الات جنگ کے خوب تیار رکھتی ہین اور اوس قلعہ کو اپنا معبد اور جاے معظم جانتے ہین اور دور دور سیے وہان آکر خیرات کیا کرتے ہین اور اوس قلعہ سیے دو تیر وہ پر دوا اور قلعی پہاڑ پر واقع ہین اونکو بہی ازمیر کہتی ہین اور اونمین مسلمان رہتے ہین اور ہمیشہ درمیان کفار اور مسلمانون ان قلعونکے جنگ رہتی ہے اور کفار فرنگ والے قلعے کے تین طرف چونکہ دریا ہی اونکو اذوقہ وغیرہ اسباب جنگ جو درکار ہوتا وہ کشتیون پر کولے آتی ہین اور قلعہ مستحکم رہتا ہے چنانچہ آج تک کسے بادشاہ مسلمان کو تسخیر اس قلعہ کے میسر نہین ہوئے اور ان کفار نے اب تک کسیکو جزیہ نہین دیا اور مسلمانونکو ہمیشہ ایذا دیتے رہی ہین سلطان مراد ایلدرم بایزید کے باپ نے کئی مرتبہ بہ نیت غزا کے لشکر کشی کی لیکن فتح نہوئے اور ایلدرم بایزید نے بہی واسطے فتح اس قلعہ کے سات برس تک محاصرہ رکہا پر کچہہ فایدا نہوا اور جنگ کے وقت خون مسلمانونکا اوس سرزمین سیے بہہ کر دریا مین جا ملا مجکو قلعہ ازمیر کے کفار کا یہہ حال سنکر غیرت اسلامے آئیے اور یہہ نذر کی کہ جب تک اس قلعہ کو فتح کر کے ضرر ان کفار کا مسلمانون سیے دور نکرونگا اس ملک سیے نہین جاؤنگا اور اس جہاد کو اپنے ذمہ پر فرض تصور کر کے ابو سعید امیرزادہ پیر محمد ابن عمر شیخ اور امیر شیخ نور الدین کو ہمراہ اور

محمد اور اسفندیار پسران منشا رکے درگاہ میں حاضر ہوکر معرفت ارکان دولت کے ٨٠٥
لب بساط بوس ہوئے اور ایکہزار گھوڑے پیشکش کیے میں نے اونکو مراحم خسروی سے سربلند
کرکے اسفندیار کو اپنے خدمت میں رکھا اور امیر محمد نے واسطے وصول خراج مقبوضہ
کے محصل طلب کیے میں نے اوسکو کلاہ اور کمر زر دیکر رخصت کیا اور الیاس
قوچین اور فیروز شاہ اور سنکر وز شاہ شربت دار کو محصلی پر واسطے تحصیل
خراج کے اوس کے ہمراہ بھیجا اور میں نے کنارہ دریاے ارس سے کوچ کرکے
حوالے کنزل حصار میں آکر مقام کیا کئی دن وہاں مقام کرکے اعیان دولت
نے اہل کنزل حصار سے خراج تحصیل کیا اوس وقت معروض ہوا کہ اسی پہاڑ
میں جو حوالے حصار میں ہے اوباش جتاغان کے آگہسے ہیں اور لشکری جب
واسطے گھانس لکڑی کے اوس پہاڑ میں گئے تو انہوں نے کئی شخصوں کو قتل کیا
میں نے اوسیوقت لشکر کو حکم دیا کہ رات کو جاکر اوس پہاڑ کا محاصرہ کریں
اور صبحدم پہاڑ میں جاکر اونکو سزا دیویں بہادروں نے تمام رات محاصرہ کرکی
صبحدم اونمیں سے ایک بہی زندہ نچھوڑا اور اسیے منزل میں ملا عبد الجبار
خوارزمی کہ بیمار رہتا مرگیا پھر میں نے کنزل حصار سے کوچ کرکے شہر اباسلیق میں
مقام کیا وہاں کے آب وہوا اچھے تھے وہاں کئی مقام کئی اور ارکان دولت
نے اہل شہر سے خراج تحصیل کیا اور واسطے محافظت شہر کے داروغہ تعین
کرکے میں شہر بزہ کیطرف جو بڑا مشہور شہر روم کا ہے آیا وہانسے بہی خراج
تحصیل کیا اسیے منزل میں جو لوگ کہ ہمراہ امیر محمد پسر منشا کے واسطے تحصیل
خراج کے گئے تہے آگئے اور بیشمار مال اسباب نقد جنس گھوڑے اونٹ خچر اور
تحفے امیر محمد کے بہیجے ہوئے پیش نظر کیے

۸۰۴ کرکے جنگل مین ڈیرہ کیا چونکہ الیاس سو یا سیتے جتا خان کا لشکر بیشمار لئے ہوئی
اوس اطراف مین تہا امیرزادہ محمد سلطان نے چند اول ہر یک طرف تعین کرد
تاکہ ہر یک طرف سے ہوشیار رہین جب ایک پہر رات گذر گئی اور چند اولون نے
غفلت سے اطلاع دیرمین کے الیاس نے انبوہ لیکر اون پر شبخون مارا امیرزادہ
محمد سلطان ہمراہ امراء کے سوار ہوکر باہر لشکر سے کہڑا ہوا اور امیر جہانشاہ وغیرہ
امرا نے حسب الامر مخالف پر حملہ کرکے اکثر لوگونکو ہلاک کیا اور الیاس خوبا سے
بہاگ گیا صبح کو بہیر جو پیچھے تہے آگئے اور اسی مرغزار مین ڈیرہ کیا امیرزادہ
نے امیر جہانشاہ اور امیر سونجک بہادر کو مع فوج ولایت ہرغمہ کو روانہ کیا انہونے
ہرغمہ مین جاکر اوس نواحے کو تاراج کرکے غنیمت بیقیاس پیدا کیے اور امیرزادہ
خود ساحل بحر تک تاراج کرکے مغنیے سیاہ کو متوجہ ہوا مغنیے سیاہ ایک شہر ہے
نہایت خوش آب ہوا پہاڑ کے تلے مین بہت سی باغ و بستان میوہ دار ہر قسم
کا میوہ وہان میسر آتا ہے اوسنے جگہ ارادہ مقام کا کیا مین نے یہہ خبر سنکر امیرزادہ
شاہرخ کو حکم دیا کہ مع لشکر دشت جیب کو جاکر ولایت کرمیان ایلے مین مقام کرے
امیرزادہ شاہرخ نے نزدیک الغ برلیغ کے مقام کیا اور مین تشور لیغ سے سوار
ہوکر شہر مردغزنغ مین آیا وہ شہر نہایت پسندیدہ خوش آب وہوا تہا اوسکے
گرد نہرین جاری ہے اور باغ تر و تازہ میوہ دار بیل بوٹے سے پر عمارات نہایت
عالی وہانکے لوگون نے اطاعت سے استقبال کیا اور پیشکش دیئے مین نے
سب ادنی اور اعلی کو خوشدل کرکے خلعت دیئے اور خراج مقرر کرکے تحصیل
کیا چند روز کے بعد مردغزنغ سے کوچ کرکے دریائے ارش کو پل کے رستہ سے
... اش نے باندہا تہا عبور کرکے کنارہ پر مقام کیا اس منزل مین امیر

ہمیر رصیہ

زر دیکر رخصت کردیا اور سلطان محمود خان اور امرا جتنا تھا کر میں نے ہمراہ ۳

اور امرا اور فوج کے کر اودہ اور خواجہ کیطرف روانہ کیا تاخت کیا سمرقند

اب یہ خبر آئی کہ سلطان محمود خان تبدیل آب وہوا سے بیمار ہوگیا اس خبر

سے مجکو بہت رنج ہوا بے اختیار رو کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا کر

اسی عرصہ میں امیر شاہ ملک وغیرہ نے کاشغر اور آق تعداد سوتا ایسکہ تک

ساحل بحر سے تاراج کر کے غنیمت بیشمار ہمراہ لا کے اور ولایت ختا اور

ایک کو بہت غارت کر کے آئے اور شیخ علی سلطان اور شیخ حاجی عبد الله کی لڑائی

میں مردانگی سے مارے گئی جب میں تغو ر ليغ کے پاس آیا تو سعید خواجہ اور

شیخ علی بہادر کو ابنے بیٹے وزیر سلطان کی اطراف کے روانہ کیا تھا وہ

اوس اطراف کو تاراج کر کے تغو ر ليغ میں آلیا تھا وہاں کے آب وہوا سے اکثر

لشکریہ بیمار ہو گئے اور بعضے اسی مرض میں مر گئے تھے اور سعید خواجہ کو بھی

بیمار یہیں یہاں لائے میں نے اوس کے عیادت کو جا کر تسلی کے بعد چند روز

میں وہ اچھا ہو گیا اوس نواح میں ایک چشمہ تھا جو ہر وقت گرم جوش مارتا تھا

لوگ نادان اوسکو اپنے تمکر ہو گئے

ذکر مقام کرنیکا

اوس وقت موسم سرما آگیا میں نے ہر ایک امیر کے واسطے ایک ایک جگہ رہنا سب

مقرر کردیے تاکہ وہاں مقام کریں اور امیرزادہ محمد سلطان کو حکم فرمایا تھا

کہ اوس ولایت کے اطراف وجوانب کو تاراج کر کے شہر سنیسپاہ کو فتح

کرنا امیرزادہ مذکور امرا کے شہر اور بیابان کے کوچ کر کے فتح کیا

اور پھر کوہ خالیج میں چھوڑ کر شہر بالکی کیطرف چلا گیا اور اوسکو تاراج

 کریے اور اگر اسمین درنگ ہے تو یقین کریے کہ لشکر وہان آکر جو حال ایلدرم بایزید
کا کیا ہے وہی حال کریگا اور امیر سلیمان چلپی کو یہہ پیغام دیا تہا کہ یا تو خراج حضور مین
روانہ کریے یا آپ ملازمت کو آوے نہین تو فوج آتی ہے اب کہ مین تغور ربیع کو آیا
تہا تو جو قاصد استنبول کو گئے تہے وہ ناکور کے ایلچی ساتہہ لیکر بمعرفت امرا کے
زمین بوس ہوئے اور مضمون معروضات ناکور کا صرف اطاعت اور فرمانبرداری کے
اور قبول کرنا خراج کا تہا اور ہمراہ ایلچیونکے بیشمار پیشکش اور تحفہ نذر کئی مین نے
اوسپر جزیہ معین کر دیا اور ایلچیون نے ناچار جزیہ قبول کر کے عہد پیمان مستحکم
کر لیا مین نے انکو اسی منزل سے خلعت اور گہوڑے دیکر رخصت کر دیا پہر وہان
سے سوار ہوکر موضع بلق مین آیا اس منزل مین وہ قاصد جو امیر سلیمان چلپی کی پاس
گئی تہے آئے اوسنی شیخ رمضان کو جو عمدہ امیر قیصر کا عہدہ قضا اور وزارت
پر تہا ایلچی کر کے قاصدون کے ساتہہ بہیجا تہا اوسنے بمعرفت امراء کے ملاقات
کے مقصود اوسکے رسالت کا یہہ تہا کہ چونکہ امیر نے میرے باپ کے حق مین عفو
فرمایا ہے اور وہ اپنے جان و مال سے مامون ہوکر دربار مین حاضر ہوا ہے یہ
حال موجب میرے امیدواری کا ہوا ہے اب مین ادنی غلام امیر کا ہون
جسوقت اور جس جگہ ارشاد ہوویے سر کے بل حاضر ہون اور پیشکش لائق شکار کے
جانور اور نادر گہوڑے اور اور تحفے ایلچیون نے پیش کئے مین نے ایلچیکو
یہ جواب دیا کہ جو تقدیر مین تہا وہ ہوا اب صلاح اوسکی اسی مین ہے کہ
بلا دغدغہ حضور مین چلا آوے جو عنایات اوسکے باپ کے حق مین ہوئی ہین
اوس سے زیادہ اوسکے حق مین ہونگے اور ایسے بہرہ مند ہوکے کہ عالم
حیرت زدہ ہو جاوے اور شیخ رمضان کو خلعت و تحفہ اور کمر اور کلاہ

شہزادیوں کو خلعت اور انعام حضور مجلس کے خواص و عوام کو عطا ہوا آخر روز
ایلدرم بایزید اپنے مکان کو رخصت ہوا اور اگلے دن میں سے وہاں بیٹھ تقریر اپنی کی
طرف کوچ کیا اور اثنائے راہ میں مولانا بدرالدین اپنے شیخ شمس الدین محمد
جزری کو برسم رسالت والی مصر کی پاس بھیجا اس پیغام سے کہ تیمور نے تسلط پایا
ممالکت روم پر تھوڑے سے مدت میں توفیق الٰہی سے ہمارے تصرف میں آئی اور
ایلدرم بایزید معہ دونوں فرزند کے گرفتار ہوا اب تک قید ہے اور خطبہ اور سکہ میرے
نام کا جاری ہوا اب یہ ارادہ ہے کہ مصر اور شام میں بھی خطبہ اور سکہ میرے نام کا رواج پاوے اور اتنا کہ
قیدی بعزت حضور میں روانہ کرو اور اگر ان احکام سے مخالفت ہوتا ہے تو یقین اعتبار کرو
کہ ممالکت روم سے مراجعت کر کے لشکر مصر اور شام کی طرف متوجہ ہوگا یہہ جملے کہا تھا
تھا جواب دیکھو گے اور کئے قصد سے لکھوا کر دو اسلئے دو لشکروں اور عمل کو آئے
کے بیرست قاصدوں کے مولانا بدرالدین کے ساتھ بھیجے جب مولانا بدرالدین
جمعہ کے دن پانچویں تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ آٹھ سو پانچ ہجری کی کہ سال چھپن تھا
جلو سے اور اوس وقت دان پیرے عمر کا تھا مصر کو فرخ سیر کے پاس روانہ ہوا میں
نے مولانا عمر کو اونکے ساتھ کیا تاکہ شہر عدالیہ تک جا کر مولانا بدرالدین کو کشتی
میں روانہ کرے تاکہ اسکندریہ میں جا اتریں اور آپ حضور میں چلا آوے
اسی صمہ میں وہ قاصد جنکو میں نے کوتاہیہ سے قسطنطنیہ کو جسکو استنبول کہتی ہیں
ناکور فرنگی وہاں کے والی کے پاس بھیجا تھا اور دوسرا قاصد امیر سلیمان چلپی پسر
قیصر کے پاس جنہے بھاگ کر حصار اسر لقہ میں جسکو اوسکے باپ نے استنبول
کے مقابلہ میں بنایا تھا جا کر اوس حصار کا نام کزل حصار رکھا تھا بھیجے تھے
ناکور کو یہہ پیغام دیا تھا کہ جزیہ اور خراج سال بسال بلا توقف خزانہ میں بھیجا

۸۰ تیار کرائے اور امرا اور امیرزادوں کو اور سادات اور مشایخ اور علما اور شعرا
کو اوس مجلس میں بلایا اور گانے بجانے والے بھی حاضر کئے بعد ترتیب مجلس کے مین نے
تخت سلطنت پر جلوس کیا اور ایلدرم بایزید کو اوس مجلس مین بلاکر یہ ارادہ کیا
کہ پہلے آب شمشیر کے جور وزخم جنگ کے اوسکے جگر پہ ہے مہربانی کے شربت سے شیرین کردون
یعنے تمام ممالک روم کے جو ہمارے تصرف مین آئے ہیں اوسکو عنایت کرکے سلطنت
روم کے پھر اوسکو مفوض کردون پہر مین اوسکو دیکھتے ہی استقبال کرکے تبلگیر ہوا
اور انواع تلطف سے اوسکا مزاج پوچھکر مسند پر بٹھا لیا اور نہایت شگفتگی سے
اوس کے طبعیت کے کدورت دور کردے پہر مین نے ایلدرم بایزید سے کہا کہ غرض
اصلی سلطنت سے نیکنامی اور اشاعت احسان کا ہے اور جمع کرنا مال اور
خزاین دنیوی اور کثرت فوج کے مقصود نہین اور اب کہ تمام ممالک روم توفیقات
الہی سے میرے تصرف مین آئی ہے اور تو میری قید مین گرفتار ہوا دل خوش رکھہ
کہ مین نے تیری جان بخشی کرکے قید سے خلاص کیا اور تمام ممالک روم تجکو بخشکر سلطنت
دیا بیکے بدستور سابق تجکو عنایت کے قیصر مراتبہ الطاف دیکھہ کر اطاعت اور
فروتنی بجالایا اور دعا اور ثنا کرکے کہنے لگا کہ مین نے جیسے مردی اور ہمت اور
سخاوت تیری سنی تہے الحمد الله کہ اپنی انکھون دیکھی کہ جنگ رزم مین وہ،
۴ اور بزم مین یہہ کہ تو نے شجاعت زبان تیغ سے مملکت لے اور تیغ زبان سے
ملک اور جان بخشدیے اور بعد اس گفت وشنود کے تکلیفات اور معجونات
مباح اور حلویات اور شیرہ شربت اور میوے خشک اور تر موجود ہوئے
اور مطربون نے گانا بجانا شروع کیا وہ مجلس تہے کہ آسمان نے باوجود ہزارون
انکھون کے ایسا جشن نہین دیکہا تہا اور دسترخوان سے لشکریون اور

۷۹۹ھ امیر محمد قرابانی کو جو بارہ برس سے قیصر کے قید میں تھا اور قیصر اوس کے ملک پر
تغلبا متصرف ہو گیا تھا بروسا سے حضور میں لایا اوسنے ملازمت کر کے اپنا شکستہ
حال بیان کیا مجکو اوسپر رحم آیا کیونکہ وہ بارہ برس قید میں رہا اور اپنے ملک
سے پریشان ہوا تھا اوسکو خوش کر کے خلعت خاص اور کلاہ اور کمر زر عطا
کیا اور ولایت قرامان اور قونیہ اور آق سرای اور لارندہ اور علائیہ اور الغا
سمیت مضافات امیر محمد قرابانی کو جاگیر میں عنایت کیا جب ایک مہینا مرغزار کوتاہیہ
میں عیش میں تمام ہو گیا وہاں سے میں نے سیغورلیغ کیطرف کوچ کیا رستہ میں امیرزادہ
محمد سلطان اور امیرزادہ ابابکر جو امیر شمس الدین پسر امیر عباس کو بروسا میں چھوڑ
کر ملازمت کو آتے تہے بساط بوس ہوئے اور امیر جہانگیر اور امیر سیونجک بہادر
نے کہ ہمراہ امیرزادوں کے تہے ملازمت حاصل کی اور امیرزادوں اور امرای نے
پیشکش نذر کیے اور اسعرصہ میں جماعت تیمور اور اوس کے بھائی مراد سے تقصیر
صادر ہوئے تہیں میں واسطے دفع فساد کی اونکو قتل کیا اور اونکے بیٹے بھائیوں کی
لئے جو بھائی ہوں سے حکم قتل کا دیا پھر اثنای راہ سے امیرزادہ محمد سلطان اور
امیرزادہ ابابکر اور امرای ہمراہی کو رخصت مراجعت کی دے تاکہ بروسا میں آکے
پھر ہیں چلے جائیں اور میں آپ کوتاہیہ سے جو رستہ میں تھا گذر کر ایک جائی سرسبز
میں جہاں چشمہ جاری تھے ڈیرہ کیا چونکہ وہ جگہ نہایت دلپسند تھی وہاں ایک
مقام بلند میں خیمہ اور خرگاہ برپا کر کر مجلس آراستہ کی

ذکر مجلس کا جو ساتھ ایلدرم بایزید کی منعقد ہوئے

جب خیمہ و خرگاہ اور فرش فروش آراستہ ہو گیا میں نے باورچیوں کو حکم
ہر جگہ کے خدمت میں حاضر تھے آش اور طعام اور حلویات اور شربت اور

۷۹/ موافق شریعت کے امیرزادہ ابابکر سے کردوا اور اسی منزل مین خبر امیرزادہ سلطان حسین
اور امیرزادہ اسکندر اور امیر سلیمانشاہ کے جنکو مین نے طرف دشت جت کی آق
شہر اور قراحصار کو بھیجا تھا یہہ خبر آئی کہ اونہون نے ایلغار کرکے پہلے تو اہل کنک ترکان
کو تاراج کیا اور وہان سے آگے جاکر آق شہر اور قراحصار کو مسخر کیا اور اوسکے
حفاظت کے ہر شہر مین داروغہ تعین کیا اور جرکس سوچے کو آق شہر مین داروغہ
کیا اور وہانکے تمام شہر اور قصبون سے خراج تحصیل کرکے نواحے اوس ملک
میگئے اور جھتر بلغ اور قوم جمشید کو تاراج کیا اور لشکریون کو اسپ اور گوسفند اتنی ہاتھ
آئے ہین جنکا شمار کہنا اور لکھنا دشوار ہے اور شہر تارہ اور آق سرا اور قونیہ بھی مسخر
کیا اور امیر سلیمانشاہ نے قونیہ مین توقف کرکے خراج ان شہرون سے تحصیل کیا اور
تمام مال اسباب زر نقد جواہر اجناس گلہ رمہ ضبط کرکے حضور مین روانہ کیا ہے
اور سید خواجہ پسر شیخ علی بہادر جنکو مین نے بطرف مملکت ایل اور ایدین کے بھیجا
تھا اوس ولایت کو تمام تاراج کرکے امیرزادون کے پاس چلا آیا یہہ خبرین فتح کے سنکر
مین نے اللہ تعالے کا شکر کیا اور اسی منزل کوتاہیہ مین شیخ نور الدین تمام مال
ذخیرہ خزانہ نقد جنس ایلدرم بایزید کا صامت اور ناطق خوب ضبط کرکے ملازمت
مین آیا اور قطار قطار اونٹ پیش کی اور زن و فرزند قیصر روم کی اور لونڈیان
گانے بجانے والی ساتھ لایا مین نے قیصر روم کے بیوی ہے ستنیہ نام ہے کہ جو لاس
فرنگی کی دختر ہے ہمراہ اور دختر و فرزند اور متعلق لونڈیون کے مرتا ایلدرم
بایزید کے پاس بھیجدیا اور ستنیہ کو جو کہ برس سی اوس کی گہرمین کافر تہے
مسلمان کرایا اور شیخ شمس الدین محمد جزری نے جنکو ہمراہ لایا تھا ہمسے ملاقات
کی چونکہ وہ شیخ بڑا عالم باعمل ہوتا ہے اوس کا بہت اعزاز اور رعایت کی اور

بھی اور امیرزادہ ابابکر نے ایک سنتار بدست آق سلطان کے حضور میں بھیجا ۱۰۹
تھا جب بہ ایلچی نزدیک آئے درمیان برسا اور کوتاہیہ کے جو میدان دو دن کی راہ سے
زیادہ نہیں لیکن چار کوس تک نہایت گنجان جنگل ہے جسمیں بار اور سواری کا گذر
دشوار ہو تو ہیچ سہتیا ... قوم چتا غان کے ہمارے لشکر کے خوف سے اوس جنگل
میں تھے ایلچی امیرزادہ کے بیخبر کہ کوئی یہاں ہی یا نہیں اوس بیشہ میں داخل ہوئے
ناگاہ مخالفوں نے ہر یک طرف سے اون پر تیرباران شروع کیا یہہ تہوڑے سی لوگ
حیران ہوئے اور حق اونکی طرف ہے کہ ایسی جای تنگ میں اونکو چار طرف سے
گھیرلیا تہا لیکن اونہوں نے تیر و کمان سے نہایت مردانگی کی خصوصاً محمد قریشی
سورہ اور ابراہیم احمد اور فخرالدین اور محمد قلندر اور خضر نے بہت جانفشانی
کی اور سب ایسے لڑے کہ رستم اور اسفندیار کو اونکے خدمتگاری کے لائق تھے آخر
چتاغیونکو ہزیمت دیکر سلامت نکل آئے اور چند آدمی زخمی چور ہوئے اور کوتاہیہ
میں آکر ملازمت پائی اور عرضیاں اور پیشکش امیرزادہ کے پیش کیئے اور دو
خبرین فتوحات کے سنائیں اور اسی منزل میں تفصیل ایلدرم بایزید کے خزانہ اور
اسباب کے جسکو امیر شیخ نورالدین نے برسا میں ضبط کیا تہا بدست شمس الدین الما
کی حضور میں آئے اور اسی جگہ یہہ خبر آئی کہ امیرزادہ محمد سلطان ولایت فحالچ
سے فتحیاب ہو کر برسا میں آگیا اور امیرزادہ ابابکر اونیک وغیرہ سے غنیمت بیشمار
لیکر امیرزادہ محمد سلطان کے خدمت میں حاضر ہوا اور امیر سونجک بہادر بھی ساحل
بحر سے سوغناتیم بہتیا ... کے اوس سے آملا اور سب نے متفق کو چ کر کے نیکے مشہور کہ
مرغزار میں کہ جہان چرائے جانوروں کے بہت تہے مقام کیا میں نے یہاں سے
محمد سلطان کو یہہ لکہا کہ نکاح دختر قیصر روم کا جو برسا میں اسیر ہوئی ہے

۹۷۔ یکے اور بعد تاراج اور اسیر کرنیکے عمارت شہر بر سایکے جو لکڑے کی رنگ روغن کی ہوئیے تھے پھونکدیے پھر امیر زادہ محمد سلطان بخاطر جمع ساحل دریا کیطرف روانہ ہوا اور امیر زادہ ابابکر کو دس ہزار سواروں سے دست راست کیطرف اونیک کو روانہ کیا اور اونیک روم کا بڑا شہر ہے اور آب ہوا وہان کی نہایت خوش اور قلعہ وہانکا پتھر کا تراشا ہوا نہایت استوار سامنی ایک دروازہ کے تالاب دو دن کے رستہ کا مدور اور پانی اوسکا خوب شیرین اور یہہ شہر نزدیک غار اسکندریہ گذار غلطہ اور استنبول کے ہے اور امیر سونجک بہادر کو سولشکر دست چپ کا بندہ اور دریا کنار کیطرف روانہ کیا اس فوج نے اوس نواحے کو دریا تک تاراج کرکے بہت غنیمت پیدا کیے اور امیر زادہ ابابکر نے اونیک کو غارت کرکے ساحل بحر تک تاخت کیے اور جسنے مقابلہ کیا اوسکو قتل کیا اور ام سلیمان چلبے بیٹا قیصر کا اوس سرزمین مین تہا اوسنے لشکر خاقان اور روم کا جمع کیا تہا لیکن ازبسکہ جنگ کلان کے دن صدمہ میرے بہادرونکا دیکھکر اب تک نہین بھولا تہا لاچار وہانسے بھاگ گیا زندگے غنیمت جانکر کشتی پر کو جزایر مین گیا پھر وہانسے اسرلقیہ کو چلا گیا اور اوس کے زن و فرزند اسیر ہوئیے اور شہر اونیک سے شہر نیکی تک تاخت کرکے تمام دشمنونکو پریشان کردیا امیر زادہ ابابکر نے خبر ان فتوحات کے امیر زادہ محمد سلطان کو لکھی اور امیر زادہ محمد سلطان نے خبر فتح اونیک کے اور مسخر ہونا اوس ملک کا ساحل بحر تک اور بھاگنا ام سلیمان چلبے کا اور اوس کے اہل حرم کا اسیر ہونا منزل مرغدار فحالے سے ہمراہ سو سواروں جرار کے حضور مین روانہ کے ایک ...ار او... ف سے امیر زادہ کے ہاتھہ آیا تہا وہ اور اور تحفے بہے اونہی کی ہاتھ

گھوڑے

۹۵ سوار سے کم نہین تہا اوس کی پاس گئے گہوڑے نکالے اور اونٹ اسباب کے لدی ہوئی
ہین اور امیرزادہ محمد سلطان کے یہہ خبر آئی کہ جب وہ تیس ہزار سوارون سی
برسا اور انگوریہ کیطرف چلا تو اس سرعت سے چلا گیا کہ تیس ہزار سوار جو تہین
سی اوس کی ساتھہ چار ہزار سوار رہگئے اور امیر سلیمان چلپی پسر قیصر کا جو میدان
جنگ سے بہاگ گیا تہا امیرزادہ محمد سلطان سے پہلے برسا مین جا پہنچا اور خزانہ
اور جواہر اپنے جتنی لے سکا لیکر اوسیدن نکل گیا اور بعضے وہانکی متمول
مع عیال و اطفال کچھہ کچھہ مال لیکر بعضے کوہستان کشیش مین جسکے دامن مین برسا
آباد ہے چلے گئی اور بعضی ساحل دریا کیطرف روانہ ہوئے اور افواج قاہرہ
نے جا کر اونکو تمام غارت کیا اور اونہین سے شیخ شمس الدین جزری کو معہ اور
رؤساء کے جیسے سید محمد بخاری اور مولانا شمس الدین فناری کے پکڑ کر برسا
مین شیخ نورالدین کے پاس لائے اور یہہ سے اور بعضی ایلدرم بایزید کے شہر مین کسیکے
گہر مین روپوش تہے اور ایک دختر سلطان احمد جلایر کے جسکو قیصر نے اپنے بیٹے
مصطفے سے منسوب کیا تہا اور اوس کی الحرم جتنے شہر برسا مین تہے تمام اسیر ہوئے
اور قرا یوسف جو برسا مین تہا جب مین قیصریہ مین آیا تو وہ برسا سے حلب کیطرف
بہاگ گیا جب تختگاہ روم کے امیرزادہ محمد سلطان نے مسخر کیے تو حکم کی موافق
شیخ نورالدین نے خزینہ اور مال اور نفایس اور متاع اور اجناس اور
ظروف طلائی اور نقرئی اور مرصع آلات اور زر جواہر کے ضبط کی اور
تمام اسباب اور کوکبہ بادشاہ قیصر کا تصرف مین آیا اور نقشے میری دیگر
کے خواجہ علی سیف الدین اور خواجہ نے اوس کے تفصیل اور محاسبہ مین
چار ماہ پانچ شنبہ کے مشغول ہو گئیا اور تمام متاع اوس شہر کے لشکر نے تاراج

۷۹۴ سیورسے حصار کے طرف روانہ ہوکر چھہ روز مین وہان پہنچا اور اوس قلعہ کو دیکھہ بھال کے وہان مقام کیا اور اس منزل سے امیرزادہ شاہرخ کو دس تمن لشکر کے دیگر کول حصار اور استانوس اور رکنز کے طرف واسطے تسخیر کے تعین کیا

ذکر حضرت صاحبقران کے آنیکا شہر کوتاہیہ مین اور ایک مہینے تک وہان عیش کرنیکا

اور مین سیورسے حصار سے تیسرے دن شہر کوتاہیہ مین آیا اوس کے گرد مرغزار اور جنگل خوش آب و ہوا اور باغ میوہ دار پھول پھلواری سے بہی سیر دیکھی وہ شہر بہت پسند آیا ایک مہینے تک وہان مقام کیا اور وہانکے لوگونکو امن دیکر اون سے خراج لیا بقیاس مال تیمور تاس حاکم کوتاہیہ کا جمع کیا ہوا ہاتھہ لگا اور اس منزل سے سلطان محمود خان اور امیر شاہ ملک اور عبدالکریم پسر حاجی سیف الدین کو اور امراء لشکر سے عبدل خواجہ اور برادر شیخ علی سیلاے اور شیخ حاجی سلدز وغیرہ امراء کو ہمراہ فوج کے کرادہ اور خوجہ ایلی اور منتشا پر تعین کیا اور جب میرے امراء اور لشکر تمام مملکت روم کو کنار دریاے مغرب تک مسخر کرچکے اور قیصر روم مع فرزندان اور امراء بزرگ کے مقید تہا مین نے خدا کا بہت شکر کیا اور اوس سرزمین مین ہر روز جشن کرتا رہا اور امراء تمام جمع ہوکر عیش کرتے تہے اور مین اہل مجلس کو انعام بقیاس زر جواہر خلعت کلاہ کمر زرین مرصع شمشیر سپر ترکش مرصع سامان طلائی دیتا تہا اور جو زر نقد تیمور تاش کا ہاتھہ آیا تہا وہ سب درگاہ مین منگا کر لشکر پر تقسیم کردیا اوسوقت اطراف سے اچھی خبرین امراء کے جو ممالک روم مین واسطے تاخت کے گئے تہے آئین کہ ہر ایک فوج نے ہر ایک ولایت مین سے اتنے غنیمت پیدا کیے ہے کہ جسکے پاس گہوڑا

بطور یہ سبھی کے
ایران خوزستان آذربائیجان عراق عرب عجم کرمان کیچ کران سیستان وغیرہ ۳۳ ممالک
مالک اور شہروں کو سرپرست جلد خوش اپنے قاصدوں کی روانہ تھی

ذکر افواج قاہرہ کی تعیناتی کا ممالک روم کے اطراف پر

اسی مجلس میں امیرزادہ محمد سلطان کو مقام برسا پر کہ پای تخت بادشاہان
روم کا تھا تعین کیا اور امیرزادہ ابابکر اور امیر جہانشاہ اور امیر سونجک
بہادر اور امیر شیخ نور الدین اور بعضے اور امرای تومانات کو اوس کی ہمراہ
کرکے حکم دیا کہ امیر شیخ نور الدین اموال اور خزاین اور دفاین اور اجناس
اور اسباب قیصر روم کا جو برسا میں ہے ضبط کرے اور امیرزادہ محمد سلطان
برسا کو مسخر کرے کنارہ دریای اسرقیہ تک جسکو غار اسکندریہ کہتی ہیں تاخت
کرے اور جیسی امیرزادہ سلطان حسین اور امیرزادہ اسکندر اور امیر سلیمانشاہ
اور رستم پسر امیر طغی بوغا اور سید خواجہ پسر شیخ علی بہادر اور پیر علی سلدوز وغیرہ
امرای لشکر کو قونیہ اور آق شہر اور قرا حصار اور علائیہ اور عدالیہ کے طرف جو
بڑے شہر روم کے ہیں واسطے غارت کے روانہ کیا اور اسیی مجلس میں امیرزادہ
خلیل سلطان کو معہ لشکر واسطے حفاظت سرحد ترکستان کے تعین کیا اور امیر
مبشر بہادر اور دولت تیمور تواجی کو اوسکے ہمراہ کر دیا تاکہ دار السلطنت
سمرقند کے رستہ سے جا دیں اور چونکہ ان دنوں یہہ خبر آئی ہے کہ امیر بوغا
حاکم ہرات کا مر گیا تھا میں نے مضراب کو اوس کے جگہ ہرات کی حکومت پر
سربلند کرکے امر کیا کہ امیرزادہ خلیل سلطان کی خدمت میں خراسان تک
جا کر ہرات میں توقف کرنا اور بعضی امرا کو ہر یک طرف روانہ کرکے انکو بہیجے

۷۹۲ بہمیدونتین نے ملا عبداللہ کیال وغیرہ سمجھونکو حکم دیا کہ قیصر روم کے پاس جایا کرین اور
حسین ملاس اور بایزید خیاسی کو واسطے محافظت ایلدرم بایزید کے تعینات کردیا
اور ہر کارہ کو واسطے تلاش فرزندان قیصر روم کے گئے تہے موسے کو ڈہونڈکر
لائیے مین نے اوسکو انعام دیکر اور خلعت خاص پہنا کر اوس کے باپ کی پاس بہیج
دیا اور طعام وشراب اور شرینے اور میوے واسطے قیصر کے ہر روز کے لئی موجود
کئی اور ملبوس خاص علیحدہ اوس کے واسطے بہیجا پہر اوس منزل سے کوچ کرکے
انکوریہ کے مرغزار مین ڈیرہ کیا یعقوب انکوریہ کے قلعہ دار نے گہرا کر قلعہ کو حوالہ
کیا مین نے یعقوب کو علے سلطان تواچے کی حوالہ کیا اور تمام اسباب قلعہ کا
سرکار مین ضبط کیا اور اہل انکوریہ کو کہ مطیع ہوئے تہے امن دیکر خراج اونسی
تحصیل کیا

ذکر مجلس کا کہ بعد فتح اور گرفتاری قیصر روم کے انکوریہ مین منعقد ہوئے

بعد فراغ تسخیر روم اور شکست لشکر روم اور گرفتاریے ایلدرم بایزید کے
انکوریہ کی منزل مین مجلس بادشاہانہ منعقد کرکے امراء کو بلایا اور شیرہ اور
شربت سے فارغ ہوکر ملا شمس الدین وغیرہ منشیون سے فتحنامے مشتمل حقایق
فتح اور فیروزی کے لکہوا کر ممالک محروسہ کو روانہ کیئے ایک فتحنامہ سلطا..
مین الجرم سرا کے پاس بہیجا اور ایک دارالسلطنت سمرقند کو امیرزادہ
عمر شیخ کے پاس اور ایک کابل اور زابل قندہار ہندوستان امیرزادہ
پیر محمد جہانگیر کے پاس اور ایک فارس کو امیرزادہ رستم کے پاس اور
اپنے ہے اور ممالک ترکستان کاشغر ختن بدخشان خراسان خوارزم

قول ۱۱۹

تیموری سے

ہیں تو نے دیکھا سو دیکھا اور اگر کاشکے تو محبت کے طور پر یہہ دو تین امر سہل قبول

کرتا تو میں بلحاظ اسکے جو تو سرفراز فرنگ پر کرتا ہے اپنی ممالک محروسہ کو چلا جاتا

ہوتا تو میں بلحاظ اسکے ... بہرحال اگر معاملہ یہہ تک

پر طور سے امداد لشکر اور مال سے حسب احتیاج عمل میں آتی اور اب کہ اللہ تعالی نے تجکو

ہوا تو خیال کرو کہ میرا اور میرے لشکر کا کیا حال ہوتا اور اب کہ اللہ تعالی نے تجکو

گرفتار کرا کے مجکو فتحیاب کیا ہے تو میں نے اسی شکرانہ میں تمہاری تقصیر معاف

کیا اور میری دل میں تمہاری طرف سے کچھہ بھی نہیں ہے جب ایلدرم بایزید نے میری

یہہ باتیں شفقت کی سنیں تو دل کا وہم کچھہ ... شکر کی خجالت سے معذرت خواہ

ہونے لگا کہ میں نے سر اسر برا کیا کہ تجہسے بادشاہ ذیشوکت کا کہا نہ مانا اور ...

نا اندیشی سے گذرا سو گذرا اب گنجایش بادشاہی سی کہ ہماری حال پر ہوتی ہے

اس پایا کہ میں اور میرے اولاد زندگی بہر مطیع رہیں یہہ میں نے اسکو دوبارہ

کہا کہ خاطر جمع رکہہ کہ میں نے تجکو اور تمہارے لوگوں کو امن دیا اور تجکو تیری سلطنت

سے اوارہ نہیں کرونگا یہہ میں نے خلعت خاص منگا کر اسکو پہنا دیا جب قیصر

روم کا وہم جاتا رہا تب اوسنے میرے بہی دعا اور ثنا کرکے یہہ التماس کیا کہ موسی

اور عیسی اور مصطفی میرے بیٹے اسی لڑائی میں شریک تھے میرے طبیعت اونکی

طرف نہایت متعلق ہے امید کہ امرا اون کو اگر وہ زندہ یا کہیں گرفتار ہوں تو

میرے پاس بلوا دیں امیر سے نہایت عنایت ہوگی میں نے ترت ہرکارہ

واسطے تلاش فرزندان قیصر روم کے روانہ کیے اور اثنا اس گفتگو میں

نے ایلدرم بایزید سے یہہ کہا کہ میرے پاس ایک منجم ہے اوسنے یہی حکم بیان کیا

تہا اور چونکہ میں نے ایلدرم بایزید کے واسطے مکان علیحدہ خیمہ اور خرگاہ تیار

کرا رکہا تہا اوسنے اپنی مکان کو رخصت ہوتے ہوئے کہا کہ منجم کو میرے پاس

۰ ۵۱۵ کرنا اور اس تعاقب مین بے روپے بہت قتل ہوئیے اور بہت پیاسی مرگئے اسلئے کہ ہوا نہایت گرم اور جس جگہ رومیونکا لشکر تہا وہان پانی کمیاب تہا بہرحال جب یہہ فتح عظیم جمعہ کے دن انیسوین ماہ ذالحجہ ۸۰۳ اٹہہ سو چار ہجری مین مجکو حاصل ہوئی مین نے اوس لشتہ پر جہان ایلدرم بایزید کہڑا تہا گہوڑے سے اوتر کر سجدہ شکر کا ادا کیا اور تمام سردارون نے جمع ہوکر اس فتح کے مبارک کی دی مین نے سبکو سینہ سے لگاکر آفرین کے پہر میدان جنگ سے مکان کو متوجہ ہوکر خوش و خورم بارگاہ مین داخل ہوا اور تمام امرا و تمارین سے کہول کر اپنے اپنے جگہ قایم ہوئیے اور جن نے جس جس کے مردانگی دیکہی تہے وہ مذکور کرکے اونکو خوش کیا عشا کے وقت خبر آئیے کہ جو امرا واسطے تعاقب ایلدرم بایزید کے گئے تہے اونہون سے سلطان محمود خان ایلدرم بایزید کو گرفتار کرکے لاتا ہی مین نے دوبارہ سجدہ شکر کا کیا کیونکہ میرا دشمن تو میرے یہان گرفتار اور مین فتح مند ہوا اسوقت مین ایلدرم بایزید کو درگاہ مین لاتے مین نے اوس کے ہاتہ کہلوا دئیے اور امرا و نے باہر جا کر اوس سے ملاقات کے اور اعزاز و اکرام سی حضور مین لائیے جب روبرو آیا مین نے اوٹہہ کر بغلگیر ہوا اور ہاتہ پکڑ کر اوس کو مسند پر بٹہا لیا اور نہایت نرمی اور مدارات سے باتین کرنے لگا کہ اگرچہ تمام نیک و بد تقدیر الہی سی ہے لیکن اب جو تکو پیش آیا ہے یہہ آپکے اعمال کے سزا ہے کیونکہ تمنے اپنے جان اور مال کار سے بے فکر ہوکر پیغام اپنے حد سی زیادہ بہیجے اور ہم نے جو دوستی کی راہ سی واسطے رخصت فرزندان طہرتن اور حوالہ کرنے قلعہ کماخ اور قرا یوسف ترکمان کے تمسے التماس کیا تو تمنے اس امر سہل مین بہی استادگی کے اور جو اب معلوم ہے تمنے بہیجکر مجکو اس سمت پر متوجہ

تصمیم ہے کے
۴ ۱۷۹۹ء ہوئے کہ محاربہ رستم اور اسفندیار کا نظیر و تقریر
اور ایسی جنگ عظیم واقع ہوئے کہ اس نبرد کے سامنے لی اوقدر اور میدان
ور بیر و گنجہ و اور اثر اسباب کے اس نبرد کے امیرزادہ محمد سلطان کے فوج لی ہے
لہان اور لاش کی پشتے لگگئی اور امیرزادہ محمد سلطان کے فوج لیا
سے روسیونکو بہگایا اور فوج دست راست کو بہگاکر جس پشتہ پر مخالف تھے
رے ہوئے اسمیں ایلدرم بایزید امیرزادہ کے لشکر کا علم دیکھ کر انکے دفع کو
آئے ہے انکو بہگاکر اوس پشتہ پر کہڑا ہوا اور ہر اور ہراول ہمراہی فوج
متوجہ ہوا اور آتے ہے انکو بہگا کر اوس پشتہ پر دیکھ کر افواج پراگندہ
شکستہ اور منہدم دیکھ کر خوف کہایا اور ایلدرم بایزید کو پشتہ پر دیکھ کر
سے کچھ سوار پیادہ اوس کے پاس جمع ہوگئے تھے علم ایلدرم بایزید کا اوس
پشتہ پر دیکھ کر جانا کہ سپاہ پراگندہ جمع ہوتے ہے اور میں ہمراہ امیرزادہ شاہرخ
کے جو اوسوقت میرے پاس تہا ایلدرم بایزید کیطرف متوجہ ہوا اور میرا علم دیکھ
ہی امیرزادہ میرانشاہ ہمراہ امرای دست راست کی اور امیرزادہ سلطان حسین اور
امیر سلیمانشاہ دست چپ کیطرف سے میری ساتھ ہوئے اور تمام لشکر میرا جو
اوسوقت میدان جنگ میں پہیل رہا تہا اوس پشتہ کیطرف روانہ ہوا جانی ہی لشکر
ایلدرم بایزید کا گہیر لیا لشکر روم لاچار جنگ کرکے اپنے تئیں بچاتے تھے اور قیصر
روم بہر از وقت شام تک اوس پشتہ پر قایم رہا چونکہ اوسکے شامت آگئی تہی ایلدرم
بایزید نے شرم بہاگنے کے اختیار کرکے زندگی سے غنیمت جانکر اوس پشتہ سے اتر کی
سے بہاگا اور ایک طرف تہوڑے فوج دیکھ کر روانہ ہوا سپاہ نے اوسکو
بستہ دیگر دو طرف سے تیر مار کر بعضے ہلاک اور بعضے اسیر کیے چونکہ رات
ہوگئی تہی ایلدرم بایزید بہر از سخت نیم جان نکل گیا میں نے فوج اوس کی تعاقب
میں روانہ کرکے بہت تاکید کی کہ جبتک ایلدرم بایزید کو گرفتار نکرو مراجعت

 دست چپ کا ہمراہ سپاہ کے تلوار لیکر ایلدرم بایزید کے فوج دست راست پر حملہ کرکے مانند
شیر گرسنہ کے ریوڑ مین گہس گیا اور رومیونکو اتنا قتل کیا کہ وہان خون کا دریا بہہ
نکلا اوسوقت امیرزادہ محمد سلطان بہادر میرے ہراول نے اجازت حملہ کے مانگی مین نے
اوسکو حکم دیا کہ واسطے امداد فوج دست چپ امیرزادہ سلطان حسین کی جاوے امیرزادہ
۴ محمد سلطان حسب الامر قیصر کے فوج دست راست کیطرف جسکا سردار لیسر لاس فرنگی
تہا تلوار لیکر جنگ مین مشغول ہوا چونکہ لشکر فرنگیونکا بہت اور غالب تہا فریقین مین
نہایت کشش اور کوشش واقع ہوئے اور کئے مرتبہ دونونکے پانو اوٹہہ گئے آخر امیرزادہ
محمد سلطان اور سلطان حسین نے دشمنونکو مغلوب کیا اور پیادے روم کی اکثر گہوڑونکے
تلے آکر مر گئے اور رومی آمنی ہلاک ہوئے کہ تمام زمین سرخ ہو گئے اور لیسر لاس مع لشکر
فرنگ بہاگ گیا اسوقت مین امیرزادہ پیر محمد اور امیرزادہ اسکندر لیسران امیر
زادہ عمر شیخ اور امیر شاہملک نے ہمراہ امراء قول کے دشمنون پر حملہ کرکے اکثرونکو
قتل کیا اور امیر شیخ نور الدین اور امیر برندق نے بہی آگے بڑہکر پیادونکو مارنا شروع
کیا اور مین ایک بلند پشتہ پر کہڑا ہوا یہہ جنگ اور جدال دیکہتا تہا جب مین نے یہہ
۴ دیکہا کہ سپاہ روم کے تیر تلوار خنجر گرز نیزہ تبر کے صدمہ سے برہم ہو گئے فوراً تمام
امرا اور امیرزادونکو یہہ حکم دیا کہ سب متفق ہوکر ایکبارگے دشمن پر حملہ کرکے
غنیم کو اوٹہالین جب یہہ حکم اونکو پہنچا لشکر دست راست سے امیر عباس سلطان
سنجر پسر حاجی سیف الدین امیر طہرتن مبشر بہادر عمر پسر تابان بہادر شیر علے
نے اور فوج دست چپ سے امیرزادہ شاہرخ امیرزادہ خلیل سلطان امیر شاہ
رستم پسر طغے بوغا سونجک بہادر علے سلطان اور امراء قول نے متفق ہوکر
ایکبارگے ہتیار پکڑکر اپنے اپنے مقابل کے فوج پر حملہ کیا اور رومی بہی میدان

ہو رہے

امیر یونس یعقوب یوسف ایل چلبی لشکر سے برسر سلیمان داؤد باقیچہ باشیخ پسر الیاس کیونہ

امرا آزمودہ کار کے ہراول کیا اور پیادہ کیا

احمد سے پسر طاہر محمد سے متصل پاشاہی اس انداز سے میدان میں لایا اور

سمت بعض آگے فوج کی کھڑی کی جب وہ فوج کو اس انداز سے آگے کر کے کھڑا اتار دیا

میں یہ عنایت الٰہی سربلند کر کے سب اپنی فوج سے آگے تھا اور سعادت میں

یہاں تک کہ سپاہ دشمن کے نمودار ہو کر ایک بلندی سے سر چڑھ رہی تھی اور سجدہ میں

اپنی فوج سے جدا ہو کر ایک بلند پشتہ پر گھوڑے سے اتر کر دو رکعت پڑھی اور سجدہ

اللہ تعالیٰ سے نصرت مانگی پہلا اس کی عنایت پر اعتماد کر کے سوار ہوا اور سپاہ کو حکم

دیا کہ تکبیر پڑھ کر سب کو کہ طرفین سے بے تحاشہ دوڑے اور اس لشکر کے شور و غلغلہ سے

سے قیامت پیدا ہو گئے اور مسعود نے امرا اور امیر زادوں نے یہ کو سمجھا کہ آج مردانہ

کا دن ہے خوب مردی اور دلیری کرنی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ فیروزی سے عنایت کرے اور

ہر ایک قابل کی فوج میں نہایت جوش میں آویزش کر کے دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ غیب سے کیا ظاہر کرتا

اور اللہ تعالیٰ کے الطاف میں قوی دل رہنا چاہیے جب حکم سب نے سنا تو سب سے پہلے امیر

زادہ ابا بکر نے جو ہراول فوج دست راست کا تھا گھوڑا اٹھا کر تیر اور کمان لیکر غنیم کے

ہراول دست چپ پر جو سلیمان چلبی پسر کلان قیصر کا تھا حملہ کیا اور تیر مار کر صفیں درہم

صف بکا انہوں کے پراگندہ کر دیں اور امیر جہانشاہ اور قرا عثمان نے بھی اپنی سپاہ

لشکر دست راست کی طرف حملہ کر کے رومیوں کا لشکر دست چپ کا بالکل پریشان کر دیا

اور کر شیخ پسر رشید قیصر کا جو ہراول تھا اپنے فوج دست راست کو شکستہ اور پریشان

دیکھ کر معہ فوج اونکے کومک کو آیا اور جتنا اپنے مردانگی کا ادا کیا اور جو اوشی

جو ہوسکا سو کیا آخر جب اس نے بہادروں کا دیکھ کر اپنے میں اونکے مقابلہ کا نہ پایا لاچار

بھاگ کر معہ فوج میدان سے نکل گیا اور امیر زادہ سلطان حسین ہراول فوج

۱۱۸ ۷ بہادر عثمان تواچے اسکندر شیخ شاہ شاہان سیستانے شیرا ول بادشاہ توران
اور بعضی اور امرا مقرر کیئے اور ہراول قول کا امیرزادہ محمد سلطان معہ اوس
کے فوج کے ٹہرایا اور امیرزادون مین سے امیرزادہ پیر محمد عمر شیخ اور امیرزادہ
اسکندر اوسکا بہائے اور امراء مین سے امیر شمس الدین پسر امیر عباس امیر شاہ
ملک الیاس خواجہ پسر شیخ علے بہادر امان بہادر اور امراء تومانات کے
امیرزادہ محمد سلطان کے ساتہہ کر دیئے اور چالیس قشون مسلح مکمل جدا تیار رکہی
تاکہ وقت لڑائی کی کسی طرف اگر حاجت ہو وے بہیجدون اور ہاتہی عنیمت بند کیے
سامنی فوج کے کہڑی کیئے اور رعدانداز اور کمان دارا ور قدرانداز ہاتہیون
پر سوار کیئے اسطور مین نے ترتیب فوج کی کے اور ایلدرم بایزید بہے اپنی لشکر
بے پایان ترتیب مین جو اپنے تمام ممالک محروسہ جتاعان افرنج سی جمع کیا تہا
مشغول ہوا اور ہریک فوج کو اوس کے موقع پر کہڑا کیا اور فوج دست
راست اور دست چپ اور قول کو آراستہ کرکے ہراول دست راست کا
سردار پسر لاس افرنج برادر زن اوس کو مقرر کیا اور بیس ہزار سوار اوس
کے ساتہہ کئی اور یہہ بیس ہزار سوار حسب دستور سرتاپا آہن پوش تہے چنانچہ
سوائے انکہون کے کوئی جگہ ظاہر نہین تہے اور بند جبہ کے پشت پا پر جمع کرکے
قفل لگا دیا تہا ایسا کہ جب تک قفل نکہلے او نکے بدن سی ہتیار جدا نہین ہوتا
تہا اور ہراول افواج دست چپ کا اپنے بڑے بیٹے سلیمان چلبے کو مع سرداران
روم کے مقرر کیا اور آپ قول مین قایم ہوا اور تینون بیٹون عیسے اور موسے
اور مصطفے کو مع افواج اپنے پس پشت قایم کیا اور محمد حسینے اپنے پسر رشید
کو جو بہادر اور کشتی گیر مشہور تہا تال فوج ما شاہین خلیل مراد پاشا سرو

تیموریہ

فوج دست راست کا امیرزادہ ابابکر اور امیر جہانشاہ اور قرا عثمان ترکمان اور ۵۸۵

توکل بہادر اور پیر علی سلدوز کو مقرر کیا اور افواج دست چپ کا سردار امیر

زادہ شاہرخ اور امیرزادہ خلیل سلطان کو کیا اور امیر سلیمانشاہ اور امیر یادگار

برلاس اور امیر رستم پسر امیر طغی بوغا اور سونجک بہادر اور دولت تیمور کو ان

کے ساتھہ کیا اور امیرزادہ سلطان حسین اور امیر خلیل اور علی سلطان اور موسے

طوے بوغا اور پسر کو اونکا پیشوا مقرر کیا اور قول میں اپنے ساتھہ بہت امراء

کلان لیے چنانچہ قول سے دست راست کو امیر شاہ ملک تیمور اور علاء امیرزادہ احمد

عمر شیخ شمسی ار سرائی بہادر جلال باورچی تاشتوق امیر یوسف مغول حاجی بابا تیمور

اسکندر پسر ہندو بوغا خواجہ علی پسر خواجہ یوسف یزدی دولت تیمور حسن پسر

برات خواجہ محمد توچین سرای خواجہ اور پیر بہادر قورچی شمس الدین قرا احمد برلاس

تواچی ارغون ملک میر محمد بہاؤ الدین بیگ ولی ایلچکدہ چقماق دولت خواجہ پسر آ

بوغا عبد الله صوفی خلیل محمد تواچی امیر تیمور شیخ محمد قرامان سنجر حسین حسن عمر بیگ

پسر سنکر ورچی بعد باے جہانشاہ یزدی توچین احمد سے نجیب شیر محمود بہلول امیر

زیرک پسر امیر چاکو برلاس اور بعض امراے ہزارجات اور صدجات کے تھے

اور قول سے دست چپ کیطرف جلال الاسلام توکل پسر قرا علی بہادر محمود شاہ

وسیلہ سونجک چانی بیگ یادگار تشکری برس خواجہ محمد خلیل برادر دولت تیمور

تواچی شیخ حسین بیرک ایلچی ملک بہادر پاینده برادر الشیر بخشی لقمان تواچی

سلطان برلاس عبد اللہ عبد الکریم پسران حاجی سیف الدین علاد الدین قطب الدین

پسر سلیم جنید پسران بہادر جہان ملک پسر ملکت تغلق توچین عمر محمد سنکیم

شیخ ارسلان کشک چاے لے یوسف برلاس علی پسر ... خواجہ پسر

۴۸۴ پانی کو پس پشت کرلیا اور گرد لشکر کے خندق تیار کرائے اور چوب تختہ کے آڑ بنائے
اور دامن کوہ مین چشمہ پانی کا سر راہ غنیم کے تھا اور سوائے اوس کی پانی
کمیاب تھا اوسکو مین نے پتھر پٹے سے بند کرا دیا اور رات کے وقت سب کو تاکید
کے کہ ہوشیار رہین اور آگ نہ روشن کرین اور شب کو جاگتے رہین جب آدھی رات
ہوئے سپاہ تمام آرام سے سو رہے پر مجکو نیند نہین آتے تھے مین نے اوسوقت اٹھہ
کر وضو کرکے سجدہ مین نہایت تضرع اور عجز سے مناجات کے کہ یا الہے آج
تک مجھسے جو کار عظیم یا فتح ہوئے ہی وہ سب تیرے عنایت سے ہوئے ہین مین صرف
وجود معطل ہون اگر تیرے عنایت میرے دستگیرے نکرے تو مجھہ ضعیف سے کیا
ہوسکتا ہے امیدوار ہون کہ جیسی آج تک اپنی عنایت میرے حال پر رکہے ہے
آئندہ کو ایسی ہے تیرا فضل میرے حال پر رہی اب مین دشمن پر یاوری طلب
کرتا ہون دشمن تو اپنے حشم اور خدم کے بہروسہ مغرور ہے صبح تک مین دعا اور
زارے مین مشغول رہا پہر صبح کے نماز جماعت سے ادا کرکے نقارہ جنگ کا بجا یا
اور امراؤ کو حکم دیا کہ مسلح ہوکر واسطے جنگ کے خندق سے باہر آوین اور مین
عنایت الہے پر تکیہ کرکے روانہ ہوا

ذکر فوج کے ترتیب کا

اور ترتیب افواج کے شروع کے سردار فوج دست راست کا امیرزادہ
میرانشاہ کو مقرر کیا اور امیر شیخ نورالدین اور امیر سرندق اور امیر علے
قوچین اور امیر مبشر اور امیر طہرتن اور حاجے عبداللہ پسر امیر عباس
اور سلطان سنجر پسر حاجے سیف الدین اور عمر پسر تابان بہادر اور شیخ زین الدین حاکم ہرات
کا اور امراء تومانات کے امیرزادہ میرانشاہ کے ہمراہ کر دیئے اور ہشیوا

جنگ شروع ہوگئے باوجودیکہ وہ ہزار تھے اور ہم ساٹھ تو بھی مردانگی سے لڑتی ہوئی ۱۴۳
چلے آتے تھے یہاں تک کہ افواج امیرزادہ سلطان حسین کی مدد نہ اونہوں نے دیکھی لڑنا
موقوف کردیئے بے حیلی گئی میں نے انکو آفرین کیے اور امیرزادہ سلطان حسین
آگیا اور امرا اور پیادہ جو آگے گئی ہوئی تھے یہہ خبر لائے کہ ہمنے ہر ایک جگہ میں
کوچے تیار کردئیے ہیں اور امرا انگوریہ تک تاراج کرکے غنیمت بیشمار لائے ہیں یہہ
تین منزلیں کرکے انگوریہ میں آیا قیصر نے پہلی ہی اپنی امرا میں سے یعقوب کو مدد آیا
قلعہ دار ہے کی انگوریہ میں بھیجا تھا وہ قلعہ انگوریہ میں کہ نہایت استوار تھا اور
خندق پانی سے لبریز پردے تیار اسباب جنگ موجود اسکے وضع جنگ پر مستعد تھا
اگلے دن میں نے سوار ہوکر قلعہ کو دیکھا اور سپاہ کو حکم دیا کہ اسکا محاصرہ کرو
بہادروں نے ہر ایک طرف سے ہجوم کرکے جنگ شروع کیے اور پہلے ہی دن نقب
لگا کر پانی خندق کا نکال دیا اور چند بہادروں نے جیسے مقصود بہادر اور تیوکل
اور سنجر اور شہسوار بہادر اور سرا بہادر اور شیر علی جو کہ پانی کے ارد گرد سے
پانی اونکے پینے کا بھی روک لیا اور اہل حصار تنگ ہوگئے قریب تھا کہ قلعہ فتح
ہوجاوے اسی عرصہ میں قراول یہہ خبر لائے کہ قیصر لشکر موروملخ سے زیادہ لیکر
انگوریہ سے چار کوس کے فاصلہ پر آگیا ہے میں نے حکم دیا کہ تسخیر قلعہ سے موقوف
کرکے مورچ سے چلے آو اور کچھہ لوگ قلعہ کا محاصرہ کر رکھیں

ذکر تزوک جنگ کا ایلدرم بایزید کی ساتھہ اور
حضرت صاحبقران کی مظفر ہونیکا اور
قیصر کے گرفتار ہونیکا

میں نے خود ہمراہ فوج کے کوچ کرکے آدھہ کوس کے فاصلہ پر آگیا تھا

۷۸ شاہملک نے آکر حقیقت بیان کی اوسوقت مین نے بزم مشورہ کے مرتب کرکے تمام امرا
کو بلاکر بطور مشورہ کے اون سے کہا کہ قیصر اسطرف آتا ہے اور میری خیال مین دو باتین
مین تمہاری نزدیک جو مناسب ہووہ کیجاوے ایک یہہ کہ واسطے آسایش گھوڑونکے اور
اسپہی جگہ توقف کرون یہانتک قیصر آجاوے پہر آراستگی سے جنگ کرین اور دیکھین
کہ اللہ تعالے کسکو دیتا ہے اور دوسرے یہہ کہ یہانسے کوچ کرکے اوس کی ولایت
مین جاکر ہر ایک طرف کو فوج بہیجکر تاراج کرین اسمین لشکر کو آذوقہ ہاتہہ آویگا اور
بایزید غنیم ہمارے پیچہے پیچہے پہریگا اور چونکہ اکثر لشکر مخالف کا پیادہ ہے تمام برہم ہوجاویگا
بعد اسکے ہر ایک کچہہ کچہہ کہنے لگا آخر پچہلی صلاح مقرر ہوئی اور اوس منزل سے روانہ
ہوا اور امیرزادہ سلطان حسین کو دس ہزار سواروں سے پیچہے چہوڑا کہ اگر لشکر
مخالف کا نمودار ہووے تو ہمکو خبر کرے امیر برندق اور ستبیے اور کئی امرا
تشونات کے انکوریہ کے اطراف پر تعین کیے کہ آگے جاوین اگر مخالف اوسطرف
کو آوین تو جلد ہمکو خبر کرین اور لشکر مین جتنے پیادہ تہے امیر برندق کے ساتہہ کر دیے
۶ اور عبدالرحمن پیادونکے سردار کو حکم دیا کہ انکوریہ تک دو منزل مین پانی جہان
ملتا ہو اوسکو کہدواوے ایسا کہ پانی تمام لشکر کو کفایت کرے بعد روانگی امرا
اور پیادونکے مین بہی اونکے عقب پر متوجہ ہوا اسعرصہ مین الیاس خواجہ
وغیرہ ساٹہہ سوار کہ واسطے کمین کے گئی تہے آئی عرض کیا کہ ہم نے شب
جاکر کمین کیا صبح کو مخالف لشکر سے باہر آکر مقابل ہوگئے بعد قتل اور کوشش کے
اونمین سے دو آدمی ہماری ہاتہہ آگئے ہم اونکو پکڑتے تہے چونکہ اونمین سے
ایک زخمی تہا اوسکا تو سر کاٹ کر حضور مین روانہ کیا اور ناگاہ یلدرم
بایزید کے بیٹے سے جو ہزار سوار لیے ہوئے کمین مین تہا مقابل ہوگئی اور

تیمور سے

بھاگ کر غار دونا میں گھس گئے تھے اونکو نقب لگا کر گرفتار کیا اور سپاہ امیر جہانگیر ۱۸۱ ھ

کہ جان کے بیچ میں تمام گھوڑا کر واسطے خراسان کے جمع کیا تھا اس ... اور ...

اور امیر شیخ نورالدین کو ہمراہ سپاہ کے واسطے قراولی کے آگے روانہ کیا اور خود بھی

پیچھے کوچ کر کے سپہ سالار کو ... سپاہ ... اور ... آگے ...

اور انکو ... طرف متوجہ ہوا تین منزل تک کنارہ ... اور ... کے ...

چوتھے منزل ... میں ہوئے اسی منزل میں قراولی ... خبر ... کہ سپاہ ... ہم

کے نظر آئے ... حکم دیا کہ سپاہ ... اور آئندہ ... لشکر

کے ... کو ... کیا کہ ... وقت ... امیر شاہ ملک کو ... جو

لب ... کو ... روانہ کیا ... دستگیر ... آیا

تھا ... نے ... لشکر ... اور ... کے ...

واسطے قراولی کی اور ... امیر شاہ ملک نے ... جنگ ... کی ...

مخالف ہلاک ہوئے ... خبر ... لشکر

سے ... لشکر کی ... اور ... کو ...

اپنی ... کو ... کے اور خود ... طرف متوجہ ہوا اور ... حال ...

شاہ ملک نے حضور میں ... شاہ ملک کے عرضی سے حال جنگ اور ...

... معلوم ہوا میں نے ... الیاس خواجہ اور سید خواجہ پسران شیخ

بہادر اور ... تیمور اور ... بہادر اور ... کے بھائی اور ... خواجہ

اور امیر حسین ... اور سلطان ملک پسر ... قرا بہادر ... اور ...

کے جو سب ساتھ ... واسطے ... کے روانہ کیا کہ جب ... پہنچے زندہ آدمی

مخالف کا ... دستگیر ... آنا ... روانہ ... کے امیر

۸۰ ے مجکو بلحاظ اسلام کے خرابے تیرے مملکت کے گران آتے ہے اگر تو دو بیٹے کی راہ سی قرا یوسف
اور فرزندون طہرتن کو میرے پاس بہیجدیوے اور کسی ایک اپنے بیٹی کو میری پاس روانہ
کریے تاکہ مین اوس کے حق مین اپنے فرزندون سے زیادہ تر تربیت کردن اور وہ
ہماری شفقت اپنے باپ سی زیادہ دیکھے تو مین ادہر سے مراجعت کرکے ممالک محروسہ
کو چلا جاتا ہون اور تیرے جان مال اور تمام مسلمان لشکر کے آسیب سے محفوظ رہین بعد
روانگی ایلچیو کے کسی ملازم نے جو اوس اطراف سے واقف تہا عرض کیا کہ اسی
نواح مین ایک قلعہ ہے ہاروک نام قوم چتا یغہ اس قلعہ مین مستحکم بیٹھے ہین اور استواری
قلعہ اور کثرت جمعیت اور آلات جنگ کے بہروسہ مخالفت کرتے ہین مین نے فوراً امیر
شیخ نورالدین اور امیر برندق کو مع فوج واسطے تسخیر قلعہ ہاروک کے تعین کیا امرا
نی جاتے ہی اطراف سی محاصرہ کرکے تدبیر قلعہ گیری کی اور سلامت کوچہ خندق
پر لیجا کر نقب کو آگ دیے کئی جگہ سے برج اور دیوار گر پڑے بہادر فوج کے
تکبیر پڑہکر قلعہ مین داخل ہوئے اور قتل اور غارت کرنا شروع کیا تمام اہل قلعہ
مقتول اور اسباب تمام تاراج ہوا امرا نے قلعہ کو ویران کردیا اوسوقت
مین نے سیواس کے رہنے والون سی مملکت روم کے رستے دریافت کیے عرض کیا کہ
توقات کا رستہ جو سب سے نزدیک ہی وہ نہایت تنگ ہی اور جنگل بہت اور پانی
نہین ملتا اور ایلدرم بایزید مع لشکر گران دریاے توقات پر موجود ہے اور
قرا اول بہیجا ہے یہہ خبر لاتی ہین نے ادہر سے پہر کر دست چپ کیطرف رستہ قیصریہ
کا اختیار کیا اور علے سلطان تواچی کو مع سپاہ آگی قیصریہ کو روانہ کیا تاکہ وہانکی لوگونکو گوشمال کری
الا انہوکہ اونکو صدمہ لشکر کا آوی اور سیواس سی چہہ دن مین قیصریہ مین پہنچا قیصریہ کی اشراف نکلکر استقبال
کو آئی اور اس سبب سے اپنے جان مال ناموس سے محفوظ رہے اور جو لوگ

تیموری

معہ تمام سپاہ خوش پوشاک اور ساز و سامان جنگ کا لیکر گھوڑون کو بگستوان اور
ساز پہنا کر نہایت آراستگی اور تجمل سے سیواس کے جنگل مین قایم ہوئے اور مین نے
بارگاہ مین آکر ایلچیونکو بلایا اور حکم دیا کہ امیرزادے اور امراء معہ فوج حسب ترتیب آ
نہایت آراستگی سے بارگاہ کے آگے کو نکلین وہ سب جب الامر مسلح معہ آلات جنگ کلاہ
زرین بر سر کمر زر اور شمشیر و خنجر مرصع ترکش سپر لئے ہوئے سامنے کو گذرنے لگے اور
سردار ہر یک فوج کا موافق رسم ترکون کے گھوڑے سے اتر کر آداب بجا لاتا تھا
اور گھوڑا نذر کر کے آفرین سنتا تھا امیرزادونکے افواج مین سے فوج امیرزادہ
محمد سلطان کے جو ملک توران سے تازہ آئے ہوئے تھے نہایت آراستگی سے گذری تھی
ایسے آراستہ فوج کسی نی نہ دیکھی ہو گی کیونکہ امیرزادہ محمد سلطان نے اپنی فوج
کو قشون قشون کر کے ہر یک قشون کے لیئے لباس ہتیار اور سامان
ایک ایک رنگ کا جیسے سبز یا سرخ یا زرد یا منقش مخصوص کر رکھا تھا اور تمام
جوان خوش اسپ اور قوی ہیکل اور ساز دار تھے جب یہہ فوج اس انداز سی
گذری اور امیرزادہ نے آداب بجا لا کر اسپ توپچاق مرصع زین نذر کیا مین نے
اوسکو عنایات سے خوشدل کیا اور باقی اور امراؤ نے اپنی اپنی فوج کمال
آراستگی سے گذارے اول روز سے عصر کے وقت تک لشکر آگے پیچھے بلا توقف
چلا جاتا تھا اور ایلچی ایلدرم بایزید کے کثرت فوج دیکھہ کر حیران ہوتے تھے پھر لشکر
کے عاضرے سے فارغ ہو کر مین نے یہہ حکم دیا کہ ایلچیونکو سوار کر کے فوج کے آخر صف
تک لیجاؤ انہونے یہہ کثرت اور آراستگی دیکھہ کر نہایت خوف کہایا پھر اوسیوقت
ایلچیونکو خلعت اور گھوڑا دیکر روانہ کیا اور دوبارہ اونکو تاکید کی کہ اپنی آقا سے
کہدینا کہ اب تک یہہ کچہہ نہین بگڑا از بسکہ تو کفار فرنگ سے جہاد کرتا رہتا ہے اسلیئے

۷۷ واسیطے ملاحظہ قلعہ کاج کے سوار ہوکر ایک دن مین وہان جاکر سب باہر بہتر سے ملاحظہ کیا
اور چونکہ ارزنجان سے نزدیک تہا حفاظت اوس قلعہ کے طہرتن کے لیے مقرر کیے اور جو
مخالف خوف کی مارے غارون مین چہپ گئے تہی مین نی امیر شیخ نورالدین اور سلطان علی
تواجی اور دولت تیمور تواجی کو تعین کیا تاکہ جاکر انکو ستاصل کرین جب یہہ فوج انسی
نزدیک ہوئیے تو انہوںنے آراستگے فوج کے دیکہہ کر لاچار اطاعت اختیار کی اور تحفہ اور
پیشکش دیکر جان بچالیے اور مین قلعہ کاج سے کوچ کرکے سیواس مین آیا اسی منزل مین بازگشت
خساے ایلچیکہ جسکو مین نے ہمراہ ایلچیونکے قیصر کے پاس بہیجا تہا آیا اور جواب ناصواب
ایلدرم بایزید کا لایا مین سمجہا کہ اب تقدیر الہی مملکت روم کے خرابی پر جاری ہوئی
ہے قیصر کے ایلچیونسی جو میرے پاس آئی تہے مین نی کہا کہ مین نے ہرچند یہہ چاہا کہ ممالک
روم میرے لشکر کی صدمہ سے سلامت بچے اور اسیلئے مصلحت کے راہ سی واسطی
بہیجنے قرایوسف اور حوالہ کرنے قلعہ کاج کے کہا تہا اور کوئی تکلیف مالایطاق
نہین دی تہے پر قیصر نے ایسی جواب جو طریق دوستے سی بعید ہے بہیجکر لازم کردیا
کہ مین اوسپر لشکرکشی کرکے نشہ غرور کا اوتاردون اور قلعہ کاج کا نوبت لی چکا
ہون اب انشاالله تعالے قرایوسف کو ہمراہ قیصر کے گرفتار کردونگا اور کئی جانور
شکاری اور گہوڑے جو میری واسیطے قیصر نے تحفہ بہیجے تہے وہ واپس کرکے ایلچیونکو
وقت رخصت کے تاکید کے کہ میرا یہہ پیغام قیصر سے کہدینا کہ اگر راستی مین قرایوسف
کو اپنے جان مال ملک ناموس کے فدا کرتی تو تم اور تمہارے مملکت سب سلامت
رہتے اب تمنے ایسا جواب اپنے حد سے بڑہتی بہیجا تو تیار ہیئے کے واسیطے جلد ہوشیار
رہنا مین بہی لشکر لیکر یہہ آیا اور اوس کے ایلچیونکو یہہ حکم کہ کل یہان ہماری لشکر
کی سیر کرکے پرسون چلے جانا پہر تمام امراء اور امیرزادون کو حکم دیا کہ وہ سب

تیموریہ

قلعہ کا محاصرہ کیا عرادہ اور منجنیق برپا کرنے اور نقب لگانے اور [illegible]

سلامت کوچہ بنانے شروع کیے ہر روز طرفین سے جنگ مردانہ ہوتے تھے اور محاصرہ

کو دس دن ہو گئے اس عرصہ میں سپاہ عمدہ کار ایک یہ ہوا کہ پانی اہل حصار کی قبضہ

میں سے لیلیا اور شب یازدہم کو امیرزادہ محمد سلطان نے سپاہ کو حکم دیا کہ جس

طور ممکن ہو اوس پہاڑ کے چوٹی پر جا کر جو قلعہ سے متصل ہے تیر اور سنگ سے اہل

حصار کو تنگ کرو سپاہ نے شباشب سیڑھیاں رسّے کی بنا کر اور پہاڑ میں میخ گاڑ کے

چڑھنا شروع کیا اوس ازبسکہ میں جان سے ہاتھ دھو کر بہ سامان اوپر پہنچے پہاڑ

تک کہ قلعہ والے خبردار ہو کر مدافعت کی واسطے تیر اور سنگ اور [illegible]

مارنے لگے اوس وقت چلیے شیر بہادر پسر بخت دولت بہادر کا اور کئی جوان اوپر ۲

رسی پر سے گر کر مر گئے اور جو لوگ اوپر جا پہنچے اونہو نے صبح دم جنگ شروع کیے

اور تیر پتھر مارنے لگے اور نیچے سے تمام سپاہ نے جنگ شروع کیے اور ہر یک طرف سے

پتھر منجنیق کے قلعہ میں مارنے شروع کیے اور امیرزادہ بذات خود قلعہ کے تسخیر میں

مصروف ہوئے اور کوس اور کورکہ بجا کر جنگ سلطانی شروع کیے امیرزادہ

ابابکر تمام سپاہ سے پہلے قلعہ تلے پہنچا اور اوس کے نوکر کمند لگا کر اوپر پہنچے اور علم

امیرزادہ کا اوپر کھڑا کر کے شروع کیے باقی سپاہ نے امیرزادہ کا علم اوپر دیکھ

کر ایکبار گئے اطراف سے ہجوم کیا اور ہر یک جس طور بنا اوپر چڑھ کر قلعہ میں داخل

ہوا اور قتل اور غارت شروع کیے ایسا قلعہ محکم جسکے تسخیر ایسا آسان [illegible] متصور

نہیں تھے وہ دس روز کے عرصہ میں ایک جنگ سلطانے سے مفتوح ہوا تمام قلعہ

والے قتل اور مال اسباب غارت ہوا امیرزادہ محمد سلطان نے یہ سب حال

لکھ کر سیار کیا فتح کے لکھنے میں نے عرضے پڑھکر اللہ تعالے کا شکر کیا اور

774 سعید و قاسم خلف امیرزادہ سلطان محمد کو سلطانیہ کو روانہ کیا اور عنایت الہی پر
تکیہ کرکے اونیک سے روم کو متوجہ ہوا اور سرزمین ارزروم مین جو کہ طہرتن سے
متعلق ہے جاکر ایک مرغزار مین ڈیرہ کیا اور اسمنزل سے مین نے امیرزادہ سلطان
حسین اور امیرزادہ خلیل سلطان وغیرہ امرا کو واسطے تاخت ولایت عراق
اور عرب کے تعین کیا تہا سووہ غنیمت بیشمار لیکر حاضر ہوئے اور اسی منزل مین
احوال کاج کا جو یہان سے نزدیک تہا دریافت کیا معروض ہوا کہ قلعہ کاج کا زمین
سنگلاخ پر واقع ہوا ہی اور نہایت بلند اور مستحکم اور گرد اوس کے خندق بہت
چوڑے اور اوس کی پاس ایک درہ ہے نہایت بلند اور پست اور مضبوط اتنک
اوس کی تسخیر کسی کی اندیشہ مین نہین گذرے اور پاس اوس قلعہ کے سرزمین خوش
آب و ہوا باغ سبز میوہ دار اور عجوبہ وہانکا یہہ ہے کہ ہرسال اول بہار مین م
تین روز تک متواتر جانور پرندہ چڑیا کے برابر کسی پرجہی ہوئی ہوا مین سی زمین پر
گرا کرتے مین وہانکے لوگ اونکو شکار کرکے کیمہنی کی خوراک جمع کرلیتی مین اونکو
پکڑ پکڑ پر اوکہا رکے نمک لگاکر بہون کر برتنون مین رکہہ چہوڑتے ہین اور بعد تین دن
کے پر جمی ہوجاتے مین پہر اونکا پکڑنا دشوار ہے جب یہہ حال قلعہ کاج کا معلوم
ہوا امیرزادہ محمد سلطان نی امنی لئی اجازت تسخیر اوس قلعہ کے چاہئی مین نی اوسکو
تعین کیا اور امرا و سپاہ ہمراہ کرکے اسباب قلعہ گیرے کا ہمراہ کردیا اور مین وہان
سی کوچ کرکے ارزنجان مین آیا اور یہان سے امیرزادہ ابابکر اور امیرزادہ
خلیل سلطان اور سلطان حسین اور امیرزادہ اسکندر اور امیر جہانشاہ
اور شیخ نورالدین اور امیر برندق کو مع افواج قاہرہ امیرزادہ محمد سلطان
کے کومک کو بہیجا قلعہ کاج کا ارزنجان سے سات کوس تہا فوراً وہان جاکر ہی

تیمور ہے

تو امن دیا اور بعض اونکے شرارت سے امرا لی بدرم کے پاس جاکر پہلے نامہ لکھا ہ ہ ہ
کہ جزیرہ اختیار کرو کیلئے جنگ کے معیت میں پڑے ہو جب اونکے پاس یہ نامہ پہنچا تو
وہ استحکام قلعہ اور اوسکے اسباب تامل میں مصروف اور راہ مسوات خیمہ
کر جنگ پر مستعد ہوئے امیر اونکی بھی تسخیر کے لیئے قلعہ کا محاصرہ کیا اور اہل قلعہ نے
جواب میں تیرانے شروع کر کے زمین قلعہ گیری کی اور محاصرہ کو چار دن ہو
اہل حصار نے [illegible] واسطے حفاظت قلعہ کے ہاتھ پاؤں مارے اور خوب لڑے آخر
توفیق الہی سے پانچویں دن قلعہ بدرم کا مفتوح ہوا اور اہل حصار تمام مقتول
اور اسیر اور اسباب سب تاراج ہوا اور امرا قلعہ گیر آکر حضور میں فتح
سے سربلند ہوئے اور ایلچی حاکم بدرم کا جو کوہستان میں سرگردان پھرتا تھا آل
اندیشی کر کے پیشکش درگاہ میں لایا میں نے اوسکو امن دیا اور روانہ کیے اونکے
کیطرف متوجہ ہوا افواج اونکے [illegible] جا کر ایلچی لکا جو روم کو گئے تھے بہت انتظار
کیا جب وعدہ سے دو مہینے زیادہ گزر گئے اور ایلچی نکلے کچھ خبر نہ آئی تو اختیار
میں نے امرا سے کہا کہ سلاطین کو اصالت اور آپکے نزدیک بہت ضرور ہے اور
کار پسندیدہ ہر ایک شخص سے خصوصاً سلاطین سے جو ہوتا ہے وہ اثر نجابت کا ہے
ہین ہرچند ایلدرم بایزید سے اخلاص برتتا ہوں اور اوس کے اسلام اور اہل روم
کے لحاظ سے یہہ چاہتا ہوں کہ کسی طور ضرر میرے لشکر سے اونکو نہ آدمی پر ایلدرم
بایزید اصالت سے عاری ہے اوس کے ترکان نے میرے ایلچیونکو رخصت مراجعت
کے نہ دی اور پرخاش کو تیار ہے اب مجھکو واسطے حفاظت ناموس سلطنت کی
ضرور ہے کہ اوسپر لشکرکشی کروں دیکھو کہ مرضی الہی کیا ہے اور طبیعت میں کیا
ظاہر ہوتا ہے اور عزم روم [illegible] کا مصمم کر لیتے تو ہاں [illegible] امیرزادہ

سہ ۷۷ کیا تہا اطراف البرز کوہ کو تاراج کر کے غنیمت بیشمار لایا اور تمام الحرم کو سلطانیہ
کے طرف روانہ کیا اور امیرزادہ الغ بیگ اور ابراہیم سلطان اور امیرزادہ پیر محمد
جہانگیر اور امیرزادہ انجل اور امیرزادہ بایسنغر اور امیرزادہ سیورغتمش وغیرہ
فرزندون کو ہمراہ الحرم کے کر کے ادینہ بہادر سپردار خجستہ بہادر اور قہلغی کو
ساتہہ کر دیا جب الحرم سلطانیہ کو چل دئیے مین بہی وہانسے کوچ کر کے حوالے مسکول
مین ڈیرہ کیا وہان جا کر یہہ سنا کہ قلعہ کماج کا جو قدیم سے ممالک محروسہ مین داخل
تہا اب چند روز سے قیصر کے لشکر نے اوسپر تصرف کیا ہے مین نے اس منزل سے ایلدرم
بایزید کو یہہ نامہ لکہا کہ مین اب روم کیطرف آتا ہون اور ہمنے یہہ اقرار کیا ہے زبانی
ایلچیونکے معلوم ہوا ہوگا کہ اگر تینون امرونمین سے کوئی ایک شق اختیار کرو تو ہمارے
تمہارے دوستے جاری رہینگے اور دوسرے یہہ کہ قلعہ کماج کا جو ہمارے ممالک
محروسہ مین سے ہے اب آپکے سپاہ کی تصرف مین ہو گیا ہے باعث دوستی کی یہہ ہے
کہ وہ قلعہ ہے ہماری ملازمونکے حوالہ کرو تاکہ دوستی ہماری تمہاری مستحکم رہے اور
اس محبت کے فیض سے تمہاری مملکت ہماری لشکر کے صدمہ سے بچے اور بفراغ
خاطر کفار کے جہاد مین مشغول رہو اور ہم بہی اعانت کرین — یہہ تمام مراتب
معرفت ایلچے سخندان کے ایلدرم بایزید کو کہلا بہیجے اوسوقت یہہ معروض کیا
نواح مین بربوم نام قلعہ ہے گرجستانے اوسمین مستحکم ہو کر جزیہ اور خراج نہین
دیتے اور طیغ اونکا سردار قلعوا اپنے سپاہ کو دیکر آپ کوہستان مین چلا گیا ہے
مین نے امیر شاہ ملک اور شیخ نورالدین اور موسے توسوغان اور سعادت
تیمور تاس اور تیمور ملک وغیرہ امراء کو واسطے تسخیر بربوم کے تعین کیا اور
اونسے یہہ کہدیا کہ پہلے اونکو نامہ لکہنا اگر وہ مطیع ہو کر جزیہ دینا اختیار کرین

تیمور سے

تو امن دینا اور نہیں تو اون کے شامت سے امرا نے برلوم کے پاس جاکر پہلے نام لکھا کہ
کہ خبر نہ اختیار کرو کیلئے جنگ کے مصیبت میں پڑتے ہو جب اونکے پاس یہہ نامہ پہنچا تو
وہ استحکام قلعہ اور امداد کے اسباب قلعہ داری میں مصروف اور براہ صواب خیر خط
کر جنگ پر مستعد ہوئے امراء نے بھی تسخیر کے لئے قلعہ کا محاصرہ کیا اور اطراف
جوانب سے لڑائی شروع کر کے تدبیر قلعہ گیری کی اور محاصرہ کو چار دن ہوگئے
اہل حصار نے بہہ واسطے حفاظت قلعہ کے اتھہ پانو پٹکے اور خوب لڑے آخر
توفیق الہی سے پانچویں دن قلعہ برلوم کا مفتوح ہوا اور اہل حصار تمام مقتول
اور اسیر اور اسباب سب تاراج ہوا اور امراء قلعہ گیر آکر حضور میں تحسین
سے سر بلند ہوئے اور طہرتن حاکم برلوم کا جو کوہستان میں سرگردان پھرتا تہا مال
ارزنجی کر کے پیشکش درگاہ میں لایا میں نے اوسکو امن دیا اور روانہ کیا اونکے
کیطرف متوجہ ہوا انواحے اونکے میں جاکر ایلچی لکہا جو روم کو گئے تھے بہت انتظار
کیا جب وعدہ سے دو مہینے زیادہ گزر گئے اور ایلچیوں کے کچھ خبر نہ آئی تو لانیار
میں میں نے امراء سے کہا کہ سلاطین کو اصالت اور پاکے نژاد بہت ضرور ہے اور
کار پسندیدہ ہر ایک شخص سے خصوصاً سلاطین سے جو ہوتا ہے وہ اثر نجابت کا ہے
میں ہرچند ایلدرم بایزید سے اخلاص برتتا ہوں اور اوس کے اسلام اور اہل روم
کے لحاظ سے یہہ چاہتا ہوں کہ کسی طور ضرر میرے لشکر سے اونکو نہ آوے پر ایلدرم
بایزید اصالت سے عاری ہے اوس نے ترکمانیت سے میرے ایلچیوں کو رخصت مراجعت
کے نہ دی اور پرخاش کو تیار ہے اب مجکو واسطے حفاظت ناموس سلطنت کی
ضرور ہے کہ اوسپر لشکرکشی کروں دیکھو کہ مرضی الہی کیا ہے اور لطیفہ غیبی کیا
ظاہر ہوتا ہے اور عزم روم سے کہ روانگی کا مصمم کر کے تومان آغا اور امیرزادہ

۷۷۳ کیا تہا اطراف البرز کوہ کو تاراج کر کے غنیمت بیشمار لایا اور تمام الحرم کو سلطانیہ کی طرف روانہ کیا اور امیرزادہ الغ بیگ اور ابراہیم سلطان اور امیرزادہ پیر محمد جہانگیر اور امیرزادہ انجل اور امیرزادہ بایسنغر اور امیرزادہ سیورغتمش وغیرہ فرزندون کو ہمراہ الحرم کے کر کے ادینہ بہادر سردار نجیبہ بہادر اور قہلیغ کو ساتہہ کر دیا جب الحرم سلطانیہ کو چل دئیے مین بہی وہانسے کوچ کر کے حوالے مسکول مین ڈیرہ کیا وہان جا کر یہہ سنا کہ قلعہ کاج کا جو قدیم سے ممالک محروسہ مین داخل تہا اب چند روز سے قیصر کے لشکری اوسپر تصرف کیا ہے مین نے اس منزل سی ایلدرم بایزید کو یہہ نامہ لکہا کہ مین اب روم کیطرف آتا ہون اور ہمنی یہہ اقرار کیا ہی زبانی ایلچیونکے معلوم ہوا ہوگا کہ اگر تینون امرون مین سے کوئی ایک شق اختیار کرو تو ہمارے تمہارے دوستی جاری رہیگی اور دوسرے یہہ کہ قلعہ کاج کا جو ہمارے ممالک محروسہ مین سے ہی اب آپکے سپاہ کی تصرف مین ہو گیا ہے باث دوستی کی یہہ ہے کروہ قلعہ ہے ہماری ملازمونکے حوالہ کر دو تاکہ دوستی ہماری تمہاری مستحکم رہی اور اس محبت کے فیض سے تمہاری مملکت ہماری لشکر کے صدمہ سے بچے اور بفراغ خاطر کفار کے جہاد مین مشغول رہو اور ہم سے اعانت کرین — یہہ تمام مراتب معرفت ایلچے سخندان کے ایلدرم بایزید کو کہلا بہیجے اوسوقت یہہ معروض کیا کہ اوس نواح مین بربوم نام قلعہ ہے گرجستانی اوسمین مستحکم ہو کر جزیہ اور خراج نہین دیتے اور بطیع اونکا سردار قلعہ اپنے سپاہ کو دیکر آپ کوہستان مین چلا گیا ہے مین نے امیر شاہملک اور شیخ نورالدین اور موسے توسوغان اور سعادت تیمور تاس اور تیمور ملک وغیرہ امراء کو واسطے تسخیر بربوم کے تعین کیا اور انسے یہہ کہدیا کہ پہلے اونکو نامہ لکہنا اگر وہ مطیع ہو کر جزیہ دینا اختیار کرین

تیمور سے

تو امن دینا ورنہ ہونین تو اونکے شامت سے امراولی برابوم کے پاس بھاگ کر چلے نامہ لکہا ہے
کہ جزیرہ اختیار کرو کیلئے جنگ کے مشیت مین پڑے بموجب اونکے پاس یہ نامہ پہنچا تو
وہ استحکام قلعہ اور الات کے اسباب قلعداری سے مین مصروف اور براہ صواب خیرخواہ
کہ جنگ پر مستعد ہوئے امراونے بہی تیمور کے بیٹے قلعہ کا محاصرہ کیا اور اطراف
جوانب سے نقب لگانے شروع کر کے زیر قلعہ گھیر لی اور محاصرہ کو چار دن ہو
اہل حصار نے بہت واسطے حفاظت قلعہ کے ہاتھ پاؤں پیٹے اور خوب لڑے آخر
توفیق الٰہی سی پانچوین دن قلعہ برابوم کا مفتوح ہوا اور اہل حصار تمام مقتول
اور اسیر اور اسباب سب تاراج ہوا اور امرا ظفر پیکر حضور مین تحسین
سے سربلند ہوئے اور ملیغ حاکم برابوم کا جو کوہستان مین سرگردان پہرتا تہا مال
از لشکر کے پیشکش درگاہ مین لایا مین نے اوسکو امن دیا اور وہان سے اونک
کیطرف متوجہ ہوا نواح اونک مین جاکر ایلچی ایکا جو روم کو گئے تہے بہت انتظار
کیا جب وعدہ سے دو مہینے زیادہ گذر گئے اور ایلچیونکے کچہہ خبر نہ آئے تو لاچار
مین نے امرا سے کہا کہ سلاطین کو اصالت اور باپ کے نژاد بہت ضرور ہے اور
کار پسندیدہ ہر ایک شخص سے خصوصاً سلاطین سے جو ہوتا ہے وہ اثر نجابت کا ہے
مین ہر چند ایلدرم بایزید سے اخلاص برتا ہون اور اوس کے اسلام اور اہل روم
کے لحاظ سے یہہ چاہتا ہون کہ کسی طور ضرر میرے لشکر سی اونکو نہ آوے پر ایلدرم
بایزید اصالت سے عاری ہے اوس نے ترکمانی بیلی میری ایلچیونکو رخصت و راحت
کے نہ دی اور پرخاش کو تیار ہے اب مجکو واسطے حفاظت ناموس سلطنت کی
ضرور ہے کہ اوسپر لشکر کشی کرون دیکہو کہ مرضی الٰہی کیا ہے اور لدولینہ عیسی کیا
ظاہر ہوتا ہے اور عزم روم کے بعد انکا محکم کر کے تو بان اغا اور امیرزادہ

۲۷۷ موافق داب سلطنت کے اوسکو ادب دینا لازم ہے تب امرا نے یہہ جانا کہ میرا یہہ عزم مصمم ہے روبرو تو سب نے یورش تسلیم کیے لیکن دربار سے باہر جاکر کہنے لگے کہ ملک روم نہایت وسیع ہے اور بادشاہ وہانکا کثرت لشکر اور مال مین مشہور ہے اور سپاہ اپنی کے تین برس سے مسافرت اور جنگ و جدال سے آسودہ نہین ہوئے اب یورش روم کے مناسب نہین معلوم ہوتے اور شمس الدین الغ کو کہ مرد لسان اور فصیح تہا اور ہر وقت ہمسے عرض معروض کر سکتا تہا اپنے ساتہہ متفق کر کے یہہ ٹہرایا کہ فرصت کے وقت مجہسے یہہ عرض کرے کہ بندے ہوا خواہ یہہ عرض کرتے ہین کہ امیر روم کے یورش کو اور لڑائی جیسے نہجھین اسمین تامل کیا جائے — اور یہہ عرض کرایا کہ اوضاع فلک اور نظرات نجوم سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مین روم کے لشکر سے لشکر جغتائی کو آسیب آوے جب یہہ باتین شمس الدین نے خلوت مین عرض کیے مجکو روم کے یورش مین زیادہ تردد ہوا اوسوقت یہہ دلمین آیا کہ اپنے منجمون سے یہہ امر تحقیق کرون اوسیوقت ملا عبد الله لسان کو بلایا اسعرصہ مین جلال الاسلام نے مردانگی سے عرض کیا کہ یورش امیر کبیر تائید الہی پر اعتماد کر کے بخلاف قول امرا اور منجمونکے اختیار فرماوین کیونکہ قیصر کو بہت نخوت ہے امید ہی کہ فتاح مطلق امیر کو منصور کرے مجکو جلال الاسلام کا قول پسند آیا اور جب ملا عبد الله منجم آیا تو اوسکو مین نے کہا کہ اس سال کے تقویم سے مجکو جو حال بہ نسبت طالع میرے اور میرے سپاہ اور طالع مخالفونکے جو معلوم ہوا ہے بی کم و کاست بیان کر عرض کیا کہ غیب کو تو اللہ تعالے بہتر جانتا ہے لیکن جو حال مجکو اوضاع فلکی اور نظرات کواکب سعد اور نحس سے معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ اس سال مین طالع آنحضرت کا نہایت مسعود اور بہت قوی ہے اور طالع مخالفونکا نہایت سست ان دنون ذو ذنابہ شام کے وقت مغرب کیطرف نکلتا تہا اور چند روز کے بعد صبح کے وقت

تیمور ـــــ

مشرق کیطرف سے نکلا میں نے اوسکی مناسبت سے ملا عبد الرحمن پوشنجی ملا اکابر کتاب تصنیف ۲۲۳ ہ
مولانا محی الدین مغربی کی لایا اور وہ تقریبا سو برس پہلے کی لکھی ہوئی تھی اوس کتاب سے
ایک فصل پڑھکر مجکو سنایا کہ جب ذوذنابہ برج حمل سے ظاہر ہوویگا تو ایک بادشاہ
باشوکت دیار مشرق سے مالک روم پر لشکرکشی کریگا اور قیصر روم اوسکے
ہاتھ گرفتار ہوویگا وہ کتاب دیکھکر میرے سب لشکری خوشدل ہوجاتی رہے اور تائید الہی
پر تکیہ کرکے جمعرات کے دن تیرھویں تاریخ ماہ رجب ۸۰۲ھ کو کوچ کرکے صحرا اوزوا
باغ میں ڈیرا کیا چونکہ وہ سرزمین نہایت خوش ہوا اور سرسبز تھی چند روز
وہاں مقام کیا اتنا کہ جاڑے نکل گئے ہوا اچھی بہار میں اتوار کے دن انتیسویں
تاریخ ماہ شعبان کے سمرقند کیطرف عزم کیا اور امیرزادہ محمد سلطان کو مع
فوج پار دریا کے کرکے کنارہ کنارہ روانہ کیا اور اسی منزل سے ملا عبد اللہ صدر
کو اصفہان کیطرف رخصت کیا تاکہ وہانکے عاملوں اور متصدیوں کا محاسبہ
صاف کرکے اموال اور محصول کا قبضہ کرے اور مولانا قطب الدین قرمی ہمارہ
کو مملکت فارس میں واسطے معاملات مال اور محاسبے کے روانہ کیا اور میں
وہاں سے کوچ کرکے گنجہ اور سرورج سے گذر کر صحرا سمکور میں آیا کئی دن مقام
کرکے وہانسے البات کو چلا جب میں نے کنارہ دریاے سندر کی سرحد گرجستان پر
لشکرگاہ کیا جمعہ کے دن چوبیسویں رمضان ۸۰۲ھ کو اللہ تعالے نے امیرزادہ شاہرخ
کو فرزند عنایت کیا مجکو نہایت خوشی ہوئی اور اوسکا نام محمد جوکی رکھا اور
تمام مستورات اور امیرزادوں نے مبارکباد دیی اور تمام امرا نے تہنیت کر
نثار کیا اور میں نے جشن بادشاہانہ مرتب کرکے تکلف تمام کیا اوس کے بعد ورشیا پر
مقرر کیا بعد فراغ جشن کے امیرزادہ [illegible] کو میں نے پار دریا کرکے روانہ

تورک

موافق دابِ سلطنت کے اوسکو ادب دینا لازم ہے جب امرائنے یہہ جانا کہ میرا یہہ عزم
مصمم ہے روبرو تو سب نے یورش تسلیم کیے لیکن دربار سے باہر جا کر کہنے لگے کہ ملکت روم
نہایت وسیع ہے اور بادشاہ وہانکا کثرت لشکر اور مال مین مشہور ہے اور سپاہ ہمارے
کے تین برس سے مسافرت اور جنگ و جدال سے آسودہ نہین ہوئے اب یورش روم کے
مناسب نہین معلوم ہوتے اور شمس الدین آلمالیغ کو کہ مرد لسان اور فصیح تہا اور ہر وقت ہمسی
عرض معروض کر سکتا تہا اپنے ساتہہ متفق کر کے یہہ ٹہرایا کہ فرصت کے وقت مجہسے یہہ عرض
کرے کہ بندے ہوا خواہ یہہ عرض کرتے ہین کہ امیر روم کے یورش کو اور لڑائی سے نہ بہجین
اسمین تامل کیا چاہئے — اور یہہ عرض کرایا کہ اوضاع فلک اور نظرات نجوم سے یہہ
معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مین روم کے لشکر سے لشکر چغتائیہ کو آسیب آوے جب یہہ
باتین شمس الدین نے خلوت مین عرض کیے مجکو روم کے یورش مین زیادہ تر تردد ہوا
اوسوقت یہہ دلمین آیا کہ اپنے منجمون سے یہہ امر تحقیق کرون اوسیوقت ملا عبد الله
لسان کو بلایا اسعرصہ مین جلال الاسلام نے مردانگی سے عرض کیا کہ یورش امیر کبیر تائید یافتہ
اپنے پر اعتماد کر کے بخلاف قول امرا اور منجمونکے اختیار فرماوین کیونکہ قیصر کو نہایت
نخوت ہے امید ہے کہ فتاح مطلق امیر کو منصور کرے مجکو جلال الاسلام کا قول پسند آیا
اور جب ملا عبد الله منجم آیا تو اوسکو مین نے کہا کہ اس سال کے تقویم سے مجکو جو حال
بہ نسبت طالع میرے اور میرے سپاہ اور طالع مخالفونکے جو معلوم ہوا ہے بلا کم و کاست
بیان کر عرض کیا کہ غیب کو تو الله تعالی بہتر جانتا ہے لیکن جو حال مجکو اوضاع فلکی
اور نظرات کواکب سعد اور نحس سے معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ اس سال مین طالع آنحضرت
کا نہایت مسعود اور بہت قوی ہے اور طالع مخالفونکا نہایت سست ان دنون
دو ذنابہ شام کے وقت مغرب کیطرف نکلتا تہا اور چند روز کے بعد صبح کے وقت

قید کرکے بھیجا یا نکال دینا پیغام کہلا بھیجا اور یہہ کہدیا کہ موسم سرما مین تو اسی جگہ ہون پہر اوائل
بہار مین سرحد روم کیطرف متوجہ ہوکر نامہ پیغام کے انتظاری مین توقف کرونگا اگر
جواب باصواب آیا تو محکو قیصر کے مملکت سے کچہہ سروکار نہین اور نہین تو جو گذریگا تیری نسبت
ہے اور خلاصہ اسی مضمونکا دیکر ایلچی کو روانہ کیا لشکار کہیلتی ہوئے کنارہ
دریای ارشنا کی ایک جوی بزرگ خاک سے اٹّہا ہوا دیکہا تہا اور اوس کے حقیقت
حاضرون سے دریافت کیے سے وضح ہوا کہ کئے قرن پہلے سلاطین نے واسطے آبادی
خلق اللہ اور زراعت کے یہہ دریا کہودا تہا اب بہت سال سے اٹّہا ہوا ہی اور
یہہ زمین آبادی اور زراعت سی محروم ہے مین نے یہہ سنکر اوس کے صفائی کا ارادہ
کیا اور وہان جاکر لشکر کے تمام خورد و بزرگ کو بلاکر اوس دریا کا طول دس کوس
کا ناپ کر امرا کو تقسیم کر دیا تمام لوگ اوس دریا کے کہودنے مین مشغول ہوئے اوسکا
دہانہ دریای ارشن سے نزدیک موضع کوسک جکینے کے تہا اور انتہا اوسکا موضع سرحد
بیلکا اور عرض اوسکا جسمین کشتے پہر سکے ایک مہینے کے عرصہ متعلقہ تیار کرکے اسکا نام نہر برلاس
رکہدیا اس نہر سے بہت مواضع آباد اور باغ اور زراعت تیار ہوگئے جب یہہ نہر تیار
اور موسم سرما آخر ہوکر بہار آئے تو مین واسطے یورش اور تسخیر روم کے متردد تہا
کیونکہ وہانکا والی ہمیشہ کفار فرنگ کے جہاد مین مشغول اور اطاعت مین دم مارتا
تہا مین یہہ سوچتا تہا کہ روم چلون یا نچلون اوسوقت مجلس آراستہ کرکے امرای
اور امیرزادونکو بلاکر اس تردد کا مشورہ کیا اور یہہ کہا کہ میرے رای تو یہہ ہے
کہ قیصر پر اسلیئے کہ وہ کفار پر جہاد کرتا ہے لشکرکشی نکرون لیکن اوس سے بعضی امور
نامناسب ہوئے ہین تاراج کرنا مملکت ارزنجان کا اور محفوظ رکہنا قرا یوسف
وغیرہ فراریونکا اور پیغام کرنا بعضے باتون نا ملایم کا جو سابق مین ہوا تہا اور

۷۷ ترکان نے مسلمانون کو بہت ستایا ہے اور ہمیشہ حاجیون اور حرمین شریفین کی جانے والون کو تاراج کرتا ہے چنانچہ اب بہت لوگ اوس کے داد خواہ درگاہ مین حاضر ہین اور وہ ہمارے خوف سے قیصر کے پاس چلا گیا ہے اگر قیصر کو یہہ منظور ہے کہ میرے اوسکے رابطہ اخلاص کا ہے تو اپنی آقا سے عرض کرو کہ تین باتون مین سے ایک بات اختیار کرے یا تو قرا یوسف کو اپنی جان مال ملک پر فدا کر کے قتل کرے یا مشکین باندہ کر حضور مین روانہ کرے تاکہ مین اوس کے خطا تحقیق کر کے سزا دون اور اگر یہہ دونون نہین ہوسکتے تو تیسرے اسیان بات اختیار کرے اوسکو اپنے مملکت سی نکال دیوے تاکہ مین قیصر کو اپنا فرزند سمجہون اور معلوم ہو وہی کہ لگا نگت ہے یہہ جتنے اعانت اور کمک واسطے جہاد کی درکار ہو وہ روانہ کرون ایلدرم بایزید کے ایلچیون نے سنکر سب قبول کیا اور مین نے اونکو نوازش خسروی سے خوش کر کے ایک مقام مناسب مین جگہ دیے

اور بعد کئے دن کے واسطے شکار کے دریاء ارش کو اتر کر موضع آق بام مین ڈیرہ کیا وہان جا کر احاطہ جنگل کا کرا کر تمام گور گوزن اہوا وس صحرا کے جمع کرائے بعد اسکے ہمراہ امراء اور امیرزادونکے سوار ہو کر روم کے ایلچیونکو بہی ساتہہ لیا اور شکارگاہ مین آکر تیر تلوار نیزہ سے بیشمار شکار مارا پہر ایلچیونکو بہی اجازت شکار کی دی اونہون نے بہی شکار کیا پہر اجازت عام دی کہ سب اپنے اپنی شکار کرین اور مین کہڑا تماشا دیکہتا رہا اتنے ہرن جمع ہوگئے تہے کہ جب لشکر سے اوس احاطہ مین آئے تو آپسمین اوپر تلے گر کر مر جاتے تہے اور ہر ایک پانچ پانچ چہہ چہہ ہرن ہاتہہ پکڑ کر لیگیا آخر روز شکار سی فارغ ہو کر مراجعت کے و وقت روز وہان مقام کر کے جشن شاہانہ مرتب کیا اور آخرین مجلس مین ایلدرم بایزید کے ایلچیونکو خلعت فاخرہ گہوڑے توکپاتے زرین زین دیکر رخصت کیا او رتینون باتین قرا یوسف کا قتل یا

تیمور سے

۹ ملازم ہیں لشکر کے پیچھے کرونگا اور یہ خبر مشہور ہوتے ہوتے قیصر تک پہنچی قیصر اس خبر سے
اندیشناک اور تمام اشخاص ہیں مردم کے خوف میں تھے یہانتک کہ وہ بانکے اکثر امرا
اور علما ہوا اور اسکا ہر طرف الیلدرم بایزید کے پاس جا کر تسلیم کیجے طور پر کہا کہ بادشاہ
صاحب شوکت اور ایتالیہ اس طرف لشکر کشی کرنیکو ہے اور سب جانتے ہیں کہ آج تک
یہ شخص جس پر متوجہ ہوا ہی نصرت نے اوس کے پیشوائی کی ہے اور جسنے مخالفت کی ہے
وہ نقصان میں اور جسنے مصالحت کی وہ عیش میں رہا ہوا ہے اور اوس کی جا کر
سلطنت کی گئی ہوتی ہے بدون تائید الہی کے تصور میں نہیں آتا پس اس صاحب شوکت
سے سوائی صلح اور اطاعت اور امر مناسب دولت کے نہیں ہے حتی المقدور اصلاح
کیا جائے اور اسکی برکت سے جان و مال مسلمانوں کا لشکر کے صدمہ سے محفوظ رکھا جائے
الیلدرم بایزید نے نصیحت اکابر عاقبت بین کے از بسکہ اوس کے فکر کے مخالف نہیں پسند
کر کے تحسین کیا اور فورا آقا نجی معسکر کو جو بہت معتبر تھا ہمراہ ایک امیر بزرگ تحف
سمیت کے نامہ متضمن اخلاص اور اطاعت کا دیکر میرے پاس بھیجا وہ ایلچی قراباغ کی منزل
میں آئے میں بعد ترتیب بزم شاہانہ کے تمام امرا اور امیرزادونکو جمع کر کے ایلچیونکو
دربار میں بلایا اونہونے آکر بعد بجا آوری آداب کے نامہ نذر گذرانا اور تمام پیغام ادا
کیا مضمون نامہ کا سوای حرف و حکایات اخلاص اور اطاعت کے اور کچھہ نہ تھا میں
نے ایلچیون سے کہا کہ میں اصل میں مسلمانوں کے خرابی کی در پے نہیں ہون اور قیصر ہمیشہ
کفار فرنگ پر جہاد کرتا رہتا ہے میرا بھی ارادہ ہوا ہے کہ حسب مقدور اوس کی اعانت
کرون الا کہ ولایت مسلمانونکے ضعیف ہو جاوے مبادا باعث خندہ گی اعدا دین
کا ہو وے لیکن چونکہ میں تمام سمت اس امر پر مصروف کہ مسلمان بندے خدا کی آرام
سے ہیں اور کوئی جاندار میرے ممالک محروسہ میں تکلیف نہ پاوے اور قرا یوسف

قبلہ پر بہیجے اور امیرزادہ رستم کہ شیراز سے آکر شوشتر مین موسم سرما مین مقیم تہا اب اسے آملا اور اوس سرزمین کے تمام باشندونکو غارت کرکے غنیمت بیشمار حاصل کیے اور لر ستان سے متفق ہوکر شیخ اویس کے رہنمائی سے واسطے تاخت اعراب عبادہ اور واسط کے روانہ ہوئے اور دریاے دجلا اتر کر ایک رات لس کر معبد مین آئے اور سید احمد کبیر قدس سرہ کے زیارت کرکے دو منزل آگے جاکر اعراب عبادہ کے غنیمت سے گہوڑے اونٹ بہت حاصل کرکے شوشتر کو چلے آئے وہان چند روز اقامت کرکے امیر سلیمان شاہ روقم داروغہ شوستر اور محمد عجب شیر داروغہ دزفول اور تیمور خواجہ داروغہ جوبیزہ اور شمس الدین دہدار عامل خورستان کو پکڑ کر اونسے بہت مال جو کارہی حسبہ اونہونے تصرف کیا تہا لیکر حضور کو روانہ کیا اور امیرزادے اور امیر سلیمان شاہ معہ لشکر حضور کو روانہ ہوکر ملی خاص کے منزل مین جو پاس جبل حمرا کے بغداد سے بارہ کوس پر واقع ہے امیرزادہ ابابکر اور امیر جہانشاہ سے ملے پہر سب متفق ہوکر درگاہ کو روانہ ہوئے اوسوقت کہ مین قراباغ مین مقیم تہا مسلمان جمع ہوکر درگاہ مین دادخواہ ہوئے مین نے اونکو روبرو بلاکر پوچہا عرض کیا کہ ہم قرایوسف ترکمان کے ظلم سے تنگ ہوگئے ہین اور وہ ستمگار ہمیشہ قافلے مسلمانو جو واسطے زیارت حرمین کے جاتے مین لوٹتا ہے دفع کرنا اوسکے شر کا امیر پر واجب ہے چونکہ مین ہمیشہ سے قرایوسف کے تعدے اور راہزنی سنا کرتا تہا اب ان مسلمانون نے بہے دادخواہی کے تو وہ خوف کا مارا میرے لشکر کے ایلدرم بایزید قیصر روم کے پاس چلا گیا قیصر نے اوس کے حمایت کے اور مسلمانونکے تکلیف پر راضی ہوا اور مجکو ہمیشہ یہہ ہے خیال تہا کہ مسلمانونکا بدلا قرایوسف سے لون اور یہہ کہا کرتا کہ قرایوسف کے گرفتاری کے واسطے مملکت

میدان میں چلے آئے تھے افواج قاہرہ ناگاہ اون پر جا پہنچے اکثر اونمیں سے قتل ہوئی اور ٤٧
کچھ بہم جہان نکل گیے اور اونکے زن و فرزند اسیر اور مال مواشی جو صحرا میں تہا سب
غنیمت ہوا پھر وہانسے بخاطر جمع بغداد کو متوجہ ہوئے اور رستہ ایسا مضبوط کر دیا
کہ بغداد کیطرف پرندہ سے نہیں جا سکتا تھا اور آخر روز ایسے وقت کہ اہل بغداد
اور سلطان جلایر انکے آنیسی بیخبر تہے شہر میں داخل ہوئے چنانچہ سلطان احمد جلایر
سراسیمہ تنگی پانو کشتی میں بیٹھہ کر دجلہ اوتر گیا اور پل توڑ کر اودہر سے سلطان طاہر اپنے
بیٹے کو اور اور متعلقوں کو ہمراہ لیکر گھوڑون پر سوار ہو کر حلہ کو بہاگ گیا اور امیر
زادہ ابابکر مع افواج قاہرہ بغداد میں داخل ہوا اگلے دن صبح کو امیر جہانشاہ کو
سلطان احمد جلایر کے تعاقب پر حلہ کو روانہ کیا جب امیر جہانشاہ کنارہ دریاے
فرات کے آیا تو سلطان احمد نے پل توڑ دیا تہا پایان آب کیطرف جزیرہ خالا اور
ہالک میں جا کر اقامت کیے اور زیادہ تے سوار کے حقیقت حال حضور میں کہہ بہیجا اور امیرزادہ
سلطان حسین اور امیر خلیل سلطان نے جنجال سے گذر کر مندلے پر تاخت کر کے اوس
نواحی کو تاراج کیا اور امیر علی قلندر حاکم مندلے کا بہاگ کر دجلہ اتر گیا اور وہانکے
لوگونکو جمع کر کے دریاے دجلہ کے بہروسہ مقابلہ افواج قاہرہ کے اترا امیرزادون نے
پاینده سلطان پسر جہانگیر برلاس کو پانسو سوارونسے تعین کیا وہ بالای آب کو جا کر
مشکون پر کو تیر کر اترے اور مخالفونکے پشت کیطرف جا کر جنگ شروع کیے اور امیر
زادہ سلطان حسین اور امیرزادہ خلیل سلطان مع فوج دریا تیر کر اتر گئی اور
مخالفونکو شکار کے مانند گہیر کر قتل کیا اور کچہہ بچکر پراگندہ ہو کر ادہر اودہر چلے گئی اور
مال اسباب مواشی گلہ رمہ بیشمار غنیمت ہاتہہ آیا اور بہت لوگ اسیر ہوئے اور
امیرزادہ پیر محمد اور سلیمانشاہ کہ لرستان کیطرف متعین ہوا تہا اہل سپاکی اور

۷۹۶ احمد جلایر جو میرے لشکر کی خوف سے بھاگ کر ایلدرم بایزید کے پاس چلا گیا تھا اب میرا ارادۂ
روم کیطرف جو مشہور ہوا سلطان احمد قیصر روم سے رخصت ہوکر اپنے مملکت مین آیا اور
بغداد کے تعمیر اور آبادی مین مصروف ہے اور جو لوگ بغداد کے محاصرہ سے پہلے اطراف
وجوانب کو بھاگ گئے تھے اب وہ بھی آکر اپنے اپنی جگہ زراعت مین مشغول ہین یہہ حال
سنکر باوجودیکہ ہوا نہایت سرد اور برف شب و روز برتا تھا مین نے امراء کو بلا کر مشورہ
کیا کہ مخالف ابھی درست اور لشکر قوی ہے اور اونکے پریشانی جمعیت سے متبدل نہین ہوئے
ابھی اون پر ناگاہ تاخت کرکے بکقلم مستاصل کیا چاہئے تمام حضار مجلس نے یہہ صلاح
پسند کی جب یہہ صلاح ٹھہرلے مین نے چار قوچین بنائین ایک فوج کا سردار امیرزادہ
میر محمد عمر شیخ کو مقرر کیا اور اوس کے ساتھہ امیر سلیمان شاہ جہان ملک پسر مملکت میر علی
تازو غیرہ امراء کو کرکے یہہ حکم دیا کہ ولایت گرجستان اور جورستان اور رواسطاتین
وہانکے الوسات کو مستاصل کرو اور دوسرے فوج کا سردار امیرزادہ ابابکر کو
ٹھہرا کر امیر جہانشاہ وغیرہ امراء کلان مع لشکر گران اوس کے خدمت مین تعین کیا اور
یہہ حکم دیا کہ یہہ فوج بغداد مین جا کر سلطان جلایر وغیرہ بغدادیونکو ہلاک کرے تیسرے
فوج امیرزادہ سلطان حسین اور امیرزادہ خلیل سلطان کے سرکردگی سے مع اور
امراء کے عراق اور عرب پر تعین کیے چوتھے فوج محکوم امیر بندق کے کی اور بعضے
امراء تومانات اور ہزارجات کے اوسکے رفیق کرکے یہہ حکم دیا کہ جزیرہ کیطرف جاکر
اوس نواحے کو وجود مخالف سے صاف کرے اور تبریز کو جاتے ہوئے گردون
جو لشکر مین جو رہے کے تھے اسلحۂ اس فوج کو یہہ حکم دیا کہ پہلے کردستان مین جا کر اس
قوم کو مستاصل کرکے اطراف مقرر ہے کو جانا وہ حسب الامر متعلق ہو کر پہلے کردستان
مین گئے وہ بعد سرما اور برف کے شدت سے کوہستان اور رہائی تلف چھوڑ کر

دیوین اور مین نے ترتیب لشکر کی اوسوقت ایلچی دشت کے امرا کے وسیلہ سی اپنا ۱۴۵
لوس ہوئی اور نامہ اور پیغام خان کا لائے مضمون اوسکا صورت اخلاص اور آیا
کہتا ایلچی نے آکے بیچ مین ارادہ تسخیر دشت کا موقوف کیا اور ایلچی کو انعام
اور جواب نامہ کا دیکر رخصت کیا اوسوقت خبر آئی کہ امیرزادہ محمد سلطان
سی بڑھ کر آق یام مین آگیا ہے مین نے تمام امرا اور امیرزادہ دیگر استقبال
امیرزادہ محمد سلطان کے بھیجا امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ نے
بیچ جاکر کیا دریا اغلق کے امیرزادہ محمد سلطان سے ملاقات کی بعد
حضور کو روانہ ہوئے امیرزادہ محمد سلطان حضور مین آکر آداب بجا لایا مین نے
اوسکو سینہ سی لگایا اور سر اور روی چومے اور اوسنے میری زانو کو بوسہ دیا
اور بہت دیگر بہت زر اور جواہر نثار کئے اگلے دن پیشکش بیشمار نذر کیا اور اوس
ساتہہ کے امرا بہی امیر شمس الدین پسر امیر عباس وغیرہ ملازمت سی مشرف ہوئے اور نثار
کیا اور پیشکش دیا اور رات کہ تمام امیرزادی اور عورتین اور
اور بزرگ جمع تہے اسلئے مین نے حکم دیا کہ ہر روز جشن ہالے ہوا کرے اور ہر روز شب بعد
آدای فرض اور سنت کے عیش مین مشغول رہتا تہا اور خاص و عام پر داد و دہش
کرتا تہا خصوصاً امیرزادہ محمد سلطان کو بہ نسبت اور امیرزادون کے زیادہ ممتاز ۴
کیا منجملہ انعام کے اوسکو ایک گہوڑا نقرئی طلائی زین دیا پہر اس جشن سے فارغ ہوکر
مہمات ملکی مین مصروف ہوا امیرزادہ اسکندر جسکو امیرزادہ محمد سلطان نے بسبب
ارادہ ناشائستہ کے بعد فتوحات دشت جتہ اور مغولستان اور ولایت ختن کے قید کیا
تہا اب مقید اوسکو حضور مین لایا مین نے اوسکا مشورہ دربار مین کرکے بعد سزا کے
چہوڑ دیا اور پہر منظور نظر الطاف کا کیا اور اوسوقت معروض ہوا کہ سلطان

۸۰۶ یہہ معروض سنکر ایلچی لوٹا اوس کے عجز کے تقصیر معاف کیے اور گرگین کے بہائی کو گہوڑا اور
خلعت دیکر رخصت کرکے یہہ کہدیا کہ اپنے بہائی سے کہنا کہ تیرے جان مال ملک کو امن
دیا اور اب مین مراجعت کرتا ہون بشرطیکہ تو اپنے قول پر قایم رہکر قدم اپنے حد سے
باہر نرکہے اور مسلمانونکے عزت کرتا رہے اور حسب الطلب لشکر بلا توقف روانہ کیا
کرے اور میری لطف اور غضب سے بیم و امید مین رہے اور اسیوقت تیمور خواجہ
پسر امیر اقبوغا کو تعین کیا کہ سمرقند مین جاکر ہمراہ اور امراؤ کے امیرزادہ عمر کے
خدمت مین محافظت ملک کے کرتا رہی اور وہان سے کوچ کرکے موضع قراول توبہ
مین ڈیرہ کیا اوسوقت یہہ خبر آئیے کہ امیرزادہ محمد سلطان سمرقند سی مع لشکر حسب
الطلب نزدیک آگیا ہے اور امیر حاجی سیف الدین جو اوس کی ساتھہ تہا اثنا
کے رستہ مین بیمار ہوکر مرگیا چونکہ امیر حاجی سیف الدین نے اپنے تمام عمر میری خدمت
مین صرف کی تہی اور عمدہ رکن دولت تہا اوس کی وفات سنکر مجکو بہت افسوس
ہوا آخر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑہکر صبر کیا اور ایک مہینی تک قراول توبہ مین
عیش کرکے قراباغ کیطرف متوجہ ہوا اور گنجہ اور بردع سے گذر کر منگل کے
دن بائیسوین ربیع الاخر سنہ ۸۰۶ اٹہہ سو چار ہجری کو کہ تینتیسوان ۳۳ سال جلوس کے اور
اٹہسٹہوان ۶۸ سال میرے عمر کا تہا قراباغ مین داخل ہوا اوس جنگل مین نیستان
بہت تہا مین نے نیستان کٹوا کر ایک قلعہ سا بنوا کر اوس کے اندر خیمہ اور خرگاہ
برپا کر آیا اور ارادہ یہہ تہا کہ قراباغ مین جاڑی تیر کرکے جب بہار آوی دشت
قپچاق کیطرف جاکر اوس ولایت کو پہر مسخر کرون اسلئے دروازہ اپنی خیمون
اور تمام لشکرگاہ کا دربند کیطرف رکہا اور تمام امراؤ اور امیرزادون نے
جہونپڑا بنا کر جاڑی سے گذاری اور ارکان دولت کو حکم دیا کہ لشکر کو دانہ گہاس

بہمہ ور سے
اور اس طور بیان کیا کہ میرا غصہ جاتا رہا اور اس طور پر مجھ کو عنایت سے سر بلند کر کے کوچ ۲۲ ۲۱

مقام کیے

اور اسی منزل میں ایک معتبر آدمی ملک گرگین گرجی کی اس سے ہاتھ حقیر ادا خراج
طلب کیا اس پیغام سے کہ اگر خراج بھیجنے میں دیر ہووے تو انشاء اللہ مال ملک سب [illegible]
کرونگا اور اسی منزل میں امیرزادہ پیر محمد اور امیرزادہ سلطان حسین اور امیر
زادہ ابابکر اور امیر جہانشاہ وغیرہ امرا جو عراق و کرکول سے امیرزادہ شاہرخ
کے پاس گئے تھے آ کر ملازمت سے مشرف ہوئے اور میں نے نخچوان سے کوچ کر کے دربند ساوہ
میں مقام کیا اور وہاں سے کوہستان میں داخل ہوا اور کوہ ... میں جا کر امرا کو
جنگل گھیر کر شکار قمرغہ کرایا جب احاطہ پورا ہو گیا میں نے شکارگاہ میں جا کر
بیشمار شکار مارا اور اسی منزل شکارگاہ میں امیرزادہ شاہرخ مع امرا اپنے کے حسب الطلب
ملازمت میں حاضر ہوا اور وہاں سے کوچ کر کے موضع سکمن میں آیا اور اسی منزل میں
بایزید کوچی اور غیاث الدین نے کرمان سے آ کر ملازمت کی اور پیشکش نذر کیا اور
اسی منزل میں جس شخص کو میں نے ملک گرگین کے پاس بھیجا تھا آیا عرض کیا کہ ملک گرگین
امیر کا مطیع اور خدمتگذار ہے اور اپنے چھوٹے بھائی کو تحفے اور پیشکش دیکر درگاہ
میں بھیجا ہے میں نے گرگین کے بھائی کو بارگاہ میں بلایا اور سنے بعد ادائے شرائط
آداب کے پیشکش گھوڑے اور شکاری جانور بیش قیمت ملک گرگین کی طرف سے
جو بطور خراج کے لایا تھا نذر کیا اور گرگین کی طرف سے یہی عرض کیا کہ میں امیر کا اد
جا کر ہوں اور جسارت کہ برگشتگی بخت سے ہو گئی تھی اگر مرا جرم خسروانہ سے معاف
ہو جاوے تو آئندہ کو فرمانبرداری میں کبھی قصور نہ ہوگا اور خراج سال بسال
خزانہ میں داخل ہوتا رہیگا اور جب لشکر فرماویں رکاب میں تعین کروں میں نے

رکر بیہوش ہوگیا مین نے جلال الاسلام کے یہہ جرات سنکر تعجب کیا اور سرکاری
جراحون سے اوسکا علاج کرایا کہ اگر زندہ رہے تو بہتر ہے اور اگر مرجاوی تو اوسکو
دینا تاکہ اور کوئی مسلمان خون کا قصد نکرے چونکہ وہ زخم کاری نہین تہا چند
روز مین اچہا ہوگیا اور بقیہ مطلوب کا اوسکو معاف کرکے کہدیا کہ یہہ دیوانی مین
دخل نکرنا اور اوسکو جماعت تاجیک کا سردار کردیا اور واسطے خواجہ اسمعیل
کے جو شومی خیانت اور دنائت طبع سے دوست و دشمن سے گدائی کرتا تہا اور مسلمانون
پر بہت ظلم کیا تہا امر کیا کہ واسطے عبرت اور خیانت پرستونکے ہر روز شکنجہ ہو اور
اور اور جس جس دیوان نے خیانت کی تہی سب کو موافق تقصیر کے سزا دی اور تبریز
مین چند مدت عیش و کامرانی مین گذار کر یہہ دلمین آیا کہ یہہ ازسرنو کفار گرج کو شنائع
دیکر اونکے ولایت مسخر کرون یہہ عزم مصمم کرکے تبریز سے گرجستان کو متوجہ ہوا اور
موضع قم تو بہ مین جاکر خواجہ اسمعیل کو جو بلحاظ اعمال ناشائستہ کے واجب القتل
تہا سر بازار سولے دیا اور وہان سے کوچ کرکے دریاے ارس اتر کر سرزمین نخجوان
مین ڈیرہ کیا معروض ہوا کہ قلعہ النجی کا یہان سے نزدیک ہے چونکہ وہ نیا فتح ہوا تہا
اوسکے سیر کے لئی معہ اہل حرم اور امیرزادونکے روانہ ہوا وہان جاکر بار بہتر
سی خوب دیکہا چونکہ وہ قلعہ نہایت مستحکم معلوم ہوا اور مین نی خدا کا شکر کیا کہ ایسا
مستحکم قلعہ میرے نوکرون نے فتح کیا پہر وہان سے فرودگاہ کو چلا آیا اسوقت مین خبر
آئی کہ طہرتن حاکم ارزنجان کا دروازہ پر حاضر ہے مین نے اوسکو بارگاہ مین
بلایا اوسنے بارگاہ مین آکر مجرا کمال اخلاص سے ادا کیا بعد دعا اور ثنا کے پیغام
ایلدرم بایزید کا اضطرار سے بیان کیا کہ قیصر مملکت ارزنجان کے آنیسی بہت
شرمندہ ہی اگر آپ معاف فرماوین تو آئندہ کو سررشتہ اخلاص کا مرعی رکہے گا

اور جواہر نثار کیے اور پیشکش اور بہت سے تحفے لائق دیے اور منزل اوجان میں کئی مقام کر کے 411

تبریز کیطرف عزم کیا رستہ میں شکار کہیلتا ہوا تبریز میں آکر دولتخانہ میں اترا

اور عدالت اور رعیت پروری میں مصروف ہو کر ہاتھ ظالموں کا مظلوموں سے کوتاہ

کیا اور اوسیوقت خواجہ علی سمنانی ہرات سے اور خواجہ سیف الدین سبزوار سے

حسب الطلب حاضر ہوئے اور پیشکش لائق نذر کیا اور چونکہ خواجہ مسعود سمنانی بغداد

کے جنگ میں مارا گیا تھا میں نے انکو کہ متفقہ بیدل تھے دیوانی کے خدمت پر مقرر

کردیا اور بعد وفات خواجہ مسعود کے خدمت دیوانی کے تنہا جلال الاسلام کرتا

تھا خواجہ مسعود کے بعض متعلقوں نے تغلب جلال الاسلام کا ظاہر کرکے روپیہ اوسکی

ذمہ مقرر کیا اور سبھی دیوانوں نے یہہ حقیقت حال جو جلال الاسلام پر مقرر ہوا تھا

ہمسے عرض کیا میں نے اونکے معروض پر التفات کیا جلال الاسلام اسلیے مغرور ہو کر

بےفکر ہو گیا اگلے دن جو اونہے لوگوں نے وہ ہی باتیں بیان کین جلال الاسلام نے

غرور سے کچھہ جواب نہ دیا مجکو یہہ غرور برا معلوم ہوا اوسکو میں نے قید کیا غمازون

نے فرصت پاکر حال اور لوگوں کا جو دیوانی میں شریک تھے بیان کیا اور بہت روپیہ اونکے

نام پر نکالا اور انکی خیانت اونکے مجکو معلوم ہو گئے اونکو بہی قید کرکے محصل

تعین کرکے جتنا روپیہ اونکے اوپر نکلا تھا وصول کر لیا اونہوں نے جتنا مال سرکار

کا ہضم کیا تھا وہ سب سرکار میں آیا اور خواجہ محمد شاہ نے جب کچھہ روپیہ داخل کیا

میں نے حکم دیا کہ باقی کے عوض میں دو سو گہوڑے دیکر چہوٹ جاوے اور خواجہ

اسمعیل خوافی نے جنکا تغلب اوروں سے زیادہ تھا تنگ ہو کر اپنی کا اختیار کیا تاکہ ایک

کر جو ہاتھ آیا تھا محصلوں کے خرچ کو کافی ہوا اور جلال الاسلام نے بیشتہ خواجہ

اسمعیل کا اختیار نہ کیا اور محصلوں سے تکلیف کہینچا تھا یہاں تک کہ جان دیا بعث

۷۶۰ امراء مین سے امیر سلیمانشاہ اور امیر شاہ ملک وغیرہ امراء قشونات کو ساتھہ کر دیا اور
اور سے دن امیر مضراب کو امیرزادہ سلطان حسین اور امیرزادہ پیر محمد اور امیر
زادہ ابابکر اور امیر جہانشاہ اور تیمور خواجہ پسر امیر اقبوغا اور رسید خواجہ کے پاس
جو ملکت گرجستان اور صحراء منکول حسب التماس کرکین کے متوقف تھے بھیجا یہہ
حکم دیکر کہ جلد امیرزادہ شاہرخ کے پاس جاؤ جب امیرزادہ بار استگے تمام واسطے
دفع فتنہ ایلدرم بایزید کے روانہ ہوا امیر مضراب نے حسب الحکم امیرزادونکو
اثناء راہ مین امیرزادہ شاہرخ کے شامل کردیا اور یہہ تمام لشکر متفق ہوکر قلعہ اونیک
سی گذر کر موضع تونین مین اترا اوتان شیخ علی بہادر حاطہرتن کا حاکم امیرزادہ شاہرخ کے
پاس آیا طہرتن کیطرف سے بعد دعا اور ثنا کے عرض کیا کہ ایلدرم بایزید امین کی
سی پشیمان ہوا اور میرے معرفت استغدار کر کے صلح کرتا ہے کہ آئندہ کو امیر کا مطیع
ہون اگر ایکے میرے یہہ جرئت کہ ملکت ارزنجان پر ہو گئے ہے معاف کردین تو رسل
رسائل جاری کرکے طریقہ اخلاص کا مرعی رہیگا اور اسی سبب سے بندے خدا کے
آسودہ حال رہینگے بعد قرار صلح کے فرزند طہرتن کے جو مین نے برساین بھیجے
تھی بلادونکا امیرزادہ نی یہہ حال سنکر آپ تونین مین ٹھہرا اور شیخ علی کو حضور مین بھیجا
جب مین موضع بت رور سی اوجان مین آیا اوسوقت یہہ خبر آئی کہ تومان اغا مع فرزندان
جنکو دمشق سی چلتی ہوئے سمرقند سے بلایا تھا نزدیک آگئے ہی چونکہ مجکو آرزوی امیر
زادونکے ملاقات کے بہت تہے بیتاب اونکے استقبال کو چلا اور امیرزادہ ابراہیم
سلطان اور امیرزادہ سعد وقاص نے سب سے آگے آکر ملاقات کے اور برادر
فرزند اونکے خانم اور سادق اغا اور اہلحرم سے امہد اعلے تومان اغا سے آکر
ملازمت کے اور سب دعا و ثنا اور قاعدہ تہنیت کا بجا لائے اور بہت زر

مقوی ہوتی ہی اور بادشاہزادی کہ بسبب انقلاب زمانہ کے پریشان ہوجاوین اونکی
بہی تعظیم چاہیے اور ہر طبقہ کے اکابر اور اشراف کو محترم جانیے اور دردمیانہ لوگون
کی اونکی حال کی موافق کہ مصالح کارخانہ سلطنت کا ہی منظور رہی خصوصا رعایا
کہ باعث آبادی مملکت کا ہی اونکو ظلم سے بچاوین یہہ نصایح علاوہ کے سنکر بسید
آئے اور اپنے وقایع مین لکہوالین اسہی منزل سے امیرزادہ رستم کو مملکت فارس
کیطرف رخصت کیا کہ شیراز مین مقام کرکے اوس نواحے کی محافظت کرے اور
امیرزادہ کو یہہ حکم دیا کہ حسن جاندار اور حسن جنداول کو جو شیراز کے محافظت
پر ہین حضور مین روانہ کرے اور ازبسکہ مین جن دنون ممالک شام کے تسخیر کرتا
تہا ایلدرم بایزید نے سلطان جلایر والی بغداد اور قرا یوسف کے اغوا سی
کہ یہہ دونو میرے خوف کی مارے بہاگ کر قیصر روم کے پاس چلے گئے مملکت ارزنجان
اور ارزروم پر لشکرکشی کی اسلیے کہ انتقام خرابی ولایت سیواس اور ملطیہ کا جو مین نے
سخر کیا تہا ارزنجان سے کہ طہرتن وہان کا حاکم حقیقت مین ہمارا ملازم تہا لیوے
جب ایلدرم بایزید نے لشکر بیشمار سے قلعہ ارزنجان محاصرہ کیا اور بہت سے کشت وخون کی قلعہ
والون نے امن مانگا اور سلطان احمد جلایر نے قیصر کے خدمت مین شفاعت کرکے
قلعہ ارزنجان اونکا بدستور سابق طہرتن کو دلادیا اور اس جنگ اور محاصرہ مین متعلق
نایب طہرتن کا اور اوسکے فرزند قرا یوسف کے یہان گرفتار ہوگئے اوس کے
فرزندون کو برسا مین بہیجکر آپ روم کو چلا گیا اور راہ مین نے مقام آق زیارت
سی ارزنجان کے ارادہ موضع ست روز مین آکر ڈیرہ کیا تو روم کیطرف سے
یہہ خبر آئی کہ ایلدرم بایزید معہ لشکر گران روانہ ہوا ہے یہہ سنتے ہی مجکو غصہ آیا مین نے
فوراً امیرزادہ شاہرخ کو معہ فوج واسطے مدافعت لشکر قیصر کے روانہ کیا اور

۷۵۸ سو ہوتا ہے پانچوین سلاطین کو لازم ہے کہ وظایف بندگان خدا کے جو مقرر ہوئے ہین
اونکو پہنچایا کرین اور جو اونکے دولتخانہ پر حاضر ہووے اوس کے مناسب حال اپنے
احسان سے بہرہ ور کرین تاکہ سب کا حق ادا ہوتا رہے چھٹی یہہ کہ سلاطین کو چاہئے
کہ گفتگو بلند مرتبہ کیا کرین کیونکہ کلام الملوک ملوک الکلام ساتوین یہہ سلاطین کو چاہئے
کہ خزانہ ہر چند بہت ہووے پر اونکے نگاہ مین کمتر ہوا کرے اور اگر کسیکو کچھہ عطا کرین
دیگر پشیمان نہوا کرین اٹھوین یہہ کہ سپاہ اور رعیت کے مال پر طمع نکیا کرین اور رحم
کیا کرین اور کسیکو تنگ نکرین تاکہ خدا اونکو تنگ نکرے اور ایسے ہمت کرین کہ رعایا آسودہ
رہتے تاکہ اللہ تعالے اون پر رحمت کرے نوین یہہ کہ جو سنا کرین اوس کے تصدیق
اور تکذیب مین تامل کرین بات ہر یک کے سنا کرین جب تک اوسکے صداقت نہ ظاہر ہووے
اوس پر عمل نکرین دسوین یہہ کہ ہر یک امر مین جو بات پہلے دل مین القا ہوا کرے اوس پر عمل
کرین کہ وہ خدا کے طرف سے ہے اور ثانی الحال جو اوس کے مخالف خیال مین
آوے اوسکو ترک کرین کہ وہ شیطان کیطرف سے ہے گیارھوین یہہ کہ گفتار اور
کردار سلاطین کا راست ہوا کرے اور دروغ نہووے کیونکہ جو سلطان دروغگو
مشہور ہو جاتا ہے سپاہ اور رعیت کو اوسپر اعتماد نہین رہتا اوسکی ہیبت شاہی فوت
ہو جاتی ہے بارھوین یہہ کہ ہر طرح کے لوگون کے اونکے مرتبہ کے موافق عزت کیا کرین
اور درجہ اوس کی مرتبہ کا مقرر کرے تاکہ اوس حال سے تجاوز نکرے اول مرتبہ
سادات کا ہے کہ وہ قول اور فعل مین تابع اپنے جد بزرگوار کے ہوتے ہین اونکی
مرتبہ مین نسبت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ملحوظ رکھے اور اونکو ایک جزو اجزاء
نبوی سے سمجھکر اونکے اعزاز اور محبت مین مبالغہ کرے دوسرا مرتبہ علماء
کا موافق تفاوت علم اور دانش کے تعظیم کی چاہئے کیونکہ اونکے تعظیم دین کے

فاتحہ پڑہے اور بہت طلب کیے اور وہانکے مجاوروں اور فقراء کو خیرات دی اور
سے کو جو ماوراءالنہر کے طرف سے لعل لایا تہا اس منزل سے فتحنامہ دیکر رخصت
اور تلک کو جو سابق مین داروغہ حتون کا تہا خوارزم کا داروغہ کرکی ہمراہ
سے کی روانہ کیا اور اسیہی منزل سے مین نے سلطان محمود خان تواجی اور امیرزادہ
ل سلطان اور امیر شیا ہلک اور امیر سلیمان شاہ اور امیر برندق اور علی سلطان
واجے اور توکل برلاس وغیرہ امراء قشونات کو معہ افواج عرب کیطرف واسطے
سرکنازمی کے تعین کیا امراء حسب الامر دجلہ اوتر کر نجف اشرف مین جہان مرقد
منور حضرت امیرالمومنین علی مرتضے علیہ السلام کا ہے جاکر مزار شریف کے زیارت
مشرف ہوئی اور وہانکے باشندونسے مزاحمت نکیے اور وہان سے دجلہ اور روا سطہ
کیطرف جاکر مخالفونکو مستاصل کیا اور غنیمت بیشمار لیکر حضور مین آئے اب مین نے
حکام بلاد شام مصر عراق عرب کی استیصال سے فارغ ہوکر اور بایجان اور تبریز
سو شہر روزا ور قلاعے کی رستہ سے روانہ ہوا اور رہبر کو ہمراہ لشکر سکران
پیچھے چہوڑ کر تاکہ آہستہ آہستہ حفاظت سے لاوین آپ ہمراہ امیرزادونکے جلد
ہوا رستہ مین گرد و سیاہ بعضے لشکرلوںکو جو تنہا رہ جاتا تہا لوٹ لیتے تہے
جب مجکو ہوا مین نے کوچ کے وقت رستہ مین جابجا سپاہ کمین مین بیٹہا دیئے
وہ اجل گرفتہ اگلے دن موافق عادت کے اوسیہی ارادہ پر آئے تہا دردن
نکلے ہے گردونکو قتل کیا اور بتیس ۳۲ آدمی زندہ پکڑلائے مین نے اونکو درخ
بلوط مین جو بر سر راہ ہے لٹکوا دیا اور بعضے لوگون نی اوس سرزمین کے عر
کیا کہ درخت بلوط ایک سال بارور ہوتا ہے اور ایک سال ہنین اور
مین نے کوچ بکوچ کنارہ دریاء جغتو کے آکر ڈیرہ کیا تو سر ایلک خا

٥ ٧ متبرکہ کے (جاکے) فاتحہ پڑہے اور بہت طلبکے اور وہانکے مجاوروں اور فقراؤ کو خیرات دی اور امیر موسیے کو جو ماوراء النہر کیطرف سے لعل لایا تہا اس منزل سے فتحنامہ دیکر رخصت کردیا اور تمرک کو جو سابق مین دار وغہ حقوق کا تہا خوارزم کا دار وغہ کرکی ہمراہ موسیے کی روانہ کیا اور اسیہی منزل سے مین نے سلطان محمود خان تواچی اور امیرزادہ خلیل سلطان اور امیر شاہملک اور امیر سلیمانشاہ اور امیر برندق اور علی سلطان تواچی اور توکل برلاس وغیرہ امراء قشونات کو مع افواج عرب کیطرف واسطے سرکشان کے تعین کیا امراء حسب الامر دجلہ اوترکر نجف اشرف مین جہان مرقد * منور حضرت امیر المومنین علے مرتضے علیہ السلام کا ہے جاکر مزار شریف کے زیارت سے مشرف ہوئی اور وہانکے باشندونسے مزاحمت نکیے اور وہان سے دجلہ اور رود حلہ کیطرف جاکر مخالفونکو مستاصل کیا اور غنیمت بیشمار لیکر حضور مین آئیے اب مین نے حکام بلاد شام مصر عراق عرب کی استیصال سے فارغ ہوکر آذربایجان اور تبریز کو شہر روزا اور قلاعے کی رستہ سے روانہ ہوا اور بہیر کو ہمراہ لشکر سکران کی پیچہے چہوڑکر تاکہ آہستہ آہستہ حفاظت سے لاوین آپ ہمراہ امیرزادونکے جلد روانہ ہوا رستہ مین گردروسیاہ بعضے لشکر لوگونکو جو تنہا رہ جاتا تہا لوٹ لیتے تہے یہہ حال جب مجکو ہوا مین نے کوچ کے وقت رستہ مین جابجا سپاہ کمین مین بیٹہا دئی جب وہ اجل گرفتہ اگلے دن موافق عادت کے اوسیہی ارادہ پر آئے تہا دروان سے نکلے تہے گردونکو قتل کیا اور ۳۰ تیس آدمی زندہ پکرلائیے مین نے اونکو درخت بلوط مین جو بر سرراہ تہے لٹکوا دیا اور بعضے لوگون نے اوس سرزمین کے عرض کیا کہ درخت بلوط ایک سال بارور ہوتا ہے اور ایک سال نہین اور جب مین نے کوچ بکوچ کنارہ دریاء جغتو کے آکر ڈیرہ کیا تو سرایملک خانم اور تو

۱۵۶ ۷ منبر کریکے فاتحہ پڑہے اور بہت طلب کیے اور وہانکے مجاور اور فقراء کو خیرات دی اور
امیر موسیے کو جو ماوراءالنہر کیطرف سی اصل لایا تہا اس منزل سیے فتحنامہ دیکر رخصت
کردیا اور زمرک کو جو سابق مین داروغہ جتون کا تہا خوارزم کا داروغہ کرکی ہمراہ
موسے کی روانہ کیا اور اسیہی منزل سیے مین نے سلطان محمود خان تواچی اور امیرزادہ
خلیل سلطان اور امیر شاہملک اور امیر سلیمانشاہ اور امیر برندق اور علی سلطان
تواچے اور توکل برلاس وغیرہ امراء تمنونات کو معہ افواج عرب کیطرف داسطے
شرکشی کے تعین کیا امراء حسب الامر دجلہ اور نجف اشرف مین جہان مرقد
منور حضرت امیرالمؤمنین علے مرتضے علیہ السلام کا ہے جاکر مزار شریف کے زیارت
مشرف ہوئی اور وہانکے باشندونسے مزاحمت نکے اور وہان سیے دجلہ اور دجلہ
کیطرف جاکر مخالفونکو مستاصل کیا اور غنیمت بیشمار لیکر حضور مین آئے اب مین نے
حکام بلاد شام مصر عراق عرب کی استیصال سیے فارغ ہوکرا ذربایجان اور تبریز
کو شہر روز اور قلاعے کی رستہ سیے روانہ ہوا اور بہیر کو ہمراہ لشکر بکران کی
پیچھے چہوڑکر تاکہ آہستہ آہستہ حفاظت سیے لاوین آپ ہمراہ امیرزادونکے جلد روانہ
ہوا رستہ مین کُردرد سیاہ بعضے لشکریونکو جو تنہا رہ جاتا تہا لوٹ لیتے تہے یہہ حال
جب مجکو ہوا مین نے کوچ کے وقت رستہ مین جابجا سپاہ کمین مین بیٹھا دئی جب
وہ اجل گرفتہ اگلے دن موافق عادت کے اوسہی ارادہ پر آئے بہادر مردون نے
نکلیے ہی گردونکو قتل کیا اور تیس آدمی زندہ پکڑلائیے مین نے اونکو درخت
بلوط مین جو بر سر راہ تہے لٹکوا دیا اور بعضے لوگون نی اوس سرزمین کے عرض
کیا کہ درخت بلوط ایک سال باردار ہوتا ہے اور ایک سال نہین اور جب
مین نے کوچ بکوچ کنارہ دریاء جغتو کے اگر ڈیرہ کیا تو سرایک تمام اونکو

۲۰۸ سیتے پر حمل کرتے ہین اگر حکم ہو وے تو ہم اطراف و جوانب سے ہجوم کر کے ایکدن مین قلعہ مسخر کر لیتے ہین مین اونکو منع کرتا تہا کہ شاید اہل قلعہ اس گستاخی سے باز آکر اطاعت اختیار کرین اور قلعہ اور شہر حوالہ کر دین اور خلقت بیشمار جو شہر مین ہے وہ سب اپنے جان و مال بچالین اور اگر قلعہ جبراً قہراً مفتوح ہو وےگا تو تمام اہل شہر تلف ہو جاوینگے۔ لیکن چونکہ اونکے تقدیر مین خرابی تہی فرج راہ ایسے الگ ہو کر جنگ جدال پر اصرار کرتا تہا

ذکر قلعہ اور شہر بغداد کی فتح ہونیکا

جب محاصرہ کو چالیس دن ہو گئے اتوار کے دن ذیعقد کے ستائیسوین تاریخ ۸۰۳ھ کو دوپہر کے وقت نہایت گرمی تہی چنانچہ اہل قلعہ کو تاب دہوپ کی نرہی لاچار اکثر وہ دیوارونکے سایہ مین جا کہڑی ہوئی اور اپنی ٹوپیان لکڑیون پر لیکر قلعہ سے نمودار کین تاکہ ہم یہ جانیں کہ آدمی کہڑے ہین سپاہ نصرت پناہ اس حال سے واقف ہوتی ہے فوراً سیڑہیان لیکر واسطے تسخیر کے متوجہ ہوئے امیرزادون مین سے خلیل سلطان اور امراء مین سے شیخ نورالدین اور رستم پسر طیغے بوغا سب سے پہلے قلعہ کے دیوار کے پاس پہنچے اور سیڑہے دیوار پر لگا کر سب سے پہلے امیر شیخ نورالدین دیوار کے اوپر پہنچا اور وہان اپنا علم کہڑا کر کے کرنا بجانے شروع کیے اور یکبارگی قلعہ کے ہر یک طرف سے نقارہ بلند آوازہ ہوا اور سیڑہیان لگا کر قلعہ مین گہس گئے اور بالای آب کیطرف سے امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ اور امیر سلیمانشاہ وغیرہ امرار تومانات اور اسکیطرف سے امیرزادہ رستم اور امیر شاہ ملک اور برندق اور علی سلطان اور تمام امرای مورچون پر سے حصار پر آئی اور زینہ لگا کر قلعہ مین گہس گئے ہی قتل اور غارت شروع کیا اہل شہر پر قیامت ٹوٹ

۷۵۲ میرانشاہ اور امیرزادہ رستم اور امیرزادہ خلیل سلطان اور امیرسلیمانشاہ
اور امیر شیخ نور الدین اور بربندق اور امیر جہانشاہ اور رستم پسر طغی بوغا اور علے
سلطان تواجے وغیرہ امراء کے سرکردگے میں واسطے نقب کے مصروف کیا وہ
بہ حسب الامر سب وروز اس خدمت مین مشغول رہے فرخ کو میرے آنیکے خبر
سنکر یقین نہ آیا کہ امیر کو جاسوسون نے تبریز کو جاتے ہوئی دیکھا ہے اب واسطے
تحقیق کے ایک شخص کو بطور ایلچے کے درگاہ مین روانہ کیا جب وہ حاضر ہوا
مین نے اوسکو روبرو بلایا اوسنے آتے ہے عرض کیا کہ فرخ اطاعت اختیار
کرتا ہے مین نی اوسکو خلعت دیکر رخصت کیا ایلچے نے جاکر سب حال بیان کیا کہ
مین نے امیر کے خدمت مین جاکر داب عرض کیا اور امیر نے یہہ فرمایا باوجود یکہ
وہ برگشتہ بخت یہہ جانتا تہا کہ ایلچے سچا ہے لیکن مجلس مین اوسکو جہوٹا بنا دیا
تاکہ اور لوگون پر میرا آنا کہل جاوے اور اوسی طرح جنگ پر مستعد رہا اور
اتفاقاً مورچال پر خواجہ مسعود سمنانے اور منگلے خواجہ کے تیر لگیا دونو مرگئے
اوسوقت مین نے لقمان تواجے کو امیرزادہ شاہرخ کے پاس بہیجکر امیرزادہ
کو معہ الحرم کی حضور مین بلایا لقمان تواجے نی صحرا او فلاغ مین امیرزادہ کو
فرمان جاکر دیا امیرزادہ معہ الحرم لشکرگران لیکر حضور مین آیا مین نے امیرزادہ
شاہرخ کو معہ اوسکے فوج کے قلعہ بغداد کیطرف پر تعین کردیا اہل حصار
لشکر کے لی دریاے سے ڈری حسب الامر کشتیان جمع کرکے برابر قریہ العقاب
کے پایان آب کیطرف پل باندہا مین نے بہادرونکو واسطے حفاظت کے
تعین کردیا تاکہ شہر والے اوسطرف کو نجاسکین اور بالاے آب کو امیر
زادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ کا ذمہ کیا کہ اودہر کسیکو نجانی دیتی

۷۵۰ عہد کرتا ہون کہ جب امیر یہان تشریف لاوین گے مین بندہ وار خدمت مین حاضر ہونگا
پہر جو حکم ہوگا سو عمل کرونگا امرا نے عرض کرکین کے قبول کرکے تاخت موقوف
کی اور منکول کے خانہ زمستانے مین چلے آئے اور ہمکو عرضے لکہہ بہیجے

ذکر لشکر کشی کا بغداد پر

اسی بیچ خیال مین آیا کہ بغداد کیطرف لشکر روانہ کرون فورًا سلطان محمود خان
اور امیرزادہ رستم اور امیر سلیمان شاہ اور امیر مضراب پسر امیر چاکو اور رستم طغے
بوغا اور امیر سونجک بہادر اور امیر توکل برلاس وغیرہ سرداران قشونات
کو مع لشکر گران بغداد کیطرف روانہ کیا وہ حسب الحکم جلد بغداد کے نزدیک پہنچے
اور سلطان احمد جلایر جیسے کہ پہلے آچکا ہے ہمراہ قرا یوسف ترکمان کے ایلدرم بایزید
کے پاس گیا ہوا تہا اور اپنے طرف سے فرخ نامی کو مع فوج اور سامان قلعہ
داری کی شہر مین چہوڑ گیا تہا فرخ نے کثرت لشکر اور اسباب قلعداری کے
بہروسہ ارادہ مقابلہ کا کیا اور خبر لشکر ظفر اثر کی آنیکی سلطان جلایر کے ولایت
مین مشہور ہوئے امرا سلطان احمد کے جیسی امیر علی قلندر حاکم مندلی کا اور
خان احمد حاکم یعقوبہ مع لشکر دو نوداین کے پاس دجلہ کو اترے اور فرخ شاہ
حاکم حلہ کا اور امیر سنائسل حاکم لستر کا اپنے جگہ سے حرکت کرکے موضع صرصر مین
سب جمع ہوئے اور متفق ہوکر تین ہزار سوار امیرزادون کے مقابلہ پر متوجہ
ہوئے امیرزادہ رستم اور امیر سلیمان شاہ نے فوج کو آراستہ کرکے مخالفون
کو گہیر لیا اور نزدیک عمارات امیر احمد کے جنگ واقع ہوئے اور پہلے حملہ مین
مخالف مغلوب ہوئے خان احمد اور بہت لوگ اوسکے ساتہہ کے میدان مین مارے
گئے باقی شکست کہاکر بہاگ گئے اور اکثر لوگ خوف کے مارے دجلہ مین ڈوب

۴۷ سی آگرو ہانچ اسنیت اور انتظام بیان کیا اور حرمان سرا سی ثکل خانم کیطرف سیے بہی ایک شخص
تحفے لایا اور خیریت حرم سرا کی عرض کی اور سلطانیہ سی بہے ایک نوکر سرایملک خانم کا جو عنایت
وانیچے لایا اور مین وانسی شکار کہیلتا ہوا ماردین کو متوجہ تہا اثناء راہ مین شہزادہ
کو امیرزادونکے واسطی تحفہ ان فتوحات کے جمع کئی ہوئے دیکر رخصت کردیا اوسی وقت
سلطان حسین کیفا جو حسن کیف مشہور ہے اور سلطان ارزن ہمراہ رؤساء اوس
نواحے کی پیشکش لیکر درگاہ مین حاضر ہوئے اور اطاعت اختیار کیے اور جب مین ماردین
کے پاس آیا سلطان عیسیے حاکم ماردین کو باوجودیکہ اوسکو مینے پہلے یورش مین قلعہ ماردین
کا فتح کرکے مدت تک سلطانیہ مین قید رکہا تہا آخر الامر رحم کہا کر عنایت سے اوسکو
خلاص کرکے پہر بدستور حاکم قلعہ ماردین کا کردیا تہا اور اوسنے یہہ یہہ شرط کئے تہے
کہ زندگی بہر اطاعت اور غلامی سی باہر نہونگا اب جو مینے ممالک شام پر یورش
کی مقتضے عنایات کا اوسکو یہہ تہا کہ وہ آپ اس یورش مین حاضر ہوکر لوازم
جانسپاری کے ادا کرتا اور اگر آپ کسی ضرورت سے نہین آسکتا تہا تو کسی اپنے بیٹے یا
بہائی کو بہیجتا کہ وہ آکر اوسکے طرف سے عذر کرتا اوس ناحق شناس نے کچہہ نکیا اب
جو ہم ماردین کے نزدیک آئے باوجودیکہ مینے اوسکو فرمان استمالت کا بہیجا ازبسکہ
بخت برگشتہ تہا اطاعت نکیے کثرت جمعیت اور اسباب قلعہ داری کے بہروسہ قلعہ
مستحکم کرنیلگا مین نے یہہ ارادہ باطل سلطان عیسیے کا سنکر باوجودیکہ یہہ قلعہ محکم
مہلت طلب اور چارہ حیوانات کا سے نایاب تہا تو سی قراعثمان کو جو اوسی
طرف کا رہنے والا تہا واسطے محاصرہ قلعہ کے تعین کیا کہ ہرگز کسیکو باہر سے قلعہ کے
اندر اور اندر سے باہر نجانے دیوے اور تمام سامان قلعہ داری کا زر نقد اور
آلات جنگ قراعثمان کو دیکر مین بغداد کیطرف روانہ ہوا اور سلطان حسن کیف

۷۴ اور امیرزادہ سلطان حسین معہ امیر برندق کے جب انطاکیہ کیطرف پہنچا شہر والون نے
یہہ خبر پاکر اطراف سے پانی کا بند توڑ کر اوس جنگل مین چہوڑ دیا کئی کوس ایسا کیچڑ گارا ہو گیا
کہ وہانکو چلنا مشکل ہوا پہر وہان جو ہاتہ آیا تاراج کرکے لاچار حلب کی طرف متوجہ ہوئے
اثناء راہ مین امیرزادہ خلیل سلطان سے ملگئی وہان سے متفق ہوکر ترکمانون پر دوڑ آئے
ہوئے حصار الروم کے پاس اونکو جا لیا ترکمان اپنے کثرت کی بہروسہ لڑائی پر تیار
ہوئے ایک لحظہ خوب جنگ کی آخر جب طاقت مقابلہ کی نہ پائی تو بہاگے اور شیخ حسن
پسر کوہل سردار اونکا مارا گیا اور غنیمت بیشمار گہوڑے اونٹ زیور لشکر کے ہاتہ
۴ آیا چنانچہ بکریان اٹھہ لاکہہ سے زیادہ تہین لشکر والے ہانکتے ہانکتے تہک گئی اور
اسی منزل حوالی حمص مین یہہ سنا کہ شہر حمہ جسکو مین نے اپنے تسخیر کیا تہا اور وہان
کے مقام کرکے اپنے لئی دیوانخانہ عالی بنوایا تہا اور تمام امراء نے بہی اپنی اپنی واسطے
مکانات تیار کرائی تہے اب وہانکے لوگون نے وہ تمام مکانات گرادئے مجکو یہہ خبر سنکر
غصہ آیا اور حمہ کیطرف متوجہ ہوا اور وہان جاتی ہے امراء کو واسطی تسخیر کی معروف
کیا امراء نے پہلی ہی حملہ مین شہر مین داخل ہوکر قتل اور غارت شروع اور وہان سے
جو ہاتہ آیا تاراج اور وہانکے باشندونکو اسیر کیا اور شہر کو پہونک کر خاک مین
ملا دیا اور اہل حمہ سے انتقام لیکر حلب کیطرف روانہ ہوا اور سید اعز الدین ہزار
گری اور شاہ شاہان سیستانی اور موسی پسر امیر طغی کو حلب مین سے پہلی ہی یہہ لکہا تہا
کہ قلعہ حلب کا ویران کردینا سو اونہون نے حسب الامر گرادیا تہا اب وہ باقی شہر
کو بہی جلا پہونک کر حضور مین آئے اور حوالی حلب سے چار منزل مین کنارہ دریاء
فرات کے آیا اسمنزل مین امیرزادہ رستم وغیرہ امراء جنکو مین نی فوج بناکر روانہ
کیا تہا البساط لوس ہوئی اور بیشمار گہوڑے اونٹ بکریان لائے مین نے یہہ غنیمت ہے

دستور کے موافق سپاہ کو تقسیم کردیے اور اتنی بکریاں لشکر مین جمع ہو گئے تہین کہ باوجود ۷۸۴ ہ
اتنے کثرت سپاہ کے بکری ایک دینار کو بکتے تہے اور اس منزل مین امیرزادہ سلطان حسین
کو بلاکر بلحاظ اوسکے جانفشانی کے خطا معاف کردیے اور دربار مین آنیکے اجازت دیئے
اور دریای فرات کو عبور کرکے کنارہ قصبہ بیرہ کے کہ جنگل خوش ہوا تہا مقام کیا وہانکے
حاکم مقدور موافق پیشکش دیکر عنایت شاہی سی مشرف ہوا اونکی حکومت بدستور اوسکو
عنایت کیے اور خلعت دیکر رخصت کردیا وہانکے لوگ لشکر کے صدمہ سی بچگئی اور اسیوقت
قراغان ترکان جسکو مین نے ملیطہ مین تعین کیا تہا حسب الامر ملازمت مین حاضر ہوا

ذکر قلعہ ارمنیان کے تسخیر اور شکار کا

اب کہ فصل بہار اور وقت شکار کا تہا اس جنگل مین نخچیر اور آہو بیشمار ہاتہہ آتے
تہی مین نے امرا کو حکم دیا کہ جنگل کا احاطہ کرین امرا نے حسب الحکم پانچ دن کے رستہ سی
شکار جنگل کا گہیر کے راس العین کے سرچشمہ پر جمع کیا پہر مین نے مع امیرزادگان سوار ہوکر
بیشمار آہو تیر و تلوار سے شکار کئی پہر حکم عام دیدیا کہ سب لوگ شکار مین مشغول ہو گئے
اور یہہ کثرت تہی کہ ہرن ہاتہہ سے پکڑ کر ذبح کرلیتے تہے اتنا شکار ہوا کہ تمام لشکر مین ایک
خیمہ نہین تہا جسمین چند آہو مذبوح نہووین اور شکار سے فارغ ہوکر شہر رہا کیطرف
متوجہ ہوا اور چونکہ یہہ شہر پہلے تسخیر مین صدمہ میرے شمشیر کا دیکہہ چکا تہا اب وہانکے
روسا استقبال کو آئے مین نی اونکو عنایت بادشاہی سی ممتاز کرکے رخصت کیا
اور وہان سی ماردین کو روانہ ہوا رستہ مین ایک قلعہ آیا معروض ہوا کہ اس قلعہ
کو جماعت ارمنی مستحکم کرکے مخالفت کرتے ہین مین نے فوراً سپاہ کو واسطے تسخیر کی مصروف
کیا سپاہ نی جاتی ہے پہلے حملہ مین مفتوح کرکے ارمنیون کو قتل اور اسباب دیا لکا سب
غارت کیا اور قلعہ کو مین نے گروادیا اور اسی منزل مین ہندوشاہ خزانچی نی سمرقند

۸۰۳ اور امیرزادہ سلطان حسین معہ امیر برندق کے جب انطاکیہ کیطرف پہنچا شہر والون نے
یہہ خبر پاکر اطراف سے پانی کا نکر اوس جنگل مین چھوڑ دیا کیچڑ کی وسعت ایسا کیچڑ گارا ہو گیا
کہ وہانکو چلنا مشکل ہوا پہر وہان جو ہاتہہ آیا تاراج کرکے لاچار حلب کے طرف متوجہ ہوئے
اثناء راہ مین امیرزادہ خلیل سلطان سے ملگئے وہان سے متفق ہوکر ترکمانون پر دوڑے
ہوئے حصار الروم کے پاس اونکو جالیا ترکمان اپنے کثرت کی بہروسے لڑائی پر تیار
ہوئے ایک لحظہ خوب جنگ کی آخر جب طاقت مقابلہ کے نہ پائی تو بہاگے اور شیخ حسین
پسر کوملی سردار اونکا مارا گیا اور غنیمت بیشمار کلہ گہوڑے اونٹ زیور لشکر کے ہاتہہ
ص آیا چنانچہ بکریان اٹہہ لاکہہ سے زیادہ تہین لشکر والے ہکاتے ہکاتے تہک گئے اور
اسی منزل حوالے حمص مین یہہ سنا کہ شہر حمص جسکو مین نے ابہی تسخیر کیا تہا اور وہان
کے مقام کرکے اپنے لئے دیوانخانہ عالی بنوایا تہا اور تمام امراء نے بہی اپنی واسطے
مکانات تیار کرائی تہے اب وہانکے لوگون نے وہ تمام مکانات گرا دئیے مجکو یہہ خبر سنکر
غصہ آیا اور حمص کیطرف متوجہ ہوا اور وہان جاتی ہے امراء کو واسطی تسخیر کی معروف
کیا امراء نے پہلی ہی حملہ مین شہر مین داخل ہوکر قتل اور غارت شروع اور وہان سے
جو ہاتہہ آیا تاراج اور وہانکے باشندونکو اسیر کیا اور شہر کو پہونک کر خاک مین
ملا دیا اور اہل حمص سے انتقام لیکر حلب کیطرف روانہ ہوا اور سید اعز الدین ہزار
کری اور شاہ شاہان سیستانی اور موسے پسر امیر طغی کو حلب مین بہیجا پہلی سی یہہ لکہا تہا
کہ قلعہ حلب کا ویران کردینا سو اونہون نے حسب الامر گرا دیا تہا اب وہ باقی شہر
کو بہی جلا پہونک کر حضور مین آئیے اور حوالی حلب سے چار منزل مین کنارہ دریاے
فرات کے آیا اسمنزل مین امیرزادہ رستم وغیرہ امراء جنکو مین نے فوج دیکر روانہ
کیا تہا لباطلوس ہوئی اور بیشمار گہوڑے اونٹ بکریان لائیے مین نے یہہ غنیمت سے

تیمور سے

کوچ کیا اور قارہ دنبک کے رستہ سے موضع نوبلہ مین آکر مقام کیا اور اس منزل سے
دانہ خواجہ کو مملکت توران کیطرف روانہ کرکے دو فرمان اوس کی ہاتہ سے ایک امیر محمد سلطان
کے نام کہ سرحد ہندوستان مین تہا اس مضمون کا کہ انتظام اوس سرحد کا ذمہ امیر الہداد
چہوڑ اور پیر محمد بیگ پسر ساربوغا وغیرہ کی جو ہمیشہ وہان رہتے ہین کرکے حضور کو روانہ
ہووے کہ تمغا وہ الاکو تیمان کے اور جو ایک کہ چنگیزخان نے ہلاکو خان کو دیا تہا تبریز وا مصطفے
مقرر کیا اور مضمون دوسرے فرمان کا یہ تہا کہ الجرم مین سے تومان آقاسیان حاضر ہوویں
اور اگلے دن نوبلہ سی کوچ کرکے قارہ دنبک کو عبور کرکے چوتہی دن تمیص مین وہانکے
حب ادیلے دار عادل الامت اختیار کی جگہ جگہ سیکسیا اور تحفے لیکر درگاہ مین حاضر ہوئے
تہی اور اوس سبب سی مہم برکت لشکر کی آسیب سے سلامت کیا اور اوس جگہ سی مین ای دست
راست سی امیرزادہ رستم اور امیرزادہ ابابکر اور سلطان شاہ اور شیخ نور الدین کو دس
ہزار سواروں سی شہر تبریز کیطرف جو بنایا ہوا حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام کا ہی روانہ ۴
کیا اور وہانکی عمارت بڑی بڑی بہت سی بنی ہوئی ہی تاکہ وہانکے باشندونکو تاراج کرین
اور دست چپ سے امیرزادہ سلطان اور امیر یدکو کو پانچ ہزار سواروں سی انطاکیہ کیطرف
بہیجا تاکہ اوس طرف کی شہر اور قصبات تاراج کرین اور قول مین سی امیرزادہ خلیل سلطان
کو اور امراؤ مین سی رستم طغی بوغا اس اور تیمور خواجہ پسر اق بوغا اور علی سلطان تواچی
ودولت تیمور تواچی اور توکل بہادر پسر قرقرا کو پندرہ ہزار سواروں سے بطرف
مکانات ترکمانوں کے جو کنارہ دریای فرات کے بہشتی مین تعین کیا تاکہ تمامی ترکمانو
کو تاراج کرین جب یہہ افواج اطراف مقرر ہی کو روانہ ہوئی امیرزادہ رستم شہر تبریز تک
پہنچا لیکن وہانکی لوگ ذو الاقتدار مطلع ہوکر مکہ شریف کی جنگل مین بہاگ گئی سوا
دو لاکہ بکریون کے اور کچہ ہاتہ نہ آیا پہر امراء وہانسی کنارہ دریای فرات کی آگئے ۶

اہل دمشق سب زمین تہا اگر کہیں کسی محلہ مین آگ لگتے تو باوجودیکہ وہانکا حاکم بوجہانی میں کوشش کرتا لیکن جب تک سب محلہ نہ جل جاتا آگ نہین بجہتی تہے عمارت کا رنگ روغن آگ کے مددگار کرتاتہا چونکہ قضاء ایزدی سے اس شہر کی خرابی پر جاری ہوئی تہی بی اختیار شہر مین آگ لگگئی کسی نہ بوجہائیے گویا وہ آگ قہر الہی تہا اوس شہر مین نازل ہوا تہا اوسکا بجہانا معلوم ہوتا تہا میرا دل وہانکے مسجد پر کہ کسیکو ایسی عمارت کہین نظر نہ آئی ہوگی نہ جہان میں امیر شاہ ملک اور اور بہت لوگ روانہ کئی کہ حتی المقدور مسجد کو بچاوین امیر شاہ ملک نے ہرچند کوشش کی پر کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ چہت مسجد کے چوبی تہی اور شیشہ بلاکر زندہ کو رکہی تہی چنانچہ منارہ شرقی کہ پتہر اور گچ کا بلند نہایت پایدار تہا اس آگ سی جلکر ڈہیر ہوگیا اور تمام شہر جلگیا لیکن منار عروس لکڑیے کا بنا ہوا جسپر چونہ پہیر رکہا ہی اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو منارہ بیضا فرمایا تہا اور حضرت عیسے علیہ السلام اسمان سے اوس منارہ پر اترینگے اس آگ سی سلامت بچا آگ نی اوسپر کچہہ اثر نکیا اسبا امر مین نے معجزہ جانا

ذکر حضرت صاحبقران کے چہوڑ دنیکا اسیران شام اور دمشق کو

اسوقت کہ دمشق خراب ہوگیا اور متاع اس دیار کی تمام تاراج ہوئے اور مجکو وہان تخمیناً چار مہینی ہوگئی اور فتوحات عظیم میسر ہوئین اب والی مصر اور شام کو سزا ایسی ادیکی دیکر اس ملکت سے ارادہ مراجعت کا کیا تاکہ اور ولایات کو فتح کرون اور اسیران دمشق اور بلاد شام کی اسیرون پر رحم کہاکر حکم دیاکہ سب کو چہوڑ دواور اس خدمت کا ذمہ دار خواجہ جلال الاسلام کو کردیا حسب الامر سب اسیرونکو جمع کرکے دمشق مین پہنچادیا اور مین نے ہفتہ کے دن چوتہے تاریخ شعبان سنہ ۸۰۳ کے دمشق سے

تیمور سے

مین میرے بیٹھنے پر تقدیر سے دمبل نکل کر زخم ہو گیا اور بیماری شدید ہو گئی ایسا کہ امراء ۸۰۳ھ

میری زندگی سے نا امید ہو گئے اور امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ کو کہنا ن سے جلد بلایا

جب وہ دمشق مین میرے پاس آئے اللہ تعالے نے مجکو صحت عنایت کی ۔ اور مین ہمیشہ

علماء اور مورخون سے یہہ سنا کرتا تہا کہ مروانیون نے ساتھہ اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ۴

کی خصوصاً حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ داماد اور چچیرے بہائی

حضرت رسالت پناہ کی تہے کیا دشمنی کی جو انہین کے قتل اور اسیر کرنا جو ہوسکا ہو گیا

اور شام کے لوگ بہی اس بد اطوار سے مین مروانیون سے متفق تہے آج مین روبروے امراء

کے تعجب کرتا تہا کہ یہہ مسلمان امت نبی کی ہو کر کیونکر اہل بیت حضرت کے سے ایسی عداوت

کرتے ہین اور یہہ مسلمان کہلاتے ہین اللہ تعالے نے انکو اس عمل بد کے کسلئے سزا نہین

دی ہے یہہ کہکر مین رویا اور یہہ بات سب کے دلمین موثر ہوئے اور تمام امراء جو حاضر

تہے شامیون سے بیزار ہوئے اور سب ترکون نے ثواب جانا کہ گذرے ہوؤن کے خطا کا بدلہ

اب جماعت موجودہ سے لیوین پہر کہا کر شہر کے طرف متوجہ ہوئے اور مال اسباب شامیون

کا تاراج اور زن و مرد اسیر کرنا شروع کیا اور یہہ واقعہ بدہ کے دن غرہ ماہ شعبان

۸۰۳ھ کو پیش آیا اور لوگ دمشق کے معہ زن و فرزند اسیر ہوئے اور مال اسباب

نقد زر جواہر جنس الات طلائی کے متاع اتنے جمع ہوئے کہ کوچ کے وقت شہر دمشق سے

باوجودیکہ گہوڑے اونٹ سواس اور بنیطہ وغیرہ ممالک کے غنیمت کے اور سرکاری

بیشمار تہے پہر بہی اس بار برداری کو کفایت نکیا لاچار بعضا اسباب ڈالدیا اور

ظروف طلائی نقرئی اور بعضی اسباب بیش قیمت لیلین بہرحال اس شہر سے غنیمت

اتنے ہاتھہ آئی کہ حساب مین نہین آسکتے تہے عمارات اس شہر کی تین منزلے جو منزل زیر زمین لگا ۵

اول منزل پتھر گچ کے باقی طبقات چوبے وہانکے تمام منقش ہین یک گہر سے دوسرا اور طلا اور

۲۴۷ داون کے انصاف اور دینداری سے تعجب آیا کہ ہر یک نے واسطے اپنے ہواے نفسانی
کے ایسے عمارتین بنائین ہین اور کسیکو یہہ توفیق نہوئیے کہ ازواج مطہرات حضرت رسالت
پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار پر جنکے شفاعت سے بہشت کی امید ہے گنبذ یا چار دیواری بنا
۵ دلویے ازبسکہ مین نے واسطے تیاری دو گنبذ دونو مرقد شریفہ کے حکم دیا اور واسطے
اہتمام کے امیرزادہ ابابکر اور امیرزادہ محمد خلیل سلطان اور امیر شیخ نور الدین اور
علی سلطان اور منگلی خواجہ کو تعین کیا اور تمام معمار ساتہہ کیے اور شہر کی اس کار پر
معروف کئی اور مصالحہ عمارت کا سنگ سفید چونہ وغیرہ موجود کیا پچیس دن کی عرصہ
مین وہ دونو گنبذ تیار ہوگئے اور مین نے اس توفیق پر شکر اللہ تعالیے کا کیا اور وزرا ارباب
الوقت اوس مملکت کا ٹکے کہوٹی چاندی کے تہے جسپر نام ملک الظاہر کا کہدا ہوا تہا مین نے
۸ اوس چاندی کو گلواکر صاف کراکے ٹکہ صد مثقالے اپنی سکے کے تیار کرائے اور کثرت
نقرہ کے میری لشکر مین اتنی تہی کہ تہوڑیے دنون مین حاصل ٹکسال کا چہہ لاکہہ دینار کبکی
خزانہ خاص مین داخل ہوئیے اور ہر روز دمشق مین بزم بادشاہانہ مرتب کرکے شکران
فتوحات کا ادا کرتا تہا اور منشیون سے فتحنامے متضمن سرگذشت جدال اور فتوحات
اور قلعہ کشائی کے لکہواکر ممالک محروسہ کو روانہ کیے اور سکے طلائے اور نقرئیے
صد مثقالے اور پنجاہ مثقالے جو میرے نام کے بلاد شام مین جاری ہوگئے تہے قاصدون
کے ہاتہہ واسطے الجرم اور امرا کے جو ان سرحدات پر حاکم تہے بہیجے اور جہنی آ
کی ہاتہہ امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ کے پاس نامہ بہیجا کہ امیر سلیمانشاہ
کو مع افواج واسطے تاخت ساحل دریاے افریج اور اوس نواحی کے تعین کرو حسب الامر
اونکو روانہ کیا اونہونے اوس ساحل پر جاکر اوس نواحی اور حواشی کو شہر
عکہ تک تاراج کیا اور غنیمت بیشمار لیکر کنعان مین امیرزادونکے پاس چلی آئی اسی عرصہ

بجو اس ہوئے اور لاچار ہوکر معہ اور لشکریون کے جو اکثر وہ چرکس اور حبشے اور زنگی ۱۴۹ ھ
تہی باہر آیا بہادر اونکو مشکین باندہ لائے مین نے فوراً سردار کو معہ اور سرداران زنگی
قتل کیا اور اطراف سے امرا اور لشکر سے قلعہ مین گہس گئی اور تمام زن و بچہ اسیر
کیئے اور خزانہ جو سالہا سال مین مصر اور شام کے بادشاہون نے اس قلعہ مین جمع
کیا تہا اکثر وہ زمین سب ہمارے تصرف مین آیا اور اوسکا مال اسباب جواہرالات مرصع
بیشمار سپاہ نے لا حاضر کیئے اور مین آپ سوار ہوکر قلعہ کے سیر کو گیا وہان ایک
ڈہیر غلہ کا مجکو نظر آیا اوسوقت ایک دمشقی نے کہا کہ یہہ غلہ محصول اوس موضع کا
جمع کیا ہے جو واسطے حرمین شریفین کے وقف ہے مین نی سپاہ کو منع کیا کہ کوئی
اس غلہ کے گرد نہ آوے چنانچہ ہر ایک نے سو من جو اوسمین سے اوٹہالے تہی مین نے
اونکو روبرو بلا کر سزا دیے اور اوس کی قیمت تین سو دینار کیلئے اور معتبر
ادمے تعین کرکے وہ غلہ کہ اوسوقت آخر فصل مین قیمتی تہا اکمین بشرع بقیمت تین دینار ۴
کیکے تمام لشکر مین بکوادیا اور وہ تمام روپیہ جمع کرکے حرمین شریفین کے خادمونکو
جو اوس شہر مین تہے دیدیئے اور اور انعام دیکر حرمین کو رخصت کیا اور جو لوگ
قلعہ مین سے معہ زن و فرزند اسیر ہوئے تہے ازانکہ وہ سب غلام چرکس اور فرنگی
اور حبشی تہی سب کو امرا پر تقسیم کر دیا اور جو اہل حرفہ اور کاریگر تہے اونکو تقسیم
کرکے حکم دیا کہ انکو سمرقند پہنچانا اور مولانا جلال الدین اور مولانا سلیمان کو
کہ طبیب حاذق تہے معہ اہل و عیال ساتہہ لیکر نوازش خسروی سی خوشدل کیا اور
مین قصر ابلق سے آکر شہر مین نحاس کے عمارات مین جو امیر کلان مصر اور شام کا
تہا اور یہہ عمارت عالی طلا اور لاجورد سے منقش تہے اترا اور تمام عمارت
شہر دمشق کے نہایت دلپسند اور عالی اور مضبوط تہے اوسوقت مجکو اس ملک کا

زمین پہنچا دیتے تھے یہان تک کہ ادہر سے بھی منجنیق برپا کر کے پتھر مارنے شروع کیے اور
... کہ چہ خندق پر لگ گئے اور کئے جگہ دمدمہ بلند لکڑے پتھر کی باندہ کر بہادرون ایمان
... تیر انداز سے اور حقے رال کے مارنے شروع کیے اور نقبچیون نے نقب دوڑائے
۱۰ اور نقب مین جب ایسا پتھر آیا کہ جسکا کاٹنا مشکل تہا وہین اوسپر آگ روشن کیے اور
سرکا اوس پر ڈال کر نرم اور پارہ پارہ کر کے باہر نکال ڈالا اور اوسوقت مین نے
امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ کو کنعان کیطرف کہ وہان غلا اور آذوقہ
گہاس گہوڑے اونٹ کے لئے بہت میسر آتا تہا ہمراہ بہیر کے روانہ کیا تاکہ وہان جا کر مقام
کرین اور امیر سلیمانشاہ اور امیر جہانشاہ کو اونکے ہمراہ کر دیا اسعرصہ مین نقب لگانے
والون نے اطلاع کی کہ ہمنے نقب لگا کر اپنے خندق کا نکال دیا اور کئے نقب قلعہ تک
دوڑا کر برج اور دیوار خالی کر کے لکڑی کی سہارے تہامے ... ذالنون بخشی
نے جسکو ذمہ دار نقب برج طارم کا یعنے قلعہ کے بڑے برج کا کر ... عرض کیا کہ سب سے
پہلے نقب برج طارم مین لگا کر لکڑیے پر تہامت لیا ہے مین نے ... سپاہ کو قلعہ مین
گہسنے کی لئے تیار کر کے نقب کو برج طارم کے نیچے سے آگ لگائی ... خوب بہر ...
وہ برج باوجود اس استواری کی گر کر رستہ کہل گیا سپاہ پہلے سے ... بہت جلد
برج سے اندر داخل ہوئے اسعرصہ مین ایک ٹکڑا دیوار کا اور گرا ... سے
۵ اور تخمیناً سو خراسانی اور سیستانی دب کر ضایع ہو گئے اور سپاہ اس ...
سی جا بجا کہڑے رہ گئی اہل قلعہ نے فرصت پا کر رستہ کو بند کر دیا لیکن یہہ حال د...
والے اور سردار کو توال ڈر کی ماری کانپنے لگے لیکن دہشت کے مارے یہہ بہی طاقت
نہین ہے کہ قلعہ سے باہر نکلین اوسوقت مین نے باقی نقب ... دیے
کئی جگہ سے برج اور دیوارین گر گئین سردار کو توال ا... گر

تیمور

بحواس ہوئے اور لاچار ہوکر معہ اور لشکریوں کے جو اکثر وہ چرکس اور حبشے اور زنگی ۱۴۴
تہے باہر آیا بہادر اونکو مشکین باندہ لائیے مین نے فوراً سردار کو معہ اور سرداروں کے
قتل کیا اور اطراف سیے امرا اور لشکر سے قلعہ مین گہس گئی اور تمام زن و بچہ اسیر
کیئے اور خزانہ جو سالہا سال مین مصر اور شام کے بادشاہون نیے اس قلعہ مین جمع
کیا تہا ایکروز مین سب ہمارے تصرف مین آیا اور اوکثر مال اسباب جواہر آلات مرصع
بیشمار سپاہ نیے لا حاضر کیے اور مین آپ سوار ہوکر قلعہ کے سیر کو گیا وہان ایک
ڈہیر غلہ کا مجکو نظر آیا اوسوقت ایک دمشقیے نے کہا کہ یہہ غلہ محصول اوس موضع کا
جمع کیا ہے جو واسطے حرمین شریفین کے وقف ہے مین نی سپاہ کو منع کیا کہ کوئی
اس غلہ کے گرد نہ آویے چنانچہ ہر یک نے سو من جو اوسمین سیے اوٹہالے تہی مین نے
اوسکو روبرو بلاکر سزا دیے اور اوس کے قیمت تین سو دینار کبکی لیئے اور معتبر
آدمے تعین کرکے وہ غلہ کہ اوسوقت آخر فصل مین قیمے تہا ایکمن بشرع بقیمت تین دینار ۴
کبکی کے تمام لشکر مین بکوادیا اور وہ تمام روپیہ جمع کرکے حرمین شریفین کے خادمونکو
جو اوس شہر مین تہے دیدیئے اور انعام دیکر حرمین کو رخصت کیا اور جو لوگ
قلعہ مین سیے معہ زن و فرزند اسیر ہوئیے تہے ازانکہ وہ سب غلام چرکس اور فرنگیے
اور حبشیے تہی سب کو امرا پر تقسیم کر دیا اور جو اہل حرفہ اور کاریگر تہے اونکو تقسیم
کرکے حکم دیا کہ انکو سمرقند پہنچانا اور ملا مولانا جلال الدین اور مولانا سلیمان کو
کہ طبیب حاذق تہے معہ اہل و عیال ساتہہ لیکر نوازش خسروی سی خوشدل کیا اور
مین قصر ابلق سیے آکر شہر مین نحاس کے عمارات مین جو امیر کلان مصر اور شام کا
تہا اور یہہ عمارت عالیے طلا اور لاجورد سیے منقش تہے اترا اور تمام عمارت
شہر دمشق کے نہایت دلپسند اور عالیے اور مضبوط تہے اوسوقت مجکو اس ملک کا

۷۹۷ زمین پہنچنے دیتے تہی یہان تک کہ ادہر سے بہی منجنیق برپا کرکے پہتر مارنے شروع کیے اور سلامت کرکے خندق پر لگیے اور کیے جگہ دمدمہ بلند لکڑیے پہتر کی باندہ کر بہادرون نے اوس سے تیرانداز بیٹے اور چرخے رال کے مارنی شروع کیے اور نقبچیون نے نقب دوڑائیے
۱۴ اور نقب مین جب ایسا پہتر آیا کہ جسکا کاٹنا مشکل تہا وہین اوسپر آگ روشن کیے اور سرکہ اوس پر ڈال کر نرم اور پارہ پارہ کرکی باہر نکال ڈالا اور اوسوقت مین نے امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ کو کنعان کیطرف کہ وہان غلہ اور دانہ گہاس گہوڑیے اونٹ کے لئی بہت میسر آتا تہا ہمراہ سپہ کیے روانہ کیا تاکہ وہان جاکر مقام کرین اور امیر سلیمانشاہ اور امیر جہانشاہ کو اونکے ہمراہ کردیا اسعرصہ مین نقب لگانی والون نے اطلاع کی کہ ہمنی نقب لگاکر پانے خندق کا نکال دیا اور کیے نقب قلعہ تک دوڑاکر برج اور دیوار خانے کرکی لکڑی کی سہارے تہانب دی ہے ذالنون بخشی نے جسکو ذمہ دار نقب برج طارم کا یعنے قلعہ کے بڑی برج کا کیا تہا عرض کیا کہ سب سے پہلے نقب برج طارم مین لگاکر لکڑیے پر تہانب لیا ہے مین نی فی الفور سپاہ کو قلعہ مین گہسنے کی لئی تیار کرکے نقب کو برج طارم کے نیچی سے آگ لگائی جب آگ خوب بہڑکے وہ برج باوجود اس استوارے کی گرکر رستہ کہل گیا سپاہ پہلے سی تیار تہے جبٹ برج کے اندر داخل ہوئیے اسعرصہ مین ایک ٹکڑا دیوار کا اور گرکر گرد اوٹہی
۴ اور تخمیناً ستر خراسانیے اور سیستانیے دب کر ضایع ہو گیے اور سپاہ اس دیوار کی گرنی سی جابجا کہڑیے رہگئی اہل قلعہ نے فرصت پاکر رستہ کو بند کر دیا لیکن یہہ حال دیکہہ کر قلعہ والے اور سردار کوتوال ڈر کی ماری کانپنے لگے لیکن دہشت کے مارے یہہ بہی طاقت نہین ہے کہ قلعہ سی باہر نکلین اوسوقت مین نے باقی نقب مین بہی آگ لگوا دیے کئی جگہ سے برج اور دیوارین گرگئین سردار کوتوال اور امرا یہہ حال دیکہہ کر

تیمور سے

شہر مندسی باہر تہا میسر ہوئیے سپاہ نے اندر سی تاراج کر کی بیشمار غنیمت زر نقد جواہر اسباب متاع نفیس بیش قیمت ظروف طلائیے نقرئیے الات مرصع حاصل کیے اور دمشق کی سادات علما و قضات اور وزرا و سادات مطیع ہو کر میری پناہ مین آئیے اور پیشکش اور تحفیے بہت نذر کیے اور عجز کے راہ سی امن مانگا مین نی امن دیکر اہل شہر پر خراج مقرر کر کے امراء مین سی امیر شیخ نورالدین اور امیر شاہملک اور امیر الہداد کو اور منشیون مین سیے خواجہ مسعود سمنانی اور خواجہ جلال الاسلام کو بہیجکر تحصیل کرنا شروع کیا اور سات دروازہ مضبوط بند کرا دئیے اور ایک دروازہ جسکو باب الطرادس کہتی تہے کشادہ رکہا امرا اور دیوان ہمالغ ہر روز تحصیل کر کے حضور مین بہیجا کرتی تہے جمعہ کو سادات اور علما اور مشایخ رکاب مین جمع ہو کر بنے امیہ کے مسجد جامع مین گئے اور منبر پر خطبہ میرے نام کا پڑہا اور نثار کیا

ذکر قلعہ دمشق کے مفتوح ہونیکا

قلعہ دمشق کا نہایت مستحکم بڑے بڑی پتہرونکا بنا ہوا تہا اور گرد اوسکے خندق عمیق اتہہ گز کیے جو بڑی پانی سی لبریز کہ کشتے اوسمین فراغت سیے پہرتی تہی اور اسباب اور الات جنگ کی اور کئی قسم کی اتش بازے اور سامان قلعہ داریے کا منجنیق عرادہ تیر چرخ جیسے نفط کے اذوقہ بیشمار موجود اور مرد جنگے تیار تہے قلعہ دار بردارنا اس سامان کے بہروسہ مخالف ہوا اور چونکہ تسخیر اس قلعہ کے ضروری تہے اسلئے مین نے امراء قلعہ کشا کو قلعہ کے اطراف و جوانب پر مصروف کیا اور حسب الامر امراء سلامت کو چہ آگے بڑہائے اور حوالہ کے تیاری کے اور منجنیق اور عرادہ بر پا کیے اور نقب شروع کیے اور قلعہ کے اندر سیے برج اور کنگرہ پر مرد از مودہ کار رہتے تہے انہونے جنگ آغاز کے اور تیر چرخ اور تیر منجنیق مارنے شروع کئے ایسا کہ کسیکو گرد قلعہ کے

۳۸۷ چقاق نامے فرخ کے نوکرنی امیرزادہ شاہرخ سے یہہ حال آکہا امیرزادہ نے نور الحق
کو میرے پاس بہیجا جب مجکو یہہ حال معلوم ہوا اترت مین نے امراکو تیار کیا اور امیرزادہ
ابابکر کو دست راست سے اور امیر جہانشاہ کو دست چپ سے شہر پر بہیجا کہ کسیکو شہر مین سے
مت نکلنے دو اور امیر سونجک اور امیر شیخ نورالدین اور امیر شاہملک اور امیر الہداد
اور امیر برندق سیر امیر جہانشاہ اور علے سلطان کو معہ اور امرا کے لشکر گران سا تہہ
کرکے فراریون کے تعاقب پر روانہ کیا افواج قاہرہ نے فراریان مصر کو جا کر تیر تلوار
سے ہلاک کیا اور اکثر زندہ دستگیر ہوئے اور باقی لشکری اور ملک فرخ شدت
کے مارے تمام مال اسباب اونٹ خچر پر لدا ہوا چہوڑ کر جان بچالی گئے اور سپاہ ظفرمند
نے غنیمت بیشمار لاکر حاضر کیے اور اسی دن بہادر دن نے حسب الامر خواہے شہر کو
تاراج کرکے غنیمت بیشمار پیدا کیے اگلے دن ہفتہ کو تیسوین ۲۳ تاریخ جمادالاول کے امرا
اور سپاہ واسطے تسخیر قلعہ دمشق کے آراستہ ہوکر سوار ہوئے جب فوج مسلح صف
باندہ کر کہڑے ہوئے مین بے عنایت الہے سوار ہوکر کے شہر کیطرف متوجہ ہوا اور
باغستان میں آگے جا کر شہر کا محاصرہ کرایا اور مین قصر ابلق مین جو بنایا ہوا
ملک الظاہر والے مصر کا تہا اوترا اور اور امرا نے گرد شہر کے عمارت مین
اتر کر تسخیر مین مصروف ہوئے اوسوقت یہہ سنا کہ یہان مزار طیب حضرت ام
جیبہ اور ام سلمہ ام المومنین ازواج حضرت سید کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہین اور مرقد شریف حضرت بلال کا بہی اسی سرزمین مین ہے مین نے نہت سوار
ہوکر سعادت زیارت مزارات فائض البرکات کے حاصل کے اور امینا
آستانہ پر گیسے اور اونکے ارواح متبرکہ سے ہمت طلب کے اور بعد فاتحہ کے
خیرات واہانی فقرا کو تقسیم کرکے چلا آیا اور اوسہی دن تسخیر شہر دمشق کی کر حصار

تیمور سے
آگے نہین رکہتے تہے اور جب یعنی قریب شہر کے آکر ڈیرہ کیا ملک فرخ نے کثرت اور ...
فوج کے دیکہکر خوف کے ماری امرا کو جمع کرکے مشورہ کیا کہ اس بلا کو کسطور دفع
کیا چاہیے اور نوروز حافظی اور بیبک اور شدول سپہ سالار اور شیخی بہی حاضر تہے یہہ
مشورہ مین شریک تہے بعضی لوگ جو بہت شجاع تہے اونہونے یہہ کہا کہ اگرچہ آج
شکست عظیم ہو گئی ہی اور اکثر قتل ہوئی ہین پر شہر قلعہ اور ذخیرہ اور اسباب جنگ
سب قایم ہے اب مضبوط ہوکر محافظت قلعہ کی چاہیے اور جو لوگ خردمند تھے
اونہونے یہہ کہا کہ یہہ باتین خیالات محال ہین اسلئے کہ کوچ کے وقت تمام لشکر غنیم
کا اسباب اونہانے لادلی ہین مشغول تہا ہمنے آراستگی سے جاکر یورش کی اور مقدور
کے موافق خوب سعی کی پہر جو گذرا ہے سب جانتی ہین بہرحال صلاح یہہ ہے کہ وہ اسلئے
خود داری کی حیلے سے مدارات کیا چاہیے ایسا نہو کر نوبت بر خاص کے آوے سلامت
رہنے کو غنیمت جانکر مصر کو چلا چاہیے اور لشکر شام کو شہر اور قلعہ پر چھوڑو تا کہ یہہ مقدور
موافق شہر کے محافظت کرین اگر اونہونے شہر کو بچایا تو اسکی اور کیا بہتر ہے اور نہین
تو ملک مصر بلا زمان خاص اس مہلکہ سے سلامت نکل جاویگا تمام اہل مجلس نے یہہ صلاح
پسند کرکے ٹہرایا کہ فرخ نے ایلچی پیشکش اور تحفے دیکر میرے بہیجا یہہ کہلا بہیجا کہ مین اپنے
سخن پر قایم ہون اور یہہ جسارت کہ اس طرف سے پیش آئے میرے مرضی سے نہین تہے
جن لوگون نے گستاخ ہوکر قدم اپنے کلیم سے نکالا تہا اپنے کئی کو پایا اور اگر آج
سپاہ امیر کے فرصت دیوے تو کل امیر جو حکم دیوے وہ عمل کرون جب ایلچی نی آ
عرض کیا مین نے سپاہ کو بلا لیا اور ایلچی کو خلعت دیکر رخصت کیا جب ایلچی نے
ملک فرخ سے یہا لکا حال بیان کیا ملک فرخ امرا سے سازش کرکے جمعہ کو آدہے
رات کی وقت قلعہ سی نکل کر مصر کو روانہ ہوا اور جانے مین نہایت جلدی کی

۷۳ نیا اور لڑایے کی وقت امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ سیے روبرو ہوا پہر جب غنیم کو ہزیمت ہوئیے تو تو بلاق قوچین نوکرامیرزادہ شاہرخ کا اوس معرکہ مین سیے امیر زادہ سلطان حسین کے باگ پکڑکرامیرزادہ شاہرخ کے پاس سپرد کرکیے آپ میریے پاس آکر حال امیرزادہ سلطان حسین کا عرض کیا مین نیے امیرزادہ سلطان حسین کو زنجیر بند کرایا چنانچہ مدت تک قید رہا آخر امیرزادہ شاہرخ کے کہنی سے سزا دیکر چہوڑ دیا اور مدت تک دربار مین نہ آنی دیا۔ اور بعد اس فتح کی شہر کے پاس ڈیرہ کیا اور صبح کو وہان سیے کوچ کرکیے آدہ کوس کے فاصلہ پر ایک پشتہ کے نیچے مقام کیا رات کو وہان ہوشیاری رکہی صبحدم واسطے کوچ کیے سپاہ تیار لیکر آراستہ ہوئی اور فوج کو بطور مقرری کی جابجا مرتب کی اور صف ماتہیو نکے فوج سی آگی رکہہ کر دمشق کیطرف متوجہ ہوئیے بعد ترتیب افواج کیے مین نی فوج کی صف کو دیکہا تو دست راست سی اخر دست چپ تک چار کوس تک تہے پہر مین وہان سی آہستہ آہستہ آکر ایک پشتہ کے اوپر جو شہر سی لگا ہوا تہا کہڑا ہوا اور وہ تمام جنگل لشکر سیے بہر گیا اوسوقت سپاہ نیے حسب الحکم کوس کو پرکر باواز بلند بجانا شروع کیا اوس سرزمین زلزلہ پڑ گیا اور شہر والی فوج کی کثرت اور آراستگی دیکہہ کر ڈر گیئے پہر مین نیے اوس پشتہ سیے اوتر کر شہر کیے پاس کنارہ ندیے کی جو بمنزلہ خندق کیے تہے ڈیرہ کیا اور خیمہ اور سائبان برپا کرائیے اور گرد لشکر کیے خندق کہود کر تختہ چوب سیے واسطے احتیاط کے حصار بنا لیا اور لشکر کی محافظت سی خاطر جمع کرکیے کیئی تتون لشکر کے مسلح واسطے جنگ کیے دریا سی پار روانہ کیئی کہ اگر مخالف ارادہ پرخاش کا رکہتی ہون تو اونکو ہلاک کرین پہر بہادر دریا سی اوپر جاکر صف باندہ کر کہڑیے ہوئی شہر مین سی بہی ایک فوج سوار پیادہ نکل کر کہڑے ہوئیے لیکن از بسکہ پہلی جنگ مین صدمہ میریے لشکر کا اوٹہا چکے تہے اسلئی قدم

دو رکعت نماز کے ادا کرکے سجدہ میں دعا مانگنے پہ طعام کھانا شروع کیا اور غنیم کی فوج
کو دیکھا جاتا تھا اسی عرصہ میں فوج غنیم کے نزدیک آ گئی تب بیٹا امیرزادہ میرانشاہ اور
امیرزادہ ابابکر اور امیر سلیمانشاہ وغیرہ امرا کو ساتھ فوج دست راست کے مخالفون
پر روانہ کیا وہ مانند شمشیر کے دشمن کے درمیان میں گھس گئے اور تیغ و برا سے قتل کرنا
شروع کیا شعلہ آتش پیکار کا آسمان تک پہنچا اور نقارہ کے آواز سے کروبیون کے
کان بہرہ ہو گئے یہانتک کہ افواج دست چپ غنیم کے منہزم ہوئے اور ایسی ہی دست
چپ کی طرف سے سلطان محمود خان اور امیرزادہ محمد خلیل سلطان اور امیر جہانشاہ
اور غیاث الدین ترخان اور امیر توکل لسپ یادگار برلاس اور شیخ ارسلان اور
تغلق خواجہ برلاس اور پیر علی سلدوز وغیرہ امرا نے دشمنون پر حملہ کرکے ضرب
شمشیر سے اونکے آبروئی حیات برباد کرکے شکست دی اور امیر سونجک اور امیر
شاہ ملک اور سید خواجہ اور توکل بہادر باورچی اور سائن تیمور اور محمد آزاد نے
جو ہراول قول کے تھی صف ہاتھیونکے آگی بڑہا کر مخالفون پر حملہ کیا اکثر لوگ ہاتھیونکی لی
پس گئی اور ایسی طرفین سے کوشش ہوئی کہ اوس میدان میں ہر طرف دریا خون کا
جاری تھا اوسوقت میں نے لشکر قول کا لیکر تکبیر پڑہکر غنیم پر حملہ کیا بہ تائید الہی سے
تھوڑی سی کوشش میں مخالف کو شکست ہوئی تمام مصریے اور شامی دمشق کی طرف
بھاگ گئے لشکر منصورہ نے عمارت تک اونکو لتاڑا اور کئی ہزار سوار ضرب شمشیر سے
ہلاک کئے اور جو پیادہ کہ شہر میں سے لوٹ کی امید پر آئی تھی اونمیں سے اتنے مقتول اور
تلے پیری ہوئی تھی کہ تعداد اونکے سوائی علم الہی کے کوئی نہیں جانتا اور اتفاقاً امیر
زادہ سلطان حسین جو فرخ کے پاس بھاگ گیا تھا آج سنگل کے دن انیسوین تاریخ
ماہ جمادالاول کے جب یہ لڑائی پیش آئی تو مخالف کے فوج دست چپ کا سردار

 ایلچی کو عزت سے رخصت کیا اور اوسکے ہمی کیے معتمد روانہ کرکے زبان نیاز سی یہہ ظاہر
کیا کہ اگر پانچ دن کے مہلت ہوجاوے تو التمس کو حضور مین بہیجکر اطاعت اختیار کرتا ہون
مین اوس کے ایلچیونکو خلعت دیکر رخصت کیا اور وہ مہلت قبول کیے تذکرہ اس صلح کا
سنکر اہل اوس دیار کے خوش ہوئے لیکن ازبسکہ ملک فرج کے دلین دغا تہے وہ صلح رنج
سی مبدل ہوگئی یہہ حال اسطور ہوا کہ جب اسمنزل مین دس دن گذر گئی اور وہ تمام جنگل
چارہ سی خالی ہوگیا قراولون نی یہہ عرض کیا کہ دمشق سی شرق کیطرف جنگل نہایت سبز
اور گہاس پانی وہان بہت ہے مین نی اوسطرف کو کوچ کیا سپاہ خیر اسباب اوٹہانیے
مین مشغول ہوئے ملک فرج کی قراول یہہ خبر لیگئے کہ امیر نی شرق کیطرف کوچ کیا فرج نی اپنے
امرا سے مشورہ کیا کہ امیر کے کوچ کرنی سی شرق کیطرف جلد ہرا اوس کے ولایت کی
معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا لشکر زبون اور ضعیف ہوگیا ہے کیونکر بدون جنگ کے مشرق
کیطرف ارادہ کیا ہے اب یہہ صلاح ہے کہ غلبہ کے ساتہہ سوار ہوکر امیر کے سپاہ
پر چلا جائیں کیونکہ ہر یک اپنی اسباب اوٹہانی مین مشغول ہوگا اور کچہہ چلے ہونگی اونکے
عقب پر جاکر پراگندہ کردون پہر فتح بہت آسان میسر ہوگے اور یہہ نام اوری کیا
یک کفایت ہے تمام مصر اور شام والون نے یہہ شورہ پسند کیا پہر وہ سب تیار ہونے
درست ہوکر شہر سی باہر نکلے اور لچی گرد نواح کے جو وہان جمع تہے پیادہ اور سوار فوج
فوج غارت کے توقع پر شام کے لشکر کی ہمی روانہ ہوئے چنانچہ تمام جنگل کے کوس تک
پیادہ سی پر ہوگیا کسینے اتنا لشکر ایک جگہ جمع نہ دیکہا ہوگا اسعرصہ مین یہہ حال قراولون
نی عرض کیا مین نے جانا کہ اب دوقت شامیون کے زایل ہونے کو ہے ہمنی اوسی جگہ
ڈیرہ کرکے خیمہ خرگاہ برپا کئی اور امرا سے افواج قاہرہ کو بطور مقرری کی آراستہ
کرایا ہر یک اپنے اپنی مقام پر قایم ہوا بعد ترتیب افواج کے مین نی انکسار کی ساتہہ

سنایا فرخ نے امرا کو واسطے استقبال کے بھیجکر بہت عزت سے قلعہ کی اندر بلا لیا اور
بہت عزت کیے اور یہاں سلطان حسین کی نوکر حسین نامے نے اوسیوقت رات کو یہہ
حال امیر شاہ ملک سے کہا اور شاہ ملک نی مجھ سے آکر عرض کیا میں نے کہا کیا غم ہی آخر بیمار
یہاں گرفتار ہو دیگا صبح کو میں نے بسبب کوتاہی گھاس چارہ کی شہر کے نزدیک سی ایک
کوس کے فاصلے سے جہاں چارہ پانی بہت تھا میدان وسیع میں ڈیرہ کیا اور تمام لشکر
کے گرد بمقدار قد آدم کے پتھر کا قلعہ بنا کر خندق تیار کرا دیے اور ہر روز میں قراول
بھیجتا تھا تاکہ خبر لاتی رہیں اور رات کو خوب احتیاط کرتا تھا جب اس منزل میں دو دن
گذرے بادشاہ توران خراسانی کو میں نے ایلچی کر کے دمشق میں ملک فرخ کی پاس
بھیجا اس پیغام کے لئی کہ اطلمش ہماری ملازم کو موجہ تو نے قید کیا اور ایلچیوں کو بھی مقتل
کر دیا یہاں تک کہ تیرے گستاخی باعث ہماری لشکر کشی کی ہوئے جسی تیری تمام ولایت
برباد ہوئے اور ہوتی جاتی ہے اور کئی ہزار بندہ خدا کی تلف ہو چکے ہیں اور اور ہونگے
اب بھی اس ستیزہ سی باز رہ اور اپنی اور رعایا کے حال پر رحم کر اور اطلمش کو حضور
میں روانہ کر کے خطبا اور سکہ میری نام کا جاری کر دی تاکہ میں اس مملکت کو تباہی سی
معاف کروں کیونکہ مجکو اس لشکر کشی سے شہرت اور نام آوری منظور نہیں ہے تاکہ ہمارا
بعد اطراف عالم میں نام مشہور ہے اور جمع کرنا مال سریع الزوال کا مقصود نہیں
ہے میں نے تو جو نصیحت سزاوار تھی ادا کی اب تو اپنی حق میں جو بہتر سمجھے سو عمل کر
جب میرا ایلچی دمشق میں پہنچا تو وہاں خلاف عادت سابق کے اوس کی بہت عزت
کی اور ملک فرخ مہمانی اور تلطف بجا لایا اور آتش باز اور رعد انداز جنگی
بھروسہ پر وہاں کے لوگ جنگ کرنے میں بہت جمع کرا کے کئی طرح کے آتش بازی
کا بادشاہ توران ہمارے ایلچی کی سامنی تماشا کرا کر اپنی شوکت ظاہر کیے پھر حال

۷۲۱ قراولون کو امیر سونجک وغیرہ امرا کو سردار بنا کر آگے روانہ کیا کہ مخالفون سے جا کر آویزش کرین جب یہہ آگے بڑہے تو غنیم کی فوج بہے آگی کو چلے اور جنگ شروع ہوگئی ہمارے سپاہ مین سے صائن تیمور بہادر اور دانہ خواجہ پسر اباچے اور توکل بہادر باورچی اور ذوالنون بخشی اور تکل پسر تیمور توچین نے مردانگی سے بہت دمشقی ہلاک کیئے اور دست راست سے سید خواجہ پسر شیخ علے بہادر اور دست چپ سے امیرزادہ رستم مع سپاہ اونکی کومک کو پہنچے اور جنگ اور زیادہ بڑہے اور طرفین سے اوازہ نقارہ کا فلک پر پہنچا یہان تک کہ تائید الہی سے فوج ملک فرج کے ہزیمت کہا کر شہر مین گہس گئے اور بہاگتی ہوئی بہت لوگ قتل ہوئے اور اکثر کو زندہ دستگیر کر لائے مین نے اونکو نہایت تحسین اور آفرین کی اور واسطے شگون کے تمام اسیرون کو اور سردوان اور تیمور تاش اور جو کہ حلب کے قلعومین گرفتار ہوئے تہے قتل کیا جب رات ہوئے تو مین نے سپاہ کو تاکید کے کہ ہوشیار اور چوکس رہین

ذکر امیرزادہ سلطان حسین کی چلی جانی کا بیہوشی مین پاس ملک فرج کے

ازرا سے رات کو عجیب ماجرا پیش آیا اور وہ یہہ ہے کہ مین نے بتاکید منع کیا تہا کہ کوئی شراب نہ پیوے چنانچہ تمام لشکر مین کوئی نہین پیتا تہا اب بعد فتح ولایات کے کچہہ شراب امیرزادہ سلطان حسین کے ملازمون کی ہاتہہ لگئے امیرزادہ نے وسوسہ شیطانی سے پی لی پہر عین مستے مین یہہ سوچے کہ مجہسے یہہ امر خلاف حکم امیر کے صادر ہوا ہی اگر اغنا کسینے میرا یہہ حال امیر سے ظاہر کیا تو دیکہئے کیا عقوبت مجہہ پر گذرے اس وہم سے آدہی رات کو معہ چند یاتے خودرای کی سوار ہو کر قلعہ دمشق کے دروازہ پر پہنچا جب شامیونکو امیرزادہ کے آنی کی خبر ہوئے تو اونہونے جانا کہ اب بارادہ استمارہ تہکایہہ تردد ہنگو

۲۳۰ کہ ہمارے لشکر ہیکران نے مدت تک کہایا

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا واسطے تسخیر دمشق اور ممالک شام کی

وہان سے مین نے شیخ نورالدین اور امیر شاہ ملک اور امیر سونجک وغیرہ امرار تومانات کو جنکا سب لشکر تیس ہزار تہا دمشق کیطرف روانہ کیا اور چونکہ بعلبک دامن کوہ مین واقع تہا جاڑا اور بارش برف کے شروع ہوگئی تہی اسلئے کچہہ توقف کرکے دمشق کو روانہ ہوا اور ایک منزل جاکر اوسکے دن تیسرے جمادالاول کو شہر کرک مین جاکر سعادت زیارت روضہ منورہ حضرت نوح پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے حاصل کی اور بہت خیرات وہانکے مجاوروں کو دیے اور بطرف دمشق کیے روانہ ہوا اور وہ امرار جو چند روز پہلے ناراج کی لئے تعین ہوئے تہی غنایم بیشمار لیکر اثناء راہ مین آملے اور سوقت یہہ سنا کہ اسعرصہ مین کہ مین ولایت شام کو متوجہ ہوکر قلعونکے تسخیر مین مصروف تہا دلی امرا نے خصوصاً اہل دمشق نے روز بروز حقیقت حال لکہہ کر ملک فرج کے پاس مصرکو بہیجا اور اوسکو واسطے حفاظت ولایت اور جنگ اور آراستگی لشکر کے برانگیختہ کیا یہان تک کہ بموجب تحریر اہالے شام کی ملک فرج مصر اور شام کا لشکر بیشمار لیکر دمشق کو روانہ ہوا اور نہایت آراستگے سے معہ اسباب جنگ وہان پہنچا اور آپ قلعہ مستحکم کرکے منتظر ہے جب مین نے یہہ حال سنا تومین بہے آراستگے اور آہستگی اور احتیاط سے روانہ ہوا اسعرصہ مین اوسکا عجیب فریب پیش آیا مفصل یہہ ہے کہ ملک فرج نے آنکا قلعہ سے فارغ ہوکر مسمی انا نے کی اغوا سے ایک فریب کیا تاکہ کسے فریب سے مجکو ضایع کرکے بیچ جادیے ایک بدذات زبان ناپاک آدمی اور ویسی ہی اوس کی ساتہہ کرکے بطور ایلچی کے میرے پاس بہیجا اور خنجر زہر کے بجہے ہوئے دونو کو دیدئے اس دغا

خیال کرینگے اسلئے امرا کا کہا نمانا اور حمص کیطرف متوجہ ہوا جب قراول حمص مین 9
پہنچے وہان جاکر ہر ایک ادنے اور اعلے کو نصیحت کی کہ اگر تمکو اپنے نجات منظور ہے تو اطاعت
اختیار کرو تاکہ لشکر کے صدمہ سے تمہاری جان و مال ننگ ناموس محفوظ رہے اور نہین تو
جو اور شہرونکا قتل اور غارت سے حال ہوا ہی تم سے اوسکی منتظر رہو اہل حمص از بسکہ
سعادتمند تہے انہونے قراولونکی نصیحت قبول کی اور اوس ولایت کی رئیس اور سردار
پیشکش لائق نقد جنس گہوڑے اونٹ لیکر استقبال کو آئے اور ربیجر تمام مطیع ہوگئے
مین نے بہی رحم کہا کر انکو امن دیا اور شہر حمص مین جاکر ایک اکبر کو انکا نگہبان کر دیا
اطاعت کی سبب شہر والے لشکر کی صدمہ سے بچگئے

ذکر قلعہ بعلبک کے تسخیر کا

حمص کو مسخر کرکے مین نے شہر بعلبک کے طرف عزم کیا ایک منزل طے کرکی شہر زرین مین
مقام کیا اور اسمنزل سے فوج آراستہ جدا کرکے ساحل کی طرف تعین کے تاکہ جاکر قلعہ
وحیدہ اور بیروت کا مسخر کرین اور مین بعلبک کو روانہ ہوا جب نزدیک آیا تو
وہانکے باشندے اور کوتوال مال اندیش ملازمت کو آئے اور پیشکش اور تحفے لائے
و کنجے قلعہ کے ملازمون کے حوالہ کی پہر مین شہر کے اندر قلعہ کے سیر کی واسطے سوار ہوا
قلعہ نہایت استوار معلوم ہوا جو دیکہتا تہا حیران ہوکر انگلے دانت سے کاٹتا تہا یہہ قلعہ
تمام بڑی بڑی پتہرون سے بنا ہوا تہا ایسا کہ مین نے ایک پتہر نپوایا تو ایک طرف سے اٹھائیس
گز اور ایکطرف سے سولہ گز تہا اہل شہر سے مین نے پوچہا کہ یہہ کیسے بنایا ہے عرض کیا کہ
ہمکو اس قلعہ کا تحقیق معلوم نہین لیکن بلحاظ اسکے بنیاد کے یون مشہور ہے کہ حضرت ۴
سلیمان کا بنایا ہوا ہے کیونکہ بجز دیو ونکے آدمیون سے ممکن نہین ہے کہ ایسے عمارت بنا سکین
اور اس قلعہ مین سے سوائے اور غنایم بیشمار کے اتنا غلہ اور روغن میوہ ہاتھ آیا

کو جواب دستیاب ہوئے ہی حلب کے قلعہ مین محفوظ رکہین اور مین آپ توکلاً ولایات شام کو توجہ
ہوا اور کئی روز پیشتر مین نے پیر محمد خلف امیرزادہ عمر شیخ اور امیرزادہ ابوبکر اور امیر
سلیمانشاہ اور امیر سونجک وغیرہ امراء کو مع لشکر شہر حمص کیطرف روانہ کیا تہا اونہون نے
وہان جاتے ہی پہلی دن شہر کو غارت کیا لیکن قلعہ وہان کا ازبسکہ مستحکم تہا اوسدن
مفتوح نہوا اوسکا محاصرہ کرکے عرضی حضور مین روانہ کیے اونکی عرضی پہونچتے ہی جلد
سی مین نے شہر حمص کیطرف متوجہ ہوا رستہ مین کئی قلعہ مستحکم ایک ایک دن مین مسخر کرکے حمص مین
پہنچا حصار والے آراستگی اور کثرت فوج کے دیکہتے ہی سست ہوگئے لاچار اطاعت
اختیار کیے اور پیشکش اور تحفے لیکر قلعہ سے باہر امیرزادہ پیر محمد کے پاس آئے عجز ظاہر کرکے
اوسکی معرفت جان بخشی اور امن مانگا امیرزادہ اونکو مع پیشکش درگاہ مین لایا اور شفاعت
کی مین نے امیرزادہ کی خاطر اونکو معاف کیا اور آدمی قلعہ مین بہیجکر وہان کا تمام نقد اور
جنس جمع کرایا پہر مین نے وہ غنیمت بیشمار امیرزادہ پیر محمد اور امیرزادہ ابوبکر اور
اونکے لشکریون کو جو اونکے ساتہ تہے عنایت کی اور اوس سرزمین سبزہ و خوش ہوا مین
واسطے استراحت لشکر کے کئی مقام کئے اور وہان اپنے لئے محل نہایت عالی تیار کرایا
اور اکثر امراء نے بہی اپنے اپنے لئے مکان تیار کرائے اوسوقت امراء نے متفق ہوکر
دربار مین یکدل اور یکزبان ہوکر عرض کیا کہ امیر کو معلوم ہے کہ سپاہ کئی سال سے سفر
جنگ جدال مین مصروف ہے اور اگر قلعہ گیری سے امیر کی دل مین ہے تو اب طرابلس کی طرف
جاکر یہہ موسم سرما کی کنارہ دریا سے طرابلس کی بسر کرین تاکہ لشکر اور گہوڑے آسودہ
اور توانا ہوجاوین پہر جب موسم بہار آئے آراستگی اور آسودگی سے یورش
کرین یہہ مشورہ امراء کا اگرچہ موافق صلاح کی تہا لیکن میرے دل مین یہہ آیا کہ اگر مین
اب دشمنونکے تسخیر سے باز رہتا ہون تو اونکو فرصت ملجاویگے اور وہ میری سستی کا

تیمور سے

اور تمکو معلوم ہے کہ تسخیر کی وقت سامنی تلوار کی آنچ کی تر و خشک کچھ باقی نرہیگا اور وبال
اتنی مسلمانون کی خون کا تمہاری گردن پر ہوویگا تمکو مناسب یہہ ہے کہ ناحق خونریزی سے
بچکر او قلعہ ملازمان درگاہ کی حوالہ کرو اپنی اور بندگان الہی کی حال پر رحم کرو اور سودون
اور تیمور تاش یہہ پیغام سنکر مسکنت اور بیچارگی کی ساتھ ہمراہ سادات اور قضات اور علما
اور مشایخ کے قلعے سے باہر آئے اور صاحبقرانی منع کیا کہ سادات کو آسیب نہ پہنچے او سودون او
تیمور تاش کو معہ ایکہزار سردار کی امرا پر تقسیم کرکے زنجیر بند کرا دیا اور امیر جہانشاہ
کو دروازہ پر واسطے ضبطی اموال کے بٹھا دیا اور کنگرہ قلعہ کی گرادئی اور امرا سیدون
آتش بوغا دوات دار عمدہ اہل قلعہ کا گرفتار ہوا تہا او سکو سیدون نے ملک فرج کی
پاس بہیجا اس پیغام سے کہ تائید الہی سے قلعہ حلب کا مفتوح اور سودون اور تیمور تاش
امیر الامرا دمشق اور حلب کا معہ اور سرداروں کی اسیر ہوا اگر تجھکو اونکے خلاصی منظور
ہے تو التمس ہمارے ملازم کو جو اتفاقا تمہاری یہان قید ہوا ہے خلاص کر دو مین اونکو خلاص
کرونگا اور آتش بوغا کو ایک مدت مقرری پر رخصت کیا کہ جواب لے آوی اور مین
واسطے سیر قلعے کے سوار ہوا اور وہان سے تمام خزانہ اور دفینہ جو ملوک پیشین نے سالہا
سال مین وہان جمع کیا تہا سب نقد اور جنس کہ بیشمار تہا جمع کرایا جب وہ سب جمع ہوا
مین نے اوسیوقت امرا اور لشکر کو انعام دیدیا اور پندرہ دن تک حلب مین جشن کرکے
ہر روز امرا اور بہادرونکو جنہونے اس یورش مین شمشیر زنی کی تہے کلاہ زردوز
کمر خنجر مرصع شمشیر ترکش گہوڑے زرین زین خلعت زرین اور انعام دیگر خوشدل اور
سربلند کرتا رہا پہر اس تسخیر سے خاطر جمع کرکے سید اعز الدین اور ملک بہرام گری اور امیر
موسی پسر امیر توسے بوغا اور شاہ شاہان والے سیستان اور پیر پیان تیمور اور سلطان
ملک اور مراد تومین اور نامندہ بہادر اور شیخ عمر توابچی کو تعین کیا کہ بہرا اور تغمایم

۲۲۹ اور تیمور تاش حلب کے قلعہ میں متحصن ہوئی مین نی اوسی وقت قلعہ کا محاصرہ کیا قلعہ
نہایت استوار تہا بنیاد سے اخر دیوار تک بڑے بڑے پتہر لگی ہوئی دیوار بہت بلند
خندق جو ئی تک گہری پانی سی لب بریز تیس گز کے چوڑی جسمین کشتے پہرتی تہی اور خاکریز
قلعہ تہ خندق سے دیوار تک سو گز کا اسطور بنایا تہا کہ برگز اوسکے او پر جانا ممکن
نہین تہا جب سدون اور تیمور تاش نے اوس قلعہ مین گہس کر استحکام کیا اور آلات
اسباب جنگی منجنیق حتے نفط کے اور اور ہتیار قلعہ داری کی اور اذوقہ کئی سال
کا جمع کر رکہا تہا اس بہروسہ پر مغرور ہو کر برج اور بام قلعہ کے جنگی لوگون سے
آراستہ کر کے تیر اندازی اور آتش بازی اور پتہر منجنیق سے مارنی شروع کی اور
مین نی اوسوقت امرا کو گرد قلعہ کے جنگ اور کوشش مین مصروف کیا اطراف
وجوانب سی قلعہ کا خوب محاصرہ کیا اور تیرون سی مخالفونکو قلعہ سی سر نہ اوٹہانے
دیا اور کاریگرون سی منجنیق برپا کرا کر پتہر قلعہ کے اندر مارنے شروع کئے اور نقبچیون
نی خندق تک نقب لگا کر خندق کا پانی نکال دیا اور بعضے خندق کو تر کر قلعہ کے ۴
خاکریز تک جا پہنچے اور خاکریز کو توڑ کر بیٹہنی کے جگہ نکال کر نقب زنی مین مشغول
ہوئے قلعہ والون کو جب نقب کی خبر ہو گئے تو وہان سی پانچ آدمی جان ہاتہہ پر لیکر
قلعہ پر سے طناب پر کو اتر کر جنگ کو آئے یہہ نقب زن سات تہے آن پانچونکو
تیرون سے جہان دیا اہل قلعہ نے یہہ حال دیکہتی ہے اونکو خوف کے مارے اور کہیچ
لیا پہر کسیکو یہہ طاقت نہوئے کہ روبرو آوے اور نہایت خوف اونکی دلین بیٹہہ
گیا اب اہل قلعہ کو معلوم ہوا کہ ہمارا ہر بات مین خدا تعالے مددگار ہے اور ہمین
ایک آدمے کی پائی سدون اور تیمور تاش کو قلعہ کے اندر کہلا بہیجا کہ ہمیں تہا کہ
اور قلعہ کشائی تمنی سنے ہو گئے اور انشاء الله تعالے جلد یہہ قلعہ ہم مفتوح کرینگے

ابو بکر گھوڑا اوٹھا کر مخالفون پر جا پڑا اور نہایت مردی سی دشمنون کو پراگندہ کر کے ۲۵
بھگا دیا اور دست چپ سی امیرزادہ سلطان حسین اور امیر جہانشاہ نے حملہ کر کے
افواج دست راست دشمن کی پریشان کر دی اوسوقت مین فوج قول کے امرا نے دلاوری
دی انہونے ہاتھیونکو آگے لیجا کر غنیم کے قول پر جہان تیمور تاش اور سودون وغیرہ امرا
نامدار تھے حملہ کیا بہادر تصدیق سند تیر اور تلوار اور لکڑ شمشیر کے مثال مخالفون مین گھس گئی
اور جنگ عظیم پیش آئی اکثر سپاہ غنیم کے ہلاک ہو گئے اور باقی ہمراہ تیمور تاش اور
سودون کے ہزار خرابی کی ساتھ طرف دروازہ نقوصیہ کے بھاگ گئی اور کچھ
زندہ اسیر ہو گئے اور ہتھیار تمام غنیمت مین آئے اور جو دمشق کیطرف بھاگی وہ
سب قتل ہو گئے لیکن ایک سوار زندہ نکل گیا اوسنے دمشق مین جا کر خبر کی اور جو
لوگ حلب کیطرف گئی تھی جان کی خوف سے دروازہ پر آ کر ہجوم ہوا کہ حصار کی خندق
اور دروازہ پر اوپر تلے گر کر مر گئے اور خندق مردون سے بھر گئی اور دروازہ بھی
مردون سی بند ہو گیا اور شہر کے اندر سے ہجوم ہوا اور اون پر ہماری سپاہ جا پہنچی
پھر حلب والی اتنی قتل ہوئے کہ کوچے شہر کے بند ہو گئے ایسا کہ قدم چلنے والونکا مردون ۲
پر پڑتا تھا اور فرودگاہ مخالفون کی جو واسطے جنگ کے باہر آ کر خیمہ برپا کئے تھی غارت
کی بہت مال اسباب تاراج ہوا اور مین واسطے تسخیر شہر کے متوجہ ہوا اسی دن گیارہوین
تاریخ ربیع الاول کے سنہ آٹھ سو تین ہجری ہفتہ کی دن حلب مفتوح اور تمام
لشکر شہر مین داخل ہو جسکے اہل آئے وہ لشکر مار آگیا اور تمام زن و بچہ حلب کے اسیر
ہوئے اور تمام شہر تاراج ہوا اور زر نقد جواہرات مرصع اجناس نفیس دیبا
کمخواب مخمل صوف سقرلات ظروف طلائی نقرئی گھوڑے اونٹ بیشمار ہاتھ
آئے اور تائید الٰہی سے اس لشکر بیشمار اپنے سی زیادہ کو شکست دیے اور شہرون

۲۲۴ باندہ کر جنگگاہ سے لی آیا اور امیرزادہ کے ملازمون نی بہی جرأت کرکے دو سوار گرا کر
دستگیر کیئے آخر مخالف تہوڑے سپاہ کی یہہ مردانگی دیکہہ کر بہاگ گئی اور اوسہی دن امیرزادہ
ابوبکر بہی ساتہہ سوارون سے جدا ہوکر آگے دشمن کے لشکر گران سے روبرو ہوا اور
جنگ مردانہ کیے بعد حرب و ضرب کے دو نوصف اپنے اپنی جگہہ قایم رہین غلبہ کسی طرف
سے معلوم نہوا اوسدن مین نے حلب کی نزدیک رات ہوشیاری سی گذاری اگلی دن
حکم دیا کہ فوج آراستہ ہوکر سوار ہو وے اور بے حکم کوئی قدم آگے نرکہی اور فوج کو ترتیب کے

توزک جنگ کا مصر اور شام کی لشکر سی

انتظام اس جنگ کا اسطور کیا کہ امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ کو
سردار فوج دست راست کا مقرر کیا اور امیر سلیمانشاہ وغیرہ امراء کلان کو
اونکے ہمراہ کیا اور امیرزادہ سلطان اور ابوبکر کو اونکا پیشوا اور افواج دست
چپ کا سردار سلطان محمود خان اور امیر جہانشاہ کو اور امراء بزرگ اونکے ساتہہ
کیئے اور امیرزادہ سلطان حسین کو انکا پیشوا اور مین قلب مین رہا اور ہاتہی ہندوستان
کی قول کی آگے کہڑی کئی اور تمام لشکر مین سی ایک فوج جدا کرکے حکم دیا کہ کل لڑائی
کی وقت اس پشتہ پر میدان جنگ سے دست راست کو واقع تہا کہڑی رہین اگرچہ
مخالف کو ہزیمت ہو وے پر یہہ بدون حکم کے اپنی جگہہ سی حرکت نکرین اسطور فوج
کو مرتب کرکے پہر مین اپنی بارگاہ کو چلا آیا رات ہوشیاری سی گذار کر صبحدم واسطے
جنگ کے سوار ہوا اور جسطور پہلے دن مقرر کیا تہا اوسہی وضع لشکر اور امراء
اور امیرزادہ قایم ہوئے مصر اور شام کے لشکر نی بہی اپنے جگہ سی حرکت کیے جرانغار
اور برانغار سردار اور لشکر بے پایان نہایت آراستگی سے روبرو ہوئے اور
بدا ندازہ کرس اندر کوزکہ کا علمدہ ہوا دست راست کیطرف سے پہلی امیرزادہ

شہور رہے

شہرون کے ساٹھہ ہزار قصبہ اور گانو آباد ہین اگر ہر قصبہ اور گانو سے چار چار سپاہی جنگی
جمع ہووین تو خیال کرو کتنا لشکر جمع ہو جاویگا اور تیسرا وہ کہ پناہ خیمہ ہے اور ہماری قلو
سے بہر حال چونکہ انجام اوس جماعت بیخرد کا حسب تقدیر اسمانی کے یہہ تہا کہ ہزیمت اور جوار دیکہے
دیکہین کسی طور تیمور ناصح کی نصیحت نا مانی یہہ نہ سمجہی کہ فتح و ظفر ہے اور شکست اللہ تعالے کی قبضہ
مین ہے جب دو صفین مقابل ہوگئین دیکہی کسکا ستارہ مساعد اور کسکا نامربوط ہوتا ہے
اشتہ تیمور نے قدم ہمت آگے کر کے یہہ یقین کرلیا کہ وہ ہی فتح کرینگے اور انجام کار ہمی کا قبل
ہوگئی آخر سب ہی دانا فال کے اور مشورہ یہہ ٹہہرا اگر اگے بیگانہ لشکر آوے تو حلب کے قلعہ
مین کہ نہایت مستحکم ہے بیٹہہ جاؤ اور قلعہ سے باہر نہ آؤ اور مین شہر غناب سے عنایت
الہی پر تکیہ کر کے حلب کیطرف کوچ کیا اور جلد جلد دو منزل مین چہہ چہہ سات سات کوس
چلا پہر امرا کو آگاہ کیا کہ ہر وقت ہوشیار اور چوکس رہنا اور یہہ مقرر کیا کہ آدہ کوس
سی زیادہ رستہ نچلینگا اور ہر یک منزل مین واسطے احتیاط کے لشکر کے گرد خندق تیار کیے
اور خندق سی اندر تختے اور لکڑیان گاڑ کر قلعہ سا بنا لیتے اس طریق سی ایکدن کا رستہ
ایک ہفتہ مین طے کیا اور رات کو سپاہ سے یہہ ہر خوب ہوشیار رہتے یہہ خبر حلب مین پہنچی
ازبسکہ وہ اہالی ایسے پیلے کی سی غافل تہے نیز کہا اس دیر کرنیکو خوف کا خیال کیا اس باعث
سے مخالفون نے دلیر ہو کر یہہ ٹہرایا کہ جنگ صف کیے کرینگے پہلی مشورہ کو توڑ کر واسطے
جنگ میدان کے خیمہ قلعہ سے باہر برپا کیے اور مین یہہ خبر سنکر نہایت خوش ہوا کہ کمی
جو بات اس دیرنگ کرنے مین سوچ ہے وہ ہی ہو گئے اور نوین تاریخ ربیع الاول
کے جمعرات کو حلب کے نزدیک آیا اوسی وقت امیرزادہ سلطان حسین چند سپاہ سے
اپنے ملازم لیکے فوج مخالف کے قراول سے مقابل ہوگیا باوجودیکہ دشمن آراستہ تہے
اور یہہ تہوڑے سے بلا توقف اپنے مخالف پر حملہ کرکے ایک سوار نیزہ سے گرا دیا پہر شکست

توزک

۲۷ سلاطین مین سے جو اوسکا مطیع نہین اور آج ممالک ایران توران خوارزم ترکستان خراسان
زابلستان طبرستان عراقین فارس گرجستان آذربایجان ہندوستان دیاربکر شروان ارزروم
ارزنجان مع توابع و مضافات اوسکے تصرف مین ہین اور ہر مملکت مین اوسکا کمترین بندہ
قابض ہے اور ہر ولایت سلطان ذی اقتدار سے لی ہی اور تمنے سنا ہوگا کہ دو دفعہ
دشت قپچاق مین آکر تقتمش خان کا کیا حال کیا اور تمام دشت قپچاق اور دشت جتہ اور
مغولستان اور ختن اور کاشغر حدود ختا اور روس تک اوسکے فرزندون نے مسخر کیا ایسے
ایسی صاحب اقبال سے الجھنا اپنی ہاتھون اپنی کہلیان مین گویا آگ دینی ہے اور بلا مین مبتلا
ہونا ہے میری خیال مین تو مناسب یہہ ہے کہ رسم بیرخاش کا ترک کرکے صلح کی چاہئی اور
سادات اور علماء کو جو اوسکے یہان معزز ہین جلد اسلیے شفاعت کی اور حسب مقدور
پیشکش اور تحفہ بہیجا جائے اور خطبہ اوسکا اوس کی نام کا جاری کرنا چاہئی اور استدعا
کرین کہ وہ اس مملکت سے جلد مراجعت کریں تاکہ یہہ ولایت فساد سی محفوظ رہے —
امرا نی تیمور تاش کے باتین سنے جو لوگ دانا تہے اونہون نی اوس کی رای پسند کی اور جو
لوگ احمق اور مآل کار سے غافل تہے خصوصاً سدرون حاکم دمشق نی کہ ایک جوان نا
اور مآل اندیشی سے عاطل تہا اونکے خیال مین یہہ بات نہ آئی اور تیمور تاش کو ملامت
کرنیلگا کہ تو ڈر کا مارا یہہ باتین کرتا ہے اور لاف گزاف شروع کی کہ جن ممالک کا تو نے
نام لیا کہ امیر تیمور کے تصرف آگئی ہین ان ولایتون کی قلعے اور شہرون کو ہمارے
شہرون اور حصار سی کچہہ مناسبت نہین ہے کیونکہ وہان کے قلعہ اینٹ کے بنی ہوئے
ہین اور ہماری مملکت مین قلعے پتہر اور گچ کے نہایت مستحکم ہین کہ اونکو مسخر کرنا سالہا
سال مین بہی میسر نہوویگا اور اگر اونکے کثرت سپاہ کا خوف ہی ہمارا بہی لشکر اونسے
کم نہین ہے بلکہ زیادہ ہوگا کیونکہ سوای لشکر قلعے نوکر کہ ہماری مملکت مین بکثرت

۱۷ ڈیرہ کے پاس پشتہ پر برپا کیے پہلا پتھر کہ اس منجنیق سے قلعہ کیطرف پھینکا اتفاقاً قلعہ کے اندر
کا منجنیق اسکے صدمہ سے شکست ہوا اور اوسوقت امیرزادہ رستم جسکو فارس سے مع
لشکر بلایا تھا آگیا اوسکو قلعہ کے ایک جانب پر تعین کیا اور نقب سازون سے قلعہ کے
ہر یک طرف نقب تیار کرائے اونہونے تھوڑے سے مدت مین بنیاد قلعہ کے خالی کر کے لکڑے
کا سہارا لگا دیا اور منجنیق سے پتھر مار کر عمارت اندر کی سب گرا دیے اور دیوار قلعہ کے
پتھرون کے صدمہ سے سست ہو گئی جب اہل قلعہ کے تنگ ہوئے مقبل نے یہ تباہی دیکھ کر
امان مانگا کہ اگر جان بخشی ہووے تو قلعہ ملازمون درگاہ کو حوالہ کرون مین نے اوسکے
درخواست سنکر یہہ کہا کہ انشاء اللہ تعالے قلعہ فتح کر کے تجھکو قید کرونگا پھر معاف کر دونگا
تا کہ مصر اور شام والے یہہ نجانے کہ قلعہ جیتنے کا قہراً فتح نہین کیا قلعہ دار نے دیدیا ہے آخر
اٹھوین تاریخ صفر سنہ الیہ کے اتوار کو نقب مین آگ دیے اور برج اور دیوار گر
گئے مقبل یہہ حال دیکھتے سادات اور علماء اور مشائخ شہر کو لیکر امیرزادہ شاہرخ کی
پاس گیا اور امیرزادہ کو شفیع کیا امیرزادہ نے درگاہ مین آکر اوسکے جان بخشی
چاہے مین نے امیرزادہ کے خاطر سے معاف کر دیا اور سادات اور علماء و مشائخ
کو خلعت دیکر رخصت کیا اونہونے دعا کیے اور میرے نام کا خطبہ شہر کے مساجد
مین پڑہا اور سپاہ کو مین نے اہل شہر کے مزاحمت سے منع کر کے داروغہ اسلیے
محافظت کے تعین کر دیا پھر یہان سے بخاطر جمع شہر عنتاب کو متوجہ ہوا یہان کا
قلعہ بھی نہایت مستحکم پتھر اور گچ کا بنا ہوا نہایت بلند تھا اور خندق تیس گز گہری
ستر گز چوڑی تھے اور اوسپر سامنے دروازہ کے پل بنا رکھا تھا اور خاک
ریز قلعہ کا کھود رکھا تھا ایسا کہ ایک سوار فراغت سے چلا جا اور ہر کنگرہ مین
تیر انداز اور سنگ انداز ہتیار رکھے تھے جب مین اوس شہر مین آیا تو قلعہ دار

419 اور شام آراستگی سپاہ اور استحکام قلعہ اور کثرت لشکر اور شان شوکت مین مشہور تہا
اگر یہہ یورش ان دلون موقوف کر کے سپاہ کو اپنے اپنی ڈیرہ کی اجازت ہووی تاکہ وہ
چندے استراحت کر کے پہر آکر مسخر کرین تو نہایت مناسب ہے مین نے جواب دیا کہ اس صورت
مین سمجہا جو ہم پیش آسی ہے ہمیشہ عنایت الہی پر تکیہ رہا ہی نہ کثرت اور آراستگی لشکر اور ہمیشہ
درگاہ ایزدی سے نصرت مانگکر فتح کو داد الہی جانتا رہا ہون پس اس صورت مین اب
ہے اس یورش مین سمجہا اور سمجہو لازم ہے کہ توکل ہے اللہ تعالی سے فتح چاہین امرا اس جواب
سی سر اعتقاد دراسخ دیکر دعا اور ثنا کر نیلگی اور ممالک مصر اور شام کی تسخیر پر جزم کرکے
اور مین نے لشکر مرتب کر کے مصر اور شام کیطرف کوچ کیا اور امیرزادہ شاہرخ
کو معہ لشکر آگے روانہ کیا اور پیشے ولایت شام مین حوالے قلعہ لبتی کے جاکر وہان کا احوال
لکہا کہ قلعہ بہسنے کا نہایت استوار پہاڑ کے اوپر بنایا ہے اور اوس کے اطراف پر
ایک درہ ہے پانی کا بہرا ہوا ظاہرا نزدیک عقل کے اوس کی تسخیر دشوار ہے البتہ
اقبال امیر کا اردشکو فتح کریگا یہہ حال امیرزادہ کے عرضے سے دریافت کرکے مین نے
اوس قلعہ کے نزدیک جاکر ایک بلند پشتہ پر ڈیرہ کیا اور قلعہ کو خوب غور سے دیکہہ کر
مستحکم پایا اور امرا کو حصار کی تسخیر پر مصروف کیا امراء نے ہجوم کر کے پہلی ہی مین
مفتوح کر کے شہر مین داخل ہوئے اور غنیمت بیقیاس حاصل کی اور متصل جو ملک
فرخ کیطرف سے قلعہ دار تہے کا تہا استحکام قلعہ اور کثرت جمعیت اور ادوقہ
اور آلات جنگ پر مغرور ہو کر قلعہ کو مضبوط کر کے جنگ مین مصروف ہوا اور
منجنیق قلعہ کے اندر برپا کر کے ایک بڑا پہار سے پتہر میرے خیمہ کیطرف اوس پشتہ سے
پہینکا وہ پتہر پشتہ مین لگ کر لڑہکر میرے خیمہ مین گیا اس حال سے مجہکو غصہ آیا مین نے
سپاہ سے خوب محاصرہ کرا کر ہر ایک طرف منجنیق برپا کرائے اور ایک منجنیق اپنا

اے کہ نامہ کو دیکھتی ہے ایلتمس کو روانہ کرو ایسا ہو کہ شیطانون کے اغواے سے ارادہ
فاسد دلین آوے اور وہ باعث اوس ملک کے مصیبت کا اور باعث ہمارے
لشکر کشی کا ہووے تمام ملک مصر اور شام کا پامال اور خون کے ہزار مقتول کا تمہارے
گردن پر ہوویگا والسلام یہہ نامہ مہر کرکے دانا ایلچیوں کے ہاتھ فرخ کے پاس بھیجا جب
یہہ ایلچے حلب مین آئے وہان اونکو قید کرکے فرخ کو اطلاع کیے فرخ نے اپنی باپ
کے طریقہ کے موافق اونکو حلب مین قید رکھا جب مین نے یہہ سنا اگرچہ یہہ امر والیان
مصر سے بعید نہین ہے کیونکہ برقوق غلام چرکس نژاد تہا اپنے آقا والے مصر اور
شام کو غدر سے قتل کرکے اوس جگہ حاکم ہو گیا تہا پس جو شخص رسم سلطنت کے
نجانتا ہو اگر اوسی ایسے کردار عمل مین آئین تو کیا عجب ہے فرخ کہ غلام زادہ ہی تہا
ایسا بد افعال ہوگا جو مناسب سلطنت کے نہین انتقام ان امور کا واجب
جانکر واسطے تسخیر ولایت اور استیصال فرخ کے عزم کیا یہان تک کہ ایلدرم بایزید
سے یہہ پیغام جو مذکور ہوا آیا اور اوس کے مملکت سیواس اور ملیطہ پر مین نے حملہ
کیا لیکن کوئے حرکت اوسسے عمل مین نہین آیے تہے

ذکر مملکت مصر اور شام کی تسخیر کا

جب مین نے ممالک مصر اور شام کا عزم کیا تمام امراء نے عرض کیا کہ امیر
کبیر نے اب ارادہ تسخیر مصر اور شام کا کیا ہے اور امیر کو معلوم ہے کہ سپاہ
مین سپاہ نے ہندوستان کے یورش مین کتنے محنت کہنچے ہے پہر گیارہ مہینے کے بعد کہ
ہند سے مراجعت کے ابہی ماندگے سے اسودہ نہین ہوئے تہے کہ یورش ایران
کی پیش آئے اور ولایت گرجستان کے تسخیر مین کیا کیا جانفشانی عمل مین آئی
پہر ولایت سیواس اور ملیطہ کے فتوحات مین کیسے کوشش کیے اب کہ ممالک مصر

۱۰ ۷ کنامہ کو دیکھتی ہے ایلتمس کو روانہ کرو ایسا ہو کہ شیطانون کے اغوا سے ارادہ
ناسد دلین آوے اور وہ ہے سبب اوس ملک کے مصیبت کا اور باعث ہمارے
لشکر کشی کا ہو پہر تمام ملک مصر اور شام کا پامال اور خون کئی ہزار مقتول کا تمہارے
گردن پر ہوویگا والسلام یہہ نامہ مہر کر کے دانا ایلچیونکے ہاتہ فرخ کے پاس بہیجا جب
یہہ ایلچے حلب مین آئے وہان اونکو قید کر کے فرخ کو اطلاع کیے فرخ نے اپنی باپ
کے طریقہ کے موافق اونکو حلب مین قید رکہا جب مین نے یہہ سنا اگرچہ یہہ امر والیان
مصر سے بعید نہین ہے کیونکہ برقوق غلام چرکس نژاد تہا اپنے آقا والے مصر اور
شام کو غدر سے قتل کر کے اوس جگہ حاکم ہو گیا تہا پس جو شخص رسم سلطنت کے
نجانتا ہو اگر اوسی ایسے کردار عمل مین آئین تو کیا عجب ہے فرخ کہ غلام زادہ ہی یقینا
ایسا ہے بد افعال ہوگا جو مناسب سلطنت کے نہین انتقام ان امور کا واجب
جانکر واسطے تسخیر ولایت اور استیصال فرخ کے عزم کیا یہان تک کہ ایلدرم بایزید
سے یہہ پیغام جو مذکور ہوا آیا اور اوس کے مملکت سیواس اور ملطیہ پر مین نے حملہ
کیا لیکن کوئے حرکت اوسسے عمل مین نہین آیے تہے

ذکر مملکت مصر اور شام کی تسخیر کا

جب مین نے ممالک مصر اور شام کا عزم کیا تمام امراؤنے عرض کیا کہ امیر
کبیر نے اب ارادہ تسخیر مصر اور شام کا کیا ہے اور امیر کو معلوم ہے کہ ما لشکر
مین سپاہ ہندوستان کے یورش مین کتنے محنت کہینچے ہے پہر گیارہ مہینے کے بعد کہ
ہند سے مراجعت کیے ابہی ماندگی سے اسودہ نہین ہوئے تہے کہ یورش ایران
کی پیش آئے اور ولایت گرجستان کے تسخیر مین کیا کیا جانفشانی عمل مین آئی
پہر ولایت سیواس اور ملطیہ کے فتوحات مین کیسے کوشش کیے اب کہ ممالک مصر

تیمور سے

گذر چکا ہیہ جب شیخ موصوف رحمۃ میں آیا تو برقوق کے گماشتون نے اوسکو وہان روککر ۱۱
احوال برقوق کو لکہا از بسکہ برقوق عقل سے بے نصیب تہا سلطان جلائیر کے انواسی شیخ
کو معہ اور مسلمانون کے جو اوس کی ساتہہ تہے شہید کیا باوجودیکہ آئین سلاطین مین اور
عقل کے موافق ہیہ ایلچیونکا قتل کرنا روا نہین اور تعجب یہہ ہے کہ سلطان محمد خوارزم
نے کہ ایلچی چنگیز خان کی اور سوداگر قتل کیئے تہی اور اس عمل کی شامت سی کیا بلا اوس پر
آئی تہی بہت مشہور تہا اب ملک برقوق سی بہی یہہ ہی عمل ہوا اور ہوا الغرض جب قضاء
الٰہی جاری ہوتی ہے باوجود اتنی تقدیر کا کیسے حال مین ظاہر ہونے لگتے تو جلی الدعا
اوسکے عقل کہو دیتا ہے اور رستہ صواب کا اوسکو نہین سوجہتا پہر ایسا عمل ناصواب
کرتا ہی کہ اوس کی وبال مین گرفتار ہوتا ہے اسیلئے برقوق سے یہہ عمل ہوا پہر ایک اور
بیوقوفی اوسی یہہ ہوئی کہ جب مین بعد فتح عراق اور عرب کے دربند باکو کے رستہ
سے واسطے تنبیہ تقتمش خان اور استیصال جرکس اور اروس کی دشت قبچاق کو گیا
تو ایلتمس توجین کو اونیک مین چہوڑ گیا تہا اتفاقاً ایلتمس نے قرا یوسف ترکمان کی قوم
پر تاخت کی اور جنگ عظیم پیش آئی ایلتمس گرفتار ہوگیا قرا یوسف نے اوسکو
مصر کو برقوق کے پاس بہیجدیا برقوق نے ایلتمس توجین کو قید کیا میرے پاس نہ بہیجا
اور اوس کی شامت کا کچہہ خیال نکیا یہہ امور میرے دلمین گرہ تہی اور اسکا انتقام
میرے دلمین تہا آخر برقوق مرگیا اور فرخ بیٹا مصر اور شام کا حاکم ہوا اب جو مین
ملیطہ کے تسخیر مین مشغول تہا نامہ نصیحت آمیز فرخ کو یہ لکہا کہ تیرے باپ نی حماقت
سی بہیجلا ہمارے ایلچیونکو قتل کرکے ناحق خون اپنے گردن پر رکہا اور ایلتمس ہمارے
ملازم کو بے موجب قید کرکے مآل اندیشی نکی اور ہمارے پاس نہ بہیجا چونکہ وہ اب
مرگیا ہے اور حشر کو اپنے اعمال کے جواب دہی کریگا اب تم کو مناسب ہے

۱۶ ۷ حاکم ملیطہ کا تہا قاصد کے ہاتہہ روانہ کیا اسکا مضمون تہا کہ پسر مصطفے حاکم ولایت ملیطہ کا اگر اپنا
مال ناموس جان محبوب رکہتا ہے تو مطیع ہو کر ملازمت کو آوے اور نہین تو جو گذریگا تیرے شامت
ہی جب قاصد خط لیکر گیا پسر مصطفے نی جہالت سے اوس قاصد کو قید کر دیا مجکو اس حال سے
نہایت غصہ آیا اور واسطے تسخیر ملکت ملیطہ کے عزم کیا اور چونکہ پسر مصطفے حاکم ملیطہ کو طاقت
میرے مقدمہ کی نہین تہے لاچار بہاگ گیا اور مین ملیطہ مین جاکر فوج واسطے تاخت کے تعین
کیے سپاہ نی غنیمت بیشمار اور انگریزا اور گرجستانی بہت دستگیر کیے مین نی یہہ حکم دیا کہ مسلمانونسی
۴ بعد امن کی خراج لیکر لشکر پر تقسیم کر دو اور کفار نصاری نے فرنگیے ارمنے گرجے کو جتنی اسیر ہے
مین واسطی ثواب کی قتل کرو اور امیر جہانشاہ وغیرہ امرا نی جنکو مین نے واسطے تاخت
کی بہیجا تہا قلعہ کاختہ تک جا کر تاراج کیا اور ملیطہ سے کاختہ تک کئی قلعہ مسخر کیے اور اکثر
مواضع کفار کے تاراج کر کے مال اسباب بکثرت بیشمار حاصل کیا اور بعضے مطیع ہو کر دولتخواہ
ہوگئے اور اوس سرزمین کو مخالفونسی صاف کر کے ملیطہ مین چلے آئے اور غنیمت تمام حاضر کیے
مین نے وہ تمام غنیمت لشکر کو تقسیم کر دی جب ولایت سیواس حدود روم کے اور ولایت
ملیطہ حدود شام کی تائید الہی سے مسخر ہوئے تو اس فتح سے مین نی واسطے فتوحات مصر
شام روم کے شگون لیکر امیدوار ہوا اور ولایت ملیطہ سو توابع قرا عثمان ترکمان کو
کہ ہمارا اخلاصمند تہا عنایت کیے اور چونکہ بے ادبی کہ برقوق والی مصر اور شام نے کی ہمارے
بہ نسبت کی تہی اوسکا انتقام ہمیشہ میرے دل مین تہا تفصیل بے ادبی کی یہہ ہے کہ سنہ ۹۵ سات سو
پچانوین ہجری مین کہ مین نے بغداد کو مفتوح کیا تہا اور سلطان احمد جلایر بہاگ
کر برقوق کے پاس چلا گیا تہا مین نے ایلچی بہیجے کہ راہ سی نامزد ہے امیر منصوب شیخ
ساوجی کی کہ مرد دانا اور صاحب تہا اوسکے پاس بہیجا اور اوس کے ادب سے
کئی شخص دانا ہمراہ کر دیے چنانچہ تسخیر بغداد کے ضمن مین مضمون نسخہ کا اور تمام نامہ

۱۲ ۷ اور امان خواجہ وغیرہ امراء تشونات کو معہ لشکر شیخ کے تعاقب پر روانہ کیا امرانے
بہاکتون کو جاکر تمام پراگندہ کر دیا ہر یک کیسے کسی طرف بہاگ گیا اور غنیمت بیشمار لشکر کے
ہاتہہ آئے اور تمام اوس نواح کو تاراج کرکے سیواس کی پاس معہ غنایم حاضر ہوئے اور
مین نے قلعہ سیواس کے تسخیر کا عزم کیا اور وہ قلعہ بہت مستحکم نظر آیا معروض ہوا کہ یہہ
قلعہ بنیاد سے سر دیوار تک پہتر تراش کر بنایا ہے طول عرض ہر یک پہتر کا دو گز سی زیادہ
ہی اور ایک گز کا موٹا اور آثار قلعہ کی دیوار کا دس گز کا اور بلندیے زمین سی
کنگرہ تک بیس گز کے اور سات دروازہ ہین اور یہہ قلعہ سلطان علاء والدین کیقباد
سلجوقی نے کا بنایا ہوا ہی اور تین طرف مشرق شمال جنوب کی طرف خندق عریض اور
عمیق پانی سی لبریز ہے نقب لگانی ممکن نہین مغرب کیطرف جدہر ہمارا لشکر تہا نقب
لگ سکتی ہے اور مصطفے نامے چار ہزار سواروں سے جو ہر یک رستم اور اسفندیار
ہی قلعہ مین اسباب جنگ کا تمام تیار کرکے سرباتہہ پر لیے ہوئی ہی مین نے حقیقت قلعہ
کے خوب دریافت کرکے قلعہ کا محاصرہ کرایا اور منجنیق وغیرہ آلات اطراف سے
بر پا کئی اور عراق دروازہ کیطرف مورچے خندق اور دروازہ تک لیگئی
اور جس طرف نقب لگانا ممکن تہا اودہر سنگ تراشونے نقب لگا کر برج خالی
کرکے لکڑی کی سہارے ٹہرا دیا اور ہر روز جنگ تیر اور سنگ کے ہوتی تہی جب
محاصرہ کو اٹہارہ دن ہو گئے اور نقب دیوار تلے جا لگی اور برج خالی کرکے
لکڑیاں لگا دین اور منجنیق اور عرادہ سے پہتر مار کر عمارت قلعہ کے دیوارین
سست کر دیے اوس وقت مین نی سپاہ کو ہوشیار کرکے لکڑیون کو آگ لگوا دی
لکڑیاں جلکر گئے برج گر گئی اور بہادر قلعہ مین گہسے مصطفی وغیرہ اہل قلعہ یہہ حال
دیکہہ کر متحیر ہوئے تمام ایکبار گے الامان کہنی لگے اور مصطفی نی حاضر ہو کے

۷۱۲ یہہ ارادہ کیا کہ مملکت روم کیطرف چلون اخراس تبلدی فصل موسم ہی بازآیا اور یہہ قرر کیا کہ اول نامہ لکہہ کر اوسکو نصیحت کردن اگر راستے مین بمعذرت افعال ناشایستہ سے باز آوے تواتسی اور کیا بہتر ہے نہین تو پہر تامل کرکے جو لائق ہووے عمل کیا جائے اور رنجش کو بالائے طاق رکھ کر نامہ نصیحت مضمون عتاب خطاب کا ملا ہوا ایلدرم کے نام کا لکہوایا ... بعد حمد الہی کی یہہ مضمون تہا کہ اللہ تعالی اوس بندہ پر رحمت کرے جو اپنی گلی قدم باہر نکال کر اپنی حد کو محفوظ رکہے اور اللہ تعالی کا محض کرم ہی کہ اکثر بلاد ہفت اقلیم کے ہماری گہوڑے کی سم سی فرسودہ کئی اور اکثر سلاطین نامدار عالم کے طوعا وکرہا مطیع ہو کر فرمان بردار کرینگے اور حکام دور و نزدیک کے خدمتگاری کی لئے رات دن درگاہ مین حاضر مین اور بلند پہاڑ کو بہے طاقت میرے لشکر کے صدمہ کی نہین ہی اور زمین بہی افواج کی گرانی می ہلجاتے ہی اور تیرا نسب جو ترکمانیے اور سرکشی بانی پر تمام ہوتا ہے سب کو معلوم ہی اتنے ہی حال کی مناسب یہہ ہے کہ قدم سوخے اور بی ادبی کا حد سے آگی بڑہا کر کسلی رنج مین مبتلا ہوتا ہے اب تک مین یہہ سنتا تہا کہ تو اکثر اوقات کفار فرنگ کی جہاد مین مشغول رہتا ہی اسلئی واسطے رعایت اسلام کے مین دیار روم پر متوجہ نہین ہوتا تہا مبادا لشکر کا آسیب مسلمانونکو عاید ہو کر باعث خندیدگے اعداء دین کا ہووے لازم ہی کہ خودسری چہوڑکر حرف نامناسب زبان پر نہ آوے تا کہ دروازہ بلا کا کشادہ نہووے مین تو شرط نصیحت کی ادا کرچکا اگر سوای اسیکے عمل کروگے اپنی ہاتہہ پانوں مین تیشہ مارو گے والسلام جب نامہ تیار ہوا مہر کرکے ہمراہ مردم کاردیدہ کے ایلدرم بایزید کے پاس بہیجدیا جب نامہ بر نیے روم مین جا کروہ نامہ ایلدرم بایزید کو دیا شدہ کر غرور اور نخوت اوس کے سر مین اتنا پیدا ہوا کہ اون نصایح کو تکبر سے الٹے سمجہا کر جواب نامعقول دیکر رخصت کردیا جب وہ ایلچی نامہ لائے تو یہہ لکہا تہا کہ مدت سے میرا ارادہ

۱۸۱۰ الجیونیسے مین نے یہہ پوچھا کہ تمہارا قاعدہ آئین سلطنت مین کیونکر ہے عرض کیا کہ ہمارے
یہان قاعدہ سلطنۃ کا یہہ ہے کہ انجیل کے موافق عمل کرتے ہین اور بارہ عالم انجیل کے
احکام شرعیے تعلیم کیا کرتے ہین اونکے قول کی موافق امور سلطنۃ مقرر ہوتے ہین اور رسم
یہہ بات مقرر ہی کہ جب امراو کو کیسے سرحد پر معین کرتے ہین تو آدمیے زاید اوس کیے
ساتہہ جاتے ہین اور اونکا نام پوشیدہ صندوق مین اگر امیر اول مرجاویے تو دوسرا
اوس کی جگہ پر مقرر ہوویے اور اگر دوسرا بہی مرجاوے تو تیسرا سردار بن جاو
اور جب کیسے سرحد پر امیر مقرر کرتے ہین تو بارہ آدمیے پسند کرکی اونکی نام قرعہ پر لکہہ
کر صندوق مین رکہدیتیے ہین پہر اوسمین سے ایک قرعہ نکالا جسکے نام کا نکل آیا اوسکو
۴ امیر کردیتے ہین پہر تین برس کے بعد اوس کے حکومت متغیر ہوتے ہی اور جیسی یہہ مذکور ہوا
کہ جیسے انسان کا بدن نفس واحد کی تدبیر سے مستقیم رہتا ہی ایسا ہی عالم ایک بادشاہ عادل
کے تدبیر سے درست رہتا ہے مناسبت بادشاہ کی ملک سے گویا مناسبت نفس کی ہی بدن سے
جب تک تدبیر نفس کی عدالت کی ساتہہ ہوتی ہی افعال اور اقوال آدمی کی سب درست
ہوتے ہین اور بدن عافیت سے ہوتا ہی اور اگر تدبیر نفس کی عدالت سے منحرف ہوویے
تو بدن صحت سے عاطل ہوجاتا ہی ایسی ہی اگر بادشاہ اپنے مملکت مین انصاف کری تو
حال سکنہ ملک کا منتظم رہتا ہی اور اگر بادشاہ خلاف عدالت عمل کریے تو احوال
بندگان خدا کے تحت ہوجاتی ہین اور وہ دولت بہی جاتی رہتی ہی چونکہ ان دنون مین
خلق مین مشہور تہا کہ معاملہ قیصر روم اور حاکم مصر اور شام کا مسلمانون اور تمام
رعایا سے عدالت کی خلاف ہی اور افعال ناپسندیدہ کرتے ہین اونکے دولت جلد
جاتی رہیگی پہر ایسا ہی ہوا جو علماؤنے دربار مین کہا تہا یہہ دو نو مملکت ایک دو بر
مین مین نے مسخر کرلین اور اونکا حال ہوا سو ہوا مفصل یہہ ہے کہ جسوقت مین

تیمور سے

سمرقند کو چلا آیا جب امیرزادہ اسکندر ممالک جتہ اور مغولستان کو مسخر کرکے ولایت ختن میں

آیا تو اوسکو پہلے سے تو اپنا مسخر کیا ہوا … کی عرضیاں … کا م عمل میں آئے اگر چہ بابا

تہا کہ مملکت ختن آخر تک مسخر کرے لیکن امرا نے … مراجعت کرکے جاڑوں میں

کاشغر میں مقام کیا اور … بدخشان … امیرزادہ محمد سلطان کی سمت

پہنچے جب بہار آئی تو امیرزادہ اسکندر کاشغر سے اندکان میں آیا اور وہاں سے رفع کدورت

کی اندکان سے سمرقند کو روانہ ہوا جب آق کتل پر آیا بعضے لوگوں نے عرض کیا کہ امیر

زادہ محمد سلطان آپ سے بیزار ہی اسکو گرفتار کریگا امیرزادہ اسکندر اس خبر سے

متوہم ہوکر اندکان میں آکر قلعہ میں بیٹھ رہا … امرائی جیسی پیر محمد … لوگوں نے

اور پیر حاجی اور … اس امر کو منازعت پر محمول کرکے تمام لشکر اندکان کا

جمع کرکے قلعہ کا محاصرہ کر لیا امیرزادہ اسکندر نے متحیر ہوکر امرا سے موافقت اور

صلح چاہی اور قلعہ سے نکل کر گلستان باغ میں جو بنایا ہوا امیرزادہ عمر شیخ

مرحوم کا ہے ڈیرا کیا امرا نے امیرزادہ کو قید کرکے امیرزادہ محمد سلطان کو یہہ

اطلاع بھیجکر امیرزادہ اسکندر بارادۂ مخالفت قلعہ میں متحصن ہوا تہا ہمنے موافق حکم

دولت کے قلعہ اوس سے لینیا اور اوس کے نوکروں کو قید کر لیا جب یہہ خبر سمرقند میں

…ے امیرزادہ محمد سلطان نے قاضی جلال الدین کو تعین کیا قاضی جلال الدین

…کان میں آکر امیرزادہ اسکندر اور اوسکے نوکروں کو زنجیر بند کرکے سمرقند کو بھجا

…ا نکو کنارہ دریا سیحون … کے امیرزادہ محمد سلطان کے پاس پہنچا دیا امیر

…ہ محمد سلطان نے اوسکے حال کا مشورہ کیا اور اوسکو قید میں رکہا اور سیاست

…پیر حاجی … امیرزادہ اسکندر کے اتالیق کو اور چہبیس[26] اور نوکروں کو قتل

…ہمیوں سے یہہ حال دریافت کرکے رنجیدہ ہوا اور اسے مجلس میں …

۷۰۸ ہوکر اپنے لشکر مین آیا اور واسطے آرام سپاہ اور آسودگی گہوڑونکے منگلی کی قاز زمستانی
مین مقام کیا دو مہینے تک عیش اور جشن کرتا رہا

ذکر فرنگستانی ایلچیونکے آنیکا

اوسوقت ایلچی والے فرنگ کے آپہنچے تین نے مجلس آراستہ کرکے امرا اور روسا
کو جمع کرکے فرنگستانی ایلچیونکو بارگاہ مین بلایا اونہون نے اپنے قاعدہ کے موافق اپنی
اپنے ٹوپیان سر سے اتارکر تواضع کیے اور امیر مراد کے بیٹی کو جو سلاطین قیصر
روم سے تہا اور جنگ مین انگریزون کے یہان گرفتار ہو گیا تہا میرے پاس لائے
اور نامہ بادشاہ فرنگ کا لائے مضمون صرف اخلاص اور انقیاد کا تہا اور سلطان
کہ بیٹیا امیر مراد کا کفار کے یہان گرفتار ہوا تہا مجکو غیرت اسلام سے آئی مین نے کہا یہہ
کیونکر ہو سکتا ہے کہ کفار مسلمانون پر غالب ہو جاوین علما نے عرض کیا کہ پیغمبر
م صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ملک باقی رہتا ہے ساتہہ کفر کے اور نہین باقی
رہتا ساتہہ ظلم کے مجکو اس بات سے تسلی ہوئی

ذکر امیرزادہ محمد سلطان کی قید کرنیکا
امیرزادہ اسکندر کو

اسی مجلس مین عرضیان ماوراءالنہر کے امرا کی آئین لکہا تہا کہ جب امیرزادہ
اسکندر نے بعد وفات خضر خواجہ اوغلان کے مغولستان پر لشکر کشی کرکی حقیقت
حال امیرزادہ محمد سلطان کو سمرقند مین لکہہ بہیجی تو امیرزادہ محمد سلطان پیشکر
گرا واسطے یورش جتہ اور مغولستان کے سمرقند سے کئی منزل چلا اسمین یہہ
خبر پہنچی کہ امیرزادہ اسکندر نے امیرزادہ محمد سلطان کی آنی تک توقف نکیا اور مغولستان
مین جاکر غارتگیری کی یہہ بات امیرزادہ محمد سلطان کو گران گذری دلمین

بہہ اوس کی تقصیر معاف کر کے اوسکا ملک اوسکو دیدیا اوسوقت یہہ سنا کہ اس نواح مین
الیوانیے نام گرجی بڑا سردار کرجستان کا ہے اوسکا استیصال واسطے ثواب اخروی کے
واجب ہا کر اودہر کو متوجہ ہوا الیوانیے کی ولایت کی نزدیک جا کر سپاہ واسطے تاخت
کے تعین کی بیقیاس غنیمت مال اور اسباب لشکر اسلام کے ہاتہہ آیا اور الیوا نے لشکر کے
حمد مہ سے ڈر کر ولایت چہوڑ کر کہین چلا گیا اور کئی قلعہ ناسے اوس کی ولائت کی تہوڑے
سے کوشش مین مفتوح ہو گئے اور جو اوس ولایت مین تہا مسلمانونکی ہاتہہ آیا اور باغ
اور زراعت کفار کی پایمال کر دی اور عمارت اور قلعہ اور بت خانہ گرا کر خاک مین
ملا دئیے پہر وہان سے قرا قلقا بلق کو روانہ ہوا وہان جا کر دیکہا کہ وہان کی لوگ
سب بہا سے اور کوہستان اور دره او نکے مستحکم جنگ سے پیش آئی چونکہ نسیم فتح کے
ہمیشہ اہل اسلام کے پرچم پر چلتے ہے آخر اکثر لوگ قرا قلقا بلق کے قتل اور او نکا مال
اسباب تاراج ہوا اور او نکے گہر جلا کر قلعے اور بت خانہ گرا کر اپنی لشکر مین آکر روانہ ہوا

ذکر قلعہ فرنس کرد اور سات قلعہ گرج کی تسخیر کا

منکول کے خانہ رستانے مین آکر معروض ہوا کہ کچہہ کفار گرج کے موضع فرس کرد
مین جمع ہو گئے ہین مین نی فوراً امیر شیخ نور الدین کو مع فوج اونکی اوپر تعین کیا جب امیر
شیخ نور الدین روانہ ہوا تو مجہسے نہو سکا کہ بذات خود جہاد مین شریک نہوون پہر کو
منکول مین چہوڑ کر فوج کے پیچہے مین بہی روانہ ہوا اور رات بسکر موضع فرس کرد مین
آیا اور افواج واسطے تاخت کے روانہ کیے غنیمت بیشمار لشکر اسلام کے ہاتہہ آئی
اور اکثر کفار جہنم واصل ہوئی لیکن اوراوس دن وہان سات مقام کیے اسی عرصہ مین سات
شہر مشہور گرجستان کے اہل اسلام نکے سعی سے مفتوح ہو گئے وہ قلعہ اور اوس کے
عمارت اور بت خانہ گرا کر زمین مین ملا دیئے پہر فرس کرد کے استیصال سے فارغ

کر لیا اور بعضی کمند ڈالکر اور سیڑہی چڑہ گئے بہر حال نمازی قلعہ کے اندر گہس گئے اور پہلی دن آسانی سی وہ قلعہ فتح ہو گیا اور تمام کفار کو جہنم واصل کیا اور غنیمت بغایت مال اسباب ہاتہہ آیا اور کفار کے گہر پہونک دئیے اور ایک دن مین تمام عمارت گرا دی اور واسطے بہیدن فوج واسطے تاخت اطراف قلعہ کے لشکر حسب الامر جا کر بیچ زن و مرد دستگیر کر کے گلہ اور ریوڑ درگاہ مین لائے مین نے واسطے ثواب کی اون تمام کفار کو شمشیر سے قتل کیا اسعرصہ مین یہہ خبر آئی کہ کرکین لشکر کے صدمہ سے اب تک پریشان پہرتا تہا اب سوانیت کی قلعہ مین جا بیٹہا ہے مین نے ترت لشکر کو جو واسطے تاخت کے گیا ہوا تہا بلا کر رستہ تحقیق کیا اور وہان لشکر وہان پہیرا اور اسباب کے محافظت پر چہوڑ کر ادنا سا ساتہہ لیا اور سوانیت کو چلا کرکین میرے یہہ خبر سنتے ہی قلعہ سے نکل کر بہاگ گیا اور مین سوانیت کا جا کر محاصرہ کیا اور لڑائیے ہوئی پہلے حملہ مین قلعہ مسخر اور اہل قلعہ مقتول ہوئے اور فوراً لشکر کرکین کے تعاقب پر تعین کیا اکثر اوس کے لوگ مارے گئے اور کرکین ہزار محنت گویا نیم جان دریا تغر کر لانی کو اتر گیا اور جب یہہ جانا کہ میرے ہاتہہ سے بچنا مشکل ہے لاچار طاہر پسر سلطان احمد جلایر کے حمایت سے جو اب تک اوس کے ساتہہ تہا ہاتہہ اوٹہایا اور اپنے ساتہہ سی الگ کر دیا اور اسمعیل نامی اپنے سردار کو بزار عجز اور اضطراب کی ساتہہ حضور مین بہیجکر ندامت ظاہر کی اور سامنے کئی سے خجل ہو کر عرض کیا کہ اگر امیر معاف کریے تو سر کے بل درگاہ مین حاضر ہوتا ہون اور تمام عمر مطیع رہون اور جو خراج مقرر کرو وہ سال بسال خزانہ عامرہ مین ادا کیا کرون جب اسمعیل کرکین کے سفیر نے یہہ حال افسردہ کا بیان کیا اور خراج اوس کے اوپر ٹہیرایا گیا مین نے

تیمور سے

اوکھروا دئی اور زراعت اوجاڑدی اور بت خانہ تمام گرا دئی

ذکر قلعہ بیلہ کی تسخیر کا

اگلی دن کوچ کرکے جب درہ مادانہ پر آیا تو درہ کی متصل بیلہ نام قلعہ تھا بہت مستحکم اوس قلعہ کو دیکھتے ہی مین نی حکم دیا کہ چار طرف سے محاصرہ کرو بیلہ ہی جا مین جا خندق کو پاٹ کر کی فصیل پر جا پہنچے اور اوسی دن دیوار اوتار کر قلعہ مین گھس گئے اور تمام اہل قلعہ کو جہنم واصل کیا اور غنیمت حاصل کئے تائید الہی سے ایسا قلعہ جسکی تسخیر مدت دراز مین بھی دشوار معلوم ہوتے تھی ایک دن مین مفتوح ہو گیا پہر وہان سے کوچ کرکے صحرای گرج مین ڈیرہ کیا اور امیر جہانشاہ کو مع فوج عظیم واسطے گرفتاری کرکین گرجی کی اوس کوہستان مین تعین کیا افواج اوس کی تلاش مین مصروف ہوئے اور کرکین جان خوف سے درہ مین پوشیدہ ہو گیا اور امیر جہانشاہ نی اکثر اوس کی متعلقین کو گرفتار کرکے قتل کیا اور غنیمت لیکر چلا آیا اور مین اوس سرزمین کو تسخیر کرکے فرودگاہ مین آکر پہر دریا کر اتر کر ڈیرہ کیا

ذکر قلعہ زریت اور قلعہ تہوانت کی تسخیر کا

اوس وقت یہ عرض پہنچی کہ اسی افواج مین بہادر کے اوپر قلعہ زریت سے بہت مستحکم اور بہت سردار اور بہادر گرج کے اوس قلعہ مین جمع ہین اور آج تک تسخیر اس قلعہ کے لشکر کی غلبہ سے کسیکو میسر نہین آئی مین عنایت الہی پر تکیہ کرکے قلعہ کے نیچی آکر قلعہ کا محاصرہ کرکے اترا اور اسباب قلعہ گیری کا منجنیق وغیرہ برپا کرائی ساتوین دن محاصرہ سے جنگ شروع کئے اور منجنیق سے پتھر مارنے لگے اور امرا جنگ کرتے ہوئے قلعہ کی تلے پہنچے بعضے بہادرون نے دیوار مین سوراخ

۵۰۴ لیکن چونکہ اللہ تعالی نی دین کو اپنے تائید سے موید کیا ہے پس ہر یک جگہ میری کثر سپاہ نی
اوس کوہستان مین کفار پر غلبہ پیدا کیا اور کثر بدت مین سپدرا قلعہ ولایت کرکین کی
سنخر ہو گئے اور کرکین نیم جان کہین چلا گیا اور اکثر سپاہ اوس کی اور وہانکی سکان
قتل ہوئیے اور کچہہ لوگ کرکین کے مطیع ہو کر مامون ہوئیے اور جب عنایت الہی سے
ولایت کرکین کے مسخر اور تمام بت خانہ ویران ہو کر مساجد مسلمانونکے بن گئین تو یہہ
معروض ہوا کہ جانی بیگ رئیس گرجستان کا استحکام قلعوا اور کثرت جمعیت پر مغرور ہوا ہے
مین نے جانی بیگ پر جہاد کا عزم کر کے غنیمت کرکین کے ولایت کی بہیر مین سپاہ کے پاس
چہوڑ کر جانی بیگ کے ولایت کو متوجہ ہوا نزدیک جا کر آواز تکبیر اور تہلیل کے اور
شور نقارہ کا بلند آواز ہوا گویا اوس پہاڑ مین زلزلہ پڑ گیا اور امراؤنی حسب الامر
اوس درہ کی اطراف اور جوانب سے بیشمار مال اسباب گلہ رمہ حاصل کیا جانی بیگ
لشکر کو دیکہتے ہی خوف کہا کر گہبرایا سوای اطاعت کے کچہہ نسوجہا لاچار کانپتا ہوا
اور الامان کہتا ہوا درگاہ مین حاضر ہوا اور بیچارگی اختیار کر کے او نے قلعہ اور
درہ ہماری سپاہ کی حوالہ کیا امرا نی حسب الحکم اطراف سے درہ مین جا کر بہت
کفار کو قتل کیا اور اونکے گہر اور بت خانہ تمام پہونک دئے بعد تسخیر ولایت
گرج اور جانے بیگ کی مین اپنی فرودگاہ مین آیا اور سید خواجہ پسر شیخ علی بہادر
کو معہ افواج درہ سادانہ سے واسطی تاخت کی روانہ کیا اور امیر جہانشاہ کو
معہ لشکر دست چپ کی درہ دہانہ سے بہیجا اور مین آپ درہ سادانہ کے رستہ کو
متوجہ ہوا اور یہہ تمام فوج جو واسطے تاخت کے گئی تہی آخر روز غنیمت گلہ رمہ گوسفند
گریان لیکر پیچہے آئی اور چونکہ وہ سرزمین باغات اور درخت میوہ دار سے اوس زمانہ
نکہرتے ہوتے مین نی تمام باغات اور درخت میوہ دار واسطے ثمر کفار کے سر تا

پسندیدہ کرتا رہا تہا انہی اوسکو نوازش فرما کر رخصت کر دیا کہ جا کر اپنی مملکت کو چنگیز
سی سپاہ مرحوم کی بچانا اور میں منزل بمنزل کوچ سی منزل بمنزل شکار کہیلتا ہوا اپنا تو الی
گرجستان میں جا کر گرگین کی پاس سفیر بہیجا کہ تابر لیسے مسلمان احمد کو جو تیری پاس ہی فوراً
میرا بہیجدو اور نہیں تو یہ گزر اگا تیری شامت ہی جب ہمارا سفیر گرگین کی پاس گیا
تابر کی بہیجنی میں تامل کیا اور سفیر کو انکا جواب دیکر رخصت کر دیا جبکہ وہ جواب ہمتی
ہی نیرت آئی اگلے دن بہیر کو چہوڑ کر آپ مع فوج جلد روانہ ہوا اور حکم دیا کہ
سپاہ ہر یک طرف سی گرگین کی ولایت کو باد انہ گیر جتی اور غارت کرنا شروع
کری اور بعضی کفار خوف کی مارے شہر چہوڑ کر بلند پہاڑوں اور غاروں میں گہس
گئے اور میں نی اونکے گہر پہونکوا دیے اور باغات اور درخت میوہ دار اور زراعت
تمام اوجاڑ دی اور تمام بت خانہ ویران کر دیے ولایت کی تاخت سے فارغ ہو کر اونکے
قتل کا ارادہ کیا جو غاروں اور پہاڑ میں گہس گئے تہی جب میں دامن کوہ میں آیا
سپاہ نی قتل کرنا شروع کیا اور اکثر جو غاروں کے اندر تہی بہادروں نی اونکو
اسطور قتل کیا کہ صندوق بنا کر دو تین شخص اوسمیں جتی اور رسیاں باندہ کر اور
شخصوں نے تہام کر نیچے لٹکانا شروع کیا جب وہ صندوق مقابل غار کی آیا
تیرت تیر سی قتل کیا اور جتنے رال کی جلا کر اون غاروں میں ڈالی اور کفار کو
جہنم واصل کیا اور یا تلوار لیکر غار میں گہس جاتے تہی اور کفار کو قتل کر کی سلامت
چلی آتی تہی اور اون پر ہزاروں آفرین ہوتے تہی جب وہ غار کفار کی وجود
سے پاک ہو گیا تو پہر اون صندوقوں کو اوپر کہینچ لیا اور اوس کوہستان میں
کفار گرج بہت پاس تہے اور تمام سپاہ نے لڑ کے والی میں نی اپنی بہادروں سے دریافت
کیا کہ کتنے لوگ پہاڑ کے اوپر گئے تہے اور کتنی صندوق میں بیٹہ کر نیچے جا کے تہے

٢٠٢ جو اہر تازیے گہوڑی اور اور اجناس قرا یوسف وغیرہ ترکمانون کو دیکر شہر کو تاخت سی بچایا اور سلطان احمد نے میری خوف کی مارے جاسوس تعین کرکے تاکہ میری خبر دیتی رہیں اب جاسوسون نی یہہ خبر سنائی کہ امیر سیواس کو جاتا ہے سلطان احمد نے یہہ سوچا کہ آخر گریز کا پیرا روم ہی اور اگر امیر سیواس مین آگیا تو رستہ گریز کا بند ہوجاوی گا بہتر یہہ ہی کہ امیر کی آنی سی پہلی روم کو چلا جاؤن یہہ ٹہراکر فوج واسطے حفاظت شہر کی تعین کی اور اب اہل حرم کو اور جواہر و نفائس اوٹہہ سکا لیکر ہمراہ قرا یوسف کے روم کو روانہ ہوا اور دریاء فرات اترکر بمنزل حلب مین آئے تمور تاس حاکم حلب نے لشکر لیکر اونکا رستہ روکا آخر سلطان احمد اور قرا یوسف سے جنگ ہوئی اور لشکر حلب نے ہزیمت کہائی اور یہہ دونو روم کو روانہ ہوئے اور مین سیواس مین جاکر اونکے خبر پائی اور فوج اونکے اوپر روانہ کی اور باقی احوال اسکے بعد کا تسخیر قلعہ سیواس کی حکایت مین مذکور ہوگا اوس وقت یہہ خبر سنی کہ گرجیون نی دوبارہ فساد برپا کیا اونکا استیصال واجب جانکر یہہ توزک کیا

ذکر ولایت گرجستان کی تسخیر کا گرگین سے

جب جاڑے نکل گئے اور بہار آئی مین نی بزم مشورہ کی مرتب کرکے سب امراء کو بلاکر مشورہ گرجستان کی تسخیر کا شروع کیا بعد صلاح کی یہہ ٹہرا کہ ثواب جہاد کا لیا چاہی اور رستہ اور منزلین تحقیق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ پہلی گرگین گرجی کی ولایت پر تاخت کرون آخر ۸۰۶ آٹھہ سو دو ہجری مین عنایت الہی پر تکیہ کرکے قلعہ قراباغ سی روانہ ہوکر دسوین دن سرزمین بردع مین لشکرگاہ کیا اس منزل مین طہرتن حاکم ارزنجان کا سوا اقسام پیشکش کے حاضر ہوکر خدمت بجا لایا جو کہ ہمیشہ عنایت

زیادہ ستم ہم تہا اور تربیت کردہ بہادر کو اپنے ہاتہہ سے قتل کیا اور شروان کو معہ
اور امرا کی قطب حیدر سے اور منظور کی واسطے تاخت کسی ولایت کے بہیجا تہا
اسے یادگار نامی کی معرفت اپنی امراء کو کہلا بہیجا کہ شروان کا کام تمام کر حضور میں
لاؤ امراء حسب الحکم شروان کا سر اور اوس کی بیٹی کو قید کر کی سلطان احمد کی پاس
لیگئی اور سلطان احمد نے از بسکہ اوسی دوقت برگشتہ ہو گئے تہے اپنی نوکروں سے
بدگمان ہو کر چہہ سات دن میں دو ہزار ملازم قدیم اور جدید قتل کئی اور دفا خاتون اپنے
بیٹے کو جو اوس کی بجاے آتا کی تہی اور سلطان احمد کو نکڑپن سے اپنی کاندہے پر رکہتی تہے
واسطے میں لیجا کر گلا گہونٹ کر مار ڈالے اور اہل حرم سے بہت آدمی اپنی ہاتہہ سے قتل
کر کے دجلہ میں پہکوا دیئے اور بعد اس معاملہ کی اپنی گہر میں آکر دروازہ بند کر کے
کسیکو اپنی پاس نہ آنے دیا اور کہا کہ کسی وقت باورچی کہانا دروازہ پر رکہہ کر
کنڈی ہلا کر مطلع کر کے چلی آتی تہی سلطان احمد چند روز اسی ڈہنگ پر رہا آخر اپنی چہہ
معتمد کو بلا کر کہا کہ سات اچہے گہوڑے ہماری طویلہ سے لیکر دجلہ پار لیجا کر ہمارے
منتظر رہو وہ حسب الامر عمل میں لائے سلطان احمد ایک رات کو ست سے پوشیدہ کشتی
پر کو دجلہ اتر گیا اور ہمراہ اون چہہ آدمے کی قرا یوسف ترکمان کے طرف چلا
گیا اور باورچی دستور کے موافق ہر روز طعام دروازہ پر رکہہ آتی تہے
جب یہہ قرا یوسف کی پاس پہنچا تو قرا یوسف نے بہت تعظیم کی سلطان احمد نے
قرا یوسف اور اوس کے سپاہ سے ٹہرایا کہ تمکو ساتہہ لیکر بغداد کو تاراج کرو لگا
قرا یوسف طمع کے مارے معہ سپاہ سلطان احمد کی ساتہہ بغداد کو چلا جب نزدیک
آئی تو سلطان احمد نے قرا یوسف کو دجلہ سے وار اوتارا اور آپ کشتی سے
دجلہ اتر گیا اور تاراج کرنا شہر کا نامناسب جانکر بیشمار مال اسباب زر نقد

۰۰۰ئمہ امیرزادہ حسب الحکم سید بیکو ویران کرکی شیراز کو چلا گیا اور امیر سونجیک چنچال کی رستہ سیے حضور کو روانہ ہوا اور امیر الہداد نے جاکر پیر محمد کی مصاحبون کو قید کرلیا اور مولانا محمد خلیفہ اور سید جراح اور رستم خراسانے کو تو فوراً قتل کیا اور دستوری تو مجی کی ہاتہہ پانو کٹوا ڈالی اور مبارک شربت دار اور شیخ زادہ فرید کو قید کیا اور اسیے عرصہ مین تائیدات الہی سی عجب لطیفہ غیبے بغداد مین ہوگیا اور مخالف ہمارےسب پریشان ہوگئے مفصل یہہ ہی کہ جب امیر علے قلندر حاکم مندل کا امیرزادہ رستم کی فوج سے بہاگا تو گرتا پڑتا بغداد مین سلطان احمد جلایر کے پاس جاکر حقیقت بیان کیے سلطان احمد جلایر کو میری اذیت آنی سی وہم پیدا ہوا اسرت اونسنی پل تڑوا دیا اور دروازی شہر کی بند کرادئی اسو عرصہ مین ایک یہہ ماجرا گذرا کہ پہلے اسی مین نی مسمی شروان اپنی ملازم کو خورستان کی حکومت پر تعین کیا تہا اوس کم بخت نے ظلم کرکی زربقایا شمس الدین وغیرہ امرا اور ہان کی سی لیکر جمع کیا اور جویزہ کی بعضی اکابر کو قتل کرکے اور وہ تمام مال لیکر ہزار سواروں سیے بغداد مین سلطان احمد جلایر کا جا نوکر ہوا سلطان احمد جلایر نے اوس کے بہت عزت کی اور امیر کرلیا اور شروان نیے سلطان احمد جلایر کیے ارکان دولت سنی موافقت کرکی ہر یک کو پوشیدہ دس ہزار دینار تک دیکر محبت پیدا کرلی اتفاقاً وہ طومار جسمین ہر یک کی نام پر وہ دینار لکہے ہوئی تہی شروان کی دیوان پاس سی گم ہوکر کورہ بہادر سلطان احمد جلایر کیے نوکر کی ہاتہہ آگیا کورہ بہادر نی وہ طومار ان خوف کی دنون مین سلطان احمد کی آگیے پیش کیا سلطان احمد نی اوس طومار کو پڑہا تو اتفاقاً دس ہزار دینار کورہ بہادر کی نام پر بہی لکہی ہوئی تہی سلطان احمد اور بہیا

بیماری کی بہانہ معو بستان سی شیراز کو چلا گیا اور امیرزادہ رستم نے معہ امرا اور ۹۹
لشکر کے ہرمز کے رستہ سے آکر اس ملک کو تاراج کیا اور غنیمت بہت ہاتہ آئی
اور وہاں سے دز قول سے گذر کر موضع دو سنیدار میں تمام الوس ساکے اوغلی
کی تاراج کر کی روانہ ہوئے اور موضع باکسیا تاراج کر کے مردہ اور کریاں غنیمت
پیدا کی اور آخر ماہ جمادالثانی میں قلعہ سندے میں آئے امیر کلکندر جو سلطان
احمد جلایر کی طرف سے قلعہ مندے کا حاکم تہا جنگ سے پیش آیا پہلے حملہ میں
قلعہ مسخر ہوا اور اہل قلعہ اکثر قتل اور کچہہ زندہ دستگیر ہو گئے اور غنیمت بہت ہاتہ
آئے اور امیرزادہ پیر محمد جو رستہ میں سے بیماری کے بہانہ سے شیراز کو چلا گیا
تہا بعضے اوباش اپنی ملازمون کے اغوا سے زہر قاتل تیار کرنے لگا اور ارادہ
باطل خیال میں لایا اور یہہ حال امیرزادہ کے کئی نوکروں نے امیر ابوسعید سے
کہا اور امیر ابوسعید نے یہہ حال خوب دریافت کر کے امیرزادہ سے کہا امیرزادہ
انکار نکر سکا لاچار شرمندہ ہوا امیر ابوسعید نے اور دو تیموا ہوں نے اتفاق
٥ سے واسطے صلاح وقت کے امیرزادہ پیر محمد کو قندز کے قلعہ میں قید کر کے بذات
خود نگہبانی کے اور علی بیگ پسر عیسی کو شہر کے حفاظت پر رکہا جب یہہ حال امیر
زادہ رستم اور امیر ابوسعید کے عرضے سی مجکو معلوم ہوا میں نے فوراً امیر الہداد
کو تعین کیا کہ جلد شیراز کو جا کر تمام اوباش پیر محمد کے بد آموز کو مقید کر کے سزا دیوے
اور امیرزادہ پیر محمد کو قید کر کے حضور میں لا دیوے اور یہہ فرمان امیرزادہ رستم
کو لکہا کہ حکومت شیراز کے تجکو مفوض ہے جہاں ہے وہاں سے شیراز کو چلا جاوے اور
حسن جاندار
حسن جنیدال کو ہمراہ لیجا اور امیر معو تحاک بہادر حضور میں حاضر ہووے اور
امیر الہداد کو یہہ فرمان دیگر روانہ کیا امیر الہداد نے یہہ فرمان امیرزادہ رستم کو دیا

۷۹۸ اور اسیے منزل مین امیرزادہ شاہرخ کو یہہ حکم دیا کہ حال امیرزادہ میرانشاہ کی امرار
کا دریافت کرو کہ کس کس نے قلعہ الیجق پر گرجیون کے مقابلہ مینے سستی کیے امیرزادہ
شاہرخ نے تحقیق کرکے حقیقت عرض کیے مین نے حکم دیا کہ حاجی عبداللہ کو جوینجا
اور حمزہ ایروی کو جو سب سے پہلے بہاگا تہا قتل کرو لیکن امرار نے اوس کی جان
بخشے چاہیے امرار کی خاطر خون تو معاف کیا پر اوسکو سے جوینجا گرایا اور جرمانہ آن
سستی کا ہر یک سے تین سو ساٹہہ گہوڑے لیے اور امیرزادہ میرانشاہ کی تمام نوکرون
اور امرا ؤسی حسب حال پچاس سے دو سو تین سو تک گہوڑے لیکر پیادہ سپاہ
میں تقسیم کر دیے اور امیرزادہ ابوبکر کو جسنے دلاوری سی سیدے علی بیگ کو تیر سے
ہلاک کیا تہا سر بلند کیا اور اسیے منزل مین برہان اوغلان اور اوس کے بیٹی کو
بسبب صدور دوبارہ تقصیر عظیم کے قتل کیا اوسوقت عرضے امیرزادہ رستم کے
جنکو اسطرف آتے ہوئے جام سی شیراز کو ہمراہ سونجک بہادر کیے دو ہزار سوار روان
سے بہیجا تہا کہ پیر محمد اپنے بہائی سی متفق ہوکر مع لشکر فارس کے بغداد کو آنا ہمراہ
عرضے امیر ابوسعید کے فارس سی آئے دونو عرضے کا مضمون یہہ تہا کہ جب امیرزادہ
رستم یزد اور ابرقوہ کے رستہ سی شیراز مین آیا پیر محمد نے اپنے بہائی سی ملکر
ترابانع مین جشن کیا اور امیرزادہ رستم کو خلعت اور ایکہزار دینار کنکے انعام
دیے اور حسب الامر ابوسعید برلاس اور علی بیگ پسر عیسے امیر عباس کے
رستہ دار ونکو شہر کے حفاظت پر تعین کیا اور امیرزادہ پیر محمد اور امیرزادہ
رستم اور امیر سونجک بہادر حسن جاندار سونجک کے بہتیجے اور حسن جنداول
کو جو شیراز کے محافظت پر تہے ہمراہ لیکر مع امرا اور لشکر فارس کے بیابان
اور تستر کے رستہ سے حضور کو روانہ ہوئے رستہ مین سے امیرزادہ پیر محمد

تیمور سے

سی جا پہنچے غرضکہ حسب الحکم سپاہ نے وہ جنگل کا ٹنا شروع کیا باوجودیکہ
بہت سے بیس دن سے شب و روز برف پڑتا تہا لیکن سپاہ نے جنگل کا ٹنا نہ چھوڑا
آخر تہوڑے دنوں میں رستہ بہت چوڑا حسین کے موج پیاپئے جا سکیں صاف ہو گیا
اور پہر اون کفار کے ملجا پر جا کر جو ملجا ہم نے احمل کیا سردار تہسا اونکا سر سے اونکے خوف
کہا کر بہاگ گیا اور لشکر اسلام نے اون کفار کے گہر تمام پہونک کر تہسا کا تعاقب
دررہ اقتو تک کیا اور غنیمت بیشمار گائے بکریاں گہوڑے پیش آئیں اور
علاوہ سے تاراج کرکے پہونک دیا اور چونکہ سوار کفار کے زن و مرد کی زندگی کا مدار
کہانے پر تہا جیسے شراب افیون پوست ایسی عادت ہو گئے تہے کہ اگر ایک دن نہ
کہائیں تو ترت مر جاویں اسیلئے باغوں میں تمام انگور رہتے ہیں لیکن واسطے شراب
اور پہر کفار کے تمام باغ انگور وغیرہ کے اکہڑوا ڈالے اور درخت میوہ
دار تمام اوجاڑ دیئے اور عمارت خصوصاً بت خانہ ویران کر دیئے اوسوقت میرے
دل میں یہہ آیا کہ مجہپر اللہ تعالے کی کیا عنایت ہے کہ سال گذشتہ زمستان میں ہندوستان
اور سندھ کے کفار پر جہاد کیا اور بت خانہ توڑے اور اس کے زمستان میں کرجستان
کے کفار کو قتل اور بت خانوں کو ویران کرتا ہوں پہر سجدہ شکر کا کیا ایک مہینے
میں تمام کفار درہ تہسا کو ویران کرکے جب سردی زیادہ اور برف کی کثرت ہو گئی
اور گہوڑوں کی لئی گہاس نہ تہا اون سے قرا باغ کو چلا آیا

ذکر خبر پانے اور سرا کا امیرزادہ میرانشاہ کے امرا پر

اسی منزل میں اللہ تعالے نے امیرزادہ خلیل سلطان کو فرزند عنایت کیا میں اوس
کے تولد سے بہت خوش ہوا الغ برکل نام رکہا اور بزم آراستہ کرکے عوام کو انعام دیا

۶۹۶ تلیے اور شہر ختن کے مسخر ہوئیے پہر جاڑا آگیا ولایت ختن سے کاشغر مین آکر مقام کیا مغولستان اور ختن کے غنیمت مین سے لونڈیان صاحب جمال اور اور مال بطور پیشکش کے خدمت شیخ بیساول کے درگاہ مین آ آ ہی اور مین سے متعاقب خیمے کی حاضر ہوتا ہون مین نے امیرزادہ اسکندر کی عرضیے پڑہ کر اوس کے مردانگی اور امرا کے اتفاق سے بہت خوش ہوا اور اونکے حق مین دعا کے اور اس زمستان سنہ ۸۰۲ اٹہ سو دو مین قراباغ کے نزدیک مقام کیا یہان یہہ سنا کہ سیاہ کفار گرجستان کے درہ صعب گذار مین خماسی گرجے کی پاس آکر آرادہ فساد کا کرتے ہین چونکہ علاج فساد کا پہلے وقوع سے کرنا چاہیے قراباغ مین اونکے غزا کا عزم کیا اس نیت سی کہ گرجستان کو خاک مین ملا کر چہوڑونگا

توزک کفار گرجستان کی جہاد کا

پہلے مین نے قران شریف مین فال دیکہے یہہ آیت نکلے یا ایہا النبی حرض المومنین علے القتال یعنے ای محمد صلعم شوق دلا مسلمانون کو جہاد کا اور اوس وقت شیخ ابراہیم حاکم شروان کو اور سیدی احمد بیگ کو خلعت اور کمر زر اور گہوڑے تو تخاقی دیکر ولایت کو رخصت کیا اور امراو سے ہر یک دس سوار مین سے تین سوار جدا کرا کے دس دن کی خوراک لیکر ساتھ لیئے اور باقی لشکر اور بہیر قراباغ اور حوالے قنطور کنت مین چہوڑا اور وہان سے روانہ ہو کر کنارہ دریاے کر کے ڈیرہ کیا اور اوس دریا کا پل ہوا کر معہ لشکر عبور کیا یہان شیخ ابراہیم حاکم شروان اور سیدی احمد بیگے جو رخصت ہو گئے تہے معہ لشکر آگئے اور کوچ بکوچ درہ خماسی کی طرف متوجہ ہوا جب مین اوس درہ کے پاس جہان گرجستے پناہ لئے ہوئیے تہے آیا تو کئے کوس تک ایسا گنجان بن تہا کہ سانپ بہی دشوار

تیمور ــــــہ

ہو امیر کے اقبال میں بعض ہندوستان میں سیر کیا اور راستہ کا۔ الغرض آگے ارادہ تھا [illegible]
چشم زخم پہنچے اور کہا امیر جو ہیں ایسے ہوا ہے [illegible] کیونکہ [illegible]
ذکر ختن کی تسخیر کا امیر زادہ اسکندر کے ہاتھ

جب امیر زادے اسکندر ہندوستان کے جانے کی [illegible] ہوئے تو [illegible]
ختن کو متوجہ ہوا [illegible] کا امیر الہداد [illegible] ایک خط [illegible]
کر کے خان [illegible] [illegible] [illegible] معلوم ہو کر
میں [illegible] تفصیل
میں [illegible] ستارہ [illegible] ایک [illegible]
اور [illegible] اور راستہ میں [illegible]
[illegible] ہندوستان کر کے اور [illegible] کیا ہے [illegible]
[illegible] حفاظت [illegible] ایک [illegible] کا [illegible]
منزل اور [illegible] منزل اور ختن سے ایک اور [illegible]
کا [illegible] کا ہے لیکن ریگستان اور میدان پانی نہیں تھا ہی اگرچہ ریگ
[illegible] سے چلے پانی نکل آتا ہے [illegible] ایک ہوتا ہے [illegible] [illegible]
اور ختن سے [illegible] شہر [illegible] منزل اور کاشغر سے [illegible] منزل ہی بہر حال
حقیقت خطا کی راہ کی دریافت کر کے ختن کو روانہ ہوا ممالک ختن میں [illegible]
ہوا سر زمین ختن میں دو دریا ہیں ایک کا نام [illegible] قاش اور دوسرے
کا [illegible] قاش ہے سنگ یشم وغیرہ ان دونوں میں سے نکلتی ہیں یہاں سے اور
اطراف کو لیجاتی ہیں اور یہیں یہہ دونوں دریا اتر کر ختن میں آیا وہاں کے رئیس
استقبال کو آئے اور پیشکش اور نفیس اشیاء لائے اور امیر کے اقبال [illegible]

۹۲ ء کہ حسب الحکم ملکت جتہ مین تہے : یزدی بیگ امیر خداداد حسینی امیر شمس الدین پسر امیر عباس داؤد ملک
برلاس صدیق بہادر پسر تابان بہادر اونکو اوسطرف سے بلایا جب مین کاشغر کی نزدیک
آیا وہ امرا بہی آگئے پہر متفق ہوکر فوج واسطے تاخت دیارکنت کے روانہ کی وہ فوج
دیارکنت کو تاراج کرکے غنیمت بیشمار لائی وہانسے فارغ ہوکر اوج کے نزدیک آئی وہان کی اکثر
رعیت سارے نے مطیع ہوکر نذر دی اور بعضی اقشو کو چلے گئے قلعہ اوج کا محاصرہ کرکے کوشش تمام سعی کیا اور
لکہا تہا کہ جب امیر کی اقبال سے قلعہ اوج کا فتح ہوگیا تو تسخیر قلعہ اقشو کی خیال مین آئی وہانسے قلعہ
اقشو کے طرف روانہ ہوا وہان جاکر دیکہا کہ وہ قلعہ نہایت مستحکم تہا جاتے ہے
سپاہ نے اوسکا محاصرہ کیا اور اسباب قلعہ گیری کے کا منجنیق وغیرہ برپا کیے اور ہر
طرف سے نقب لگائے چالیس دن تک محاصرہ رہا آخر قلعہ والے تنگ ہوگئے پہر
ہمسی یورش کی تو اہل قلعہ الامان کہنے لگے اور پیشکش لائق باہر بہیجا اور اطاعت
کی اور بہت سوداگر ختا کے اسباب تجارت کا لیکر قلعہ اقشون مین چلے گئے تہے اہل
قلعہ نے اون سوداگرون کو مال سمیت ہمارے حوالہ کیا یہان سے فارغ ہوکر ماہی
اور کوزن سیرکر ایک توغانہ تابستانی اور ایک خانہ زمستانی خضر خواجہ اوغلان
کا تہا فوج تعین کے فوج نے یہ دونو مقام تاراج کیے اور جاتے ملک اغای حرم
خضر خواجہ اوغلان کے اور آس ملک اوسکی بیٹے اسیر کیے اور مال اسباب کل
بیدیسے بیشمار غنیمت کئی وہانسے آگے جاکر طارم کو بہی تاراج کیا وہانکی اکثر
باشندون کو اوٹہاکر ساتہ لے آئی جب فوج نے ماہی کوہس اور طارم کے تخت
سے مراجعت کے تو مین نے امرا سے مشورہ کیا کہ اب تو ہم ملکت مغولستان
مین آگئے ارادہ یہ ہے کہ تمام مغولستان کو مسخر کرین لیکن امرا صاحب تدبیر
الہداد خداداد حسینی امیر شمس الدین یزدی بیگ صدیق بہادر نے کہا کہ اگر

دول کے آگئین   اول یہہ خبر آئیے کہ تیمور قتلغ اوغلان کہ پہلے ہمارا نوکر تہا سم ۹ ۴
اور جن دنون ہمنے تقتمش خان کو شکست دیکر پریشان کر دیا تو وہ رخصت ہوکر چلا گیا تہا کہ اگر
اپنے کنبہ قبیلہ کو جمع کرکے ملازمت مین آونگا پہہ سبب اوسکے تمام الوس جو تہے
جمع ہوگئے اور قوی ہوا تو حق ہماری عنایت کا فراموش کیا پہر ہماری
مخالفت شروع کی تہی اب وہ مرگیا اور اوسکا کنبہ پریشان ہوگیا
الوس مین نزاع ہوگئے اور یہہ خبر آئے کہ ملک طاہر ترقوق والے ... کا بیٹا
کا جو ہمسے ہمیشہ مخالفت کرتا تہا مرگیا اور ملک فرخ اوسکا بیٹا جو اوسکے ...
جگہ ہوا وہ چندان اختیار نہین رکہتا اور اوسکی امرا اور غلام آپسمین
بیچ لڑکر اکثر مارے گئی اور یہہ خبر آئیے کہ تنغوز خان بادشاہ خطا کا جسنے تمام
عمر کفر مین صرف کی تہی ان دنون مین مرگیا تمام ملک خطا مین شور و شر برپا
ہوئی اور یہہ خبر آئیے کہ خضر خواجہ اوغلان والی دشت جتہ کا بہی مرا اوسکی
بیٹون مین کہ شمع جہان اوغلان اور شیر علی اوغلان اور شاہ جہان اوغلان
ہین نزاع ہوگئے اور یہہ خبر آئی کہ امیرزادہ پسر عمر شیخ اندکان سے سرحد مغولستان
گیا غالب ہوکر مملکت مغولستان پر متصرف ہوا

مغولستان کی قلعہ اقشو کے تسخیر کا امیر زادہ اسکندر پسر عمر شیخ کی سعی سے

جیسے امیرزادہ اسکندر کی آئی لکہا تہا کہ مین نے خضر خواجہ اوغلان
لشکر جمع کیا اور امرا پیر محمد پسر امیر ططغے بوغا برلاس اور تنورک
زبان تیمور پسر بیکچک جتہ اور پیر محمد پسر حاجی منشی او بشیر سنت
تاجو بغا یار لے وغیرہ کو ہمراہ لیکر مغولستان کو متوجہ ہوا اور جو امراد

۲۹۲ بیے شیخ صدر الدین کے پاس بہیج دیا اور امرا کو حکم دیا کہ معہ فوج ساتہہ رہین اور
اردبیل سے سوار ہوکر موقام اور اقسام مین آیا وہان شکار کہیل کر کنارہ دریاے
ارش کے ڈیرہ کیا اور کشتیان جمع کرکے پل بند ہوا پہر مین اور تمام لشکر اترا اور وہان
سے کوچ کرکے قراباغ ارال مین آیا اور قطور کنپ کے نزدیک عمر بہادر پسر میرانشاہ
بہادر کو حکم دیا کہ پہر مین ٹہرے اسمنزل مین امیرزادہ ابوبکر اور امیر سلطانشاہ جو پیچہے
تبریز مین آئے تہے بساط بوس ہوئے اور امیرزادہ ابوبکر اور میرانشاہ کے امرا
نے پیشکش نذر کیا اور سید سے بیٹے ارلات حاکم ولایت سکے کا کہ ہمراہ کفار کرج کے
سلطان سنجر بروقت محاصرہ قلعہ النجق کے آیا تہا اور جنگ مین امیرزادہ ابوبکر
کے ہاتہہ سے مارا گیا تہا سید سے احمد اوسکا بیٹا باپ کے جگہ حاکم ولایت سکے کا ہو
جب سید سے احمد نے میری آنے کی خبر سنے بسبب تقصیرات اپنے باپ کے متوہم ہوکر
شیخ ابراہیم کے پاس جو ہمارا نہایت اخلاص مند تہا جاکر اوسکو شفیع بنایا تا کہ باپ
کے خطاء سے مجہسے مواخذہ نہوے اب کہ امیر شیخ ابراہیم نے اثر عبودیت سے
عزت پاکر در بند باکو اور شروان سے آکر ملازمت کے تو سید سے احمد کے سفارش
کرکے درگاہ مین حاضر کیا مین نے شیخ ابراہیم کے خاطر اوس کی خطا معاف کرکے
بلایا اوسنے درگاہ مین آکر زمین بوسے کے اور پیشکش لائق دیا اور امیر شیخ
ابراہیم نے بہے سامان ضیافت کا کرکے اتنے گہوڑی اور بکریان ذبح کین کہ
اور سے لکاتے لکاتے تہک گئے اور جو نکہ گوشت بہت تہا اسلئے مین نے
لشکر مین تقسیم کردیا کہ لکاکر تعادلونکو دیدین اور پیشکش نقد اور جنس شکار
جانور غلام لونڈیان پارچہ ریشمے دیبا مخمل کمخواب تیار چہہ ہزار گہوڑے سے
نذر کئی اور اوسہوقت اطراف وجوانب سے اچہی اچہے خبرین لائق پسند آئین

پے کے اونکو قتل کیا اور وہان سے کوچ کر کے سلطانیہ مین آیا وہان سطفر نظر سے حکومت
ممالک عراق اور عجم کا افتخار کیا تھا اصفہان سے آکر بساط بوس ہوا اور پیشکش نذر
کیا اور سلطانیہ سے قرادرہ اور اردبیل کے رستہ سے قراباغ کو روانہ ہوا اردبیل
مین جا کر یہہ خیال آیا کہ سلطان الطریقہ شیخ صدرالدین اردبیلی کے ملازمت کرون
چونکہ میرا عزم ملک روم شام مصر کے تسخیر کا تہا تو اوسی سمت ہون اور چار ضمیر
اپنے دلمین ٹہرائیے کہ وہ وقت ملاقات کے کرامت سے ظاہر کرین ایک یہہ کہ مجلس
مین میری تعظیم کرین دوسری گہوڑا کہ ایلدروم بایزید بادشاہ روم نے اونکو نذر
دیا ہے وہ مجکو دیدین تیسرے کوئی ایسی چیز دیوین جو ملک پر دلالت کری جو تہی مملکت
روم کے بابت مین اشارہ کرین جسمین یہہ معلوم ہو کہ فتح ہوگے یا نہین مین تنہا سوار سپاہیانہ
وضع اونکے یہان آیا مجہی کسینے نہ پہچانا اوسوقت شیخ نماز پڑہتے تہے مین بہی آخرین
صف مین مقتدی ہوگیا نماز اور وظیفہ پڑہ کر اونہونے مقتدیونکو دیکہا مجہی دیکہتے
ہی پہچان کر آگے بٹہا لیا اور تجاہل کر کے پوچہا کہ تیمور کے دلمین کیا ہے مین نے
کہا آپ کو سب روشن ہے اونہونے یہہ آیت پڑہے الم غلبت الروم کہ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ روم فتح ہویگے اور ٹکڑا خوشبودار سیبے کا مجکو دیا کہ یہہ خاک ہے تو
ملک گیر ہوویگا پہر فرمایا تمہارے خوراک اکثر گہوڑے کا گوشت ہے اور و
ہی گہوڑا منگا کر کہا کہ یہہ گہوڑا کہ ایلدروم بایزید نے مجکو دیا تہا مین تجکو دیتا
ہون چاہی ذبح کر چاہے زندہ لیجا پہر لنگے سات گز کے اپنے ہاتہہ سے میرے
سر پر باندہ دی اور تلوار مصر کے مجکو دے اور یہہ کہا اللہ معک یعنے خدا
تیرے ساتہہ ہے مین نے اوس مجلس سے باہر آکر بہت فرحت دیکہے اوسوقت
اوس نواح کے پیشکش گہوڑے بکریان لائیے مین نے پانچوان حصہ اونمین

۴۰۹ آ کر صلاح یہہ ہے ہی اب مین او نہیں لکھے کی موافق تبریز مین آکر امیرزادہ میرانشاہ سے
ملازمت کیے اور جون تون دو دن کیے بعد امیرزادہ میرانشاہ کو واسطے استقبال
امیر کیے بہیجا اور امیرزادہ ابو بکر نے رتم توبہ کی مرغذار مین مجلس آراستہ کر کے
مجکو اور رشید خواجہ کو خلعت اور گہوڑے زرین دیئے اور متفق ہو کر قراباغ
کو روانہ ہوئے اور مین امیر سلیمان شاہ کے عرض سے یہہ حال دریافت کر کے شہیار
مین آیا اسی منزل مین امیرزادہ میرانشاہ تنہا باولون کے مانند درگاہ مین حاضر ہوا
مین نے اوسکو روبرو آنے دیا اسمین پیشکش امیرزادہ میر محمد پسر عمر شیخ کا بہیجا
ہوا شیراز سے ہمراہ امان بہادر کے آگیا اگلے دن مین نے امیرزادہ میرانشاہ
کو بلایا لیکن بسبب اوسکے بد اطوار سے کی مین نے بہت التفات نکیا اور راہ سے ارگ
امیر تیمور خواجہ پسر اقیوغا اور جلال الاسلام کو واسطے تحقیق اطوار امیرزادہ
میرانشاہ کے تبریز کو روانہ کیا اور یہہ کہدیا کہ امیرزادہ میرانشاہ کے اہل دفتر
کو قید کر لینا اور دفتر کے کاغذ کے رو سے حساب خزانہ اور اسباب کا جو سرکار
مین داخل ہوا ہے اور امیرزادہ نے مستی مین اوسکو خرچ کیا یا دیا ہے لکھکر
اون اوباشون سے لینا اور امیرزادہ کے یار غارون کو جنہون نے شراب پلاکر
مملکت خراب کر دیے گرفتار کرنا تیمور خواجہ اور جلال الاسلام نے تبریز
مین جاکر حکم کے موافق کیا اور جو زر اسراف مین آیا تہا وہ اون لوگون سے
لیکر خزانہ مین داخل کیا اور اوس کے یار غار گانے بجانے والون کو بے قید
کر کے درگاہ مین لائے اونمین ایک تو مولانا محمد قہستانی کہ علوم ظاہر سے
نظم و نثر مین بے نظیر تہا اور استاد قطب الدین نائی اور حبیب عودی
اور عبد المومن بربط اپنے فن مین یگانہ تہا مین نے واسطے عبرت اور بعضوں

اور ہماپیلے کی اور پیشکش دیا اگلے دن بلخ سے خراسان کو روانہ ہوا جب مین پیلے
موضع سار قبیلین منزل کیے تو اہل حرم امیرزادہ شاہرخ کے اور دلشاد آغا مع
فرزندان ہرات سے استقبال کو آئے اور امیرزادہ سیورغتمش کہ اللہ تعالے
نے جمعرات کے دن اٹھوین تاریخ ۸۰۵ مین امیرزادہ شاہرخ کو عنایت کیا تھا
میرے پاس لائے مین اوس کی دیکھہ کر بہت خوش ہوا اور شکر کیا اور اسی منزل
مین امیر انیوغا نے ہرات سے آکر پیشکش نذر کیا مین نے لیے اور اوسکو خلعت اور کمر زر
دیکر رخصت کر دیا اور دو تین کئی منزل کے بعد جام مین آیا رستہ مین سی شیخ
احمد جامی کی قبر پر جاکر فاتحہ پڑھی اور خیرات دیے اور اس منزل سے امیر
زادہ عمر شیخ کو اوس کے بھائی پیر محمد عمر شیخ کے پاس شیراز کو روانہ کیا اور
امیر سونجک کو دو ہزار سواروں سے اوسکے ساتھہ کر دیا کہ وہان سی لشکر
جمع کرکے دونو بھائیے موضع بغداد کو جانا اوسوقت پہنچکر اس جنگل مین
ہر قسم کا شکار ہے امرا سی دو روز مین جنگل گھیروا کر سوار ہوا اور بیشمار
شکار کیا بعد سوار ہو کر نیشاپور اور بسطام کا رستہ اختیار کیا اور ہر منزل
مین لشکر کو خوراک دیتا تھا اور موضع خوار سے گذر کر موضع [illegible] آیا
اس منزل مین امیرزادہ شاہرخ سا سمان کے رستہ سے لشکر مین آملا اوسوقت
عرضے امیر سلیمان شاہ کے آئے لکھا تھا کہ مین حسب الامر مع سید خواجہ کے امیرزادہ
شاہرخ سے پہلی ہرات سے روانہ ہوکر آذربایجان مین آیا اور حقیقت دلوانیکے
امیرزادہ میرانشاہ کے فوجین ری کے حاکم سے خوب سنے اور تبریز کی طرف
جانا خلاف صلاح سمجھہ کر ہمدان مین توقف کیا اس عرصہ مین خطوط امیرزادہ ابابکر
پسر امیرزادہ میرانشاہ وغیرہ امرا کے آئے کہ ہمدان مین توقف کرکے یہان آلیا

۶۸۸ امیر تابان بہادر اور سارغوشاہ اختاجی اور الیاس خواجہ پسر شیخ علی بہادر کو
اپنے اپنے حکم بدستور واسطے محافظت سرحدات کے چھوڑا اور امیرزادہ اسکندر
پسر عمر شیخ کو واسطے خبرداری کے اندکان کو بھیجا پہلے ماوراءالنہر کے انتظام سے فارغ
ہوکر بدہ کے دن آٹھوین محرم سنہ آٹھ سو دو ہجری مین کہ سال اکتیسواں جلوس
اور چھیاسٹھواں عمر سے تہا سمرقند سے روانہ ہوا پہلے منزل باغ نو میں
مین ہوئے اور نوین تاریخ جمعرات کو ترمذ مین آیا ترمذ سے واسطے زیارت
بزرگون کے جیسے خواجہ محمد علی حکیم ترمذی اور شیخ ابوبکر وراق قدس اللہ اسرار
ہم جا کر فاتحہ پڑھے اور ہمت طلب کیے اور بہت خیرات وہان کے مجاورون کو دیے
اور وہان سے کوچ بکوچ دریای جیحون پر آیا اور اوس منزل سے توکل بہادر کو
امیرزادہ شاہرخ کے پاس بھیجا یہہ فرمان لکھا کہ چونکہ تمام لشکر اسلام اور دہقان اور روا
کے رستہ سے عبور کریگا تم سمنان اور استراباد اور ساری کی رستہ سے چلے
آؤ یہہ فرمان جاجرم مین امیرزادہ شاہرخ کو امیرزادہ حسب الامر سمنان
کیطرف متوجہ ہوا چونکہ رستہ مین پہاڑ گھاٹیان تنگ اور گھاس زہرناک
تہا اسلیے اکثر گھوڑے حیوانات امیرزادہ کے لشکر سے تلف ہوگئے اور وہ
تمام سخت رستہ قطع کرکے فیروزکوہ مین آیا اور مین جیحون کا پل بندہوا کر اترا
اور کوچ بکوچ بلخ مین آکر مرغزار مین حوالے حصار شہر کے لشکرگاہ کیا اور
اولیاء کے زیارت کو جا کر فاتحہ پڑھے اور بہت زیادت کی کی اور مزار خواجہ
عکاشہ اور خواجہ ردان اور سلطان احمد خضرویہ اور شیخ فضیل عیاض
اور سفیان ثوری کی مجاورون کو بہت خیرات دی اور وہان سے آکر یادگار
برلاس داروغہ بلخ کے مکان مین اترا امیر یادگار نے لوازم خدمت کے بجا لایا

خزانہ وہانکے خراج کا سرکاری جمع ہوا تہا سب صرف کر ڈالا باوجودیکہ مجہکو سمرقند مین آئے ہوئے چار مہینے ہوئی تہے اور سفر ہندوستان کے مشقت سے ابہی آرام نہین ہوا تہا لاچار ایران زمین کے یورش پر تیار ہوے کی اور دل مین یہہ ٹہرایا کہ تائید الٰہی سے اس یورش مین سات برس کے اندر ممالک مصر شام بغداد روم فرنگستان مسخر کرلونگا اور تیار ہوے یورش ایران زمین کے شروع کیے

تزک یورش ہفت سالہ ایران زمین کے

خبرین امیرزادہ میرانشاہ کی ناہنجاری کے سنکر یہہ بہی سنا کہ جو ممالک پہلے دفعہ یورش سہ سالہ مین مسخر کیے تہی جب ہم ہندوستان کو گئے تو وہان کے حکام اپنے اپنے بلاد کو چلے گئی اور خلل کلیے ارکان مملکت مین آگیا مین نے فرمان یورش اس سرزمین کا حکام ممالک محروسہ کو لکہا اور ہرکارہ واسطے جمع کرنے لشکر کے جا بجا روانہ کئی جب لشکر روز بروز جمع ہونے لگا سید خواجہ پسر شیخ علی بہادر اور جہان ملک پسر ملک بہادر اور پیر محمد پسر فولاد بہادر نوکران امیرزادہ شاہرخ کو معہ لشکر ہرات کو روانہ کیا اور امیرزادہ شاہرخ کو یہہ فرمان لکہا کہ فرمان کے آنے سے معہ لشکر خراسان کے آذربایجان کو روانہ ہوتا اور امیر سلیمان شاہ کو تبریز کیطرف آگے روانہ کرتا امیرزادہ نے فرمان کے جاتے ہی حسب الامر امیر سلیمان شاہ کو معہ سید خواجہ کے تبریز کو روانہ کیا اور آپ بارادہ یورش آذربایجان کی لشکر خراسان کا جمع کرکے ہرات سے بسطام اور دامغان کے رستہ مین آذربایجان کو متوجہ ہوا اور مین نے امیرزادہ محمد سلطان کو مملکت ماوراء النہر کے ریاست پر سمرقند مین چہوڑا اور امیر حاجی سیف الدین اور بردی بیگ اور امیر تیمار بوغا اور خداداد حسینی اور امیر شمس الدین پسر امیر عباس اور امیر صدیق پسر

۷۸۶ سے دس حصہ زیادہ تہا اگرچہ اونہون نے ہجوم کر کے صفین دست راست اور دست چپ امیرزادہ ابوبکر کے پراگندہ کر دیے اوسوقت سید علے سکے لشکر سے جدا ہوکے تلوار لیکر امیرزادہ ابوبکر پر جہپٹا امیرزادہ ابوبکر نے اٹہارہ برس کی عمر میں شجاعت کر کے سید علی کے ٹوپے میں ایسا تیر مارا کہ زرہ کو توڑ کر گردن میں گہس گیا وہ فورت ہلاک ہوکر گرا اور اوسکا سر کاٹ لیا اگرچہ اتنا بڑا سردار مارا گیا لیکن لشکر کفار کا غالب تہا فوج امیرزادہ ابوبکر کے پیچہے ہٹ گئی گرچہ اتنا بے اپنا علہ غنیمت جانکر چلے گئے اور ایک خلل دماغ امیرزادہ میرانشاہ کا یہہ تہا کہ رات دن شراب اور لہو لعب مین مشغول تہا ستے مین اوس سے ایسے نامناسب ہوتے تہے چنانچہ ایک دن خانزادہ خوارزم اپنے بیوی سے کو باتین کرتی کر بیٹہا گالیے دیتی تہا اور دولت خواجہ اناق وزیر خانزادہ کا اس خوف کا مارا کہ مبادا امیرزادہ سے مجکو ایذا ہووے تمام اسباب چہوڑ کر اپنے ایک حرم کو ساتہہ لیکر بیابان تو چین کے پاس رہی کو چلا گیا یہان تک کہ بدسلوکی امیرزادہ میرانشاہ کے حرم اور خدم اور حشم کے ساتہہ حد کو پہنچے اور ملک مین خلل پیدا ہوا اور خانزادہ خوارزم تنگ ہوکر میرے ملازمت کو آئے اب کہ مین ہندوستان سے پہر کر سمرقند مین آیا اور مسجد جامع بنانیکا خانزادہ نے تبریز سے آکر خاک باغ مین ملازمت کیے اور امیرزادہ میرانشاہ کے اوضاع سب بیان کئے اونسے مجکو یہہ ظاہر ہوا کہ اوسکے دماغ مین خلل ہو گیا ہے اور میرے دل مین یہہ آیا کہ اگر مین آپ مملکت ایران اور آذربایجان میر نجاؤن تو خلل کلے ملک مین پہیل جاویگا اور بعید نہین کہ دیوانگے سے امیرزادہ میرانشاہ ارادہ مخالفت کا کرے سے کیونکہ جو قاعدے مین نے مقرر کر دئے تہے وہ سب برہم کر دیئے اور جو

اوسکی تمام ولایت تاراج کی جب امیرزادہ کے غفلت اور عیاشی مشہور ہوئے ه۵
گرجستانیون نے سرکشی کی اور بہت سے بیچے امیرزادہ کے بیپروائی اور
بیہودہ پیشی ہندوستان میں پہنچی سرا اونہا اور نہا نفت شروع کی
اسوقت سلطان طاہر پسر سلطان احمد کا النجق کے قلعہ میں تہا اور سلطان سنجر
پسر امیر حاجی سیف الدین نے حسب الامر قلعہ النجق کو گہیر کر نہایت تنگ کر رکہا
تہا اور اوس قلعہ کے گرد اور قلعہ تختہ آگر مسند اوکی آمد ہوا انکا سد کر دیا
تہا اب گرجستان نے سلطان احمد کے اشارہ سے لشکر جمع کرکے واسطے خلاصی
سلطان طاہر کے قلعہ النجق کی طرف متوجہ ہوئے اور سید علی شکی کی اوس
ولایت کو امیرزادہ میرانشاہ نے ناحق تاراج کیا تہا سلطان احمد اور گرجیے
کے ساتہہ ہی گیا اور لشکر گران کہار کا دریا جان پر آیا اور نتیجے مواضع
تاراج ہو گئے سلطان سنجر کہ تہوڑی فوج سے قلعہ النجق کے محاصرہ پر تہا اوس
لشکر گران کے سنکر واپسی تبریز کو چلا آیا امیرزادہ میرانشاہ نے یہہ حال سنکر
فوراً سلطان سنجر اور حاجی عبد اللہ پسر امیر عباس اور محمد قرچون اور شیخ محمد
تواجی وغیرہ امرای رکاب کو اپنے بیٹے امیرزادہ ابوبکر کو سرلشکر بنا کر گرجیون
کے مقابلہ پر روانہ کیا اور گرجی قلعہ النجق پر پہنچے سلطان طاہر فرصت پاکر قلعہ سے
نکل کر اونکے ساتہہ ہو گیا اور قلعہ حاجی صالح اور سید احمد وغیرہ
کو جو امرای سلطان احمد کے تہے اور اور کئی سرداروں گرجی کو سپرد کر دیا
اور چونکہ مطلب اصلی گرجیون کا سلطان طاہر کا خلاص کرنا تہا اوسکو ہمراہ
لیکر قلعہ النجق سے چلے اور راہ میں نواح میں امیرزادہ میرانشاہ کے لشکر سے
گرجیونکا مقابلہ ہو گیا دونو طرف سے خوب جنگ ہوئے لشکر کہار کا مستعد

۷۹۴ھ ہوا اور جست کر ایک گوسپند شاخ دار صحرائی کو جا لیا دوڑتے مین گھوڑے سے
جھک کر اوسکا سینگ پکڑ کر چاہا کر اسکو گھوڑے کے ہنی پر رکھہ لون چونکہ وہ گوسپند
قوی ہے اور بوجھل تھا امیرزادہ گھوڑے سے گرا اور دماغ مین چوٹ آئے بہت
دیر تک بیہوش پڑا رہا آخر اوسکو میانہ مین ڈالکر مکان مین لائے بعد دیر کی حرکت
کی معلوم ہوا کر زندہ ہے طبیبون نے علاج کیا چونکہ صدمہ دماغ پر بہت آیا تھا با
وجود دیکہ ظاہر مین سب دفع ہو گیا لیکن کچھہ اثر دماغ مین رہ گیا جسسے اکثر اوقات
امور نامناسب خلاف عقل کے ہونے لگے کبھی بیخطا کو قتل کرتا اور خزانہ لوٹا
دیتا اور طبیعت شراب راگ رنگ لہو لعب کے طرف متوجہ ہو گئے اور اکثر اسمین
مشغول رہتا پھر چند روز کے بعد یہہ عرضیان آئین کہ امیرزادہ بے متوسہ اور
بے سبب اول موسم گرمے مین جو وقت لشکر کشی کا نہین ہے لشکر جمع کر کے بغداد
کو کوچ بکوچ روانہ ہوا اور کہتا تھا کہ سلطان احمد جلایر حاکم بغداد کا میرا
آنا سنتے ہے بغداد چھوڑ کر بھاگے گا اور جب امیرزادہ ابراہیم ملک کے قریب کے
پاس آیا قاصد تبریز سے یہہ خبر لائے کہ تمام سردار اور اکابر تبریز اور گرد
نواح کے اسپر متفق ہوئے ہین کہ ملک مین فتنہ برپا کرین امیرزادہ نے کچھہ نہ
سنا و وہے کوچ بکوچ بغداد کے نزدیک آیا سلطان احمد امیرزادہ کی آنے کی خبر
آنے سے مغرور ہو کر مستحکم ہوا اسعرصہ مین تبریز سے اور قاصد آئے اور
وہان کی فساد کے خبر گرم سنائے امیرزادہ میرانشاہ لاچار بغداد سے بے نمود
کے بعد تبریز کو متوجہ ہوا جیسے چلا گیا تھا ویسی ہے معاودت کی اور [illegible]
[illegible] اونمین ایک قاضی تبریز کا تھا قتل کیا پھر اسی سال [illegible]
تو امیرزادہ میرانشاہ نے سیدی علیکے کی ولایت پر ناحق [illegible]

دیکر مساکین کو غنے کر دیا اور بزم عید کے باغ دلکشا مین مرتب کیے اور امراء کو اور ۱۸۳
شہر کے سادات اور علماء اور اکابر کو خلعت عید کے دیئے اگلی دن رقیہ خانم کی بزم
آراستہ کے اور پیشکش لائق دیا اس جشن سے فارغ ہو کر انصرام عمارت کا کرتا رہا
یہان تک کہ تین مہینے مین مسجد تیار ہو گئے چار سو اسی ستون رنگین پتھر کے سات گز طول کے
کہڑی ہوئی اور چھت پتھر کے تختو کے اور اونچی لوگر کے اور چھین گنبد بہت بلند اور
چارون طرف مناری نہایت بلند تیار ہوئیے اور تختے دروازہ کے اڑدھات سے
بنواکر منقش اور محرابین سنگ مرمر کے بنوائین اور پتھر مین کتابہ خوش خط آیات قرانی
کا باہر پتھر لکھوایا اور فرش تکلف بچھایا اور قندیل لٹکائیے اور خطیب اور حافظ
اور موذن خوش آواز مقرر کر کے وظیفہ اونکی سے معین کر دیا اور نماز مین
پنجگانہ اور نماز جمعہ کے جماعت سے اداکی اور اس بناء خیر کے شکرانہ مین
فقراء کو بہت صدقہ دیا اور شکر بجالایا

ذکر یورش ہفت سالہ کی اسباب کا مملکت ایران اور اذربایجان پر اور ذکر مصر اور شام اور روم اور گرجستان کی تسخیر کا

ہمنے یہہ مقرر کر رکہا تہا کہ احوال اور وقایع ہر مملکت کے جہان جہان امراء
واسطے محافظت کے معین ہین ہفتہ بہفتہ ماہ بماہ بواسطہ عرایض بہیجے اتی رہا کرین
مملکت اذربایجان مین جو لوگ اس خدمت پر معین تہے اونکے عرایض سے کئی
در پے احوال امیرزادہ میرانشاہ وہان کے حاکم کا یہہ معلوم ہوا کہ اوس نے لاشیں
تختگاہ ہلاکو خان کو لوا تیے ضبط کیا اور امیرزادہ میرانشاہ سال ۷۹۸ سات سو
اٹہانوین ہجری سے مین ایک روز نزدیک مزار پیر عمر کے واسطے شکار کی ہمواہ

۹۸ اُوس سرحد مین تہے غنیمت مین سے حصہ بہیجا اور امیرزادہ شاہرخ کو اوسکی مملکت ہرات کو روانہ کیا

ذکر مسجد جامع کے تعمیر کا دار السلطنت سمرقند مین

موافقت میرے دلمین آیا کہ ہندوستان کے بتخانہ اور بت توڑنے کے وقت یہ نیت کی تہی کہ ہندوستان کو فتح کر کے ممالک توران کو سمرقند مین جا کر مسجد عالی بنا تیار کرونگا اعلیٰ نیت سے مہندس اور معمار اور سنگتراش اور جو لوگ عمارت مین دسترس رکہتے تہے جمع کیے حکم دیا کہ مسجد عالی خوش وضع تیار کرین استادان پیشہ نے اتوار کی دن چوتہی تاریخ رمضان کے بنیاد مسجد کی رکہی پہتر چونہ مصالحہ وغیرہ لوازم عمارت کے سب موجود کیے دو سو سنگتراش اور اور علاوہ معمار کلکار بیلدار مزدور کئی ہزار کار کرتے تہے اور پانسو سنگتراش کوہستان مین پہتر کاٹکر درست کر کے شہر مین بہیجتے تہے ہر روز پہتر گاریون پر لدکر آتے تہے اور ہاتہی جو ہندوستان سے آئے تہی او نکے لیے بڑی بڑی گاڑیان بنوائین تاکہ بڑی بڑی پہتر لایا کرین اور ہر برُکن اس مسجد کا واسطے اہتمام کی امرار کو تقسیم کردیا تاکہ وہ اسکے اہتمام مین کوشش کرین اسعرصہ مین امیرزادہ محمد سلطان حدود مغولستان سے واسطے ملازمت کے آگیا اور بہت نثار کیا اور مبارکباد اور پیشکش دیا اور مین ہر روز مسجد کے عمارت کو جا کر دیکہتا اور تاکید کرتا اور اکثر تومان آغا کے خانقاہ اور مدرسے مین قریب مسجد کے جا بیٹہتا تہا اور وہان رعایت حال رعایا کے اور جو معاملات پیش آتے درست کرتا جب ماہ رمضان تمام ہوا عید کے دن مصلے مین جا کر دوگانہ ادا کیا سوا سے صدقہ الفطر کے خیرات

سے جانے سے پہلے تیار کیا تھا اترا منگل کو باغ قرا تو پہ مین منزل کیے اتوار کو انیسوین
تاریخ باغ دولت آباد مین آیا پیر کو شنبہ باغ دلکشا مین نزول ہوا اوس
باغ کی عمارت از سر نو تیار کرائی تھی اب وہ تمام ہوئی تھی اسلئے جشن عظیم
تیار ہوا باہر بیٹر تمام اہل حرم اور امرا اور حاضر ہوئے اور مین نے سیر کیا اوس عمارت
کو دیکھا اور اتنا زر اور جواہر نثار کیا کہ اہل مجلس دامن دامن بھر کر لیگئے وہ
دن اوسی جگہ عیش مین آخر کیا

ذکر سمرقند مین داخل ہونے کا

اگلے دن منگل کو اکیسوین تاریخ شعبان کے باغ دلکشا سے سوار ہوکر سمرقند
مین داخل ہوا آخر روز واسطے زیارت روضہ قثم ابن عباس رضی اللہ عنہ
کے جاکر فاتحہ پڑھے اور وہان کے مجاورون اور فقراء کو بہت صدقہ دیا وہان
سے توران آغا کے خانقاہ مین گیا وہان سے باغ چنار اور نقش جہان سے جاکر
سیر کی پھر باغ چنار سے باغ بہشت مین آکر عیش مین مشغول ہوا یہان چند روز
داد گستری کرکے واسطے گلگشت باغ بلند کے گیا اوس وقت پھر کے سیاہ ہاتھی غنیمت
ہندوستان سے لائے تھے ماوراء النہر کے لوگون نے ہاتھی کا نام ہی سنا تھا کبھی دیکھا
نہین تھا اب ہیئت عجیب دیکھکر متحیر ہوئے ہاتھیون کے گرد ہجوم ہوگیا اور غنیمت ہندوستان
کے جو سونے کار مین تھے زر جواہر اقمشہ ہاتھی گھوڑے بیل اونٹ اور لونڈیان
غلام تمام امرا اور حرم کے عورتون کو جو ماوراء النہر مین تھے اور شہر کے اکابر
سب کو تقسیم کیے اور دور دوسرے اور کچھ سوغات اور سارنگ ملو خان کا بھائی
حاکم ملتان کا جسکو امیرزادہ پیر محمد جہانگیر نے قید کیا تھا امیرزادہ محمد سلطان
کے پاس جو اسیرہ سرحد مغولستان مین تھا بھجوا دیا اور امرا کو بھی جو

۲۰۸ ترمذتک استقبال کو آئیے سب نے نثار کیا اور مبارکباد اور پیشکش دیا اور آدہے
دن خلاصہ سادات علماء الملک ترمذ سے کہ بزرگ ذی حسب اور نسب ظاہر اور
باطن کا ہے ملازمت کو آیا اور بزم آراستہ کر کے پیشکش لائق دیئے اگلے دن
تئیسوین تاریخ منگل کو ترمذ سے کوچ کر کے جہانشاہ کے مکان مین نازل ہوا اگلے
دن شیخ ترکے گرایہ مین اور وہان سے قلعہ تماشہ سے گذر کر دریاء بارک پر مقام
کیا وہان سے جمعہ کو چھبیسوین تاریخ موضع حیدرآباد مین سنیچر کو قواے منداق مین اور
کو موضع دورخین مین منزل ہوئے یہان یہ خبر آئے کہ امیرزادہ شاہرخ ہرات سے
آتا ہے مین نے امرا کو اوسکے استقبال کے لئے بھیجا تہوڑی دیر کے بعد امیرزادہ
شاہرخ آگیا اور مبارکباد دیے اور نثار کیا اور پیشکش لائق نقد اور جنس نذر
کیا اور اوسی وقت امیرزادہ عمر شیخ پسر امیرزادہ میرانشاہ کا جسکو ہندوستان کو
جاتے ہوئے سمرقند مین چھوڑا تہا آکر بساط بوس ہوا مین نے امیرزادون کو سینہ
سے لگایا اور پیشانے چومے اور اونکے دیدار سے خوش ہوا پیر کو دوشنبہ سے
ایک شب درمیان رہ کر اپنے وطن مین آیا اور رستہ مین سے واسطے زیارت
مزار قطب الاولیا شیخ شمس الدین کلال وغیرہ اولیاء کے گیا پہر اپنے باپ کے
مزار پر اور فرزندون کے قبور پر فاتحہ پڑہے اور مجاورونکو بہت خیرات دی
پہر سرای مین کہ خاص ہمارے عمارت تہے اترا چودہ روز تک کشن مین مقام
کر کے جشن کرتا رہا اور اہل مجلس کو انعام دیئے منگل کے دن چوتہے شعبان کو
کشن سے سمرقند کو روانہ ہو کر کنارہ دریای رودک کے اترا دہ کورباد چار
مین منزل کئے اگلے دن جمعرات کو سولہوین تاریخ شعبہ سے گذر کر موضع قتلغ تیورب
مین آیا جمعہ کو وہانسے سوار ہو کر باغ تخت قراجہ مین جسکو مین نے ہندوستان

۶۷۸ کیطرف متوجہ ہوا اس راستہ مین شیخ احمد خواجہ اونغا نے بساط بوس ہوا اگرچہ ظاہر مین
درویش نظر آیا پر باطن اچہا نہین تہا اسروز موضع اسکار مین جاکر شیخ عبدل کے
خانقاہ مین اترا شیخ عبدل ظاہر و باطن درویش تہا اور ماحضر درویشانہ میرے
واسطے لایا اگلے دن موضع اسکار سے دیا نہ زرانگ مین آیا وہان سے مولانا فراللہ
کو شردہ اپنی آنے کا دیکرا میرزادہ شاہرخ کی پاس ہرات کو روانہ کیا تمبرات
کو گیارہوین تاریخ دیانہ زرانگ سے موضع سرخات مین لشکرگاہ کیا سرخات مین
ذرا دم لیکر بخوشیے تمام کابل مین داخل ہوا اور حلیا ملک آغا اپنے حرم محترم
کو جو ہندوستان کی یورش مین ہمراہ تہے مع سپاہ کہ اونکے گہوڑے تہک گئے تہے
کابل مین چہوڑا اور مبشر بہادر کو ساتہہ کر دیا کہ آہستہ آہستہ لے ادےی اور مین
اوسہیدن کابل سے سوار ہوکر نئے نہر پر جسکو ہندوستان کو جاتی وقت کا مکرایا
تہا مقام کیا جمعہ کو اوسی نہر سے جسکا نام جوی ماہی ہی سوار ہوکر شام تک موضع
عریان مین جاکر ڈیرا کیا وہ زمین مجکو پسند آئے وہان ایک خانقاہ بختہ بنواد
اور آدیے انصرام برپا ہوکر کے اگلے دن سوار ہوکر ایک صحرا مین مقام
کیا اوس جگہ کو نا خوشنگ کہتی ہین اتفاقاً وہان میرے پانوں مین ایسا درد
پیدا ہوا کہ بیقرار کردیا سوار ہونے کی طاقت نرہی آدہی رات کو عرضی امیر
زادہ شاہرخ کے ہرات سی متضمن سلامتی ذات اور امنیت راہ کے آئی
اگلے دن اتوار کو چودہوین تاریخ اوس درد کے سبب لاچار مقام کیا تیسرے
دن اپنے لیے محافہ بنوایا وہان سے محافہ مین بیٹہ کر چلا لیکن محافہ مین اونٹ
کے حرکت سی درد زیادہ ہوتا تہا مقرب خادم اخلاص مندے سے وہ محافہ
اپنے گردن پر اوٹہاکر آہستہ آہستہ لے چلے جب ... سیاہ سنگ کے درہ پر آیا

اونکو رخصت کرکے مین نے قلعہ کے سیر کی باہر قلعہ سے چشمہ پانی کا نظر آیا مجھے
یہہ خیال ہوا کہ اگر یہہ چشمہ قلعہ کے اندر ہوتا تو بہتر تھا باوجود کہ شوق امیرزادون
کے ملاقات اور وطن کا مجھکو غالب تھا لیکن حفاظت ملک کے اور آرام عوام
کا اپنے آرزو سے بہتر جانکر واسطے داخل کرنے نہر کی قلعہ مین کئی روز وہان توقف
کیا ایک اور قلعہ گرد چشمہ کی متصل قلعہ سے بنانے کا ارادہ کیا اسوقت مجھکو
شمار اپنے لشکر کے معلوم نہین ہے تاکہ اونکے موافق کار قلعہ کا کہا جاوے فوراً
مین نے امراؤن کو بلاکر کہا کہ گھوڑونکے ٹوٹے ہوئے نعل جتنے زیر زمین گڑے ہون موجود
ہون وہ لاؤ جب اونکا ڈھیر آکر لگ گیا تو مین نے کہا کہ ہر ایک امیر اپنے اپنے
سوارون کی موافق نئی نعل لکھوا کر لیلیوے امراؤن نے اپنا اپنا قشون شمار کرکے
لکھوا کر نعل لیلئے اور بعضون نے زیادہ لکھوا کر لئے اسی سے مجھکو تعداد لشکر کی
معلوم ہوئی اور گرد چشمہ کے زمین ناپ کر نعلون کے شمار کی موافق امرا
کو تقسیم کردئیے ہفتہ کو اول روز چھٹی تاریخ بنانا شروع کیا چونکہ مین خود وہان
کار دیکھتا تھا تو امرا اپنے ہاتھ انیٹ پتھر لاتے تھے اور ایک دوسرے سے
زیادہ کار کرتا تھا آخر قلعہ نہایت مستحکم اور عالی ہے اور چشمہ قلعہ کے اندر داخل
ہوا اور اوسمیدان نصرت قرار سے کو جو امیرزادہ پیر محمد جہانگیر کا نوکر
تھا چھہ سو سوارون سے اور تمین اغلان جوجے نژاد کو چار سو گھر خانہ کوچ
تعین کرکے کہ قلعہ مین آباد ہو کر حفاظت قلعہ اور رستہ کے کیا کرین اور شیخ حسین
سیخت شیخ نورالدین کے چچیرے بھائی کو واسطے حفاظت قلعہ از باب سلطور ان
کے تعین کیا پھر ان امور سے فارغ ہو کر عصر کے وقت شیخ مبارک کے مقبرہ کو
روانہ ہوا رات وہان آرام سے گذری اگلے دن منگل کو نوین تاریخ کرلاج

۷۷۶ آرام سی گذار کر پیر کے دن غرہ ماہ رجب کو کوچ کر کے ڈیرہ پہر دن تہرے تک رستہ چلا پہر ذرا آسودہ ہوکر نماز ظہر کے جماعت سے ادا کی پہر وہان سے سوار ہوکر کوہ جو رستہ مین تہا طے کر کے مغرب کے وقت کنارہ تالاب بارانی کی مقام کیا اگلے دن منگل کو دوسری تاریخ چاشت کے وقت دریاء سند پر آیا جو امرا کو واسطے انتظام اوس سرزمین کے حاکم تہے جیسی شیر علے سلدوز انہو نے حسب الامر انکو ایک مضبوط کشتیونکا تیار کر رکہا تہا اب مین نورا دریا اتر گیا اور امیر الہداد کو حکم دیا کہ اہتمام کر کے لشکر اور بہیر کو پل سے اوتار دی اور مین نے ظہر کے وقت تک سند کے پاس توقف کیا وہان ظہر کے نماز جماعت سے ادا کر کے دس کوس پر جاکر مقام کیا اور بدہ کو تیسرے تاریخ یہان سے قلعہ نالور کے پاس ڈیرہ ہوا پیر یلے یارا ور امیر حسین قوچین وغیرہ امرا کو واسطے استیصال افغانونکے قلعہ نالور مین تہے استقبال کو آئیے مین سات مہینے کے بعد اس زمین مین آیا اور انہونی نو گہوڑے اور ایکہزار کا سے پیشکش کین مین نے گہوڑی تو اونکو بخشدی اور گا جن لوگونکے غارت ہوئیے اونکو دلادی اور پیر یلے کو حکم دیا کہ جب تک لشکر اور بہیر یہان کو آوے سو لشکر اسی جگہ توقف کرے اور جمعرات کو چوتہے تاریخ قلعہ نیز کیطرف جو امیر سلطان شاہ کا بنایا ہوا تہا روانہ ہوا اور جمعہ کو پانچوین تاریخ قلعہ مین جاکر ڈیرہ کیا ایلچے امیرزادہ میرانشاہ کا ہمراہ تہا اوسکو یہان سے مژدہ فتح کا ذکر اذربایجان کو میرانشاہ کی پاس رخصت کیا اور معروض ہوا کہ بعضے افغان اس کوہستان مین آکر مسلمانون عوام ومسافر و تاجرکو ایذا دیتے مین اونکا استیصال واسطے رفاہیت عام کے ضروری ہی اسلئے کو سپہر ات ہوا چہار ور سید دشاہ کو اب کو روانہ کیا کہ لشکر وہان کا جمع کرلیا

تبت کے پاس علاقہ میں ہوتا ہے اور کوہستان اطراف کشمیر کے اس قدر پہاڑ
مستحکم ہیں گویا اللہ تعالٰی نے وہاں کے لوگوں کے واسطے قلعہ پیدا کیا ہے چنانچہ کشمیر
کی نہایت دشوار ہے اور اس ولایت میں جانے کے تین رستے ہیں ایک ترکستان
کی طرف سے وہ بہت دشوار ہے چنانچہ پیادہ آدمی اس کو بمشکل طے
کر سکتا ہے کیونکہ ایک طرف پہاڑ آسمان سے ملا ہوا ہے اور دوسری طرف اتنا
نیچے کہ سو گز کا بلند درخت ایک بچہ سی نظر آتا ہے اور [illegible] کر کے لیا
[illegible] جیسے حیوان [illegible] لیکن [illegible] نہیں ہو سکتا اور راستہ کشمیر سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] کر کے دن کے رستہ پر [illegible] میں [illegible]
جانا [illegible] ایسی لے جا سکیں اور ایک رستہ [illegible] کی طرف [illegible]
ہے ایسا ہی دشوار ہے اور ایک رستہ تبت کی طرف کا آسان ہے لیکن [illegible]
علاقہ [illegible] آتا ہے جس میں [illegible] ہیں کہ گھوڑا حیوان اس کو کھاتا
تر [illegible] یہ حقیقت کشمیر کی میں نے مفصل سنکر اپنے روزنامچہ میں لکھوا دی

ذکر حضرت صاحب قران کی مراجعت
کا اپنی وطن سمرقند کو

ہفتہ کے دن انتیسویں [۲۹] تاریخ جمادی الآخر کے جہاں سے چار کوس جا کر دریا
وندانہ پر مقام کیا اور کشتیاں منگوا کر پل بنوایا اور امیر شاہ ملک اور جلال
الاسلام کو پل پر کھڑا کر کے لشکر کو خوب اہتمام سے اتارا جب سب لشکر اتر
[illegible] سے اتر کر مقام کیا اگلے دن سلخ جمادی الآخر کو تمام [illegible]
[illegible] کو سپرد کر کے تاکہ آہستہ آہستہ آوے میں آپ [illegible]
[illegible] کوس قطع کر کے موضع [illegible] میں جو [illegible] سے مقام کیا [illegible]

۷۴ مغربی ادس کی افغانستان سے ملے ہوئے ہین اور جانب شرقی تبت سے متصل ہے
اور کوہستان شمالی بدخشان اور خراسان کیطرف ہین اگرچہ اب ہزار گانو آباد
ہین لیکن وہان جگہ لاکھہ گانو کی ہے جسمین زراعت اور عمارت ہوسکے اور وہان
کی آب و ہوا کے سبب اکثر عورت مرد حسین خوبصورت ہوتے ہین چنانچہ اہل ولایت
حسن مین اہل کشمیر کی مثال دیتے ہین اور کشمیر کے صحرا اور کوہستان مین اکثر درخت
میوہ دار جنکا میوہ باغ سے کم نہین ہوتا اور سرد ہے اور کثرت برف سے
۵ بعضی میوہ جیسے لیمو ترنج خرما پیدا نہین ہوتے وہان اور جگہ سے آتی ہین اور اوسکی
زمین مین بڑی بڑی شہر ہے ہین نفرنام ایک بڑا شہر ہے جسمین حاکم رہتا ہے مکان
اس شہر کے سب میں بہتر چو منزلی پنجمنزلی اور نہایت پایدار چہ سو سات سو برس
تک قایم رہتے ہے اور شہر کی بیچ مین ایک دریای عظیم جیسی دجلہ بغداد کا جاری
ہے اور دونو طرف شہر آباد اوہرا اوس دریا کا چشمہ ہے زمین کشمیر ہی اور
اوس چشمہ کا ایک تالاب ہے چند کوس کا ربع جسکو نرناک کہتے ہین اور وہان کے
لوگون نے اس دریا پر نزدیک نزدیک بہت پل باندہ رکھے ہین لکڑی پتہر کشتے کے
جسمین سات پل بڑے بڑی شہر کے اندر ہین اور باقی اطراف میں اور اس
دریا کا حدود کشمیر سے باہر نکل کر جس شہر کے پاس کو ایا ہے جدا جدا نام ہے
جیسی دریای دندانہ اور دریای جہد اور یہہ دریا ملتان سے ورے دریا ے
بہات مین ملکر ایک ہوجاتا ہے یہہ دونو دریا ایک ہوکر ملتان کے تلے کو گئے
ہین اور اگے جاکر دریای راوی مین ملتا ہے اور راوی سے دریا نا
آکر اسمین ملجاتا ہے اور یہہ تینون دریا شہر اوچہ کے پاس دریای سند
میں گرتے ہین سب ان دریاؤن کو پنجاب کہتے ہین اور دریای سند شہر

تیمور سے

ہے شیر پلنگ کرگدن نیلگاو گورخر بارہ سینگا ہرن خرگوش بیشمار شکار سے
اور کرگدن اکثر تیرا ور تلوار سے شکار ہوا کرگدن عجب جانور ہے کہ جسم ا
پانو ہاتہی سے ملتی ہین لیکن سونڈہ نہین اور پیشانی پر ایک سینگ ہوتا ہے اور
اوسمین اتنی طاقت کہ سوار کو گہوڑے سمیت سینگ پر اوٹہا کر پٹک دی اور
گاومیش سے قوت مین اوس کے برابر ہی لیکن اوس کے جسم مین تیرا ور تلوار
کارگر ہوتی ہے اور کرگدن مین کوئی ہتیار اثر نہین کرتا پہر اوسکو اسطور شکار
کرتے ہین کہ اوس کے بعضی اعضا کی پوست دونو طرف سے آکر ملتا ہی جب
وہ کہڑا ہوتا ہے تو وہ پوست طار رہتا ہے اور دوڑتی وقت وہ پوست آپسمین
سے کہل جاتا ہے اور پہر ملجاتا ہے تو سواروں قدر اندازنے دوڑتے وقت
اوسکے تیرا وس سے دو پوست کے اندر نرم جگہ مین مارا اور دم کے تلی بہی تیرا ور
تلوار اکثر زور سے مارین تو کارگر ہوتا ہی بہر حال اسیطور سے کرگدن شکار ہوئے
پہر مین شکار سے فارغ ہوکر اپنے ڈیرہ مین آیا رات کو آرام سے گذار کر صبح کو
جمعہ کے دن اٹہائیسوین ۲۸ تاریخ کوچ کیا آٹہہ کوس پر موضع جہان مین جو حدود
کشمیر سے ہے مقام کیا اسمنزل مین واقف کارون سے حقیقت کشمیر کی دریافت کیے

صفت ولایت کشمیر کے

معروض ہوا کہ ولایت کشمیر خوبی اور طراوت اور لطافت آب وہوا اور
لذت اقسام میوہ مین بے نظیر ہی اور اقلیم چہارم مین واقع ہے سرزمین اس
ولایت کی بہت دراز چارون طرف اوسکے بلند پہاڑ ہین طول مشرق سے
مغرب کے طرف چالیس کوس اور عرض جنوب سے شمال کے طرف پچیس کوس
اور پہاڑ کے اندر کے زمین کو کشمیر کہتے ہین تخمیناً ایک ہزار کا نو آباد ہین کوستان

۶۷ مقرر کرکے ولایت کو چلے اور ہندوستان کے سادات اور علماء اور اکابر اور
عمدہ زمیندار جو اب تک ہمارے ساتھ تھے سب کو نوازش خسروی سے انعام اور
خلعتیں اور گھوڑے تازی دیکر اونکے وطن کو رخصت کیا اور خضر خان کہ ایک بڑا
رئیس ہندوستان کا تھا اوسکو سارنگ حاکم ملتان نے غدر سے قید کر لیا تھا پھر
خضر خان قید سے بھاگ کر ابو دن حاکم بیانہ کے پاس کہ بڑا زمیندار تھا گذر اوقات کرتا
تھا اور جب ہمنے آکر ہندوستان کو تسخیر کیا تو خضر خان بیانہ سے ہمارے ملازمت
کو آیا اور ساتھ رہکر بہت عنایات دیکھیں اب مین نے خضر خان کو حاکم ملتان کا
کرکے لوازم حکومت کے سب درست کر دیئے اور خلعت خاص اور کمر اور شمشیر
زرین دیکر ملتان کو روانہ کیا اوسوقت ہندوستانیوں نے عرض کیا کہ اس نواح
مین ایک صحرا ہے نہایت سرسبز اور اوسمین جانور شکاری سے پرندہ اور
چرندہ جیسے کرگدن اور کوتاہ پاچہ اور نیلگاو اور بارہ سنگا اور ہرن
اور شیر اور طاؤس اور چرز اور کلنگ اور قاز بہت ہاتھ آتے ہین چونکہ
میرے طبیعت آدمیونکے شکار سے سیر ہوگئی تھی اب ہندوستانی حیوانات
کی شکار کا عزم کیا

حقیقت شکار ہندوستان کی

اوسوقت مین نے حکم دیا کہ امراء موٹ لشکر جا کر شکارگاہ کو بطور قمرغہ کے
گھیرین سپاہ نے شکارگاہ کو گھیر کر ہمکو اطلاع کی مین نے سوار ہو کر پہلے
زنشاہین سنقار چرغ سے آغاز شکار پرندون کا کیا کہ اونٹ خچر کا بوجہ
ہوگیا جتنے پرندہ اوس جنگل مین تھے کم اکثر مگر گئے ہونگے اکثر شکار ہوگئے اسکے
[illegible] ہوکر [illegible] کی طرف متوجہ ہوا شیر اور [illegible] اور [illegible] اور کنو[illegible]

درمیانہ کو اترا جمعرات کے دن ستائیسوین تاریخ چھ کوس طے کر کے کنارہ جنگل ا۴۷
مین ایک رستہ پر اترا اس عرصہ مین قراول یہہ خبر لائے کہ یہان نزدیک بیشہ کے اندر
شیر ہے مین فوراً واسطے شکار کے سوار ہوا جب مین اوس بیشہ مین آیا تو اور
لوگ بہی جہٹ پٹ آپہنچے اور شیخ نورالدین نے سب سے پہلے شیر پر پہنچ کے ایک
ہاتہہ تلوار کا مار کر ہلاک کر دیا مین نے اوس کی قوت بازو کو آفرین کہے اور وہان
سے ڈیرہ مین آیا اوسوقت امیرزادہ پیر محمد جہانگیر اور امیرزادہ رستم اور امرا
سلیمان شاہ اور امیر جہان شاہ لاہور سے مال اسباب بیشمار لیکر آگئے اور تمام غنیمت
پیشکش کے مین نے وہ سب مال اسباب اوسکو اور حاضران مجلس کو تقسیم کر دیا
اوسوقت مین نے محمد آزاد کو دیکہا اور اوسکے شمشیر زنی اور خدمات کلان پر
تصور مین آئے اوسکو مین نے آگی بلا کر خلعت خاص ایکدفعہ کا پہنا ہوا اور گہوڑا
خاصہ اور ترکش مرصع عنایت کیا اور مرتبہ بہی بڑہا دیا اور اوسیدن بزم
آراستہ کیے

ذکر بزم کا کہ بعد مراجعت مملکت ہندوستان کی فتح سے مرتب ہوئی

بعد ترتیب مجلس کی امرا کو بلایا جب سب آئے شیرینی اور شربت اور حلوا اور
میوے ہندوستان اور ولایت کے جتنی بہر کہانی سے فارغ ہو کر چلے تو امرا
کو خلعتین زردوز چارقب کلاہ مرصع تلوارین خنجر مرصع گہوڑے عربی اور عراقی
مرصع زین عنایت کیئے بعد اوس کے رئیسونکو خلعت خاص اور کمر زر اور شمشیر
اور ترکش طلائی کار اور گہوڑے مع ساز اور زرین زین عنایت فرمائے اور [illegible]
مقرر کیا کہ افواج قاہرہ دست چپ اور [illegible]

۲۷۰ قید کرلاوٗ اور یہہ حکم قاصد کے ہاتھہ روانہ کیا اور مین نے اگلے دن چوبیسوین تاریخ دن پیر کا تہا دریا چنا اتر کر چار پانچ کوس کے فاصلہ سے سبزہ زار مین ڈیرا کیا اوسوقت بہی ایلچے امیرزادہ میرانشاہ کے اذربایجان سی عرضی لائی اور حقیقت امنیت ممالک اور تمام ممالک محروسہ کی اور آرام رعایا کا اور خیریت امیرزادہ وغیرہ امرا کی بیان کیے اور خبرین مصر شام بغداد روم قلو النجق اور بایجان تبریز دشت قبچاق کے سنا کر چنا طرح تردد کو جمع کر دیے اگلے دن پہر اگلا دریا اتر کر ڈیرا کیا اوسدن چند صنفنا پہیرکے دریا اترتے ہوئی ڈوب گیے مین اپنے خاصہ گہوڑی اور اونٹ بہیجکر تمام صنفناء کو دریا سے اوتارا اوسہیدن تمام لشکر اتر گیا اور اوسہیدن منگل کو پچیسوین تاریخ مملکت فارس سے قاصد امیرزادہ پیر محمد پسر امیرزادہ عمر شیخ مرحوم کے عرضی امیرزادہ کے متضمن امنیت ملک اور خیر و عافیت کے لائے اور کچہہ سوغات جو بہیجے تہے وہ پیش کی اوسمین کئی تلوارین مصری اور مغربی تہین کہ مجکو بہت پسند آئین مین نے اوسہیدن مژدہ اپنے مراجعت کا ہندوستان سی ممالک محروسہ کو اس مضمون کا لکہوایا کہ ہندوستان مین مجکو فتوحات عظیم دہلی کی کہ تختگاہ سلاطین ہند کے ہے اور اور شہرون اور قصبہ اور قلعون ناحیہ ہندوستان اور کوہستان کی میسر ہوئیے اور غنیمت بیشمار نقد اور جنس زر جواہر تازے گہوڑی ہاتہی اور اور مواشیے بیحساب لشکر کی ہاتہہ آئی اب بہمعنان ظفر مراجعت کئی ہوئی آتا ہون اور مملکت خراسان اور عراق اور فارس اور آذربایجان اور تمام ممالک محروسہ کو اور قاصد بہیجکر مژدہ اپنے مراجعت کا کہلا بہیجا کہ امرا ارتینا تیلد استقبال کرین بہتر ہے بعد رد انگے قاصدون کے میری دلمین نے آیا کہ پہیر کو یہان چہوڑکر آپ جلد چلا جاون اسلیے گہوڑی کے اشپار کر دریا

تیمور سے

کاکہ سابق میں سلطان محمود دا اپنے دیٹے کیطرف سے لاہور کا حاکم تہا بعد استعفا ۱۹
اپنی براد کی سب زمیندارون اور حکام ہند سے پہلے اون سے آکر اطاعت کی تہی
اور خدمتگاری اختیار کرکے دہلی کی تسخیر اور جمنا کے عبور تک ہمارے ساتھ تھا
راہ دوابہ مین جاکر ہمسے رخصت لاہور جانے کی طلب کی اگرچہ مجکو ہمیشہ اوسکی
چہرہ سے نفاق معلوم ہوتا تہا مین جانتا تہا کہ یہہ بضرورت گرگ آشتی کرکی
اطاعت کرتا ہی لیکن از بسکہ سب سے پہلے آکر اوسنے اطاعت کی تہی اسلئے مین اوسکی
کی بہت رعایت کرتا تہا چنانچہ جو زمیندار اوس سرزمین کا اپنی نسبت شیخا کی شکایت کر
سی بیان کرتا تہا وہ بہی ہماری لشکر کے صدمہ سے محفوظ رہتا تہا بہرحال جب ہمنے
اوسکو رخصت کیا اور وہ لاہور مین داخل ہوا وہان جاکر سررشتہ اطاعت
کا توڑا اور حق عنایت کا فراموش کیا اور وعدہ کہ تمام اسکے حاضر ہونیکے کیا
تہا وہ سے پورا نہوا اور جب ہماری ملازم خاص جیسے مولانا عبدالله صدر اور
ہندوشاہ خزانچے سمرقند سے ہماری پاس آتے تہی جب وہ لاہور مین کہ اوس کا
شہر اور گہر تہا آئے تو اوسنے اونکی طرف کچہ التفات نکیا اور یہہ بہی نہ پوچہا تم
کون ہو کہان سی آتی ہو کہان جاوگے شیخا کے یہہ گردن کشی مجکو ناپسند ہوئی میں
نے امرا کو تعین کیا کہ اوس ناحق شناس کو قید کرکے لاہور سے خراج حاصل
کرو اب جو امیرزادون کے عرضیان آئین تو یہہ لکہا تہا کہ ہم نے لاہور سے
اہل شہر پر خراج مقرر کیا اور شیخا کو کہ سب ادا کرنے مین سستی کرتا تھا مطابق
امر کے ہمنے اوسکو قید کرکے خراج وصول کرلیا اور مستعد تب عرضی کی درگاہ
مین حاضر ہوتی ہین مین نے اوسکی جواب مین یہہ حکم دیا کہ چونکہ شیخا سے حرکات
منافقانہ سرزد ہوئی ہین تو لازم ہے کہ اوسکی ولایت کو تاراج کرکے اوسکو

۸۲۲ نے جاکر کین کیا اور مین دریا اتر کر چار کوس آیا تمام جنگل زراعت سے سبز تہا
وہان آکر کنارہ دریا چناد کے زراعت کے قطعہ مین ٹہراخیمہ اور سراپردہ
بہر کے تمام برپا ہوئے او سوقت سوار کین گاہ مین سے یہہ خبر لائے کہ جب امیر
اسطرف کو متوجہ ہوا تو راجہ جمو کا معہ کفار پہاڑ سے نکی جب میدان مین آیا تو
ہمنے کین گاہ سے ایکبار گے کفار پر حملہ کیا اور بہت کفار مارے گئے اور کچھ خستہ
حال زخمی جنگل مین بہاگ گئے اور راجہ جمو کو اور بکاس اور راجہ راجپوت
دولت تیمور تواجے اور حسین ملک قوچین وغیرہ امرائے شیخ نورالدین کی نے اسیر
کیا اوسکو لئے آتے ہین مین نے یہہ خبر سنکر سجدہ شکر کا کیا کہ الله تعالی نے دین محمد
کی دشمنون کو خوار کیا کل یہہ بے لوگ ہجوم کر کے مغرور ہو رہے تہے مین غل مچا رہے تہے
آج الله تعالی نے اونکو میرے یہان گرفتار کیا فوراً اونکو زنجیر بند کیا اور راجہ
جمو کا جو زخمی گرفتار ہو کر آیا تہا کہا گیا تہا روپیہ دینا قبول کرتا تہا کہ اگر مین
زندہ چہوٹ جاؤن تو سرکار مین داخل کر دون اور مسلمان ہو جاؤن مین نے
علماء سے کہا اونہو نے فوراً اوسکو کلمہ پڑہا کر مسلمان کیا اور گائے کا گوشت
جسکو ہندو حرام جانتے ہین اور گائے کی کہانی اور مارنے سے زیادہ گناہ
اونکے نزدیک اور نہین ہی ہمارے ساتہہ کہایا پہر مین نے اوس راجہ کا
جراحون سے علاج کرایا اور خلعت دیکر ممتاز کیا اور اتوار کے دن سولہوین
تاریخ جماد الثانیہ کی اوسیجگہ مقام کیا اسی منزل مین امیرزادہ پیر محمد
... گیا ... امیرزادہ رستم اور امیر جہانشاہ کے پاس سے کہ اونکو مین
... لاہور کو بہیجا تہا قاصد عرضیان لائے اور امیرزادہ
... ... اسلئے بہیجا تہا کہ ملک شیخ کو کہ برادر نصرت کہوکہ ہے

نزدیک گئے تو وہاں کے ہندو جمع ہوکر جنگ پر تیار ہوئے پھر افواج قاہرہ کو
دیکھکر اپنے گھروں میں آگ لگاکر پہاڑوں میں گھس گئے اور بہادروں نے اونکی
پر قتل کرنا شروع کیا اور غنیمت بیشمار مال غلہ مواشی ہاتھ آئے اور دو گاؤں
بڑی اور اوس نواح میں تھے اونکو بھی تاراج کیا اور آج تیمور بہادر زخمی
ہوا اور بدھ کے دن انیسویں تاریخ یہاں سے کوچ کرکے برابر شہر جموں کی ڈیرا
کیا اور خیمہ اور بارگاہ برپا کئے اور پانچ کوس میں نے آج طے کئے تمام زراعت
تھی زمین خشک کہیں نظر نہیں آئے چنانچہ جس جگہ لشکرگاہ ہوا کسی سوار کو گھاس
لانے کی حاجت نہوئی سب نے خیموں کے اندر سے سبز غلہ چرایا اور رات کو میں نے
اس منزل میں استراحت کی اگلے دن جمعرات کو بیسویں تاریخ واسطے تسخیر قلعہ
جموں کے کوچ کیا اور درہ پر جہاں چشمہ دریاے جموں کا ہے ڈیرا کیا اور افواج
کو دریاے جموں سے اوتار کر کوہ دامن میں قصبہ جموں سے داہنے کو اور بائیں کو
منو کے واسطے گرفتاری کی روانہ کیے جب لشکر وہاں پہنچا تو ہندو دیہی اپنی زن و
بچہ کو بیے باہر بلند پہاڑوں پر جاے مستحکم میں چھپا دیے اور اونکا راجہ سپاہ
قوی ہیکل لیکر درہ کو روک کر کھڑا ہوا اور سمندر کی طرح فریاد کرنے لگی اوسوقت
میں نے یہہ حکم دیا کہ تو کوئی پہاڑ پر جاوے اور نہ کچھ ان کفار سے سروکار رکھے سب
جموں اور موضع منو کو غارت کرو سپاہ حسب الامر لوٹ پر گئے اور بیشمار
غنیمت غلہ اجناس مواشی حاصل کئے اور وہاں سے مراجعت کرکے بہیر میں آئے
اور رات کو اپنی بارگاہ میں آرام کیا صبح کو کوچ کرکے امراے آزمودہ کار کو
حکم دیا کہ جاکر جنگل میں کمین کریں اور جب میں وہاں آؤنگا تو کفار جو خوف زدہ
پہاڑ پر چڑھ گئے ہیں بخاطر جمع پہاڑ سے اتریں گے تم کمین سے نکل کر قتل کرنا لشکر

۲۴۹ شاہ سکندر کیے آگے اور عرضیے شاہ سکندر کیے لائیے اوسمین صرف اخلاصمندی
لکہی ہے کہ مین امیر کا ایک چاکر ہون اور سر کے بل آکر آستان بوس ہوتا ہون
اوس کیے ایلچی دربار مین آکر دعا اور ثنا کرنے لگے اور عرض کیا کہ شاہ
سکندر موضع جہیان مین آچکا ہے درگاہ مین آتا ہے اسعرصہ مین یہہ خبر آئی
کہ ملا نور الدین ایلچی شاہ سکندر کا جو رکاب مین حاضر رہتا تہا بے رخصت موضع
جہیان مین شاہ سکندر کیے پاس چلا گیا اوسی جا کر بیان کیا کہ امیر کیے ارکان
دولت نیے یہہ مقرر کیا ہے کہ جب شاہ سکندر درگاہ مین حاضر ہووے اوس تیس
ہزار گہوڑے اور ایک لاکہ ٹکے نقرئیے ہر یک ٹکہ وزنیے آڑہائی مثقال کا لیکر
سرکار مین داخل کرے شاہ سکندر اس نقد اور جنس کی سرانجام کی واسطے جہیان سے
کشمیر کو پہر گیا مین یہہ خبر سنکر اہل دفتر کو بلا کر کہا کہ تمنے نہایت بار گران شاہ سکندر
پر رکہا جسکو وہ نہین اوٹہا سکتا خراج ہر ملک کا اوسکیے اندنی کیے موافق لینا
چاہئیے اور تمنی جو یہہ مطالبہ شاہ سکندر سے کیا ہے سیاہی اپنے بیوقوفی مجہ
پر لگائیے مین نے فی الفور شاہ سکندر کیے ایلچیونکے تسلی کر کے خلعت دئی اور
اپنا معتمد زین الدین ہمراہ ایلچیونکے شاہ سکندر کے پاس بہیجا یہہ پیغام دیا کہ
شاہ سکندر اہل دفتر کے مطالبہ کا پابند نہووے ہمارے عنایت کا امیدوار
ہو کر بلا دغدغہ درگاہ مین حاضر ہووے اور دراج ہے کہ منگل کا دن اٹہارہوین
تاریخ ہے اٹہاسوین دن پیر کو پندرہوین تاریخ رجب کیے دریاء سندھ کیے
کنارہ اردو کی مطلع مین آکر ملازمت کرے بعد رخصت کرنے ان ایلچیونکے
تراولون نے عرض کیا کہ اس حوالے مین لشکر سے نزدیک دامن کوہ مین
ایک گانو ہے نہایت معمور مین نے فورا اوس گانو پر فوج تعین کی جنہے

تیمور سے

ہے تا کہ وہان جہاد کیجئے بیان کیا کہ ولایت جمو نزدیک ہے متصل کوہ سوالک اور
اکوہ کوکر کی وہان کے لوگ سلاطین ہند کے اطاعت نہین کرتے

ذکر ولایت جمو کی تسخیر کا

جمو کا حال دریافت کرکے اتوار کے دن سولوین جمادی الاخر کو موضع منسال سے واسطے
جہاد کے جمو کیطرف چلا اور چہہ کوس طی کرکے موضع بابل کے قریب کہ نواحی جمو
ہے ہے ڈیرا کیا اور وہان جاتے ہی امیر تیمور اور مبشر بہادر اور امیر اسمعیل
برلاس کو واسطے تاخت موضع بابل کے تعین کیا جب یہہ امرا نزدیک ہوے
تو وہانکے لوگ کثرت جمعیت اور انبوہ بن اور استحکام جا پر مغرور ہوکر جنگل
کی کنارہ پر جا پہنچا واسطے جنگ کے تیار ہوئے امراو نے یہہ حال عرض کر بھیجا
اور اجازت جنگ کے طلب کے مین نے عرضے پڑہکر یہہ حکم دیا کہ مقصود حاصل
کرنا سعادت جہاد کا ہے آج جنگ موقوف رکہو کل مین بہی آتا ہون او نے یہہ
اوسدن جنگ موقوف کے اگلے دن پیر کو سترہوین تاریخ فوج آراستہ کرکے
بابل کیطرف متوجہ ہوا جب نزدیک ہوا مخالفون نے میری رایت کو دیکھا اور
شور غار یو نکے تکبیر کا سنکر خوف زدہ بہاگ گئے اوس بیشہ مین جان مفت بچا
لیگئے اوسوقت مین نے اگلے امرا کو حکم دیا کہ آگے جاکر تا کہ جنگل کا روک لوتا کہ
تمام سپاہ موضع بابل مین سے غنیمت لاوین اور کوئے جنگلی مین نہ آنے پاوے
جب تا کہ روک لیا تو سپاہ نے غلہ اور قند اور روغن سقا اس وہان سے
لیکر گہرونکو آگ دیدیے اور عمارت سب گرا دیے اور چار کوس آگے
چلے اوسہی دن انجہ تیمور اور توقتیار اور فولاد بہادر اور زین الدین
جنکو مین نے سفیر بنا کر شاہ سکندر والی کشمیر کے پاس بہیجا تہا ہمراہ انکے ایلچی

۶۶۴ قلعہ کو یا اوس سرزمین کے مالک تہے پاس پاس دو دو تین تین کوس کے فاصلہ سے واقع ہوئے تہے اور قلعہ والے اور تمام لوگ وہان کے سابق مین سلاطین ہندوستان کو جزیہ دیتے تہے بہہ مدت سے قوت پاکر سلاطین کی اطاعت نہین کرتے تہی اور نہ جزیہ دیتے تہے اوران ساتون مین سے ایک قلعہ شجونا سے کا مالک کوکر کے رشتہ دار ونکا تہا اوس قلعہ والے وہانکے مسلمانونکو شفیع لائی اور اطاعت اختیار کیے لیکن مجکو اون کے چہرہ سے حیلہ معلوم ہوا جب ارکان دولت نے قلعہ دار پر خراج تجویز کرکے تحصیلدار تعین کیا تو وہ بدکردار ادا نہین کرتے تہے یہہ حال سنکر مین نے یہہ کہا کہ یہہ لوگ زر نقد کے عوض جو اسباب دیوین قیمت زیادہ کرکی لیلو اہل قلعہ نے یہہ حکم سنکر جو اسباب اونکے پاس تہا بڑے بڑے قیمت سے دیا یہان تک کہ تیر اور کمان اور تلوار زر نقد کے عوض دیدیا اسوقت مین نے یہہ حکم دیا کہ چالیس آدمی ہنود قلعہ کے آکر ہندوشاہ ہمارے خزانچی کے ملازم ہوجاوین جو کہ فساد اونکے دلمین تہا تو میرا یہہ حکم نمانا اور بعضی مسلمانونکو جو قلعہ مین تہے قتل کیا جب اونسے یہہ حرکت ہوئی تو مین نی امرا کو واسطے تسخیر قلعہ کے حکم دیا صاحب الامرا امراء مع سپاہ واسطے تسخیر قلعہ کے متوجہ ہوئے اور جاکر ہر طرف سے حملہ کرکے دیوارون پر کمند ڈالکر آندر گہس گئے اور اہل حصار نا تہہ پانو مار کر ایک لحظہ مین دو ہزار کافر جہنم واصل اور زن وفرزند اونکے دستگیر ہوئے اور عمارت تمام ویران کردیے جب استیصال کوہ سوالک کے کفار سے خاطر جمع ہوئے اپنا کہ اوس سرزمین مین کوئی معتمد راجہ وغیرہ باقی نرہا تو اون لوگون سے جو مطیع تہے یہہ دریافت کیا کہ یہان سے اور کونسے ولایت دار الحرب نزدیک

پہونچے

دیا کر واسطے استیصال کفار کے جاوین وہ سب امرا امیر کے موافق اوپر کفار ۱۲۴۳
پر پہنچے اور بہو کے شہر کے مثال ریوڑ مین گہس گئی اور خون کا دریا بہا دیا اوسوقت
مین بیسے ترت پہنچا اور کفار کو ہزیمت ہوئی بیحد سر گئی سپاہ نے خوب سیاح جا کر
اودہر سے قتل کیا اور کچھ ہندو بھاگ کر پہاڑ پر چڑہ گئی اونکے تعاقب سے پہنچے
پہاڑ پر پہنچا اور اونکو قتل کیا پھر جا کر پہاڑ کے چوٹی پر اونکا لشکر سبزا اور آب
ہوا اچھی تھی اتر کر بیٹھ گیا اور ہر ایک طرف سے جو زرنہ بہادرون کی جو منات
کفار کے ہو رہے تھی بالاحتیاط کرتا تھا یہان تک کہ آخر شب وہ جہنم واصل ہو گیا
سپاہ غنیمت کے جمع کرنے مین مصروف ہوئی مال اسباب ہتیار سب لیکر رات کو
امرا نے پہاڑ پر آکر مبارک کیا فتح کے دی اور جن لوگونکے شجاعت مین نے
دیکہی تہی اونکو نوازش خسروی سے خوشدل کیا اور سوا اسکے بہت لوٹ مین آ
ہوئے حاضر کئی مین کی جن لوگونکے پاس بہت بہت تہی اون سے تہوڑی تہوڑی
لیکر جنکو حصہ نہین ملا تہا دلا دیئے یہان کر سب ادنے و اعلے کو حصہ ملگیا اور
کے قریب پہاڑ سے اتر کر جس جگہ چشمہ جاری تہے قیام کیا اور چند روز سے
کہ ہم پہاڑ مین تہے وہان بیدار ہشیار تہے رات دن لشکر مین پہرے بیٹھے کہانی کی
چیز جو ملتے تہی آدمیون کے آگی سی اوٹہا کر بہا گجاتے تہے اونسی بہت ایذا ہوتے
تہی بہرحال جمادی الاول کے چودہوین تاریخ سی جمادی الثانی کی سولہوین تک کہ ایک
مہینا دو دن ہوتے ہین سوات کے کوہستان مین آکر جہاد مین مشغول رہا اور
بہت قلعے مفتوح کیئے اور قتل اور غارت مین مصروف رہا اور ملک جمو کے
نواح مین جا کر حساب کیا تو تئیس دن کے عرصہ مین تیس مرتبہ کفار پر جہاد کیا

۶۶۴ نماز فجر کے سوار ہوکر سوالک کے تسخیر کا عزم کرکے اور دو نوبہار کے درہ مین
سے اوسطرف کو نکل آیا

ذکر قلعہ نگرکوٹ کے تسخیر کا

اوسوقت یہہ معروض ہوا کہ نگرکوٹ شہر عظیم اور ہندوستان مین مشہور اسی
کوہستان مین واقع ہے یہان سی تین کوس ہوگا لیکن یہان سے نگرکوٹ تک کوہستان
بلند اور بن نہایت گنجان ہے اور سر راہ وہانکا راجہ اسیکی امن مین رہتا ہے
نگرکوٹ کا حال سنکر ازبسکہ میرے نیت واسطی جہاد کفار ہند کے معروف تہے
اودہر کو عزم کیا اور افواج قاہرہ دست چپ کو جنکا سردار امیر جہانشاہ
تہا اور روز گذشتہ مین اونکو غنیمت ہاتہہ نہین آئے تہے امر کیا کہ آگے جاکر
جہاد شروع کرکے کل کے بدلا آج غنیمت روز سے حلال حاصل کرے اور صائن
تیمور کو سپاہ قراول پر روانہ کیا اور مین بہ وہان سے چہٹا چاشت کے
وقت اثنا راہ مین صائن تیمور نے آکر عرض کیا کہ آگے بیشمار کفار لڑائی
پر تیار کہڑے ہین اور امیر جہان شاہ کی آگے جاکر اون سے جنگ شروع
کی اور پہلی ہے حملہ مین کفار کو شکست ہوئے سب بہاگ گئے اور مجاہدون نے
تلوار ایکا بیدریغ دیئے اور غنیمت بیشمار مال اسباب بردہ مواشی لیکر مراجعت
کے اسی عرصہ مین ایک سوار شیخ علی سلطان تواجی کے فوج کا آیا عرض کیا کہ
دست چپ کے طرف ایک درہ ہے اوسمین کفار بیشمار جمع ہوکر لڑائی
لڑائی ایکا ریبلے ہین اور اوس نواحی مین ہوا سے ہے بےقیاس مین یہہ خبر سنکر
مین فی الفور آیا اودہر کو بہرٹے اور ظہر کے وقت نماز رستہ مین ادا کرکے
سی بہرے وہان جاکر امیر شیخ نورالدین اور سلطان علی تواجی کو حکم

ٹھیور سے

[illegible] تہا دونو طرف پہاڑ آسمان سے مل رہے ہیں اور راجہ رتن سین اور اُس
درہ کے سامنے صفین لشکر کے جو سو ہزار سے زیادہ تہا آراستہ کرکے جنگ
کے لیے تیار کیا تہا رتن سین کے فوج کو دیکھتے ہی سب نے تکبیر با آواز بلند کہا اور
نقارہ اور ساز جنگ کے بجانی شروع کیے چنانچہ اوس کوہ میں شور پڑ گیا
اور کفار حیرت میں آ گئے اس عرصہ میں لی سپاہ کو دلاوری سے دین کے غازیوں
نے ایکبارگی حملہ کیا پہلے ہی حملہ میں کفار کو شکست ہوئی سب بھاگ گئے اور
غازیوں نے قتل کرنا شروع کیا اور کچھ تہوڑے سے کفار زخمی بیشہ میں جان
بچا کر گھس گئے اور سپہ سپاہ نے غارت شروع کی اتنا مال اسباب بردہ ہوا
ہاتھ آئے کہ ہر ایک کو سو گائے اور سو بہینس اور دس بیس بردہ سے کم نہیں
ملا اور سوا اس کے بیشمار غنیمت حاصل ہوئے اور اوسدن لشکر دست راست
کا کہ امیرزادہ پیر محمد جہانگیر اور امیر سلیمانشاہ کے تابع تہا اور لشکر دست
چپ کا کہ ہمراہ امیرزادہ سلطان حسین اور امیر جہانشاہ کے تہا وہ بھی حملہ کر
اور طرف داہنے اور بائیں کو درہ میں گھس گئی اور ہر ایک نے اوس طرف
میں کفار سے مقابلہ کرکے بہت کفار کو جہنم واصل کیا لیکن غنیمت ہاتھ نہ آئے
پہر جب رتن سین کے استیصال سے فارغ ہوا اور اوسکا اسباب اہل اسلام
کے ہاتھ آیا اوسدن اوسی جگہ دونو پہاڑ کے اندر مقام کیا اور امیرزادہ
اور امرا اور جرنغار اور برنغار کے جو دروں میں جدا ہو کر چلے گئے تہے تمام
رات کہ جمعہ کے شب سولہویں تاریخ آ گئے اور وہاں کا سرگذشت اور اپنے
اپنی جرأت بیان کیے رات کو اوسی منزل میں آرام کرکے صبحدم جمعہ کو بعد

۲۶۰ امیرزادہ پیر محمد جہانگیر کے ڈیرہ مین مہمان ہوکر یلے کی صبح کو غنیمت لشکر کے کسی پاس تہوڑے اور کسیکی پاس بہت تہے منگاکر سب کو برابر تقسیم کر دیے اور اسیدن اتوار کو گیارہوین تاریخ سوار ہوکر بہیرہ مین جاکر موضع بہرہ مین جو ولایت میان پوریسے ہے مقام کیا اور پیر کو بہرہ سے کوچ کرکے چار کوس پر موضع منق سارکہ مین ٹہیرا کیا اور جو کہ غنیمت کا اسباب اور بردہ اور مواشے بہت جمع ہوگئے تہے اسلئی لشکر بہ مشکل ان بارے کہ زیادہ چار پانچ کوس سے تہین چل سکتا تہا منگل کو تیرہوین تاریخ موضع کندر مین آیا اگلے دن چودہوین تاریخ جا دالادل کے جمنا اتر کر بہیر سے گذر کر کوہستان سوالک کے دوسری طرف مقام کیا

ذکر رتن سین کی جنگ کا

اوسوقت معروض ہوا کہ سوالک کے اس حدود مین ایک اور بڑا امرہ راجہ رتن سین نام کہ استحکام جا درنگے درہ اور کثرت سپاہ مین بہرہ ور ہی بہت زیادہ ہے کوہ نہایت بلند اور جنگ بغایت گنجان کہ جنگل جب تک نکلے وہان جانا مشکل ہے حال راجہ رتن سین کا سنکر از بسکہ مجکو شوق جہاد کا دامن گیر تہا رات بہی گہوڑے سوار ہو بیٹہے اوسیدم امرا کو بلاکر حکم دیا کہ تمام سپاہ واسطی تہا کی تبرتیشہ ارہ لیکر جنگل کے صفایے کی لئی تیار ہو دین اور کئی ہزار مشعل روشن کرکے رات ہی کو سوار ہوا اور اوس جنگل مین جاکر غاریون سے جنگل صاف کرانا شروع کیا حسب الامر تمام لشکر سارے رات کام کرتے رہی رستہ صاف ہوتا جاتا تہا آگے چلے جاتے تہے آخر صبح صادق تک جنگل کا کم بارہ کوس گئے جب جنگل سے نکلے تو صبح ہوگئے پہر گہوڑے سے اتر کر نماز پڑھی جماعت سے ادا کیے پہر سوار ہوکر اوسیدن جمعرات کو پندرہوین تاریخ

اور بلندی کے کوہوں اور ان کے اشجار اور کوہ کے نشیب و فراز سے [illegible]
اور بہت زیادہ استحکام کیا اور تمام رات اپنے لوازمات سے اور سپاہی پاس جمع
ہو گئے اور وہ ان تمام امور کے بعد مستعد ہو کر جنگ پر تیار ہوا

ذکر کوہستان سوالک کی تسخیر اور مقصد شکستن کا

چنانچہ اس نے کمر ہمت جنگ اور سوالک کے تسخیر کا ارادہ کیا کہ
ہفتہ کے دن دسویں ماہ جمادی الاول کے وہ اسی لئے قرار گفتار سوالک سے
سوار ہوا اور فوج کو ترتیب کیے امیر زادہ محمد جہانگیر اور امیر سلیمان شاہ
کو فوج دست راست کے سپرد کیے اور امیر زادہ سلطان حسین اور امیر
جہانشاہ کو فوج دست چپ کیے اور امیر شاہ ملک کو ہراول فوج کا بنایا
اس انداز سے درہ پر پہنچا اور کوس کورکہ وغیرہ ساز بجانے شروع کئے
اور تکبیر اور تہلیل کے آواز بلند ہوئے تمام پہاڑ میں شور مچ گیا اور میں بذات
خود درہ کے اندر جا کر پیادہ ہوا اور امرا کو دلاور سپاہی دس ہزار
پیادہ دستہ تیروں کے لیکر درہ میں داخل ہوئے اور جنگ شروع ہوئے
اور سپاہ نے حملے پے در پے کئے اور اکثر کفار کو ہلاک کر کے خون سے
چشمہ بہا دئے ہنود کفار یہ حال دیکھ کر بھاگے اور لشکر اسلام نے ان کی
تعاقب پر قتل کرنا شروع کیا کچھ ہندو زخمی بحال تباہ غاروں میں گھس گئے
اور بے قیاس غنیمت نقد اور جنس اور اسباب اور مواشی سپاہ کے ہاتھ آئے
اور تمام زن و بچہ ہنود کے مجاہدوں کے ہاتھ لگے پھر کوہ سوالک کو خوب پامال
کر کے سالم و غانم مراجعت کر کے اپنے لوازم میں مقام کیا اور وہ رات

جمع ہویے ہین اور کوہ سوالک کا حال یہہ معلوم ہوا کہ اس کوہستان کو ہندوستان ۴۵۸
والے سوالاکہہ حساب کرتے ہین اور اسمین دریے نہایت مستحکم ہین یہہ حال
سنکر مین نے اوس لشکر مین جو ہمراہ بہیر کے تہا لکہہ بہیجا کہ دریے کوہ سوا
کیطرف چلو اور مین لیے ہاے اور ہمیں جنگ ہے کوہ سوالک کے طرف باگ پہیر
رات دن چلکر سوالک سے پانچ کوس وریے مقام کیا اور اسیہی منزل مین آ
زادہ خلیل سلطان اور شیخ نور الدین بہیر مین سے حسب الطلب آگئے تب مین
ن بارگاہ مین تخت پر جلوس کیا اور امرا حاضر ہوئے امیر سلیمانشاہ اور
امیر شاہملک اور شیخ نور الدین وغیرہ امرا نے اوٹہہ کر عرض کیا کہ جب تک
ہم زندہ ہین اور کار گذاری کر سکتے ہین امیر کو کیا ضرور ہے کہ محنت کشی
کرے ہمارے التماس کے موافق آپ سریر سلطنت پہ استراحت کرین اور
ہم سوالک مین جاکر کفار کو ہلاک کرتے ہین مین نے جواب دیا کہ میرا مطلب ہندوستان
کے آنے اور اس محنت کشی سے دو چیز ہین اول جہاد کا ثواب اور دوسرے
فائدہ دنیا کا تاکہ لشکر اسلام کو غنیمت حرب ہونکے مال اسباب کے جو مانند شیر مادر
کے مسلمانونکو حلال ہے ہاتہہ آدے پس دونو وجہ سے میرا جانا مناسب ہے
امرا یہہ جواب سنکر چپ ہو رہے اوسوقت مین نے سرار تعین کیے کہ امیر
امیر جہانشاہ کو جو ایک ہفتہ پہلے واسطے ترکتاز سے تلعون اور قصبات
کنارہ جمنا کے روانہ ہوا تہا لے آوین تاکہ وہ ہے جہاد کے ثواب سے
بہرہ مند ہووے پہر امیر جہانشاہ ہے آگیا اور مین توکل پر اعتماد کرکے
یکہ دن دسوین تاریخ سوالک کے طرف روانہ ہوا اور راہ مین بہار
مین بہرہ ورنام سے راجہ تہا کہ کثرت جمعیت اور استحکام جگا اور تنگی در

میرمحمد اور امیر سلیمان شاہ کو سپرد کیے اور افواج دست چپ کا سرلشکر
بعضے امرائے تومانات کو کیا اور امیر شاہ ملک کو ہراول بنایا اور مین قول مین
رہا جب مین درہ مین آیا پہلے تو کافر صف باندہ کر لڑنے مین لیے ہراول
اور سپاہ دست چپ اور دست راست کو بلاور دیے سب
نے متفق ہو کر حملہ کیا تکبیر اور تہلیل کا پہاڑ مین شور مچگیا افواج
نصرت مند کے پہلے ہی حملہ مین کفار بہاگ کر پہاڑ مین گہس گئی اور نمازیون
نے قتل کرکے فراریون کے تعاقب پر پہاڑ پر چڑہ گئے وہان جاکر پھر اتنا
قتل کیا کہ خون پہاڑ سے نالے بہہ گیا آخر سب مارے گئے اور چند تھم جان
سلامت بچکر چلے گئے اور اموال اور سوا شئے بیشمار ہاتھ آیا اوس سرزمین
کو کفار سے صاف کرکے او سیدن گنگا اتر کر طہر کے نماز جماعت کی بہا
کنارہ پر پڑہے اور شکر کیا وہانسی پانچ کوس پر پانی سے پایان کیطرف
ڈیرا کیا اوسوقت میرے دلمین یہہ آیا کہ دریا سند سے دہلے تک تو مین
نے تمام ملک سخر کیا اور کفار رستہ سے دونو طرف کے مارکر تختگاہ باد
کے لیلیے اور شاہ محمود دہلے پر سے فتحیاب ہوا اور جمنا اور گنگا اترکر بہت
کفار جہنم واصل کیئے شکر ہے اللہ تعالے کا کہ اپنے مراد کو پایا اب سمرقند
کیطرف عزم کرون

ذکر کوہ سوالک کی فتوحات کا

منگل کے دن آٹھوین تاریخ بہیر کے طرف کے کوس پر آکر ڈیرا کیا وہان
سے سپاہ تعین کے کہ بہیر کو لیے آوین بدہ کے دن یہہ کوچ کیا بہیر وہان
سے چار کوس تہے اسموجہہ مین معروض ہوا کہ کوہ سوالک مین بیشمار کفار

متوزک

تراش کر بنائے ہے اوس کا دیکھے تہہ میں سے جو پانی جہرتا ہے اوسکو ہنود
ہندوستان اعتقاد کرتے ہیں کہ چشمہ گنگا کا ہے پہاڑ میں سے ہے اور کفار ہند
اوسکو پوجتے ہیں اور اس جگہ جسکو چشمہ گنگا کا جانتے ہیں ایک ایک برس کے
رستہ سے زیارت اور غسل کو ہر سال آتے ہیں اور یہان غسل کرکے سر اور داڑہی
منڈواتے ہیں اور اوسکو موجب نجات آخرت کا سمجھتے ہیں اور بہت زر روپیون
کو خیرات دیتے ہیں اور پانی میں بہی ڈالتے ہیں اور جو کافر مسافت بعید پر
مرجاتا ہے تو اوسکو پہونک کر راکہہ یہان لاکر ڈالتے ہیں یہہ حال سنکر میں
وہان کے کفار پر جہاد کی نیت سے کہ بذات خود وہان جاکر ثواب جہاد کا
حاصل کرون اوسوقت یہہ خبر آئی ہے کہ درہ کوتلہ میں جہان کہ آخر روز فتح ہوئی
تہی اور وہان سے یہان آکر مقام کیا تہا اکثر قتل ہوئے ہیں اور چونکہ دن
آخر ہوا تہا تو اکثر کفار بہاگ کر پہاڑ میں اور غارون میں چہپ گئے تہے اونکا
مال اسباب سب ہاتھ لگا سپاہ کے دلمیں یہہ آیا کہ کل سب وہان جاکر بچے کہچون کو
قتل کرون صبحدم پیر کے دن پانچوین تاریخ جمادالاول کے نماز فجر کے ادا کر
لشکر لیکر درہ کوٹلہ کی طرف جو گنگا کے کنارہ پر دامن کوہ بلند میں ہی روانہ
ہوا اوس رات کو تمام متفرق کفار سردارون کے پاس اوس جگہ کو جو نہایت
مستحکم جاکر جمع ہوئے یہہ اتفاق کیا کہ اگر اسکے لشکر مسلمانونکا آجاوے
بغیر مرے نہیں ٹلینگے

ذکر کفار درہ کوتلہ کے استیصال کا

میں نزدیک جاکر لشکر اسلام مرتب کیا کہ افواج دست راست کی

 لشکر مین رہتا ہے اب رکاب مین حاضر ہوا ہے مین نے بخاطر جمع مراجعت
کے اسوقت مین ملک شبجہ نے آتے ہی کئی شخص زخمی کر دیئے اب مجکو معلوم ہوا
کہ یہہ فوج شیخ کوکر کے نہین غنیم کے ہے مین نے ترت باگ پہیر کر حملہ کیا حملہ
مین اکثر کفار ہلاک ہو گئے اور ملک شبجہ ایک تیر پیٹ پر اور تلوار سر مین کہا کر
تہوڑے سے گرا بہادر اوس کے مشکین باندہ لائے بہت کفار تو جہنم واصل
ہوئے کچہہ بہاگ گئے جب ملک شبجہ حضور مین آیا تو مین نے اوس سے ایک
بات پوچھی ازبسکہ اوس کے دلمین میرے ہیبت تہے اور زخمی بہی تہا جواب دیتے
مکابر گیا اور مین شکر اس عنایت کا کر کے سوار ہوا اور اوسی وقت
یہہ خبر آئی کہ کوٹلہ کے اندر یہان سے دو کوس پر بہت ہنود مع زن و فرزند و اہل
اور اپنے اسباب لئے ہوئے جمع ہو رہے ہین لیکن رستہ جنگل بن کا بہت دشوار ہے
یہہ خبر سنکر پہلے تو یہہ دلمین آیا کہ آدہی رات سے چلا آتا ہون اور آج تہوڑے
سے آدمیون سے فتح کر کے تہک گیا ہون تو اب کہین اتر کر استراحت
کرون پہر یہہ خیال مین آیا کہ مین تو صرف واسطے جہاد کے ہندوستان مین
آیا ہون پہر جب تک جہاد میسر آوے آرام کرنا حرام ہے باوجودیکہ اوس وقت
میرے ساتہہ تہوڑے آدمی تہے نہایت اپنے پر تکیہ کر کے اودہر کو روانہ
ہوا تہوڑی سے دور جا کر یہہ خیال آیا کہ امیرزادہ پیر محمد اور سلطانشاہ
جو تین دن سے موضع فیروزپور سے دریا اتر کر جہاد و غنیمت مین [illegible]
اب آجاوین پہر مین نے اپنے دلمین یہہ کہا کہ اونکو یہہ کب معلوم ہے کہ مین
بہی دریا اتر کر اس سرزمین مین جہاد کرتا ہون مین اسی [illegible] مین
چلا جاتا تہا کہ ناگاہ ایک گرد نظر آئی ہر ایک کچہہ کچہہ کہنے لگا اوسوقت

تیموریہ

شکر کیا پہر دشمن کی طرف متوجہ ہوا امیر الہداد اور امیر شاہ ملک کو سپاہ سمیت
کی جو میرے ساتھہ تھے غنیم پر حملہ کے لئے روانہ کیا کہ دشمن کی کثرت کا خوف
نکرنا جب انہوں نے حملہ کیا تو وہ پہلے ہی حملہ میں بہاگ گئے اور انہوں نے اونکا تعاقب
کر کے خوب قتل کیا تمام مال اسباب غارت اور زن و بچہ اسیر کئے آدہی رات
گئے یہہ میرے پاس آگئے بعد اس فتح کے میں نے اتر کر سجدہ شکر کا کیا اور سپاہ
غارت میں مشغول تھی میں نے وہاں کچھہ استراحت کی اوسوقت قراولوں نے
خبر لائے کہ کوہ پتکر کے درہ میں جو دریائے گنگ کے کنارہ پر واقع ہے بہت
ہنود جمع ہوئے ہیں میں یہہ خبر سنتے ہی تمام فوج کو وہاں واسطے ضبط غنیمت کے
چہوڑا اور آپ پانسو سواروں سے درہ کوتلہ کی طرف روانہ ہوا وہاں پہنچا
تو ہنود بیشمار جمع تھے فوراً میں نے امیر شاہ ملک اور علی سلطان تواچی کو
دلاوری دی انہوں نے کثرت اور قلت کا کچھہ لحاظ نکیا تکبیر کہتی ہی تلوار لیکر
مانند شیر کے بکریوں میں گہس گئے پہلے ہی حملہ میں صفیں دشمن کی پراگندہ کر دیں اور بہت
قتل کئے الله تعالے نے مجکو کم آدمیوں سے اون بیشمار کفار پر فتح عطا کی یہہ
کفار جو قتل ہوئے سو ہوئے باقی بیشہ میں گہس گئے اور سپاہ غارت اموال میں
مصروف ہوئے اون پانسو سواروں سے کل سو سوار میرے ساتھہ رہگئے
باقی غنیمت پر ٹوٹ پڑے تھی کہ اسمیں ملک شیخ سردار کفار کا سو سواروں اور
پیادوں بیشمار سے میرے اوپر متوجہ ہوا تب میں نے دیکھا کہ ایک فوج دلاور
چلے آتے ہیں جہاد کے نیت سے وہ چھے سو سوار لیکر میں بیٹھا اور [illegible] جب
ایک جریب میرے اوس کے درمیان میں فاصلہ رہا ایک سوار نے آگے
سے آکر یہہ عرض کیا کہ یہہ تو فوج شیخ کوکر سے امیر کے ملازم ہیں جو بیشہ اسیر

ے جس کر مع مال اسباب حضور مین لائے ان تمام کشتیون سے کفار نے
تیون کو آپس مین مضبوط باندہ کر جنگ پر مستعد ہوئے یہان تک کہ بہادرون
ریب کشتیون کے جاکر تیر سے کفار کو قتل کیا پہر تیر کر کشتیون مین گئے وہان جو
ہ پایا اسکو تلوار سے قتل کیا پہر مین اس جہاد سے فارغ ہو کر تغلق آباد مین
ڈیرا کیا اور امیر الہداد اور بایزید توچین اور ذوالنون بخشی کو معہ سپاہ
واسطے قراولی کے بہیجا تاکہ اگر کہین پار کیطرف نیٹ ہون تو اونکے خبر لاوین قراول
روانہ ہوئے تین پہر رات کے بعد دو سوار امیر الہداد کے پاس سے یہ خبر لائے
کہ ہم گہاٹ پایاب پا کر اترے اور اوسطرف اور ہنود معہ مال بقیاس جمع ہو
رہے ہین اور مبارک خان نامے اونکا سردار کثرت جمعیت سے مغرور ہوکر
جنگ کے لئے تیار ہے مین نے یہ سنتے ہی امرا کو بلا کر سوار ہوا اور مشعلین
جلا کر چلا اور صبح صادق سے پہلے سو ہزار سوار کمل کے دریاے کنک کو عبور کیا
وہان سے ایک کوس پر نماز کا وقت آگیا نماز جماعت کے ساتھ ادا کرکے اور
وظیفہ شروع کرتا ایند اپنے سر تکبیر کرکے غنیم کیطرف متوجہ ہوا جب مین مخالف سے
نزدیک ہوا تو مبارک خان دس ہزار سوار پیادہ کے صف باندہ کر تھا.
سر تیار ہوا اوسوقت مین نے اپنے فوج کے تخمین کے تو ایک ہزار سے زیادہ
نہین تہے تمام لشکر واسیلے تاخت کے دور دور گیا ہوا تہا باوجود یکہ ہم ا
تہے اور غنیم دس ہزار الطاف اپنے سر تکبیر کرکے دعا نصرت کے کی خیبے
اتفاق سے اوسوقت سید خواجہ اور جہان ملک جنگو من نے پانچ ہزار سوار
سے تاخت کو بہیجا تہا وہ تعجب سے وقت پر آپہنچے چنانچہ اگر وہ جائے و
نگاہ ہوتے تو یہ نہین آسکتے تہے مین نے اونکے آنے سے فال نیک لیا

کچھہ سوار گھوڑے ڈالکر اتر گئے مین نے یہہ چاہا کہ یونہی اتر جاؤن لیکن امرا
نے یہہ عرض کیا کہ امیرزادہ پیر محمد اور امیر جہانشاہ معہ لشکر دست راست بطرف
فیروزاباد کے قریب دریا اترے ہین اگر امیر آج اسیطرف مقام کرین تو مناسب
ہے لاچار اوسدن دریا کے کنارہ پر ڈیرہ کرکے فوج مین سے امیرزادہ شاہرخ
اور امیر جہان ملک پسر امیر ملک اور سید خواجہ پسر شیخ علی بہادر وغیرہ امرا
کو دریا سے پار روانہ کیا اور مین نے رات وہان تیر کرکے ہفتہ کے دن
تاریخ بالا سے آپ کوکوچ اور پندرہ کوس تغلق پور کیطرف آیا تھا اور پانچ
کوس اور باقی تھا کہ مین نے یہہ سنا کہ جنگل مین ہنود جمع ہوئے ہین مین نے
فوراً امیر شہ بہادر اور علی سلطان تواچی وغیرہ امرا اور تومانات کو پانچ ہزار
فوج ساتھہ کرکے روانہ کیا اونہون نے جاتے ہی اون کفار کو ہلاک کیا اور
مین تغلق پور کو روانہ ہوا رستہ مین اختلاف آب و ہوا کے سبب میری شانہ
مین درد پیدا ہوکر دمبدم زیادہ ہونے لگا اور بیقرار کردیا اور گرم
دوا سے علاج ہوتا تھا کہ اسی مین یہہ معروض ہوا کہ ہنود اٹھائیس کشتیون
پر سوار ہوکر واسطے جنگ کے آتے ہین یہہ ہی خبر میرے درد کا گویا علاج
تھا جہاد کے شوق مین درد کو بھول گیا اور ہزار آدمی جو حاضر تھے ساتھہ
لیکر جلد دریا کے کنارہ پر آیا سپاہ کشتیون کو دیکھتے ہی گھوڑے دریا
مین ڈالکر کشتیون کے پاس پہنچے اور کنارہ کشتیون کا پکڑکر ادہر کھینچہ
ہرچند ہنود نے مدافعت کی لیکن مفید نہوئی اور کشتیون مین ہنود کو قتل
کرکے پانی مین گرا دیا اور بعضے بہادرون نے پایان آب کیطرف پیادہ ہوکر
مخالفون کو تیرون سے مارا اور کشتی والے بے تیر مارتے تھے جنھین آخر تمام کو مارا

۶۵۰ امیر اللہداد کا سب سے پہلے کمند ڈالکر قلعہ پر چڑہ گیا پہر اوروں نے ہجوم کیا
اور ملازمین ذاتی سے قلعہ پر چڑہ کر اندر گہس گئے اور قتل کرنا شروع کیا
میان ملک رستم برلاس نے الیاس افغان اور پسر مولانا احمد تہانیسری
سے جا جنگ کی پہر ان دونو سرداروں کو شکنجے باندہ کر حضور مین لے آیا
اور بعضے گبر لڑ کر مارا گیا اور لشکر مین گہس گیا اور گبر تمام مارے گئے اور انکے
زن و بچہ اسیر ہوئے اور مال اسباب سب غارت ہوا بعد تسخیر قلعہ کے مین
نے قلعہ کو جو نقب لگاکر لکڑیون پر تہام رکہا تہا آگ دیکر گرا دیا اور گرد کے
گہر بہی پہونک دیئے اور عمارت گرا دیے مجکو فتح قلعہ میرٹہ کی اس آسانی
سے میسر ہوئے اور یہہ وہ قلعہ ہے کہ جسکو ترمشیرخان نے اس شان و شوکت
اور لشکر بیقیاس کے ساتھہ محاصرہ کیا اور فتح میسر نہوئے اور مین نے تہوڑے
سے لشکر سے کہ بہادر جرأت اظہار روز روشن مین قلعہ پر چڑہ گئے فتح کر لیا مین بہت
سجدہ ہائے شکر کے ادا کئے اور جمعرات کے دن غرہ ماہ جمادالاول کو امیر جہانشاہ
کو معہ لشکر دست چپ کیطرف تعین کیا کہ جمنا کے بالا رآب کیطرف جہان کو
شہر یا قلعہ پاوے تو لیلے اوسکو مسخر اور کفار کو قتل کرے اور امیر شیخ نورالدین
کو حکم دیا کہ بہیر کو بحفاظت دریائے قراسو کیطرف لیجاوے اور مین واسطے
جہاد کے دریائے گنگ کیطرف کہ یہان سے چودہ کوس تہا متوجہ ہوا اور امیر سلیمان
شاہ کہ ہمراہ بہیر کے تہا اثنائے راہ مین حسب الطلب آگیا اس روز چہہ کوس
طے کر کے موضع منصورہ مین آیا اگلے دن جمعہ کو دوسرے تاریخ کوچ کر کے
صبح کے وقت موضع فیروز پور مین پہنچا اور دو تین کوس تک گہاٹ تلاش
کیا چاشت کے وقت گہاٹ پر پہنچا لیکن کہین سے پایاب نہین تہا اسلئے

تیموریہ

اسا رمین جسکو سرزمین دوابہ کہتی ہین آیا اوسوقت معروض ہوا کہ یہان سے نزدیک شہر میرٹھہ ہے وہان ایک قلعہ ہے نہایت مستحکم اور وہان کے دار وغہ اور کوتوال الیاس افغان اور بیٹیا مولانا احمد تہانیسری کا ہے اور صفی نامے گبر معہ جماعت گبروں کے اسباب جنگ کا قلعہ مین تیار کر کے مستعد ہے

ذکر قلعہ میرٹھہ کی فتح کا

یہہ حقیقت سنکر مین نے فوراً امیر رستم پسر طغے بوغا اور امیر شاہ ملک اور امیر الہداد کو معہ افواج میرٹھہ کو روانہ کیا کہ اگر میرٹھہ والے اطاعت کرین تو امن دینا اور نہین تو وہانکا حال لکھ بھیجنا اور قلعہ کا محاصرہ کر لینا امرا نے چھبیسوین[26] تاریخ روز یکشنبہ کو روانہ ہو کر وہان جا تے ہی اہل قلعہ کو کہلا بھیجا کہ اگر تمکو اپنے جان مال ناموس محبوب ہے تو اطاعت امیر کے اختیار کرو جواب دیا کہ ترمشیرخان بیقیاس لشکر لیکر اس قلعہ سے ناکام چلا گیا امرا نے یہہ جواب سنکر غصہ کر کے غصے پر ہوکر بلحاظ بے ادبی کے جو بہ نسبت ترمشیرخان بادشاہ عظیم الشان کی ہے مجکو غضب آیا اور وہان سے فوج آراستہ کر کے میرٹھہ کو اوسی دن منگل کو ستائیسوین تاریخ ظہر کے وقت روانہ ہوا اور دس ہزار سوار چیدہ ہمراہ لیلئے اور وہ بیس کوس ایک رات مین طے کر کے بدہ کو انتیسوین[29] تاریخ حوالے میرٹھہ مین آیا اور ظہر کے وقت امرا کو یہہ حکم دیا کہ ہر یک اپنے اپنے مورچال سے قلعہ تک نقب تیار کرے ہر یک نے ایک رات مین مقابل برجون کے بارہ بارہ گز نقب تیار کیے اہل قلعہ اس خبر سے گھبرا گئے اسی عرصہ مین تشون وفادار جسکا سردار امیر الہداد تہا قوچین تہا دروازہ پر پہنچا اور آواز بلند تکبیر کہے اور سراپے بہا در اپنے قلعہ پر رہا وہ لنگر

تزوک

رمہ۶ بدہ کے دن بائیسوین تاریخ ربیع الاخر کے جہاد کے نیت سے تلوار لیکر دہلے سے
مہ سوار ہوا اوس دن مین تین کوس چلے کرکے فیروزاباد کے قلعہ مین کہ جمنا کے کنارہ
پر فیروز شاہ کا بنا یا ہوا ہے آیا اور دو اسیطے سیر کے قلعہ کے اندر مسجد جامع مین
جا کر بیٹہا وہان دو دوگانہ شکرانہ کا ادا کرکے برابر عادت جہان نما کے ڈیرا کیا
اوسدن سید شمس الدین ترمذی سے اور علاء الدین نایب کر کری کہ سفیر ہو کر بہادر
کو تلہ کو بہادر ناہر کے پاس گئے تہے آئے اور اوس کے عرض عقیدت آمیز پیش
کئی لکہا تہا کہ مین امیر کا اونے جا کر ہون سترہ ایل درگاہ مین آتا ہون اور ایلچیون
نے عرض کیا کہ پرسون کو بہادر ناہر آستان بوس ہوویگا اور بہادر ناہر نے
دو طوطیان سفید رنگ فصیح گفتار شیرین کلام ہمراہ ایلچیون کے پیشکش کیں اور
۴ عرض کیا کہ یہہ دونو طوطیان تغلقشاہ کے عہد مین تغلقشاہ کے مجلس مین یہہ دو
ہمیشہ حاضر رہتے تہین اور تغلق شاہ کے بعد ہر ایک سلطان کے پاس حاضر
رہین مین اونکے باتین سنکر مین بہت خوش ہوا اور اونکا پنجرا ہر روز میرے
دربار مین رہتا اور مین اونکے باتین سنا کرتا اگلے روز جمنا عبور کرکے
چہہ کوس پر موضع مودولہ مین مقام کیا جمعہ کو یہان سے کوچ کرکے پانچ چہہ کوس
پر موضع کہتہ مین ڈیرا ہوا اوسوقت ناہر بہادر مع اپنے بڑے بیٹے قلتاس
نامی کے درگاہ مین حاضر ہوا اور سرفت امرا کے باریاب ہو کر پیشکش نذر
کئے مین اوسکا بڑا تحفہ طوطیو کو جانتا تہا آثار اخلاص کا اوس کے گفتار
کردار سے دریافت کرکے نوازش خسروی سے سربلند کرکے اوس کے
طبیعت کا وہم دور کر دیا اگلے دن وہان سے چہہ کوس پر قصبہ باغپت میں آیا
اور اگلے دن اتوار کو تیسوین تاریخ باغپت سے پانچ کوس پر موضع

تیمور سے

کہ کفار کے دلمین ارادہ لڑائی کا ڈالدیا لاچار یہہ حادثہ گزرا یہہ استیصال کفار دہلی کے سے فارغ ہوکر مین بے واسطے سیران شہرونکے سوار ہوا اسسے ایک شہر دور ہے نام ہے عمارت اور اسکا حصار اسکا اینٹ اور پتھر کا نہایت مضبوط اور پرانی دہلی پیہ ایسے ہے نہایت مضبوط لیکن سیری کے قلعے سے بڑا ہے اور سیری کے قلعہ سے دہلی کہنہ کے قلعہ تک بہت مسافت ہے اور دونو طرف مستحکم دیوار پتھر اور گچ کے بنا رکھی ہے اور مسکو جہان نما کہتے ہین اور بیچمین شہر آبادہین اور ان تینون شہر کے تیس دروازہ ہین جہان نما کے دروازہ سات جنوب سے طرف مشرق کو مائل اور چھہ شمال سے طرف مغرب کے طرف مائل اور سیری کے سات چار باہر کے جانب اور تین اندر سے طرف جہان نما کے اور دہلی پرانی کے دس کہ باہر کے طرف کہلتے ہین اور کئی اندر کے طرف کو سیر سے فارغ ہوکر پہر مین جامع مسجد مین آیا وہان سادات اور علما اور مشایخ کو بفراغ خاطر صدمہ سے بچے ہوئے تہے بلاکر تسلی اور حسب حال ہر یک کا اعزاز کیا اور انعام دیکر ایک داروغہ واسطے فضیلت اونکے محلے کے مقرر کردیا مبادا اونکو کوئی ضرر پیش آوے پہر وہان سے بارگاہ کو چلا آیا پندرہ دن وہان عیش و عشرت سے کاٹکر میرے دلمین یہہ آیا کہ مین تو واسطے جہاد کفار ہند کے عزم کیا ہے اور اسسے نیت کی برکت سے ہر یک جگہ دشمن پر فتحیاب ہوا اور کئی لاکھہ کافر قتل کیے اور ایسے فتح مجکو میسر آئیے اب لازم یہہ ہے کہ آرام طلبی دور کر کے کفار کی جہاد مین مشغول رہون

ذکر کفار ہند کی جہاد کا بعد فتح شہر دہلی کے

۲۴۶ مہینے ربیع ہفتے کے دن اٹھارویں تاریخ بیچ یہہ بے فساد رہا اسقدر لٹا کر
۲ سپاہیے ڈیڑھ ڈیڑھ سو اسیر زن و مرد اور بچے لے آیا اور کسینے بیس بردہ سے کم
نہین لیئے تہے اور سواے اسکی غنایم جواہر یاقوت الماس لعل موتی او
زر نقد اشرفیے اور روپیہ اور برتن سونیے چاندیے کے اور کپڑے زرلفت
اور ابریشمی گران قیمت اور عورتین ہنود کے سو زیور طلائیے مرصع بیشمار
ہاتھ آئین سواے محلہ سادات اور علما اور قضات کے تمام شہر تاراج ہوا
تقدیر الہی یہہ ہی تہے مین نے ہرچند چاہا کہ شہر کے حفاظت کرون پر نہو سکا
تقدیر سے دہلے پر حادثہ گذرا اتوار کے دن انیسوین تاریخ معروض ہوا کہ
پرانے دہلے کی جامع مسجد مین بہت کفار جمع ہوئے ہین اور اذوقہ اور اسباب
جنگ مسجد مین بہر کر لڑائیے پر مستعد ہین چنانچہ کئے شخص کو جو وہان کار کو
گئے تہے زخمے کیا مین نے فوراً امیر شاہ ملک کو اور علے سلطان تواچے
کو سو لشکر روانہ کیا تا کہ مسجد خانہ خدا کو وجود کفار سے صاف کر دین جب الا
امرا اونے جا کر سب کو قتل کیا اور پرانے دہلے سے تاراج ہوئے اور
اسیرون مین سے پیشہ ور اور ہنرمند استاد کئے ہزار جدا کئے اور وہ تمام
امرا کو جو یہان تہے یا ممالک محروسہ مین متعین تہے تقسیم کر دیئے اور از بسکہ مرا
یہہ عزم تہا کہ سمرقند مین ایسی مسجد تیار کرون کہ کسے مملکت مین اوس کے
مثال نہو اسلیئے جتنے معمار یا سنگتراش تہے سرکار مین ضبط کئے اور خواہش
الہی سی بدون میرے اشارہ کے تین شہر سیرے اور جہان پناہ اور پرانے
دہلے تاراج ہوگئے جب میرے نام خطبہ کہ باعث امن امان کا تہا پڑہا گیا مرا
عین ارادہ یہہ تہا کہ اہالے شہر کو ذرا صدمہ نہ دیے لیکن تقدیر یوہی تہے

۲۲۹ توزیرہ فصاد کو مسجد جامع کو ناسیطے نماز جمعہ کے بہیجا تاکہ خطبہ میرے نام کا دار الملک دہلے مین پڑہین حسب الامر سا جد دہلی کے میرے نام سے رونق پذیر ہوئین اور خطیبون کو خلعتین طلائے اور زرِ انعام بیحد عنایت کیے اور واسطے ترتیب بزم کے حکم دیا

ذکر مجلس کا جو بعد فتح ملک دہلی کی مرتب ہوئی

بعد ترتیب مجلس کے امرا اور علما اور کاتب کو جمع کرکے سادات اور علما اور مشایخ اور وزراکا بر دہلے کو بہی بلایا جب سب آچکے مین نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور مغنے خوش آواز ترک اور تاجیک کے گانے لگے اور شیرینی اور طعام اہل شہر اور امرا کو خصوصاً جنہونے میری ساتھ شمشیر زنی کے بیچ تقسیم کرکے نوازش خسروانہ سے سربلند کیا اور خلعتین زردوزی سے کلاہ کمر زر شمشیر خنجر مرصع گہوڑے توپچاقی راہوار زر زین عنایت کیے اور بعضونکو تکر ذکر مرتبہ بلند کر دیا اور شہر کی سادات اور علما کو بہی خلعتین اور انعام دیئے اور منشیونسے فتح نامے ہندوستان کے لکہواکر نامہ بریعنے حاکمک بحروسہ کو روانہ کیے اور تمام اہل شہر بر سوائے سادات اور علما اور مشایخ کے خراج مقرر کرکے تحصیلدار تعین کر دیئے

ذکر سبب تاراج ہونی شہر دہلے کا

مین وہان کیئے دن تک بزم عیش کرتا رہا یہانتک کہ تیرات کے دن ہنوز تاریخ گئے ایسی حزین واقع ہوئین کہ جنسے شہر تاراج اور منہدم

علما وغیرہ نے معرفت امرا کے اہل دہلی کی جان بخشی چاہی تھی میں نے ان کی تعظیم
سادات اور علما کے ساکنین شہر کو امن دے کر یہ حکم کیا کہ ہمارا علم سلطنت اور
تمام کوس اور نقارہ وغیرہ دہلی کے دروازہ پر لیجا کر بجا دیا فتح کا بجا نواور
بعضے شاعر تاریخ فتح کی نظم کر کے پیش نظر لائے اون میں سے یہہ تاریخ دفتر میں
لکھوا دیے   چہار سنہ و ہشتم ماہ ربیع دویم   گرفت خسرو صاحب قران دہلی
را از فتح شاہ کہ مجموع لشکر سے تاریخ   سعد و معین و خورشید بہ عید ای ارا
تو باز گو کہ گشت دوران بکر بشد سے کہ باشاں رسید بسال رضا ز فتح شاہ عزرخار
یکسد نہصد و یک   خود این ہفت بانذر رای اہل دکا   ز اسپ باری نصرت بباغ دہ
بسال خار گل فتح سبز شد او یا   اور جو فاضل یا شاعر کہ تاریخ لکھ کر لائے تھے
اونکو بہت انعام دیا اور آدمی بھیجکر سلطان محمود کے ہاتھی جنکو چھوڑ کر بھاگ
گئے تھے منگوائے جب وہ ہاتھی ہمارے پاس آئے تو اونکا عجب تماشا دیکھا
جو انکو فیلبانوں نے سدہایا تھا اول ہر ایک ہاتھی نے فیلبان کے اشارہ سے
سر زمین پر لگا کر سلام کیا اور بولا اور جو چیز زمین پر آگے پڑی ہوئی تھی تو
وہ بھی فیلبان کے اشارہ سے اوٹھا کر فیلبان کو دیدیتا تھا یا منہہ میں رکھ لیتا
رکھتا تھا ہاتھیوں کے یہہ اطاعت آدمی کی سے باوجود اس جثہ اور جسامت
اور قدرت کے خالی تعجب سے نہیں تھے اسلئے وقت مراجعت کے وہ
ہاتھی ولایت ایران اور توران اور فارس اور روم بھیجے تاکہ اولاد
ممالک محروسہ کے ہاتھیوں کا تماشا دیکھیں چنانچہ پانچ ہاتھی سمرقند کو روانہ
کئے اور دو تبریز کو اور ایک شیراز کو اور پانچ ہرات کو اور ایک شروان
کو اور ایک ازرنجان طہرتن کے پاس بھیجا اور جمعہ کے دن مولانا ناصر الدین

۶۴۲ دوات کے دعا دیے اور اسباب ننگا کرا سبے بگر لشکرگاہ کیا اور سپاہ کو اپنے
اپنے مقام کے رخصت دیے اور واسطے احتیاط کے تاکید کیے اور سلطان
محمود اور بلوخان شکستہ حال قلعہ مین جا کر پچتایے کہ ہمنے اطاعت کیون نکیے
کہ یہہ مصیبت ہم پر نہ آتے بہرحال اونہونے اپنا قلعہ مین رہنا باعث اسیری کے
کا جانکر اوسے رات کو کہ بدہ اور ساتوین تاریخ ربیع الثانیہ کی تہی آدہے
رات کو سلطان محمود اور بلوخان جہان آباد کے قلعہ سے نکل کر کوہستان
کو روانہ ہوئیے مین نے یہہ خبر سنکر فوراً الوسعید اور تیمور خواجہ پسر اپر
انیوغا اور جاوید سعید سلدوز اور ذوالنون بخشیے وغیرہ امرا کو اونکی
تعاقب پر تعین کیا اونہون نے اونکو جا پکڑا بہت لوگ قتل ہوئیے اور
بہت مال اسباب غنیمت ہاتہہ آیا اور ملک شرف الدین اور ملک خداداد
پسران رشید بلوخان کے کو معہ غنایم زندہ پکڑ لائیے بعضے امرا کو مقرر کیا
کہ جا کر دروازہ مودرا نیے کے جسے سلطان محمود نکل گیا تہا اور دروازہ
برکے جسے بلوخان گیا تہا حفاظت کرین اور تمامے دروازون پر ہے
آدمیے واسطے خبرداریے کے تعین کیے کہ اہل شہر کو باہر نجانے دین مجملا
مین سے دروازہ میدان کیطرف عیدگاہ مین جا کر خیمہ برپا کر آیا اور تخت
سلطنت پر جلوس کیا اوسوقت سادات اور قضات اور علما اور
مشایخ اور رئیس اور اشراف شہر کے دربار مین آئیے اور تسلیم
ادا کیے بہر مین نے ہر ایک کو اوس کے مرتبہ کے موافق نوازش کی اور
بٹھا لیا بہر فضل اللہ بخشیے بلوخان کا وکیل اور نایب اہل دفتر سلطان
محمود اور بلوخان کے اکر زمین بوس ہوئے اوسوقت تمیع سادات اور

تیمور سے

دالا ورسے دیے وه سب جہٹ پٹ اگلے فوج مین جا بیٹھے اور تمام فیلبانونکو ۱۳۲۶
برون سے ہلاک اور ہاتھیونکو تلوار سے زخمی کیا سلطان محمود کے لشکر اور
الوخان نے بیچ جنگ مین کوتاہی نکے لوازم سپاہگری کی ادا کیے لاکن
ہمارے بہادرونکے حملونکے برداشت نکے آخر اپنا اور سپاه اور ہاتھیونکا
حال تباه دیکھتے ہی گھبرا کر منہزم ہوا بہزار محنت سلطان محمود اور ملوخان
نے شہر مین گھس کر دروازے بند کر لیے اور امیرزاده خلیل سلطان ایک
ناے ہاتھی سلطان محمود کا که اوس سے فیلبان کو تیر سے مار کر حضور مین ہنکا لایا تھا
اوس کے اس جرئت پر پندره برس کے عمر مین سینه سے لگایا اور عنایات ۴
کے جب سپاه سلطان محمود کے شکست کہا کر بعضے مارے گئے اور بعضے قلعه
مین جا گھسے تو مین بے قلعه کے دروازه پر آیا اور پہر قلعه کو بغور دیکھا او
وہان سے مراجعت کر کے کناره حوض خاص کے جو فیروزشاه کا بنایا ہوا
تھا اترا گرده اوسکا باوجودیکه ہر طرف سے ایک تیر پرتاب سے زیاده
ہے پتھر اور گچ کا تھا اور اوسمین عمارت تیار کیے تہے برسات کے دنون
مین مینه کے پانی سے بہرجاتا تھا شہر کے لوگ تمام سال اوس حوض کا
پانی پیتے ہین اور سلطان فیروزشاه کے قبر بہی اوسکے کناره پر تہی وہان
سب امرا نے جمع ہوکر مبارکباد فتح کے دی مین نے سب امرا کو سینه
سے لگایا اور جن جنسے مردانگی ہوئے تہے اونکو مدح کر کے خوشنود کیا اور
ذکر کرنے اس عنایت الہٰی کے جسکه اوسنے اتنے فرزندان اور امرا
مرحمت کرکے میرے تابع کردیے ہین اور فتوحات بزرگ میسر کین بجلد و رفت
ہوئے اور آسمون بیکی اور سجده شکر کا ادا کیا سب لوگون نے دوام

۶۴۰ گرد اور جوش و خروش سے زمین مین زلزلہ پیدا ہوگیا اوسوقت سونجک بہادر اور
سید خواجہ الہداد اور نصرت بہادر اور قرار سے سامنے تیمور بہادر اور
محمود درویش نے فوج ہراول سے جدا ہوئیے اور جب دیکہا کہ فوج سلطان محمود
کے نزدیک آگئے دست راست کیطرف ہو کر ایک پشتے مین کمین کیا جب فوج
قراول انکے کمین گاہ سے گذر گئے تو سونجک بہادر اور سید خواجہ وغیرہ نے
اونکے عقب پر تاخت کیے اور تلوار کہینچکر مثال شیر کے بکریون مین گہس گئے
تخمیناً تین سو سوار مخالف کے ایک حملہ مین قتل ہوئے اور امیرزادہ پیر محمد
جہان گیر سردار فوج دست راست کے نے اور امیر سلیمانشاہ نے موافق
اپنے فوج کے غنیم کی فوج دست چپ پر حملہ کرکے تیرباران کیا پہر تلغے خان کی
فوج پر جا پڑے اور امیرزادہ پیر محمد جہان گیر نے ایک فیل مست کے سونڈہ
مین ایسے تلوار دیے کہ سونڈہ قلم ہو کر گر پڑے اور سپاہ نے دشمن کے فوج
دست چپ مین کہستے ہی اونکو ہزیمت دیے اور ہمارے فوج دست چپ مین سے
امیر جہانشاہ بہادر اور امیر غیاث الدین ترخان وغیرہ امراؤ نے غنیم
کے فوج دست راست پر جسکا سردار ملک معین الدین تہا حملہ کیا اور ضرب
شمشیر کے تمام انبوہ کو پریشان کردیا اور امیر جہانشاہ بہادر اونکی اتباع
خان
پر مار مار کر شہر کے دروازہ تک گرا آیا اوسوقت سلطان محمود اور ملو
کا قول اور تمام سردار اور سپہ سالار اور پیشوار پیادہ اور ہاتہی مست
بیک
ایکبار نکلے تو ادہر ہوئیے امیرزادہ رستم اور شیخ نورالدین اور امیر شاہ
نے خوب مردانگی کے اور امرا نے بہی جیسے دوست تیمور تواچی اور
دنگلے خواجہ نے مع سپاہ کے خوب زد و خورد کیا اوسوقت مین فیل اپنی نقارہ

شہیر ہے

یہہ بیان کیا کہ سلطان محمود بیہ جنگ کے لیئے سوار ہوا ہے اور صفین مرتب ۴۳۹
کر کے فوج دست راست میں ملک معین الدین اور ملک نائب وغیرہ کو سردا
ر کیا ہے اور فوج دست چپ کے طغی خان کو اور میر علی وغیرہ کو سپرد کی
ہے اور آپ بلوچ کے ساتھہ قول میں ہے اور بعضوں کو ہراول بنایا ہے تمام لشکر
یس ہزار سوار اور چالیس ہزار پیادہ جنگی اور ایکسو اٹھہ ہاتھی بہت
مسلح عماری دار ہیں اور رعد انداز اور آتش باز اور بان دار عرابہ
میں ہیں اور یہہ آئے اسطرح میں غنیم کی فوج نمودار ہوئے میں بھی مخالف
کی فوج کا انداز دیکھنے کے لیئے ایک پشتہ پر چڑھکر فوج کو غور سے دیکھا تو
وہ پریشان نظر آئے اپنے دل میں یہہ کہا کہ بڑے لوگ ہے تو انشا اللہ تعالے
غنیم پر فتح پاونگا اور پشتہ پر گھوڑے سے اترکر دو رکعت نماز کی نہایت
خضوع سے ادا کیں اور سجدہ میں اللہ تعالے سے نصرت طلب کی دعا کے
وقت مجکو آثار اجابت کا معلوم ہوا بعد نماز کے عنایت الہی پر تکیہ کرکے
اپنے قول میں علم سلطنت کے تلے چلا آیا اور علی سلطان تواچی اور دولت
بخشی معہ اونکے بیٹے کے اور سوسے کمال کو معہ قشونات فوج پر نقار کے مدد
کو بھیجا اور بعضے امرا قشونات کو ہراول میں روانہ کیا اتفاقاً اوسیوقت
امیر یادگار برلاس اور امیر سلیمان کے دل میں جو افواج ست راست میں
تھے اور شیخ نور الدین اور امیر شاہ ملک کے دل میں جو ہراول تھے یہہ آیا کہ
اگر امیر جماعت قول کو ہمارے مدد پہ تعین کرے تو ہم نیک فال لیتے ہیں کہ
آج ہمارے فتح ہوویگی تربت یہہ ہے میرے خیال میں آیا کہ بعضے امرا
کو اونکے مدد کے لیئے روانہ کروں پہر دونو صفین متقابل ہوئیں تیار ہوا تھا

۲۳۸ بطریق استمزاج کے دریافت کیا کہ لڑائی کے دن تمہارا مقام کہاں ہوگا با
وجود یکہ انہونے ہمارے ساتھہ بہت معارکے دیکھے تھی لیکن ہاتھیوں کے خوف
سے ترت جواب دیا ہمارے جگہ وہان ہے جہان عورتین رہین لاچار
واسطے جمعیت خاطر ایسے لوگونکے بھینس لوٹ کے جمع کرکے اونکے
سر اور گردن باندہ کر اسطرف باڑ لگا دیے اور سپاہ کو تاکید کی کہ سب
کو شبخون سے ہوشیار رہنا

ذکر حضرت صاحبقران کی جنگ صف کا سلطان محمود بادشاہ دہلی سی اور سلطان محمود اور ملوخانکی ہزیمت کا

بعد فراغ اس احتیاط کے جب صبح کے نماز جماعت سے ادا کر چکے کوس وغیرہ
ساز بجانے شروع کیے اور تمام امرا و سپاہ جلنہ پوش سوار ہوئی
اور مین بھی سوار ہو کر صفون کو مرتب کرنیلگا اور جیسے پہلے مقرر کیا تھا
یساول دست راست کا امیرزادہ پیر محمد جہانگیر اور امیر یادگار
برلاس اور امیر سلیمانشاہ اور امیر مضراب اور یساول قمار سے
اور تیمور خواجہ پسر امیر اقبوغا وغیرہ امرا قشونات کو سپرد کیا
اور فوج دست چپ کا سردار سلطان حسین اور امیرزادہ خلیل سلطان
اور امیر جہانشاہ اور شیخ ارسلان کو کیا اور امیرزادہ رستم اور
امیر شاہ ملک اور امیر الہداد وغیرہ امرا کو ہراول بنایا اور مین آپ
قول مین رہا بعد آراستگی فوج کے قراول تعین کیے کہ آگے جا کر غنیم کے
حال سے خبردار رہین اسمین قراول منغاغون کو گرفتار کیا اور اس سے پوچھا

ضمیمہ

طوخان کے جو سلطان محمود کے سپہ سالار تھا فال دیکھی تو یہہ آیت سورہ نحل کی ۴۳
کی نکلی ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء ومن رزقناہ منا رزقا حسنا فہو
ینفق منہ سرا وجہرا ہل یستوون تفسیر یہہ ہے کہ بیان کی اللہ تعالے نے مثل کہ بندہ
زر خرید جسکو طاقت نہیں کسی چیز کی اور مرد آزاد جسکو روزی بہت دی ہی
اور وہ بخشتا ہے اوس رزق کو ظاہر و باطن کیا یہہ غلام اور آزاد برابر ہیں
یعنی نہیں ہیں اس فال سے بہت محکم بشارت ہوئی اور قران کے حکم پر مین نے
اعتماد کلی کیا اور عنایت الہی پر تکیہ کرکے غرہ ماہ ربیع الآخر کو جمنا کو پایاب
اترا اور خیمہ اور خرگاہ جمنا کے کنارہ پر برپا کئے اور امرا نے حسب الامر
گرد دولتخانہ کے ڈیرا کیا اور زمین لشکر کے گرد کے واسطے تیاری خندق
کے امرا اور تواجات وغیرہ کو تقسیم کر دی ہے دو پہر مین سب نے خندق عمیق تیار
کر لی اور مین نے خندق کو دیکھہ کر اندر کی جانب مین درخت کٹوا کر شاخ
بندی کرا دی اور بعضے جگہ تختہ کھڑے کر دئے چونکہ اہل لشکر نے یہہ سن رکھا
تھا کہ اعتماد لشکر ہندوستان کا ہاتھیوں پر ہے کہ لڑائی کے وقت فوج کے
آگے رکھتے ہین اور ان کو کسی ہتیار تیر یا تلوار کا تیہ پہ اثر نہیں کرتا اور بلندی
اور جسامت مین گویا پہاڑ ہوتے ہین اور ایسی قوی ہے کہ درخت کلان اور
دیوار مضبوط کو ایک اشارہ مین اکھاڑ ڈالتے ہین اور جنگگاہ مین سوار
کو گھوڑے سمیت سونڈ مین اوٹھا لیتے ہین بہرحال یہہ باتین سنکر بعضے اشخاص
بسبب واہمہ لوازم بشریہ کے مذبذب نظر آتے تھے چنانچہ مین نے جس وقت کہ
امرا کو جرانغار اور برانغار پر تعین کیا تو اون علما سے جو ہمارے
ساتھ تھے جیسے خواجہ افضل کشتی اور مولانا عبد الجبار خوارزمی وغیرہ

تزوک

قدر و در جنگ مین توقف کیا چاہیے کہ دشمن کا طالع قوی ہے چونکہ مین ہر یک امر
مین عنایت الہی پر تکیہ کرکے تمام فتح اور شکست کو تقدیر سے جانتا تہا اسلیے
منجمونکے قول کا کچہ اعتبار نکیا اور نصرت اللہ تعالے سے طلب کی کہ ایسا نہو
کہ جنگ مین درنگ ہووے جب اس منزل مین رات گذر گئی صبح کو عادت کے
موافق نماز جماعت کی ادا کرکے وظیفہ پڑہا بہر کلام اللہ مین فال دیکہی تو سورہ
یونس کی یہہ آیت نکلی انما الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط
بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتے اذا اخذت الارض زخرفہا
وازینت وظن اہلہا انہم قادرون علیہا اتیہا امرنا لیلا او نہارا فجعلناہا حصیدا
کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الایات لقوم یتفکرون مین نے ترت علماء کو
بلاکر تفسیر اس آیت کی پوچہی کہا کہ تفسیر یہہ ہے زندگی اس عالم فانی کی
مانند پانی کی ہے جسکو ہم نازل کرتے ہین آسمان سے اور آمیختہ ہوجاتے ہین ساتہ
پانی کے جو کہ زمین سے اوگتا ہے جسکو آدمی کہاتے ہین جیسے غلہ اور میوے
یا حیوان کہاتے ہین جیسے گہاس یہانتک کہ آراستہ ہوجاتی ہے زمین اور
آراستہ ہوتی ہین میوہ اور غلہ اور گمان کرنے لگتے ہین اہل زمین کہ اب ہم
بہرہ ور ہوسکتے ہین اوس سے ناگاہ آتا ہے حکم اوس غلہ اور میوہ کی خرابی
کا رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہین ہم اوسکو کٹہا ہوا اور نابود ایسا
کہ معلوم ہوتا کہ اس زمین پر کل کچہ نہین تہا اور ایسے ظاہر کرتے ہین ہم نشانیان
واسطے فکر کرنیوالونکے ہمارے قدرت مین جب یہہ تفسیر بیان کی جونکہ
[illegible] دریافت کرنا مال شہر کا تہا تو یہہ [illegible]
میرے [illegible] دریافت [illegible]
[illegible]

تیمور سے
ذکر ایک لاکھ ہندو کی قتل کا

ایسے مجلس مین امیر جہانشاہ اور امیر سلیمانشاہ وغیرہ نے عرض کیا کہ جب سے آپ
ہندوستان کو متوجہ ہوئے ہین اب تک کفار اسیر ایک لاکھ سے زیادہ لشکر
مین جمع ہو گئے ہین اور کل جو فوج مخالفونکے تعاقب ہو رہا ہے لڑتے تو تمام اسیر
خوش ہو کر دشمنونکے فتح مناتے ہین منتظر ہین کہ اگر مخالفونکا ذرا غلبہ ہو دیکھین تو
بند توڑ کر ہم پر ہجوم کرین یا مخالف سے جا ملین مین نے اس باب مین مشورہ کیا
انہونے عرض کیا کہ روز جنگ کلان کے ان ایک لاکھ آدمیون کو نہ خالی فرودگاه
گاہ مین چھوڑ سکتے ہین اور نہ قید سے خلاص کر سکتے ہین کیونکہ یہ سب اتنے کفار
بت پرست کے جو اہل اسلام کے دشمن ہین سپاہگری سے بعید ہی سوا اسی قتل کی
اور کوئی تدبیر خیال مین نہین آتی چونکہ مشورہ امراء کا موافق قاعدہ سپاہگری کے
کے تھا مین نے حکم دیا کہ تمام لشکر مین منادی کر دو کہ جس جس کے پاس کفار
ہند کے مقید ہون اونکو قتل کرین اور جو شخص اپنے اسیر کے قتل مین مہلت کرے
اوسکو بھی قتل کر دو اور اوسکا مال اسباب واسطے کشندہ کے ہے اہل لشکر نے یہ
حکم سنکر اپنے اپنے اسیرون کو قتل کیا ایک لاکھ کافر اوس روز قتل ہوا مولانا
ناصرالدین عمر نے جو تمام عمر مین کبھی چڑیا ذبح نہین کیے تھے اوس روز پندرہ آدمی
تلوار سے مار ڈالے بعد قتل ان کفار کے یہہ حکم دیا کہ دس جوان ہر دس جوانون
مین سے واسطے نگہبانی مال اور مواشی اور بردون کی فرودگاہ مین رہین
مین تمام لشکر ساتھ رہے ظہر کے وقت کوچ کرکے جہان گھاٹ جمنا کا مقرر ہے
ڈیرا کیا اوسوقت ستارہ شناسون نے جو تقویم سے سعادت اور
نحوست بیان کیا کرتے تھے عرض کیا کہ ان دنون ساتون ستارون کے یہہ کیفیت ہے

۲۳۴ ذکر سید خواجہ اور مبشر بہادر کے مدد کو بہیجا اونہونے متفق ہوکر پہلے غنیم پر تیر
باران کیا اور دشمنان پر حملہ آور ہوئے دوسرے تیسرے حملہ مین مخالفونکو شکست
ہوئی پراگندہ ہوکر دلی کیطرف بہاگ گئے اور اکثر تلوار سے ہلاک ہوئے
اور جب غنیم کے فوج بہاگ گئے تو عجب ماجرا گذرا کہ اونکا جھنڈا اسپ جنگی ہاتہی
گر کر فوراً مرگیا یہہ سنتے ہی مین نے کہا فال نیک ہے اور بہادر غنیم کو مار
مار کر شہر مین داخل کرکے چلے آئے بہ بارگاہ خاص مین آکر مبارکباد دی
مین نے اونکو آفرین کے اگلے دن جمعہ کو تیسرے تاریخ لونے سے کوچ کرکے
مقابل عمارت جہان نما کے ڈیرا کیا اور جو امراء واسطے تاخت کے گئے تہے
وہ بہی غلہ اور غنیمت لیکر آئے

ذکر آداب جنگ کی تعلیم کا امراء کو

اس منزل مین مین نے مجلس آراستہ کرکے تمام امراء کو بلایا جب سب آچکے اگرچہ
تمام مرد کار آزمودہ تہے اور ہمارے سامنے سب نے تلوارین چلین تہین لیکن
جتنے معرکے مین نے دیکہے تہے اور بذات خود تلوارین کہا کر تجربے حاصل کئے تہے
یہ کسیکو میسر نہین تہا اسلیئے مین نے طریقے درآمد و برآمد جنگ گاہ اور
دشمن سے حرب وضرب اور صف آرائیے اور ترتیب لشکر اور مخالف
پر حملہ آور ہوے اور آپسکی مددگاری اور لوازم ضروری جنگ کے
اونکے روبرو بیان کیئے اور امراء دست راست اور دست چپ اور قراول
اور ہراول کو یہہ حکم دیا کہ ہر یک اپنے اپنے موقع پر قایم ہوکر پس وپیش
نہو وین اور خوب ہوشیار رہے اور احتیاط رکہین سب نے نصایح کو
مان کر تسلیم کیے

تیمور سے

۳۴۳ اگرچہ باتین قوت اور بصیرت ترکیبی ہندوستان کے ہاتھیون سے بہت سنتے تھے
کہ لڑائی کے وقت سوارون کو گھوڑے سمیت سونڈ مین لیکر زمین مین ٹپک دیتے تھے
مین بعضے آدمی مذبذب تھے آخر صلاح یہہ ہوئی کہ پہلے غلہ جمع کر کے اوس کے
قلعہ مین انبار کیا جائے تاکہ کھانے کی طرف سے خاطر جمع رہے پھر اسیطے
تسخیر قلعہ دہلی کی چلے لبد جنگی اس صلاح کے امیر جہانشاہ اور امیر سلیمان
شاہ وغیرہ امراء کو سو قشونات تعین کیا کہ جمنا اتر کر دہلی کے اطراف سے جتنا
گرد جہان غلہ ملے لے آوے اوسوقت میر سے دلمین یہہ آیا کہ تھوڑے سے سوارون
سے پار اتر کر عمارات جہان نما کو جا کر دیکھون اور رستہ درآمد اور برآمد
کا معلوم کرون سات سو چاقو پوش ساتھ لیکر چلا اور علی سلطان تواجی
اور جنید بورالدای کو واسطے قراول کے بھیجا اور مین جمنا اتر کر عمارت
جہان نما مین جا کر خوب سیر کی اور میدان جنگ اور جمعیت آرائی کا اور
رستہ درآمد برآمد کا معلوم کیا اوسوقت علی سلطان تواجی اور جنید کہ
قراولی کو گئے تھے ایک ایک خبردار کو پکڑ لائے علی سلطان جسے پکڑ کر میرے حضور
لایا تھا اوسنے احوال سلطان محمود اور ملو خان کا دریافت کر کے واسطے
تسکین کے قتل کیا پھر قراول یہہ خبر لائے کہ ملو خان چار ہزار سوار چار ہزار پیادے
اور ستائیس ہاتھی جنگی لیے ہوئے شہر کے باغات سے
نکل کر کھڑا ہوا ہے مین مبشر بہادر اور سید خواجہ کو چھہ سو سوارون سے
جہان نما مین چھوڑ کر لشکر کو چلا آیا اور ملو خان دلیر ہو کر جہان نما کے پاس
آیا سید خواجہ اور مبشر بہادر آگے بڑھ کر غنیم کے ہراول سے لڑنے لگے
مین نے لڑائی کا حال سنکر فوراً سونجک بہادر اور امیر الہداد کو دو قشون

۴۳۲ مسعود، نے ایک شیخ گوشہ نشین سالک راہ حق کا اوس قصبہ مین رہتا تہا از راہ دور بینے سکے اوسنے آکر ملاقات کیے باوجودیکہ وہ شخص وہانکا مقتدا تہا چند اوسنے اونکو جنگ سے منع کیا کہ ملازمت کرو لیکن اون جہال ہنود اور بلوچان نے پیر کا کہا ہرگز نمانا اور جنگ مین مشغول ہوئے یہہ بات سنکر مین نے تمام امرار اور لشکر کو واسطے تسخیر قلعہ کے روانہ کیا حسب الامر بہادر روان پہنچے اور تمام بہر مین توفیق الہے سے سخر کیا وہ قلعہ درمیان دو دریا کے تہا ایک جمنا دو ایک ہنڈن نہر جو بیٹے کلان سے سلطان فیروزشاہ اوسکو دریا رکا نہیں سے کاٹکر لایا تہا مقابل فیروزاباد کے دریا سے جمنا مین ملجاتے ہے اور بہت راجپوت اپنے اپنے زن و فرزند کو گہرونکے اندر پہونک کر بہر لڑکر مارے گئے اور اوراہل قلعہ سے قتل اور بہت زندہ اسیر ہوئے اگلے دن آہر دن مین سے مسلمانونکو جدا کرکے کفار کو جہنم واصل کیا اور گہر علماء اور سادات اور مشایخ کے محفوظ رکہہ کر باقی اہل قلعہ کو تاراج کرکے قلعہ خراب کر دیا ہہ مین لونی کے تسخیر سے فارغ ہوکر بدہ کے دن غرہ ماہ ربیع الاخر کو گذر گاہ دیکہنے کے لیئے سوار ہوکر جمنا کے کنارہ کنارہ عمارات جہان نما کے برابر آیا اور گہاٹ غور سے ملاحظہ کرکے عصر کے وقت اپنے لشکر مین چلا آیا اور امرار کو بلاکر واسطے تسخیر دارالملک دہلے کی اور واسطے جنگ کے ساتہہ سلطان محمود بادشاہ دہلی کے مشورہ کیا

ذکر مشورہ کا واسطے تسخیر دہلے کے

بعد بہت سے قیل و قال کے کہ ہر یک شخص کچہہ کچہہ کہتا تہا اور سپاہ نے.

خالی کر گئے ہین لشکر نے شہر مین جا کر خبر لائے کہ قلعہ مین ایک ڈھیر کئی ہزار من ۱۳۱ ۹
گیہون کا ہے مین نے اوسکو تلوا کر سپاہ کو تقسیم کر دیا دوسرا ڈھیر وزن مین تنگ
کلان ہے دس ہزار من کا تہا اور وزن شتر کے سے ایک لاکہہ ساتہہ ہزار من
ہوتا تہا اگلے دن پانی پت سے چہہ کوس چلکر کے دریا کے کنارہ پر جو رستہ مین
تہا ڈیرا کیا اور جمعہ کو چہبیسوین تاریخ اوس منزل سے کوچ کیا اور حکم دیا کہ تمام
امرا اور سپاہ جلو مین لین اور اپنے اپنے قافلہ مین ہر یک ہوشیار رہے پہر
موضع کانہے گرین مین مقام کیا اور امرا کو بلا کر حکم دیا کہ کل ہفتہ کے دن اونچ
قابو ہو اسلیے تاخت کے جا کر عمارات جہان نما سے کہ جو بنا کیے ہوئی سلطان
فیروز شاہ کے کنارہ دریا جمنا کے جو یہان کا مشہور دریا ہے پہاڑ کے
اوپر واقع ہے تاراج کرین پہر جو سامنے آوے اوسکو قتل و غارت کرین اگلا
دن فوج نے حسب الامر روانہ ہو کر عمارات جہان نما تک گرد ہلے سے پانچ کوس
پہ تاخت کیا اور جو مواضع اوس نواح مین تہے سب کو تاراج اور آدمیونکو
قتل کیا اور مال مواشی غنیمت اور زن و مرد کفار کے اسیر کر لائے اور
پہر کے دن انتیسوین تاریخ کوچ کر کے جمنا کے کنارہ پر آیا اور جمنا کے پار
ایک قلعہ نظر آیا اوسکا حال پوچہا تو یہہ معروض ہوا کہ یہہ قصبہ لونی ہے اور
سمیان میمون اور مبارک سلطان محمود کے طرف سے وہانکے محافظتکے
لیے کوتوال اور داروغہ ہین میرے دلمین یہہ آیا کہ پہلے اس قلعہ کو مسخر کرون
اسطرف دریا سی گہاس گہوڑونکے لیے بہت کمتر تہا اوسیدن جمنا کو
عبور کیا اور امیر جہانشاہ اور امیر الہداد کو معہ فوج واسطے محاصرہ قلعہ
لونی کے تعین کیا میمون اور مبارک وہانکے داروغہ اور کوتوال جنگ پر

۶۴۰ وغیرہ امرا کو قشونات بنایا اور افواج دست چپ کا سردار سلطان محمود خان
اور امیرزادہ خلیل سلطان اور امیرزادہ سلطان حسین اور امیر جہانشاہ اور
شیخ ارسلان اور امیر شاملک اور شیخ محمد پسر ایکو تیمور بہادر اور سونجک بہادر
اور بعضی امرا تومانات کو کیا اور تومان کلان اور تومان شاہ ملک اور امیر اللہداد
اور علی سلطان تواچی وغیرہ امرا تومانات اور قشونات اور ہزارجات اور
۵ صدجات کو اپنے رکاب مین رکہا اور لشکر کے حاضرے لی تو آٹھہ کوس طول
مین افواج کہڑے تہے پہر لشکر کے آراستگی سے فارغ ہوکر دلے کیطرف روانہ
ہوا پیر کے دن بائیسوین ماہ ربیع الاول کو قلعہ اسمندی مین آکر مقام کیا یہان
کے حال سے یہہ معلوم ہوا کہ سامانہ یہان سے سات کوس ہے اور اہل سامانہ
اور کیتھل اور اسمندی کی تمام کافر بدکیش ہین آپ اپنے گہرونکو پہونک کر
معہ مال اسباب دہلے کو چلے گئے ہین یہہ تمام ملک خالی ہے اگلے دن تئیسوین
تاریخ وہان سے کوچ کرکے چہہ کوس پر موضع تغلق پور مین آکر ڈیرا کیا قلعہ
والے فوج کے ہیبت سے اطراف و جوانب کو بہاگ گئے تہے اور اونکا مذہب
یہہ معلوم ہوا کہ انکو ثنوی کہتی ہین بعضی انمین کے دو خدا کے قائل ایک کو
یزدان کہتی ہین جو نیک امر واقع ہوا اوسکو یزدان کے طرف سے جانتے
ہین اور دوسرے کو اہرمن اور تمام فسق و فجور کو اوسکے طرف منسوب کرتے
ہین سے خاک اوسکے مونہہ مین یہہ نہین جانتے کہ خالق خیر و شر کا اللہ تعالی ہے
اور فاعل آدمی ہے تمام اونکے گہر پہونک دئیے اور قلعہ اور عمارت گرا کر
خاک مین ملادیے اگلے دن چوبیسوین تاریخ نرہ کے دن بارہ کوس چلکر
پانی پت مین آیا وہان مسروض ہوا کہ اہل شہر حاکم دہلے کی حکم سے شہر

یہاں سے نزدیک تہا لیکن اسباب وہان کا ابہی نہین آیا تہا اسلیئے کے مقام ۲۹
کیئے اور سیر کے دن پندرہوین تاریخ وہان سے کوچ کر کے برابر قدسے پل کو
کاہو دریا سے کہکر پر بنا ہوا تہا اترا اس منزل مین امراء فوج جرانغار سے سلطان
محمود خان اور امیر زادہ رستم اور امیر جہانشاہ اور امیر غیاث الدین
ترخان اور امیر حمزہ پسر طغی بوغا برلاس اور مبشر بہادر وغیرہ امراء
جن کو مین نے کابل سے ہندوستان کو روانہ کیا تہا حاضر ہوئے اون سے
وقایع رستہ کے پوچہے تو عرض کیا کہ ہم جس شہر یا گانو یا قلعہ پر پہنچے تو جنہنے
ہماری اطاعت کی اور پیشکش دیا اوسکو ہم نے امن دیا اور جنہنے مخالفت
کی اونکو قتل اور اسباب غارت کر کے سپاہ کو تقسیم کر دیا مین نے اونکو
آفرین کہے اگلے دن پل اتر کر ڈیرہ کیا امیر شاہ ملک نے جو دنبال بورسے
ہمراہ اسباب کے تہا یہاں سلامت پہنچا دیا ایکروز وہان مقام کر کی جمعرات
کے دن اٹہارہوین ماہ کو پل دریاء کہکر سے کوچ کر کے پانچ کوس پر مقام
کیا اگلے دن قصبہ کیتہل مین پہنچے یہان سے شہر سامانہ ستترہ کوس تہا اور جو
شہر دہلے تختگاہ سلاطین ہند کے نزدیک تہے توزک دہلے کے تسخیر اسی
منزل مین کیا

ذکر دہلے کی تسخیر کا

توزک تسخیر دارالملک دہلے کا اسطور کیا کہ پہلے فوج آراستہ کی اور
لیا اول مقرر کر کے افواج دست راست کا سرلشکر امیر زادہ پیر محمد جہانگیر
اور امیر زادہ رستم اور امیر سلیمان شاہ اور امیر یادگار برلاس اور
امیر شیخ نورالدین اور امیر مضراب تمار سے اور تیمور خواجہ پسر آق بوغا

۶۲۱ کرکے مسافرونکو ستاتے ہین اور اب نکل کر شیکر زار اور جنگل کو چلے گئے ہین
یہہ حال سنکر مین نے ایک فوج آراستہ ہمراہ نکل بہادر لیسر ہندو سے قرقرہ
کے تعین کے بہادر اوسیطے شیکر زار مین پہنچے اسعرصہ مین ناصر الدین عمر کو بہے مین
نے بہیجا افواج نے جاکر دو سو آدمی قتل اور کچھ خندہ اسیر کیئے اور مواشی
غارت کر لائیے اوسوقت یہہ معروض ہوا کہ یہہ مفسد حت سو روپلے سے زیادہ
ہین کو ئے مسافر انکے ہاتھ سے سلامت نہین بچا اب بہاگ کر بن مین گہس گئے
ہین کچھہ اونمین سے قتل ہوئے ہین چونکہ میرے نیت صرف جہاد کے سبتے تاکہ جو
ملک مسخر ہوئے اوسکو مفسد ون سے پاک کر دون کہ مسافر اونکے شر سے
خاطرجمع ہو جاوین خصوصاً یورشن ہندوستان کہ یہان مطلب اسیلیے صرف
جہاد سے تہا میرے دلمین یہہ آیا کہ دفع کرنا انکے ضرر کا ضرور ہے اسلیے
محافظت ڈیرہ اور غنایم کے امیر سلیمان کو سپرد کیے کہ شہر سامانہ مین سب
اسباب کو جمع کر دے اور مین منگل کے دن نوین تاریخ تو مانہ سی سوار
ہوکر اوسیے دن بیشہ مین جاکر دو ہزار جت کو قتل کیا اور اونکے زن وبچی
اسیر اور مال اور مواشی تاراج کیا وہ زمین اونکے شر سے صاف ہوگئی
اوسہی دن جماعت سادات اوس نواحے کے نے راہ اخلاص سی درگاہ
مین حاضر ہوکر ملازمت کے چونکہ میرا اخلاص اولاد نبی صلعم سے بیشتر تہا
اونکی سرداروں کو اکرام کیا اور سب کو خلعت فاخرہ دیا اور داروغہ
تعین کر دیا تاکہ اونکی منزل مقام کو ہمارے لشکر سے آسیب نہ آوے اور
یہان سے جب مین سوار ہوکر کنارہ دریا سے کہکر کے آیا تو امیر سلیمانشاہ
شاہ بہی اسباب کو جمعرات کے دن گیارہوین تاریخ اسی جگہ لے آیا سامانہ

تیمور نے

...ن کے استیصال سے خاطر جمع کر کے ہفتہ کے دن تیسرے تاریخ ربیع الاول ۴۲۷

...نیر سے کوچ کیا اور اس دن چودہ کوس چلکر ایک تالاب کے سبزہ زار

...ڈیرہ کیا اور اگلے دن کوچ کر کے قلعہ فیروزہ سے گذر کر شہر سرستی میں ڈیرا

...لکا میں نے حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہاں لوگ کفار میں اور سب

...تے میں اور بیرے خبر سنکر شہر چھوڑ کر بھاگ گئے میں

...تب سپاہیوں کے فوج نے جلد جا لیا اور خوب جنگ ہوئے

...ل اور ان کی زن و بچے اسیر اور مال اسباب تاراج ہوا کفار کے کئی

...ن جو بچے نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور اس جنگ میں ہوا

...ادل بہادر قراس بچہ کردہ شہید ہوا اور کسیکو کچھ ضرر نہیں ہوا اگلے دن

...شہر سرستی میں مقام کیا اگلے روز کہ ہفتہ کا دن چھٹی ماہ کے تھے وہ انسی سوار

...ہو کر اٹھارہ کوس جا کر نزدیک قلعہ فتح آباد کے مقام کیا فتح آباد والے بھی

شیطانے بھی شہر چھوڑ کر جنگل میں نکل گئے تھے میں نے بعضے امرا کو ان کے

تعاقب پر دوڑایا اس فوج نے جا کر اکثروں کو قتل کیا اور مال گھوڑے ہوا

غنیمت لیکر چلے آئے اور اتوار کے دن فتح آباد سے سوار ہو کر رجب پور

سے گذر کر قلعہ اہروٹی کے نواح میں مقام کیا چونکہ وہاں کے لوگوں نے نہ لا

نہ استقبال کیا تا کہ لشکر کے ضرر سے بچیں اسلئے ترک شہر میں جا کر تاراج

کرنیلگے جسنے مقابلہ کیا وہ قتل ہوا اور اکثر اسیر ہوئے اور لشکر نے غلہ لیکر

گھروں کو آگ دیدی اور آٹھویں تاریخ پیر کے دن اہروٹی سے کوچ

تو ہانہ میں آکر وہاں کا حال دریافت کیا کہ یہاں کے لوگ قوم جٹ ہیں اور یہ

صرف نام کے مسلمان اور چور ہیں اور رہزنی میں بے بدل ہیں ہمیشہ قطاع الطریق

۶۲۶ ڈالکر قلعہ پر چڑہ گیے جب قلعہ کے کنار اور مسلمانون نے اپنی موت انکہون
دیکہے تو کفار نے اپنے زن و بچہ گہر مین داخل کر کے اگ دیدی سب جل مرے
اور جو اپنے تین مسلمان کہتی تہی لیکن طریقہ اسلام سے الگ تہی اونہو نے اپنی زن
و فرزند کو تلوار سے قتل کیا اور دل مرگ پر رکہکر جنگ کرنیگے جب ہمارے
سپاہ اطراف سے قلعہ مین تلوار لیکر گہس گئی تو اہل قلعہ نے جو توانا اور قوے
ہیکل تہی جنگ مردانہ کیے اور طرفین سے خوب جنگ ہو ہے چنانچہ ہمارے
چند لوگ کار ہے شہید اور اکثر زخمے ہوئے اور میری امرا ہر یک بذات خود
شمشیر زنی کرتا تہا چنانچہ امیر شیخ نور الدین پیادہ ہوکر جہاد مین مشغول تہا او
بہت قتل کئی تہی کہ کفار نے جمع ہوکر اوس پر حملہ کیا چونکہ شیخ نور الدین تنہا تہا
اور وہ بہت تب اوسکو گہیر کر دستگیر کیا چاہتے تہی اسمین فیروز سیستانی
اور اوزن مرید بغدادی مدد کو پہنچے دونو نے جمع ہو کر کفار پر حملہ کیا دو بے
حملہ مین کفار کو پس پا کر کے شیخ نور الدین کو بچا لیا اور ایسی سے ہر جگہ کفار
کفار سے حرب وضرب اور مردانگے کررہی تہی یہان تک کہ تائید الہی سے
نسیم فتح کے چلے اور ہمارا لشکر غالب آیا تہوڑے سی دیر مین اہل قلعہ کو قتل
کیا چنانچہ ایک ساعت مین دس ہزار کفار مارے گیے اور قلعہ کا مال اسباب
نقد جنس جو کہ برسون مین وہان جمع ہوا تہا سب غنیمت ہاتہ آئی اور کفار کے
گہر اور قلعہ اور تمام ابادی پہونک کر ویران کر دیے بعد اس فتح کی مین
بارگاہ مین آیا سب امرا نے مبارکباد دے اور تمام غنیمت حاضر کے مین نے سب
امرا اور سپاہ کو تقسیم کر دے اور مرید بغدادی سے
جنہو نے شیخ نور الدین کو کفار سے بچایا تہا الخ

جنہونے مسافر کابل کو ہزار آدمیونسے تلف کیا اور بہاگ کر بہٹ نیر کے قلعہ مین ۵
متحصن ہوئیے تہی اسلئے امیر سلیمان شاہ اور امیر الہداد کو مینے حکم دیا کہ شہر
مین سے جاکر ان جنگے لوگونکو سع مال اسباب گرفتار کر لاؤ امراء حسب الارشاد
جاکر اوسکے اطراف و جوانب کو سع اموال پکڑ لائیے ہفتہ کے دن انتیسوین صفر
کو جماعت جماعت امراء کو حوالہ کیے اور اونکا تمام مال نقد و جنس سرکار مین ضبط
کیا اوسمین تین سو تازے گہوڑے تہی تو سپاہ کو تقسیم کر دیئے اور پانسو آدمی
دنیال پور کے بعوض مسافر کابل کے جو ہزار آدمیونکی جمعیت سے مارا گیا تہا قتل کئی
اور اونکے بچے بردہ کر لئیے تاکہ اوروں کو عبرت ہووے اور اجودن وغیرہ کی
لوگ حسب تقصیرات بعضے قتل اور اونکے بچے اسیر اور بعضی خلاص ہوئیے جب
خطاواروں کو یہہ سیاست ہوئیے تو کمال الدین برادر رائے دولجین کا اور بہٹیارا
کا خوف کہا کر باوجودیکہ رائے دولجین ہمارے لشکر مین موجود تہا قلعہ مین گہس
گئیے اور دروازہ بند کر لیا مینے اونکی یہہ حرکت دیکہکر رائے دولجین کو
قید کیا اور غصہ ہوکر سپاہ کو واسطے تسخیر قلعہ کے روانہ کیے کہ نقب لگا کر مسخر کرین
اہل قلعہ نے جب یہہ دیکہا تو اوسکا بہاتہ ئیے اور قطعا بہر الامان کہنے لگے اور تلوار
گلے مین ڈالکر درگاہ مین حاضر ہوئیے اور معذرت کیے اور کنجیان قلعہ کے ارکان
دولت کو سپرد کین مینے جان بخشی کی اور پیر کے دن غرہ ربیع الاول کو
امیر شیخ نور الدین اور امیر الہداد کو واسطے تحصیل خراج کے جو اون پر مقرر
ہوا تہا قلعہ مین روانہ کیا رائے را اور راجپوتون نے خراج دینے سے سستی جسمین
رستگاری سے پوشیدہ اونکیا اور تحصیلدار اور راجپوتون مین لڑائی ہو گئی
مینے یہہ خبر سنی تو تمام ہوا اور غصہ ہوکر واسطے تسخیر اوسکے تیغ زن روانہ کیا سپاہ کمند

۴۴۲ سے ہٹے تو مین نے مراجعت کر کے شہر سے باہر ڈیرہ کیا اور رات کو جو کس رہنے
صبح کو راو دو دولجین ملازمت کو نہ آیا مین نے حکم دیا کہ ہر یک اپنے اپنے سامنے
نقب لگا دیے لشکر نے نقب لگانے شروع کیے اور اہل قلعہ نے تیر اور پتہر اور
آتش بازے بہادر درون پر پہنکے لیکن اونہو نے پر دیے سی اوسکو بہوں سمجہا اور
اپنا کار کرتے رہے جب قلعہ والون کو یہہ معلوم ہوا کہ چار طرف نقب لگائی
ہے تو گہبرا کر راو دولجین اور اوسکے سپاہ سر جون پر چڑہ کر فریاد اور عذر
کرنیلگے کہ اگر ایکے تقصیر معاف ہو تو راہ بندگی سے خدمت مین آتے ہین مین نے
۳ اونکے عجز کو دیکہہ کر اونکا التماس قبول کیا بقول بزرگان کہ عفو فتح کی زکوۃ
ہے اور وہان سے اپنے لشکر گاہ مین چلا آیا اوسہی دن آخر روز راو دولجین
نے اپنے بیٹے کو نایب کے ساتہہ درگاہ مین بہیجا اور کئی شکار سے جانور
اور تازے گہوڑے نذر کیے مین نے اوسکو خلعت فاخرہ اور شمشیر اور سپار
طلائی دیکر اوسے روز اوسکے باپ کے پاس روانہ کیا اور پیغام دیا کہ اپنے
باپ سے کہدینا کہ بے دغدغہ آکر عنایات سے سر بلند ہو دے اور نہین تو
جو گذر لگا اوسکے شامت سے ہے جب اوس لڑکے نے جاکر یہان کا حال
بیان کیا لاچار راو دولجین جمعہ کے دن ستائیسوین صفر کو چاشت کی وقت
قلعہ سے باہر درگاہ مین حاضر ہوا اور شیخ سعدا جو دنکے ساتہہ لایا اور
معرفت امرا کے باریاب ہو کر ستائیس تازے گہوڑے زرین زین اور
کئی جانور شکار سے پیشکش کیے مین نے اوسکو تسلے دیکر خلعت زر دوزی
اور کمر زر اور شمشیر مرصع عنایت کیے اور جو نکہ زمیندار اور رئیس اوس
نے داروغہ نکو قتل کیا تہا خصوصاً لوگ دنیاں پور کے

اور امیر سلیمان شاہ اور امیر الہداد وغیرہ امرا کو دست راست کے
طرف شہر کے حصار بیچ واسطے تسخیر کے تعین کیا اور امیرزادہ خلیل سلطان
اور شیخ محمد پسر انکو تیمور اور بعضے امرا و قشونات کو دست چپ پر مقرر کیا
تاکہ قلعہ کے لینے مین کوشش کرین اور مین نے روبرو سے دروازہ کے قول
کو دلاور سے دیے لشکریون نے ترت حصار شہر بند پر ہجوم کیا اور پہلے ہی
حملہ مین شہر بند کو ہنود کے قبضہ بیچ سے تسخیر کر لیا اور بہت راجپوت قتل ہوئے
اور شہر مین بیچ سے مال بیقیاس ہاتھ آیا پہر وہین بہادرون نے قلعہ بہٹنیر کے
تسخیر پر ہمت کے اور ڈہال لیکر جنگ مین مشغول ہوئے راو دولچین راجپوتون
کو لیکر قلعہ کے دروازہ پر آکر جنگ کرنیلگا اوسوقت مین نے امیرزادہ
شاہرخ کے امرا امیر سلیمان شاہ اور سید خواجہ اور جہان ملک راو
دولچین پر کہ معہ سپاہ کہڑا ہوا تہا روانہ کیا اونہونے خوب مردانگی سے تلوار
کے اور جہان ملک نے بذات خود خوب حملہ کیے سید خواجہ نے کیے تلوارین
غنیم پر چہوڑین اور تمام امرا اور سپاہ نے اطراف قلعہ بیچ سے مانند مور و
ملخ کے ہجوم کیا بعضے خندق پر جا پہنچے اور بعضی خندق کو طے کر گئے راو دولچین
نے جب دیکہا کہ اب قلعہ مغلوب ہوا تو الامان کہنے لگا اور یہہ فرصت مانگی
کہ اگر افواج قاہرہ ذرا توقف کرے تو مین ملازمت کو آتا ہون اور ایک
سید کو واسطے شفاعت کے بہیجا جب اوس سید نے دولچین کے شکستگی بیان
کے از لسکہ اوسنے ایک سید ریش سفید کو واسطے شفاعت کے بہیجا تہا اور
سادات کی ہمارے یہان بہت عزت ہے اسلیے مین نے بہادرون کو جنگ
سے منع کر دیا تاکہ اگلے دن دولچین ملازمت کو حاضر ہو وے جب سپاہ قاہرہ

توزک

۶ دست راست کے طرف ہے اور وہانکے لوگ تمام سال پانی تالاب کا جو برسات مین بہر جاتا ہے پیتے ہین اور اوسکے اطراف مین کئی کوس تک راہ خوب ہے لیکن پانی نہین ملتا اور اب کہ اہل اجودن بہاگ کر بہٹنیر مین چلے گئے ہین اور اسلئے کہ وہان لشکر بیگانہ کبہی نہین گیا تو بہت لوگ مال اسباب لیکر دنبالپور اجودن وغیرہ سے جمع ہوگئے ہین چنانچہ شہر اور قلعہ بہر گیا ہے اور بعضون کو شہر مین جگہ نہین ملی تو وہ اپنا مال اسباب لئے ہوئے شہر سے باہر بیٹھے ہین اور مواشی سے بہت جمع ہے اور وہان کے راجہ کے نام اور دولجین ہے اور بہت جمعیت راجپوتونکی جو سپاہ ہے ہندوستان کی ہوتی ہے جمع کرکے جنگ پر مستعد ہے کیفیت واقعی قلعہ بہٹنیر کی معلوم کرکے بعد ادا ے نماز ظہر کے خالص کوئیچے سے سوار ہوا اور سب روز اور رات بہر چلا گیا کہین نہ ٹھہرا یہان تک کہ جول سے گذر کر صبح نزدیک آگئے اور قراول جو مین نے تعین کئے تہے وہ آگے آگے جاتی تہے اور غنیم کے قراولون سے مقابل ہوکر حملہ کیا شیخ درویش الہی نے مردانگی سے دشمن کے دو سوار گہوڑے سے گراکر مار دیئے فور اور دولجن کے قراول بہاگ گئے ہین ہے چاشت کے وقت بہٹنیر کے نزدیک جا پہنچا اور جاتے ہے کوس اور کور
وغیرہ سازبجانے شروع کئے اور مال اسباب بقیاس جو شہر سے با
تہا سب غارت کیا اور دولجن نے پہلے حصار شہر کا مضبوط کرکے
مین مشغول ہوا

ذکر قلعہ بہٹنیر کے محاصرہ کا

اوسوقت مین نے توزک تسخیر قلعہ بہٹنیر کا اسطور کیا کہ امیر شیخ

تیمور سے

ذکر قلعہ بھٹنیر کی تسخیر کا

ذکر قلعہ بھٹنیر میں جو ہندوستان کا مشہور قلعہ ہے جنگ کرنے

یہ حال سنکر مجکو غصہ آیا اور منزل جنبوال سے امیر شاہ ملک، اور دولت شاہ
بوراتوا بیجے کو معین کیا تا کر تمام اسباب کو بحفاظت تمام دنیا لپور کے رستہ سے
شہر دہلے کے طرف لیجا ویے اور موضع سامانہ میں کہ قریب دہلے کے ہی آ ملتے
ہیں وہان آٹھ دن توقف کرین اور میں اونکو روانہ کر کے دس ہزار سوار
چیدہ ہمراہ لیکر بھٹنیر کے طرف روانہ ہوا اور ایلغار کر کے قصبۂ اجودہن میں
آیا مشائخ اس شہر کے سواے تمام شیخی کے حق جو سیے سے لی نصیب تھی ایک
شیخ منور کہ انہنے اہل شہر کو جلا وطن کر کے اپنے ساتھ دہلے کو لیگیا اور بعضی
سعد کے اغوای سے بھٹنیر کی قلعہ کو چلے گئی اور بعضے علماء دین کی جو رانیے اتہما
اپنے جگہ سے حرکت نکے جب مین شہر اجودہن کے پاس آیا تو سب استقبال کو آئے
مین نے سب کو انعام دیکر رخصت کر دیا اور مولانا ناصر الدین اور شہاب الدین
محمد کو شہر کے محافظت پر تعین کیا تا کہ ہمارے لشکر سے کسیکو صدمہ نہ آوے
وہان یہہ سنا کہ مزار حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ سرہ کا اس شہر میں ہے
مین فوراً زیارت کے واسطے گیا اور فاتحہ پڑھکر استمداد ہمت کیے کے اور
وہان کے مجاوروں کو بہت خیرات دیے اور بدہ کے دن چھبیسوین [26] ماہ مذکور
کو اجودہن سے کوچ کر کے بھٹنیر کو متوجہ ہوا اور رودزنہ سے گذر کر موضع
خالص کوتلے میں جو اجودہن سے دس کوس ہے وارد ہوا اس مقام
میں قلعہ بھٹنیر کا حال دریافت کیا کہ بھٹنیر یہان سے پچاس کوس ہی اور
وہ قلعہ استحکام میں تمام ہندوستان میں مشہور ہے اور رستہ جنگل کے راہ سے

...مان کے یہان چار مقام کیے اور اسہی منزل مین امیرزادہ پیر محمد جہانگیر نے جشن
ترتیب کیا اور پیشکش گران تاج اور کمر مرصع اور پارچہ زربفتی طرح طرح کی اور
تحفے نفیس اور برتن سونے چاندی کے اگن طباق سرپوش افتابہ خوش وضع
نذر کیے وہ تمام پیشکش اتنا تہا کہ اہل دفتر نے مفصل دو روز مین لکہا پیشکش
لیکن مین نے اپنے مجلس مین کہڑا اوسہین سے امرا کو تقسیم کر دیا اور چونکہ گہوڑے
سپاہ اور امیرزادہ کے برسات مین مر گئے تہے اور اونہون نے اس سفر
مین بہت محنت اوٹہائیے تہے بعضے پیادہ اور بعضے بیل پر سوار ہو کر ملازمت
کو آئے تہے طویلدار سے مین نے تیس ہزار گہوڑے منگا کر جیسے امیرزادہ
کے امرا اور سپاہ کو عنایت کیے جب تمام لشکر بعضے کشتی پر کو اور بعضے تیر
کر دریا پناہ کو اتر چکے مین بہے منزل جنجال سے کوچ کر کے موضع اصوان تک
مین آیا اور وہان سے جمعہ کے دن اکیسوین صفر کو موضع سوال مین پہنچا
دن مقام کر کے وہان سے موضع جہوال مین ڈیرا کیا اوس منزل مین معروض
ہوا کہ زمیندار اور رئیس دنیال پور کے پہلے تو امیرزادہ کے خدمت مین
باطاعت حاضر ہو کر ملتان مین جمع ہوئے اور داروغہ طلب کیا امیرزادہ
نے اونکے التماس کے موافق مسافر کابلی کو دنیال پور کے داروغگی پر
تعین کر کے ایکہزار آدمی اوسکے ساتھ کر دیے اور موسم برسات مین
گہوڑے سپاہ کے تلف ہو گئے تب مفسدون نے سب داروغون کو
قتل کیا اور دنیال پور والے بہے سلطان فیروزشاہ کے غلامون سے
متفق ہو کر ناگاہ مسافر کابلی پر آگرے اور اوسکو مع رفقا کے قتل کیا
آپ وہ مفسد امیر کے تشریف آوری سے لشکر جان کے خوف سے شہر

کو بلا کر سینہ سے لگایا اور پاس بٹھا لیا پھر امرا کو بلایا سب آداب بجا لائے
پھر منگ باشیون اور یوز باشیون کو بلا کر آفرین کیے اور پھر خرگاہ مین
داخل ہوا اور امیرزادہ کو خیمہ مین بلایا اور دیگر خیمے امرا کو جگہ دیے
اور اونکو یورش ملتان کے محنت سے خوش دل اور حال پوچھ کر رخصت
کردیا کہ اپنے اپنے ڈیرہ مین آرام کرین اور امیرزادہ پیر محمد سے تمام حال
لشکر کا اور ہر یک کے خدمات اور حسن معاش یا سنتے اور بعد اسکے کا دریافت
کیا اور جواب عاقلانہ اور سچی سنے اور حالات جہان سپاہ رہے اور جنگ
سپاہ اور حال تسخیر کے سلطان کا اور تاخت و تاراج اور اترنا دریائے سندھ کا
اور تسخیر شہر اوچہ کے اور محاصرہ ملتان کا اور حاضر ہونا سارنگ برادر
ملو خان کا اتنا سنا کہ مجکو پیدا آگئے بارے فتح ملتان کے انعام مین امیرزادہ
کو التفات سے خوش کیا اور تمام امرا کو حسب خدمات پسندیدہ کے حال مین آفرین انعام
سے سربلند کیا اور چند لوگ ایسے اور بایزید اوسکا بھائی اور محمد زرد
لا جانے کہ وقت یورش خوارزم کے جہانشاہ کے ساتھ بھاگ کر ہندوستان
کو چلے آئے تھے اور سلطان جیران پڑے تھے اور جب امیرزادہ پیر محمد
ان کا محاصرہ کیا تو بحال تباہ وہ سے امیرزادہ کے پاس حاضر ہوئے
رزادہ نے اونکے قتل کے اب امیرزادہ نے اونکی سفارش کرکے
بخشی چاہی مین نے امیرزادہ کے خاطر اونکی خطا معاف کردیے اور
اونکو چھوڑ دیا اور ہفتہ کے دن پندرہوین صفر کو لشکر اور اسباب
ناہ بہتیے اوتارا اور آپ دریا اتر کر موضع جنجال مین آیا وہان تھا
جہانسے شہر ملتان چار کوس ہے اور وہا سے اوتار لیے اسباب

کے اور امنیت ملک کے دریافت کرکے سجدہ شکر کا کیا

ذکر فتح ملتان کے خبر انکا

اوسہی وقت عرضے فرزند میر محمد جہانگیر وغیرہ امرا کے آئے کہ ہم نے ملتان
کو محاصرہ کرکے فتح کیا اور سارنگ حاکم ملتان اور اوسکے سپاہ کا یہہ حال ہوا
کہ شہر مین کتا بلے چوہا بہی گہوڑا سب کہا گئے جب بہوک کے ماری یہہ حال
ہوا سارنگ نے عاجز ہوکر امن مانگا اوسکو مین نے امن دیا اوسنے شہر
سے باہر آکر ملازمت کی اور شہر حوالہ کیا چنانچہ پہلے بہی عرضداشت کے
تہے بعد تسخیر شہر کے برسات شروع ہوگئے خوب مینہ برسے اکثر گہوڑے
مرے اور سپاہ کے مرگئے مینہ کے کثرت سی ہم خیمہ چہوڑکر شہر کے گہرون مین
چلے گئے جب اسحال کو چند روز گذرے اور کمو تیے گہوڑا بہی نہ تہا تو پیدل
اور رئیس اس نواحے کے جو مطیع ہوکر خدمت مین حاضر تہے اور اپنی
ساتہہ داروغہ لگے تہے وہ سب بلحاظ ظاہر حال ہمارے بیتے باغی ہوگئی
اور اکثرون نے داروغون کو قتل کیا اور رات کو شہر مین چوری کو
آئے تہے الحمد للہ کہ ہمارے اس خرابات خانے مین خبر فتح کے آئے اور ا
امیر کے رایات ظفر آیات کا مشہور ہوگیا اس خبر سے ہمکو نہایت خ
ہوئے اور مخالف اپنے کردار سے پشیمان ہوئے بہرحال تعاق
کے مین بہی آتا ہون امیرزادہ پیر محمد کے عرضے پڑہ کر مین نے شک
وان یہہ خبر آئے کہ امیرزادہ نزدیک آگیا مین نے کہانا وا
امیرزادہ اور امیر کے بہیجا اور امرا کو واسطے استقبال
کیا بہہ امیرزادہ مع فوج درگاہ مین حاضر ہوا پہلے مین نے

بہوڑے

ہوا اسوقت علے سلطان نے سید پیادگان خراسانیکے گک ڈالیے مین گہیر کر
زدیر حملہ کیا تا کر گک ڈالیے کو سٹے کر سبے علے سلطان اور اوسیکے چند رفقا ز
بیٹے اور جنگ مردانہ کیے مین نے شیخ نور الدین اور امیر الہداد کو جو
لشکر علے سلطان کے مدد کیے لیے بہیجا جب اونہوںنے جاکر نصرت پر حملہ کیا نصرت
کو ہزیمت ہوئے اور تمام قتل ہو گئے اور نصرت لا شعور بھی ہر اہو اعظمی
نہ اکر شاید مارا گیا یا بہاگ گیا اور فوج ظفر آثار نے نصرت کو کہیر کے کر
پہونک دیا اور مہود کا مال اسباب گلہ رمہ بہیس گائے بیشمار لوٹ کر
لائے اور مین نے اسیوقت گک ڈالیے کو سٹے کرکے موضع شاہ پور مین
کرا اوپر کنارہ دریا پناہ کے واقع تہا ڈیرہ کیا اسی موضع مین غلہ
کے ڈہیر اور خرمن تہے اہل لشکر سے جتنا اوٹہہ سکا اوٹہا لیا اور
باقی کو جلا دیا اور افواج منافقین کے تعاقب پر جو دریا کے اتر گئے تہے تعین
کی فوج نے دریا کو پیادہ اتر کر مخالفون کو قتل کیا اور بیشمار سر دیے اور
اسباب مغروقہ لائے اور مین منگل کے دن تیروین تاریخ شاہپور سے
اردو گاہ کو متوجہ ہوکر کنارہ دریاے پناہ کے موضع جنجال کے مقابل جہان
تمام اغرق خورد اور کلان جمع ہوا تہا جاکر لشکرگاہ کیا وہان سی تمام لشکر اور
اسباب کو دریا اتار کر موضع جنجال مین پہنچا وہان ایک بلند تہا اور اوسکے
ایک باغ نہایت سبزا اور تازہ سیر سے بارگاہ اوس پشتہ پر بپا کی
لشکر اوتر لیا پہر مین دریا اتر کر اوس پشتہ پر گیا وہ صحرا سبز و خرم
نہایت پسند آیا پہر بارگاہ مین آکر ظہر کے نماز ادا کیے اسی صحرا مین ملک
شاہزادہ شاہرخ کے عرضی خراسان سے لایا اور بیٹے خیریت امیرزادہ

۲۱۶ اوسوقت یہہ سنا کہ بعضے عمدہ زمیندار اس نواحے کے جب امیرزادہ پیرمحمد ملتان مین آیا تو اوسیکے خدمت مین حاضر ہوئے اور اطاعت کیے جب رخصت ہوکر اپنے مکان کو گئے تو باغی ہوگئی مین نے فوراً امیر شاہملک اور شیخ محمد لیراکو تیمور کو معہ فوج اون مفسدون پر روانہ کیا تاکہ اونکو سزا دیوین امیر شاہملک اور شیخ محمد ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور اوس جنگل مین جاکر جہان مفسد تھے پیادہ ہوکر گھسے اور دس ہزار ہند و قتل کیے اوزن و بچہ اسیر اور اسباب اور گاو بیشمار گاو میش غارت کرکے غنیمت تمام پیش نظر کیے پہر مین نے وہ سب لشکر مین تقسیم کردیے پہر وہان سے بخاطر جمع ہفتہ کے دن ساتوین ماہ صفر کو سوار ہوکر حوالے موضع جال مین جو کنارہ دریاے پیادہ کے مقابل موضع شاہ پور کے واقع ہے ڈیرا کیا وہان معروض ہوا کہ موضع جال مین نصرت نامے ایک زمیندار ہے قوم کا کوکہر دو ہزار آدمی جرار کے جمعیت سے دریائے کنول کو قلعہ سمجہہ کر گردن کشی کرتا ہے مین نے اوسیوقت سامان کو وہان چہوڑ کر واسطے دفع کوکہر کے عزم کیا

ذکر استیصال نصرت کوکہر کا

جب مین اسباب یہان چہوڑ کر معہ لشکر روانہ ہوا تو پہلے فوج کو آراستہ کرکے امیر شیخ نورالدین اور امیر الہداد کو فوج برنغار کا سرلشکر مقرر کیا اور امیر شیخ محمد اور امیر شاہملک سردار جرنغار کا ٹہرایا اور مین قول مین رہا اور علے سلطان تواچے کو معہ پیادون خراسان کے قول کی آگے رکہا جب مین کنارہ کولالے کے آیا نصرت کہ اسیقول اور کل والا بے کو قلعہ سمجہہ رہا تہا دو ہزار آدمیون سے جنگ پر مستعد ہوکر مقابل فوج کے

پتهورسے

کہ پل تیار کیا یہہ پل چہہ دن مین ستائیسوین محرم بدہ کے دن تیار ہو گیا
مین نے سوار ہوکر عبور کیا اور لشکر نے نوبت بہ نوبت اتر کے اگلے دن مقام
کیا جب سب اسباب اور لشکر اتر لیا تو وہان سے کوچ کرکے شہر تلنبہ مین آکر کنارے
دریای تلنبہ ملتان سے پینتیس کوس ہے مقام کیا اسی دن تلنبہ کے سادات اور علما کا
مشایخ اور روسا نے استقبال کیا آثار اخلاص کا انکے چہرہ سے ظاہر
تھا ہر ایک حسب حال سور عنایت ہوا جب مین یہان سے کوچ کرکے مقفر کے
بتاریخ ۹ ماہ صفر کو صحرای مین برابر قلعہ تلنبہ کے آیا ارکان دولت نے کچھ دولا
چہرہ خراج کے اسلیے کہ لشکر کے صدمہ سے محفوظ رہے اہل شہر پر مقرر کرکے
تحصیلدار تعین کر دیے چونکہ ہمیشہ سادات اور علما ہمارے مجلس مین
معزز رہے ہین اسلیے بوقت تحصیل خراج کے حکم دیا کہ سادات اور علما
معاف ہین اور انکو خلعت اور تازے گھوڑے عنایت کیے اسمین لشکر بھی
ملک سے زیادہ جمع ہو گیا اور غلہ گھاس کے کوہ تھہ نہین آتا تھا اور شہر مین غلہ
بہت تھا اور مال خراج کا کچھ تو نقد وصول ہو گیا تھا اور کچھ باقی تھا اہل لشکر
بھوکے فریاد کرتے تھے مین نے امر کیا کہ اہل شہر عوض روپیہ کے غلہ دیدین چونکہ
ترکون کے عادت سے واقف نہین تھے اونہون نے تمام غلہ شہر کا جمع کرکے ذخیرہ
کردیا بھوکے ترکون نے مانند مور ملخ کے جاکر لوٹ لیا نویسندون کے اختیار
حساب کتاب کچھ نرہا اور بموجب آیت کے ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا
تمام شہر مین فساد برپا ہو گیا اور ترکون نے غارت کرنا شروع کیا آخر فساد
کی خبر مین نے سنے لیساول اور چوبدار تعین کیے کہ اونہون نے جاکر سپاہ کو بازرکھا
شر نکالا مین نے لعبض مال اور غلہ مسروقہ کے خراج مین سے حساب کر دیا

کے جزامین سور دعنایات کیا اور جو لوگ شبخون مین مردانگی سیے زخمی ہوئیے ۶۱۴
تہے اونکو انعام دیا اور امیر شاہملک کو معہ افواج اوس جزیرہ کیے اطراف
پر روانہ کیا تا کہ بیشہ مین جو مخالف پوشیدہ ہوا ہو اوسکو اسیر کریے امیر
شاہملک نیے جنگل مین جو بیدین پایا سبکو قتل کیا اور اونکیے زن و فرزند اسیر کر کے
بہت مال اور کشتیان غلہ کے لیکر مراجعت کیے اور شہاب الدین کیے شہر کو تہو نکتی
کر بخاطر جمع وہان سیے کنارہ کنارہ دریاے جمد کیے روانہ ہوا اسعرصہ مین
یہہ خبر آئیے کہ کشتیان شہاب الدین کے قریب ملتان کیے امیرزادہ جہانگیر
اور سلیمانشاہ کیے لشکر سیے کہ افواج امیرزادہ شاہرخ کیے اونکیے ساتہہ
تہے مقابل ہوئین انہونیے رستہ روک کر سب کو قتل کیا اور شہاب الدین
نیے اپنے زن و فرزند کو پانیے مین ڈبو دیا اور آپ بہی پانی مین گر کر نیم
جان نکل گیا اب شہاب الدین کے استیصال سیے خاطر جمع ہوئیے بعد طیے
پانچ چہہ منزل کیے اتوار کیے دن اکیسوین تاریخ ماہ مذکور کیے وہان آیا
کہ جہان دریاے جمد اور دریاے چناب آپسمین ملکر ایک ہو گئے ہین وہان ایک
قلعہ تہا اوسمین وارد ہوا تلاطم اور شورش دونو دریا کیے ملنے سیے قدرت
الہی کو دیکہتا تہا کہ میرے دلمین یہہ آیا کہ اس دریا کا بدون پل اترنا
بہت دشوار ہیے فوراً مین نیے واسطیے تیار ہونے پل کیے حکم دیا وہان کیے
زمیندارون نیے عرض کیا کہ ایسے دریا کا پل بند ہونا دشوار ہیے مرزا میران
خان نیے یہان اگرچہ ہر چند کوشش کی لیکن پل نہ بنا آخر کشتیون پر کو اترا
مین نیے کہا اگر پل نہ بنے گا تو کشتیون پر اترونگا لشکر نے حسب الامر
کر کے آپسمین باندہ کر لکڑیاں اور رسہ تیر دریا مین ڈال

تیمور سے

میں سے ہر ایک سپاہی سے شاخ درخت کے لیئے جاوے اور اوس خندق کو شہاب ۱۴۳
الدین نے کہود دیا ہے اوس شاخ نیسے پر کر دیں پہر تدبیر یہی ہے اوس جزیرہ کو
مسخر کر کے مخالف کو مستاصل کریں شیخ نور الدین اوسی دن روز چہار شنبہ
چودہویں محرم کو معہ فوج روانہ ہوکر جلد وہاں پہنچا اور خندق کے کنارہ پر
جا کر وہ اور سب سپاہ پیادہ ہو گئے اور وہ شاخیں خندق میں بہر کر پل بنا لیا
اور تیرات اتر گئے اور جنگ عظیم پیش آئے صبح سے مغرب تک جنگ رہی آخر
کو شیخ نور الدین نے معہ لشکر اوسی جگہ مقام کیا اور تمام رات ہوشیار رہا
ناگاہ شہاب الدین نے دس ہزار فوج سے لشکر ظفر اثر پر شبخون مارا شیخ نور الدین
نے جنگ مردانہ کیے اور حملہ کر کے اوس شب تاریک میں شہاب الدین کا
روز سیاہ کر دیا گویا شبخون شہاب الدین پر ہو گیا مخالف بہت ہلاک ہو گیا
آخر سب بہاگ گئے اونمیں سے بعضے ڈوب مرے اوس رات کو منصور اور
لولاج جوڑہ نے معہ برادران جو بہادر سے نامزد تہے بہت مردانگی کی
اور زخمی ہوئے ہیں سے شہاب الدین کے بہہ جرت اثنای راہ میں لشکر
وہاں جزیرہ کے کنارہ پر جا کر ڈیرا کیا معروض ہوا کہ شہاب الدین نے جو
شبخون مارا تہا وہاں اوسکے کارسے آدمے سب کام آئے اسلیئے ملک اور
مال سے نا امید ہو کر وہ کشتیوں پر جو اسی لیئے عمارت کے نیچے باندہ رکہے
تہیں سوار ہو کر بہاگ گیا پایاں آب کے طرف اودہر کو چلا گیا اوسوقت
میں نے فرمان لکہا کہ شیخ نور الدین معہ لشکر کنارہ کنارہ شہاب الدین
کا تعاقب کرے حسب الامر شیخ نور الدین نے کشتیوں کو جالیا اور اکثروں کو تیر مار
کر ہلاک کیا پہر مع اظفر لشکر میں آملا میں نے شیخ نور الدین کو اسکی مردانگی

۶۱۲ سا تہہ اوٹھوا لیا اورجول کے رستہ سے کئی منزل طے کین ا
جود کے اخلاص کے راہ سے پیشکش اور تحفے لیکر درگا
اور سابق مین کہ امیرزادہ رستم ہمراہ حمزہ پسرامیر طغا بو
بطرف کوہ جود کے گیا تھا ان راجھون نے رہنمونی بخت سے
لائق ادا اور لشکر کے ضیافت کے تہے اوسوقت سے
تہا اسلئے مین نے اونکو عنایات اور انعامات خسروانہ
اونکے ولایت اونکو عطا کے اور سندہ دیکر رخصت کرد
کوچ کرکے جول سے نکلکر کنارہ دریا جمد کے نازل ہوا
ہوا کہ دریا جمد کے اندر ایک جزیرہ نہایت مستحکم ہے
کا حاکم جمعیت بیش قرار رکہتا ہے اور جب امیرزادہ
کو جاتا تہا تو شہاب الدین نے امیرزادہ کے خدمت مین فرا
اور پیشکش لائق نذر کیا اور کئے دن تک ہمراہ رہا جب و
اپنے مقام کو گیا تو بلحاظ استحکام جزیرہ اور کثرت سپا
اور دریا جمد کو کاٹ کر جس طرف شہر اور قلعہ کے پانی
بڑا دریا بیجا کر گرد تمام شہر اور قلعہ کے پانی کر دیا ہے
فکر شہاب الدین کے استیصال کا کیا

ذکر جزیرہ شہاب الدین کے تسخیر کا

توزک شہاب الدین کے دفع کا مین نے اسطور کیا کہ
کو معہ لشکر اور راور امراء کے اوس جزیرہ کے طرف ر

سندہ کے ڈیرا کیا اور جس جگہ سلطان جلال الدین خوارزم شاہ چنگیز خان کی ا
مقابلہ سے بھاگ کر دریا اتر گیا تھا اور چنگیز خان نے دریا عبور کر کے ڈیرا
کیا تھا اوسے جگہ مین نے مقام کیا اور سپاہ نے حسب الامر دریاے سندہ
کا کشتے اور چوب اور نے کا پل استوار بنایا اوس وقت بعضے ایلچے کہ اطراف
ممالک سے پیغام سلاطین ولایت کا لائے تھے مضمون سب کا یہ تھا کہ ہم حضرت
فرمان بردار اور خدمتگار رہین اور منتظر ہین کہ کب سایہ چتر ہمایون کا اس
ملک کو مشرف کرے اور ہمکو بساط بوسی میسر آوے سو انکو جواب بطبق
امر لکھکر رخصت کر دیا اور سید عزیز کو جو شرفاء حرمین کے طرف سے
آیا تھا نہایت معزز رکھا اور بہت کچھ انعام دیکر رخصت کیا اور اسکندر
شاہ حاکم کشمیر کے ایلچے کو بھی خلعت اور گھوڑا دیکر رخصت کیا اور اسکندر
شاہ کو یہ لکھ بھیجا کہ جب ہمارا لشکر دیپالپور مین آوے وہان سے لشکر حاضر
ہونا الحاصل انکو رخصت کر کے منگل کے دن بارھوین محرم سنہ ۸۰۱ آٹھ سو ایک
ہجری کی دریاے سندہ کو عبور کر کے لشکر گاہ کیا اور اوس نواحے کی بعضے
زمینداروں سے جو واسطے ملازمت کے آئے تھے حقیقت رستے کے دریافت
کے عرض کیا کہ ایک رستہ ایسا ہے کہ اوسمین پانی کہانا سب ملتا ہے لیکن
دور دراز ہے اور دوسرا رستہ ملتان کا جو نزدیک ہے وہ رستہ جنگل
کا نہایت خراب ہے کئی منزل تک پانی کہانا نہین ملتا سلطان جلال الدین
خوارزم چنگیز خان سے ہزیمت کہا کر دریاے سندہ اوتر کر اسیے خراب رستے
سے ملتان کو گیا تھا اب اسکو جول جو جلا نے کہتے ہین میں نے حقیقت سنتے
ہی سنگر جول کا رستہ اختیار کیا اور سپاہ نے کتنے دن کا پانی کہانا

نکل گئے مین نے پہر بہے وہان مقام کیا کہ جب تک مفسد ایک بہی زندہ رہیگا
یہے کوچ نکرونگا اس جماعت مین سے جو زندہ بہاگ گئے تہے اونکا سردار
اویل نام عاقبت اندیشی از راہ اخلاص کے تلوار گلے مین ڈال کر الامان کہتا
ہوا درگاہ مین حاضر ہوا مین نے اوسکو روبرو بلایا تو معذرت کرنیلگا
اور اوسکے پیشانی سے بندگی معلوم ہوئے اسلیئے اوسکو معاف کیا اور
نوازش کے وہ اپنے رستے سے سلامت بچا اور امیر سلیمان شاہ نے جو قلعہ
بعیر کے تعمیر کرتا تہا پہلے ائے کہ خبر ہمارے توجہ کے قلعہ بعیر کے طرف سنی
خبر پائے کہ چشم کلاتیان جو اوس سرزمین کے تمام احشام سے کثرت لشکر
اور قوت اور حشمت مین ممتاز ہین اونہونے فرمان ہمارا نہین مانا سوا سکے
ہمارے آنے سے پہلے کلاتیون کے اوپر تاخت کے اور بعد جنگ جدل
کے اونکو قتل اور زن بچے اسیر اور مال غارت کرکے اس منزل مین حضور
آیا اور تمام غنیمت پیش کے مین نے اوسکو عنایات سے مخصوص کیا اور
جمعہ کے دن غرہ محرم سنہ ۸۰۱ اٹہہ سو ہجرے مین کہ مجکو سال پینسٹہوان شروع
اور تیسوان سال جلوس سے تہا اس منزل نواحے الوس پریان سے قلعہ
بعیر کے طرف عزم کیا اور امیر سلیمان اوس قلعہ کے تعمیر تمام کر چکا تہا مین
نے جا کر دیکہا تو خوب نظر آیا امیر حسین قورچے اور پیر علے سلدوز
کو معہ جماعہ برادر یئے کے اس قلعہ کے محافظت پر تعین کیا اور امیر
سلیمان شاہ کو معہ لشکر آگے ہندوستان کو روانہ کیا اور دریا کے نظم
و نسق اور امن راہ سے فارغ ہو کر مین بہے ہندوستان کیطرف
متوجہ ہوا اور جمعہ کے دن اٹہوین تاریخ ماہ مذکور کے کنارہ دریا سے

تیمور نامہ

لاکر سونپے اور دو سو آدمیوں کو جو قید ہو گئے تھے اوسکے حوالہ کیا اور سعی ۲۰۶
اپنے بھائی کے قصاص میں سب کو قتل کیا اور سرونکا منارہ بنوایا اور
فوج اونکا تمام کو غارت کیا گئے سردار اوسکے گرفتار ہوئے گئے اور
وہ قلعہ میں تو اسکے ملک محمد اور لشکر شاہزادہ نامی کے سپرد کیا تاکہ حفاظت
اوسکے رستہ کی کرینگے اور سامان رسد بخاطر آمادہ کرین اور یہان میں خاطر جمع
کرکے ہفتہ کے دن اٹھارھوین ذوالحجہ کو ہندوستان کیطرف متوجہ ہوا اور منزل
بمنزل جاکر خطہ بنوران کے نزدیک اکر ورستقام کیا اور امیرزادہ خلیل
سلطان کو معہ اسباب زرد ایک بھاری کی رستہ سے سمرقند کو روانہ کیا اور
تین ہزار سوار ساتھ لیکر قلعہ تعمیر کیطرف جہان سابق میں امیر سلطان
شاہ کو معہ لشکر خراسان کے کابل سے تعمیر کے لئے بھیجا تھا روانہ ہوکر عقل الجبال
منگل کے دن اکیسوین ذوالحجہ کو قلعہ تعمیر پہنچا وہان جاکر یہہ سنا کہ جماعت ڈنا
تیرہ بیان کے جنکو سابق میں حکم دیا تھا مطیع ہوکر معہ لشکر درگاہ میں آوین
حکم نہین مانتے اور پہلے اسی کرامت اور امیر محمد جہان گیر نے تمام شہر آنجا
اور سلطان کے کابل کو بھیجے تھے تو اونہوں نے دست اندازی کرکے کچھ اسباب
لوٹ لیا تھا اب ہمارا آنا ہندوستان کیطرف سنتے ہی خوف کے مارے
اپنے مکانات چھوڑکر دریا پار سندھ کے کوہستان میں گھس گئے اور
رہزنی کرتے ہیں یہہ خبر سنکر مجکو غیرت آئی اور معہ لشکر اون پر تاخت
کیکے دو تین روز میں اوس کوہستان میں آیا جہان وہ مستحکم تھے اور فورا
لشکر کو دلاورسے دیے تمام امرا پیادہ ہوکر پہاڑ پر چڑھ گئے اور بہت لوگ
قتل اور زن و بچہ اسیر ہوئے اور اموال غارت ہوا اور کچھ لشکر سلامت

۶۰۸ دن علے الصباح سترہوین تاریخ نورے گہوڑیے پر جسکا نام تخت روان رکہا
تنہا سوار ہوکر مین بہہ واسطے تماشا قلعہ کے گیا خندق اور برجون کو باہر
سے دیکہتا تہا اور اکثر امراء پیادہ ہمراہ تہے یہان تک کہ دروازہ کی پاس
آیا تو اوس موسیے فرعون صفت نے غداری سے سات تیرانداز دروازہ
کے اوپر کمین مین بیٹہا رکہے تہے کہ جب مین غافل ہوکر قلعہ دیکہنے آون تو مجکو
ہلاک کرین جب مین دروازہ کے پاس آیا ایک نے دروازہ کے اندر سے تیر مجہہ
پر پہینکا برابر کو نکل کر زمین مین جا لگا اوس تیر کے آواز سے میرا گہوڑا ابہڑکا
مین نیت خیر کے برکت سے بچگیا اور مجکو غصہ آیا اور دروازہ کے رستہ سے
قلعہ مین داخل ہوکر ترت موسیے اور اوسکے رفقا کو دستگیر کیا اور وہ
ساتون آدمی جنگ کرنے لگے کئی بہادرون کو زخمی کیا آخر کلیے کے
سپاہی اور کئی شخص دروازہ کے اوپر جاکر اونکو مشکین باندہ لائے
اور مین نے چاشت کے وقت بارگاہ مین جلوس کرکے تیراندازون
کا حال پوچہا

مجلس تیراندازونکی تفتیش حال کے

گاہ مین روبرو علماء اور مشائخ اسلام کے موسیے اور تیراندازون
یاکر علماء سے یہہ پوچہا کہ جو شخص ایک مسلمان کے قتل کا ارادہ کرے
سکے کیا سزا کہا اوسکے سزا قتل ہے تیراندازون نے بیان کیا کہ
ے اور اوسکے الوس کے کہنے سے امیر کے اوپر تیر چلایا تہا اگر
عت نہ کرتے تو وہ ہمکو قتل کرتے یہہ بات موسیے کے روبرو
سکو الزام دیا پہر مین نے فوراً ملک محمد برادر لشکر شاہ کو

۱۶۰۶ اور امیرزادہ رستم اور امیر جہانشاہ اور امیر غیاث الدین ترخان اور حمزہ بہادر پسر امیر طغا بوغا برلاس اور امیر شیخ ارسلان اور سونچ بہادر وغیرہ امرائے قشونات اور تومانات اور ہزارجات اور صدجات کو ہند کیطرف تعین کیا اسی مجلس میں معروض ہوا کہ ادغانی اور سردار ہزارہ کے جو درمیان ولایت کابلستان اور ہندوستان کے ہین سوداگر اور مسافر کو سلامت نہین چھوڑتے اور موسے ادغان قبیلہ کرکس کے سردار نے لشکر شاہ ادغان ہمارے ملازم ہوگیا اوسکو امیرزادہ پیر محمد جہانگیر نے واسطے حفاظت قلعہ ایریاب کے چھوڑا تہا تاخت کرکے اوسکو قتل اور مال تمام غارت کیا اوسوقت ملک محمد برادر لشکر شاہ ادغان کا درگاہ مین آکر فریاد کرنیلگا کہ موسی نے معہ لشکر قلعہ ایریاب مین ناگاہ وقت غفلت کے ہمپر تاخت کیے اور لشکر شاہ پر بہائیے کو قتل اور تمام مال لوٹ کر قلعہ اوجاڑ کیا اور ہندوستان کا رستہ روک کر رہزنی کرتا ہے اور ہزارہ ہمارا تمام غارت کیا کاشکے اقبال امیر کا ہماری دادرسی کرے مجکو موسے کی یہہ حرکت سنکر غصہ آیا اور ملک محمد کے تسلی کرکے خاطر جمع کردی کہ تو پوشیدہ رہ کہ مین موسے ادغان کو یہان بلاتا ہون اگر وہ آگیا تو تیرا بدلہ لیے دیتا ہون اور اگر نہ آیا تو لشکر تیرے ساتھہ کردیتا ہون تاکہ جاکر اوسکو ہلاک کرے اور خورم اوسکو یہہ لکہا کہ مین نے سنا ہے کہ تونے قلعہ ایریاب کا جو ہندوستان کے رستہ پر ہے خراب کردیا اور مناسب نہین کہ ایسا قلعہ خراب ہو دینے لازم ہے کہ فرمان کو دیکھتے ہی درگاہ مین حاضر ہو تاکہ عنایت شاہی سے مجکو سربلند کریکے وہ سرزمین مجکو عنایت کرون تاکہ اوس قلعہ کی مرمت

ہتیار اور آلات جنگ اور جانور شکاری جیسے باز بلغون سنقار شاہین چھنا ۵۰
گہوڑے راہوار زرین زین اور سانڈنیان وغیرہ اونٹ باربردار سوتی سرخ
رنگ ابریشمی بہا نقرئی اور طلائی ساز اور خیمہ اور خرگاہ اور سایہ بان
اور سراپردہ اکثر ستہرا جیسے رنگا رنگ بعضی مخمل اور بعضی نفیس کرپاسی ابریشمی
طناب نقرئی ستون اور خیمہ لائق جسکی تفصیل دشوار ہے موجود کیا چنانچہ
تمام پیشکش روبرو ارکان دولت اور اہل دفتر کے دیا تا کہ مفصل لکہ لین
جمیع اہل دفتر تین دن تک مفصل لکہنے مین مشغول رہے جب لکہا گیا تو شیخ
نورالدین نے امرا کے اتفاق سے تمام پیشکش سامنے بارگاہ کے وسیع میدان مین
رکہا صبح سے آخر روز تک مجکو دکہاتا رہا تاہم سے اغلان اور ایلچے
اطراف کے وہان حاضر تہے دیکہکر حیران ہو گئے اور میرے سلطنت کے نشان
شوکت اونکو معلوم ہوئے کہ میرے ادنے جاگیردار اتنے دست رس ہی جسنے
پیشکش دیا اسکے ملاحظہ سے فارغ ہوکر اس پیشکش مین سے بعضے نفایس
ایلچیونکو اور تاہم سے اغلان کو مین نے مرحمت کیا اور امراء کو بہی اس
اسباب مین سے حصہ دیا اور اسی منزل سے ایلچیونکو مستمال کرکے ہمہ جوا
ناموں کیلئے امیر کے رخصت کیا اور قتلغ تیمور اغلان اور امرا کی بہی کو
خطا معاف کر دیے اور اسی مجلس مین شیخ نورالدین نے واسطے عفو تقصیر
برہان اغلان اور اوسکے رفیقین کے جنہونے جنگ مین سستی کی تہی سفارش
کے اور اسکے خاطر سے مین نے خطا معاف کر دیے پہر میرے دلمین یہہ آیا کہ ایک
لشکر اپنے سے آگے ہندوستان کیطرف روانہ کرون فورًا امرا کو بلا کر
سلطان محمود خان کو مع لشکر جرار کے اور امیرزادہ سلطان حسین

پیشتر کہین یہہ لکہاتہا کہ ہم پروردہ اور چاکر امیر کے ہین اور سراسر تقصیر وار اور برگشتگی طالع سے داغ بیوفائی کا لگا اگر لطف خطا پوش ہم خطا داروں پر سایہ کرے تو سرکے بل پایہ تخت کو آجومین اور آیندہ کو فرمان بردار ی مین قایم رہین کیونکہ ہم اس بد عہدی سے حیران ہو کر پشیمان ہوئے اور ایلچیون نے زبانی بہی یہہ مضمون ادا کیا مین نے اونکے نیلے کے پہر خواجہ خضر اغلان کے ایلچی کو لائے اوسکے عرضے پڑہے تو اوس نے بہی اطاعت اور چاکری ظاہر کی تہی اس عرصہ مین معروض ہوا کہ تا مزی اغلان امیرکلان قلماق کا اپنی قوم سے رنجیدہ ہو کر امیر کے یہان واسطے پناہ کے آیا ہی مین نے اوسکو بلوایا امرا استقبال کر کے اوسکو روبرو لائی مین نے اوس سے بالتفات بغلگیر ہو کر مزاج پوچہا اور عزت کی اور اوسے دن خلعت زردوز کمر خنجر مرصع گہوڑے راہوار زرین زین اونٹ خچر قطار قطار خیمہ سایبان سراپردہ وغیرہ سامان امارت کا اوسکو عنایت کر کر سلک ملازمین مین منتظم کیا

ذکر امیر شیخ نور الدین کے پیشکش لانے کا فارس سے

اوسوقت امیر شیخ نور الدین پسر امیر سارتبوغا جسکو مین نے لورستان یا نسا لرمین واسطے ضبط اموال فارس وغیرہ مملکت کے بہیجا تہا خزینہ بیشمار اوس ولایت کا جمع کر کے لایا اور اپنے طرف سے پیشکش بہت سا نقد اور جنس زر جواہر بیش قیمت کمر شمشیر خنجر کار مرصع چار طلا ئی چار قب طلا دوز وغیرہ اسباب پوشیدنی اور چیزین نفیس کئی طرح کے

تیمور سے

تمام خیر اور شر کو اللہ تعالے کیطرف سے سمجھ کر ہر ایک کام میں دعا [illegible]
نصرت کرنا دوسرے یہہ ہر حال لطف اور غضب اور رحم اور زخم میں
شریعت سے الگ نہونا تیسرے یہہ عدالت پیشہ ہونا اور مظلوم کی داد
سے واقف ہوکر ظالم کا ہاتھ مظلوم سے کوتاہ کرنا چوتھے اور آرام
کو حرام جاننا پانچویں سادات اور علما و سنت وجماعت اور فقہا جیسے
کا اعزاز کرنے رہنا چھٹی یہہ کہ سپاہ کی تربیت میں ہوشیار رہے سے کبھی غافل
نہونا بعد نصایح کے سینہ سے لگا کر رخصت کیا اور میں نے کابل کو کوچ
کیا اور کوہ ہندوکش کو طے کرکے تیج سیر کے رستہ سے مرغزار باران
میں کابل سے پانچ کوس پر مقام کیا مجھکو وہ سرزمین خشک اور ویرانہ
معلوم ہوئی کہ بسبب قلت پانی کے یہاں زراعت اور عمارت کمتر ہے
اسلئے میں نے نہر کلان دریا سے لحربان سے جو پانچ کوس تہا وہان منگوائی
اور اوس مسافت کو امرا و قشونات پر تقسیم کردے ہر ایک نے کہود کر
کم مدت میں وہان نہر جاری کر دی اور اس نہر کا نام ماہی گیر نام رکہا
وہان کے بڑے بڑے گانو آباد اور کئی باغ میوہ دار تیار ہوگئے بعد جاری
ہونے نہر کے میں شہر کابل میں داخل ہوا اوسوقت ایلچی اطراف وجوانب
کے آئے بمعرفت امرا کے اونکو روبرو بلایا تو وہ پہلے تیمور قتلغ اغلان
اور امیر ایدکو کے ایلچیونکو لائے اور وہ دونو امیر پہلے ہمارے ملازم
تہے اور جب میں نے دشت قپچاق میں جاکر تقتمش خان کو شکست دی تو
وہ دونو واسطے جمع کرنے اپنے ایل والوس کے رخصت لیکر گئے تہے
پہر وسوسہ شیطانی سے روگردان ہوگئے تہے ایلچیون نے اونکے عرضداشت

۲۰۴ کو رخصت کرکے علے سیستانی اور جلال الاسلام کو واسطے تفحص راہ اور صفائے رستہ کے تعین کیا اونہونے رستہ پیدا کرکے بعضے جگہ سے برف صاف کیا اور بعضی جگہ برف مین کو سوراخ کرکے رستہ نکالا پہر آکر اطلاع کے اور مین سوار ہوا اور امراء پیادہ ہمراہ ہوئیے اور وہ برف اور گہاٹیان طے کرکے توضیع خارک مین جس جگہ قلعہ مین گہوڑے چہوڑے تہے اٹہارویں دن اس جہاد سے فارغ ہوکر آئیے جو لوگ پیادہ تہے وہ سوار ہو گئے اور ایک جماعت واسطے محافظت اس قلعہ کے چہوڑ کر مین اپنے مکان کو متوجہ ہوا ایلاق اور دکوتر کو ہو کر وہان داخل ہوا امراء نے وہان سے استقبال کرکے مبارکباد دیے اور نثار کیا برہان اغلان اور محمد آزاد دینے سے اس منزل مین آکر ملاقات چاہی مین حکم دیا کہ برہان اغلان حضور مین نہ آنے پاوی اور اوسکو نظر سے ڈالدیا کیونکہ حکم الہی سے آگر بیس مسلمان شدت جنگ پر صبر کرین تو دوسو کافر پر غالب آوین اور برہان اغلان باوجود جمعیت دس ہزار آدمیونکے تہوڑے سے کفار سے شکست کہا کر بہاگ گیا اور مسلمانونکو تلف کردیا اور محمد آزاد کو جسنے چار سو آدمیون سے کفار کا مقابلہ کیا منظور نظر کرکے بلند مرتبہ کیا اور اوسکو قشون اور اوسکی رفقا کو انعام دیا

ذکر امیرزادہ شاہرخ کی ترخیص کا مملکت خراسان کو

اسہی منزل سے امیرزادہ شاہرخ کو اوسکے دار الحکومت خراسان کیطرف رخصت کیا اور حکمرانی کے باب کیئے وصیتین کردین اول یہہ

۴۰۴ کو رخصت کرکے علے سیستانی اور جلال الاسلام کو واسطے تفحص راہ اور صفائے رستہ کے تعین کیا اونہونے رستہ پیدا کرکے بعضے جگہ سے برف صاف کیا اور بعضی جگہ برف مین کو سوراخ کرکے رستہ نکالا پھر آکر اطلاع کی اور مین سوار ہوا اور امراء پیادہ ہمراہ ہوئے اور وہ برف اور گہاٹیان طے کرکے توچ خارک مین جس جگہ قلعہ مین گہوڑے چہوڑے تھے اٹھارویں دن اس جہاد سے فارغ ہوکر آئے جو لوگ پیادہ تھے وہ سوار ہو گئے اور ایک جماعت واسطے محافظت اس قلعہ کے چہوڑکر مین اپنے سکان کو متوجہ ہوا ییلاق اور دکو کو ہو کر وہان داخل ہوا امراء نے وہان سے استقبال کرکے مبارکباد دیے اور نثار کیا برہان اغلان اور محمد آزاد دونی سے اس منزل مین آکر ملاقات چاہی مین حکم دیا کہ برہان اغلان حضور مین نہ آنے پاوی اور اوسکو نظر سے ڈالدیا کیونکہ حکم الہی ہے اگر بیس مسلمان شدت جنگ پر صبر کرین تو دوسو کافر پر غالب آوین اور برہان اغلان باوجود جمعیت دس ہزار آدمیونکے تہور سے کفار سے شکست کہا کر بہاگ گیا اور مسلمانونکو تلف کردیا اور محمد آزاد کو جسنے چار سو آدمیون سے کفار کا مقابلہ کیا منظور نظر کرکے بلند مرتبہ کیا اور اوسکو قشون اور اوسکے رفقاء کو انعام دیا

ذکر امیرزادہ شاہرخ کی ترخیص کا مملکت خراسان کو

اسی منزل سے امیرزادہ شاہرخ کو اوسکے دار الحکومت خراسان کیطرف رخصت کیا اور حکمرانی کے باب کئے وصیتین کردین اول یہ

۱۰۲ سوبے اور صاحب تیمور اور شمش بہادر اور دارو شاہ اور دولت شاہ
جاجے اور بہ ملک تواجے وغیرہ اوس قلعہ پر پہنچا تو قلعہ کو خالی دیکھکر
بے تدبیری سے مخالف کی تعاقب پر گہاٹیون مین گہس گیا اور سپاہی بعضی
سوار بعضی پیادہ بے احتیاط تہی ناگاہ کفار سیاہ پوش نے کمین گاہ سی نکلکر
پر حملہ کیا برہان اغلان بزدلی سے بدون جنگ کیے بہاگا جب سپاہ نے سردار
کو بہاگتا دیکہا تو سب بیدل ہوکر منہزم ہوئے کفار نے آکر بہت شہید کیے منجملہ
امرا قشونات کے دولتشاہ جاجے اور شیخ حسین سوبے اور آدینہ بہادر نے
جنگ کرکے بہت کفار قتل کیے پہر شہید ہوگئے اور برہان اغلان بہت لوگ
اور تبار کفار سے تاراج کراکر بہاگ گیا اب محمد آزاد چہار سو جوانوں سی
وہان پہنچا تو قلعہ سیاہ پوشونکا خالی پاکر کفار کا کہوج لیتا ہوا کوہستان
مین جہان سے برہان اغلان منہزم ہوا تہا آیا کفار نے مطلع ہوکر جنگ شروع
کی محمد آزاد تہوڑے سے جمعیت سی اون کفار سے مقابل ہوا اور حق مردا
کا ادا کیا اپنے کوشش سے کہ نشان بیدین کو شکست دیکر بہت قتل کیے
اور جو گہوڑے ہتیار اسباب برہان اغلان کا کفار نے لیا تہا سب حاصل
کیا اور سوار اوسکے اور بہت غنیمت لیکر مراجعت کیے اوسی دن برہا
اغلان بہی جا ملا سپاہ نے اپنا اپنا گہوڑا اسباب پہچان کر لیلیا
اوسی دن ایک شخص کے پاس آگئے محمد آزاد نے برہان اغلان سے کہا آج
یہان مقام کرو لیکن برہان اغلان نے بزدلی سے توقف نکیا وہان سے
چلے آئے بہرحال ایسی سخت جنگ خان کے عہد سے ابتک الوس قبائ
... نے نہین کی تہی اور مین نے کوہستان کتور سے محمد آزاد

۹۰۰ کے کر ماہ مبارک رمضان سنہ اتہہ سو بجری سے ہتے سہر پر کہدوا دی کہ
اگر احیاناً کسیے شخص کو وہان گذار ہو تو معلوم کریے کہ مین یہان کسطور آیا تہا
اوسوقت میرسے دلمین یہہ آیا کہ امیرزادہ رستم اور بربان اغلان کو سیاہ
پوشونکے ولایت پر تعین کیا ہے او نکیے کچہہ خبر نہین آئیے اور چونکہ بربان
اغلان کو سالون مین لشکر بنا کر ایک جماعت پر ترکتاز یسے کی لئی بہیجا تہا تو
اوینے وہان سیے کچہ بہیے اب دیدہ دانستہ اوسکو سر لشکر بنا کر تعین کیا تہا
کہ شاید تدارک سینے سابقہ کا کریے لیکن میرا دل متردد تہا کہ بربان اغلان
نے کیا کیا ہوگا اور ایک رات کو مین نیے خواب مین یہہ دیکہا کہ میرسے ہوا
گویا ٹرکر دو ہرسے ہو گیے مین نیے یہہ تعبیر دیے کہ بربان اغلان کے شکست
ہوئیے ہوگیے پہر وہ تعبیر سچ ہیے فوراً محمد آزاد خانزادیکو روانہ کیا کہ
بربان اغلان کیے خبر لاویے اور دولت شاہ اور شیخ علیے لپر ایدکو اور
تغور اور شیخ محمد اور علے بہادر کو چار سو جوانونسیے جسمین سو جوان تو
ترک ہیے اور تین سو جوان ماجیک کے لوگ ہیے اور ایک شخص کستوار
کا راہبر محمد آزاد کیے ساتہہ کر دیا محمد آزاد نیے معہ دلیر ونکیے بلند پہاڑ
اور برف اور تنگ گہاٹیان طے کیے اور اکثر جگہ بلند پہاڑ پر سیے ڈہال
پانونتلے دیکر نیچے ہر کو سرٹیے دیر کیے بعد زمین تک آتیے تہے آخر محمد آزاد
کوہستان کو طے کر کے سیاہ پوشونکے قلعہ کے پاس پہنچا قلعہ کو خالی پایا
کیونکہ سیاہ پوش لشکر اسلام کیے خوف سیے پہاڑ مین جا گہسے ہتے اور
حقیقت بربان اغلان کیے یہہ ہیے کہ جب وہ مع توابع امرا کیے جیسے
اسمعیل اور الہداد اور سونچ اور تیمور اور آدینہ بہادر اور شیخ علی

بہوڑسے

سوجے اور صاین تیمور اور شمشش بہادر اور رار دوشاہ اور دولت شاہ ۱۰۱
جاجے اور بہر بلک تواجے وغیرہ اوس قلعہ پر پہنچا تو قلعہ کو خالی دیکھکر
بے تدبیری سے مخالف کی تعاقب پر گہاٹیون مین گہس گیا اور سپاہی بعضی
سوار بعضی پیادہ بے احتیاط تہی ناگاہ کفار سیاہ پوش نے کمین گاہ سے نکلکر
پر حملہ کیا برہان اغلان بزدلی سے بدون جنگ کیے بہاگا جب سپاہ نے سردار
کو بہاگتا دیکہا تو سب بیدل ہوکر منہزم ہوئے کفار نے آکر بہت شہید کئی منجملہ
امراء قشونات کے دولت شاہ جباجے اور شیخ حسین سوجے اور آدینہ بہادر نے
جنگ کرکے بہت کفار قتل کیے پہر شہید ہوگئے اور برہان اغلان بہت گہوڑے
اور ہتیار کفار سے تاراج کراکر بہاگ گیا اب محمد آزاد چہار سوجوانوں سے
وہان پہنچا تو قلعہ سیاہ پوشوں کا خالی پاکر کفار کا کہوج لیتا ہوا کوہستان
مین جہان سے برہان اغلان منہزم ہوا تہا آیا کفار نے مطلع ہوکر جنگ شروع
کی محمد آزاد تہوڑے سے جمعیت سے اون کفار سے مقابل ہوا اور جی مردانگی
کا داد دیا اپنے کوشش کی کہ تمام افغان بیدین کو شکست دیکر بہت قتل کیے
اور جتنے گہوڑے ہتیار اسباب برہان اغلان کا کفار نے لیا تہا سب حاصل
کیا اور سوار اوسکے اوبہت غنیمت لیکر مراجعت کیے اوسی دن برہان
اغلان سے جا ملا ہر یک سپاہی نے اپنا اپنا گہوڑا اسباب پہچان کر لے لیا
اور دوسرے دن ایک شنبہ کے پاس آگئے محمد آزاد نے جو برہان اغلان سے کہا آج
یہان مقام کرو لیکن برہان اغلان نے بزدلی سے توقف نکیا وہان سے
چلے آئے بہر حال ایسی سستی چنگیز خان کے عہد سے اب تک اولوس تمامت
[illegible] نہین کیے تہے اور مین نے کوہستان کستوار سے محمد آزاد

۶۰۰ کے کہ ماہ مبارک رمضان سنہ ۸۰۳ اٹہہ سو تین ہجری تہے یہہ بات کہدی کہ
اگر احیانا کسیی شخص کو وہان گذار ہو تو معلوم کریے کہ مین یہان کسطور آیا تہا
اوسوقت میرے دلمین یہہ آیا کہ امیرزادہ رستم اور برہان اغلان کو سیاہ
پوشون کیے ولایت پر تعین کیا تہے اونکیے کچہہ خبر نہین آئیے اور چونکہ برہان
اغلان کو سابق مین لشکر بنا کر ایک جماعت پر تترکتاریے کی لئی بہیجا تہا تو
اوینے وہان سیتے کیے تہے اب دیدہ دانستہ اوسکو سر لشکر بنا کر تعین کیا تہا
کہ شاید تدارک سیتے سابقہ کا کریے لیکن میرا دل متردد تہا کہ برہان اغلان
نے کیا کیا ہوگا اور ایک رات کو مین نیے خواب مین یہہ دیکہا کہ میرے لوآ
گویا ٹرکر دو ہریے ہو گئے ہین مینے یہہ تعبیر دیے کہ برہان اغلان کیے شکست
ہوئیے ہوگیے پہر وہ تعبیر سچ تہے فوراً محمد آزاد خانزادہ کو روانہ کیا کہ
برہان اغلان کیے خبر لاویے اور دولت شاہ اور شیخ علے لپسر ایدکو اور
تغور اور شیخ محمد اور علے بہادر کو چہار سو جوان کیے جسمین سو جوان تو
ترک تہے اور تین سو جوان ماجیک کیے لوگ تہے اور ایک شخص کستوار
کا راہبر محمد آزاد کیے ساتہہ کر دیا محمد آزاد نے معہ دیر و نیچے بلند پہاڑ
اور برف اور تنگ گہاٹیان طے کیے اور اکثر جگہ بلند پہاڑ پر سیے ڈال
پانوسلے دیکر بیچ پر کو تہےسے دیر کیے بعد زمین تک آتیے تہے آخر محمد آزاد
کوہستان کو طے کر کے سیاہ پوشون کیے قلعیکے پاس پہنچا قلعہ کو خالی پایا!
کیونکہ سیاہ پوش لشکر اسلام کیے خوف سیے پہاڑ مین جا چہپیے تہے اور
حقیقت برہان اغلان کیے یہہ تہے کہ جب وہ معہ توابع امراء کیے جیسے
اسمعیل اور الہداد اور سونچ اور تیمور اور آدینہ بہادر اور شیخ

امیر شاہ ملک نے کفار کو مار مار کر پہاڑ سے نیچے اوتار دیا اور آپ پہاڑ پر پہنچا ا
اور اونکے ہمرہ سنبر بہادر اور منگلے خواجہ اور سونجک بہادر اور شیخ علی
سانسری اور موسے کال اور حسین ملک قوچین اور امیر حسین قورچی وغیرہ
نے دست برد اور شمشیر زنی کی اور سب نے جہاد بلحاظ محبت اسلام کی کیا او
سب مخالف پر غالب ہو کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور بعضے کافر خستہ و عاجز ہو کر
گر پڑے اور ہمارے سپاہ مین سے بیچ چڑھنے وقت چودہ[14] آدمی گر کر مر گئے
اور جو کفار پہاڑ کے گھاٹیون مین تھے تین رات دن تک ہمسے لڑتے رہے
آخر مخالف عاجز ہو کر الامان کہنے لگے مین نے آق سلطان کو پیغام دیکر اونکے
پاس بھیجا کہ اگر تم مطیع اور مسلمان ہو کر کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھو تو
امن دیتا ہون اور نہین تو ایک کو نہ چھوڑونگا جب آق سلطان نے جا کر
اونکو سمجھایا تو سب نے اسلام کی آرزو کی اور کلمہ پڑھا مین نے بلطف اونکے
اسلام کا اعتماد کر کے امن دیا کہ کسیکے جان اور مال اور ولایت سے مزاحمت
نکرو اور سب کو خلعت دیکر رخصت کیا اور مین نے معہ تمام لشکر شب کو توقف
کیا اون کفار نے اسیرات کو شاہ ملک کے قشون پر شبخون مارا چونکہ
امیر شاہ ملک ہوشیار تہا اونسے کچھ بن نہ آیا بلکہ اکثر آپ مارے گئے اور
اونکے پچاس کفار زندہ دستگیر ہو کر قتل ہوئے جب دن نکلا حسب الامر سپاہ
نے چار طرف سے ہجوم کر کے گھاٹیون مین گھس کر مردون کو تو تلاش
کر کے قتل اور عورتین اور بچے اسیر اور مال اسباب تمام غارت کیا
اور اونکی سرونسے پہاڑ پر منارہ چنوا دیے اور سنگ تراشون سے
کئی جگہ اس پہاڑ پر تاریخ اپنے آنے کی اسے کوہستان مین معہ تمام حال

۵۹۸ زنیں کو لٹکاتے اخر پانچوین دفعہ مین پہاڑ کے نیچے پہنچا اور اسیطور امرا اور
لشکریے وہان سے اترتے اور کئے گہوڑے خاصہ ہمراہ وہان چلے گئے تے اونکو
ہاتہہ پانو رسّے سے باندہ کر نیچے اوتارا باقی اور گہوڑے تلف ہوگئے
جب سب اتر لئے چونکہ میرے نیت جہاد کے تے عصاے شمشیر کے لیکر امرا کی
رفاقت مین ایک کوس پیادہ گیا پہر امرا کے التماس سے سوار ہوا اور
لشکر تمام پیادہ تہا حاکم کستوار کا ایک قلعہ تہا اوسکے ایک طرف بڑا دریا
اور متصل دریا سے ایک پہاڑ نہایت بلند تہا قلعہ والون کو اونکو پہلے ہماری خبر
ہوگئے تے اسلئے مال اسباب سب قلعہ سے لیکر دریا اتر گئے اور اوس بلند
پہاڑ پر کہ گہاٹیان بہت تنگ تہین گہس گئے اور یہہ سنا تہا کہ اصل قلعہ اور
جاے مستحکم کستوار کے اوس حوالے مین ہی واسطے تسخیر اوس قلعہ کے روانہ
ہوا جب مین قلعہ کے پاس پہنچا تو کفار کا کچہہ نشان نہ پایا قلعہ کے اندر جاکے
معلوم ہوا کہ کفار قلعہ خالی کر کے بہاگ گئے بکریان اور بعضے اور اشیاء
غنیمت ہاتہہ آئے آتش خانہ اور عمارات قلعہ کے اندر کے گرا کر تمام ویران
کردیے اور جلدے سے دریا اتر کر مخالفونکے پیچے دامن کوہ مین آیا کفار
اوس پہاڑ کے اندر تنگ گہاٹیون مین کہڑے تہے اوسوقت مین نے بہادرونکو
دلاورے دیے تاکہ اوپر جاوین سپاہ نے یکمرتبہ تکبیر پڑہ کر پہاڑ کو حلے
سب سے پہلے شیخ ارسلان کبک خان کے تومان مین سے دست چپ کیطرف
سے کوہ پر چہڑا اور جماعہ کفار پر حملہ کر کے تعاقب کرتا ہوا پہاڑ کے چوٹے
پر پہنچا اور اکثر کافر قتل ہوئے اور علی سلطان تواچے بہی غنیم پر معہ
تشون حملہ کر کے پہاڑ پر چہڑا اور کفار کو ہزیمت دیکر اکثر کو قتل کیا اور

تیمور

عبد السنہ ہے جب مین نے موضع خارک مین مقام کیا تو وہان ایک اجاڑ قلعہ
دیکھا میرے دل مین آیا کہ اسکو درست کردن حسب الحکم لشکریون نے جلد درست
کردیا اور لشکر آگے کے رستہ مین پہاڑ تھے اسلئے امرا اور سپاہ نے گھوڑے اونٹ
اور زاید اسباب اوس قلعہ مین رکھدیا اور پیادہ میرے ساتھ ہو لئے اور
مین تائید الہی پر تکیہ کرکے واسطے تسخیر کوہستان کے بلند پہاڑون پر چڑھنا شروع
کیا باوجودیکہ ہوا گرم تھی تو بھی اتنا برف وہان تھا کہ گھوڑے دم تک
دہس کر چلا نہین جاتا تھا لاچار دن کو مقام کرکے رات کو جب یخ بستہ ہوجاتا
تو یخ پر کوہستان چلتا اسیطور سے بلند پہاڑ کو طے کیا اور امراء کے گھوڑے
ساتھ لائے تھے وہ بھی اٹھا کر قلعہ کو بھیجے پھر ایک ایسے بلند پہاڑ پر گیا
کہ اوس سے بلند اور نہین تھا اور کفار نے اوسکے گھاٹیون مین مکان مستحکم بنا
رکھے تھے وہان بسبب برف کے اترنے کا رستہ ہرگز نہ تھا لاچار مین نے کہا کہ
جسطور اترا جا اترو سپاہ سے بعضے مشکر برف پر کو بہیل پڑتے تھے اور بعضی
رسیان پتھر یا درخت مین باندہ کر آہستہ آہستہ اترے اور مین نے اپنے
لیئے زنبیلین لکڑی کے اور تختے کے بنوائین اور چار رسیان اوسکو باندہ کرکے
اوسکے چارون کونون باندہین مین بیٹھا و کفار کے بہت ...
زنبیل مین بیٹھا کئی شخص ان چارون رسیون کو تھامکر اترتے جاتا
تک آہستہ آہستہ چھوڑتے تھے پھر اوپر سے اور لوگ بیل اور رسی لاکر
کانکر کھڑے ہونیکے جگہ بنا لیتے تھے پھر وہان کئی شخص آکر رسیان زنبیل
کے تھامکر میری زنبیل کو آہستہ آہستہ بقدر دراز ہونے رسیون کے
کرتے پھر وہان بطور سابق برف کانکر کھڑے ہونیکے جگہ درست کرتے

۵۹۹ غیر اسلام آئے اور مسلانو نیچے تسلے کر کے کہا کہ توفیق اپنے سے تہا رابد کہ کفار کستوار اور سیاہ پوشون سے لیکرا ونکا فساد تمسی دفع کر دون گا سب مینے دعا کیے

ذکر غزائی کفار کستوار اور سیاہ پوشون کا

مین نے اوسہی وقت اپنے لشکر مین سے دس سوارون تین سوار سمجھی چہانٹ کر جدا کیئے اور امیرزادہ شاہرخ کو باقی لشکر کے محافظت پر چہوڑ کر واسطے غزائے کستوار کے دو منزلہ کرتا ہوا چلا موضع برنان مین جاکر امیرزادہ رستم اور برہان اغلان جو جے نرادا بنے ملازم کلان کو طرف دشت چپ سیاہ پوشون کے ملک پر دس ہزار سوارون سے تعین کیا اور مین کوہستان کستوار کو متوجہ ہوا اوسکے ملک کا طول عرض اور حقیقت جو دریافت کیے تو نرمید اندارات کے سردار نے عرض کیا کہ طول کوہستان کستوار کا سرحد کشمیر سے کوہستان کابل تک ہے اور اس کوہستان مین شہر اور گانو بہت آباد ہین اونمین سے بڑا شہر ایک ستو کل ہی اور ایک جور کل جو پائے تخت اونکے حاکم کا ہے اور میوہ انگور زرد آلو اور سیب وغیرہ وہان بہت پیدا ہوتے ہین اور اونکے زراعت غلہ برنج وغیرہ ہین شراب انگور سے سب چہوٹے بڑے پیتے ہین اور سور کہاتے ہین کاے بکرے بہی اس ملک مین بہت اور اکثر بت پرست ہین اور آدمی وہا نکے قوی ہیکل سرخ وسفید اور اونکے بولی نہ ترکی نہ فارسی نہ ہندی نہ کشمیری ہے اور ہتیار تیر تلوار گوپہیا اونکے حاکم کا نام

راجہ کو جنگ کرکے مسخر کیا اور کچھ لوگ شہر آچکے محافظت کو چھوڑ
ن نے ملتان کا محاصرہ کیا چونکہ سارنگ نے قلعہ ملتان کا بہت مستحکم کیا
تو محاصرہ کو کئی دن ہوگئے ہیں اب تک ملتان کا محاصرہ کر رکھا ہے
ر روز دو مرتبہ جنگ ہوتی ہے اور تمام امرا مردانگی کرتے ہیں
تیمور خواجہ پسر امیر اقیوغا بہت کوشش کرتا ہے آئندہ جو گذرے گا
کرونگا فقط بعد عرض کے پیر محمد نے اپنا عزم زیادہ تر استوار کیا
سے کہوا ر

تزک اور پیش غزاے ہندوستان کا

تزک غزاے ہندوستان کا اسطور کیا کہ جب موسم بہار آیا اطراف
و جوانب سے لشکر بیشمار جمع کیا اور ماہ رجب سنہ ۸۰۰ ہجری کے مہینہ کو نکلا
فتح قریب کا ابجد کے حساب سے ۸۰۰ ہجری ہوتا ہے امیر زادہ عمر پسر امیر زادہ
میرانشاہ کو معہ بعضے امرا اور لشکر کے سمرقند میں حاکم کیا اور میں لشکر
کہیلتا ہوا ترمذ میں آیا اور دریائے جیحون کا پل بند ہوا کر معہ تمام لشکر کے
اتر کر موضع خلم میں ڈیرہ کیا وہاں کے اوتے دراعلے استقبال کو آئے
فریاد کرنے لگے جب میں نے اونکے رئیسوں سے پوچھا تو یہہ معلوم ہوا
کہ کفار کتوار اور سیاہ پوش کے جور سے بادشاہ
میں داد خواہی کرتے ہیں کہ یہہ کفار کتوار اور سیاہ پوش مسلمانوں
ہر سال خراج لیتے ہیں اور اگر کچھ کم ہوتا ہے تو ہمارے اولاد
اور زن و فرزند اسیر کر لیتے ہیں بہرحال ہم مسلمان ضعیف امید
خواہش کرتے ہیں تاکہ ہمارا بدلہ اون کفار سے لیویں یہہ سنتے ہی

۷۹۴ھ نام بنا کر اسور سلطنت اپنے قابو مین لیکر ملکت داریے کرتے ہین ملو برادر
کلان تو دہلے مین سلطان محمود کے پاس ہے اور سارنگ شہر ملتان مین محافظ
اس ولایت کا ہے ان مقدمات سے واقف ہوکر مین نے موافق طریقہ امیر
کے جو اطراف عالم مین مشہور ہین اور یقیناً اونہے بہی سنا ہوگا اور امیرون کو
اس حدود کے حکومت پر بہیجتے ہوئے حکم کیا تہا کہ حکام ہندوستان کی اگر
ایلی بنکر خراج قبول کرین تو اونکے جان اور ملک سے متعرض نہونا اور اگر
اطاعت مین تساہل کرین تو ہندوستان کے تسخیر مین سعے کرنا اسلیے ایک نامہ
بدست ایلچی سخندان کے سارنگ کے پاس ملتان کو بہیجا کہ اگر جان اور
ملک اور ناموس دوست ہے تو خراج ہرسال کا ادا کیا کرو اور نہین تو
معہ لشکر یہ آیا و السلام جب ایلچی ملتان مین پہنچا سارنگ نے ایلچی کا اعزاز
کیا اور نامہ پڑھ کر یہہ جواب دیا کہ عروس ملک بے زور شمشیر کے بغل مین
نہین آتے اور اگر امیرزادہ کو داعیہ خراج کا ہے تو اگر ہوسکے بزور شمشیر
لیوے مین بہی معہ لشکر اور فیلان خونخوار کے آمادہ جنگ بیٹہا ہون اور
ایلچی وہان سے رخصت ہوکر جب یہان آیا تو فوراً مین نے لشکر اطراف
کا جمع کرکے سو امراء ملکت کے جیسے امیر شیخ قندہار سے اور امیر قطب
الدین اور شاہ بدخشان کے اور شاہ لشکر اور شاہ بہاؤالدین اور
شاہ بہلول برلاس اور قتار سے ایماق اور تیمور خواجہ اور شیخ تکودر اور
اور حسن جاندار اور محمود بہادر وغیرہ امراء لشکر آراستہ لیکر واسطے
تسخیر ہندوستان کے متوجہ ہوا اور جماعہ اوغانیون کو جو کوہ سلیمان
مین تہے تاراج کرکے کوچ بکوچ جاکر دریاے سندہ کو عبور کیا اور

تیموری سے

پڑہتے ہین فرض ہے کہ واسطے حفظ دین اور تقویت شرع کے کفار کو دفع کرنا ۷۹۳ھ
اور سب مسلمانون پر فرض ہے کہ بادشاہ اسلام کے جان اور مال سے
اطاعت کرین امرا یہہ باتین سنکر غزا ہندوستان پر راضی ہوئے اور
دعا یہہ ہے یہہ مین نے اپنے پیر حضرت شیخ زین الدین ابوبکر تا بادی کو
خط لکھکر استدعا ہمت کی کی انہون نے خط کے حاشیہ پر یہہ لکھا کہ ابو الغازی
تیمور ابد اللہ تعالے معلوم کرے کہ اعمال نیت پر متفرع ہین اس سفر مین
تجکو خوبی دنیا اور آخرت کے بہت حاصل ہونگے اور بخیر و عافیت
جاکر چلا آویگا والسلام اور ایک تلوار دراز قامت کے میرے واسطے
بہیجے ہین نے اوس تلوار کو اپنے عطا نا یہے

اور توزک یورش غزای ہندوستان کا کیا

اسعرصہ مین عمر شیخ امیرزادہ پیر محمد جہانگیر کے حدود کابلستان سے
کہ وہانکے حکومت قندہار اور لقلان اور کابل اور غزنین اور قندز سے
حدود ہندوستان تک اوس سے متعلق تہے آئے یہہ لکہا تہا کہ مین نے یہان
آکر مطابق نصایح عالے کے کافہ خلایق سے سلوک کیا یہانکے ضبط سے
فارغ ہوکر تسخیر تعقیب ولایت ہندوستان کی میرے دل مین آئی ہندوستان
کا احوال جو دریافت کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ شہر دہلی تختگاہ سلاطین ہند
بعد وفات سلطان فیروزشاہ اوسکے امرا مین سے دو بہائی
ملو اور دوسرے کا سارنگ مستقل ہوکر قیمت پاتے گئے ہین
ہوا ہے کہ فیروزشاہ کی اولاد مین سے بادشاہ ہوا ہے

۵۹۲ اور افسوس ہے کہ ہندوستان میں ہمارے حکومت نہو دے مجکو امیرزادہ
شاہرخ کے باتون سے شگفتگی حاصل ہوئی امیرزادہ محمد سلطان نے کہا
کہ ہند کے زمین اور کوہستان تمام زر اور جواہر ہیں اور سنترہ کہان سونے
چاندی سے ہیرہ یاقوت زمرد قلعی لوہے فولاد پارہ تابنے وغیرہ کے وہانکے
کوہستان اور سرزمین اور جزایر میں اور وہانکے پیدایش تمام اثمار
اور میوہ اور قند اور شکر ہے اور وہ ملک ہمیشہ سرسبز رہتا ہے اور
اوسکے زمین براحت افزا اور چونکہ وہانکے باشندے اکثر مشرک اور
آفتاب پرست ہیں تو خدا اور رسول کے حکم سے اونکا مال ہمکو حلال
ہے اور میرے وزراء نے کہا کہ آمدنی ہندوستان کے چہہ ارب [illegible]
کرکرور اور ہر کروڑ سو لاکھ اور ہر لاکھ ہزار مثقال نقرہ ہے جماعت
امراء الوسمات نے کہا کہ عنایت الہی سے ہند کو مسخر تو کرینگے لیکن ملک
ہندوستان میں اقامت کرین تو ہمارے نسل اور نسب گم ہوجاتے ہے ۵
اور ہمارے اولاد بہے وہانکے سے ہوجاوینگے جب توالد اور تناسل
بہت ہوویگا تو قدر کم ہوجاوینگے اس بات سے امرا ترشونات مذبذب
ہوئے میں نے کہا کہ میرے غرض جنگ ہندوستان سے غزا کفار کے
ہے تاکہ موافق سنت رسول کے اہل اوس دیار کو اسلام کی دعوت
اور اوس مملکت کو کفر سے پاک کردون اور بت اور بتخانہ توڑ کر
غازی ہے فی سبیل اللہ ہوون اونہوں نے بظاہر خواہ مخواہ پسند کیا لیکن
تکرار ان سے اعتماد نہوا اسمین علماء نے فضیلت غزا سے کفار کے بیان
کرکے یہہ فتوے لکہا کہ سلاطین اسلام پر اور جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تیمور سے

حصار وہانکے سپاہ اور زمیندارون اور راجونکا جنکا پیشہ ہے جنگل [illegible]
اور قلعہ بنا رکھے ہین وحشی کی مثال اوس بیشہ مین رہتے ہین چونہا حصار اونکا ہاتھی
کروہان کے حاکم جنگ کے وقت ہاتھیون کو غرق آہن کرکے لشکر سے آگے کرتے
اونکی اوٹ مین ہوکر لڑتے ہین اور ہاتھیونکو ایسا سدہایا ہے کہ گہوڑے
کو مع سوار سونڈ مین اوٹہا کر زمین پر پٹک دیتے ہین بعضے امرا نے جواب
دیا کہ سلطان محمود سبکتگین نے تیس ہزار سوارون سے ہندوستان کو مسخر
کرکے اپنے غلامونکو وہانکا حاکم کیا تہا اور کئی ہزار گون طلا اور نقرہ اور
جواہر کے اوس ملک سے لیکر خراج مقرر کیا تہا کیا امیر سلطان محمود سے
کمتر ہے خدا کا شکر ہے کہ آج سو ہزار ترک خونخوار امیر کے رکاب مین
ہین اگر امیر یہہ ارادہ کرتے ہین تو اللہ تعالے فتح دیویگا اور امیر غازی
اور مجاہد فی سبیل اللہ ہووینگا اور ہم بہی امیر کے طفیل سے غازی ہوے اور
سپاہ اور اہل الوس سب غنی ہوجاوینگے اور امیر سلاطین روے زمین پر
نامدار ہوجاویگا اسمین امیرزادہ شاہرخ نے کہا کہ ہند ملک بہت وسیع
ہے جس سلطان نے ہند کو مسخر کیا گویا چار اقلیم پر حاکم ہوا اب [illegible]
ہمراہ ہند کو لیکر ہفت اقلیم پر حاکم ہوجاتے ہین پہر یہہ کہا کہ [illegible] عجم کی تاریخ
مین دیکہا ہے کہ سلاطین عجم کے عہد مین بادشاہ ہند کو راے کہتے ہین اور
اور تعظیم کے واسطے نام نہین لیتے اور بادشاہ روم قیصر اور سلاطین
ترک کو خاقان اور سلاطین چین فغفور اور سلاطین ایران اور توران
کو شہنشاہ اور حکم شہنشاہ ایران اور توران کا ہمیشہ ہندوستان کے
راجون پر جاری تہا الحمد للہ کہ ہم آج ایران اور توران کے شہنشاہ ہین

توزک
ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا
مملکت ہندوستان کو

اوسوقت میرے دلمین یہہ آیا کہ کفار پر جہاد کرکے غازی بنون اوریہہ
سن رکہا تہا کہ کافر کا قاتل غازی ہے اور مقتول شہید ہوتا ہے جب یہہ ارادہ
مصمم ہوا تو پہر یہہ تردد ہوا کہ واسطے غزاے کفار ختا کے عزم کرون یا ہمین
ہندوستان پر چلون اوسوقت مین نے قران شریف مین فال دیکہی تو یہہ آیت
نکلی یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم یعنے اے محمد صلعم جہاد کر
کفار اور منافقون پر اور شدت کراون پر علماء نے کہا کہ کافر اور
منافق ہندو ہین مین نے موافق حکم الہی کے واسطے غزاے کفار ہندوستان
کے تصمیم کی اور امراء سالخورد اور مدبرون کو بلا کر دار الحرب ہندوستان
اور ختا کے باب مین مشورہ کیا کہ موافق فرمود خدا کے جہاد کفار کا مجہہ
پر واجب ہوا ہے سب نے مبارکباد دیے پہر مین نے یہہ پوچہا کہ کفار
ختا پر متوجہ ہون یا ہندوستان پر انہین وہ باتین اور کہانیان کہنی
لگے کہ ملک ہندوستان مین چار حصار ایسی ہین کہ تمام ملک وسیع کا احاطہ
کیا ہے جو شخص ان چارون حصار کو توڑے ہندوستان کو وہ مسخر کرے
پہلا حصار تو پانچ دریاے عظیم ہین جو کوہستان کشمیر سے جارے ہوکر
رفتہ ایک ہو گئے ہین اور ولایت سندہ کو گذر کر بحر عمان مین داخل
ہوتے ہین عبور ان دریاؤن کا سواے کشتی یا پل کے ممکن نہین دو
حصار وہان کے جنگل اور بیشہ کہ تند درتند اور شاخ درشاخ پیچ
نہایت گنجان اوگتے ہین طے کرنا ان جنگلون کا نہایت دشوار ہے

تیمور سے

بموجب حکم کے اشپیرہ مین جاکر ملک کے اباد سے اور زراعت مین مشغول ہوا ۲۸۹

ذکر حضرت صاحبقران کی مراجعت کا مقام آنگیران سے ماورالنہر اور توران کو

اسعرصہ مین جاڑے نکل گئے اور بہار آگئے مقام اقامت سے مین سمرقند کو روانہ ہوا اور ہر منزل مین شکار کہیلتا ہوا دریاء خجند اتر کر سمرقند مین داخل ہوا چند روز شہر مین عیش کر کے یہہ دل مین آیا کہ خطہ کش کو چلا جاہئی واسی کش کو متوجہ ہوا سمرقند سے چھہ سات کوس طے کر کے اثناء راہ مین جس جا کہ پہاڑ مین سے چشمہ جاری ہوا ہے وہان گیا وہ جگہ مجکو پسند آئی یہہ حکم دیا کہ یہان ایک باغ اور محل عالی تیار کرو

ذکر باغ اور عمارت تخت قراچہ کے تیاری کا

جب الامر سوا رمیندس باغ اور عمارت کے تیاری مین مشغول ہوئے تہوڑے دنون مین باغ تیار ہو گیا اور محل او سپارہ کوہ کے بیچ مین اٹہا تہا تیار کیا وہ دن اس عمارت مین جشن آراستہ کیا اور نام اوسکا محل تخت قراچہ رکہا اور وہان سے رباط باج کو روانہ ہوا اثناء راہ مین امیرزادہ شاہرخ مقام استراباد سے حاضر ہوا مین نے اوسکو سینے سے لگایا اور مہربانی کے امیرزادہ نے نثار کیا اور پیشکش دیا جب مین خطہ کش مین داخل ہوا تو اپنے باپ کی زیارت سے فارغ ہو کر مرغزار ایلچی باتیغ مین اترا اور خیمہ اور خرگاہ بر پا کر اکر سپہ سد تر جشن تیار ہو تا

۵۸۸ ہوا تہا مجلس مرتب کرکے امرا ئے صاحب تدبیر کو بلایا

مجلس کنکاش کی

جب امرا سب حاضر ہوئے مین نے اونسے بطور صلاح کے پوچھا کہ مین
جب بارادہ مغولستان کے حوالے تاسکیب مین ڈیرہ کیا تو خواجہ خضر خان نے
اسی لحاظ سے اپنے دختر کے بہیجنے مین درنگ کیے اور مطیع ہو گیا اب کہو
کیا صلاح ہے اوسکے ولایت کو مسخر کرون یا نہین سب نے عرض کیا کہ خجہ
خضر خواجہ اغلان فرمان بردار ہے بظاہر تعرض اوسکے مملکت میںے مناسب
نہین ہے مین نے جواب دیا اگرچہ بظاہر اخوب کہتی ہو لیکن اونسے ہوکس رہنا
چاہیے کیونکہ یہہ مملکت اوسکے باپ سے بزور شمشیر لی ہے وہ جبراً قہراً اطاعت
کرتے مین پہر اگر اونکو یہہ قدرت ہو کہ ہمپر غالب آئین تو ہرگز اطاعت نہین
کرینگے حتی الوسع اپنا ملک موروثی ہمسے چھوڑا لینے مین سعی کرینگے کیونکہ داب
[illegible] مین یہہ حکایت درست نہین آتی پہر حسب صلاح جونکہ لشکر جمع ہو گیا
[illegible] زادہ محمد سلطان کو مع فوج تعین کیا کہ سرحد مغولستان مین جاکر
[illegible] مین ایک قلعہ عالی بناز کرا کر اوسکے گرد خندق عمیق کہدوا
[illegible] اور زراعت کرائی تاکہ سرحد غنیم کے مستحکم ہو دیے
[illegible] ہو دیے امرا نے یہہ صلاح پسند کرکے آفرین
[illegible] محمد سلطان کو چالیس ہزار سوار دیے اور امرا
[illegible] اور دیے بیگ پیر امیر سار بوغا اور
[illegible] میر عباس وغیرہ سرداران تومانات
[illegible] اوسکے ہمراہ کرکے رخصت کیا اور

تیمور سے

خواجہ خضر اوغلان کے پاس آکر امیر کا پیغام معرفت محمد مونکیچے اوسکو سنایا کے ۸۰
تواونینے بخوشی تمام منظور کرکے مہد علیا الکل خانم کا ہمراہ اپنے معتبر اومیونکی
امیر کے خدمت مین روانہ کیا جلد اثنے ہیٹ مین نیے خیمہ شمیا محمد کرتمام اہل حرم کو تکل
خانم کے استقبال کے لیئے بھیجا اونہوں نے پندرہ دن کے رستہ پر جاکر الاغا
کے اور نثار کرکے جشن کیا بعد ادائے رسم ضیافت کے مراجعت کے ہر منزل
مین جشن کرتے آئے یہانتک کہ جمعرات کے دن غرہ ماہ ربیع الاول سنہ
کو یہان داخل ہوئیے

ذکر الکل خانم صبیہ خضر خواجہ اغلان کے نکاح کا

اوسیوقت مین پہلے جشن کے تیاری کے کہانے اور شیرینے خاص وعام کو
تقسیم کیئے اور قضات علماء دین بلاکر موافق شرع شریف کے نکاح کیا تمام
الحرم اور امراء نے نثار کیا اور پیشکش دینے مین بہی تمام امراء کو خلعت
طلائیے اور کمر اور کلاہ زر اور شمشیر اور خنجر اور مکار دمرصع اور گہوڑے
زرین زین عنایت کیئے اور جو زن ومرد الکل خانم کے ساتھ آئے تھے سبکو
انعام بعدد جنس دیکر خوش کیا

ذکر بادشاہ ختائی کی ایلچی آنیکا

اسعرصہ مین ایلچے تنغوز خان بادشاہ ختا کا آیا ہیں تیئے اوسکو روبرو
بلایا اونینے بعد دعا اور ثنا کے نامہ تنغوز خان کا مع تحائف کے پیش کیا نامہ
مین سواے حکایات دوستی کے اور کچھہ نہین تہا مین نے بہے ایلچے کو نوازش کرکے
مع خط محبت مضمون کے رخصت کیا اور چونکہ موسم زمستان کا آخر

۹۸۹ ھ نہی متفق ہو کر چمن اور کیاریان اور دیوار گرد کے بنانے لگے اور اوس کی ازر
محل نہایت رفیع شروع کر گئے تہوڑے مدت مین وہ باغ اور محل بے نظیر تیار
ہوگیا اور بہانت بہانت کے درخت سرخ اور سفید بہول اور باغ ونیز
مین سے لاکر وہان لگائے جب باغ اور محل کہ تین طاق اور ایک گنبد نہایت
رفیع اور چہوٹے مکان بہت تہے تیار ہوچکا تو فرش نفیس بچہا کر بزم بادشاہانہ
مرتب کی اور یہہ باغ گل خانم دختر خواجہ اغلان کے نام جسکو معرفت امیر غیاث الدین
کے خواستگار سے کی تہی مقرر کیا اور اسکا نام باغ دلکشا رکہا پہر مین
تا سکیب کو شکار کہیلتا ہوا روانہ ہوا یہان تک کہ دریای شیحون کو اتر
کر صحراء انگران مین نزدیک موضع خیاس کے مقام ہوا جب زمستان سال الٹہہ
سو تحریر ہے کہ سال انتیسوان جلوس ہے اور سال چوسٹہوان مجکو شروع ہوا تہا
گذر گئے تو اوس سرزمین مین خانہ زمستانی بنوائی اور وہین اقامت کی وہان
یہہ سنا کہ مزار حضرت شیخ احمد یسوری رح کا جو اولاد امام زادہ محمد حنیفہ علیہ
الرضوان سے ہین یہان سی نزدیک ہے مین واسطے زیارت مزار شیخ کے موضع
بسی مین شیخ کے روضہ مین گیا فاتحہ پڑہکر ہمت طلب کے اور ازبسکہ مزار پر
کچہہ عمارت نہین تہے تو وہان یہہ عمارت بنوائی ایک پیش طاق بلند دونو
طرف دو منارہ بہت بلند گنبد اور قبلہ رویہ کلان ایک سو چوالیس گز کا
واسطے مرقد شیخ کے اور دونو طرف چار بڑے بڑے دالان اور تین
دو حجرہ تیار کرائے اور اسکا اہتمام ملا عبداللہ صدر کے ذمہ کردیا
وہان کے خادمون کو خیرات تقسیم کیے پہر وہان سے اپنے مکان کو
آیا چند روز کے بعد امیر غیاث الدین کے عرضے آئے کہ جب مین نے

تشمیر سے

اور پیشکش کہوڑ سے توپچاقے مرصع زین اور جامہ زر دوزے اور اور نفیس ۱۵
تحفے نذر کیے اور امیرزادون کو خلعت طلا کیے دیں اسی احوال میں بیے
امیر شیخ جہان پسر امیر خواجہ اغلان کو بلاکر خلعت خاص اور اسپ زرین زین
اور شمشیر اور خنجر مرصع عنایت کیا اور جاگیر اوسکے واسطے تجویز کیے اور
نقارہ و چتر بس دیکر اوسکے باپ کے پاس بہیجدیا اور امیر غیاث الدین کو شیخ
جہان کے ساتہہ کردیا اور تحفے بطور سوغات کے اوسکے ہمراہ خضر خواجہ
اغلان کے واسطے بہیجے اور امیر غیاث الدین ترخان سے کہدیا کہ خضر خواجہ
اغلان کے لڑکے سے خواستگار ہے کہ میرے نسبت مقرر کرنا اونکو
کو روانہ کرکے میں مرغزار کان گل میں آیا اوسوقت ملک اغا حرم محترم
امیرزادہ شاہرخ کے حسب الطلب ہرات سے آئی اور شہر کی دلہن بہہ آیا
کہ پہلے پوتونکے میں واصلت کروں اسلیے بیگیسی سلطان کو جو لڑکے
امیرزادہ میران شاہ کے تہے امیرزادہ اسکندر پسر امیرزادہ عمر شیخ
مرحوم کے سے منسوب کیے اور تین مہینے تک جشن اور بزم بادشاہانہ
مرتب کرکے مطابق شریعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح کردیا
اور خاص و عام کو خلعت دیے اور تمام امرا اور لشکریے اور سادات
اور علما شہر کو بہرہ مند کیا اس سے فارغ ہوکر بیگیسی سلطان کو تبریز کو
بہیجدیے

ذکر باغ دلکشا کی تیاری کا

اسحال میں حکم دیا کہ اس مرغزار میں مربع باغ تیار کریں کہ ہر ایک
ضلع اوسکا الہزار پانسو گز ہو سب معمار جو ممالک محروسہ سے جمع ہوئے

۵۸۴ نہویے اسہی سب بیبے اوسکو یہہ نظر بدلگے اور چونکہ وسعت ممالک محروسہ
کے فراخ ہوگئے تہرین بیے دست ہمت کوکشادہ رکہتا تہا ایک یہہ حکم دیا
۳ کہ ہر شہر اور ہر قصبہ اور مملکت مین ہمارے طرف سی ہزار طباق طعام کی تیار
ہوا کرین اور سپاہ اور رعیت اور مسافر اوسی بہرہ مند ہو وین اور اسی
بے رباط اور سر آمین آدمے تعین کیئے کر دئے اور دہی ہمت بندگان
خدا کو تقسیم کیا کرین اور یہہ حکم دیا کہ جس سرزمین پر ہمنی ڈیرا کیا ہے وہان
ایک ایک گانو آباد اور عمارت تیار کردو اور یہہ حکم دیا کہ علے الصباح
سب سے پہلے جو شخص سلام کرے اوسکو ہزار درم دونگا اور جو بعد
اوسکے آئے اوسکو پانسو اور جو اوسکے بعد اوسکو سو اور جو شخص چالیس
روز تک رات دن بلا ناغہ درگاہ مین حاضر ہوے چالیسوین اوسکا جو
مطلب ہوگا وہ سب ادا کرونگا اور یہہ حکم دیا کہ میرے داہنے بائین ہمیشہ
خزانچے تہلیان روپیہ اشرفیے کے لئی حاضر رہا کرین تاکہ جس پر میرے نظر
پرجائے اوسکو انعام دون لیکن عادت یہہ تہے کہ اکثر اوقات میرے
نظریان اسپ پر پرتیے تہے اور اگر اچہیا لگا ادہر اودہر دیکہتا تو یہہ جو نظر
پرتا اوسکو اتنا انعام دیتا کہ پہر حاجت مند نہو اور یہہ مقرر کیا کہ
جو کپڑا آج پہنا وہ اگلے دن کسیے معتبر امیر کو عنایت ہوا کرے اور میرا
لباس یہہ تہا قبا اور لبادہ اور عمامہ اور مخمل کے ٹوپے اور پر پگڑ طیے
بندہے ہوئے اور کمر بند اوسوقت خانزادہ خوارزم حرم محترم امیر
زادہ میرانشاہ کے حسب الطلب تبریز سی آئے مین نے امیرزادہ محمد سلطان
اور سکے بیٹے کو واسطے استقبال کے بہیجا خانزادہ نے آکر ملازمت کے

تیمور سے

جاڑوں میں موضع جرفت میں رہے پھر مخالف کو مسخر کرکے شیراز میں آیا و بیچ سہ ۸۳
اوسمیں آپ خورستان کیطرف روانہ ہوا اور امیر حاجی سیف الدین کو درگاہ
کو بھیجا اور امیرزادہ محمد سلطان نے یہہ لکھا تھا کہ میں اثناء راہ میں بیچ ایک
پہاڑ کے گھیرا تھا اور جلال الدین فیروز کوہ سے پیادہ حاضر تھا اوس قدیمی غلام
نے ناگہاں چہرے میرے ماری کچھ پانو میں زخم آیا پھر وہ پہاڑ سے بھاگ کر
اوسی پہاڑ پر چڑہ گیا سپاہی اوسکے پیچھے دوڑے تو وہ پہاڑ پر سے نیچے
گر پڑا سپاہی جب اوسکے پاس پہنچے تو وہ مرچکا تھا اوسکا سر کاٹ لائے
الحمد للہ کہ امیر کے اقبال سے جلال الدین کا ارادہ باطل ہو گیا اور اب
میں ہمدان کے رستہ سے لارست کو آتا ہوں امیرزادہ محمد سلطان سے کہ بہمہ
عمر سے بھیجکر وقایع اوس حدود کے مجکو اطلاع پہونچے اور میں بخاطر جمع
سمرقند میں درمیان محل سلطان ارلوچ کے عیش و عشرت اور اطاعت میں
مشغول تھا کہ امیرزادہ محمد سلطان آگیا اور پیشکش لایا اور خراج چار سال کا
کا خزانہ میں داخل کیا اور پھر میں نے سمرقند کو عزم کیا اور دار السلطنت سمرقند
میں جا کر باغ بلند میں اترا اور شکرانہ میں کہ اللہ تعالے نے امیرزادہ محمد سلطان
کو جلال الدین فیروز کوہ کی مکر سے بچایا جشن عظیم مرتب کیا اور محتاجوں کو
خیرات دیے امیرزادہ محمد سلطان کو ہمیشہ واسطے تسخیر کے جس ولایت پر
تعین کیا سو اوسنے حسب دلخواہ عمل کیا اس یورش میں کہ اوسکو مملکت فارس
پر بھیجا تھا تین بڑے کام کیے اول بحرین اور ہرمز سے دربند ولایت سندھ
تک تصرف کیا دوسرے شرار خود سر اور قطاع الطریق کے جمع کرکے
تہارے پیش نظر کے تیغ سے مملکت کو اوس سے پاک کر دیا کہ پھر شورش ہیچ کی جا نہ

لیکر دار بجراور طارم کے رستہ کو متوجہ ہوا اور امیر حاجی سیف الدین کو بیماری کی جہت سے ڈیرہ مین چہوڑا اور امیرزادہ پیر محمد عمر شیخ کو ہمراہ امیر شاہ ملک وغیرہ امرا کے کاردل اور بالی کے رستہ سے روانہ کیا کہ دریاء عمان کی کنارہ کنارہ چلی جاوین اور امیر ارغونشاہ اور امیر بیان تیمور جتہ اور امیر جلال کو معہ فوج جہرم اور لار کے رستہ بہیجا اور طرف دست چپ کے امیر ایدکو برلاس کو کنج دیگران کیطرف روانہ کیا تاکہ اوس سرزمین کو تاراج کرے جب ہم اسطور روانہ ہوئے تو جسجس سردار نے اطاعت اور خراج قبول کیا اوسکو نوازش کی اور جسنے مخالفت کی اوسکو مستاصل کیا اور جب ہم ہرمز کہنہ مین آئے تو اوس نواح کے ساتون قلعہ یعنے قلعہ تنگ زندان اور قلعہ کوسلک اور قلعہ شامیل اور قلعہ منوخان اور قلعہ سبا اور قلعہ بوردک اور قلعہ تازیان مسخر کرکے خاک مین ملا دئیے اور غنیمت بیشمار حاصل کیے

ذکر فتح قلعہ ہرمز کے

جب محمد شاہ حاکم ہرمز نے یہہ حال دیکہا تو خوف کہاکر جزیرہ بحر عمان کے قلعہ جرون مین گیا اور اپنا نایب معہ پیشکش لائق اور تحالیف دریا کی بہیجا اور خراج قبول کیا اور خراج سالیانہ اوسکے ولایت کا تین لاکہہ دینار تہے اور چار برس سے کسیکو کچہہ نہین دیا تہا اب چار برس کا محصول کہ بارہ لاکہہ دینار ہوتے ہین نقد اور موتے وغیرہ اجناس ادا کرکے باقی کا اقرار کیا کہ جلد موجود کرتا ہون جب محمد شاہ نے یہہ اطاعت کی اور خراج دیا تو ہمنے بدستور سابق امن دیا اور وہ ولایت اوسکو مفوض کرکے مراجعت کی اور تو ر ملک سیرا در ایدکو برلاس کو مقرر کیا کہ موت کر

شمشیر اور خنجر اور اسپ خاص دیکر سر بلند کیا اور سینہ سے لگایا اور مملکت داری اور رعیت پروری اور عدالت اور سخاوت اور حسن خلق کی بابت اوسکو بہت نصیحت کرکے رخصت کیا اور تمام امرا کو جو اوسکے ساتھہ گئے تھی خلعتیں اور کمر اور شمشیر مرصع اور گھوڑے تو بجاتے دیئے اور واسطے جلت مرتبہ نوکرے کیے اور ترک ملالے کی نصیحتیں کیے اور امیرزادہ مع لشکر ماہ شعبان ۷۹۹ سات سو ننانوے مین دریا امویہ کو اتر کر اندخود مین آیا اور آخر اسیماہ کے ہرات مین لشکرگاہ کیا امیر اقیوغا ہرات کے داروغہ نی امیرزادہ شاہرخ کا استقبال کرکے نثار کیا اور پیشکش دیئے اور ماہ رمضان مین کہدستان مین داخل ہوکر رعیت پروری مین مشغول ہوا

ذکر امیرزادہ بایسنغر پسر امیرزادہ شاہرخ کی ولادت کا

اور اسہی سال کے ماہ ذالحجہ مین اللہ تعالے نے اوسکو فرزند دیا اور یہہ مژدہ جلد حضور مین بہیجا مین نے خوش ہوکر سجدہ شکر کا کرکے جشن مرتب کیا اور اس فرزند کا نام بایسنغر رکہا اور اسہی سال کے ماہ شعبان میں باغ شمال سے خطہ کش کیطرف عزم کیا اور راہ کے رستہ سے کش مین آکر سبزہ زار مین اترا چند روز وہان عیش کرکے شہر مین قصر آق سرا مین اتر کر رمضان پورا کیا اوسوقت عرایض امیرزادہ سلطان محمد بہادر کے مملکت فارس سے جو ہرمز اور کنارہ بحر عمان پر تسخیر قلاع مین مصروف تہا آئے یہہ لکہا تہا کہ مین معہ امرا شیراز سے روانہ ہوا اور رستہ تحقیق کرکے تقسیم کر لیا مین تو امیر جہانشاہ وغیرہ امرا کو ساتہہ

٥٨٠ اہتمام کے تاکید کے اور مین آپ ہر روز ہر یک کے سر حد پر جاکر ملاحظہ کرتا تہا یہان تک کہ چنتالیس دن کے عرصہ مین عمارت پوری ہو گئے اور ستون اور تختے سنگ مرمر کے جو مین بنے تبریزا ور اذربایجان سے بہیجے تہے اوسمین لگائے اور چہت اور طاق بڑے چہوٹے طلا اور لاجورد سے منقش کرائے اور فرش ساری محل کا سنگ مرمر کا بنایا اور محل نہایت عالے اور خوش طرح کہ جیسا کہین دیکہا نہ سنا تیار ہوا پہر وہان فرش نہایت نفیس بچہوا کر جشن ترتیب کیا

ذکر مملکت خراسان کی تفویض کا امیرزادہ شاہرخ کو

اسیحی جشن مین میرے دلمین یہہ آیا مملکت خراسان کے جو سینہ دنیا کا ہے اور اقلیم چہارم مین واقع ہے گویا برزخ ہی درمیان ایران اور توران کے کیسے فرزند شایستہ سلطنت کو عطا کرون اور وہ امیرزادہ شاہرخ تہا اوسکو بلاکر مملکت خراسان سیستان تک اور مازندران فیروزہ کوہ درے تک اسکے لئے مقرر کیا اور امرا مین سے امیر سلیمانشاہ اور امیر مضراب اور پہا کو اور سید خواجہ پسر شیخ علے بہادر اور عبد الصمد پسر امیر حاجی سیف الدین اور حسن جاندار اور ملک بہادر اور امیر جہانملک پسر ملکت اور پیر محمد پسر امیر فولاد اور علے ترخان پسر امیر غیاث الدین ترخان اور برتو بلاق قوچین اور کنکچے اور نوریخے اور طغے مرکن اور اوتچہ فاد محلکاجے او شیخ علے مرک اور بعضے سردار تومانات اور ہزارجات کے معہ اہل وعیال اور امرا اور امرا سے فرزندان امیرزادہ شاہرخ کے ہمراہ کردیئے اور سپہداوسی مملکت کے لکہدیے اور کلاہ خاص اور

تیموریہ سے

نوالوین ہجری کے جاری آگئے اور مجھکو سال ترسٹھواں اور عمر سے سال اٹھائیسواں
شروع ہوا اسے زمستان میں سمرقند کے دارالسلطنت میں اور مسجد جامع کے تعمیر کیا
سمرقند نام رکھا تھا ... اور ... اور رعیت پرور ... اور
امیرزادہ پیر محمد شیخ کو جو حسب الطلب حضور میں آیا تھا بدستور سابق
کے حکومت پر رخصت کیا

ذکر امیرزادہ محمد جہانگیر پسر امیرزادہ محمد سلطان کے ولادت کا

اس سال مین اللہ تعالے نے امیرزادہ محمد سلطان کو فرزند مرحمت کیا مین
نے اوس کے ولادت سے خوش ہو کر جشن مرتب کیا اور اوسکا نام محمد
جہانگیر رکھا اور مژدہ بدست لورہ ملک توجین کے مملکت فارس مین
امیرزادہ محمد کے پاس بہیجا جب بہار سے بخیر و خوبی آخر ہو گئے اور بہار
آگئے مین ہر روز باغ کے سیر کو جاتا تہا جب مین باغ شمال مین جسکو مین
نے شہر کے شمال کے جانب مین تیار کرا کر یہہ نام رکہا تہا گیا تو وہاں کی عمارت
ناقص معلوم ہوئے میرے دل مین یہہ آیا کہ اس باغ مین عمارت عالے تیار کرون
تاکہ برسون مشہور رہے اوسی وقت مملکت عراق اور عجم اور فارس اور آذربائیجان
اور دیار بکر اور خراسان کے مہندس اور معمار ونکو سمرقند مین جمع کیے
بلاکر نقشہ عمارت عالیہ کا کاغذ پر کہنچوایا اونمین سے ایک نقشہ پسند کر کے ساعت
نیک مین اوسکے بنیاد رکھے اور ماہ جماد الاخر سنہ ... مین عمارت شروع ہوئی
اور اوس عمارت کے ایک ایک امیر کے سپرد کر دیے اور معمار استاد
مشہور ... عمارت بنانے کے ہر ایک طرف تعین کر دیئے اور امراؤ کو وہ اپنے

۷۸ ہ شگفتہ عیش مین مشغول ہوا ہر روز جشن عظیم اور خاص و عام کو اوس بزم سے بہرہ ور کرتا تہا اور تمام امیرزادون اور سردارونکو خلعت لائق اور گہوڑے تو بجاقیے عنایت کیے اور شہر کے تمام امراء اور سادات اور علماء کو غنایم سے جو اس یورش مین حاصل ہوئے تہے نقد اور جنس لباس گہوڑے اونٹ خچر غلام لونڈیان حصہ دیا پہر جشن سے فارغ ہوکر
۱۰ فقراء کو جمع کر کے ہر ایک کو اتنا دیا کہ پہر گدائی کی حاجت نرہے دفترین کراتنے ہزار آدمی محتاج لکہی ہوئے تہے اونکو اتنا زر دیا کہ سرمایہ زراعت اور کسب معیشت کا ہوجاوے اور اونکو ماوراءالنہر کے مواضع مین تقسیم کر کے ہر سوادمیون پر ایک سردار مقرر کر دیا تا کہ اونکے حال سے آگاہ رہے کسی نے یہہ عرض کیا کہ خزانہ سے مال بہت دیا جاتا ہے اگر اتنا مال سپاہ کو دیا جائے تو پچاس ہزار سوار ونکا سامان تیار ہوتا ہے مین نے کہا
۱۴ مین جو صدقہ دیتا ہون وہ آخرت مین میرا مال ہوتا ہے کیونکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخرت مین وہ مالدار ہوگا جو دنیا مین صدقہ دیگا اور وہ اولادوالا ہوگا جسکا فرزند طفلی مین مرگیا ہو تم یہہ چاہتے ہو کہ مین آخرت مین فقیر ہوجاؤن پہر اونکو جہڑک کر علوفہ پچاس ہزار سوار کا فقراء کو صدقہ دیکر آخرت کا توشہ بنایا اور رعایا شہر اور قرب وجوار کی سے دارو غون کا حال پوچہا جسپر ظلم ہوا تہا اوسکو ظالم سے بدلہ دیکر خوش کر دیا اور ظالمونکو ظلم کے موافق سزا دیے اور تین برس کا خراج ماوراءالنہر کا رعایا کو معاف کر دیا تمام عالم تقارد ولت اور زندگانی کیلئے میرے لیئے دعا کرنیلگا اوسوقت سال سنہ ۷۹۹ سات سو

بکار وغیرہ اولیاء اور بزرگوں شہر کے گیا اور خادموں کو بہت خیرات دی
اور محتاجوں کو غنی کر دیا اور شہر کے اور غربا و مساکین کو زر تقسیم کیا اور
اولیاء کے زیارت سے فارغ ہو کر اپنے باپ امیر طراغا کے مزار پر جا کے
پڑھے اور برادر زادہ مرحوم وغیرہ فرزندوں کے قبر پر فاتحہ پڑھ کر حافظوں سے
قرآن شریف ختم کرایا اور محتاجوں کو بہت خیرات دیکر ثواب اونکے روح کو بخشا اور
سے فارغ ہو کر آق سرای کی دولت خانہ میں تخت پر جلوس کیا اور رؤسا و
خطا کشن اور گرد نواح کے آئے دعا اور ثنا کے حسب حال اپنے اپنے
پیشکش لایا اور بیچ آق سرای میں تخت سلطنت پر عیش اور کامرانی
اور دہش اور عدالت میں مشغول ہوا اور منادی کرا دیے کہ مظلوم
اپنا حال عرض کرے کہ ظالم سے بدلا لیوے بعد غور کر لینے حال رعایا کش
کے سمرقند کو متوجہ ہوا جب قریب سمرقند کے آیا تو اکابر اور سادات اور
علماء اور مشائخ شہر کے استقبال کو آئے سب نے مبارکباد دیے اور دعا و
ثنا کیے اور بساعت سعید سمرقند میں داخل ہوا حسب الامر شہر کے ارباب
بازار اور کوچہ آراستہ کیے چنانچہ تمام دکانوں کے حریر زربفت بیش قیمت
اور خیمہ دیبا سے پوشش بنائے تھے اور اترنے سے پہلے واسطے زیارت
مزارات اولیاء اور مشائخ کے جا کر فاتحہ پڑھے اور خادموں کو بہت
خیرات دیے پیچھے اوس کے دولتخانہ میں آکر مجلس مرتب کے

ذکر مجلس کا جو سمرقند میں ہوئی

مرتب ہوئی

تخت جہانبانی پر جلوس فرما کر مجلس بادشاہانہ مرتب کیے اور

۷۷۶ ھ کا جو پانچہزار سوار و نسبی سمرقند مین تہا اور اوسکے طلب کو سگک نواجے
گیا تہا اُس منزل مین حاضر ہوا مین نے امیرزادہ کو مہربانی سے سینے لگایا اور ایک
لاکہہ دینار کیکے انعام دیئے اور کیت گہوڑا جو جاچے شرف نے پیشکش کیا
تہا اور کوئے گہوڑا اوسکے لگہ کا نہین تہا معہ خلعت خاص امیرزادہ ابابکر
کو دیکر رخصت کیا کہ آذربایجان کو اپنے باپ میرانشاہ کے پاس چلا جاوے
اوسکے رفیقونکو بے نوازش کیے اور مین آپ سمرقند کو روانہ ہوا رستہ مین
ہر ایک شہر اور قصبہ کے داروغہ اور حاکم استقبال کر کے پیشکش دیتے تہے یہان
تک کہ مین خراسان مین آیا امیر افیوغا حاکم ہرات نے استقبال کیا اور
پیشکش نذر کر کے مبارکباد فتوحات کیے دی اور نثار کیا اور جب مینے کہ
دشت قبچاق سے لشکر مین اپنے ممالک مین آیا تو ہر شہر اور موضع مین وہان
کے ساکنین اور رعایا سے داروغون اور متصدیون کا حال دریافت کرتا
تہا جس حاکم نے رعایا پر ستم کیا تہا اوسکو اوسکے حال کے موافق سزا دیتا
تہا کسیکو قتل کسیکو شلاق کسیکو قید کسیکو موقوف کیا اب مین نے دریائے
اموریہ کو کشتے سے عبور کر کے امیر الہداد کو خراسان پر تعین کیا تاکہ جاکر
رعایا کا حال دریافت کر کے مظلوم کو ظالم سے بچا دیوے اور مین دریا
اتر کر صحرای خزار مین منزل کیے اور اپنے آنے کے خبر سمرقند کو بہیجدی وہان
تمام عورتین حرم کیے اور امیرزادہ شاہرخ استقبال کے لیے منزل خزار
مین آپہنچے اور مبارکباد فتح کیے دیئے اور ہزار گہوڑے سے راہ ہزار اور
ہزار اونٹ نذر گذرانے پہر خزار سے کوچ کر کے خطہ کش مین آکر اپنے بنائے
ہوئے عمارات مین مقام کیا اور اسہیدم واسطے فاتحہ شیخ شمس الدین

پیر محمد عمر شیخ کو حضور مین بلایا اور سپاہ کو رخصت گھر جانیکی دی اور جمعہ کا دن
پیچھے پہر کے دن گیارہوین شوال سنہ ۷۹۸ سات سو اٹھانوین ہجری مین سمرقند کو چلا اور
اثناء راہ مین ایک سبزہ زار مین مقام کیا اور اسدن یہہ فرمان لکھا کہ امیر جہانشاہ
قلعہ الجق کے محاصرہ پر سلطان سنجر پسر امیر حاجی سیف الدین کو مع لشکر امیرزادہ
میرانشاہ کے چھوڑ کر آپ امیرزادہ محمد سلطان کے لشکر مین جو ملک فارس اور
ہرمز پر تعین ہوا ہے جا وے اسی منزل مین یہہ سنا کہ اس نواح مین ہر قسم کا شکار
موجود ہے مین نے فوراً حکم دیا کہ امرا اور لشکر اپنا اپنا شکار سے جانور روکے گھیر لین
جب حلقہ تنگ کیا تو مین بھی شکارگاہ مین گیا اور کئی قسم کے ہرن اور گورخر
وغیرہ شکار کئے اور عمائم کو اجازت شکار کی دی یہہ بارگاہ کو چلا آیا
اور عبد الملک قراخان سلطانیہ مین آکر ہمراہ امیرزادہ رستم کی ملازمت
کو آیا

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا
ماوراءالنہر اور توران کیطرف

اب کہ مراد دل عنایت الہی سے بجمیع الوجوہ جمیع ہوا لشکر کو رخصت کیا کہ اپنے
اپنے گھر جا کر چین کرین اور سامان اسباب بعضے امرا کے سپرد کیا کہ آہستہ
آہستہ لے آنا اور مین آپ ماوراءالنہر کو روانہ ہوا اور منزلے تیز منزلے کر کے
جب موضع دراہین مین آیا امیر رستم حسب الطلب اسمنزل مین حاضر ہوا اور
اوسیدن امیرزادہ محمد سلطان نیکے پاس جو فارس گیا تھا بھیج دیا
اور وہان سے جب مین بسطام مین آیا تو امیرزادہ ابابکر اور امیرزادہ
رستم پسر طلخی بوغا برلاس کا اور پیر علی سلدوز سے اور پسر حاجی محمود شاہ

۳ ۵ ۶ حسب الامر آگیا اور امیرزادہ پیر محمد عمر شیخ کے امراء کو طعنہ دیا کہ آگے چلنے
مین کیون قصور کیا اور کیلے مورچے اور امراء سے کچہہ آگے ترہائی ناگہان
دوپہر کے وقت کہ تمام سپاہ امیر سونجک کے غافل تہے پیادہ شہر کے اندر سے
امیر سونجک کے مورچال پر آپڑے کچہہ لوگ زخمی کئے اور اسباب کو آگ
دیکر جلا گئے امیر سونجک نے باغیونکا تعاقب شہر کے دروازہ تک کیا اسمین
اور امراء سونجک کو طعنہ دینے لگے فی الجملہ لشکر مین نفاق ہوگیا اسہی سبب محاصرہ
کو امتداد ہوا آخر قلعہ مین اذوقہ نبیلے لگے اور قحط ہوگیا فقیر غریبونکو میر
ابو سعید نے شہر سے باہر کر دیا اور شہر مین جہان غلہ پایا دشمن سے کچہہ
تو مالک کے پاس چہوڑا باقی آپ لیلیا اس ظلم سے تین مہینے بہر گئے آخر بہوک
کے مارے جنگ سے عاجز ہوگیا چنانچہ تیس ہزار آدمی اوسکے شامت سے
بہوکے مرگئے تہے بعضے خندق کے تلے سے بہاگ گئے اور شہر مسخر ہوگیا مین
چند لوگ محمد سلطان جلیے کے تعاقب کو بہیجے شہر کے قریب اوسکو پکڑ کر سر
کاٹ لائے اور اوسکے بعضے رفقاء کو بہی قتل کرکے جلا دیا تاکہ اور مفسدونکو
عبرت ہووے اور حسب الامر کسی سپاہی نے اہل شہر سے تعرض نکیا اور امراء
نے دروازہ پر کہڑے ہوکر کسیکو شہر مین نہ گہسنے دیا اور تلوکر قوچین داروغہ
یزد نے شہر مین جاکر شہر والونکے تسلیے کے امیرزادونکے عرائض سے یہہ
حال دریافت کرکے مین نے یہہ فرمان لکہا کہ اہل شہر سے مزاحم نہونا اور
اوسکے آبادی مین سعے کرنا کہ بغاوت کے دنونمین شہر ویران ہوگیا تہا
اور امراء کو بعد جمعیت خاطر کے بلالیا اور امیرزادہ پیر محمد جہانگیر کو
خراسان کے رستہ سے قندز اور بقلان کے طرف بہیجدیا اور امیرزادہ

پیر محمد شیخ کو حضور مین لایا اور سپاہ کو رخصت گہر جانے کیلئے دی اور مین بلدان
بیہ ہیر کے دن گیارہوین شوال سنہ ۷۹۸ سات سو اٹھانوین ہجری مین سمرقند کو چلا اور
اثناء راہ مین ایک سبزہ زار مین مقام کیا اور سعد لن یہہ فرمان لکہا کہ امیر جہانشاہ
قلعہ الحق کے محاصرہ پر سلطان سنجر پسر امیر حاجی سیف الدین کو مع لشکر امیرزادہ
میرانشاہ کے چہوڑ کر آپ امیرزادہ محمد سلطان کے لشکر مین جو ملک فارس اور
ہرمز پر تعین ہوا ہے جاویے اسہی منزل مین یہہ سنا کہ اس نواح مین ہر قسم کا شکار
موجود ہے مین نے فورا حکم دیا کہ امراے لشکر اکٹہا کر شکار سے جانوروں کو گہیر لین
جب حلقہ تنگ کیا تو مین بہی شکارگاہ مین گیا اور کئی قسم کے ہرن اور گورخر
وغیرہ شکار کیئے اور عوام کو اجازت شکار کے دی پہر بارگاہ کو چلا آیا
اور عبد الملک قراخان سلطانیہ مین آکر ہمراہ امیرزادہ رستم کی ملازمت
کو آیا

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا
ماوراء النہر اور توران کیطرف

اب کہ میرا دل عنایت الہی سے بجمیع الوجوہ جمع ہوا لشکر کو رخصت کیا کہ
اپنے گہر جاکر چین کرین اور سامان اسباب بعضے امرا کے سپرد کیا کہ آہستہ
آہستہ لے آنا اور مین آپ ماوراء النہر کو روانہ ہوا اور منزلین تیز طے کر کے
جب موضع درا مین مین آیا امیر رستم حسب الطلب اسمنزل مین حاضر ہوا اور
اسیے دن امیرزادہ محمد سلطان کے پاس جو فارس گیا تہا بہیجدیا
اور وہان سے جب مین بسطام مین آیا تو امیرزادہ ابابکر اور امیرزادہ
رستم پسر طغے بوغا برلاس کا اور پیر علی پسر سے اور پسر حاجی محمود شاہ

۳۶۵ حسب الامر آگیا اور امیرزادہ پیر محمد عمر شیخ کے امرا کو طعنہ دیا کہ آگے چلے
مین نے کیون قصور کیا اور کسیلئے مورچے اور امرا سے کچھ آگے بڑہا تہی ناگہان
دوپہر کے وقت کہ تمام سپاہ امیر سونجک کے غافل تہے پیادہ شہر کے اندر سے
امیر سونجک کے مورچال پر آپڑے کچھہ لوگ زخمی ہوئے اور اسباب کو آگ
دیکر چلے گئے امیر سونجک نے باغیونکا تعاقب شہر کے دروازہ تک کیا اسمین
اور امراء سونجک کو طعنہ دینے لگے فی الحال لشکر مین نفاق ہوگیا اسہی سبب محاصرہ
کو امتداد ہوا آخر قلعہ مین اذوقہ نے کمی کی اور قحط ہوگیا نقد غیر سونکو سیر
ابو سعید نے شہر سے باہر کر دیا اور شہر مین جہان غلہ پایا دشمن سے کچھہ
تو مالک کے پاس چہوڑا باقی آپ لیلیا اس ظلم سے تین مہینے بہر گئے آخر بہوک
کے مارے جنگ سے عاجز ہوگیا چنانچہ تیس ہزار آدمے اوسکے شامت سے
بہوکے مرگئے تہے بعضے خندق کے تلے سے بہاگ گئے اور شہر مسخر ہوگیا مین نے
چند لوگ محمد سلطان جلیے کے تعاقب کو بہیجے شہر کے قریب اوسکو پکڑکر سر
کاٹ لائے اور اوسکے بعضے رفقاء کو بہی قتل کرکے جلا دیا تاکہ اور مفسدونکو
عبرت ہووے اور حسب الامر کسی سپاہی نے اہل شہر سے تعرض نکیا اور امراء
نے دروازہ پر کہڑے ہو کر کسیکو شہر مین نہ گہسنے دیا اور تلوکر قوچین داروغہ
یزد نے شہر مین جاکر شہر والونکے تسلے کے امیرزادونکے عرائض سے یہہ
حال دریافت کرکے مین نے یہہ فرمان لکہا کہ اہل شہر سے مزاحم نہونا اور
اوسکے اباد کرنے مین سعے کرنا کہ بغاوت کے دنونمین شہر ویران ہوگیا تہا
اور امرا کو بعد جمعیت خاطر کے بلالیا اور امیرزادہ پیر محمد جہانگیر کو ملک
خراسان کے رستہ سے قندز اور بقلان کے طرف بہیجدیا اور امیرزادہ

تیمور جیسے

لرستان کو سفیدون سے صاف کر کے اور کنارہ دریا سے شوشتر کے
کو جانا اور شہر کو تسخیر کر کے چلے ۷۹۰ اور حضرت نے ہمدان میں اقامت کی اور
ماہ رمضان آگیا تہا اوسمین فرایض اور سنن ادا کیے اور صدقہ الفطر
اور دوگانہ عید سے فارغ ہو کر خیرات تقسیم کی اور جشن عید کا کر کے امرا کو
خلعت دیا اور اسی مجلس مین امیرزادہ محمد سلطان بہادر کو معہ لشکر گران
فارس اور شیراز پر تعین کیا تا کہ اس ممالک کا انتظام کرے دریای شوشتر
اور ہرمز تک خوب ضبط اور اس نواحی کے قلعہ مسخر کرے اور امیر حاجی
سیف الدین اور امیر جلال پسر امیر حمید اور امیر شاہ ملک اور امرا ترغوشاہ
وغیرہ امرا تومانات اور ہزارجات اور صدجات کو امیرزادہ محمد جہانگیر
سلطان کے ساتہ کر دیا

ذکر تسخیر شہر یزد کا

اوسی وقت عرایض امیرزادہ پیر محمد جہانگیر اور امیرزادہ عمر شیخ
کے جو قلعہ یزد کا محاصرہ کر رہے تہے متضمن فتح یزد کے آئے اونکو پڑہا تو
یہ لکہا تہا جب ہم نزدیک یزد کے پہنچے آئے امیر ابو سعید نے پہلے ہی رات
پانسو سوار دن سے امیرزادہ پیر محمد اور عمر شیخ کے لشکر پر شبخون مارا
لیکن اہل لشکر ہوشیار رہتے تہے تیر مار کر سب کو شہر یزد مین گہسا دیا اور حاجی
ابدار غنیم کا سردار تو زخمی ہوا اور بہت مارے گئے چونکہ امیر ابو سعید نے
اسباب قلعہ داری کا خوب تیار کیا تہا باوجود محاصرہ کرنے اور منجنیق
وغیرہ برپا کرنیکے باغی ہر روز شہر سے باہر جنگ کر کے ہزیمت کہا کر شہر مین
چلے جاتی تہی اور محاصرہ کو عرصہ دراز ہو گیا اس عرصہ مین امیر مونچک بہادر

میں حاضر ہوئے اور میں اردبیل سے شکار کھیلتا ہوا سلطانیہ میں آیا سلطان عیسے حاکم ماردین کا جو سلطانیہ میں زنجیر بند تہا اب میرے دلمیں یہہ آیا کہ اب اسکو قید میں تین برس ہوگئے ہیں اپنے خلاصے اور حیات سے ہاتہہ دہوچکا ہے اگر میں اسکو اب جان بخشے کرکے پہر حکومت ماردین کے عنایت کرون تو یقین ہے کہ بلحاظ اس عنایت کے زندگی بہر مطیع رہیگا اور اگر پہر یہہ ارادہ باطل دلمین لایا تو میرا حق نعمت اسکو گرفتار کریگا میں نے فوراً امیر سلطان عیسے کو بلایا جب وہ آیا تو اوسکو یہہ خوف ہوا کہ اوسکے حق میں میں کیا حکم کرونگا میں زنجیر اوسکے پانوسین سے نکلوائیے اور خلعت خاص عنایت کیا اور شفقت سے یہہ کہا کہ حکومت ماردین کے بدستور سابق میں نے تجکو عنایت کی بشرطیکہ تو وسوسہ باطل میں مجکو نہو جا دے اوسنے بعد دعا اور ثنا کی کہا کہ میں زندگی بہر اس درگاہ کا غلام رہونگا اور کبھی خلاف امر کے عمل نکرونگا میں نے سند حکومت ماردین کی لکہہ دیے اور شمشیر اور خنجر مرصع دیکر ماردین کو روانہ کیا اور اسیے مجلس میں امیرزادہ سلطان حسین کو واسطے رفع فساد بہلول کے نہاوند کو روانہ کیا اور امیر خداداد حسینی وغیرہ امراؤ کو امیرزادہ کے ساتہہ کردیا تا کہ جلد جاکر نہاوند کا محاصرہ کرین اور میں سلطانیہ سے ہمدان میں آیا اسعرصہ میں عرضی سلطان حسین کے متضمن فتح نہاوند کے آئیے کہ ہم نے آکر محاصرہ کیا اور بعد جنگ عظیم کے قلعہ مسخر ہوا اور باغی تمام مقتول ہوئیے بعد ملاحظہ اس عرضے کے میں نے سلطان حسین وغیرہ امرا کو آفرین لکہی اور یہہ حکم دیا کہ نہاوند میں داروغہ تعین کرکے معہ لشکر نشتر کو جاکر لرستان کے مفسدونکو مستاصل کردیں

تیمور سے

سفر کو مدت دراز ہو گئے تو سلطان محمد کے دماغ میں خلل پیدا ہوا یعنی خراسانیوں ا
کو جو لشکر میں آل مظفر کے تھے اور اوباشوں کو اپنے ساتھ متفق کر کے بغاوت اختیار
کی اور جو لوگ تیمور کیطرف سے یزد میں تھے سب کو پکڑ کر قتل کیا اور انکا اسباب
یزد کو مخطا مارا اور بہت روپیہ دو سال کا محصول جو یزد میں خزانچی کے پاس
تھا اور اثاثہ بہت سا کہ اہل حرم تیمور کے شاہزادیاں لے گئے تھے سب پر تصرف کیا زر تو اوباشوں
کو تقسیم اور پارچہ کا لباس بنا کر انکو پہنایا اور جلد تر بہت مفسد اور لچے اسکے
پاس جمع ہو گئے میں نے یہہ خبر سنتے ہی امیرزادہ پیر محمد پسر امیرزادہ عمر شیخ مرزا
کو جو شیراز میں تھا حکم لکھا کہ فارس کا لشکر لیکر یزد سے فتنہ دفع کرے وہ
حسب الامر یزد کو روانہ ہوا اور امیرزادہ پیر محمد پسر امیرزادہ عمر شیخ کو جو
بیمار تھے ساتھ ہمراہ تیمور خواجہ پسر اقبوغا وغیرہ امرا کے یزد کو روانہ کیا
تاکہ جا کر محمد سلطان کو سزا دیوے اور امیرزادہ پیر محمد حسب الحکم امیرزادہ کے
لشکر میں جا ملا امیرزادہ نے یہہ سنا کہ یزد کے نواح میں گھاس نہیں ہے گھوڑوں
کو گھاس میسر نہیں ہوگا حسب الامر لشکر سے اپنے گھوڑے صحراے اصفہان کے
کے علف زار میں چھوڑ کر پیادہ یزد کو گئے اور شہر کا محاصرہ کر لیا امیرزادہ
پیر محمد ہر روز صبح سے شام تک قتال کرتا تھا اسی وقت یہہ خبر آئی کہ امیر
مرید کو جسکو میں نے حکومت نہاوند کی دیے تھے اوسکے ایک نوکر بہلول
نام نے مفسدوں کو پنا دیکر قتل کیا اور نہاوند پر تصرف کر لیا اور سپاہ
قلعہ داری کا تیار کیا ہے جب میں منزل آق نام سے حوالے اردبیل میں آیا
اسی منزل میں امیر شیخ نور الدین کو واسطے تحصیل ممالک فارس کے شیراز
کو روانہ کیا اور امیرزادہ محمد جہانگیر بہادر کو یہہ لکھا کہ شیراز میں

۸۰۷ھ پر قائم ہوئے تو جیسی کہ سابق مین حکومت تختگاہ آذربایجان وغیرہ ممالک کے دربند باکو سے سرحد بغداد تک اور ہمدان سے مملکت روم تک واسطے امیرزادہ میرانشاہ کے مقرر کی تہے اب امیرزادہ میران شاہ کو باب مملکت داری مین نصایح سے ہوشیار کرکے دوبارہ وہ مملکت اوسکو عنایت کی اور تسخیر قلعہ الجق کے جو پہلے دفعہ بسبب بعضے موانع کے موقوف رہے تہے اب حکم دیا کہ پہلے قلعہ الجق کا مسخر کرو اور امیرزادہ میرانشاہ کو کلاہ کمر زر شمشیر ترکش مرصع جامہ زردوزی سے خاص اپنا دیکر اور تشنہ سے لگاکر رخصت کیا اور امیرزادہ رستم اور امیر جہانشاہ کو معہ لشکر اوسکے اور امیرزادہ رستم معہ لشکر قلعہ الجق کے محاصرہ مین مشغول ہوا اور اہل عیال امیرزادہ میران شاہ کے لشکر کا خراسان سے آیا اور حدود قراباغ اور نخجوان کو سرحد اونیک تک اور اسطرف شوق بلاق دور گزین اور ہمدان کو گہیر کر مکان بنایے

ذکر فتح سرخان کی خبر آنیکا

اوسوقت عرضے شاہ شاہان سیستانی کے جسنے فارس مین قلعہ سرخان کا محاصرہ کر رکہا تہا آئیے کہ امیر کے اقبال سے قلعہ سرخان کا بعد محاصرہ تین برس کے مفتوح ہوا اور اوسی وقت مین نے خبر فتنہ انگیزی سلطان محمد پسر ابو سعید طبسی کے جسنے یزد مین فساد کیا تہا سنے یہہ حقیقت یون تہی کہ مین نے دار وغگی یزد کے تلوک قوچین کو دیے تہے اور تلوک قوچین ولایت یزد سلطان محمد طبسی کو جو اوسکا معتمد تہا سپرد کرکے آپ اُس یورش مین اول ہی اب تک ہمارے ساتہہ تہا جب اُس

بتیمور سے

ب مین آگے بڑھا تو اہل قبایع نے آکر ملازمت اختیار کیے اور امن مانگا ٥٦٩
ن نے اونکو امن دیا اور نوازش کیے اور وہان سے بنا فیت تمام دربند کو
ن آیا اور قلعہ دربند کو دیکھا تو بعضے جگہ سے دیوار پرانے سست ہو گئے تھے یہہ
حکم دیا کہ اس قلعہ کو پہہ تعمیر کر کے مستحکم کرو جب مین دربند سے آگے بڑھا تو قاصد
ممالک محروسہ کو اسلیے مژدہ رسانی کے روانہ کیے اور بشارت سرحد
داخل ہونے کے ممالک محروسہ مین حکام اور داروغہ اور سب کو توالون کو سنات
تمام ملازم اس خبر سے خوش ہوئے اور جشن مرتب کیا شیخ ابراہیم والے شروانات
اور سماجہ تاج اس یورش مین ہمارے ساتھہ تھا کئے دن پہلے رخصت ہوکر
شروانات مین چلا آتا تھا جب مین شروانات مین آیا تو شیخ ابراہیم نے سامان
کر کے پیشکش اور تحفے نذر کیے پھر مین شروانات سے شکار کھیلتا ہوا
آیا یہان پہہ شیخ ابراہیم نے بزم مرتب کیے اور پیشکش دیا وہان سے مقام
اور مین شیخ ابراہیم کو بلحاظ اخلاصمندی کے کمر زر اور شمشیر اور خنجر مرصع اور
خلعت خاص اور گھوڑا الوتحاقی عنایت کیا اور مملکت شروانات کے
بدستور سابق اوسکو دیکر سند لکھہ دیے اور یہہ حکم دیا کہ شروان اور
دربند کے سرحد سے جو رستہ باغچے کے ذیرآمد اور برآمد کا ہے چوکس اور
ہمارے عنایت یاد رکھہ کر ہمیشہ واقعات اسطرف کے لکھتے رہنا پھر اوسکو
شروانات کو رخصت کیا اور مین نے موضع آق نام مین آکر ڈیرہ کیا اور

مجلس آراستہ کیے

مجلس منزل آق نام کی

مین نے امرا کو بلایا جب وہ سب اپنے اپنے مرتبے
لی ترتیب مجلس کے

۵۶۸ رجب مین مین نے نور اترکس کے تسخیر کا عزم کیا وہان جاتے ہی بہادرون کو دلاور
دیے تہوڑی حرکت مین قلعہ مسخر اور اسباب غارت کیا اور وہان کے لوگ
جان بچاکر پہار کے غارون مین گہس گئی مین بہی یہہ خبر سنکر اونکے استیصال کے
درپے ہوا بہادرون نے وہان جاکر سب کو قتل اور دستگیر کیا اور بعضی کفار
کمر کوہ مین سوراخون کے اندر جا چہپے اونکو بہادرون نے اس تدبیر سے کہ
پہاڑ پر جاکر زنبیل جہنکا مین بیٹھی اور رسون مین جپت کرکے نیچے کے طرف لٹکایا
جب زنبیل مقابل سوراخ کے آئے پہر تیر یا تلوار سے اون کفار کو سوراخ کی
اندر قتل کیا پہر جو کچہہ پہاڑ مین تہا مال اسباب گلہ رمہ غنیمت بردہ لیکر رجعت
کے پہر دبانسی قلعہ سیکا اور قلعہ بالوا اور قلعہ درکلو پر کہ اوس کوہستان مین
واقع ہین اور اہل قلعہ اطاعت نہین کرتے تہے لورشن کے اون قلعون کو
بہی تائید الہی سے مسخر کیا بہت کفار قتل ہوئے اور قلعے گراکر ویران کرد
اور غنیمت بیشمار ہاتہہ لگے پہر وہانسے لشکرگاہ مین مراجعت کے تسخیر ولایت
اور اون قلعون کے سے جو البرز کوہ کی نشیب مین تہی فارغ ہوکر اور اوس
سرزمین کو مفسدون سی پاک کرکے درسند کیطرف خوش ہوتا ہوا متوجہ ہوا
اور تمام لشکر بہت خوش غنیمت سے مالدار اور ہر یک کے چار چار پانچ
پانچ ماہ روے لونڈیان پہلون مین ساتہہ لئے ہوئے عیش کرتے جاتی تہی
جب مین اوس ولایت کے پاس آیا تو سب لوگ استقبال کو آئے اور
پیشکش اور زرہ اور جوشن واسطے نذر کے لائی مین نے سب کو خوشدل
کرکے رخصت کیا

قلعہ درسند جاکوکی تعمیر کا

تیمور [illegible]

کر گیا تھا [illegible] لشکر کے پیچھا [illegible] ہو گئی تھی اور [illegible]
[illegible] فوج کو [illegible] چھوڑ کر [illegible] تیمور [illegible] سے [illegible] گیا [illegible]
کو مطیع کیا اور اپنے پاس [illegible] ہوا اور [illegible] بنا کر [illegible]
لوگ قتل ہوئے [illegible] اور [illegible] کا سر [illegible] کے خوف سے [illegible] کر [illegible]
[illegible] تیمور نے قتل کیا اور [illegible] کا سر [illegible]
[illegible] سب [illegible] ہوئے اور [illegible] نے اپنے [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا [illegible] اسکو [illegible] میں [illegible]
معاف کر دیا اور خلعت دیکر رخصت کیا کہ اپنے [illegible] کے [illegible]
کرو کہ جو شخص اطاعت کریگا وہ عنایات پاویگا [illegible] معزز ہوگا اور جو
[illegible] لشکر کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] نتیجہ برعکس ہوگا [illegible] کو رخصت
کرکے امرا نے [illegible] کو [illegible] فتح کر لیا اور تمام گرفتار [illegible] اصل کیا [illegible]
سب غارت اور [illegible] کیا اور [illegible] کر دئے [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے [illegible] پیشکش لیکر ملازمت کو آئے اور [illegible]
[illegible] جرم [illegible] کے معاف کیا اور وصیت کی کہ آئندہ کو [illegible]
اطاعت اور [illegible] دین سے الگ ہونا اور دستور کے موافق [illegible]
دریغ نکرنا انہوں نے قبول کیا [illegible] سب کو شمشیر اور [illegible]
زر دوزی سے دیگر [illegible] ملک کے بدستور قدیم اونکو دیکر رخصت کیا
اس وقت [illegible] معروض ہوا کہ [illegible] نام ایک قلعہ ہے اسمیں [illegible]

۷۶۶ ڈیرہ کو چلا آیا اور سرما اور برف کے شدت سے گھوڑے اور اونٹ بہت تلف ہوگئے اور آذوقہ کوتاہے کرگیا چنانچہ ایکمن چنا ستر دینار کیلئے کوا اور ایک گاو سو دینار اور ایک بکرے دو سو پچاس دینار کیلئے لوگونکے ہاتہہ نہین آتے تہے۔ اب مین نے ڈیرہ مین آکر تمام غنیمت گلۂ رمہ نقد اور جنس امرا اور لشکر کو تقسیم کردے تمام لشکر قحط کے تنگے سے بچگیا اور جو پیادہ ہوگئے تہے اونکو گہوڑے دئیے جب جاڑے نکلے اور بہار آئیے اور رخاطر تمام ممالک دشت قبچاق کے تسخیر سے جمع ہوئے اور تمام شہر اور قصبہ اور گانوادس ممالک کے اوز کلک اور ماجر اور روس اور چرکس اور باشقرا اور مکس اور زاق اور قوباق اور آلان اور قلعے اور مواضع البرز کوہ کے اور سرا اور حاجے ترخان اور الوس دست راست اور دست چپ جوجی کے مع لواحق مسخر ہوکر تاراج ہوئے اور خاطر دشت قبچاق اور ممالک شمال سے بالکلیہ جمع ہوئے۔ مین نے بطرف دربند اور آذربایجان کے بخوشی وخورمی عزم کیا اور دریائے ترک کو برف پر اترکر موضع ترقے مین لشکرگاہ کیا

ذکر قلعہ اشکوجہ کی تسخیر کا

وہان یہہ سنا کہ اس حوالے مین قلعہ اشکوچہ ہے اور وہان کے باشندے دین سے بیگانہ ہین مین نے بہ نیت جہاد کے اشکوچہ کا جاکر محاصرہ کیا اور افواج کو وہانکے تاخت کے لئے روانہ کیے اسعرصہ مین ایک قراول نے آکر عرض کیا کہ شوقل حاکم قوموق کا باوجودیکہ کفار اشکوجہ سے ہمیشہ واسطے غیرت اسلام کے لڑتا رہا ہے اب تین ہزار سوار لیکر اونکے حمایت کو آتا ہے مین فوراً آیا نوسوار جرار ہمراہ لیکر اون تین ہزار سوار پر ترکتازی

توزک

۷۶۴ کی کہ سال ستائیسوان جلوسیے اور سال باسٹھوان محکو شروع ہوا تہا اسی سرزمین مین ٹہرائے اوسوقت سرداراں والوسات ولایت مغول و رقابشے کو موقع کے مطیع ہوکر پیشکش لائیے اور خان مال ناموس سی ماموں ہوکر عنایت شاہی نسے سربلند ہوئیے

ذکر جزایر یالیق جتان کی تسخیر کا

اوسوقت یہہ سنا کہ اہل یالیق جتان کے جو شکار ماہے تیسے اوقات گذاری کرتے ہین اور جزیروں مین متوطن ہین جونکہ اونکے گرداگرد پانی ہیے اوسی کو بچائے قلعہ کے جانکر اطاعت نہین کرتے ہین مین نیے فوراً فوج اونکے جزایر بواسطے تسخیر کی تعین کے امرا ر قشونات جلد جا پہنچے اور بسبب شدت سرما کے اونکے گرد کا پانی یخ بستہ تہا امرا نیے اوسپر کو جاکر اون بدکرداروں کو ہلاک کیا اور کچھہ زخمی اور اسیر ہوئیے تمام جزایر کو مسخر کر کے غنیمت بیشمار لائیے اسوقت مین عرضے عمر بہادر و سرتاپان بہادر کے جسکو مین نی واسطے حکومت شہرادر ولایت حاجی ترخان کے بہیجا تہا آئیے کہ محمد سردار حاجی ترخان تبدیل اوضاع کرکے اطاعت قرار واقعے نہین کرتا یہہ عرضے سنتے ہیے فوراً مین نیے عزم تسخیر حاجی ترخان اور اوسکے سرائے کا جو پایہ سلاطین دشت کا تہا کیا

ذکر شہر اور ولایت حاجی ترخان اور سرائی پای تخت خواقین دشت قبچاق کی تسخیر کا

مین نیے توزک تسخیر شہرا ور ولایت حاجی ترخان کا اسطور کیا کہ امرا و

دیئے تیرون سے لیکر میرے ہمراہ ہوئیے پہر مین پہاڑ سے اوپر چڑہا اور قلعہ اور
مکان استوار کفار کے مسخر کیئے بہت کافر جہنم واصل ہوئیے اور ہاتہ زندہ اسیر
ہوئیے ان کفار کو مین نے پہاڑ سے نیچے گرا دیا اور غنیمت بہت ہاتہ آئیے اس
کوہستان مین اکثر جگہ رستہ ایسا تہا کہ اترتے وقت پانو قایم نہین ہوتا تہا لاچار
کودنا چاہیئے مین سب جگہ کود کود پڑا اور چونکہ میرے نیت جہاد کے تہے اسلئی
مین نے اتنے محنت اوٹہائے تہی اس کوہستان مین اسیطور سے کئی دن تک قلعہ مسخر
اور کفار کو اسیر مال کو غارت کیا اور تمام بتخانہ اور کلیسا ویران کر دئی اور
بت توڑ ڈالے اور آتشکدہ اوس اطراف کے پہونک کر خاک مین ملا دئی پہر
یہان سے کفار کو مستاصل کر کے بطرف کوہ اوس کے عزم کیا اور افواج
وہان سے تر کتار کیلئی تعین کیے اور وہان سے غنیمت بیشمار حاصل کر کے
بیسکنت کیطرف روانہ ہوا وہانکے سردار میرے آنی کی خبر سنکر مطیع ہوئے
اور تحفے اور پیشکش لیکر استقبال کو آئیے مین نے اون لوگون کو نوازش
بادشاہانہ سے سربلند کیا اور یہہ حکم دیا کہ کوئیے سپاہی کسی وجہ سی مزاحم ملکات
بیسکنت کا نہووے اور وہ مملکت اونکے جاگیر کر دیے پہر مین وہان سے ولایت
جور تور قزاق کو متوجہ ہوا اور اوس کوہستان پر فوج روانہ کر کے تمام
تاراج کر دیا اور اوس جماعت دشمن دین کو جہنم واصل کر کے غنیمت بیشمار لیکر
مراجعت کیے تمام اہل جور تور قزاق کے برباد ہوگئے اور شہد بہت وہان سے
لشکر کے ہاتہ آیا تمام خاص و عام اس غنیمت سے شیرین کام ہوئیے وہان سے کوچ
کر کے حوالے بوغار قم مین آیا اسلئے کہ موسم سرما آگئی تہی وہ اسیلئے اقامت
کیلئے وہ سرزمین پسند آئیے اقامت اس زمستان ۷۹۸ سات سو اٹہانوین ہجری

۵۶۲ سپاہ نے بیشمار غنیمت اور بردہ حاصل کیے اور اونکے گہر پہونک کر چلے آئی بعد
اس فتح کے ایک سپاہی نے یہہ کہا کہ دشمن کے تین فوج قلعہ سے بہاگ کر پہاڑ کی
چوٹی پر کہڑے ہین مین نصرت اونکے طرف متوجہ ہوا اور سپاہ کو اون پر روانہ
کیا خوب جنگ ہوئے آخر دشمن مغلوب ہوئے مراسو مرا زندہ اسیر ہو کر حضور
مین آئے مین نے اون کفار کو آگ مین جلا کر جہنم واصل کیا اسوقت مین عرضے
امیرزادہ میرانشاہ کے کہ طرف دست راست کے تہا آئے کہ اترکو قلعہ سے بہاگ
کر البرز کوہ مین چلا آیا تہا مین اوسکا تعاقب کر کے موضع ایاسہ مین لایا ہون
مین یہہ عرضے سنتے ہی سوار ہو کر تنگ گہاٹیان اور بلند ٹیلے طے کر کے ایاسہ مین
پہنچا اس عرصہ مین سپاہ نے اترکو کو گرفتار کر لائے مین نے اترکو کو مضبوط زنجرون
مین قید کرایا اور وہان سے غنیمت بردہ اور گلہ رمہ لیکر اپنے بارگاہ مین
داخل ہوا اور پاس طاق مین چند روز مقام کر کے لشکر اور گہوڑون کو آسودہ
کیا اس مقام مین محمد اغلان نے ملازمت کر کے دولتخواہی اختیار کے اور
اور ملازمون مین داخل ہوا مین نے بہی اوسکے تسلے کے

ذکر ولایت ستمیم کی تسخیر کا

اسوقت محمد اغلان نے یہہ عرض کیا کہ ولایت ستمیم یہان سے بہت نزدیک
ہے اور اہل اوس ولایت کے اسلام سے بیگانہ اور مسلمانون کو بہت
ستاتے ہین مین اوسے وقت غزا کے نیت سے تلوار لیکر محمد اغلان کو راہبر
بنا کر ولایت ستمیم مین پہنچا وہان کے کفار تمام بہاگ کر تنگ درون مین
گہس گئے پیادہ ہے اوس گہاٹیون مین دشوار سے گذر سکتا تہا جب مین
کوہستان مین بہ نیت غزا کے آکر پیادہ ہوا تو تمام امراء اور لشکر پیادہ

تیمور سے

سردار اہترکو ہے امیر بولاد کے قلعہ میں مستحکم ہوا ہی میں واسطے تسخیر قلعہ
بولاد اور استیصال الوس جوجی کے سوار ہوا اور اثناء راہ میں قریہ ...
میں ایک دن مقام کیا وہاں شہد بہت تہا تمام لشکر میں ایسا کوئی نہیں تہا کہ
جسنے شہد نہ لیا ہو وہاں بہی کوچ کرکے میں نے واسطے اطلاع دہی کے بولاد
کو نامہ لکہا کہ اہترکو ہمارے لشکر سے خوف کہا کر تمہارے یہاں آیا ہے اوسکو
حضور میں روانہ کرو اور اگر درنگ کرتے ہو تو میں نے ابہی دو لشکر آگے کر لا
کیا جو گذریگا تیرے شامت سے ہوویگا اوسنے نامہ اہترکو کے بہائی کی ہاتہ
جو ہمارا نوکر تہا امیر بولاد کے پاس روانہ کیا جب ہمارا فرمان پہنچا تو اوسنے
استحکام قلعہ اور انبوہ میں اور کثرت اسباب قلعہ داری پر مغرور ہو کر
جواب دیا کہ اپنے متوسل کو پناہ دیکر کیونکر گرفتار کر دیدوں جب تک جان بدن
میں ہے اہترکو کی حفاظت کرتا ہوں اور جنگ پر مستعد ہوں پہر اہترکو کے
بہائی کو یہہ جواب دیکر رخصت کیا یہہ جواب سنتی ہے مجکو غصہ آیا میں اوسی وقت
سوار ہوا اور امرا تومانات اور ہزارجات اور صدجات کو واسطے
کاٹنے بن کے جو بر سر راہ خارج رستہ کا تہا حکم دیا تین دن میں تمام رستہ
صاف کر دیا جب میں وہ بن طے کرکے مع افواج قلعہ پر جاکر قلعہ کو غور کیا تو
نہایت مستحکم تہا ایک تنگ درہ کے اندر وہ قلعہ تیار کیا تہا اور رستہ
درہ کا خوب مضبوط کرکے منتظر جنگ کے بیٹہے تہے میں نے بہی بہادرونکو
دلاور سے دیے سب پیادہ دستے تیروں کے لیکر قتال میں مصروف ہوے
دوسرے حملہ میں غنیم کو شکست دے اور اونکے پیچہے ہی قلعہ میں گہس کر
مفتوح کر لیا بہت لوگ قتل ہوئے اور اہترکو البرز کوہ میں گہس گیا اور

۵۴۰ کا تلاش کرو لیکن کہین رستہ نملا لاچار چلے آئیے اور حقیقت عرض کے کوئے اُتر
اوسکے تسخیر کے عقل مین نہین آتے تہے آخر مجکو یہہ سوجہے کہ درخت بلند بلند کٹوا کر
منگائیے اور بڑے بڑے زینہ بنوا کر کے زینہ آپسین باندہ دئیے جب ایسی
زینہ تیار ہوئیے تو مین نے سپاہ کو دلاوری دیے کہ زینہ پہاڑ پر لگا کر درجہ
اول پر گئے اور وہان تکئیے کہنچکر درجہ دوسرے پر لگا کر آگے چہڑئیے پہر اسہی
طرح تیسرے درجہ پر چہڑہ گئے جسپر وہ قلعہ تہا اور زینہ تیسرے درجہ پر چہوڑ
کر شمشیر برہنہ لیکر اوسپر چہڑگئے اور باقی اور سپاہ سے اور رستہ سہی پہاڑ
کے چوٹی پر جو قریب قلعہ کے تہے چہڑہ گئے موٹے رسّے اور ریشمی پتیان بہت
ساری سے ساتہہ لیگئے تہے اور رسّی کا ایک سرا درخت یا پتہر سے باندہ کر
دوسرے طرف جہوٹے مین مضبوط ہو کر نیچے اترنا شروع کیا اور قلعہ کے
دیوار پر سے اترگئی اہل قلعہ نے تیر اور پتہر مار کر مدافعت کے اگر ایک شہید
ہوتا تہا تو دوسرا اوسکے جگہ موجود تہا اور جنگ وجدل مین مشغول
ہوتا تہا یہان تک کہ نسیم فتح کے چلنے شروع ہوئیے اور یہہ دلیری دیکہہ کر اہل
قلعہ کا دل قابو مین نرہا صرف بیکار ہو گئے اور بہادر ہجوم کر کے قلعہ کے
اندر گہس گئے اور جبرًا قہرًا قلعہ تسخیر کر لیا کولا و طاوس سرداروں کو مع تمام
اہل قلعہ کے جہنم داخل کیا وہ سب قوم ارکون تہے بعد اسکے فتح کے جو خیال
مین بہی نہین تہی کفار سب قتل ہوئیے اور غنیمت بیشمار حاصل کر کے مرتبت
کے امراء نے مبارکباد فتح کے دے اور مین نے جشن مرتب کیا۔

ذکر قلعہ کولا دکی تسخیر کا

اس مجلس مین یہہ معروض ہوا کہ بعضے امراء کلان الوس جوجی کی جنکا

19 پہاڑ کے محکم کرکے اپنے پناہ بنالے تھے ہمارے سپاہ نے تمام مخالفون کے
قلعہ سے مفتوح کرلیا اور کفار کو جہنم واصل کیا اور اونکے عیال اطفال اسیر
کیئے اور غنیمت حاصل کیے اور قلعہ تمام ویران کردیئے اور پہاڑ کو سترکون سے
پاک کرکے اپنے لشکرگاہ کو مراجعت کیے امیر حاجی سیف الدین نے جو مکان
مین رہتا میرے آنے کے مجلس مرتب کیے سات دن تک وہان سرور و جشن کیا
اور لشکر کے خورد و بزرگ کو حصہ دیا

ذکر قلعہ طاوس وکولا کی تسخیر کا

جب وہان عیش و کامرانی مین کئی دن گذرے تو یہ سنا کہ کوہ البرز کے
چوٹی پر ایک قلعہ ہے نہایت استوار جو البرز کوہ کے کفار کی گریزگاہ تھی
اور مال اسباب اور خزانہ تمام کفار کوہستان کا اوس قلعہ مین ہے
حکام اس قلعہ کو طاوس وکولا کہتے ہین اور ہر ایک قسم کے لوگ اوسمین رہتے
ہین مین نے مجرد اوس قلعہ کے تسخیر کا عزم کیا رستہ نہایت تنگ تھا لیکن
مین نے بعد عزم کے بازگشت نکے بعد قطع بارہ راہ کے نیچے کوہ قلعہ کے آیا اور
قلعہ کو غور سے دیکھ کر آنے سے پشیمان ہوا کیونکہ وہ پہاڑ بہت بلند تھا اور
قلعہ اوسکے چوٹی پر مانند گھونسلہ جانور کے نظر آتا تھا اور اوس پہاڑ کے
تین درجے تھے پہلی والے جائے گرفت کے کوئی چیز نہین تھے اور پہاڑ بسبب
بلندی سے خوب نہین نظر آتا تھا اور اوس قلعہ پر تیر جو پہنچتا تو آدھے
رستہ سے نہین گیا کسیکے عقل مین تدبیر اوسکے تسخیر کے نہین آتی تھی اوسوقت
مین نے طائفہ تکریت کو جو کہ ہمارے ملازم اور گروہ روسے جیسا ہرا ہر آمیز تھے
تھے بلا کر اونکو امیدوار عنایت کا کرکے تعین کیا کہ جا کر رستہ درآمد اور برآمد

توزک

تقتمش خان سے جا ملونگا اور پہر بہت امیرون سے متفق ہوکر
لشکر
امیر کا مقابلہ کرکے امیر کے دولت مین خلل پیدا کرونگا مجکو یہہ سنکر غضب آیا
اور بے اختیار حکم اوسکے قتل کا دیا اوسکے دشمنون نے اس جگہ کو غنیمت
جانکر فرصت اوسکو قتل کیا جب میرا غصہ جاتا رہا تو مین نے اوسکو بلایا تاکہ
سبب امر تحقیق کرون تو اوسکو دشمن قتل کر چکے تہے مین اوسکے قتل سے نہایت نادم
ہوا کہ ناحق ایسا امیر مارا گیا اور اوسکے دشمنون سے تفریق کیے اور آیندہ کو
یہہ حکم دیا کہ آیندہ کو کسی امر سلطنت مین خصوصاً قتل اور قید کرنے مین جبتک
تین دفعہ حکم نہ دون تب تک تعمیل نہوا کرے تیسرے حکم کے بعد وہ کار کیا کرینگے
اور مجکو یہہ تجربہ ہوا کہ آیندہ کو کسیکے غماز سے کسیکے حق مین نہین سنا کرونگا
اور اگر سماعت کرون تو جب تک گواہ سے ثابت نہو حکم نہین دیا کرونگا

توزک البرز کی قلعون کی تسخیر کا

البرز مین جاکر واسطے استیصال اہل فورسے اور سیروسے اور سراقن کے جنگے
سردار کا نام اوس تہا متوجہ ہوا اس رستہ مین بہت جنگل تہے لشکری حسب الامر
جنگل کاٹ کر رستہ بنا لیتے تہے اور فوج معہ اسباب گذر جاتے تہے اوس
جنگل کو طے کرکے امیر حاجی سیف الدین کو واسطے محافظت اسباب کے
چہوڑا اور مین نے اوس ایل کو غارت کیا اور غنیمت بیشمار لیکر دامن
کوہ البرز مین چلا آیا وہان یہہ سنا کہ یہود نصاری اور بت پرستون
نے البرز کوہ کے اندر قلعے بنائے ہین اور اوس سرزمین کے مسلمانون
سے مزاحمت کرتے ہین تب مین نے بہ نیت جہاد اور غزا کی البرز کی تسخیر کا ارادہ
مشرکون سے عزیمت کی اور کوہ البرز پر آیا مخالفون نے تنگ گہاٹیان

گرا دیا اور وہان سے قوباق کیطرف کوچ کیا وہان جاکر کیا دیکھا کہ ویرانی
اور صحرا کا تمام جلا ہوا پڑا ہے مین نے پوچھا کہ یہہ کسنے جلایا ہے معروض ہوا کہ
یہہ کار چرکسون کا ہے مین نے چرکسون کے استیصال کا عزم کیا اور اسلئے
کہ سات دن تک گھاس نہیں ہاتھہ نہ آیا گھوڑے لشکر کے بہت تلف ہوگئے سرزمین
کیچڑ گار اور بہت پہاڑ سے دشوار سے مین طے کرکے قوباق مین جاکر علف زار
مین ڈیرا کیا اسکے مقام کرکے گھوڑون کو تازہ کیا امیرزادہ میرانشاہ اور
امیرزادہ محمد سلطان اور امیر جہانشاہ بہادر وغیرہ امرا کو معہ لشکر واسطے
ترکتاز کے چرکس کے روانہ کیا کہ جلد جاکر غارت کرو حسب الحکم تمام ولایت
کو تاراج کیا اور غنیمت بیشمار مال بردہ گلہ رمہ لیکر اور تمام دیار کی بتخانہ
ویران کرکے چلے آئے اور دو تصویر سونے چاندی کی بتونکے ہمراہ غنیمت
کے پیش نظر کیے اور جو بردہ اسیر کرکے لائے تھے سب کو مسلمان کیا تخمینا
دو ہزار چرکس نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا مین نے سجدہ شکر
کا کیا کہ میرے غرض لشکرکشی سے دشت قپچاق پر یہہ ہے کہ کئی ہزار
کافر مسلمان ہوجاوین یہہ ممالک روس اور چرکس کے تسخیر سے فارغ ہوکر
قوباق مین جشن بادشاہانہ مرتب کیا اثنا آتش اور طعام اور شربت
وغیرہ تیار کرایا کہ تمام خاص و عام کو حصہ ملا یہہ جشن سے فارغ ہوکر کوہ
البرز کیطرف عزیمت کیے اثناء راہ مین بعضے غمازون نے امیر عثمان پسر امیر
عباس کو طرح طرح سے متہم کیا ایک تہمت یہہ تھی کہ امیر عثمان نے تقتمش خان
کو یہہ لکھا تھا کہ مین امیر کے لشکر کو شکست دیتا ہون تم صف آرا ہوئے مین
قائم رہو دوسرے یہہ تھی کہ تعہد کیا تھا کہ جب البرز کوہ پر جاوین تو مین

۵۵۶ گہوڑیے اونٹ خچر واسطے بار سرداریے کے مرحمت کیئے اور معتبر آدمی ساتھ
کر کے بارق اغلان کے پاس بہیجدیا اور امیر جہانشاہ وغیرہ امرا توماتات
اور ہزارجات کو معہ لشکر امیرزادہ میرانشاہ کو سردار بنا کر الوس کی دست
راست کیطرف دوبارہ تعین کیا اونہوںنے جہٹ پٹ جا کر بیک خواجہ وغیرہ
امرا الوسات کو قتل کیا بہت بردہ اسیر اور مال گلہ رمہ بیشمار حاصل کیا
اور امیرزادہ میرانشاہ نے اثناء راہ مین الوس اروس جوق کو بہی
تاراج کر کے غنیمت بیشمار پیدا کیے پہر معہ لشکر روانہ ہوا اور مینںنے دریای
تن سیے روس کے مشہور شہر مسکو کہ کی طرف چلا اور وہان جا کر افواج
قاہرہ کو اطراف جوانب پر تعین کیا امرا نے بیرون شہر کو تاراج کر کے
غنیمت بقیاس حاصل کیے اور امیرزادہ محمد سلطان نے ایل والوس کو رتو
اور ہرلا اور ہرکون اور کلچے کے سپاہی جو میرے خوف کے مارے صحرا مین
سرگردان پہرتے تہے اتفاقاً دوچار ہو کر سب کو تاراج کر کے مال اسباب
بیشمار زر نقد اور جنس تازی گہوڑیے اونٹ خچر گلہ رمہ عورتین لڑکے
بچے ماہ پیکر حاصل کیئے اور سب کو مسلمان کیا پہر مین ملک مسکو کہ کی انتظام سے
فارغ ہو کر بطرف مال جکین کے عزم کیا اور حوالے قلعہ ارق مین ڈیرا
ہوا اسمنزل مین امیرزادہ میرانشاہ معہ لشکر دریاے تن کی کنارہ کنارہ
اوس سرزمین کو صاف کر کے آملا اور اہل قلعہ ازبسکہ نافرمان تہے
اوسکا مین نے محاصرہ کر کے ایک ہی حملہ مین مسخر کرلیا اور یہہ سنا کہ اس
قلعہ مین کچہہ مسلمان ہین اور کچہہ بدین مسلمانونکو بے تعرض حال خلاص کیا اور
بدینون کو قتل کر کے اونکے زن و بچہ اسیر اور مال تاراج کر کے قلعہ

پیشمور سے

پریشان کرون تاکہ دشمن بالکل برباد ہوجاوے وہان سے بطرف دست
الوس جوجی کے کوچ کرکے بطرف دریاے اورسے کی عزم کیا اور امیر
عثمان بہادر نے راہبر ہمراہ لیکر بطور قراولے کے دریاے اورسی پر موضع
سنکر مین الوس بیک بارق اغلان اور الوسات اور امرا اور بیک کو
جو اوس حوالے مین تہیا تاراج کرکے غنیمت بیشمار پیدا کیے اور بردہ زن و
فرزند اسیر کیے مرد لوا دنیکے اکثر قتل ہوئے کچھہ بچکر بھاگ گئے اور تاش تیمور
اغلان اور اقباد دریاے غور سے اتر کر اپنے دشمن کے پناہ مین کہ الوس
سر داے تہے چلے گئے اونکا مآل کار قتل اور اسیرے سی پذیر ہوگیا الوبان
اقباد دشمنون مین نرہ بیکے ولایت روم کو چلے گئے سرزمین اپریقہ مین
وطن کیا

ذکر مملکت روس کی تسخیر کا

پہرمین نے کنارہ دریاے اورسے سی مملکت روس کیطرف کوچ کی منزلین
طے کے اور کچھہ لشکر ہمارا کنارہ دریاسے تن سے بیک بارق اغلان پر روس
کے مشہور شہر فراسو مین پہنچا تمام شہر اور اوسکا حوالے تاراج کیا
بیک بارق جو شہر مین تہا حیران ہوکر تمام زن و فرزند اہل عیال چھوڑ
کر ایک بیٹا ساتھہ لیکر جان بچا لیگیا باقی تمام زن و فرزند معہ غنایم لشکر
ہوکر حضور مین آئے مجکو فرزند بیک بارق کو دیکھہ کر دل مین رحم آیا
اور رقت ہوئی اون کے لیے شرنت خیمہ برپا کرائے اور جمیع خورد و
نوش کے واسطے کہانا پہننا اور تمام ضروریات تیار کرکے تیپے کر دیے
اون کے بعد بہت سا انعام زر نقد اور زیور وغیرہ اجناس اور

۵۵۴ اور امرار دربند سے گذر کر اونیل پر پہنچے تو ایک شخص نے تبریز سے آکر اونکو یہہ خبر دیے کہ قرا یوسف ترکمان نے لشکر جمع کر کے حدود الداق مین بہر فساد اوٹہانا چاہتا ہی. کہ اپنے ولایت کے حوالی پر فتنہ انگیزیے کریے امیرزادہ پیر محمد نے امیر شمس الدین اور غیاث الدین ترخان کو سمرقند کو روانہ کیا اور آپ مع لشکر جو اوسکے ساتہہ تہا جیسے ابوسعید برلاس اور ریکس بہادر اور دولت خواجہ اور توکل بہادر تبریز مین آیا اور جو لشکر وہان تہا اوسی طلب کیا اور امرار امیرزادہ میرانشاہ کے جو تبریز مین تہی سب نے جمع ہو کر لشکر مرتب کیا پہر امیرزادہ پیر محمد واسطے رفع ترکمانون کے متوجہ ہو کر ایک دریا پر ڈیرا کیا اسمنزل مین ترک اور جالیق امیرزادہ پیر محمد سے آملے وہان یہہ خبر آئی کہ قراول قرا یوسف کے قرادرہ مین آگئے امیرزادہ ترت قرادرہ مین پہنچا اور قراول قرا یوسف کے بہاگ گئے اور جا کر قرا یوسف کو امیرزادہ کے خبر سنائیے قرا یوسف خوف کا مارا لشکر کے دیکہنے سے پہلے فراری ہوا اور امیرزادہ اوسکے تعاقب کو بند ماہنے تک گیا وہان ملک عزالدین گرد نے مع لشکر آکر امیرزادہ سے ملازمت کے اور پیشکش لائق دیا امیرزادہ نے اوسکو نوازش کے اور لشکر قرا یوسف کے تعاقب پر پہنچا اونیک تک تالاس کیا پر کچہہ نشان نملا امیرزادہ پیر محمد سلطانیہ کو عازم ہوا تبریز سی گذر کر وہان پہنچا اور خانزادہ خوارزم نے امیرزادہ کو مہمانیے کر کے شیراز کو روانہ کیا اور اسکے احوال کے حضور مین عرضے کر بہیجی اور میرے دلین بعد روانگے امیرزادہ اور امرار کے ممالک گرجستان کو یہہ آیا کہ اب دشمن کو تو شکست دیے ہیے الوسات جوجے کو بہی بکلم

کو دریاے اتل اتر کر بند و بست اور استمالت الوس جوجی کی کرے ۷۹۵ھ
کو چلا اور مین نے واسطے تعاقب تقتمش خان کے سوار ہو کر دشمنون کو جا لیا
کچھہ تو قتل ہوئے اور کچھہ دریاے اتل مین کہ قریب ہے اور کچھہ بہاگ
نکلے اور اونکے زن و بچہ بیشمار اسیر ہوئے اور جو نقد و اجناس
تقتمش خان اور اوسکے امرا کی تہی سب لشکر کے ہاتھہ آئے اور وہ ممالک تخت
خانے کا چہوڑ کر مع چند کس میرے ہاتھہ سے سلامت نکل کر اوس کی
صحرا مین چلا گیا اور مین اوسکے تعاقب پر کنارہ دریاے بابان تک
اوس جگہ پہنچا جہان کہ پہلے یورش مین تقتمش خان کے تعاقب پر پار اوسی
دریا کے پہنچا تہا اور یہہ جگہ ظلمات سے بہت پاس ہے نصف سے زیادہ
دشت قپچاق اسطرف تہا کہ جو اس دفعہ دربند سے یہان تک میری لشکر نے
تاراج کیا اور ادہے سے کم دریاے بابان سے اوسطرف ہی جسکو پہلی دفعہ
تاراج کیا تہا اور اسدفعہ پہلی سے زیادہ تر غنیمت ہاتھہ آئی امیرزادہ میرانشاہ
اور امیر حاجی سیف الدین اور امیر یادگار برلاس جو ہمراہ اسباب کے آہستہ
آہستہ آتے تہی موضع یولوق اور تقلون مین مع سامان کے آپہنچے اوسوقت
میرے دل مین یہہ آیا کہ ازبسکہ اکثر امرا اس یورش مین میرے ساتھہ تہی لہذا
احتیاطاً چند اشخاص ممالک محروسہ پر جو یہان سے بہت دور ہو گئے ہیں
تعین کئے جاوین اوسہی وقت امرا کو بلا کر امیرزادہ پیر محمد پسر امیرزادہ
عمر شیخ مرحوم کو مع چہہ ہزار سوار کے اوسکے مقر حکومت شیراز اور فارس
کو رخصت کیا اور امیر شمس الدین پسر امیر عباس کو تین ہزار سوار دیکے بہی
اور امیر غیاث الدین ترخان کو بجلدی تمام سمرقند بہیجا جب امیرزادہ پیر محمد

توزک

جلوس کیا اور امرا کو بلاکر عنایت سے سب کو پوچھا اور جنکے مردانگے
دیکھے یا سنے تھے اونکو عنایات بادشاہانہ سے سربلند کیا اور انعام زر نقد
اور جامہ زردوزی اور اسپ توپچاقی زرین زین اور کمر اور شمشیر
مرصع اور خنجر وغیرہ اور جاگیرین دیکر خوش کردیا خصوصاً امیر شیخ نورالدین
کو جسنے میرے سامنے اتنے مردانگے کیے اور دن سے زیادہ نوازش کرکے
مقرب کرلیا اور ایک لاکھ دینار کبکی اوسکو انعام دیئے اور اوسہی
مجلس مین یہہ صلاح ہوئے کہ اب ہہ تقتمش خان کا تعاقب کرکے خاطر
اوسکے فتنہ فساد سے صاف کرون اور مال اسباب بیشمار تقتمش خان
کے لشکر کا جو اس فتح مین ہاتھہ آیا تھا وہ سب مکان مین چھوڑا اور
شہزادہ میرانشاہ کو جو گئے اونسے پہلے گھوڑے سے گرکر ہاتھہ مین چوٹ
آئے تھی وہانکی محافظت کو چھوڑا اور امیر حاجی سیف الدین اور
امیر یادگار برلاس اونکے پاس تعین کئی اور مین آپ معہ لشکر تقتمش
کے تعاقب کو چلا جب مین دریاے اتل نورا توبے کے گھاٹ پر آیا تو ترکان
دلمین یہہ آیا کہ کسی خانزادے جوجی نژاد کو دشت کا بادشاہ کردو
تا کہ الوس جوجی نژاد ہجوم کرکے تقتمش خان کو اس مرتبہ سے حال مین
تمام کردے اوسہی وقت مین نے قوترے خان اغلان پسر اروس خوا
کو جو مدت سے ہمارا ملازم اور تربیت یافتہ تھا بلایا جب وہ آ
تو فوج اوزبک اپنے ملازم اوسکے ساتھہ تعین کرکے خانے دشت
کے قوترے خان اغلان کے نام مقرر کرکے کلاہ
زردوزی سے مرحمت کرکے اوسیے دن رخصت

جنگ شروع کیے اور از لشکر غنیم بہت سے امیر حاجی سیف الدین کو گھیر لیا اور
شیر مرد نے مع فوج پیادہ ہو کر دشمن کو تیر مارنے شروع کیے اور دشمن
زیادہ زیادہ ہو کر حملہ کرتے تھے اور وہ مثال کوہ کے جدا ہو کر تیر مارا
سے دشمن کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور بہت لوگ قتل کیے اسی ہنگام امیر بیانا
بہادر معہ لشکر امیر حاجی سیف الدین کی مدد کو پہنچا اور خوب جنگ کے دور
اور پہنچے تمین شمشیر کے فوج دشمن کو زیر و زبر کر کے پراگندہ کر دیا اور شیخ تیمور
بہادر نے بہی خوب تلوار کے اور مخالف دست چپ کو جو اوسکے مقابل تھا مار
کے مار کر اوٹھا دیا اور امیر زادہ سنجر امیرزادہ محمد شیخ نے ایسی ہی
آباپ کا نام روشن کیا مانند شیر کے مخالف کے گلہ میں جلادت کرتا تھا اور
بعد اوسکے امیر کا اقتدار اقتمش خان مع فوج اوس سے جدا ہو کر آگے بڑہا
اور بکمال جلادت تمام امیر عثمان کو واسطے جنگ کے پکارا امیر عثمان اور اوسکے
بہادر تک اور اسکے فوج پر جا گرا اور شمشیر زنی اسقدر ہوئے کہ خون بہ نکلا
آخر الامر امیر عثمان نے حملہ کر کے اونکو پریشان کر دیا اور امراء کہ جگہ کر
غنیم کے ساتھ جنگ کرتے تھے ہر ایک نے توفیق الہی سے غنیم کو شکست دیکر
بھگا دیا آخر تمام فوج پریشان ہو گئے اقتمش خان سے ہمراہ خان زادون
جوجی نژاد کے شکستہ حال بھاگ گیا اور فتح کا سہرا صاحبقران کے اسوقت
بہت بڑے دشمن کا تعاقب سے منع کیا اور جنگ گاہ میں اتر کر سجدہ
شکر کا ادا کیا اور امراء نے فتح کی مبارکباد دیکر دعا اور ثنا کہی
[illegible] ہر ایک سے [illegible] نقد گر [illegible] آفرین کے [illegible] اور دریا کے کنارہ
دریا سے گذر اسی کے مقام کیا وہان خیمہ برپا کر کر تخت سلطنت پر

۵۵۰ یکے قدم آگے نرکہہ سکی اور ہر تیر مین ایک سوار گرا دیتا تہا اس عرصہ مین محمد آزاد
اور علے شاہ اوسکا بہائیے اور توکل بہادر اور اوسکے بیٹے نے جہپٹ کر غنیم پر جا
پہیے کے کو قتل کیا پہر دشمن کا کچہہ اسباب لیکر میرے پاس آئیے اور جنگ
مین مشغول ہوئیے اور الہداد موت لشکر ہمارے سامنے آکر پیادہ جنگ مین مشغول ہوا
اور ملک حسین تو جین بہے اوسیوقت معہ اغلان بچو نیکے آتے ہی پیادہ ہوکر
شیخ نور الدین سے شریک حال ہوا امیر زیرک لسیرا میر جاکو بہے موت لشکر قتال مین
مصروف ہوا باقی قشون اور قول سب آگئے اور کوس اور کور گہرجتے
لگے استو سیے بہادری اکر شریک حال ہوگیا مخالف نے بہے فوج فوج جمع ہوکر
مجہہ پر کئے حملے در پئے کئی لیکن بہادرون کا تیر اونکو مجہہ تک نہین آنے دیتا
تہا اس ہنگامہ مین بہت لوگ مارے گئے اور امیر خداداد حسینے نے کہ آگے قول
دست چپ کے تہا معہ فوج کو نچہ اغلان پر کہ آگے قول دست راست غنیم کے
تہا حملہ کرکے کونچہ اغلان کو ہزیمت دیے پہر اونکا تعاقب کرکے غنیم صف
توڑ کر اودہر نکل گیا اور اس فوج سے جو ہمسے جنگ کرتی تہی پشت کیطرف
آکر جنگ مین مصروف ہوکر دادمردانگی دیے اوسوقت کہ مین چپ و
راست سے چپقولش ملاحظہ کرتا تہا کیا دیکہتا ہون کہ علم امیرزادہ محمد سلطان
کے دست چپ سے نمودار ہوئیے اور امیرزادہ معہ لشکر خاص کے اوس کے
ساتہہ تہا مانند سیلاب کے آگیا پہر سب نے متفق ہوکر ایکبار حملہ کرکے ہی
اونکے افواج دست راست کو درہم کرکے بہگا دیا اوسوقت یہہ
خبر آئیے کہ امیر حاجے سیف الدین نے کہ آگے قول دست راست ہماری
تہا امیر عیسے نے اور بیچے بیٹے جو غنیم کے فوج کے دست چپ پر تہی تہو

تیموری

لشکر نے نہایت ہوشیاری سے صبح کے اور نماز فجر کے پڑھ کر طبل جنگ
کا بجا کر سوار ہوا اور فوج کے سات قول مرتب کر کے ہر ایک قول میں ایک
ایک امیرزادہ کو سرلشکر کیا اور پیادوں کو سواروں کے آگے کھڑا کیا امیر
زادہ محمد سلطان کو قول کلان کا سردار کیا اور اطراف ہر یک قول کے
بہادران کارکردہ سے مضبوط کیے اور تمام قشون میں سے ستائیس قشون
اپنے ساتھ لیکر تمام فوج کے عقب پر کھڑا ہوا التقمش خان بھی لشکر کے صفیں
آراستہ کر کے میرے لشکر کے مقابل میں کھڑا ہوا اور علم رنگارنگ طرفین
کے بلند ہوئے اور نقارے دونوں لشکر کے بجنے شروع اور دونوں لشکر کا
مقابلہ شروع ہوا اور بسبب کثرت آمد و رفت تیروں طرفین کے آسمان نظر
نہیں آتا تھا اس عرصہ میں ایک شخص نے دست چپ کی طرف سے آکر عرض
کیا کہ افواج دست راست غنیم کے کونچہ اغلان اور بیگ یارق اغلان اور
اقبا دادو اور صوفی داماد تقمش خان کا اور الور کا مع لشکر گران مقابل
افواج قاہرہ دست چپ کے آتے ہیں میں ترت مع لشکر ہمراہی کے اونکی
مدد کو گیا جب مخالفوں پر حملہ کیا تو وہ بیتاب ہو کر بھاگ گئے کچھ سوار اونکے
قول تک اونکا تعاقب کیا اوسوقت ایک فوج کلان غنیم کے قول سے
جدا ہو کر سواروں کے پیچھے چلے آتے تھے کئی سوار قتل کیے باقی متفرق ہو گئے
مخالف اس سبب سے دلیر ہو کر آگے آئے اور قشون ہمارے ساتھ
کا پریشان ہو گیا دشمن نے دلیر ہو کر میرے اوپر حملہ کیا اوسوقت امیر
شیخ نورالدین پچاس سواروں سے جلد آپہنچا اور ہمارے سامنے
[illegible] زہ کمان پر چلہ چڑھا کر اون قشون پر اتنا تیر باران کیا کہ باوجود [illegible]

۸۴ھ مینے دریا ترک پر آکر اپنا لشکر جمع اور دمدمہ سامنے کرکے لشکر مستحکم کیا اور
مستعد جنگ پر ہوا مین ہے اوسکا عزم دریافت کرکے جلد روانہ ہوا جب
مین نزدیک ہوا تو اوسکے جرات قائم نرہے دمدمہ کا سب اسباب چھوڑکر
بھاگ گیا مینے اوس دریا کی گھاٹ پر کو عبور کرکے جہان تقتمش خان کا لشکر
پڑا تھا ڈیرا کیا اور تقتمش خان کنارہ دریا سے فورا اے کے جا پڑا اور
اپنا باقی لشکر جمع کرنیلگا اوسوقت امرا نے یہہ عرض کیا کہ اذوقہ لشکر مین
کمتر رہا ہے فکر اذوقہ کا ضرور ہے مینے اس فکر مین ولایت معمورہ جولات
کیطرف عزم کیا تا کہ وہان سے اذوقہ واسطے سپاہ کے جمع کرکے استیصال
مخالف کا کرون دریا ترک کے کنارہ کنارہ چلا اوسوقت یہہ خبر آئی
کہ تقتمش لشکر متفرق جمع کرکے کنارہ کنارہ ہمارے پیچھے آتا ہے مینے دلمین
سوچا کہ مبادا تقتمش خان یہہ خیال کرے کہ مجھسے کچھہ بن آیا نرت معہ افواج
دست راست کے لشکر منگل کے دن تیسوین جماد الثانی ۹ سات سو
ستانوین ہجری کو جا کر مقابل لشکر تقتمش خان کے ڈیرا کیا اور حکم دیا
کہ لشکر کے زمین طناب سے قسمت (کرکی خندق) تیار کرو خندق تیار کرکے کچھہ چیزین اوپر
کھڑے کرکے گرد اوس خندق کے اور خندق گہرے کہود دیے اور سب
کو تاکید کیکے کہ اپنے اپنے جگہ کو مستحکم رکھے اور اگر کوئے امر پیش آوے
تو کوئے اپنے جگہ سے نہ ہلے اور ہوشیار رہے کہ دشمن کے شبخون سے
غافل نرہین اور رات کو نہ کوئے چراغ روشن کرے اور نہ آگ
اور پکار کر نہ بولے اور اس رات مین انواج اغلان سیاہ روی جسکو مین
نے تربیت کرکے مرتبہ بلند دیا تھا بھاگ کر مخالفون مین جا ملا اس رات

تیمورے

عدالت اور سخاوت سلاطین کے اثر اوس لطیفہ کا ہوتا ہے مین نے پہر شکر الله تعالیٰ
کا کیا جب حاضر ہوے لشکر دست راست اور دست چپ کے قشون قشون دیکھ
لیے اور امرا قشونات نے گہوڑے لائق زرین زین پیش کرکے دعا اور ثنا کے
تو مین نے اپنے قلب گاہ مین آکر حکم دیا کہ کوس اور کورکہ وغیرہ ساز بجانی شروع
کرین اور باواز بلند الله الله اور تکبیر کہکر تلوارین برہنہ کرکے دشمن کیطرف
اتر ہے اوس دشت اور کوہ مین زلزلہ پڑ گیا بعد فراغ عرض لشکر کے دشمن کیطرف
روانہ ہوئے دربند سے گذرا تہ دامن کوہ البرز مین جماعت تقتمش خان کے
توابع جنکو اقتاع کہتی ہین رہتے تہے مین نے امرا کو اشارہ کیا کہ واسطے انکو
کے ان پر تاخت کرو بہادر ناگاہ اون پر جا پڑے پہر وہان ایک جاندار
باقی نچہوڑا اور اونکا مال اسباب رمہ گلہ غنیمت لیکر مراجعت کے اور اونکی
مکانات تمام پہونک دیئے تقتمش خان نے اس خبر سے خوف کہا کر اور سباق
نامے شخص کو ایلچی بناکر ہمارے پاس بہیجا جب وہ ایلچی پاس آیا اور کثرت
سپاہ دیکہکر زیادہ تر گہبرایا بے پیغام اور بدون ادائے پیغام تقتمش خان کے
پاس بہاگ گیا اور کثرت فوج کے بیان سے کہ غافل کیا بیٹہا ہے امیر بیشمار لشکر
لے آتا ہے تقتمش خان یہہ سنتے ہی سراسیمہ ہوا لاچار قرانچے امیر کلان کو قراول بناکر
بہت سا لشکر دیکر ہمارے مقابلہ پر روانہ کیا مین نے بہی وہان سے کوچ کرکی
موضع سرتے مین ڈیرا کیا اوسوقت یہہ سنا کہ قراول تقتمش خان کے سرگروہ
قرانچے کے دریا ترک تک آ گئی ہین مین نے فورا اسی شب جاکر اون پر تاخت
کے صبحدم دریا اتر کر ناگاہ اون کو جا لیا کیا اور قتل دشمنون کی اوتا سے
جگہ مقام کیا پہر وہان سے کوچ کرکے آب سمونچ پر ڈیرا کیا اوسوقت تقتمش خان

۵۴۹ کے صلح سے منع کیا گویا دولت اپنے ولی نعمت کے برباد کی تقتمش خان نے بسبب
اوبکے کہنے سے مغرور ہوکر صلح سے انکار کیا عاقبت اندیشی نکی اور شمس الدین کو
بی احترام موا ایسی جواب کے جسے جنگ مفہوم ہوتی تہی رخصت کیا شمس الدین نی جب
کنارہ دریای سمور کے اکر جواب تقتمش خان کا سنایا تو مجکو نہایت غصہ آیا
اگلے دن مین نے سرداران لشکر کو مطلع کیا کہ اپنے اپنے فوج معہ سامان تیار آراستہ
کرکے حاضر ہے دو حسب الحکم تمام لشکر فوج فوج سوار ہوکر اوس فراخ جنگل مین
کنارہ دریای سمور کے جو دامن کوہ البرز مین ہے کنارہ دریای قلزم تک
صف باندہ کر اپنے اپنے جگہ کہڑے ہوئی پہر مین نے سوار ہوکر تمام لشکر کو غور
۱ سے ملاحظہ کیا کوہ البرز سے دریای قلزم تک پانچ کوس بنا ہوا تہا صبح
سوار ہوکر اجمالا سپاہ کو دیکہتا تہا لشکر کے کثرت سے آخر روز دیکہہ کر
فارغ ہوا چنانچہ تمام ثبت سواران چلتہ پوش خوش اسپ درست سامان سی
۲ پر تہا چنگیز خان کے عہد سے اب تک ایسا آراستہ لشکر کسی بادشاہ کی پاس
جمع نہین ہوا تہا یہہ انبوہ لشکر کا دیکہہ کر مین نے شکر اللہ تعالے کا ادا کیا کہ اتنے
خلقت کہ مجہسے ہے بندہ ایسے ہین میرے تابع کر کرا او نکا رزق میرے ذمہ کیا
پہر مجکو اس سے رقت ہوئی کہ اللہ تعالے نے مجکو اپنے ملک کا تحویلدار کیا
... میوہ اوسکے باغ کا جیرٹان کو لگے تاراج نکرین اوسوقت مین نے علما
۳ سے پوچہا کہ اسمین کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالے نے اتنے خلقت مجہسے عاجز کے تابع کے
ہے اگر میرے ... در داد ہٹی تو علاج نہین کرسکتا جواب دیا کہ اللہ تعالے
... دوست رکہتے ہے اوسکو سلطنت دیکر اپنے لطائف مین سی ایک
... اوسکو ... کرتے ہے جسکے باعث اوسکو ظل اللہ کہتے ہین کیونکہ

تیموری

سلطانیہ کے کوتوال سے متفق رہے بعد اونکے روانگی کے اتوار کے دن ساتویں ماہ
جمادالاول ۷۹۷ھ سات سو ستانویں ہجری ہیں کہ اکسٹھواں سال مجکو شروع تھا
اور چھبیسواں سال جلوس سے تھا روانہ ہوا اوس وقت میرے دل میں یہہ آیا کہ
تقتمش خان کو خط لکھوں شاید کہ بدکرداری سے باز آوے اور باعث خون
ناحق کا نہووے منشیوں سے خط متضمن امید و بیم کا جسکا خلاصہ یہہ تھا لکھوایا کہ
اللہ تعالے نے تختگاہ چودہ بادشاہوں کے مجکو عنایت کیے ہیں اور تمام لشکراں
ممالک کا میرے ساتھہ ہے یہہ عنایت الہی ہے کہ ایسی بندہ ضعیف کو بے
خیل و حشم کئی ممالک مسخر کر دیئے اور چونکہ اللہ تعالے نے مجکو ملک عنایت
کیا ہے تاکہ حفاظت کروں اسلئے تجکو یہہ نصیحت کرتا ہوں کہ اوس چرچے
کو یاد کر میرے لشکر کے تیروں کا مت بناؤ اور اپنے حسب حال پاؤں چادر
باہر مت نکال اور نہیں تو جو نہ دیکھا ہے وہ پیش اویگا آخر کو پشیمان ہوویگا
کیونکہ بدکردار کو ناشائستہ پیش آتا ہے اور اپنے سر کو اپنے یاد رکھہ غرور
چھوڑ کر صلح کرلے غرور کار جہالت کا ہے اور میں نے جو تجکو دشت قپچاق میں
بٹھایا تھا اوس مرحمت کے عوض جو تو نے کیا سو کیا میں نے اوسکو ناکردہ
سمجھکر معاف کیا اسکی قسم ہے اگر میں غالب ہوا تو تجھسے لڑ کر چھوڑونگا
یہہ خط لکھوا کر شمس الدین الالمیخ کے ہاتھہ کہ مرد فہیم تھا تقتمش خان کیطرف
روانہ کیا اور کہدیا کہ یہہ مضمون اوسکی مجلس میں زبان سے بھی کہنا اسنے دشت
قپچاق میں تقتمش خان کو دیکر پیغام بیان کیا اور جب زبانی بھی تقتمش خان
کو قصے پر اپنے کردار کا نادم ہو کر درخواست عفو تقصیر کی کرنیکو تھا لیکن
جہال عاقبت نااندیش سے کہ اوسکے منہہ چڑھ رہے تھے واسطے اظہار اپنی بیچارگی

توزک

سہ۳ھ کے لشکر تقتمش خان کا میرے خبر سنکر بہاگ گیا اور مین کنارہ دریا بحر کے آکر کنارہ کنارہ جاتا تہا چونکہ زمستان آگیا تہا مین نے کارندون کو حکم دیا کرواسطے قیام کے زمین پسندیدہ تالاش کرو انہونے تالاش کرکے علف زار محمود آباد کا پسند کیا مین اس علف زار جو کہ مین نزدیک موضع فخر آباد کے قالین گنبذ مین نازل ہوا اور ہریک امیر کے واسطے مناسب مناسب جگہ معین کردیے اور ترت واسطے طلب اہل حرم کے سلطانیہ کو قاصد روانہ کیے وہ بہی بجلدے تمام اسہی مقام مین آگئے امیرزادہ میرانشاہ کہ واسطے محاصرہ قلعہ الجق کے متعین تہا وہان سیے ادہرکو روانہ ہوا رستے مین اللہ تعالےٰ نے اوسکو فرزند عنایت کیا جب امیرزادہ میرانشاہ حاضر ہوا ولادت فرزند کی خبر سنکر نہایت خوش ہوئے اور جشن مرتب کیا اور اوس لڑکے کا نام ایجل رکہا اور امیرزادہ پیر محمد پسر امیرزادہ عمر شیخ مرحوم کا حسب الحکم سونجک بہادر اور حسن بغدادل اور علے بیگ کو شیراز مین چہوڑ کر مع لشکر حضور مین آیا اوس موسم مین درمیان اوسی سرزمین کے عبادت شرعیہ اور عیش مین مشغول رہا جب جاڑے گذر گئے اور بہار آگئے تو میرے دلمین یہہ آیا کہ تقتمش خان پانو اپنے چادر سے باہر رکہتا ہے اوسکو خوب گوشمالی دیکر خواب غفلت سے ہوشیار کردون

توزک جنگ تقتمش خان کا

جب عزیمت جنگ تقتمش خان کے مصمم ہوئے تو حاضرے لشکر کے لیکر خزانہ اور ہتیار تقسیم کیے اور اہل حرم کو سلطانیہ کو روانہ کیے ہوسے اور کال اونکے ساتہ کردیا تاکہ وہان جاکر محافظت مین حاجے بہادر پسر ایران شاہ

تیموری

کئے اور کوہستان سے اونکو بار بار گرفتار ... حاصل کیا غنیمت بیشمار لشکر کے ۷۹۴ھ
ساتھ آئے پھر کوہستان قرا تاتار سے خاطر جمع کر کے شہر تفلیس ...
ممالک کے تختگاہ کی طرف متوجہ ہو کر اوس شہر کو لئے ... سے ...
... ولایت
کھلتا ہوا مرغزار تھے میں آکر وہاں کے مقام کئے ... ولایت
پرتا ... میان سے نزدیک ہے اور ولایت کے ... جانکر امیر
حاجی سیف الدین اور امیر جہان شاہ بہادر کو مع فوج واسطے تاخت
اوس ولایت کے تعین کیا حسب الامر روانہ ہو کر شال ولایت تاکھائی کے
جاکر تمام الوسات کو تاراج کیا اور ... سال گذر ... درگاہ میں آئے
اور امیر شیخ نور الدین پسر امیر سارابغا مع افواج واسطے کوہستان کے
تعین کیا جب وہ کوہستان میں پہنچا تو ... ولایت خوف کھا کر
اہل ملک ولایت اپنے چھوڑ کر بھاگ گیا شیخ نور الدین نے اوسکے گھر
تاراج کر کے تمام ویران کر دیا اور غنیمت بہت حاصل کئے اوس وقت ...
یہ خبر آئی کہ توقتمش خان نے پھر سر خلاف ہو کر لشکر ہمراہ ... اغلان
اور الیاس اغلان اور عیسے بیگ اور ... بیگ کے تعین کیا ہے امراء ...
ہمراہ لشکر کے ہیں اور اونھوں نے دربند باکو سے گذر کر کچھ ولایت شروان
کو تاراج کیا میں نے سنتے ہی کہا کہ بڑے ... توبہ شکار کے جب اجل
آتی ہے تو وہ صیاد کی طرف جاتا ہے وہ اپنے پانو سے موت کی ...
آتے ہیں اونکے مدافعت کے لئے لشکر آراستہ کر کے ... سوار ہوا
اور تمام امرا اور سردار فوج فوج با آراستگی روانہ ہوئے جب ...
لشکر کو ملاحظہ کیا تو تمام صحرا سوار پیادہ سے پر تھا بعد چند منزل ...

 کیونکہ نیکنامی سے بہتر دنیا مین کوئی چیز نہین ہے جو بہتے رعیت پروری کرنا
اور حاکم عادل رعایا پر مقرر کرنا اور عدالت پیشگی اور ظلم سے اجتناب کرنا
اور ظالم کو اپنا دشمن سمجھنا اور جو شخص تیرے پناہ مین آئے اوسکی محافظت
اور رعایت کرنا پانچوین مظفر کو بینا اور مارنے اور قتل اور قید کرنے سے بلا
حکم شرع کے اجتناب کرنا چھٹے سخن چین لجیب جو کو منہ لگانا اور اہل غرض
پر اعتماد نکرنا ساتوین ہر وقت مجکو حاضر سمجھنا مجکو اور آپ کو فراموش
نکرنا اور حالات مملکت کے لکھتے رہنا بعد ان نصایح کے امیرزادہ نے
دعا اور ثنا کے مین نے اوسکو چہاتی سے لگایا اور پیشانی چوم لی پہر
کلاہ جامہ دیکر امرا اور لشکر ساتھہ کر کے رخصت کیا اور چونکہ میرا ارادہ
کفار گرجستان پر جہاد کا تہا اسلئے اہل عیال سرای ملک خانم وغیرہ کو مع تمامی
سامان کے ہمراہ امیرزادہ کے کر دیا کہ یہہ لوگ سلطانیہ مین توقف کرین
اور امیرزادہ سمرقند چلا جاوے حسب الامر امیرزادہ شاہرخ اون
کو سلطانیہ پہنچا کر آپ ماورا لنہر کو چلا گیا وہان جا کر موافق نصایح کے
امور ملکی مین مصروف ہوا اور مین نے جہاد کے ارادہ وہان سے کوچ
کر کے کوہستان کے رستہ سے شکار کہیلتا ہوا گرجستان مین آیا اور لشکر
کو افواج پر تعین کرتا تہا کہ متوطنان کوہستان کو تاراج کرین ہر روز مال
اسباب گلہ گہوڑے رمہ گوسفندان و فرزند اسیر کر کے لاتے تہے پہر
اوس کوہستان سے نکل کر کوہستان قراقلقالیق کے طرف عزم کیا یہہ
مستحکم قلعہ اور پہاڑ کے گہاٹیون مین جنکے راہ تنگ تہے محکم ہو گئے
چونکہ تائید الہی میرے مددگار تہے تمام کفار پر مین غالب آیا قلعہ مسخر

بہت سے منگا کر امرا و مجلس پر حسب حال تقسیم کر دیئے کسیکو محروم نہ رکھا اور
اسی مجلس مین پرورش امیرزادہ ابراہیم سلطان بیگے مہدا علے تومان آغا
کے ذمہ کر دیے اور امیر عثمان پسر امیر عباس کو اوسکا اتالیق اور ساقین
آغا کو جو مجھسے قرابت قریبہ رکھتی ہے اوسکے دایہ مقرر کر دیے اور سر یک پیشے
جشن آراستہ کیا اور بعد فراغ تربیت امیرزادہ ابراہیم سلطان بیگے منگل
کے دن اٹھارہ مین ذیقعدہ کو منک کول سے کوچ کرکے ایک پشتہ سراوس حوالے
مین نزول کیا اور چونکہ تیوران زمین سارا ملک میرے ہوتے اور تختگاہ تھی
اب یہ ارادہ کیا کہ کسی امیرزادہ کو اس ملک کے محافظت پر معین کرون
امیرزادہ شاہرخ کو قابل دیکھکر جمعہ کے دن اکیسوین ذیقعدہ کو امیرزادہ
اور تمام امرا کو بلایا

مجلس امیرزادہ شاہرخ کی رخصت کی سمرقند کو

جب امیرزادہ اور امرا حاضر ہوئے تو مین نے امیرزادہ شاہرخ کو آگے
بلا کر امور ملکی مین کئی باتین کہین کہ ان نصایح کو دلمین محفوظ رکھنا اول یہ
کہ خدا تعالے کو نہ بھولنا اوسکے طاعت اور قہر پر راضی ہوکر عبادت میے
شبانہ روز مشغول رہنا دوسرے کہ پیغمبر کے فرمودے پر جسکے ہم امت
ہین اور دنیا اوسکے پاس نہین لوسہ اونکے ذات کے پیدا ہوا ہے بار رہنا
اور سادات انحضرت کے اولاد کو اور علما کو وارث انحضرت کے
ہین اور مشایخ دین کو تعظیم سے رکھنا اور انکے رعایت بحال خود کے
اور ہر حال مین انسے ہمت لینا تیسرے وہ کام کرنا جسسے تیرا نام نیک ہو جیسے

۵۴۰ شکار کرتا تہا اور حسب حکم کفار بیدین ملے سو قتل اور اسیر ہوئے اثناء راہ مین بارادہ جہاد کفار کے فارس مین آکر خیمہ خرگاہ برپا کرائیے اسوقت قاصد بانوی عظمی سرایملک خانم کا یہہ خبر خوش لایا کہ اللہ تعالے نے امیرزادہ شاہرخ کو آج منگل کے دن چہبیسوین ۲۶ شوال ۷۹۶ ہجری کو فرزند عطا کیا مین نے سجدہ شکر کا کہا اور بہت خوش ہوا اور اوسکا نام ابراہیم سلطان رکہا بیس دن تک جشن مرتب کیا اور لشکر کے خورد و بزرگ اور امرا کو انعام دیا اور ملا عبد اللہ منجم اور ستارہ شناسون سے اوسکا طالع دریافت کیا اونہونے حساب کر کے یہہ عرض کیا کہ یہہ فرزند سعادت مند بادشاہ عظیم الشان مالک بہت ممالک کا اور سخی اور صاحب شوکت ہوویگا مین نے اللہ تعالے کا شکر کیا کہ میرے اولاد مین ایسی بادشاہ ہوونگے یہہ جشن اور داد و دہش سے فارغ ہو کر شہر فارس سے کوچ کر کے صحرا مینک کول مین نازل ہوا اور امرا کہ واسطے تاخت گرجستان کے تعین ہوئے تہی اونہونے کفار گرج پر جہاد کر کے بہت قلعہ اور ملکت گرجستان کے مسخر کیے اور غنیمت کا رمہ مال اسباب لیکر اس منزل مین حاضر ہوئے اور امیرزادہ ابراہیم سلطان کے ولادت کی مبارکباد دیکر بہت نثار اور دعا اور ثنا کیے اور مین نے اسمنزل مین کہ سرسبز اور چشمہ جاری سے تہے جشن مرتب کیا

مجلس دشت مینک کول کی

بعد درستی مجلس کے مین نے لشکر کے امرا سادات علما مشایخ کو بلایا جب ہر یک اپنے درجہ پر موجود ہوا بعد فراغ انواع شیرینے اور طعام کے سیم و زر اور جواہر کلاہ زر کمر شمشیر خنجر مرصع خلعت زر دوزی سے

سمجھو سے

پڑتا تھا کہ ارباب دولت سے کینہ کرنا نکبت لاتا ہے اور اخلاص و دوام دولت ۱۹
کا نتیجہ نیک دیتا ہے اسلیئے بے شرکت غیر امیر کے پناہ مین آیا مین نے یہہ بات سنکر
تھا اوسے کو عنایت کرکے اپنا ملازم کر لیا

ذکر جہاد کا کفار گرجستان پہ

اوسوقت یہہ مسموع ہوا کہ کفار گرجستان بار ارادہ فساد کے نافرمانی
کرتے ہین اونکے تنبیہ ضرور ہے سمجھکر عزم جہاد کفار گرجستان پر کیا علماء
ہے اس جنگ پر تیار لیکر غزا کے نیت سے تیار ہو گئے مجکھی اسی شغف کے
ہو گئے ہین یہ اونسی جہاد کے باب مین سوال کیا جواب دیا کہ کفار دو
قسم کے ہین کافر کتابی جیسے یہود و نصارا جنکے پیغمبر پر کتاب نازل ہوئی ہے
اونکا حکم یہہ ہے کہ اسلام لاوین یا جزیہ دین اور اطاعت اسلام کی کرین
یا لڑین کہ سب مارے جائین دوسرے کافر حربی انکا حکم یہہ ہے کہ اسلام لاوین یا
جنگ کرین تاکہ سب مارے جائین پھر کہا کہ اللہ تعالے مجاہدون کو دوست
رکھتا ہے بموجب اس آیت کے ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا
کانہم بنیان مرصوص ترجمہ اللہ تعالے دوست رکھتا ہے اون لوگونکو جو قتال
کرتے ہین اوسکے راہ مین صف باندھکر ایسا کہ گویا بنیاد اوسکے مستحکم ہے
اسلئے مین نے جہاد کفار گرجستان کا ارادہ جزم کرکے گرجستان کو عزم
کیا اور برہان اغلان اور امیر حاجی سیف الدین اور امیر جہان شاہ اور امیر
عثمان کو بعہ فوج آگے اقشقا کیطرف روانہ کیا تاکہ مملکت گرجستان کو
مسخر کرین اور مین آب الباق کے رستہ سے شکار کھیلتا ہوا چلا بعضی
الوسات باغیے کہ اوسطرف تھے سب کو تاراج کیا اور یہہ منزل مین

۵۳۸ تو میرا نام نیک مشہور ہوویگا اور ویسی لوگ ہیے میرے طرف مایل ہوینگے
اور اگر انتظام اوس ولایت کا کسیکو تم مین سیے حوالہ کرون تو کئے ہزار فتنہ
برپا ہوتے ہین اور اوسکے دینے مین دب جاتے ہین اور چونکہ اوسنے خوبخود
دولتخواہی اختیار کی ہے تو مروت سیے بعید ہیے کہ اوسکو خراب کرون
مین عہد کیا ہیے کہ کوئی سلسلہ برباد نکرونگا اور وہ اگر نمکحرامی کریگا
تو اقبال شاہی سیے جلد خراب ہوویگا اصحاب مجلس نے میری بات
پسند کی مین نے امیر طہرتن کو بلاکر پہلے یہہ کہا کہ ولایت ارزنجان بدستور
احسانا تجکو دیتا ہون تو اس مروت کا عوض کیا کریگا کہا کہ مین امیر کا نوکر
اور نمک پروردہ ہون اگر نمک حرامی کرونگا تو نمک کے مار ہوگے اور
امیر کا اقبال پکڑیگا اج اقبال امیر کا وہ ہے کہ عالم کے سرکشونکو مشکین
باندہ کر درگاہ مین لاتا ہیے میرے سرکشی منجملہ جہالات کے ہوگی مین نے
جہالت کو عقل سیے مغلوب کیا ہیے مجکو اسکا کہنا پسند آیا سند حکومت اور
التمغا ارزنجان کی اور کلاہ کمر مرصع شمشیر خلعت خاص دیکر رخصت کردیا
اس مجلس مین عرضے امیر بزرگ پسر امیر جاکو کے جو قلعہ الدین محاصرہ کررہا تہا آئے
کہ امیر بایزید حاکم قلعہ الدین کا باطاعت اقرار کرتا ہیے کہ اگر قلعہ کے گردسے
فوج چلے جاوے تو مین قلعہ سیے باہر آتا ہون ابہی عرضے پڑہ نہین چکے تہے کہ
یہہ معروض ہوا کہ امیر بایزید حاکم الدین تنہا حاضر ہے مین نے روبرو بلاکر
اوس سے پوچہا کہ تو نے یہہ کیا کیا کہ بغیر امیر بزرگ کے تنہا چلا آیا کہا
امیر کے مراحم پر تکیہ کرکے اوسکے عاطفت کو وسیلہ کیا باین لحاظ کہ سوا
مرحمت شاہی کے کوئی فریاد رسی نہین کرتا اور کتا ہون مین مینے

تیمور نے

کہ اگر شخص ہمراہ ہو کر تا سمرقند دیے تو اس کو تخلیع کے حصہ کا انعام عطا کیا جائیگا
امیرزادہ کیے خاطر جمعیت حاصل کرکے امیرزادہ کو حکم دیا کہ سلطان محمود کو تمام
ماردین کو سلطانیہ اور مصر کے امرا کہ ہمراہ تھے شکر دیا کیے اور غنیمت اور نقد
کے نقد جنس بیشمار سب امرا کو تقسیم کر دیے جن لوگوں سے خدمات پسندیدہ
عمل میں آئی اونکے لیے عنایات خسروانہ سے جاگیر مقرر کے اور جن لوگوں
اونمیں تمام قلعہ اونک کا امیر الامرا کو دیکر فوج انتظام کیے لیے اونکے ہمراہ
کردیے بعد فتح کے پانچ دن تبریز میں رہے جمعرات کی ساتویں تاریخ شعبان
کے قلعہ اونک سے کوچ کیا اور جمعہ کو اٹھویں تاریخ امیر حاجی سیف الدین
کو واسطے ضبط سمرقند کے چھوڑ دیا جب الامر حاضر ہوا اور لشکر دیگر
سوروز بعد لشکر کا حصہ و نتائج اور انہوں کے بیت عرض کیے کہ آپ کے اقبال
سے تمام ممالک محروسہ میں بیگانے امن ہے اوسی دن ایک مرغزار میں جو سر
سبز اور ریحان تھے سے پہنچا وہاں چند مقام کرکے جمعہ کے دن اٹھارویں
شوال کو جشن مرتب کیا

مجلس کنکاش کی

اصحاب مشیر تدبیر کو میں نے بلا کر یہ پوچھا کہ میرے دل میں یہ ہے کہ حکومت
ارزنجان کی بدستور امیر طہرتن کو دے دوں کہ اوسکا ملک موروثی ہے پس یعنی
امرا اور ایسے بعضے میں نے جواب دیا کہ میری ہمت یہ ہے کہ اگر یہ مرعوب
حضرات الہی سے روی زمین مجھکو مرحمت ہو ویگے پس اگر میں خلق کو
تنگ کروں تو خدا مجھکو تنگ کریگا اور ملک ارزنجان امیر طہرتن کو دیں
سکے فائدہ ہیں اول یہ کہ ایسے شخص کو احسان سے احسان مند اور نوکر کر لیا

سپاہیے ایک تنگ زینے سی بلندے پر جا چڑہے اور اسہی شب کو خواجہ شاہین
نے سات آدمیونسی جلدے کرکے سب سے پہلی ایک بلندے پر متصل قلعہ کے چڑہ کر
تکبیر پڑہے اور واسطے اطلاع سپاہ کے اندہیرے رات مین آگ جلائے امیر
ارغون شاہ اختیاجے اور امان شاہ نقاوچے جرات شاہین کے دیکہہ ایک تنے
اور بلندی پر گئی آدمیون سے جا چڑہے مخالف مطلع ہوکر حملہ آور ہوئے اونہو
ںنے شجاعت سے آپنی جگہ نہ چہوڑے امان شاہ تو زخمی ہوکر چلا آیا اور ارغون شاہ
بہت آدمی لیکر تین سو گز تیغے بلندی پر چڑہ گیا آخر قلعہ کی دیوار تک جا لگے
اور تیشہ اور تبرا اور کہدال لیکر زور بازو سے اوس دیوار سنگین کو کہود
کر جانے کرکے لکڑے کا سہارا لگا دیا اہل قلعہ اس خبر سی گہبرا کر مضطر سے ہوگئے
ہوکر الامان کہنے لگے ہتیار ڈال کر قلعہ سی باہر جماعت جماعت ہماری پناہ مین
آئے مصر سپاہ کا یہہ حال دیکہہ کر زیادہ تر سراسیمہ ہوا عید الفطر کے دن جمعہ
کو بہا اپنے بیٹے کو ہمارے پاس بہیجا اونہونے بعجز مصر کے لئے استغفار جرائم
چاہا مین نے بلحاظ تضرع بڑہیا سی کہا کہ اگر تیرا بیٹا حیات اور ناموس باقی
چاہتا ہے تو جلد باہر آجاوے نہین تو کل یا پرسون قلعہ مسخر اور جتنے ان لوگون
کا اوسکے گردن پر ہوویگا مصر کے پاس جاکر جواب بیان کیا مصر کو جرات
باہر آنے کی نہوئی تسخیر رکہا یہانتک کہ اور سپاہ قلعہ مین سے دیوار کود کر
چلے گئے لاچار مصر کفن سر پر باندہ کر پیر کے دن دوسرے شوال کو باہر
آکر بعاجزی تسلیم توسل امیرزادہ محمد سلطان کا ہوا کہ اگر آپکے شفاعت سے
امیر امن دیوے تو تابزندگی غلام رہون امیرزادہ اوسکو درگاہ
مین لایا اور جان بخشی چاہی اگرچہ مصر قابل قتل تہا پر میرے دل مین یہ

بہتر سے

ہوکر اپنے اباکو واسطے شفاعت کے باہر بھیجا اوس پیرزال نے تیمور سے کہا کہ م
کا یارا نہیں آتا نہیں تو اوسکو کیا طاقت کہ امیر سے مقاومت کرے امیدوار
کہ امیر اپنے کرم سے اوسکے حاضر سے معاف کرے تمن لیے اوس پیرزال کو ا
دیے اور اپنے حرم سرا مین بھیجا حرم کے مستورات نے بھی زر لیوا اور خلعت عطا
کریکے رخصت کیا اور کہدیا کہ جاکر بیٹے کو تسلے دیکر لے آو کہ مین نے جان بخشی کی
اور گناہ معاف کیا اوس عورت نے بے جاکر بیٹے کے تسلی کیکے تو بہی اوس کم
بخت نے مانا اور جہالت سے جنگ شروع کے مجکو غیرت آئے سپاہ کو حکم دیا
کہ لکڑیے بہترے گارا جمع کریکے سامنے دروازہ کے پشتہ تیار کرو اور عثمان
بہادر کو مہتمم کیا امیر عثمان نے اسباب جمع کرکے پشتہ کے تیار سے کی چنانچہ تیمور کی
دیر مین پشتہ قلعہ سے بلند تیار ہو گیا قلعہ اندر سے تمام نظر آنے لگا لشکر سے اوس پشتہ
پر جاکر تیر مارنے لگے اور باقے اطراف کو منجنیق سے پتھر برسائے پھر مخالفو
کو سر اوٹھانے کے طاقت نہوئے بیدہم دین رمضان تک اہل قلعہ تنگ ہو گئے
اور پانی سے پہولیا اور رعایا کو قلعہ کے اندر سے باہر نکالدیے مصر اور او
متعلق اور سپاہ اندر رہگئے جب پتھر کے صدمہ سے مکان مصر کے اقامت
کا ٹوٹ گیا تو وہ سراسیمہ ہوا پہر اپنا وزیر درگاہ مین بھیجا تا کہ اوسکے واسطے
شہزادہ محمد سلطان سے خطا معاف کرائے امیر زادہ نے اوسکا اضطرار
عرض کیا مین نے یہہ کہا کہ ایک بات ہے جب تک وہ آپ آکر ملازمت
نہین کرتا مین اوسے امن نہین دیتا امیر زادہ نے وزیر کو خلعت دیکر رخصت
کیا اوسنے تمام حال بیان کیا مصر کو اور بھی زیادہ خوف ہوا حرکت مذبوحے
کرتا تھا اور بہادر ہر یک طرف سے تدبیر تسخیر کے کرتے تھے یہان تک کہ

۵۳۴ کہ ایتلمش خان جو باہر آیا ہے مصر کے قوت بازو اور پشت پناہ یہہ ہے ہی اگر اسکو قید کر لیا تو مصر کے پشت ٹوٹ جاتے ہے پہر کسی مین طاقت جنگ کے ہین
مین نے ایتلمش خان کے خوب حفاظت کے اور مصر کے بیٹے کو روبرو بلایاؤ چہہ برس کے عمر مین تہا اوسکو مین نے ہوشیار دیکہہ کر اوتے باتین کین اونے
ترت زبان شیرین سے اپنے باپ کے جان بخشی طلب کے مین نے مہربانی سے کہا کہ تیری خاطر یہہ خون معاف کیا جا جا کر اپنے باپ کو لے آ اور پہر خلعت
اوس کے قد کے موافق سنگا کر پہنا دیے اور حمایل زرین گلے مین ڈالدیے اور یہہ نامہ لکہوایا کہ یہہ خطا مصر کے اس طفل کے شیرین زبانی پر معاف
اوپر اوسکے مال اور ناموس سے درگذر کے مصر بے دغدغہ قلعہ سے باہر آکر ملازمت کرے پہر اوس لڑکے کو یہہ نامہ دیکر ہمراہ کے پہادرونیچ اوسکے
باپ کے پاس بہجدیا قلعہ کی اندر اوس لڑکے کو جسنے دیکہا سو ہماری حق مین دعا اور ثنا کرنیلگا مصر نے یہہ خبر سنکر اپنے سرداروں کو واسطے استقبال
اون بہادرونکے جو ہمراہ لڑکے کے تیے روانہ کیا اور اونکے بہت عزت کے پہہ زر اور خلعت اونکو دیکر رخصت کیا اور اوس نامہ کو پڑہکر ازبسکہ
میرے دہشت اوسکے دلمین ستولے ہو گئے تہے باہر نہ آسکا مین نے اوس دیر کرنے سے معلوم کیا کہ باہر آنے کے جرئت نہین ہے آخر مین نے امرا کو
حکم دیا کہ مورچہ آگے بڑہاو اور اسباب قلعہ گیری کا منجنیق عرادہ وغیرہ اور حقہ رال کے تیار کرو سب اسباب تیار کر کے نقارہ بجانا او جنگ
شروع کے منجنیق اور عرادہ سے پہتر مارکر عمارت اندرونے قلعہ کے سب ویران کر دیے اور حقہ نفط سے اکثر لوگ جلہ گئے مصر نے سراسیمہ

بیکو نہیسے

وہ پیش نظر رکہا میں نے اوسکے بیٹے اور وزیر کو تسلی کرکے کہا اگر تیرے
بیٹے جان بخشی کے بدلے دروغہ قلعہ سے باہر آکر درست کرے تو از بخشش بادشاہ
سے سر بلندی حاصل کرے پہر میں نے اونکو رخصت کیا انہو نے قلعہ میں جا
جو سنا تہا مسعود سے بیان کیا اوسنے اپنے بیوقوفی سے انکار کیا اور تیر اندازی
شروع کی اگلے دن امیر جہان شاہ نے تنہا قلعہ کے نیچے جاکر مسعود کو نصیحت کیا
کہ تیرے مطلب اسمیں ہے کہ بچ جائے اگر امیر صاحبقران کے قدم چومے تا کہ
نجات ہو دے اور یہ نہیں تو پہاڑ اور پتہران ترکون کے ہاتہ میں موم کے
مثال ہے اور ظاہر ہے تو نے یہ سنا ہوگا کہ امیر نے کیا کیا قلعہ فتح کیے ہیں
اور کیسی کیسی لشکر کو شکست دی ہی اور کہان سے کہان تک ملک اوسکے
زیر فرمان ہو گیا کہ سلاطین ہفت اقلیم اوسکے غاشیہ برداری کی آرزو کرتے
ہیں بہر حال تیرے حق میں بہتر یہی ہے کہ پہلے اس سے کہ وہ قلعہ کو غلبہ سے مفتوح کرے
آکر ملازمت کر مسعود کو یہہ باتین سنکر وہم اور بہی زیادہ ہوا اگلے دن اپنے
بیٹے کو ہمراہ استلمش خان کے جو اوسکا خویش اور مرد دلاور اور سرحد ولایت کا
تہا میرے پاس بہیجا جب وہ درگاہ میں آئے پہلے دن سے درخواست کیا
کہ آپ باہر نہ آئے اس حال سے مجکو یہہ معلوم ہوا کہ اوسکو جرأت باہر
آنے کی نہیں ہے یہہ مجکو برا لگا میں نے نصرت الجہین کو قید کیا تا کہ پہر اندر
نجا سکین الغرض اوسکے دن اکیسوین تاریخ امیرزادہ محمد سلطان میرلشکر جسکو
میں نے اپنے سے آگے اسہی قلعہ پر روانہ کیا تہا آگیا اور لشکر سے امیرزادہ
کے شب شب پہاڑ پر چڑہکر صبح تک حرب و ضرب میں مصروف رہے ناگاہ ایک
تیر قلعہ کی طرف سے آیا اوسکے تیر میں کچہہ لکہا تہا اوسکو پڑہا تو یہہ مضمون تہا

۵۳۱ اونیگ کا استوار سے قلعہ پر مغرور ہوکر درگاہ مین حاضر نہین ہوتا اور قلعہ مین مستحکم ہوکر بندگان خدا پر تعدے کرتا ہے

ذکر توزک قلعہ اونیک کا

مین نے توزک تسخیر اونیگ کا اسطور کیا کہ پہلے امیرزادہ محمد سلطان کو قلعہ اونیک پر تعین کیا اور آپ مین نے شنبہ کے دن گیارہوین شعبان کو سوار ہوکر علف زار آتش مین ڈیرہ کیا اور وہان سے بطور ایلغار کے کوسرتاق سے گذر کر جمعرات کے دن اٹھارہوین تاریخ امیرزادہ محمد سلطان سے پہلے قلعہ اونیک پر پہنچا مین نے اوس قلعہ کو دیکہتے ہی امرا اور تومانات وغیرہ سے سوبس کورکہ وغیرہ ساز تکبیر تعبیہ بجوائے اور قلعہ کے ہر ایک طرف پر ہجوم کرکا تسخیر مین مشغول ہوئے تمام سپاہ نے حسب الامر ایکبارگی باواز بلند حملہ کیا او سپر و قاریہ سر کا کر کے قلعہ کے دیوار پر جا پہنچے پہلے حملہ مین قلعہ بیردنی کو مفتوح کیا دیوار جگہ جگہ سے توڑ کر اندر گہس گئے اوسوقت مصر والے قلعہ کا سپاہ بہاگ کر قلعہ ارک مین جو کوہ بلند پر ہے جا گہسا اور سوا ایک رستہ کے اور رستے اوپر جانے کے سنگ اور گچ سے محکم کردیے اور دروازہ برآمد کا نہایت مضبوط کیا تہا اور مصر معہ ترکانان دروازون اور اطراف پر مستعد جنگ تہا اوسوقت بہادر حسب ایما پیادہ ہوکر اور دستے تیر کے لیکر کوہ کیطرف متوجہ ہوئے بہادر مانند شیر کے حملہ آور ہوئے اگلے دن مصر نے اپنے بیٹے کو ہمراہ وزیر کے قلعہ سے باہر بہیجکر فرمان پذیری اختیار کی کہ مجکو تاب مقاومت کے اور باہر آنے کے جرءت نہین ہی اگر اب جان بخشی ہووے تو لوازم اطاعت مال اور خراج ادا کرون اور پیشکش جو بہیجا

شعبان لشکر کو یہہ حکم دیا کہ صحرا مین جاکر شکار کو روک کر حلقہ کر لو اور مین بارہ
کے دن تیسرے ماہ شعبان کے جب حلقہ تنگ کیا سوار ہوا اور طرح طرح کے شکار
سفید اور سرخ ہرن اور گوزن اور گورخر اور قوچ کوہی شکار کیئے اور
عوام الناس کو بھی شکار کی اجازت دی جب بیشمار شکار مارا گیا خوش ہوکر
اپنے بارگاہ کو آیا شکار سے فارغ ہوکر مین نے جو حساب کیا تو گیارہ مہینے
گذرے تھے کہ مین اہل حرم سے جدا تھا اور وہ بھی نزدیک آگئے تھے اسلیئے شوق
ملاقات کا زیادہ ہوا جریدہ یہان سے برسم ایلغار روانہ ہوا اور موضع
آشن کردہ سے گذر کر شب اوچ کلیسا الدباق تیرکی صبح کو جمعہ کے دن جلد روانہ
ہوکر سفید مین اونکی ملاقات کی امیرزادہ پیر محمد جہانگیر وغیرہ اہل حرم نے
نثار کیا اور واسطے واقعہ امیرزادہ عمر شیخ کے اونہون نے میرے آگے [illegible] اور مین نے
اونکی تعزیت کی اوسوقت وہ پرانا غم نیا ہوگیا بعد تعزیت کے صبر کیا اور [illegible]
فرودگاہ مین آکر تیمور خواجہ پسر آقبوغا کو مع لشکر واسطے کومک امیر محمد
درویش برلاس کے بھیجا تاکہ متفق ہوکر قلعہ النجق کا محاصرہ کرین اور مین نے
آپ تیسرے دن قلعہ النجق کی طرف کوچ کیا جب [illegible] قلعہ کے پاس
آیا تو اہل قلعہ نے اطاعت کی اور [illegible] نقد و جنس وغیرہ جو کچھ موجود تھا
سب نذر کیا بلحاظ اونکے عجز کے قلعہ اونکو بخشدیا اور وہان سے ایک منزل
بس کر اوج کلیسا مین مقام کیا اوسوقت کہ آوازہ ہمارے سطوت سلطنت
کا اطراف عالم مین مشہور ہوگیا تھا طہرتن حاکم شہر ارزنجان سرحد ممالک
روم کا ملازمت کو آیا اور قبول کرکے پیشکش بہت نذر کیا مین نے بھی
اوسکو انعام دیکر سربلند کیا اوسوقت یہہ سنا کہ مصر پسر قرا محمد حاکم قلعہ

٥ آنے کی خبر سنکر خوف کہا کر معہ الوسات بہاگ گیا مین نے واسطے مشورہ کے
امراء کو بلایا مصلحت یہہ ٹہری کہ قرا یوسف کے تعاقب کو لشکر بہیجا جائے اوسی
وقت مین نے برہان اغلان اور آناج اغلان اور امیر جہانشاہ کو سر لشکر بنا کر
اور اور امراء لشکر تابع کر کے حکم دیا کہ مخالف کے پیچھے جلد جاؤ اور جہان پاؤ
استیصال مین کوشش کرو اور مین نے اونکو روانہ کر کے صحرای موس مین اقامت
کی اور امیرزادہ میرانشاہ کو واسطے تنبیہ لوگون اوس حوالے کے جنہون نے
حاضر ہونے مین تعلل کیا تہا تعین کہ جو شخص مطیع ہو کر پیشکش اور خراج دینا ہو
کرے اوسکا امن دیکر بجائے خود بحال رکہو اور جو نافرمانی کرے اوسکا
ملک اور مال لوٹ تاراج کرو اور یہان سے بخاطر جمع فارغ ہو کر واسطے
تسخیر قلعہ الجق کے سعی کرے بعد رخصت امیرزادہ میرانشاہ کے فرامین بنام
حکام ممالک محروسہ کے اس مضمون کے لکہوا کر کہ لشکر تیا ر اور تمام ممالک کے
تحریر سپاہ آراستہ کر کے ہمارے پاس روانہ کرو بدست قاصدان تیز رفتار
ممالک محروسہ کو روانہ کئے اور مین صحرای موس سے الدباق کے طرف چلا
اسی عرصہ مین یہہ خبر آئی کہ عورتین حرم کے سرایملک خانم اور تومان اغا
اور تمام خواتین جو سلطانیہ مین تہین موافق حکم کے زمستان سلطانیہ مین تیر کر کے
آنے میں ہیں امیرزادہ شاہرخ کو واسطے استقبال کے بہیجا امیرزادہ جونہی
دن موضع مزید مین جا ملا اور مین کنارہ دریا سے اخلاط کے فروکش ہوا
خاقان حاکم عادل جو قدیم سے اخلاص مند تہا اب معہ پیشکش لائق حاضر
ہوا مین نے اوسکو ممتاز کر کے اوسکے ولایت بطور جاگیر کے عنایت کی
خاقان نے عرض کیا کہ اس صحرا مین بہت شکار ہے رور سبزہ دیم ماہ

شعبان کو لشکر کو یہہ حکم دیا کہ صحرا میں جاکر شکار کو روک کر حلقہ کر لو اور میں بارہ
کے دن تیسرے ماہ شعبان کو جب حلقہ تنگ کیا سوار ہوا اور طرح طرح کے شکار
سفید اور سرخ ہرن اور گورخر اور گوزن اور قوچ کو میں نے شکار کیے اور
عوام الناس کو بھی شکار کی اجازت دی جب بہت شکار مارا گیا خوش ہو کر
اپنے بارگاہ کو آیا شکار سے فارغ ہو کر میں نے جو حساب کیا تو گیارہ مہینے
گذرے تھے کہ میں اہل حرم سے جدا تھا اور وہ بھی نزدیک آگئے تھے اسلیے شوق
ملاقات کا زیادہ ہوا جریدہ یہاں سے بر سبیل ایلغار روانہ ہوا اور موضع
آتش کردہ سے گذر کر شب اوچ تکیا الداق تیرکی صبح کو جمعہ کے دن جلد روانہ
ہو کر رستہ میں اونسے ملاقات کی امیرزادہ پیر محمد جہانگیر وغیرہ اہل حرم نے
نثار کیا اور واسطے واقعہ امیرزادہ عمر شیخ کے اونہوں نے میرے اور میں نے
اونکی تعزیت کی اوسوقت وہ پرانا غم نیا ہو گیا بعد تعزیت کے صبر کیا اور تا
فرودگاہ میں آکر تیسرے روز خواجہ پیرا قیوغا کو مع لشکر کے اسلیے کہ ملک امیر محمد
درویش برلاس کے بھیجا کہ متفق ہو کر قلعہ الجق کا محاصرہ کریں اور میں نے
آپ تیسرے دن قلعہ اندین کی طرف کوچ کیا جب میں اوس قلعہ کے پاس
آیا تو اہل قلعہ نے اطاعت کی اور تحفہ اسپ و کمر شمشیر وغیرہ جو کچھ تھا
سب نذر کیا بلحاظ اونکے عجز کے قلعہ اونکو بخشدیا اور وہاں سے ایک روز
بسر کر اوچ کلیسا میں مقام کیا اوسوقت قرا داروہ ہمارے سلطنت
کا اطراف عالم میں مشہور ہو گیا تھا طہرتن حاکم شہر ارزنجان سرحد ملک
روم کا ملازمت کو آیا اور قبول کر کے پیشکش بہت نذر کیا میں نے بھی
اوسکو انعام دیکر سرفراز کیا اوسوقت یہہ سنا کر مصر سے قرا محمد حاکم قلعہ

۵۳ آنے کے خبر سنکر خوف کہا کر معہ الوس ات بہاگ گیا مین نے واسطے مشورہ کے
امراء کو بلایا مصلحت یہہ ٹہری کہ قرا یوسف کے تعاقب کو لشکر بہیجا جائے اوس
وقت مین نے برہان اغلان اور آناج اغلان اور امیر جہانشاہ کو سرلشکر بنا کر
اور اور امرا لشکر تابع کر کے حکم دیا کہ مخالف کے پیچہے جلد جاؤ اور جہان پاؤ اسکے
استیصال مین کوشش کرو اور مین نے اونکو روانہ کر کے صحرای موس مین اقامت
کے اور امیر زادہ میرانشاہ کو واسطے تنبیہ لوگون اوس حوالے کے جنہون نے
حاضر ہونے مین تعلل کیا تہا تعین کر جو شخص مطیع ہو کر پیشکش اور خراج دینا قبول
کرے اوسکو امن دیکر بجاے خود بحال رکہو اور جو نافرمانی کرے اوسکا
ملک اور مال اوس تاراج کرو اور یہان سے بخاطر جمع فارغ ہو کر واسطے
تسخیر قلعہ الجہ کے سعے کرے بعد رخصت امیر زادہ میرانشاہ کے فرامین بنام
حکام ممالک محروسہ کے اس مضمون کے لکہوا کر لشکر تیا اجزا ر تمام ممالک
محروسہ سے آراستہ کر کے ہمارے پاس روانہ کرو ہمت قاصدان تیز رفتار
ممالک محروسہ کو روانہ کیے اور مین صحرای موس سے الدباق کے طرف چلا
اسعرصہ مین یہہ خبر آئے کہ عورتین حرم کے سرایملک خانم اور تومان اغا
اور تمام خواتین جو سلطانیہ مین تعین موافق حکم کے زمستان سلطانیہ مین تیر کر کے
آتے ہین مین نے امیر زادہ شاہرخ کو واسطے استقبال کے بہیجا امیر زادہ جو تہی
ان سو ضع مزید مین جا ملا اور مین کنارہ دریاے اخلاط کے فروکش ہوا
تا وآن حاکم عادل جو قدیم سے اخلاص مند تہا اب مع پیشکش لائق حاضر
ہوا مین نے اوسکو ممتاز کر کے اوسکے ولایت بطور جاگیر کے عنایت کے
تا وآن نے عرض کیا کہ اس صحرا مین بہت شکار ہے روز سہ شنبہ دیم ماہ

۵۹۸ کہ زشت میں جاکر دشمنوں سے مل جاوے مجکو یہہ سنکر غصہ آیا کہ با وجود اتنے عنایات
کیے کہ اوسکو کس رتبہ پر کردیا ہے پہر وہ یہہ خیالات فاسد دلمین رکہتا ہے تو
صوفیے کو مین نے روبرو بلاکر سبب اس ارادہ باطل کا پوچہا کہ با وجودیکہ تجہسے
چند بار خطا ہوئے پر مین نے بلحاظ اپنے تربیت کے تقصیر معاف کردیے پہر
یہہ فتنہ انگیزی تیرے دلمین ہے چونکہ تو صوفیے صاحب جرئت نہین تہا جواب صاف
نہ دے سکا اور ارادہ دلے کا اقرار کیا اوسکو مین نے معہ فرزندان قید کردیا
اور جو لوگ اوسکے ساتھہ اس امر مین متفق ہوگئے تھے اونکو قتل کیا تاکہ فتنہ ور نکو
عبرت ہووے جب مین اس منزل سے کوچ کرکے مرغزار مہروان مین نازل ہوا
تو حکام اور والے کوتوال شہرون اور قصبون اور قلعون اوس نواحی کے
دور اندیشی کرکے پیشکش اور تحفے لیکر حاضر ہوئے اور مطیع ہوگئے اور سب نے
یہہ قبول کیا کہ خراج اپنے ممالک کا خزانہ عامرہ مین داخل کرتے رہینگے مین نے
اونکو نوازش بادشاہانہ سے سربلند کرکے اونکے جگہ اونکو عنایت کیے اور مرغزار
مہروان سے سوار ہوکر موضع میارفارقین اور تامان اور اسامین کے رستہ سے
بڑہ کر مقام کیا وہان یہہ سنا کہ آگے رستے تنگ اور گہاٹیان بلند اور زمین
اونچی نیچی ہے میرے دلمین یہہ آیا کہ لشکر عظیم ہمراہ ہے اگر تنگ رستے کو چلینگے تو لوگونکو
تکلیف ہوویگی بہتر یہہ ہے کہ افواج راہ دست چپ اور دست راست سے
بہی روانہ کیے جاوین کہ سب صحرا موش مین جمع ہون آخر یہہ تجویز کرکے امیرزادہ
میرانشاہ کو معہ افواج دست راست کے روانہ کیا کہ تلیس کے رستہ سے المناد
امیرزادہ محمد سلطان کو معہ افواج دست چپ کے چاپجور کے رستہ سے روانہ
کیا اور امیرزادہ شاہرخ کو ہمراہ لیکر میں اس کے رستہ کو متوجہ ہوا رستہ

ہین اور دیوارین نہایت بلند اور برسر دیوار دونو طرف ایک دیوار بقد آدم
بلند بنائیے اوس دیوار پر دونو طرف کنگرہ بنائی ہین درمیان اوس دیوار کنگرہ
دار کا اتنا کشادہ ہیے کہ دو سوار برابر برابر چلے جاوین اور اسکے دو طبقہ
بنائیے ہین بارش اور موسم گرما مین تو طبقہ پائین مین سے جنگ کرتے ہین اور موسم
مین اوپر کے طبقہ مین سے لڑتے ہین اور برج نہایت بلند بنائے ہین دو دو برج مین
پندرہ گز کا فاصلہ ہے اور قلعہ کے اندر دو بڑے چشمہ پتھر مین سے جہرتے
ہین جسقدر پانی حاجت سے زیادہ ہوتا ہے وہ قلعہ سے باہر چلا جاتا ہے اور
کئی باغ میوہ دار کہ اہل قلعہ کسی بندہ کے محتاج نہین رہتے اور کسی بادشاہ
شوکت ور نے اس قلعہ کو مفتوح نہین کیا اور نہ کسی نسخہ تاریخ مین حکایت
اسکے تسخیر کی نظر آئی ہے کہ ابتداء اسلام مین خالد ولید رضی اللہ عنہ نے اس
ولایت کے تسخیر کو آکر اس قلعہ کا محاصرہ مدت تک رکھا آخر کو جس رستہ
سے کہ پانی چشمون کا قلعہ سے باہر گرتا ہے ایک جماعت نے قلعہ کے اندر گہس
کر مسخر کر لیا یہہ حال سنکر میرے دل مین یہہ آیا کہ انشاء اللہ تعالے اس قلعہ کو
مسخر کرونگا اوس روز لڑائی موقوف کرکے یہہ حکم دیا کہ سپاہ خیمون مین
آرام کرین صبحدم مستعد جنگ ہوکر قلعہ کے تسخیر کو متوجہ ہووین مین بہے اپنے
بارگاہ کو چلا آیا اور فوج کو رخصت کیا رات آرام سے کاٹی صبحدم امراء
درگاہ مین حاضر ہوئے اور کسی یہہ مشورہ ہوا کہ تسخیر اس قلعہ کے سواے نقب
کے اور کچہہ خیال مین نہین آتے تمام امراء نے یہہ صلاح پسند کر کے آفرین کہے
اور حسب الامر بادار کو اس قلعہ کو متوجہ ہوئے اور ڈہال سر پر اور رسائی
مہیہ کرکے قلعہ پر یورش کے اور تیر بارانی شروع کئے اہل قلعہ بہی بہتر اور

تیمور نے

۸۲۵ھ میں جو کچھ فوج لیکر سپاہ کو میرانشاہ
اپنا لشکر وہاں دیکھکر امیرزادہ میرانشاہ کو ساتھ لیکر
کو پیشتر روانہ کیا اور امیرزادہ
سے اور امیرزادہ محمد سلطان کو میران کے پیچھے
پہلے چلے کنارہ دریا سے
فوج کو ساتھ لیکر راہ شوستر سے روانہ ہوکر پہنچے
کنارہ دریا دجلہ سے
پہنچا اور امیرزادہ میرانشاہ کو بھی فرمان لکھا کہ دریا
سے پار [illegible] کر [illegible] اور [illegible] سے دریا کی
سے آب کے جانب اوس [illegible] آب ہوا ازبسکہ پیدا
کو اتر کر ایک سبزہ زار میں مقام کیا [illegible] آیا کہ یہاں سے
[illegible] راستہ سے [illegible] آیا
اور امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ محمد سلطان
طرف چلوں [illegible] امیرزادہ [illegible] کردیا
لے آئے کہ [illegible] تمام [illegible] زمین کو [illegible] اس دیار کے بجا
[illegible] تھا [illegible] شہر جا [illegible] آئے اوس دیار کے
استحکام قلعہ کے باغی ہوگئے اس حقیقت سے مطلع ہوکر امیر جہانشاہ
[illegible] راستہ جلد روانہ کیا اور [illegible] کنارہ
کے جانب [illegible] ایک رات [illegible] شہر جامع [illegible] دجلہ کے کنارے
پہنچا دریا سے دجلہ [illegible] پایاب تھا [illegible] تمام لشکر
[illegible] شروع کیے اور پھر
فرمایا کہ [illegible] وغیرہ [illegible] بجالانے
لشکر گرد قلعہ کے اترا [illegible] امیرزادہ [illegible] بارگاہ
[illegible] قلعہ کو دیکھا [illegible] مستحکم
جب [illegible] قلعہ کو [illegible] ہزار
اور جو لوگ [illegible] معلوم ہوا [illegible] کیا
شہر [illegible] ہوگئے [illegible] چلے گئے
[illegible]

سکا نوئین ارام کرکے صبحدم پہر قلعہ کے تسخیر پر متوجہ ہوئے ہر یک طرف سے بہادر
چہر گئے اور جو مخالف کہ کوہ اور درہ اور پہترون مین پوشیدہ تہے سب کو مع
مال اسباب پکڑ لائے اہل قلعہ ہمارے سپاہ کے یہہ شجاعت دیکہہ کر ڈر گئے اور دو
اونین سے پکار کیا الامان کہتی نکلے مین نے اونکے فریاد سنکر اونکو امن دیا کہ کل ہمراہ برا
سلطان عیسے کے ملازمت کرنا بعد توثیق عہد کے سپاہ کو جنگ سے منع کرکے اپنے بارگاہ
کو چلا آیا اگلے دن وہ بہت پیشکش اور گہوڑے راہوار لیکر درگاہ مین معرفت ارکان
دولت کے حاضر ہوئے اور خراج قبول کر لیا کہ ہر سال خزانہ عامرہ مین داخل کرتے
رہینگے اوسوقت اہل حرم کے پاس سے مژدہ اور نوشتہ سرایملک اغا کا سلطانیہ
سے آیا اللہ تعالے نے امیرزادہ شاہرخ کو انیسوین تاریخ جمادالاول ۷۹۶ سات
سو چہیانوین کے اتوار کے
دن فرزند عطا کیا ہے مین اس بشارت سے
نہایت مسرور ہوا اور میرے زبان پر لفظ الغ بنکر سے شکر جاری ہوا اس مناسبت
سے اوسکا نام الغ بیگ رکہا اور منجمون سے اوسکا طالع دریافت کیا تو بعد
حساب کے یہہ عرض کیا کہ طالع اسد پر جسکا صاحب افتاب ہے پیدا ہوا ہے
اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ عظیم الشان ہوویگا اور چونکہ افتاب برج
حمل مین ہے کہ اوسکا وہ خانہ شرف ہے علم سے بہرہ مند ہوویگا یہہ سنکر نہایت خوش
ہوکر جشن مرتب کیا اور خیرات بہت محتاجون کو تقسیم کیے اور اہل قلعہ کے
طرف سے جو مجکو غصہ تہا وہ سب جاتا رہا اس شکرانہ مین اونکے سب خطائین
معاف کرکے جو مال خراج اونہونے قبول کیا تہا وہ بخشدیا اور ولایت ماردین
کے قلعہ اور شہر سلطان صالح برادر سلطان عیسی کو عطا کرکے سند لکہہ دیے پہر وہانکے
انتظام سے فارغ ہوکر پیر کے دن بیسوین تاریخ ماردین سے ایسر کیطرف کوچ

تیمور سے جیسے

اوسکو بیچ مین بیٹے کو چھوڑ دیا اور جو ہتیار سے درکار تھا وہ بھی [illegible] جمعہ کے دن [illegible]
شہر کو روانہ ہو کر امیرزادہ میرانشاہ کو معہ فوج آگے روانہ کیا تاکہ احتشام ازراہ [illegible]
جو اوس کوہستان مین ہون تاراج کرے امیرزادہ نے حسب الامر غنیمت بیشمار حاصل
کیے مین منگل کے دن بارھوین جمادی الاخر کو شہر باندین مین جو متصل کوہ ہے نازل
ہوا اور سپاہ کو گرد قلعہ کے طناب اوتارا چونکہ دن آخر ہوا تھا حکم دیا کہ سپاہ شب
کو اپنے خیمے مین ہوشیار رہے صبحدم کوس جنگ بجا شروع ہوا اور امرای
اور سردار تومانات مع افواج آراستہ حصار کی طرف متوجہ ہوئے اور اہل شہر
اور سلطان عیسے کے سپاہ بھی قتال مین مشغول ہوئے بہادر مثال شیر مست کے
حملہ آور ہوئے اور حسب الامر شبا شب نردبان تیار ہوئے افواج قاہرہ [illegible]
اطراف اور جوانب سے قلعہ شہر پر جمع ہوگئے اور نردبان لگا کر شہر پناہ [illegible]
ہوئے اہل شہر کے کوشش مفید نہوئے شہر مسخر ہوگیا اور مخالف بہاگ کر قلعہ
ارک مین جو کوہ بلند پر نہایت مستحکم بنا تہا گھس گئے اور سعد وقت کہ سپاہ نے شہر
کو مسخر کرکے مخالف کا تعاقب کیا اور بہت دشمن مقتول ہوگئے اور بہت سے [illegible]
مرگئے اور بچے بہت اطفال گہوڑوں کے سم تلے تلف ہوگئے اور کچھ [illegible]
خریشا غنیمت ہاتھ لگے جب یہ دشمن بچے کچھے جا کر قلعہ مین متحصن ہوگئے تو امراء قلعہ
کا ایک رستہ نہایت تنگ تہا اور مقدار ایک چھکے پانی قلعہ مین گرتا تہا امرا
بلا مسد تومانات پہاڑ پر چڑھ کر جنگ شروع کیے اہل قلعہ پتھر پہاڑ مین سے لیکر قلعہ
گیا اور پیر کو بارہ چڑھتے تھے [illegible] سپاہ کو پہنچا [illegible] سنگ [illegible] پہنچے تھے اور سعد [illegible] شام
تک جنگ رہی [illegible] قلعہ شیشا نام بنا ہوا [illegible]
کیے صدوح شہر اور بیشین کا تھا پہلے دن مسخر ہوا سپاہ حسب الامر شب [illegible]

۶۲۲ لوٹکر ملک اعزالدین کے پاس کہ وہ بہی باغی ہوا ہے چلا گیا یہہ خبر سنکر اسلیے الزام کے کہ تو حضور مین قاعدہ اطاعت کا کر گیا تہا دو دفعہ آدمی اعزالدین کے پاس بہیجا کہ اوس شیخ کو جسنے یہہ حرکت کی ہے قید کر کے حضور مین روانہ کرو لیکن اونسنے بلحاظ استحکام قلعہ اور کثرت سپاہ اور پانی شط دریا کے مغرور ہو کر قبول نکیا مجکو غصہ آیا خیر دین جا دالاول کو پیر کے دن اسباب زوائد چہوڑکر جزیرہ کے طرف روانہ ہوا اور میرے دلمین یہہ آیا کہ اگر گرم گہا و شب بشب چلا جاؤن تو انشاالله تعالی اوسکو خواب مرگ مین جا پکڑتا ہون اور اگر توقف کرون تو ممکن ہے کہ وہ مستحکم اور کار دراز ہو جاوے جاتے جاتے دجلہ پر پہنچا اور لشکر لوگ سہارے دجلہ کو عبور کرکے رات تیرکے اور صبحدم ناگہان اوسپر خواب مرگ مین جا پہنچا اور سپاہ نے قتل اور غارت شروع کیے ملک اعزالدین بہاگتے کو ایک بہادر نے پہچان کر پکڑ لیا اوس آشوب مین اوسکو شکنجہ کر کے بہت سا کچہہ لیکر چہوڑ دیا لاچار خستہ حال بہزار محنت کشتی طرف بہاگ گیا اور وہی دن اوسکے دو تین قلعہ اور مسخر کیے اور تمام ایل اور حشم اوسکا تاراج ہو گیا ستر گوسپند اور مال اسباب بیقیاس حاصل ہوا اور ولایت جزیرہ کو فتح کر کے جمعرات کے دن سولوین تاریخ سالا و قفاثا مراجعت کی اوس غنایم کو دو رات دن کے عرصہ مین چالیس کشتیون پر کو دجلہ سے اوتار کر اپنے فرودگاہ مین پہنچا یا بعد جمعیت خاطر کے ملک اعزالدین اور ولایت جزیرہ کے مفدہ سے میرے ذہن میں آیا کہ مردم شہر اور قلعہ ماردین کے اب غافل ہو نگے صلاح یہہ ہے کہ ماردین پر ترکتاز کرون اور موسم بہار آگیا تہا تمام دشت سبز تہا حسب الحکم تمام لشکر خورد و بزرگ شبا شب ایک منزل جا کر شان لشکر کے دیکہے جو پیادہ

اگر میرا لشکر تمہارے پاس آئے تو اعتبار نکرنا جب سلطان عیسیٰ کا
معلوم ہوا تو میں نے اوسکو قید کیا اور اسوقت میرا ارادہ ہوا کہ قلعہ کا محاصرہ
کروں لیکن اوس میں بہہ صلاح معلوم ہوئی کہ میرا لشکر بیشمار ہے اور زمستان آخر ہوا
اگر محاصرہ میں طول کھینچا نہیں ہے اگر میں اب اوس قلعہ مستحکم کا محاصرہ کرتا ہوں تو
گھوڑے اور اونٹ لشکر کے سب تلف ہو جاوینگے توفیق الہی سے قلعہ میرے ہاتھ آئیگا
چند روز بعد یہ محاصرہ کرونگا اسلئے قلعہ کے تسخیر پر توجہ نکی اور وہاں سے
کوچ روانہ ہوا منگل کے دن اٹھویں تاریخ ربیع الثانی کے سمرقند سے کرکی راہ
اور نویں تاریخ بدہ کو استیج کی طرف متوجہ ہوا اور گیارہویں تاریخ جمعہ کے
آندھی اور کیچڑ آ گئے اور کوچ کے آہستہ آہستہ زیادہ ہو کر بارش شدت سے
پھر اس شدت سے برسا کہ میں نے عمر بھر ایسا نہیں دیکھا تھا وہانکے زمین بہت
خراب تھے گھوڑے بھی بارش میں ایسی دلدل ہو جاتے تھے کہ گھوڑے اونٹ
دہس جاتے تھے مشکل ہوا کہ وہاں سے کوچ کروں بہرحال کئی دن کے بعد اوس
کو آگے جاکر اترا اکثر لشکر سے خیمہ وہاں چھوڑ کر پیادہ ہزار محنت سے ہمارے پاس
آئے اونٹ خچر قطار قطار دلدل میں دہس کر رہ گئے اور بہت گھوڑے
اور امرا نوادرات بچا کر تمام باہر آتے تھے ایک ہفتے تک اسی آفت
میں مبتلا رہے دسویں تاریخ ماہ جمادی الثانی کے جمعہ کو اوس محنت سے نکل
پاکر ایک سبزہ زار میں لشکرگاہ کیا بعد آنے تمام لشکر کے وہاں سے موصل کو
طرف روانہ ہوا اور بعضے نفیس نفیس سوغات واسطے اہل حرم کی
سو بھیجے تھے اسی منزل میں یہہ خبر آئی کہ شیخ تمام شیدایان صفت کہ ملک اعزالدین
جزیرہ کے ساتھ موضع جلبک میں ملازمت کو آیا تھا وہ سرگشتہ بخت تمام

۵۲۰ نہایت قابل جو سطوت شاہے سی مملکت حاصل کرسکتا تہا اور امور عظیم اوس سے
عمل مین آئے تہی چالیس برس کے عمر مین مرگیا باوجود اسکے مین نے جزع فزع نکیے
اور رضا ئے الہی پر راضے ہو کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہ کر صبر کیا اور اوسے
دم فرمان معذرت کا امیرزادہ پیر محمد کو لکہا اور اوسکو اوسکے باپ کے جگہ سولہ
برس کے عمر مین مملکت فارس کے حکومت پر کر دیا اور اوج قراہادر کو فرمان
دیکر روانہ کیا کہ جلد امیرزادہ کے پاس جاکر امیر یزوے بیگ اور امیر بر
پسر امیر جاکو معہ لشکر توشقال کے حضور مین روانہ کرکے امیرزادہ کو معہ
لشکر اوسکے باپ کے شیراز مین لیجاکر آپ اوسکے خدمت مین حاضر رہے اوج
قراہادر نے حسب الحکم خرما تومین امیرزادہ کے پاس جاکر حکم کے موافق عمل
کیا اور نعش امیرزادہ کے شیراز سے کش مین جہان ہمارا باپ امیر طراغا اور
امیرزادہ جہانگیر مدفون تہا وہان دفن کرا دیے اور سوگ سے نکلکر خیرات
فقرا کو تقسیم کیے اور مجلس کے سلطان عیسی والے ماردین نے آکر واسطے
تحصیل خراج مقبولہ کے محصل طلب کیے تاکہ شہر مین جاکر وصول کرلین مین نے
اوسکے التماس کے موافق تحصیلدار تعین کر دیا اور اہل لشکر واسطے خرید فروخت
کے شہر کو چلے اور باشندہ شہر نے شاہ شجاع کے اتفاق سے ہجوم کرکے مردم
لشکر کو شہر کے آنے اور خرید فروخت سے منع کیا ایسین شور غل مچا اور
خبر ہم تک آئے مین نے سلطان عیسی کو بلا کر سبب دنگہ کا پوچہا اوسنے مضطر
ہو کر جواب دیا کہ مجکو خبر نہین ہے بعد تحقیق کے یہہ معلوم ہوا کہ سلطان عیسے
جب ملازمت کے لیے روانہ ہوا تو اپنے خویش و برادر سے سفارش
کر آیا تہا کہ مین اپنے جان شہر اور قلعہ پر فدا کیے جاتا ہون تم ہرگز قلعہ

[illegible]

امیرزادہ [illegible]

[illegible]

[illegible] امیرزادہ [illegible]

[illegible] امیرزادہ [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

امیرزادہ [illegible]

[illegible] امیرزادہ [illegible] اور قلعہ [illegible]

[illegible] امیرزادہ [illegible]

[illegible] اس حال سے اطلاع [illegible]

لیا امیرزادہ [illegible] اور [illegible] حال [illegible]

منزل میں آئے تو تمام امرا حیران ہوئے اور [illegible] امیرزادہ

آخر [illegible] اور [illegible]

بیان کیے اور [illegible] دکھلائے اگرچہ [illegible] کیونکہ ایسا

[illegible] نہایت متالم ہوا اور اس حال سے دل پر تاثیر ہوئی

۸۱۸ کا سلطان عیسی والیے ماردین کے پاس لگیا تہا آکر ظاہر کیا کہ اوسنے حاضر ہونے
مین مہلت کے معلوم نہین کہ آئیگا مجھے مناسب یہہ معلوم ہوا کہ خلاف داب سلطنت
کے ہے کہ تابع کو مملکت کے اندر سلامت چہوڑکر آگے جاؤن

ذکر توجہ کا قلعہ ماردین کیطرف

جمعرات کے دن چہبیسوین ربیع الاول کو ماردین کیطرف مراجعت کے بعد پہلے ایک
منزل کے سلطان عیسی والیے ماردین رنہونے طایع ہے موپیشکش ملازمت مین
حاضر ہوا اور حاکم با شمن بہی بہایت فروتنے کے ساتہہ حاضر ہوا اور یہہ سب
ملازمون مین منتظم ہوئیے اور اسہی منزل مین اہل حرم چنیا ملک اغا اور دلشاد
آغا نے جو پیچہے آہستہ آہستہ آتے تہے پنتیسوین دن اسباب سے آگے بڑہ کر ملاقات
کے اور اسباب سامان سبہے ماردین سے ایک منزل اسطرف کو آگیا تہا جب مین
موضع جلیک مین سات کوس ماردین سے آکر اترا تو حاکم جزیرہ کا ملک اعزالدین
بہی مع پیشکش حاضر ہوا مین نے اوسکو مستمال کرکے رخصت کیا اور سلطان عیسے
حاکم ماردین میرے توجہ کے خبر سنکر حیران ہوا اسوا ہے اطاعت اور خدمتگاری
کے کچہہ نبا قلعہ مین سے پیشکش گہوڑے رہوار زرین زین اور نفیس تحفے لیکر معرفت
امرا کے بعد عفو تقصیرات کے زمین بوس ہوا اور جو پیشکش لایا تہا اٹہائیسوین
ربیع الاول کو پیش نظر کیئے بعد عفو تقصیرات کے اوسکو منظور نظر کرکے خلعت
خاص اور کمر زر اور اسپ تو پچاتے دیکر ممتاز کیا اور وہان سے سوار ہوکر
دامن کوہ مین حوالیے ماردین کے لشکر گاہ کیا جب مین بغداد سے اسطرف
دیار بکر کے عازم ہوا تہا فرمان طلبے کا بنام امیرزادہ عمر شیخ کے حکومت نے
واسطے انضباط ممالک فارس کے چہوڑا تہا پہنچا تہا جب میا یہہ فرمان

۱۶ اوسنے نثار کیا وہ دعا اور ثنا کرنے لگے مجکو اونکا اخلاص پسند آیا زر اور جواہر اور
اجناس نفیس اونکے عورتون کو اپنے دیے کہ اپنی بیٹیون کا بیاہ اور لڑکیون کا جہیز مرتب
کر لیں اور اس منزل سے کوچ کرکے بدہ کوار دبیل مین مقام کیا وہانکے حاکم شیخ علی نے
جو قلعہ تکریت کی محافظت مین آکر رکاب مین حاضر تہا حشن کیا اور پیشکش لائق دیا حمراۃ
کو پہر سوار ہو کر کنارہ آب اختیار کے مقام کیا جمعہ کو اس دریا کو پیر کر موصل مین پہنچا
اور تربت واسطے زیارت روضہ حضرت یونس اور حضرت جرجیس پیغامبر علیہما السلام
کے گیا بعد فاتحہ کے اونکے روح پاک سے ہمت طلب کی اور دس ہزار دینار کبکی خیرات
تا کہ قبر شریف پر گنبد عالی تیار کرین اور فقراء کو خیرات دیے امیرزادہ میرانشاہ
کو واسطے ضبط ایل الوس کے آگے گیا تہا سب کو مطیع کرکے اور پیشکش لیکر اس
منزل مین آگیا اور پیر علی موصل کے حاکم نے ضیافت لائق مرتبہ کے اور پیشکش بہت
نذر کیے اگلے دن موصل سے قلعہ وحا کیطرف متوجہ ہوا اوسوقت سلطان عیسی نے
ماردین سے ایلچی بہیجا کہ مین بندہ خدمتگار رہون جو حکم ہو وہ تعمیل کرون جب حوالے
ماردین مین لشکرگاہ ہوا تو مین اوسکو مطیع جانتا تہا اوسکو یہہ فرمان لکہا کہ جونکہ
ہمکو اب تسخیر ولایت مصر اور ممالک شام کے منظور ہے اگر پیچہے سے معہ لشکر آکر اردوے
عالی مین ملحق ہو تو موافق حوصلہ اور رای عالی کے سرفرازی حاصل ہو دیگی اور مین
یہہ فرمان روانہ کرتے ہے وہانسے بموضع راس العین مین پہنچا اوسوقت یہہ سنا
کہ ایل اور الوسات ولایت حسین ترکمان قراقویلو کے اس نواحے مین ہین مین نے
افواج دست راست کو حکم دیا کہ ایل والوس ترکمان پر ترکتاز کیا اور افواج
دست چپ کو حکم دیا کہ اونکے ولایت مواضع پر ایلغار کرکے زراعت اور
غلہ اوس ولایت کا تاراج کرکے بردہ اور اسیر بیشمار لائے اور ایل الوس حسین ترکمان

۵ مین لباط بوس ہوئے اور مبارکباد فتح قلعہ تکریت کے دی مین نے امرار اور امیر زادون کو آفرین کیے اور انعام دیئے

ذکر مجلس کا بعد تسخیر ممالک عراق کے

ممالک عراق اور عرب کے تسخیر سے فارغ ہو کر جشن عظیم مرتب کیا اور فرامین بنام حکام شہرون ممالک عراق اور عرب کے اور روسا ایل اور الوسات اور احتشام ترکانو نکے جیسی آق قونلو اور قرا قونلو وغیرہ اسمضمون کے لکھوائے کہ چونکہ تم ہر یک اب تک اس مملکت مین بدون بادشاہ کے مستقل صاحب ملکت رہیے ہو جو چاہا سو کیا اب تمام ممالک عراق اور عرب ہمارے قبضہ مین آیا ہے تو جس شخص کو اپنا مال جان ناموس دوست ہے تو وہ اطاعت حضور کے اور خراج قبول کرے اور کسی مسلمان اور مسافر اور سوداگر کو نہ ستائے اور درگاہ مین حاضر ہو کر نوازش بادشاہے سے ممتاز ہو اور جو شخص اسکے خلاف کریگا پہر جو اوسپر صدمہ آویگا اوسکے شامت سے ہے یہہ فرامین لکھوا کر اطراف اور جوانب کو روانہ کیے پہر جو شخص عقل کے رہنمائے سے مطیع ہوا اوسنے آرام پایا اور جو مخالف اوسنے سزا پائے اور اوسکا مال اسباب تلف ہوا او سوقت امیر عثمان جو زخمی بغداد مین رنجیدہ تہا حاضر ہوا

ذکر عزیمت دیار بکر اور ممالک مصر اور شام کے تسخیر کا

اسعرصہ مین میرے دلمین یہہ آیا کہ واسطے تسخیر دیار بکر اور ممالک مصر اور شام اور انوس نوا بچے کے ابہی عزم کیا چاہیے اس عزم پر تیار ہو کر جوقہ

کیا اور چونکہ امرا کو فوج فوج دار السلام بغداد سے ممالک عراق اور عرب کے اطراف
پر روانہ کیا تھا وہ ہر یک طرف کو جا کر ربط ضبط مین مشغول تھی اور امیرزادہ محمد
سلطان کنارہ کنارہ شط کے ولایت واسط کو چلا گیا تھا اور دشت اور دریا
مین جو شہر یا قریہ یا قلعہ یا الوس تھا جیسی بصرہ اور واسط اوسکو ضبط کیا اور
سوا اسکے اور کار اقلیم کے پھر جو تابع ہو گیا اوس سے پیشکش اور تحفے لیے اور جسنے
نافرمانی کی اوسکو بیخ و بن سے برباد کیا اور اونکا مال اسباب گلہ رمہ لوٹ کر زن
فرزند اسیر کر لیے اور داروغہ ہر یک شہر اور قلعہ مین چھوڑ کر بخاطر جمع حضور
مین آیا اور امیرزادہ میران شاہ بصرہ مین تھا اور امرا جیسی [illegible]
اوغا اور امیر شمس الدین پسر امیر عباس اور غیاث الدین ترخان دریا [illegible]
کو اتر کر اودہر چلے گئے تھے اور شیخ تیمور اور مبشر بہادر اور ارغون شاہ مع
افواج آراستہ ایک طرف اور امیر یادگار برلاس اور امیر جہانشاہ جاکو [illegible]
سونک گران اور طرف کو اور سید محمد درویش برلاس اور شیخ علی برغوسی اور [illegible]
متفق ہو کر ایک اور طرف کو گئے تھے اور جو شخص جس طرف کو گیا تھا اوسنے
کار بار حسب مراد اور اوس نواحے کو مطیع کیا اور پیشکش اون سے لیا اور
نافرمانکو لوٹ لاٹ کر مستاصل کیا اور ساکنین صحرا کو کہ اعراب وہان کے
رستہ مکہ اور مدینہ کا مارتے تھے کوئی قافلہ اونکے ہاتھ سے سلامت نہین جاتا تھا
بیخ و بن سے برباد کر کے اوس صحرا کو چورون سے پاک کر دیا اور امیرزادہ
میران شاہ طوک سربدال کو مع فوج بصرہ مین حاکم کر کے شط العرب کے
طرف سے امیرزادہ محمد سلطان سے آ ملا اور تمام اور امرا جو اطراف کو
گئے ہوئے تھے سالم و غانم امیرزادون سے آ ملے بعد سبب جمع ہو کر مع فوج حضرت

۵۱۲ وہ لکڑیان جلکر آگ سے جگہ سے قلعہ گر گیا اور جو برج تبق صوفیے نے خالی کیا تہا وہ بہی
گر گیا اور بیس آدمی دشمن اوسکے تلے دب گئے اب بہادرون نے مہینے دلاوری
سے چارطرف ہجوم کیا اور مخالف سپر اور تختے لیکر مدافعت کرنیکے خوب لڑائیے ہوئی
اوسوقت مین نیجے جو دیوارین قایم تہین وہان بہی آگ لگوا دیے جمیع امرا نے ہے آکر اجازت
طلب کیے کہ ہم قلعہ مین جاکر دشمنون کو ہلاک کرین چونکہ بنیاد تمام قلعہ کے خالی تہے اسلیے مین
اوسکے تمام گرنے کا منتظر تہا اونکو مین نے اجازت ندیے اس توقع پر کہ قلعہ خود بخود خاک
مین برابر ہوجا دیے جب اہل حصار نے تنگ ہوکر اپنے موت ظاہر دیکہے تو عاجزی
شروع کیے اور لوگون کو وسیلہ کیا کہ اب آکر ہم ملازمت کرنے ہین مین نے اونکی بات
پر التفات نکیا اور یہہ کہا کہ امیر حسین آئیے یا نہ آئی توفیق الہی سے مین قلعہ مسخر کرونگا
سپاہ یہہ بات سنکر قلعہ مین گہس گئے اور بعد قتل اور نہب کے امیر حسین کو اور جو قلعہ
مین تہا شکین باندہ لائیے بعد تسخیر قلعہ اور سیر سے قلعہ والو نیکے مینے رعایا کو سپاہ کے قید
جدا کرایا اور سپاہ کو واسطے قتل کے تومانات پر تقسیم کردیا اور بعد قتل کے اونکے
سرون کے جن رستون پر وہ نذر دیے ابدر رہزنی کیا کرتے تہے منارے بنواد ئے
پہر فتح پیر کے دن بیسوین اس ماہ کو سیر ہوئیے اور قلعہ کے اکثر دیوارین گراکر خاک
مین ملادین اور کچہہ ٹکڑا دیوار کا باقی رکہا تاکہ بعد مدت دراز کے دیکہنے والے
استحکام قلعہ کا معلوم کرین پہر بخاطر جمع اس سرزمین کو مفسدون سے پاک کرکے
ہفتہ کے دن غرہ ماہ صفر کو موضع حربے کی طرف روانہ ہوا حربے مین جاکر یہہ
سنا کہ اس جنگل مین شکار بہت ہے وہان امرا اور سپاہ نے شکار قمرغہ کیے
تیار سے کرائی پہر مین سوار ہوکر آہو گوزن گورخر بہت شکار کیے اور سب کو
شکار کا حکم عام دیا سب نے بیشمار شکار کیا شکار سے فارغ ہوکر بارگاہ مین نزول

یہہ کہا کہ مین نے یہہ نذر مانی ہے کہ قلعہ لیکر ویران کر دونگا اور مجکو لازم ہے کہ
قلعے سے باہر آکر ملازمت کرے اور قلعہ حوالہ کرے جب وہ شخص پہر کر گیا تو اوسکے
دن نہایت انکسار سے ایک آدمی امیرزادہ شاہرخ کے پاس بہیجا تاکہ اوس سے
یہہ التماس کرے کہ میرا بہائی خوف کا مارا قلعے سے باہر نہین آسکتا امیرزادہ نے بلحاظ
اوسکے تضرع کے حضور مین آکر یہہ حال عرض کیا مین نے کہا جبتک وہ آپ آکر
ملازمت [illegible] افعال ناشایستہ سے توبہ نہین کرتا مین بہی اوسکی خطا معاف نہین کرتا
پہر امیر حسین کے بہائی کو رخصت کر دیا اوسنے جاکر امیر حسین سے سب بیان کیا اور اونہون نے
یہہ مشورہ کیا کہ ہم مدت سے دزدی اور رہزنی کرتے ہین اور تابع کسیکے نہین ہین
اب اگر امیر سے ملازمت کرین تو یہہ سوداگر جنکو ہمنے لوٹا ہے اور وارثان مقتولان
آکر ہمارے فریاد امیر سے کرینگے داد چاہینگے اور امیر عدالت ورزی سے مال دلوادے
اور خون کا جواب مانگے تو ہم اس سے عہدہ برآ نہین ہونگے اور ہمارے سر سے مال سے بار
جاوینگے اور اور حیدر اور بہرام جو اونکے ہمراہ تہی اس گفتگو مین شریک ہو گئے
امیر حسین نے یہ سا تصور کرکے جنگ پر مستعد ہوا مجکو مخالف کیا اور طبل جنگ بجاکر
غصہ آیا اوسی وقت اوسیطرح سے مین نے حکم دیا کہ کوس اور کورکہ وغیرہ سب بجانے
شروع کرو اس آواز سے قلعہ والون کے جان پر صدمہ گذرا اور مین مورچال
پر ایک مکان مین بیٹہا چونکہ بنیاد قلعہ کے نالے کر کے لکڑیون پر تہام رکہا تہا
مین نے قلعے کو دور سے دیکہا تو بعضی جگہ سے دیوار قلعہ کے جو لکڑیکے سہارے
[illegible] گر پڑی تہی اور سپاہ انہون نے ہجوم کرکے اوس رخنہ کو لکڑے بہرتی
ہوکر مضبوط کر دیا اوسوقت مین نے تمام امرا کو کہلا بہیجا کہ جنگ پر مستعد
ہوکر بیلچون سے ایکبار لکڑیون کو جنکے سہارے سے قلعے کی دیوار تہی آگ لگا دو

۱۰ تومان طیخے کیے سی بوغا برلاس توکل اور یوسف جورہ دونوں ایک نقب پر پہر سونجک
اور قشون بوے بوغا اور شیخ دونوں ایک جگہ پہر خواجہ اصیل قیچے پہر شیخ درویش
البینے تہا اور امیرزادہ میران شاہ کے تومان مین سے امیر قطب الدین برادر امیر
قمرالدین جبہ کا اور احمد پسر سلطان شاہ اور توغلقیمور قوچین تینون ایک جگہ
بعد انکے حمزہ سلدوز اور حمزہ قطغو دونوں ایک جگہ پہر طاہر ساده تو دپہر دولت
خواجہ ارلات پہر امیرزادہ عمر سوید اور امیرزادہ پیر اوج قرا دونوں ایک جگہ
انکے پور محمد ارلات اور درویش بیگ دونوں ایک جگہ پہر یحیے پسر امیرزادہ خلیل
اور ابدے یزدی پسر بخشی اوزبک دونوں ایک جگہ بعد انکے قشون امیر عثمان جبکا
سہر دار تبلک قوچین تہا اور نوسقال امیر یادگار برلاس اور منگلے خواجہ اور
کیکچے بورچے اور علی یہہ سب ایک جگہ انکے بعد شیخ محمد پسر انکو تیمور اوسکے بعد امیر
شاہ ملک بہادر لجا بوغا پلکاچے اور آسن تیمور دونوں ایک بہادر شیر بہادر
علکہ تواچے کا پہر سید خواجہ پسر شیخ علے بہادر پہر امیر الہداد برادر امیر حاجے
سیف الدین کا اور امان شاہ دونوں ایک جگہ پہر شیخ علے قوچین اور لایم قوچین
اور استوے تینون ایک جگہ پہر تبق صوفی نے جنکے نقب کے سامنے بہار تہا اوراوسمین
سوراخ کیا پہر خواجہ مسعود سبزوار سے اسکے نقب مین بہی بہتر تہے پہر مراد بہادر
پسر ایلچے بوغا قوچین اور حاجے خداداد دجلہ کے اندر کشتے مین سوار ہوکر
نقب دیتے تہے یہہ سب امرا جنگے نام لیے ایک دوسرے کو دیکہہ کر کار کرتے تہے
اس ارادہ کہ ہریک اپنے نقب دوسرے سے پہلے پوری کر دے تہوڑے
دیر مین بنیاد دور قلعہ کے خالی ہو گئے امیر جستو قلعہ کا یہہ حال دیکہہ کر نحوا مس
ہوا اور معرفت معتبر آدمی کے عفو جرایم سے امن مانگا مین نے اوسکے

تیمور سے

تبھی سید خواجہ نے ایک برج کے نیچا و خالی کر کے اسی ساعت وہ برج گرا دیا اور
سپاہ جلادت شعار ہجوم کر کے اس برج کے رستے سے قلعہ میں گھس گئے اور دشمنوں
کو مار کر حصار بیرونی کو مسخر کر لیا اور سپاہی ہفت قلعہ اندرونی میں گھس گئے
اسکے امیر حسین کے دلیر آدمی بھی خوف کھا گیا اور امان کے لیے باہر آیا اور
جنگ جدال میں کوشش تمام مصروف ہوا اس وقت میں نے تمام امراء کو حکم دیا کہ
ہر ایک طرف نقب لگا کر بنیاد تمام قلعہ کے خالی کر دو سپاہ حسب الامر نقب لگانے
میں کوشش کرنے لگے اور جتنے دیوار قلعہ کے جس حصے میں آئے وہ وہاں درپئے
نقب کے ہوا بائیں طرف سے زمین کی قسمت اس طور سے تھی کہ اول تو یہاں کرک خان
جو کا سردار شیخ علی ارسلان تھا اور اسکے بعد پیر بادشاہ پوتا شیخ تیمور خان
کا اور بعد اسکے خواجہ علی پسر خواجہ یوسف اپردی اور پھر امیر الہداد
پسر امیر کوکل بہادر کا پھر امیر جلال الدین اور شمس الدین اور علی بہادر
تینوں ایک نقب پر تھے پھر سارق اغلان اور جلال الدین فیروز کوہی پھر
ایک نقب پر تھی پھر ادکار اندجو پھر لطف اللہ پسر بیان تیمور کا پھر حمزہ
بہادر پھر آدینہ بہادر قبلقہ اور شکر بیزدی پھر دونو ایک جگہ ان کے
بعد جلال باورچی اور سبان قوچین ایک نقب پر انکے نقب سے بہتر نکلا
شمشیر فرہاد پانچ گز سنگ خارا توڑ کر گذر گئے تھی بعد انکے شمس الدین
پسر اوچ قرا کا اور قوبلاق قوچین اور ابوالقاسم خویش امیر عباس کا
تینوں ایک نقب پر بعد انکے جہان ملک اور یوسف جلیل پسر تمانداز کا دونو
ایک نقب پر پھر خواجہ راستے اور غفور محمد دونو ایک جگہ اور تونان خواران
سے علی درویش برلاس اور شیخ حسن اور شاہ سعد اللہ تینوں ایک جگہ اور

۵۰۰ پیشکش اور تحفے لیکر ہمارے لشکر مین ملحق ہوئے بہر اونہونے معرفت ارکان دولت کے
ملازمت کیے اور پیشکش نذر کیے مین نے اونکو استمالت کیا اور جب سپاہ نے قلعہ کا محاصرہ
کرکے جنگ شروع کیے تو میرے بیت امیر حسین و اسکے کی قلعے مین بیٹھ گئے زبانے اپنے چھوٹے
بہائی کے یہہ عرض کیا کہ مین مطیع اور بجاے خدمتگار کے ہون مین نے اوسکے بہائی
کو تسلی دیکر رخصت کیا کہ تو جا کر اپنے بہائی امیر حسین سے کہہ دے کہ بے اندیشہ ملازمت
مین حاضر ہوا امیر حسین کے بہائی نے قلعہ مین جا کر میرا پیغام ادا کیا امیر حسین کے دلمین
ازبسکہ میرے طرف سے وہم بیٹھ گیا تہا لاچار جنگ پر مستعد ہوا مین نے سپاہ کو دلاسے
دیے کہ مردانگی سے قلعہ کا محاصرہ کرو اور ہر طرف عرادہ اور منجنیق نصب کر اسکے
نجار اور استادون نے ایکدن مین سب الات تیار کرکے پتہر مارنے شروع
کیئے اور مکانات اندر کے ویران کر دیئے محاصرہ سے تیسرے دن مغل کو اپنے بہیجا
اماکو قلعہ سے باہر بہیجا تاکہ خطائین بیٹے کے معاف کرائی اوسکے امانے کئی گہوڑے
اور پیشکش نذر کئی عرض کیا کہ امیر حسین نے عجز انکسار کے ساتھ یہہ عرض کیا ہے کہ مجکو طاقت
تہا دمت کے نہین ہے اور خوف کا مارا ملازمت کو حاضر نہین ہوسکتا اگر
رحمت شاہی سے مجکو معاف کرو تو اپنے بیٹے اور چھوٹے بہائی کو خدمت مین
روانہ کر دون مین نے امیر حسین کے ماسے کہا کہ تیرے بیٹے کی خطا اور خون تیرے بخشا
معاف کیا جا کر اوسکے تسلی کرنا کہ بے اندیشہ آکر ملازمت کرے اور عفو لطف
شاہی سے سربلند ہو اور اگر حاضر ہونے مین کچھہ تعلل کریگا تو خون کئی ہزار
آدمی کا جو قلعہ کے اندر ہین اوسکے گردن پر ہوویگا اوسکے ما نے رخصت ہوکر
جو سنا تہا وہ بیٹے سے کہا اتفاقاً اس حال مین جو نقب کہ قلعہ کے طرف تیار
ہوتی تہی نقب سید خواجہ پسر شیخ علی بہادر کے قلعہ تک جا پہنچے

تیمور کے

کا لیکر قلعہ تکریت کو چلے اسکے ملک [illegible] اور جو خراج تھا دیتے تھے [illegible]
لے لیا اور سپاہ کو تقسیم کر دیا اور امیر عثمان بہادر کو جو [illegible]
ہوا تھا [illegible] اہل و عیال کے چھوڑا اور [illegible] ایک [illegible]
[illegible] خزانہ [illegible] اور [illegible] اور میں آپ [illegible]
[illegible] قلعہ تکریت کیطرف عزم کیا چونکہ [illegible] کا [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] دیے اور امیر زادہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے دن دریا کے [illegible] کے کنارے لشکر
گاہ کیا اور [illegible] کے دن سوار ہو کر [illegible] میں اترا اور [illegible] کے دن [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے دن موضع [illegible] منزل ہوئے اور غرہ ماہ محرم [illegible]
[illegible] سال [illegible] اور [illegible] سال [illegible]
[illegible] اترا اگلے دن [illegible] کوچ کرکے موضع [illegible] میں لشکرگاہ کیا اور [illegible]
دن [illegible] ایک شخص [illegible] سپاہ کا [illegible]
[illegible] کیا تھا اور [illegible] عرض کیا کہ [illegible]
[illegible] شیر [illegible] جب میں [illegible]
[illegible] باہر [illegible]
[illegible] شیر کو شکار کر [illegible] اگلے دن [illegible]
[illegible] میں آیا اور [illegible] آیا اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور لشکر
[illegible] مقام کیا [illegible]

جاتے جاتے رہین السلام آتے خاطر فراغ سے مسافر اور سوداگر تاکہ ہے مناسب نہایت و
بطور سفارت تہا ہنرمند اور فہیم مرد کو سادہ کو شیخ کرکے مہر گیا لکہا خط یہہ جب
بطور تحفے بعضے کرکے ہمراہ اوسکے اور مردانہ اور مرد دانا اور اوسکے حوالہ کیا اور سوقت
روانہ کیا مصر اور شام کیطرف دیکر بر وقت کے واسطے تحفے سوغات
سلطنت سامانیان نام تکریت قلعہ ایک مین عرب اور عراق ممالک کہ سنا یہہ نے مین
کے عہد مین نہایت استحکام کے ساتہہ زمین سنگ لاخ مین پتہر کا تراش کر بنایا ہے
اور خشت اور گچہ سے بنیاد رکہی ہے دریا سے دجلہ کے کنارہ پر واقع
ہے چنانچہ پانی دجلہ کا اوسکی دیوار تلے سے جاتا ہے اور اوسکے سردار
کا نام امیر حسین ہے جو چور اور مفسدون سے متفق ہو کر مسافرینا مصر اور شام
کو سلامت مال نہین بیجانے دیتا اس سبب سے مسلمان اپنے جان اور مال سے
اندیشہ مین ہین اور قلعہ ایسا مستحکم ہے کہ جبدن سے بنا ہے آج تک کسی بادشاہ
نے اوسکو تسخیر نہین کیا ہے اور ازبسکہ تسخیر اوسکے دشوار ہے اسلئے کسینے اوسکا
ارادہ بہی نہین کیا اور حسین قلعہ دار اور اوسکے اجداد ہمیشہ رہزنی کرتے رہے
ہین اور بلحاظ استحکام کے اطاعت کسی بادشاہ کے نہین کرتے اور اوس
قلعہ کے سپاہ جنگی اور اذوقہ بہت موجود ہے یہہ حال سنکر مین نے تامل کیا کہ
واسطے آسایش بندگان الہی کے اس قلعہ کو مفتوح کرکے تعدے ان مفسدون کے
مسلمانوں کے سر سے دور کرون باوجودیکہ میرے اکثر فوج امیرزادہ میرانشاہ
اور امیرزادہ محمد سلطان وغیرہ سردار ونکے ساتہہ واسطے انتظام ملک
عراق اور عرب کے متعلق تہے اور سہی دن برہان اغلان اور شیخ
اور امیر جلال اور امیر شاہ ملک اور سید خواجہ کو منوت کر آگے روانہ

دیکھا تھا نہ سنا اور نہ کسی تاریخ میں پایا جب یہہ شراب دجلہ میں گرا دیے تو مچھلیاں دریا کے بیہوش پانی کی اوپر بہے جاتے تھیں گویا مردہ ہیں یہہ دیکھکر تعجب کیا کہ سب میں برے چیز شراب ہے کیونکہ عقل انسان کے جو سب چیز سے ہے جاتی رہتی ہے اور اس لیئے خدا کا شکر ہے کہ ہمارے فوج نے مال کو صدمہ نہوا تھا خراج مقرر کیا اور محصل تعین کرکے وہ دل کو لیا پھر میرے دل میں یہہ آیا کہ ایلچی ملک الظاہر برقوق کے پاس جو والی مصر اور شام کا ہے روانہ کروں تاکہ اوسکے احوال اور اوضاع سے اطلاع حاصل ہو اوسکے نام خط اس مضمون کا لکھوایا کہ معلوم ہو کہ اس مملکت کے تخت سلطنت پر ابا قا بن ہلاکو خان چنگیز خان کے سبب سلاطین مصر اور شام سے ہمیشہ منازعت رکھتے تھے اسلئے متوطنان شام وغیرہ حدود کو نہایت تکلیف ہوتی تھی آخرکو الجایتو سلطان محمد خدابندہ کے حسن مواسا سے آشتی ہوگئے اور رنج سے جدا کئے ادس آزار سے بچکر بخیر تھے بعد مرنے سلطان سعید ابوسعید خان بہادر کے ایران میں پھر کوئی سلطان صاحب شوکت نہوا طوائف الملوک ہر طرف سے پیدا ہوکر مملکت پر متصرف ہوگئے اور اس سبب سے بندگان الہی کو بہہ خلل ہونے لگا اب کہ اللہ تعالے نے یہہ مرضی کی کہ فساد مسلمانون سے دفع کرے تو اپنے قدرت کاملہ سے امتیاز مسند درگاہ الہی کو برانگیختہ کرکے ممالک توران حدود عراق اور عرب تک اور خراسان حدود باختر تک اور خوارزم اور ختن اور دشت قپچاق اور دشت جتہ وغیرہ ولایات ہمارے تصرف میں لایا اب کہ عراق اور عرب ممالک مصر اور شام کے مدد کے ہیں ضمیمہ ممالک محروسہ کا ہوا ہے واسطے آسایش مسلمانوں کے اگر طریقہ پسندیدہ خط کتابت اور اخلاص کا جاری رہے

۵ امر کیا تہا کہ وہان جاکر جو لوگ اطاعت کرین اونکو تسلیے دیکر پیشکش لینا اور نافرمان
کو سزاے بادافرہ کی دینا امیرزادہ نے حکم کے موافق بعضون کو تسلیے دیکر تابع کر لیا
اور مفسد رہزنون کو مستاصل کیا اور وہان سے سالم و غانم بغداد مین آکر
ملازمت کے وہ سرزمین مفسدون سے پاک ہو گئے کیونکہ سات سو پہلوان
زبردست پکڑکر پہاڑ پر سے نیچے گروائے بعد چند روز کے امیرزادہ محمد سلطان
کو واسطے ضبط نواحے بصرہ کے معین کیا وقت رخصت کے یہہ امر کیا کہ جاوین
امیرزادہ میران شاہ کے پاس جاکر بصرہ کو روانہ ہوا اور علاوالدولہ سلطان
احمد کو موذن و فرزند جو اسیر تہے اور خواجہ عبدالقادر موسیقے کو اور
اور جو اس فن مین بے نظیر تہے اور بڑا استاد پیشہ ور اور حرفہ کار جو دارالخلافہ
بغداد مین تہے مع اہل و عیال دارالسلطنت سمرقند کو روانہ کیے اور وہان
مجلس شاہانہ آراستہ کے اس مجلس مین بغداد کے سادات اور علما اور تقی
اکابر جو شہر تہے مین نے تمام امرا اور راعیان بغداد کو صلات اور انعامہا
عنایت کیے اور فتح نامہ لکہواکر توران اور کاشغر اور ختن اور خوارزم
اور آذربائیجان اور فارس اور عراق اور خراسان اور گیلان اور
زابلستان اور باختر اور مازندران اور طبرستان اور تمام ممالک محروسہ
کو روانہ کیے اور دو مہینے تک داد دہش اور رعیت پروری مین مشغول رہا
چونکہ بغداد مین سلطان احمد کے عہد مین شرع شریف کو رواج نہین تہا
اور شراب شہر کے خمخانون مین موجود تہے مین نے شراب جمع کرا کر دجلہ
مین گروا دیے کہ اس نجاست مغلظہ کو اب سے پانی پاک کر سکتا ہے
اور خمخانہ ویران کرا دیے اور ایک عجیب حال دیکہا کہ پہلے کہین نہ پایا

تیمور سے

خلق میں مشہور ہے کہ پانی جے کو دیا اور وہ اوس جرعہ پانی سے جان بچ
لیگا امیر جلال نے یہہ حکایت کہہ کر کہا میں بھی جان سے ہاتھ دھوکر یہہ پانی تجکو دیتا ہوں
تاکہ یہہ حق اوس چھتا سے کا اوس تجپے پر ثابت رہے لیکن اس شرط پر کہ اگر
میں ہلاک ہو جاؤں تو اس قصہ کو چھپانا اور وقت ملازمت امیر کے یہہ حال
عرض کرنا اتباج اغلان نے اس قسم کہائی کہ تیرے یہہ جوانمردی سے پوشیدہ نکرونگا
امیر جلال نے پانی اوسکو دیدیا اور اپنا ہلاک قبول کیا اتباج اغلان جو پیاسا مرتا
تہا بچگیا اور اللہ تعالی نے امیر جلال کو اس برکت سے سلامت بچا دیا جب دشمن
کے تعاقب پر اور آگے چلے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مشہد منورہ کے
پاس جاکر زیارت سے مشرف ہوئے اور سعادت دو جہان کی حاصل کی اور
اس سعادت کے برکت سے دشمنوں پر غالب ہوئے

ذکر سلطان احمد جلایر کے زن و
فرزند کے گرفتاری کا

علاء الدولہ نے سلطان احمد کا اور فرزند اور متعلقین کو دستگیر کیا او
سلطان احمد زن و فرزند اور مال اسباب چھوڑکر خستہ حال کئی آدمیوں کے
ساتھ جان بچا لیگیا اور امرا غنیمت اور اسیر لیکر بساط بوس ہوئے اونکو
میں نے عنایات شاہانہ سے مخصوص کر کے تحسین کی اوسوقت اتباج اوغلان
نے حکایت امیر جلال کے تشنگی اور پانی دینے کی مفصل بیان کی میں نے امیر
جلال کا یہہ کار تمام خدمات اور جانفشانی پر مقدم رکھا اور یہہ مردمی پسند
کیکے افزائش مراتب سے منظور نظر بادشاہانہ کیا امیرزادہ محمد سلطان کو
وقت روانگی کے واسطے ضبط اور استیصال چیرا اور [illegible] توجہہ [illegible]

۵۰۱ انہون نے پہر بیدوکان سے شکست دیے جب تین مرتبہ اسیطور رد بدل ہوئے تو چوتہے مرتبہ فرصت پیادہ ہو نیکے ملی مخالف جہٹ پٹ آپڑیے جنگ شمشیر اور خنجر کے شروع ہوکراتنے حرب و ضرب ہوئے کہ بہادر طرفین کے تہک گئے عثمان بہادر نے نہایت مردانگے سے بہت مخالفونکو قتل کیا اوسکا ہاتہہ بہی تلوار سے زخمی ہوکر کارسی جاتا رہا باوجودیکہ میرے سپاہی پینتالیس تہے اور مخالف دوسو لیکن چونکہ عنایت الہی ہمراہ میری امدار کیے تہی مخالف سب بہاگ گئے اوسوقت بہر تعاقب کرکے بہت غنیمت حاصل کیے اور اوس دن ہوا گرم اور پانے اوس دشت کربلا مین عنقا مانند نایاب تہا ان ترددات اور تکدو سے پیاس اونپر غالب ہوئیے قریب تہا کہ پیاسے مرجاوین نام العطش کہتے ہوئیے پانیے ڈہونڈتے پہرتے تہی انیاج اغلان اور امیر جلال پسر امیر حمید بہی پانیے کی تلاش مین پہرتے تہی ایک جگہ دو گہونٹ پانے پایا اوسمین سے ایک گہونٹ پانیے اپنے حصہ کا اناج اوغلان نے پیا پر پیاس نبجہے اغلان نے امیر جلال سے کہا کہ اس ایک گہونٹ پانے سے مجکو فایدہ تہوا و ہے پیاسا ہون کیا ہوا گر باقی پانیے اپنی حصہ کا جوانمردے سے مجکو عطا کریے تا کہ میرے جان بچ جائیے امیر جلال نے کہا مین نے امیر سے اکبر زہ یہہ سنا ہے کہ ایک مرد نجے اور ایک عربے رستہ مین رفیق تہے ایک بیابان نجے جانکلے پیاس اون پر غالب ہوئیے عربے کے پاس ایک گہونٹ پانے تہا عجمی نے عجز کرکے عربے سے کہا چونکہ جوانمردے عرب کے مشہور ہے کیا ہو اگر تو یہہ پانے مجکو دیکر جان بخشے اور اپنا ہلاک قبول کریے. عربینے سوچ کر یہہ کہا اگرچہ مجکو یقین ہے کہ اگر پانے دیا تو مین مرجاونگا لیکن اپنے جان سے ہاتہہ دہوکر تجکو پانیے دیتا ہون تاکہ یہہ حکایت اہل عرب کے جوانمردیکے

توزک

۵۰۰ سپاہ کنارے پر تہے تمام اوس دریاء ذخار مین گر پڑے اور توفیق الہی سے س
سلامت اوترگئے امیرزادہ میران شاہ قریۂ العفات کے برابرسے دریامین گہسا
تہا سلامت اوسی کنارہ پر جا پہنچا اور محمد آزاد سب سے پہلے اودہر پہنچا اور کشتی
خاص سلطان احمد کے جسکا نام شمس رکہا تہا پکڑ کرا دہر سے آیا مین اوس کشتی مین
سوار ہوکر اترا اہل بغداد یہ لشکر دریا سے اترتا دیکہ کر کر دس کوس تک کرت
سوارون سے پاٹ دریا کا گویا زمین خشک تہے حیران ہوکر کہنے لگے کہ امیر صاحب
قران من جانب اللہ مؤید ہے نہین تو کیا ممکن ہے کہ ایسے دریاے عظیم کو لشکر
بے پل اور بے کشتی مانند زمین کے بے توقف اترجاوے اور مین دریا اترکے
سے سلطان احمد کے تعاقب پر چلا اور امیرزادہ میران شاہ وغیرہ امراء کو آگے
تعین کیا کہ جلد سلطان احمد کو جاپکڑو جب مین موضع سرسر سے بڑہ کر موضع کتبور
مین آیا تو اثناء اعلان جو بیجے نزاد وغیرہ امرا نے التماس کیا کہ مناسب یون ہے
کہ امیر شہر کو مراجعت کرین اور ہم جانفشانی کر کے سلطان احمد کو دستگیر کرینگے
چونکہ اونکے یہہ استدعا مطابق مشورہ کے تہے مین کتبور سے بغداد کیطرف
جعت کر کے سلطان احمد کے مکانات مین اترا رئیس شہر کے ملازمت سے
ربلند ہوئے اور جو خزانہ اور مال اسباب سلطان احمد کا شہر مین باقی
وہ سب پیش نظر کیا جس دن مین نے دریا کو عبور کیا تو سب سے
شہر مین سے مولانا نظام الدین شامی نے ہم سے ملازمت کی تہی
لحاظ اونکے اخلاص کے بہت عنایت کے اور فرمایا کہ خدا تعالی
ت کرے کہ تو نے سب سے پہلے ملازمت کی امراء سلطان احمد کے
صبح کے وقت دریا فرات پر پہنچے سلطان احمد آدہے رات کو

تیمور سے

بعضے جگہ خود پیادہ ہوتا تھا اور کبھی محافہ مین سوار ہوتا تھا اور رات کو مشعل روشن
کرکے گھاٹیون کو طے کرتا تھا اور لشکر پیچھے پیچھے فوج فوج چلا آتا تھا جب میں قریہ
مین جہان مزار شیخ ابراہیم کچھے کا ہے آیا تو وہانکے لوگون نے میرا استقبال کیا
اونسے یہہ پوچھا کہ تمنے میری آنے کی خبر بغداد کو لکہہ بھیجی ہے یا نہین اونہوں نے
کہا کہ البتہ جب ہمنے گرد امیر کے لشکر کی دیکھی تو نامہ بر روانہ کیا اسواسطے
مین نے کہا ایک اور نامہ بر خط دیکر چلتا کرو کہ وہ گرد ایل اور احتشام ترکمانون کی تھی
جو امیر کے لشکر سے بھاگے تھی اونہون نے یہہ خط بھی روانہ کیا چونکہ پہلے خط سے
نہایت توہم سلطان احمد کے دلمین متمکن ہو گیا تھا جب مال اسباب اپنا دریا پار
اوتارنے لگا تو دوسرا خط پہنچا اوس سے اوسکو کچھہ تسلی ہوئی اور مین نے
شیخ ابراہیم کے روضہ پر جاکر بعد فاتحہ کے اونکے روح سے استمداد چاہی اور
روپیہ وہانکے مجاورنکو خیرات دیا اور اللہ تعالے سے کہ فتاح حقیقی ہے
فتح کی التجا کی اور زیارت سے فارغ ہو کر عثمان بہادر وغیرہ قراولون کو آگے
بھیجا اور مین اراستگی سے روانہ ہوا وہان سے بغداد ستائیس کوس تھا رستہ
مین کہین نہ ٹھہرا ایک سوار سے پر صبح روز شنبہ کے دن اکیسوین شوال کو بغداد مین
پہنچا اور سلطان احمد اپنا مال اسباب فوج دجلہ سے اوتار کر آپ بہے اوترا
ٹھہرا تھا اور پل توڑ ڈالا تھا اور کشتیان توڑ کر ڈبو دین تھی جب مین دجلہ کے
سے دجلہ کے کنارہ پر جاکر کھڑا ہوا اور کوس اور کورکہ وغیرہ سازکر حربی
بجے اور سپاہ نے باواز بلند تکبیر کہی تو بھاگ کر حلہ کے طرف روانہ ہوا
اوس وقت مین نے امرا سے صلاح لی امیرزادہ میرانشاہ نے کہا توقف
مت کرو مین نے ترتیب امرا اور سپاہ کو دلاور سے دی دو دو کوس تک تعاقب

۴۹۸ شکوہ اسکے میرے دلمین متمکن ہو گیا ہے اسلئے اتنی ہمت نہین ہے کہ حضور میں ملازمت کرون اور اگر خود بغداد کیطرف قصد کرو تو مجکو قدرت مقابلہ کے نہین اور جو پیشکش اور تحفے کہ سلطان احمد نے بہیجے تہی گہوڑی زرین زین کے اور جانور شکاری ہے وہ سب ایلچی پیش نظر لایا اوسوقت میرے دلمین یہہ آیا کہ اگرچہ سلطان احمد اطاعت کرتا ہے لیکن جو کہ لوازم سلطنت کے مین یعنے خطبہ اور سکہ اُسکے میرے نام کے نہین ہین تو اطاعت ظاہر ہے کیا کام آتی ہے مین نے اوسکے تحایف پر کچہہ التفات نکیا اور خلعت خاص ایلچی کو دیکر رخصت کر دیا اور بغداد کا عزم کیا

توزک تسخیر دار السلام بغداد کا

جب ایلچی رخصت ہوا مین نے اعرق کلان امیر زادہ محمد جہان گیر کو سپرد کیا کہ بزرگیان حرم سرا کے ساتہہ سلطانیہ مین ٹہرے اور یہہ حکم دیا کہ تمام لشکر سے واسطے عبور دجلہ کے دو دو مشکین تیار کرین جمعہ کے دن تیرہوین ماہ شوال ۷۹۵ سات سو پچانوین ہجری کو بغداد کیطرف متوجہ ہو کر موضع بان یلاق مین ڈیرا کیا اوس دن اپنے لشکر کے حاضری لیکر یہہ کہا کہ بڑے بول سے توبہ ہے اگر کوہ آہنے بہی اس فوج کے سامنے ہو وے تو ایک حلہ مین اکہاڑ دین اور وہان سے سوار ہو کر رات دن چل چل کر کوہ اور درہ سخت اور بیابان سب طے کئے تیسرے دن سو جوان ساتہہ لیکر تیرا وسلے کے ارادہ مین آگے گیا اور تنگ گہاٹیان طے کر کے موضع قور قوغان مین ترکانونین پہنچا محمد ترکان اوس قوم کے سردار کو ایک حلہ مین اوس سرزمین سے نکال دیا اور لشکر جو پیچھے آتا تہا اوسنے تمام اہل اوس ترکانو کے لوٹ لئے اور جو اہل شہر روزمین تہی وہ سب تاراج کئے اور اس تمام لشکر مین سے ایک فوج آراستہ چہانٹ کر ایلغار کیا چونکہ رستے بہت تنگ تہے

کردنو کیے امر کیا حسب الامر وہ تو پہلے جاکر محاصرہ کیا اور پہلے حملہ مین دونو قلعہ مسخر
ہو گیے اور اہل قلعہ کو قتل اور اسیر کر کے مال اسباب بیشمار غنیمت لائے اور قلعہ کو گرادیا
پہر یہہ معروض ہوا کہ چوپہ اور رہزن جو قافلون سے مزاحمت کرتے ہین حوالے ورسند
کردستان مین رہتے ہین مین نے اوسی دم امیرزادہ محمد سلطان کو بلاکر مع لشکر گران
واسطے دفعہ مفسدون کے ورسند کردستان پر تعین کیا اور اسی منزل مین خانزادہ
خوارزم نے جو حرم محترم امیرزادہ میران شاہ کے تہی جشن مرتب کر کے تحفے لائق نذر
کیے اور وہانسے سوار ہو کر یاق ویلاق مین آکر مقام کیا ماہ رمضان یہان تمام کیا
اور روزے رکہے اور ہر رات کو ہزار طباق پلاؤ کے اور ہزار روٹیان عوام کو
بٹواتا تہا اور یہہ امر کیا کہ ہر شب ایک ایک فرزند اور امیر طعام افطاری تیار
کریے اور مین نے ایک ایک دن ہر ایک کے مکان مین جاکر روزہ افطار کیا علما
نے بیان کیا کہ رمضان کے اول عشرہ مین برکت اور دوسرے عشرہ مین رحمت اور تیسرے
عشرہ مین مغفرت ہوتی ہے جب ماہ رمضان بخیر و خوبی گذر گیا تو نماز عید کے
ادا کیے اور صدقہ الفطر ادا اور خیرات تقسیم کر کے جشن عید کا مرتب کیا اوسی
دن یہہ سنا کہ سلطان احمد جلایر والی بغداد نے ایلچی بہیجا ہے مین نے اوسکا حال
اور نام اور نسب پوچہا معروض ہوا کہ جو آتا ہے شیخ الاسلام بغداد کا ہے اور
اوسکا نام شیخ نور الدین بن عبد الرحمن اور اوسکا مولد اسفراین خراسان ہے
اور عالم اور بزرگ زمانہ کا ہے دو دن کے بعد وہ ایلچی آیا مین نے مجلس
مرتب کر کے نور الدین بن عبد الرحمن کو روبرو بلایا چونکہ وہ عالم کامل تہا مین
نے بلحاظ علم کے اوسکی تعظیم کی اور شیخ نے سلطان احمد کا پیغام ادا کیا کہ سلطان
بعد دعا اور ثنا کے عرض کرتا ہے کہ مین امیر کبیر کا تابع ہون لیکن چونکہ ہیبت اور

۴۹ سندور نبی اور یہہ جانتے ہیے کہ اوسمین پرندہ بہی نہین آسکتا جب یہہ دلیر بیے ہارسے سپاہ کے دیکہے اور ضرب اونکے ہاتہہ کے کہائی تو بہاگنا ٹہرایا اور اول شب ماہ رمضان سیکے گلہ اور رمہ اور مال اسباب اور گہر بقشت چہوڑکر بہاگ گیے صبح کو ہارسے لشکر نے پہاڑ مین سے مال اسباب گہوڑے اونٹ گلہ رمہ خرچ بقیاس غنیمت حاصل کیے اور مین نے شیخ تیمور کو معہ فوج سارق محمد وغیرہ ترکانو کے تعاقب پر روانہ کیا شیخ تیمور نے جاکر بہت لوگ قتل کیے اور کچہہ زخمی ہوکر سوکر میرسے گذر گئے

ذکر گبر ونکے قلعہ کے تسخیر کا

بعد فراغ استیصال ترکانو نکے یہہ سنا گیا کہ اس نواح مین ایک اور قلعہ ہے کہ جسکو کفار بدکیش مستحکم کر کے جنگ پر مستعد ہین مین نے افواج قاہرہ واسطے اوس قلعہ کے تعین کیے امرا نے اوسکو محاصرہ کر کے جنگ شروع کیے اور چار طرف سے ہجوم کر کے ایک روز مین مسخر کر لیا اور اہل قلعہ کو قتل کیا اور مال اسباب لوٹ کر قلعہ کو گرا دیا بعد اس فتح کے شکر الہی کا بجا لاکر صحرا ئے قلاعے مین یا اتوار کے دن دسوین رمضان کو مراجعت کر کے تیسرے دن اپنے فرود گاہ عیال مین آپہنچا

ذکر قلعہ سیارق اور قلعہ گبر دنو کے تسخیر کا

وہان یہہ سنا کہ اسی نواح مین ایک حصار مستحکم ہے کہ اہل قلعہ بلحاظ استحکام حصار کے مطیع نہین ہوئے ہین مین نے امیرزادہ میران شاہ کو معہ لشکر آراستہ کے قلعہ سارق قورغان پر بہیجا اور اوج قرابہادر کو واسطے محاصرہ قلعہ

پھر شکارگاہ میں جاکر بیشمار شکار کیئے وہانسی سوار ہوکر مرغزار کل میں آیا اور اسی منزل سے سوار ہوکر چلا کابے کنبذک میں کہ حوالی موضع دال میں واقع ہے لشکر گاہ کیا اور ماہ شعبان آخر ہوکر ماہ رمضان آگیا وہاں جشن مرتب کیا اور چند روز آخر ماہ میں عیش و عشرت سے تیر کیئے پیر کے دن وہان سے چار کوس جا کر مقام کیا

ذکر ترکانان قلاعی کی استیصال کا

امیرزادہ میران شاہ نے جسکو صحرا سے قلاعی پر روانہ کیا تھا یہہ عرضی لکھی کہ سارق محمد ترکان کوہستان میں جا بیٹھا ہے اور اپنے الوس کو پہاڑ کے درون میں خوب مستحکم اور لشکر بہت جمع کیا ہے اور رکی جاتا ہے اس حال سے مطلع ہوکر میں ہے واسطے استیصال ترکانان قلاعی کی سفا سعین کے قلعہ سے بڑھا تیسرے دن جمعرات کو صحرا سے قلاعی میں پہنچا اور امرا کو حکم دیا کہ رستہ مخالفوں کے گریز کا روک لیوا اونکا قلعہ خشتی بہت استوار تھا اور راہ درہ تنگ اور جگہ مستحکم کوہستان کے اندر تھے جہان کہ ترکان اپنے خیل و حشم وہان لیجاکر اور درہ روک کر قتال پر مستعد تھے میں نے جب سپاہ کو اون پر دوڑایا تو بہادر ترت جاکر لڑنے لگے اور مخالف بہت زخمی ہوئے اور مارے گئے پھر پہاڑ پر چڑھکر مرد اور گوسفند بیشمار اوتار لائے برات خواجہ کوکلتاش نے پہاڑ پر چڑھکر نہایت مردانگی سے دشمنوں کو بھگا کر اونکی جگہ لیلی اسی حصہ میں برات خواجہ کے ایک تیر لگا کہ وہ ترت مرگیا اور شیخ حاجی سیر قسیاری بھی اول نے بھی پہاڑ پر چڑھکر ترددات نمایان کیئے آخر زخمی ہوکر چلا آیا بعد چند روز کے اوسی زخم سے مرگیا سارق محمد اور جماعۂ ترکانان نے جو پہاڑ میں کھیتے تھے

۲۹ ہمایوں میرزا اور سلطان شمس الدین اور حاجی محمود شاہ اور اوج قرابہادر اور امیر یادگار برلاس جنکو مین نے اعوق خوردمین چہوڑا تہا معہ لشکر سلطانیہ کے رستہ سے آکر بساط بوس ہوے اور امیرزادہ محمد سلطان بہ اصفہان سے اوس ملک کا مال لیکر آگیا

ذکر امیرزادہ میران شاہ کو تفویض کرنیکا ملک آذربائیجان معہ توابع و ممالک

اوسوقت کہ صحرا اسند ہمدان میرے لشکر کا فرودگاہ تہا میرے دلمین یہہ آیا کہ ممالک آذربائیجان اور ری اور دربند باکو جو دربند آہنین مشہور ہے اور اور شیروانات اور گیلانات معہ مضافات سرزمین روم تک کسیی ایک فرزند کو تفویض کرون تاکہ میرے خاطر ان حدود سے جمع رہے اسلیئے وہ ممالک فرزند کامگار امیرزادہ میرانشاہ کے لیئے مقرر کی اور امیرزادہ ضبط اور انتظام ممالک مذکورہ کے ذمہ دار ہے کرکے تبریز اور سلطانیہ سے تحفے اور پیشکش لیکر آیا اور ہمدان مین جشن بادشاہانہ مرتب کرکے مجلس عالیہ آراستہ ہوئیے اور خوش خوان حافظونیے اور استاد مطربون نے گانا اور بجانا شروع کیا امیرزادہ نے پیشکش بیشمار لاکر نذر کیا جب یہہ جشن تمام ہوا تو منگل کے دن تیرہوین مارچ کو ہمدان سے کوچ کیا چونکہ مین نے سن رکہا تہا کہ صحرا سے قلاع مین ترکمان رہتے ہین مین نے امیرزادہ میرانشاہ کو تعین کیا تاکہ آگے جاکر ایل الوس ترکمانون سے خبردار رہے کرسے اگلے دن مین نے شکارگاہ مین جاکر گورا اور گوزن شکار کیئے اور وہانسے کوچ کرکے موضع تومامین اترا وہانکے آب و ہوا مجکو پسند آئیے پانچ مقام کئے چہٹی دن

تیموری

اصفہان میں آیا اور امیرزادہ محمد سلطان نے استقبال کیا اور پیشکش لائق نذر [illegible]
اور نقد جواہر بہادرہ لاکر حاضر کیا میں نے وہ سب [illegible]
دن تک وہاں مقام کرکے منگل کے دن پانچویں [illegible]
روانہ ہوا چونکہ قافلہ کلاں حرم سرا کا بھی منزل پیچھا کرکے میرے پاس آتا تھا امیرزادہ
شاہرخ اور امیرزادہ پیر محمد رخصت لیکر وہ محل سے پیچھے [illegible] آغاؤں کے
استقبال کے لئے گئے اور میں اصفہان سے خرابا دقان کے راہ سے چار روز میں
الکوان میں پہنچا وہاں میں نے سنا کہ اس سرزمین کے لوگ ملحد ہیں اور باغی ہوکر
تہ خانوں میں چلے گئے ہیں چونکہ قتل اون بدکیشوں کا واجب ہے میں نے لشکریوں
کو امر کیا کہ ان ملاعین کو محاصرہ کرکے پانی دریا کا کاٹ کر انکے تہ خانوں میں
چھوڑ دو بموجب حکم کے پانی دور سے لاکر انکے گرد زمین چھوڑ دیا وہ لوگ
تمام پانی سے دوزخ کی آگ میں داخل ہوئے اور اتوار کے دن وہاں سے
کوچ کرکے دشت سراخان میں نزول کیا اور وہاں شکار قمرغہ کے طرح [illegible]
اگلے دن شکارگاہ میں جاکر طرح طرح کے چرندہ اور پرندہ اور درندہ و وحش
اور پلنگ بیشمار شکار کئے شکار سے فارغ ہوکر جب میں ڈیرہ میں آیا تو ملک
وغیرہ اغایان اور حرمان اور امیرزادے اس منزل میں آئے اور [illegible]
[illegible] ادا کرکے بزم بادشاہانہ مرتب کئے اور اس منزل سے باواز کوس کوچ کر
[illegible] خروزہ کے مرغزار میں اترا اور منگل کے دن ہمدان کا ارادہ کرکے [illegible]
[illegible] کے دن ہمدان میں لشکرگاہ ہوئے جمعرات کو چاند شعبان کا ہمدان میں دیکھا [illegible]
[illegible] زادہ میرانشاہ کہ ہمراہ اغرق کلاں کے تھا اس منزل میں ملازمت [illegible]
[illegible] عید مبارک کیا وسلامت [illegible] کے بہت نثار [illegible] کیا اور امیر جہانشاہ

۹۱سہ ولیعہد کردیا اور اپنا کفن اپنے روبرو تیار کرایا اور ایک خط اوسی حال مین
امیر کے نام کا اپنے ہاتھ سے لکھا اثنار تحریر مین بیہوش ہوجاتا تہا پہر ہوش مین اکر
قلم لیکر لکھنے لگتا تہا آخر تمام کرکے امیر کے خدمت مین روانہ کیا اور مرگیا مین نے پوچھا
کہ سبب زوال دولت آل مظفر اور سریع استیلا کا کیا تہا آل مظفر مین کئی امر شنیع تہے جس سے زوال دولت معلوم
ہوتا تہا اول ظلم کہ مال لوگون کا ناحق لیتے تہے اور بندگان خدا کو بند مین رکہتے تہے
اور ظلم کو عدالت سمجہتے تہے دوسرے ناحق خلق کو آزردہ کرتے تہے اور بعضا
کسیکو اتنا مارتے تہے کہ بیچارہ مرجاتا تہا تیسرے حق الناس کو حلال سمجہہ کر
مال کس و ناکس کا لیلیتے تہے اور جو شخص اونکے خدمت کرتا تہا جب تک اونکے
خدمت مین نہ مرجائے تب تک اوسکو کچہہ نہین دیتے تہے اور جو اونکے دولت
مین جانسپاری کرتا تہا اوسکے خدمت کا انکار کرتے تہے چوتہے صلہ رحم کو
قطع کرکے اپنے رشتہ دارونکو قتل یا اندھا کرتے تہے پانچوین بخل اور رزالت
کو عادت بناکر سخاوت اور کرم سے چشم پوشی کیے تہے یہانتک کہ اللہ تعالے
نے امیر کو اون پر مستولی کیا مجکو اونکے احوال سے تجربہ حاصل ہوا اور اس
احوال کو مین نے اپنے دفتر وقایع مین لکہوادیا

توزک مملکت فارس اور آذربایجان کا

جب میرے خاطر فارس کے ضبط و آل مظفر کے مخالفت سے جمع ہوئے تو جمعہ
کے دن ستائیسوین ماہ جمادالاخر کو اصفہان کو چلا اور رستہ مین شکار کہیلتا ہوا
ہوا چلا جاتا تہا منگل کے دن اٹھوین ماہ رجب کو قصبہ قمشہ مین پہنچا اور حسب
صلاح وقت امرا کے مشورہ سے آل مظفر کے قتل کا حکم دیا اور قمشہ
سے سوار ہوکر ایک شب درمیان رہ کر جمعرات کے دن دسوین تاریخ کو

بشتی سے پہلے تین ہزار آدمی جو قید میں تھے چھوڑ دیئے پھر بالغ لڑکیوں کا سامان تیار ۱۹۱
کر کے اشرافوں میں نکاح کر دیا اور بہت روپیہ اونکو دیا اور بندگان خدا کے
حال پر خود متوجہ ہوتا تھا اور لیاقت والوں کو نوکر رکھ لیتا تھا اور بعضوں کا وظیفہ
مقرر کر دیا اور بعضوں کو راس المال دیکر تجارت کراتا تھا اسطور سے رسم گدائی
کے اوٹھا دیے اور سنہ ۷۶۲ سات سو باسٹھ ہجری میں اپنا خطاب ابو الفوارس
مقرر کیا اور ریاست اصفہان کے شاہ محمود کو دیے اور کرمان کی سلطان
احمد کے لیے مقرر کیے اور شاہ یحیی کو قلعہ قندز کے میں قید رکھا شاہ محمود نے امارت
اصفہان پر حاکم ہو کر خطبہ اپنے نام کا پڑھا اور شاہ شجاع کا نام خطبہ سے نکال
ڈالا شاہ شجاع نے اصفہان پر لشکر کشی کی شاہ محمود دستگیر ہو کر مر گیا شاہ شجاع
نے یہ رباعی تصنیف کی محمود برادرم شہ شیر کمین میکرد خصومت ز پے تاج
نگین کردیم دو بخش تا بیاساید خلق او زیر زمین گرفت من روی زمین اور
سنہ ۷۸۶ سات سو چھیاسی ہجری میں عین سخت بیماری میں جشن مرتب کر کے سادات
و علما اور مشایخ کو بلا کر یہ کہا کہ مجھکو سفر آخرت کا درپیش ہے اور مجھکو یقین ہے
میرے بعد تھوڑے دنوں میں سلطنت دودمان آل مظفر کی امیر تیمور گورگان کے
دولت سرا میں منتقل ہو جاویگی میں نے یہ حال خواب میں دیکھا ہے آج ہر چند
میں مالک ربع مسکون کا ہوں پر دولت اور سلطنت امیر تیمور کی روز افزون
اور اقبال بلند دیکھتا ہوں سو سب سے یہہ صلاح ہے کہ اوس سے مواصلت کروں اور
اپنے ایک لڑکے اوسکے ایک فرزند سے بیاہ دوں پھر ولایت کرمان بے سہم
بالتمام سلطان احمد کو دیکر اوسی دن کرمان کو روانہ کیا تا کہ بعد اوسکے
فتنہ برپا نہ ہووے پھر سلطان زین العابدین کو مواعظ پسندیدہ کین اور اپنا

۴۹۰ جو بیٹون کے ساتہہ کرتا تہا سلائیے انکھوننین پہروا کر اندہا کردیا حاصل یہہ ہے
کہ سات آدمی آل مظفر سے اکتالیس برس تک فرمان روا رہے مین پہلا امیر مظفر
دوسرا امیر محمد تیسرا شاہ شجاع چوتہا سلطان احمد پانچوان شاہ یحیے چہٹا زین العابدین
ساتوان شاہ منصور جب یہہ بات شاہ منصور پر آچکی تو مین نے ایک ایک قسم کے
سلطنت کا حال اور اوضاع اور اخلاق پوچہا معروض ہوا کہ مبارز الدین امیر محمد
اگرچہ مرد مسلمان تہا اور تقویت شریعت غرا اور نہی منکر اور امر معروف
اور قلع فسق فجور کا کرتا تہا اور ہر ہفتہ مین ایک قران ختم کرتا تہا لیکن کبہی اثناء
تلاوت مین خون ناحق کر دیتا تہا اور جس مجلس یا جشن مین آجاتا تہا تو اوس مجلس کو
سواشیا موجودہ لٹا دیتا تہا اور جو خدمت کہ فرزند اور امرا سے دیکہتا تو
چہپا لیتا تہا اور اونکے شجاعت پنہان کرکے نامردون کے نام پر ظاہر کرتا
تہا کیونکہ رذالت اور بخل ان افعال کے ساتہہ جمع کیا تہا اور ہر روز کچہہ نوکرونکو
نکال دیتا تہا کہ مین تمکو نہین پہچانتا اور وزیر کے ساتہہ جو بسبب بدنفسی کے مقرر
کیا تہا متفق ہوکر دونو ہر روز کسی کسی جماعت کو حق ناحق پکڑ کر اوسکا مال اسباب
لوٹ کر قید کر دیتے تہے اور ہمیشہ خلقت کو آزردہ رکہتے تہے اور امیر محمد اپنے
بیٹون سے بہی بدسلوکی کرتا اور گالیان دیتا چنانچہ شاہ شجاع ارشد اولاد
کو ہمیشہ کرپہ منظر کہہ کر پکارتا اور چاہتا تہا کہ شاہ شجاع کو قید کرے اور
سلطان بایزید اپنے بیٹے کو ولیعہد کرکے مسند سلطنت پر بٹہا دیوے اور آپ
احکام جاری کرتا رہے شاہ شجاع یہہ خبر سنکر یقین نہین کرتا تہا یہان تک کہ
سلطان بایزید نے شاہ شجاع کو اس حال سے مطلع کیا شاہ شجاع کی بہائیو
سے متفق ہوکر امیر محمد کو پکڑکے سے اندہا کر دیا شاہ شجاع نے مسند سلطنت پر

تیمور سے

نے بلحاظ پہلے اشنائی کے اوسکا استقبال کیا اور شہر مین لیگیا اور بزم مرتب کیے
امیر مظفر اتابک افراسیاب کو سمجھا کر اپنے ساتھ تغلق تیمور کے پاس لے آیا اس سبب
سے عزت اور اعتبار امیر مظفر کا سوگونہ ہوگیا اور بعد فوت تغلق تیمور کے آخر
سال ۶۹۴ چھ سو چورانوے ہجری مین غازان خان کے پاس گیا وہ بھی امیر مظفر
کی تربیت کے درپے ہوا اور نقارہ نشان شمشیر عنایت کیے سنہ سات سو ہجری
مین اللہ تعالے نے امیر مظفر کو فرزند عنایت کیا اوسکا نام امیر محمد رکھا جب
غازان خان مر گیا اوسکا بھائی الجایتو سلطان مسند پر بیٹھا اور امیر مظفر کے حق
مین احسان بے اندازہ کرکے اوسکا مرتبہ پہلے سے زیادہ کردیا اور حکومت
محافظت ابرقوہ اور ہرات اور یزد اور اردستان کے رستہ سے
سوا اوس خدمت کے جو اوسکو تھی حوالہ کیے اور سنہ سات سو دس
ہجری مین امیر مظفر بیمار ہوکر مر گیا الجایتو سلطان نے امیر محمد کو دس برس کے
عمر مین باپ کے جگہ پر کردیا اور الجایتو سلطان سنہ سات سو چودہ مین مرگیا
اور سلطان ابوسعید بہادر خان باپ کے جگہ پر مسند نشین ہوا اور امیر محمد نے
سلطان ابوسعید کے عہد مین خوب شمشیر زنی کی اور عمدہ کار نمایان کیے اور الوسا
[illegible] کو مستاصل کیا اسلیے اوسکے عزت اور اعتبار نے نہایت ترقی کی
اور سنہ [illegible] سات سو [illegible] مین مرگیا اور سلطان محمود شاہ نے شاہ زمان کے
[illegible] کے بیٹی سے پیدا ہوئے تھی نکاح کیا اوس سے شاہ شجاع پیدا
ہوا اور بعد [illegible] کی جو امیر محمد سے ظاہر ہوئے سنہ [illegible]
سات سو [illegible] ہجری مین شیراز کو محاصرہ کرکے امیر شیخ ابو اسحق فارس کے
سلطان سے لڑکر لیلیا اور آخر کو شاہ شجاع نے اوسکے سبب بدمزاجی کے

۶۸۸ھ گذران کرتا تھا یہانتک کہ حاجی مر گیا اور منصور اوسکے گور کا مجاور بن گیا
ابو بکر اور محمد سے تو کچھ اولاد نرہی اور منصور کے تین بیٹے امیر محمد امیر علی
امیر مظفر پیدا ہوئے امیر مظفر اگرچہ خورد سال تھا پر نہایت ہوشیار اور بلند طالع
اور دیندار تھا مظفر نے ایک رات کو خواب مین دیکھا کہ اتابک یزد کے گھر مین سے
افتاب نکل کر اوسکے گریبان مین آگیا ہے اور وہ جو جگہ سے اوٹھا تو افتاب بجائے
ٹکڑی ہو کر اوسکے دامن مین سے کہنڈ گیا مظفر نے یہہ خواب شیخ داؤد بزرگ وقت
سے بیان کیا شیخ نے یہہ تعبیر دی کہ تجکو بشارت ہے کہ افتاب سلطنت کا اتابکون کے
گھر مین سے نکل کر تیرے خاندان مین آگیا اور جتنے افتاب کے ٹکڑے تھے اتنے برس
سلطنت تیرے خاندان کے ہو گئے اوسدن سے روز بروز مظفر ترقی کرتا
تھا آخر مقرب درگاہ اتابک یوسف شاہ پسر اتابک علاء الدولہ کا ہو گیا اور
جب اتابک یوسف شاہ نے ایلچی ارغون خان کے قتل کیے اور ارغون خان کے خوف
سے سیستان کو چلا گیا تو امیر مظفر اوسکے ہمراہ تھا پر بسبب نفاق بعضے ابنائے
روزگار کے اتابک سے جدا ہو کر سلطان سیورغتمش خان کے پاس چلا گیا اور
اوسنے بہی اسکے حق مین عنایت کی چند روز کے بعد اپنے وطن یزد مین آیا چونکہ
حکام یزد کے اوس سے صاف نہین تھے اسلیے ارغون خان کے پاس گیا امیر
مظفر ازبسکہ جوان خوب صورت نیکو شمایل تھا ارغون خان نے اوسکو اپنا
مقرب کر لیا جب ارغون خان مر گیا تو کیخاتو اوسکی جگہ بیٹھا اوس نے امیر مظفر کے
رعایت حال زیادہ سے زیادہ کر کے اپنا منظور نظر کر لیا اوس وقت اتابک
افراسیاب پسر اتابک یوسف شاہ کا سلغرستان مین باغی ہو گیا کیخاتو نے امیر
کو [illegible] دفعہ اسپر قراسکے بہیجا جب امیر مظفر نزدیک پہنچا اتابک افراسیاب

تیمور سے

کا داروغہ لایم قوچین کو مقرر کیا چونکہ کودرز سلطان ابواسحق کا غلام جو قلعہ سفید
داریرخان کا تہا ہو تو سنے بہی لحاظ استحکام قلعہ کے باغی ہوگیا تہا مین نے لشکر
اوسپر تعین کیا تا کہ قلعہ سپیرخان کو مسخر کرین اور سلطان میل پسر شاہ شجاع کو جسکو
اوسکے باپ نے اندہا کردیا تہا اور سلطان زین العابدین کو کہ اوسکو شاہ منصور
نے اندہا کیا تہا سمرقند کو روانہ کیا اونکے لیے جاگیر اور وظیفہ مقرر کردیا
تاکہ آرام سے اللہ تعالی کی عبادت کیا کرین اور اتابک پیر احمد کو ممتاز کرکے
حکومت لورستان کی بدستور سابق اوسکے لیے مقرر کی اور یہہ امر کیا کہ ان
ایل کو جو شاہ منصور کے تعدی سے ویران ہو گئے ہین پہر شیراز مین اباد کردیئے
اور اکثر ہنرمند اور اہل حرفہ جو اپنے فن مین استاد تہے فارس سے معہ زن و
وبچہ سمرقند کو روانہ کیے اور اس مجلس مین مین نے یہہ پوچہا کہ آل مظفر کو
سلطنت فارس اور عراق کی کسطرح ملی تہی اور حسب نسب انکا کیا ہے اور
کتنے دنون سلطنت رہی ہے ایسا معروض ہوا کہ امیر مبارز الدین محمد کا دادا امیر
غیاث الدین حاجی سو شجاع و تدخواہ کا مرد قوی ہیکل بلند قد تہا چنانچہ
اوسکی تلوار ساڑہے تین سیر کی نزدیک وزن مین تہی اور جب لشکر تاتار کا
خراسان مین آیا حاجی اپنے تینون بیٹون ابوبکر اور محمد اور منصور کو لیکر
یزد مین اتابک علاؤ الدولہ کے پاس گیا ابوبکر اور محمد دونو ملازم اتابک
کے ہوگئے اور جن دنون ہلاکو خان بغداد کو گیا اتابک نے ابوبکر کو کہ مرد شجاع
تہا چہہ سو سوارون سے ہلاکو خان کے پاس بہیجا ہلاکو خان نے امیر ابوبکر کو
مصر پر تعین کردیا اور وہ اعراب خفاجہ کے لڑائی مین مارا گیا اور امیر
محمد اتابک کا ملازم رہا اور منصور تیسرا بہائی اپنے باپ حاجی کی ساتہہ

 اودنین سیے مغلوب ہوجاتاہیے تو غالب اوس ذیے رحم بیکے قتل پر مبادرت کرتا ہیے
یا اندہا کردیتاہیے باپ بیٹے کا اور بہائیے کا جدا جدا دشمن ہورہاہیے اب بیہ
سادات اور علماء وغیرہ سکنہ شیرازنیے بکزبان آل مظفر کیے بدکرداریے
عرض کیے اور تمام اہل فارس اور عراق نیے یہہ درخواست کیے کہ آپ کے عدالت اور
رعیت پروریے سے امیدوار ہین کہ یہہ حکومت اس ممالک کیے آل مظفر کو مفوض
نہوییے اور اونکا دست تعدییے ہمیشے کوتاہ ہوجاوی جب یہہ ظلم آل مظفر کا اہل
فارس اور عراق کیے سادات اور علماء اور چہوٹے بڑی کی زبانیے ثابت
ہوا تو پیر کے دن تیسوین ماہ جمادالاخر ۷۹۵ھ سات سو پچانوین ہجریے کو بہنے
آل مظفر کو قید کرکیے اونکے گہہ بار کو لٹوا دیا اور اکابر فارس کیے روبرو
امیرزادہ عمر شیخ کو فارس کیے حکومت پر کلاہ خاصہ دیکر سربلند کیا اور اون لوگو
سفارش کردیے کہ خلق اللہ سے حسن سلوک اور رعیت پروریے کرتا سب نیے
دعا کیے اور شکر اور ثنا بجالائیے اور امیر یزدے بیگ لسر سارلوغا اور
امیرزادہ سویدا ور امیر زیرک چاکو اور سونجک بہادر کو معہ افواج
ایک برس کیے واسطے امیرزادہ کیے پاس چہوڑا کہ جب انتظام فارس کا خاطر
خواہ ہوچکے تو حضور مین چلے آنا اور جو امیر کہ ہمراہ امیرزادہ کیے رہتے تہیے
جیسیے میان تیمور لسر ایلچیک جتہ اور توکل بہادر لسر بندوا اور قر قرا اور یزد
اور دولت خواجہ وغیرہ بدستور ہمراہ رہین اور امیرزادہ عثمان بہادر
کو یہہ حکم دیا کہ اپنیے معتبر آدمیے کرمان کو بہیجکر خزانہ اور اسباب سلطان
احمد کا ضبط کرکیے درگاہ مین حاضر کردا اور ایدکو لسر غیاث الدین برلاس
کو کرمان کے ریاست پر اور تمکہ توچین کو داروغہ یزد کا اور ابرقوہ

تیمور ے

ہیے کہ اپنے دلکو غمگین نکرین کیونکہ غم عمر کو کہا جاتا ہیے اگر کوئی غم پیش آوے تو اسکو ہمت اور دانش سیے رفع کرین دوسرے یہہ کہ سلاطین کو چاہیے کہ جہوٹ نہ بولا کرین لیکن اگر نفع دیوے کیونکہ دروغ رزق کو کہاتا ہے اور ہیبت کو کم کرتا ہیے اور دروغگو پر کسیکو اعتماد نہین رہتا تیسرے یہہ کہ سلاطین کو ضرور ہیے کہ بخل نکرین کیونکہ سلاطین نمونہ جود اور اکرام کا ہوتے ہیں جو سلطان صفت جود سیے پاک ہووہ صفات الہہ سیے بی بہرہ ہوتا ہے کیونکہ مبداء فیاض نے بخل روا نہین رکہا پس جو بادشاہ بخیل ہووے وہ اپنے سلطنت سیے بے بہرہ ہیے چوتہی یہہ کہ سلاطین کو واجب ہیے کہ عدالت کیا کرین جو سلطان عدالت نکرے وہ فرعون ہوتا ہے جو سلطان مسلمان ہو اور ظلم کرے تو کافر بادشاہ عادل اوس سے بہت اچہا ہے مین نے یہہ چارون باتین دل مین لے لین اور وہان سے منزل گاہ کو چلا آیا

ذکر دار الملک فارس کی بستی کے مجلس کا

اگلے دن مین نے مجلس مرتب کیے اور دار الملک فارس کو انتظام اور رونق دیے جب مین بارگاہ سلطنت مین بیٹہا تو فرزند کامگار اور امراء عالیمقدار حاضر ہوئے مین نے شیراز کے سادات اور علماء اور اکابر اور روسا کو طلب کیا جب وہ سب آچکے تو اگرچہ اوضاع آل مظفر کے بارہا سن چکا تہا کہ ہر ایک اپنے شہر مین اپنے آپ کو سلطان مستقل جانکر دوسرے کی قتل اور اسیری کے فکر مین ہیے اور ایک ملک تاراج کرتے ہین اسیہی سبب سیے جو رتینا اور بیچے سلطان تیکے اسیرا اور مال بندگان خدا کا تلف ہوتا ہیے اور اگر کوئیا

 اولیا اوسیا شہر شیراز مین بہت تہے مین واسطے زیارت بزرگونکے گیا اور انکے
روح سے ہمت لیے اور یہہ سنا کہ یہان اوجاڑ مین ایک مجذوب رہتا ہے مین
اوسکے پاس بہی گیا اوسکے پاس گلہ بکریکا تہا اوسنے وہ میرے طرف کیا اور
سات مرتبہ اپنے انگلیون کو خم کردیئے اور انگشت شہادت اور انگوٹھے
کو حلقہ بنایا اوسکے مریدنے مجکو بشارت دیے کہ حلقہ بنانا انگوٹھے اور انگشت
شہادت کا اشارہ طرف لفظ اللہ کے ہے کہ امیر کو باخدا رہنا چاہئے اور
گلہ کو عرب رمہ کہتے ہین اسکے یہہ معنی ہین کہ امیر کیس اور مسلمانونکے
زمین کا اور ہفت اقلیم کا فرمانروا ہوویگا مین اس بشارت سے خوش ہوا اور
وہانسے سید ابو اسحق کے خانقاہ مین آیا اوس خانقاہ مین درویش اور عالم بہت
تہے اونسے اچھی اچھی باتین سنے ایک یہہ کہ سب علماؤنے کہا تہا اونہونے یہہ کہا کہ
الحمد للہ کہ اللہ تعالے نے ہم پر سلطان عادل بہیجا ایک نے یہہ کہا اللہ تعالے نے مہر
رحم کیا کہ حاکم رحیم تعین کیا اگر رحم نکرتا تو آل مظفر سے ناحق نہوتے اور لعیر
قطب السلطنت کو اوسیکے جگہ پر نصیب نکرتا اور اگر ہمارے خرابی منظور ہوتی
تو ملک اوسیکے پنجہ مین رہتا ایک یہہ بات ہے کہ ابنساط خاطر سلاطین کے موجب
انبساط خاطر عالم کا ہے کیونکہ سلاطین بمنزلہ دل اور جگر کے ہوتے ہین جب
تک دل آرام سے ہوتا ہے تو ملک بدن کو بہی صحت رہتی ہے اور امیر سلاطین
کا اور انکا ارادہ نمونہ کل کا ہے ایک حکم یا ارادہ کہ سلاطین سے واقع ہوتا ہے
تسخیر ملک مین کئی اختلافات اور واقعات ہوجاتے ہین مین نے اون سے نصیحت
طلب کے کہ اخلاق حسنہ ہدایت کرو اونہونے میرے لئے چار باتین ایک ورق
پر لکہدین اور مین نے اپنے دفتر وقایع مین لکہوا دین ایک یہہ کہ سلاطین کو لازم

۷۹۵ پھر میں نے یہ حکم دیا کہ منشی فتحنامہ لکھکر ممالک محروسہ کو روانہ کریں حسب الامر
فرمان فتح کے توران اور خراسان اور کابلستان اور باختر اور بدخشان
وغیرہ ممالک کو بھیجے اور اسوقت امیرزادہ عمر شیخ جو واسطے بندوبست کردستان
اور لرستان اور [illegible] اور نواحی کی بھی مہم پر گیا تھا وہ انکے انتظام سے حسب دلخواہ
فارغ ہوکر اور پیشکش اور تحفے لیکر شیراز میں حاضر ہوا اور مبارکباد دیے
اور بہت نثار کیا اور آل مظفر سے کہ ہر یک ممالک لیکر خود بخود سلطنت کرتے تھا
جیسے شاہ یحیی یزد میں اور سلطان احمد کرمان میں اور سلطان ابو اسحق
سیرجان میں شاہ منصور کا حال سنکر ہوا سے ملازمت کو بالالتماس کیا ہر یک
اپنے مملکت سے درگاہ میں حاضر ہوا اور سلطان مہدی بیٹا شاہ شجاع اور
سلطان غضنفر کو جو شیراز میں تھے پکڑکر حضور میں لائے

تذکرہ اوس مجلس کا جو شیراز میں ہوا [illegible]
اور بیان [illegible]
[illegible] امیرزادہ عمر شیخ کو

جب ممالک ایران میں کے تمام مغلوب ہو چکے تو میں نے امیرزادہ عمر شیخ
کو یہ امر کیا کہ باغ اور میدان کو درست اور [illegible] جشن اور
مجلس طرب کے آراستہ کریں [illegible] مرتب کر کے حسب دلخواہ
ممالک فارس کا انتظام اور [illegible] اور [illegible]
میں مشغول ہوا اور جو [illegible] شاہ [illegible] کردیا
اور مملکت فارس کی واسطے امیرزادہ عمر شیخ [illegible] کے امیرزادہ
[illegible] رستم [illegible] لائق مرتبہ [illegible] پیشکش [illegible]

۷۹۴ کوہ قلاخ کیطرف چلے گئی من نے فوج اونکے تعاقب پر بہیجی اس فوج نے اونکو قتل و آوارہ کرکے رجعت
کے اور مین پہنچے اوسدن دیوکان مین مقام کیا صبح کو دار الملک شیراز کیطرف
کوچ کیا ہفتہ کے دن پندرہوین جمادالاول کو باہر شہر سے سلم دروازہ کیطرف ڈیرا
ہوا اور بارگاہ اور خیمہ برپا کرائے اور یہہ حکم دیا کہ لشکر گرد شہر کے اترے
اور سلم دروازہ کہلا رہے اور باقی اٹھہ دروازون کو تیغا کر دو اور
ایک جماعت امرا کو یہہ حکم دیا کہ شہر مین جا کر گہوڑے اونٹ خچر جس کے پاس
ہون سرکار خاصہ مین ضبط کرو اور ارباب شہر اور روسا سے مچلکا لو کہ
خزانہ مال زر اسباب شاہ منصور اور اوسکے توابع کا جس جگہ جسکے پاس ہووے
وہ بتاوو اور حاضر کرو حسب الامر امرا نے شہر مین جاکر عمل کیا اور تمام
گہوڑے اونٹ خچر شہر کے حاضر کیے مین نے کہا اسمین سے جو شاہ منصور اور
اوسکے توابع کا ہو وہ سرکار مین رکہو اور جو اہل شہر کا ہے وہ واپس کردو
بہت مال اور زر نقد اور اجناس اور اسباب شاہ منصور اور اوسکے لشکر کا
میرے روبرو کیا مین نے وہ سب امرا اور سپاہ کو تقسیم کر دیا چنانچہ
ایسا کوئے نہین تہا کہ اوسکو اس غنیمت مین سے حصہ نملا ہو اور خراج اہل شیراز
پر مقرر کیا تمام اہل شہر نے اس شکرانہ مین کہ وہ شاہ منصور کے تعدی سے
بچگئے خوشی سے خراج داخل کیا اور مین نے امیرزادہ محمد سلطان کو مع لشکر
اصفہان کو روانہ کیا تا کہ اصفہان اور اوس مملکت کا انتظام کر کے خراج
وہانکے لوگون سے لیوے

ذکر فتح نامہ بہیجنے کا اطراف ولایات کو

تیمور رستم

شاہ منصور کے ساتھ مصروف رہا آخر رہیگا اسی عرصہ میں شاہ منصور نے
گردن پر ایک تیر لگا اور ایک اور سینے جا لگے اور اسکے شانہ پر نیزہ مارا
ایک اور پیشانی پر تلوار لگی شاہ منصور پشت دیکر بھاگا امیرزادہ شاہرخ
اسکے پیچھے روانہ ہوا ایک سپاہی اور پیچھے پہنچے اور اسکو گریبان پکڑکر گھوڑے سے
نیچے گرا لیا اور خود شاہ منصور کے سر پر بھی گرپڑا اوسوقت شاہ منصور نے
چیخ کر کہا میں منصور ہوں مجھکو بادشاہ کے پاس لیچلو اور مجھکو زندہ امیر کے پاس لیجاؤ اور
لیجا اسوقت لیا اور اسکا سر کاٹ لیا امیرزادہ شاہرخ نے اور اسکا سر
لیکر امیر کے پاس پہنچے تو الحمد للہ کہا اور فتح ہوئی امیرزادہ شاہرخ کو
بلایا اور اسکو شاہ منصور کا سر دیکر کہا بہت اچھا ہوا کہ ایسی شجاعت
میرے پاس لانا چاہئے تھا کہ وہ ایک اپنے ملک کا اسکو دیکھنا لازم تھا
کیونکہ مجھے امیر سے سنتا تھا جب دیا مجھے چھوٹے ہو تو اسکے مرد ا
قیاس کیا چاہئے شیخ نے جواب دیا کہ وہ قابل اچھا دیکھنے تھا میں نے کہا وہ
مرد شجاع تھا اور شجاعت ذہن میں ہوتا ہے نہیں ہوتی وہ قابل اچھا دیکھے
ہوتے ہیں جب شاہ منصور قتل ہوگیا اور میرے تمام جمع ہوئے تو میں اور
جنگل میں ایک پتھر پر جاکر گھوڑے سے اترا اور سجدہ درگاہ الہی میں ادا
کیا پھر امیرزادوں اور امراء کو جدا جدا اپنے گلے لگایا سب نے مبارکباد
دی اور رسم قدیم اور عادت مغلوں کے موافق سر و کرنے کیا آخر
میں ایک فوج آراستہ دشمن کے پیدا ہوکر جنگ کرنے لگے میں بھی گھوڑے
سے اتر کر اسکی طرف روانہ ہوا اور سپاہ نے آواز بلند تکبیر کہی اور
نقارہ کی آواز سے دشمن کے دلوں میں رعب آگیا وہ لیکر بھاگ کر

تو زک

۷۹۴ مانند ہوگئے شیر کے مخالفون سے زدوخورد کر رہے ہین یہان تک کہ شاہ منصو
میرے طرف سے پہرا اور امیرزادہ محمد سلطان کے قول کیطرف متوجہ ہوا
امیرزادہ نے شاہ منصور کے فوج پر حملہ کرکے قشون دست راست پراگندہ
کر دیا اور شیر بہادر وغیرہ جو امیرزادہ محمد سلطان کے ساتھ تھے دشمنون
کے تعاقب پر مارتے چلے جاتے تھے اور امیرزادہ پیر محمد جہانگیر نے شاہ منصو
کے افواج دست چپ کو توڑ ڈالا اور بہت لوگ قتل کئے اور امیرزادہ
شاہرخ پانچ برس کی عمر میں تلوار لیے ہوئے مانند شیر کے حرب ضرب کرتا تھا آ
جماعت ہزیمت یافتہ پھر امیرزادہ شاہرخ کے پاس جمع ہو گئے اور جو امرا
کہ امیرزادہ کے رکاب مین تھے جیسے امیر جلال پسر امیر حمید اور زیرم پسر
یوسف صوفی اور غیاث الدین ترخان کے بیٹے اور خواجہ رستم اور
عیدل اور خواجہ یشیرا اور شیخ محمد بہادر پسر انکو تیمور جنگ مردانہ کرکے
تیر اور تلوار سے مخالف کو پراگندہ کرتے تھے اور قشون الہداد کا جنکو
وفادار کہتے تھے اور قشون امیر شیخ نور الدین پسر امیر سار بوغا اور قشون
توجین جو قلب لشکر مین تھے سب پریشان ہو گئے تھے اب پھر جمع ہو کر علم بلند
اور قول مرتب کیا اور قشون شیخ علا اور لام توجین اور بہرام کا قایم تھا
اور جنگ مردانہ سے غنیم کو ریزہ ریزہ کر دیا تھا اور امیرزادہ شاہرخ
بھی فوج شاہ منصور سے جنگ کرتا تھا دونو طرف کے فوج مردان کی
سر کرتے تھے آخر امیرزادہ شاہرخ کے صدمہ سے جمعیت شاہ منصور کے پریشان
ہو گئے اور اکثر مارے گئے

ذکر شاہ منصور کے کشتہ ہونیکا

تیموریے

ولایت میں جتنے پہلے بہی اور اونکے تمام گہوڑے زرہ ساز دار تہے اور جنگ
بہتار علم بنے ہوئے تہے کہ یہی تہی پیادہ سپاہ سے فوج کو دیکہتے ہی تشیر کیے
شد حملہ کیا اور میرے تیس ہزار سوار کو کچہہ خیال میں نہ لایا نہنگ کی طرح
میری فوج میں گہس کر معروف قشونات کو چیر کر اوس طرف کو نکل گیا اور اوسنے
کہڑا ہوا ان لوگونکی مردانگی دیکہتا تہا جب شاہ منصور نے صفین ویران
دین تو میرا علم دیکہکر مجہ پر حملہ کیا اوس وقت مین نے چاہا کہ نیزہ لیکر اوس کے
گردن مین لگی نیزہ مانگا پر نیزہ دار میرا تہے جنگ کے خوف سے بہاگ
گیا تہا اب جو شاہ منصور میرے اوپر آیا تو دس پندرہ آدمی سے زیادہ
میرے پاس نہین تہے تمام فوج برہم ہو گئے تہے اب صرف تائید الٰہی پر اعتماد
کر کے مستقل اپنی جگہ پر کہڑا ہوا شاہ منصور کو کچہہ خیال مین نہ لایا یہانتک
کہ شاہ منصور نزدیک آگیا اور مجہکو دیکہتے ہی پہچان کر کہنے لگا کہ ملک عجم
ہے اور وہ جوان تہا سرخ سفید ڈاڑہی سیاہ گہونگروالی رنگ گورا بازو
لمبے ہاتہہ اور ایک لمبی تلوار ہاتہہ مین لیے ہوئے عقاب رفتار گہوڑے
پر سوار دو ہاتہہ تلوار کے مجہہ پر چہوڑے چنانچہ پہلا اوسکے تلوار کا میرے
خود مین لگا چونکہ اللہ تعالیٰ میرا نگہبان تہا اوسکے کوشش نے کچہہ فایدہ نکیا
اوس وقت عادل اقتایخ اپنے ڈہال میرے پاس لایا اور خار سے لیا دل
میفے میری سامنے تہیب تلوار چلائی شاہ منصور کے ایک سپاہی نے خار
کی ہاتہہ پر تلوار ماری ہاتہہ تار سے جا آرہا اور سوا ان دونو
آدمیون کے میرے پاس کوئی نہیں تہا مین نے جب خوب غور کیا تو یہہ دیکہا
کہ مجہ رستاہ ادرا ان شاہ اور لوکل بہادر باوریچی اور محمد آزاد ترک

۷۸۵ه

تُوزک
ذکر حضرت صاحبقران کے جنگ کا شاہ منصور سے

تُوزک شاہ منصور کے جنگ کا مین نے اسطور کیا کہ سپاہ موجود کو دو قول مقرر کیے ایک قول اپنے نام پر کیا اور دوسرے قول کا سردار امیرزادہ محمد سلطان کو کیا اور امیرزادہ پیرمحمد جہانگیر کو معہ فوج دست راست پر معین کیا اور تیمور خواجہ کو امیرزادہ پیرمحمد کے فوج کا ہراول بنایا اور قول امیرزادہ محمد سلطان کو اپنے دست چپ پر کہڑا کیا اور اوسکے پشتے پر شیخ تیمور بہادر کو رکہا اور امیرزادہ شاہرخ کو اپنے قول مین رکہا جب تُوزک فوج کا اسطور ہولیا تو امیر عثمان کو قراول کرکے آگے روانہ کیا اور مین عنایت الہی پر تکیہ کرکے روانہ ہوا امیر عثمان جو آگے قراولی پر گیا تہا اوسکو قراول شاہ منصور کے نظر آئے امیر عثمان معہ بہادران ایک گڑہے مین چہپ گیا یہان تک کہ اوس کے قراول غافل ہوکر گذر گئے پس عثمان اور صائن تیمور اور الوس تمو کہ اور موسے اور قرا احمد اور بہرام یسور سے کمین گاہ سے نکلکر اون پر حملہ آور ہوئے بہرام یسور سے تلوار لیکر غنیم کے قراولون پر پہنچا اور اونمین سے ایک شخص کو زخمی کرکے زندہ پکڑکر حضور مین لایا مین نے احوال شاہ منصور کا اوس سے دریافت کیا کہا کہ شاہ منصور معہ افواج باغستان مین امیر کا منتظر ہے اور کفن سر پر باندہ کر مرنا ٹہان لیا ہی مین نے کہا یہہ خوب شگون ہے کہ مرنے سے پہلی اپنی موت کے فال کی ہی پہر مین سوار ہوا جب باغ اور درخت شیراز کے نظر آئے تو کیا دیکہتا ہون کہ فوج دشمن کے چار ہزار سوار ہونگے باغستان مین صف باندہے ہوئے کہڑے ہی اور شاہ منصور تمام فوج

تیموریہ

اور تو کو مجھے الہی ہو علم کرتا ہے جب مجھکو یہ باتین سنائین تو مجھکو اوسپر بہت غصہ آیا
اوسوقت لشکر سے عورتین اون لوگون کے بہت گرفتار کر لائی مجھکو اون پر رحم آیا
سب کو چھوڑ دیا اور ایک سوار ہی کو قلعہ سفید کا کوتوال کر دیا چونکہ دو دن تک
تسخیر الہی قلعہ کے جو سر سلونین ہی متصور نہیں تہے تو فتوح الہی سے میسر ہو گئے
تو پیر کے دن گیارہوین تاریخ سوار ہو کر سو صبح تو شنبہ کان مین آیا اور واقعہ یا
کہ جو وقت قلعہ کشائی کے سبب سے پہلے پہاڑ کے چوٹی پر چڑھ گیا تھا اوسکو اپنا
سے سربلند کیا اور زر نقد اور جنس اقمشہ اور اسپ اور شتر اور خیمہ اسقدر دین
اوسکو دیا کہ جمع کرتا ہوا تہک گیا کیونکہ وہ سپاہی یک اسپہ تھا پھر اسکے بعد
زر اور جنس کا مالک ہو کر برابر امراء کلان کے ہو گیا اور مین اس منزل سے
صبحدم روانہ ہوا اور درہ دیوان سے گذر کر موضع سر مردان مین آیا
جمعرات کے دن سوار ہو کر موضع جرہ مین آیا جمعہ کے دن چودہ مین جماد الاول
کو جو یم مین لشکر گاہ کیا چونکہ شیراز کے قریب آگیا تھا تو شاہ منصور کا احوال
مینے دریافت کیا حاضران مجلس نے اپنے اپنے عقل کے موافق بیان کیا
کہ یقین ہے کہ اوسکو یہ طاقت نہین کہ امیر کے مقابل ہو سکے اغلب کہ بہاگ
گیا ہوگا اور مسموع یہ ہے کہ منتظر ایک واقعے خبر کا ہے بعد فتح قلعہ سفید
کے امیر کا شیراز کو آنا سنے سے بہاگ جائیگا یہہ کلام سنکر مین اول حال
مین شاہ منصور کو خیال مین نہ لایا یہہ ارادہ کیا کہ جا کر شیراز مین داخل
ہو جاؤن لیکن پھر یہہ دل مین آیا کہ دشمن اگرچہ ضعیف ہو وے پر ضعیف نہ
سمجھا چاہیئے کہ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد
تو زک اور آراستگی سے جانا چاہیئے

پہنچا فوج امیرزادہ محمد سلطان یے قلعہ کے دروازہ پر پہنچی علم اوس جماعت کا جو
دروازہ پر تہی لیکر اون پر حملہ کیا اور جب وہ مخالف قلعہ مین گہسی تو بہادرون
نے اونکا تعاقب نہچوڑا اونکے ساتہہ قلعہ مین گہس گئے اور علم دیوارون پر کہڑے
کر دیئے اور قلعہ فتح کر لیا اور لشکریون نے ہجوم کرکے قلعہ مین قتل اور غارت کرنا
شروع کیا اور محمد آزاد سعادت کو نوال کو حضور مین پکڑ لائے اور سعادت
تحسین کے پائی اور مین نے واسطے قتل سعادت کے حکم کیا اور سلطان
زین العابدین جسکو منصور نے اندھا کرکے اس قلعہ مین قید کر رکہا تہا حضور
مین لائیے مین نے سلطان زین العابدین کو عطوفت سے تسلی دیکر خوش کیا کہ
انشاء اللہ تعالے مین تیرا بدلا منصور ظالم سے لیدونگا اور اوسکو مین نے چہاتی
سے لگایا سلطان زین العابدین نے بخود چار کلمہ سنائے پہلی یہہ کہ مین ہی ظالم ہون
کہ امیر عادل سے پہر کر ظالم کے پناہ مین گیا دوسرے یہہ کہ مین مرحوم ہون کہ سلطنت
کے مرتبہ سے ذلت مین آگیا تیسرے یہہ کہ عاجز ہون کہ روشنائے چشم سے ناامید
ہوکر چشم امید سیاہ ہوگئے چوتہی یہہ کہ مستحق عتاب کا بہی ہون اور مستحق خیرات
کا بہی مجکو اوسکے باتون سے نہایت تاثیر ہوئی یہہ یہہ کہا کہ میرا باپ شاہ شجاع
ہمیشہ یہہ کہا کرتا تہا الاقارب کالعقارب یعنے رشتہ دار مثال بچہو کے اپنے
اقربا کو کاٹنے مین اور جو میرا باپ کہا کرتا تہا سو واقع ہوا اور مجکو یہہ وصیت
کیے تہے کہ اگر سلطنت تجکو ملجاوے تو خطا دار اور بیخطا پر رحم کرنا اور اگر
سلطنت سے محروم رہجائیے تو امیر عادل اور سخی کے سایہ مین رہنا کیونکہ سلطان
عادل سایہ الہی ہوتا ہے سب چیز اور سب آدمیون پر اپنا سایہ کرتا ہی اور
سلطان بخیل سے الگ رہنا کہ وہ حاسد ہوتا ہے اور زوال نعمت چاہتا ہے

تیمور سے

ربوڑ بکریاں ہمیشہ بہت سے اوسمین رہتے تھین غرض کہ سواے اقبال بلند کے
وہان کسیکا قابو نہین تھا جب مین قلعے کے نیچے پہنچا تو کئے خاص لوگ ساتھ لیکر
واسطے ملاحظہ قلعے کے گئے اور راہ درآمد برآمد کے پہاڑ کے اوپر چڑھا اخر مین نے خوب
غور سے دیکھکر تمامے افواج کو حکم کیا کہ باواز بلند نقارہ وغیرہ ساز بجاکر
پہاڑ کے اوپر گرد قلعے کے منزل کرین اور بارگاہ اور سراپردہ پہاڑ کی اوپر
قایم کیئے اور فرمایا کہ امرا نے مع اپنے قشونات اور تومانات کے واسطے
تسخیر قلعے کے ہمت کیے اور امیرزادہ محمد سلطان اور امیرزادہ پیر محمد کو
دست راست پر تعین کیا اور امیرزادہ شاہرخ کو کہا کہ دست چپ پر جنگ
شروع کرو اور جمیع بہادر پیادہ ہوکر قلعے کے دیوار سے جا پہنچے اور نہایت
مردانگی سے اسدن صبح سے شام تک جنگ رہی رات کو مین نے حکم دیا
کہ تمام لشکر اپنے خیمون مین آکر آرام کرین اور رات کو چوکس رہین جب صبح ہوئی
تو حسب الحکم امرا اور لشکریون نے مطابق دستور واسطے تسخیر قلعے کے کوس
کے ساز اور نقارہ کلان بجائے اور جنگ شروع ہوگئے اور مین ہر طرف
جاکر سپاہ کو دلاورے دیتا تھا اور تحسین کرتا اور اہل قلعہ بھی لڑائی
مین تیر اور سنگ سے کوتاہی نہین کرتے تھے اور جو ایسی ممکن تھا سو کرتے
تھی اسعرصے مین اتفاقا ایک بہادر سپاہی ایکو تیمور نوکر شیخ محمد کا ایک بلند پہاڑ
پر جو قلعے کے سامنے تھا جا چڑھا اور باواز بلند تکبیر اور درود پڑھکر
نہایت پردے سے تیر اندازی کرنیلگا اہل قلعہ نے اسکو دیکھا اونکے
گمان مین اوس بلندی پر کوئی نہین جا سکتا تھا اسلیے قلعدار کے دلمین
وہم پیدا ہوا اور مردانگی تمام جاتی رہی حیران ہوکر ہاتھ جنگ سے باز رکھا

نہم آتابک سرا احمد لر بزرگ کے حاکم نے آکر ملازمت کی اور پیشکش لائق نذر کئے
مین بیٹے اوسکو تسیلے دیگر ساتھہ لیلیا اور اوسی دن دریای رامہر کو اتر
کر ڈیرا کیا اتوار کے دن کوچ کرکے دریای تے پر آیا پیر کے دن موضع خابران
سے ایلغار کرکے صحرای زرمہ مین پہنچا منگل کے دن دریای ارغون کو اترکر بہان
مین لشکرگاہ کیا بدھ کے دن آب شیرین اترکر صحرای سبز مین خیمہ کیا جمعرات
کے دن موضع کج موس سے گذر کر آب خان بندک مین منزلگاہ ہوئے اور جمعہ
کے دن جولا بہ مین مقام کیا اور ہفتہ کے دن باشت سے گذر کر دریای شعب
عبور کرکے موضع مال امیر مین لشکرگاہ کیا اتوار کے دن دریای خاد وان سے
اترکر موضع مال امیر مین مین نے یہہ پوچھا کہ سفید قلعہ کدہر ہے یہہ حال معلوم
کرکے قلعہ سفید کے طرف عزم کرکے صحرای نوبنجان مین نازل ہوا

ذکر قلعہ سفید کے تسخیر کا

پیر کے دن دسوین ماہ جمادالاول کو نوبنجان سے گذر کر قلعہ سفید کے نزدیک
آیا اسمے سعادت نہایت بدبخت شاہ منصور کیطرف سے وہان کا داروغہ تہا
اور نے سامان جنگ و اسباب قلعہ داری کا خوب تیار کرکے قلعہ کو مستحکم
کیا تہا اور یہہ قلعہ ایسا مضبوط تہا کہ اسکے تسخیر کیسیکے خیال مین نہین آتی تہی
ایک بلند پہاڑ کے اوپر بنایا تہا ایک رستہ کے سوا اور راہ بہی نہین تہا
چنانچہ اگر پانچ چھہ آدمی رستہ روک کے پتھر مارتے جاوین تو ممکن نہین کہ لشکر
عالم کے اوس کے گرد آسکین اور کوئی تدبیر قلعہ گیری کی سرنگ منجنیق
سلامت کوچہ نہین بن سکتے تہی اور نہ کوئی یورش کر سکتا تہا اور آذوقہ
اہل قلعہ کا موجود تہا اور زراعت ہوتی تہی اور چشمہ پانی کی جاری تہے

تیموریہ

غرض بین الفریقین جنگ عظیم واقع ہوئے آخر فتح شاہ منصور کے ہوئے اور
وہ سب بھاگ کر اپنے اپنے مکان کو چلے گئے اور اسی سال کے ایام بہار میں
شاہ منصور نے پھر اصفہان پر لشکر کشی کر کے خواجہ عضد الدین کو کرمستان
سے بلایا عضد الدین کے آتے ہی لوگ اصفہان کے شاہ منصور کے خدمت میں
آکر اوسکو شہر میں لیگئے اور زین العابدین شہر میں سے نکل بھاگا نواحے دراین
اور شہریار میں اوسکو ہوے جو کارنامے لیکر شاہ منصور کے پاس بھیجدیا
شاہ منصور نے ترت سلائی اوسکے آنکھوں میں پھروا کر اندھا کر دیا اور آپ اپنے
بڑے بھائی شاہ یحیے پر لشکر لیکر یزد کو روانہ ہوا آخر الامر اوسکے اتاکو شاہ
یحیے کا باہر یزد یعنی شہر سے نکل کر بیٹے کی پاس آئے اور شاہ منصور کو سمجھایا
کہ تیرے دو بھائیے تو فارس اور عراق تجکو دیکر یزد میں آرہے اگر یہ مقام بھی
بیرومسے کر کے انسے لیلینا ہے تو میں اپنا دودھ نہیں معاف کرونگی شاہ منصور
اپنے اما کی کہنی سے شیراز کو چلا آیا اب شاہ منصور کے بعد سے سنکر میری ڈلیں
یہہ آیا کہ شیراز جاکر اوسکو سزا دیجئے

ذکر شیراز کے سامان جنگ کا

توزک شیراز کے یورش کا اسطور پر کہا کہ خواجہ مسعود شیرازی کو میں نے
تستر کے حکومت پر مقرر کیا اور سونجک بہادر کو واسطے طلب امیرزادہ
عمر شیخ کے جویزہ کو بھیجا کہ شیراز میں مجھے آملنا اور میں آپ شیراز کیطرف روانہ ہوا
بدہ کے دن ستائیسویں ربیع الاخر کو ۷۹۵ ساتسو پچانوین میں دریا تستر کو
عبور کیا اور انتیسویں تاریخ دو شنبہ کے دریائے شور خان گندہ میں منزل
کیے اور شنبہ کے دن غرہ جمادی الاول کو موضع راہبرد میں مقام کیا اسمے منزل میں

ے ہم سے ابرقوہ مین لاکر اپنے خاص محل مین اوتارا شاہ یحیے کہ چند مدت ابرقوہ مین رہا وہان
کے لوگ اوسکے رجوع ہوئے مفسدون کے اغوای سے غدر کرکے پہلوان مہذب
کو قتل کیا اور ابرقوہ محمد قورچے اپنے امیر کو سپرد کرکے یزد کو مراجعت کیے
شاہ منصور یہہ خبر سنتے سے لشکر لیکر ابرقوہ پر پہنچا اور پہلے حملہ مین شہر لیلیا اور
محمد قورچے نے قلعہ بند کرلیا اوسوقت شاہ منصور نے ایک فوج قلعہ ابرقوہ کے
محاصرہ پر چھوڑے اور آپ یزد کو متوجہ ہوا شاہ یحیے نی یہہ خبر سنتے ہے محمد قورچے
کو لکہا کہ اگر شاہ منصور یہہ شرط کہ یزد دیر پورش نکرے مان لیوے تو قلوا ابرقوہ
کا شاہ منصور کے فوج کی حوالہ کردو محمد قورچنے اس شرط پر قلعہ شاہ منصور کے
حوالہ کیا شاہ منصور یزد جیکے رستہ سے مراجعت کرکے اصفہان کو چلا گیا وہان حرا سکے
مکے اور کہیتی چراکر شیراز کو چلا گیا اگلے سال پہر لشکر لیکر اصفہان پر آیا اور زراعت
اور ملک ویران کرکے ہٹ گیا جب سلطان زین العابدین شاہ منصور کے ہاتہ
سے تنگ ہوگیا تو خط فریاد کا آل مظفر کو لکہہ کر مدد مانگے سلطان احمد کرمان
سے اور سلطان ابو اسحق سرجان سے اپنا اپنا لشکر لیکر واسطے امداد زین العابدین
کے اصفہان مین آئے اور شاہ یحیے نے اگرچہ ظاہر مین وعدہ موافقت کا کیا
لیکن یزد سے آکر مٹہر رہا اون تک نگیا سلطان زین العابدین معہ اعوان فصل
زمستان مین شاہ منصور کے ملکت پر لشکر لیجا کر خرابے ملک مین مشغول ہوا
اور کرمان کے سرزمین مین خرابے کرکے کرمیر کے طرف چلے

ذکر شاہ منصور اور سلطان زین العابدین
کے لڑایے کا

شاہ منصور نے اپنا لشکر آراستہ کرکے اونکے مدافعت کو نکلا اور مرضع

تبریز سے

شیراز پر آیا اور سادات اور رئیس شیراز کے شاہ منصور سے متفق ہوگئے ا[ور]
شاہ یحیی کو اسکی خبر ہوئی لیکن وہ بر سر پرخاش نہیں تھا شاہ شجاع کے
لڑکوں میں تنہا تھا یہاں تک کہ منصور مظفر دروازہ کی طرف سے شہر میں
داخل ہوگیا آگیا تھا شاہ یحیی یہ خبر سنتے ہی سوار ہو کر سعادت دروازہ
کی راہ سے یزد کو چلا گیا اور شاہ منصور نے شاہ شجاع کے اولاد میں جا کر
کیا اور جو اسکے ... تھا تب ... بے جنگ و جدل شیراز کی سلطنت
اسکو میسر آگئی پھر لشکر جمع کر کے قلعہ درسند کا سفر کیا اور قلعہ سرمق اور
قلعہ ... کا بھی محاصرہ کیا پر مفتوح نہ کیا اور ابرقوہ کی طرف گیا مہذب
خراسانی ایلچی ... سے ملاقات کی اور رسم اطاعت شاہ منصور نے ابر
قوہ کا محاصرہ مناسب نہ جانا اور شیراز کو چلا گیا سلطان زین العابدین
لشکر مرتب کر کے اصفہان سے شیراز کو متوجہ ہوا اس امید پر کہ امرا شاہ
منصور کے پروردہ شاہ شجاع کے ہیں وہ سب میری طرف آجاوینگے شاہ
منصور یہ خبر سنکر مع سپاہ زین العابدین کے مقابلہ پر شیراز سے آیا اور
قلعہ اصطخر کے پاس پل ... دونوں لشکر مقابل ہوگئے اور زین العابدین کے
دو تمنا پورے نہ ہوئے شاہ منصور کا لشکر پیش دستی کر کے دریا کو اتر
کر جنگ کرنے لگا زین العابدین کے لشکر کو شکست ہوگئی لاچار اصفہان
کو چلا آیا اور شاہ منصور شیراز کو چلا گیا مہذب خراسانی نے جو قلعہ ... شاہ
منصور کے بعد ارادہ کیا کہ شاہ یحیی سے متفق ہوجاوے شاہ یحیی اون
دنوں میں ... کوہستان میں جدا ابرقوہ سے نزدیک سے ...
ہوتا تھا مہذب اپنی ... شاہ یحیی کے پاس گیا اور اسکو اغوا کیا

۴۷۰ احمد پسر شاہ یحیے کو دی تہی اور حکومت کرمان کے سلطان احمد برادر شاہ شجاع
کے بیٹے مقرر کیے تہی اور ریاست سیرجان کے سلطان ابو اسحق نبیرہ شاہ
شجاع کو مفوض کیے تہی اور پہلوان مہذب خراسانی نے حاکم ابرقوہ کو کہ عمدہ امرا
شاہ شجاع کا تہا اور مدت تک اوسنے وہان کی حکومت حسن سلوک سے کی تہی
اور جب مین اوس طرف کو آیا تو آکر ملازمت کیے اور اہل اوس دیار نے اوسکے
طرف سے اپنے رضامندیے ظاہر کیے اسلیئے اوسکو ابرقوہ کے حکومت پر بحال
رکہا تہا جب مین فارس سے سمرقند کو چلا تو سنہ ۷۹۵ سات سو نوے ہجری ہی تہے
اور اب سات سو پچانوین ہین اس پانچ برس کی عرصہ مین عراق اور فارس
مین میرے پیچہے بہت ہرج مرج پیش آئے ایک یہہ کہ شاہ منصور نے سلطان
زین العابدین کو قید کرکے چار کوس تستر سے قلعہ گرد بگرد مین جسکو قلعہ سلاسل
مشہور کرتے ہین محفوظ رکہا زین العابدین مدت کے بعد احمد شاہ ترمتا سے
اور محمود شاہ اپنے خویش کی امداد سے جو نگہبان زین العابدین کے بیچ قیدی
چہوٹا پہر متفق ہوکر دردجر کو چلے آئے اتفاقاً مظفر کاشے حاکم اصفہان کا کہ
ماموں زین العابدین کا تہا اور مین نے اوسکو قید کیا تہا وہ بہی قید سے ہمراہ
نگہبانونکے بہاگا تہا اثناء راہ مین زین العابدین سے ملگیا جب ان دونونے
ملک اعزالدین کی ملک دردجر مین پناہ پکڑے اور ملک اعزالدین کی اتفاق
سے اصفہان پر آئے سلطان محمد پسر شاہ یحیے کا خوف کا مارا طبرک کے قلعہ
مین چلا گیا ایک ہفتے کی بعد کہ شہر زین العابدین کے قبضہ مین رہا سلطان محمد
محمد قورچہ سے متفق ہوکر قلعہ سے نکل کر یزد کو گیا اور اصفہان مع مضافات
سلطان زین العابدین کے تصرف مین آیا شاہ منصور بہت لشکر جمع کرکے

واسطے ترکنازیکے روانہ کیا امرا یہاں حسب الحکم جلد تر اوس نواحے کی اجتماع
اور الوسات پر چڑھ گئے اور غنیمت بیشمار گھوڑے اونٹ بکریاں لے آئے میں نے
وہ سب سپاہ پر تقسیم کردیا اور بدھ کے دن ... ربیع الآخر کو روانہ ہوا اور
دریاے حارداک کو اتر کر نخلستان میں باہر شہر تشتر کے مقام کیا امیرزادہ
محمد سلطان اور امیرزادہ پیر محمد جو بغداد سے خاتون من گردان گردستان کے
استیصال میں مصروف تھے اوس نواحے کو مفسدون سے پاک اور وہان کا
انتظام کرکے حضور میں آئے تھے سو وہ اس منزل میں آگئے اور جن دنون کہ میں
نے پہلے مرتبہ آکر فارس اور عراق کو مسخر کیا تھا تو زین العابدین بیٹا شاہ
شجاع کا ہمارے خوف سے بہاگ کر تشتر میں اپنے چچیرے بہائی شاہ منصور
کے پاس جو برادر خورد شاہ یحیے کا اور شاہ شجاع کی طرف سے حاکم تشتر
کا تھا چلا گیا شاہ منصور نے بے مروتی سے اوسکو قید کر لیا چونکہ آل مظفر اور
منصور کے خصوصاً شاہ شجاع ہم سے نہایت اخلاص رکھتا تھا اوسکے مرنے
کے بعد جیسے کہ وہ سلطان زین اپنی بیٹے اور تمام برادرے کو سفارش کر گیا
تھا میرا ارادہ کہ اونکے رعایت احوال اپنے ذمہ پر سمجھ کر اون پر نہایت
عطوفت کرون لیکن چونکہ زین العابدین اپنے بیوقوفی سے در دولت سے
بہاگ کر اوس بلا میں مبتلا ہوا اور شاہ یحیے برادر شاہ شجاع کا مع
سلطان احمد اپنے بیٹے اور سلطان ابو اسحق نبیرہ شاہ شجاع کے عقل
دوربین کی رہنمائی سے ملازمت میں آکر مطیع ہوئے میں نے تلافی اونکی
اخلاص کے اسطور کے کہ حکومت شیراز کے شاہ یحیے کو دے تھی اور
حکومت یزد کے بھی بدستور بحال رکھی اور حکومت اصفہان کے سلطان

۸۲۳م بیان ہے ایک نے یہہ کہا کہ سات آسمان آبا رعلوے اور چار عناصر امہات سفلے
امتزاج ہے یہہ عدد پیدا ہوتا ہے کیونکہ چار کو سات مین ضرب کرنیسے اٹھائیس
دوسرے نی یہہ کہا کہ منازل قمر کے جو آیت والقمر قدرناہ منازل سے ثابت ہین اُ
سے زیادہ نہین ہین اسلئی اٹھائیس اختیار کئے ہونگے تیسرے نی یہہ کہا کہ حروف کلام
مجید کے جن پر قران شریف نزل ہوا ہے اٹھائیس ہین اسلئے اٹھائیس اختیار کیا ہوگا
ایک اور نے کہا کہ آیت ولقد آتیناک سبعا من المثانی نے بہی اس عدد پر دلالت
کرتے ہے کہ سات کو دو دو بار لے سے اٹھائیس ہوتے ہین ایک اور نے یہہ کہا
کہ سفر مین گیارہ رکعت فرض ہین اور حضر مین سترہ یہہ دونو ملکر اٹھائیس ہوتے
ہین اس جہت سے اٹھائیس اختیار کیا ہوگا مجکو علماء کے اس گفتگو سے شگفتگے ہوئے
جب مین دزقول مین داخل ہوا تو سفیر شمس الدین کا بارگاہ مین حاضر ہوا اور بیل
گو مین چاندے کی پیشکش لایا مین نیے اوسکو نوازش شاہی سے سر بلند کیا اور
یہہ حکم دیا کہ اس شہر مین جتنے گہوڑے اونٹ ہون وہ سرکار مین ضبط کرد

ذکر شہر تستر کے تسخیر کا

ظہر کے وقت دزقول سے تستر کے طرف مین نے عزم کیا تہوڑا راہ چلکر ایک
پشتہ نہایت سبز پر سے نظر پڑا مجکو وہ پسند آیا اوس پشتہ پر جا کر اترا اور گہوڑے
سواری مین جو حاضر تہی اس سبزہ مین چرائی کی لئی چہوڑ دا دیے اور اول
شب وہانسے سوار ہوکر مسجد دم تستر مین پہنچا اور علے اور اسفندیار دار وغہ
اور کوتوال جو وہانکے محافظت پر شاہ منصور کیطرف سے رہتے تہی میرا
آنا سنکر قلعہ خالی کر دیے ہے بہاگ گئے تہی شہر کے آکابر استقبال کی لئی
آکر مطیع ہو گئے اور اوسہی دن مین نے افواج قاہرہ کو اطراف جوانب کو

تیمور سے
نشان نہ پایا تو اہل کوہستان اور اوس نواحے کو مطیع کریکے اور ا
پیکر دریاے زال کے منزل مین آکر ملازمت کیے اور امیرزادہ میران
اوسکو واسطے انتظام اسباب کے شہریار مین چھوڑ آیا تہا عراق پر تاخت
کاشان تک چلا گیا حاکم کاشان کا جو شاہ منصور کے طرف سے ایک
تہا امیرزادہ میرانشاہ کے خوف کا مارا خراسان سے بھاگ کر شاہ منـ
کے پاس چلا گیا تہا اب جو میرانشاہ وہان پہنچا تو حاکم کاشان کو سوا سے اہل عـ
کچھ نہ تہا باہر آکر ملازمت کیے اور تحفے دیے اور جان بچاکر ہمراہ رکاب
ہوا امیرزادہ میران شاہ بسلامت اپنے مکان کو چلا آیا

لشکر کا جزیرہ اور قورقول کے تسخیر کا

اوس وقت مین نے امیرزادہ عمر شیخ کو مع فوج دست راست پر روانہ کیا
تا کہ اوس طرف کے باشندون پر قابو کرے جب یہہ امیرزادہ جزیرہ مین پہنچا
تو اسلام نام ایک جو شاہ منصور کیطرف سے وہانکا داروغہ تہا بھاگ گیا امیر
زادہ عمر شیخ جزیرہ کا انتظام کرنیلگا اور احوال عرض کر بھیجا اور مین جزیرہ
کیطرف سے بخاطر جمع سوار ہو کر چاشت کے وقت پل سے اوتر کر شہر قور
قول مین داخل ہوا اور یہہ پل دریاے زال کا نہایت عالے تہا بڑی مضبوط
دس پل کی اوٹہائیس ۲۸ تین سا پور ذو الاکتاف کا بنایا ہوا تہا اور درمیان
ایک دو محراب کلان کے ایک ایک محراب چھوٹے تنا ہے ہی کل محرابین
تلے بڑے پچپن تہین پتہر اینٹ کے ایسے مضبوط بنے ہوئے ہین کہ اتنے مدت دراز
اور نیچے بنیاد نشست نہین ہوئے تہے اور ہونگے جب مین نے یہہ پوچہا
کیس ور کیونکر بنائے ہین تو علماء حاضرین مجلس نے جد سے جدی توجیہ

ذکر کشتوار اور قلعہ کہوان کی فتح کا

قلعہ کشتوار کو جو آدہ کے حوالی مین تہا جا کر محاصرہ کیا پہلے حملہ مین ہجوم کر کے
قلعہ کو فتح کر لیا اور محمد نے قلعہ دار کو پکڑ کر حضور مین روانہ کیا اور آپ قلعہ سے
بخاطر جمع روانہ ہوکر اگلے دن مردان مین آیا سنقر نامے کوتوال مزدان کا
جو محمد تمی کیطرف سے تہا عبرت پذیر ہو کر واسطے استقبال کے آیا اور ملازمت
کر کے جان و مال سے امان پایا امیرزادہ مردان سے کرہ رود مین آیا اسفندیار
حاکم کرہ رود کا رہنمونے طالع سے امیرزادہ کے پاس پیشکش لائق لایا امیرزادہ
عمر شیخ نے اسفندیار کو بھی ہمارے پاس بہیجدیا اور مین جمعہ کے دن غرہ ربیع الآخر
کو قصبہ ازدجرد مین داخل ہوا امیرزادہ عمر شیخ بہی اسی منزل مین آملا اور
اپنے سورچال مین ٹہرا مین نے سیف الدین قلعہ اسپید کہ ازدجرد کی نواحی
مین تعین کیا اور رہا وند کے حکومت پیر سنکامش کو مقرر کیا اور مین سوار ہوکر
تیسرے دن خرم آباد مین آیا ملک اعزالدین خوف مارا قلعہ چہوڑ کر بہاگ گیا
اگلے دن مین نے ایک برادر کو واسطے ضبط قلعہ کے مامور کیا اور امیرزادہ
عمر شیخ کو ملک اعزالدین کے تعاقب پر تعین کیا تاکہ اوسکو جلد جا پکڑے
اور فوج واسطے تاخت اوسکے الوسات کے تعین کے اور مین لبز کینک
روانہ ہوا چونکہ اوس کوہستان مین چور اور لوٹیرے قوم کرکے بہت رہتے
تہے تو ہر یک منزل مین واسطے احتیاط کے فوج کمین گاہ پر بیٹہا تہا جو چور ہاتھ
آتا تہا سو مارا جاتا تہا پندرہوین دن مین نے قصبہ ازدجرد سے دربازال
کے پل پر ڈیرا کیا امیرزادہ عمر شیخ کو جو مین نے واسطے تعاقب اعزالدین
کے بہیجا تہا وہ قلعہ منکرہ تک جا کر تمام کوہستان مین پہرا لاچار حب اعزالدین کا

۱۳۹۴ کر لیا پہر فردین مین دار وغیرہا کر سلطانیہ کو متوجہ ہوئیے اپکے جو سلطانیہ کا حاکم مرگیا تہا ازتق شاہ اوسکا نوکر اوسکی جگہ حاکم ہوگیا تہا جب یہہ لشکر امیر زادون کا نزدیک آیا تو وہ بہاگ گیا اور امیرزادون نے شہر اور قلعہ مسخر کرکے ضبط کیا اور وہان دار وغہ چہوڑکر بغداد کے طرف متوجہ ہوئیے اور حقیقت حال عرض کر بہیجے جب یہہ عرضہ میرے پاس آئیے اوسہی وقت مین مینے اونکو یہہ فرمان لکہا کہ جیجال کے رستہ سے جانا اور یہہ فرمان اونکے پاس کردستان مین پہنچا وہ حسب الحکم مراجعت کرکے سنقر کے قلعہ مین آگئے اور زراعت اوس سرزمین کی چرانے اور مملکت کو غارت کرکے کوچ کیا چاہتے تہے کہ میرا دوسرا فرمان بابت ممالک کردستان کے امیرزادون کے پاس صبح کے وقت پہنچا اس مضمون کا کہ پہلوان اوس مملکت کے آکر اطاعت سے خراج دینا قبول کرین تو نوازش بادشاہانہ سے امیدوار کرنا اور انعام دینا اور اگر نافرمانی کرین تو قتل وغارت مین قصور نکرنا اور اوس ملک کو مفسدون کے وجود سے پاک کر دینا امیرزادہ حسب ایما کردستان کو متوجہ ہوئیے جب وہ جیجال اور کوہ بیلے ستون مین آئے تو سونجک بہادر اور تیمور خواجہ اور شیر بہادر کو معہ فوج گران واسطے تاخت کردستان کے تعین کیا اور امیرزادے دربند تاشی خاتون کے طرف روانہ ہوئیے جب وہ حوالے دربند مین جاکر اترے تو ایک سردار اوس نواحے کا ازرہ بدنہادی کی اور سرداروں سے منافق ہوکر امیرزادون کے خدمت مین حاضر ہوا اور اطاعت اور دولت خواہی سے یہہ عرض کیا کہ مین اس کوہستان کی سرزمین اور رستون سے خوب واقف ہون اگر مجکو ہمراہ

تیموری سے

تو بہتر یہ کہا چاہیے

ذکر مملکت فارس کے تسخیر کا

اب میں نے سامان جنگ فارس اور عراق کا کیا تا کہ جن لوگوں نے میرے غیبت
میں خلقت کو ستایا اور نافرمانی کی ہے انکو سزا دوں اوسی وقت امیرزادہ
محمد سلطان اور امیرزادہ پیر محمد کو مع لشکر گران ہراول بنا کر آگے روانہ کیا اور
شیخ علی بہادر اور سونجک بہادر اور تیمور خواجہ پسر آقبوغا اور شیر بہادر
وغیرہ سرداران قشونات کو اونکے ساتھ کر دیئے اور تزوک جنگ فارس
اور عراق کا اسطور کیا کہ جب اس لشکر کو روانہ کیا تو جانب سے تمام لشکر کے ایک
دس دس جوانوں پیچھے تین تین سپاہی مردانہ کار آزمودہ چھانٹ کر اپنے ہمراہ
رکھ لیے اور یہ ٹھہرایا کہ سامان بھی پیچھے معہ تمام لشکر آہستہ آہستہ چلا آئے
اور امیر جہانشاہ اور امیر یادگار برلاس اور امیر شمس الدین اور حاجی
محمود شاہ اور امیر ایچ قراکوز اسکے محافظت اسباب کے معین کیا اور
سراے ملک خانم اور تومان آغا کو اسباب کے ساتھ چھوڑا اور چلپان
آغا اور سلطان آغا کو اپنے ساتھ لیا اور امیرزادہ شاہرخ کو مع
لشکر کے دوسرا ہراول آگے روانہ کیا اور آپ چہارشنبہ کو ماہ صفر کو روانہ
ہوا اور صحرا اور یلاق وغیرہ سے بڑھ کر دامغان اور سمنان و ری کی راستہ
سے موضع شہریار میں نازل ہو کر تمام لشکر کو انعام دیا اور امیرزادہ
محمد سلطان اور امیرزادہ پیر محمد مع لشکر ہراول قزوین تک جا پہنچے خواجہ
شیخ شہریار حاکم قزوین نے جنگ شروع کی کے پہلے ہی حملہ میں دستگیر ہوا امیر
زادوں نے اوسکی مشکیں باندھ کر حضور میں بھیجا اور شہر اوسکا [illegible]

۴۶۲ مبارک باد دیے اور قاصد جو واسطے طلب اہل عیال کے سمرقند کو روانہ کئے تہی اونہونے اٹھارویں ماہ ذالحجہ سال گذشتہ کو سمرقند مین فتح نامے پہنچائے وہان شادیانہ بجایا اور محفل جشن مرتب کرکے اسقدر خیرات محتاجون کو دی کہ غنی ہو گئے اور اہل وعیال جو بیسویں ماہ ذالحجہ کو سمرقند سے روانہ ہو کر موضع تونک مین آئی اگلے دن بسبب برف اور باران کی موضع شادمان مین مقام کیا جب برف باران موقوف ہوا تو شادمان سے کوچ کرکے دشت مین آئے اور وہانسے تیسرے دن ترشی مین پہنچے مین نے دوسرا فرمان تاکید طلب کا روانہ کیا کہ بار بردار سے چہوڑکر جلد چلے آو قاصدون نے وہ فرمان قرشے مین پہنچایا چونکہ اسعرصہ مین امیرزادہ شاہرخ کے انکہین دکہنی لگین تہی اسلئے آہستہ آہستہ آتے تہی پہر کے دن سولوین محرم کو دریاے امویہ کو عبور کرکے بجلدیے اٹھوین دن ماخان مین آئے اور انکہین امیرزادہ کے بہی اچہی ہوگئی سرا ملک خانم کے یہہ عرضے آئے کہ امیرزادہ شاہرخ نے صحت پائی اور ہم سامان چہوڑکر جریدہ چلے آتے ہین یہہ عرضے روانہ کرکے ہی وہان سے کوچ کرکے دیہ بندوان مین آئی اور شاہ روز چلکر تیرہ دن کے عرصہ مین ختلان مین داخل ہوئے جب اونکے آنے کی مجکو خبر پہنچی تو ازبسکہ مین مشتاق اونکے دیدار کا تہا اسلئے سوار ہو کر ختلان مین ملاقات کئے اونہونے مبارکبا د فتح کے دیے اور بہت نثار کیا اور وہانسے سردرتمام مراجعت کرکے شادمان کے محل مین آکر اترے اور چند روز وہان عیش کیا پہر میرے دل مین یہہ آیا کہ اللہ تعالے نے مجکو واسطے آرام کے نہین پیدا کیا بلکہ واسطے حفاظت اپنے بندونکے سلطنت دی ہے اگرچہ یہان سوتا رہے تو بکر و یون

تیمور سے

اور اسکندر شیخی نے جسکے باپ افراسیاب کو سید قوام الدین کے لڑکون نے قتل ۷۹۱
کیا تھا شہر آمل اور ساری کے بہت لوگ قتل کیے جب سید فخر الدین ولایت کے تسخیر سے
فارغ ہوا اور یہ سرزمین مسخر ہو چکا تھا ایک عزیز ہرات کے بیٹے ایک [illegible] تو مین بیٹے
سید کمال الدین [illegible] کشتی پر سوار کرکے خوارزم کو بھیجا اور
انکے دونو بیٹون سید عبد اللہ اور سید [illegible] کو سمرقند کے طرف بھیجا اور
کو روانہ کیا اور مولانا [illegible] ساتھ کیے اور فتح نامہ لکھا کر تمام [illegible]
کو بھیجدیا اور [illegible] سمرقند بھیجا امیرزادہ عمر شیخ [illegible] اور امیرزادہ
خلیل اور امیر [illegible] امیرزادہ [illegible] سلطان [illegible] ساتھ [illegible]
امیرزادہ [illegible] کو اور خراسان [illegible] قائم اور [illegible]
آغا [illegible] اہل حرم کو اپنے پاس بلایا اور [illegible] کو تاکید [illegible] تمام
دار السلطنت سمرقند کو بھیجدیے اور اہل حرم [illegible] ساتھ [illegible]
کہ چوبیس سال [illegible] اور [illegible] سال [illegible] شروع ہوا تھا امرا
اور [illegible] ولایت [illegible] معمارون کو بلا کر حکم کیا کہ [illegible] ایک قصر
بادشاہانہ ہمارے لئے تیار کریں چند روز مین قصر نہایت رفیع تیار کر دیا
اور [illegible] ہمارے [illegible] قاعدون کے [illegible] اور اسکندر شیخی
کو اس کا حاکم کر دیا چونکہ حکومت اسکے اجداد سے اسکندر شیخی کی تھی اور
نیز اسکی باپ افراسیاب کو غدر سے مار کر اس پر تصرف کر لیا تھا
اور اسکندر شیخی ہمارے رکاب مین خدمات پسندیدہ کیے اسلیے اسکو
اسکے باپ کے جگہ بٹھا دیا اور مین [illegible] کی طرف روانہ ہوا [illegible]
محرم کو [illegible] مین جا کر [illegible] قصر [illegible] اترا اور امرا اور لشکر نے

تکیہ کر کے قلعہ کو متوجہ ہوا جب میں قلعہ کے نزدیک آیا تو سیدون نے جنگ پر مستعد ہو کر اپنا لشکر باہر بھیجا اور جنگ عظیم واقع ہوئے اور پہلے ہی حملہ میں حصار بیرونی کے اندر گھس گئی میں نے اپنی بہادرونکو دلاوری سے دی کہ گرم کہا و اس حصار پر چلو جب تین طرف سے ہجوم کیا تو حصار بیرونی مسخر ہو گیا اور مخالف بہاگ کر اصل قلعہ میں گھس گئی میں لی کہا کہ قلعہ کا خوب محاصرہ کرو سیر کے دن غرہ ماہ ذی قعدہ کو میں بذات خود قلعہ کیطرف متوجہ ہوا امراء نے میرا علم دیکھ کر ہر طرف سے ہجوم کیا اور اہل قلعہ تنگ ہو کر کانپنے لگے لاچار الامان کہتی ہوئے قلعہ سے نکل کر تلوارین گلے میں ڈالے ہوئے حضور میں آپہنچے اور فوج فوج آکر خجل ہوتے تہی میں نے پہلی تو باعث غیرت اسلام کے اونکو تہدید اور ترغیب کی آخر بلحاظ سیادت کے اونکو نظر عاطفت سے دیکھا اور بطور نصیحت کے مذہب حق اہل سنت کی طرف ہدایت کی کہ مذہب باطل کو چھوڑ دو اور اپنے اولاد کو علوم دینے سکہاو بعد فراغ نصیحت کے میں نے یہہ حکم دیا کہ اونکو سارے کے قلعہ میں رکھو بعد فتح قلعہ ماما نہ سیر کے بیشمار مال اسباب نقد وجنس گہوڑے اونٹ میرے نذر کیے میں نے یہہ تمام مال حسب حال امراء لشکر کو تقسیم کر دیا اور قلعہ گرا کر خاک میں ملا دیا

ذکر ملحد ون کے قتل کا

چونکہ میں ہمیشہ سنتا تہا کہ اس ولایت میں ملحد بہت ہیں اور سرجماعت بد اعتقاد کا قتل واجب سمجھ کر یہہ حکم دیا کہ جو سید ہو وے وہ معاف باقی کو قتل کرو سپاہی اوسکو غزا سے اکر سمجھ کر سادات کو چھوڑ دیتے تہی باقی کو قتل کرتے تہی خصوصاً شیخ علے بہا در کے خواجہ اوسکا بیٹا مارا گیا تہا

سو تیرے ہاتھ سے ہو گے سید غیاث الدین کو اس پیغام سے رخصت کیا اور
مجکو غیرت اسلام کے آئے لشکر کو علوفہ دیکر سوار ہوا اور سپاہ نے بدستور
سابق جنگل کا کاٹنا شروع کیا اوس جنگل گنجان کو جو دھوپ بھی زمین پر
نہیں پڑتی تھی کاٹ کر پیچھے پھیلا دیا آخر پیر کے دن چھبیسویں ماہ ذیقعدہ کو ہمارے
قراولوں سے جنگ عظیم ہو گئی اور جیسے پسر شیخ علی بہادر کا مارا گیا لیکن اوسنے
بھی نہایت مردانگی سے اکثر مخالفوں کو قتل کیا جب شام ہو گئی سید کمال الدین
نے دراراوند ملا عماد الدین کو درگاہ میں بھیجکر امان مانگا اور عجز اور زاری
سے دعا اور ثنائیں کیے اور تمام سادات کیطرف سے جو اوس قلعہ میں
جمع تھے عفو تقصیرات سے امن طلب کیا میں نے اونکو مہربانی کر کے یہہ جواب
دیا کہ اونکو اسی شرط پر امان ہے کہ ہر ایک سردار سادات کا اپنے اپنے
بیٹے کو ملازمت میں بھیجدیوے تاکہ وہ خدمت میں حاضر رہا کریں اور آپ بھی
بخاطر جمع بساط بوسی سے مشرف ہو وین ایلچیوں کو میں نے یہہ پیغام دیکر رخصت
کر دیا وہ یہہ پیغام سنکر راہ صواب سے پھر گئے اور باواز نقارہ مخالفت
ظاہر کے اوسوقت مجکو غصہ آیا اور میں نے پیر شاہ اور ارغونشاہ اور بوردای
اور نادر شاہ قرا کو لے اور شیخ علی اموسے کو بلا کر یہہ حکم دیا کہ اپنے فوج اور
کشتیاں جیحون کے ہمراہ رکاب میں اور آتش باز اور نفط انداز ساتھ لیکر
دریاے قلزم کے کنارہ پر جاؤ اور کشتیاں مخالفوں کے پکڑکر دریا کی طرف
سے قلعہ گیری شروع کرو اونھوں نے حسب الحکم جھٹ پٹ جا کر کشتیاں پکڑ لیں
اور اپنے قشونوں کو مع آتش انداز اور حقے نفط اوسکو سر اور کور کر دیا
اور تانبا چڑھا کر واسطے تسخیر قلعہ کے متوجہ ہوئے اور میں بھی عنایت الٰہی سے

 مین سلامت پہنچا

ذکر قلعہ ماہانہ سیر کے تسخیر کا

وہان جاکر یہہ سنا کہ سید کمال الدین بہاگ کر ماہانہ سیر کے قلعہ مین سید رضی الدین کے پاس چلا گیا یہہ قلعہ ماہانہ سیر کا اس سے چار کوس دریاے قلزم کے کنارہ پر واقع ہے اور یہہ قلعہ بلندی پر بنایا ہے اوسکے ایک طرف دریا ہے اور تین طرف ایسی پستی ہے کہ دریای شور کے موج اوسمین آتے ہی اور ایک میل تک کیچڑ پانی ہوجاتا ہے اور گرد اوس قلعہ کے جنگل بن واقع ہوا ہے اور گرد اوس قلعہ کے ایک اور حصار بنایا ہے سید کمال الدین اور رضی الدین اپنا مال اسباب نقد جنس جو جمع کیا تہا اور اکثر سوداگر اپنے متاع لیکر بلحاظ استحکام اوس قلعہ کے ہمراہ سادات کے چلے گئے جب مین نے ساری سے کوچ کیا اور رستہ مین سب بن کاٹ کر تیسرے دن آمل مین داخل ہوا وہانسے سید غیاث الدین کو اوسکے باپ کے پاس رخصت کیا اور یہہ کہدیا کہ سید کمال الدین سے کہدینا کہ ہمنے یہہ سنا ہے کہ تو نے مذہب اہل سنت کا چہوڑ کر مذہب باطل اختیار کیا ہے تو تو سید ہوکر کسلیے راہ راست کو ترک کیا یہہ مذہب باطل چہوڑ دے اور مذہب حق اہل سنت کا جسپر بادشاہ اسلام اور علماء دین اور اولیاء کرام توران اور ایران کے قائم ہین اختیار کر کہ بواسطہ اصحاب اور تابعین کے یہہ راہ راست ہمکو ملا ہے اور ہم پیرو پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب آنحضرت جد سادات کے ہین جو شخص پیروی اپنی جد کے نکرے وہ اوس کے اولاد ہین ہے اور اگر تیرے پاس اس بدعت عقیدت کی کوئی دلیل ہے وہ بیان کر اب یہہ بات سہل ہے یہہ جو برائی پیش اوسکے

تیموری

ر سید غیاث الدین پسر سید کمال الدین کو معہ پیشکش حضور مین لاکر بہ پیغام سید کمال الدین ادا کیا کہ بعد دعا کے یہہ عرض کیا ہے کہ مجھکو سوای اطاعت کے کوئی راہ نہین ہے اور بطور بندگی کی خراج قبول کرتا ہون کہ سال بسال خزانہ خاص مین بھیجا رہونگا اور خطبہ اور سکہ امیر کا جاری کرونگا مین نے سید غیاث الدین کو عنایات سے خوش کیا اور وہان سے کوچ کرکے حوالے استراباد مین آیا اوسوقت پیر ... شاہ پسر لقمان بادشاہ کا جسکو مین نے بعد فوت پدر کے استراباد کی حکومت پر مقرر رکھا تہا استقبال کو آیا اور پیشکش اور تحفے نذر کیے مین نے اوسکو بالتفات ... عت اور زر دیکر سربلند کیا اور اوسنے یہہ عرض کیا کہ سید کمال اور سید رضی الدین نے مذہب حق اہل سنت جماعت کا چھوڑکر مذہب باطل اختیار کیا ہے اور اونکے مملکت مین شعار اسلام کا نہ مسجد ہے اور نہ نماز جماعت یہہ سنکر میرا دل برہم ہوا اور استراباد سے کوچ کرکے ساری اور امل کے طرف روانہ ہوا تین منزل کے بعد ایک جنگل بن درخت جہاڑ کا جسمین چیونٹے سانپ بہی نہ گہس سکے آگے آگیا اور زمین وہانکی نہایت تر گارا تہا مین نے لشکریون کو یہہ حکم دیا کہ تمام سپاہ تیشہ اور تبر لیکر درخت کاٹ کر رستہ کشادہ کردین اور تین جگہ سے ایسا رستہ بناوین کہ عرض ہر یک کا ایک تیر پرتاب ہووے تاکہ واسطے قول اور برانغار کے تنگی نہووے امرا اور اہل لشکر نے بموجب حکم کے کاٹنا جنگل کا شروع کیا اور جو درخت کاٹتے تہے وہ وہین گارے مین دباکر رستہ بنا لیتے تہے ہر روز آدہ کوس جنگل صاف ہوکر رستہ تیار اور لشکر کا ڈیرہ ہوتا تہا اور نیچے گوڑا نمدہ ٹاٹ وہان بچہا ... رات بسر کرتے تہے جب اسطور جنگل صاف ہوکر رستہ بنا اور مین ساری ...

سنہ ۷۸۵

۴۷ کرنے لگے طبیب ترک میرا علاج دوغ اور شرحوا اور الو بخارا سے کرتے تھے اور
علماء نے یہہ کہا کہ صدقہ بلاء نازل اور غیر نازل کو دفع اور عمر کو دراز کرتا ہے
میری پاس جو اسوقت مجلس مین جو تھا نقد جنس ملک فرش تک جس پر سوتا تھا سب خیرات
کر دیا اور سب اہل حرم اور امراء نے بھی بہت صدقات تقسیم کیئے صلحاء اور گوشہ
نشینون نے میرے واسطے صحت کے دعا کی آخر حکیم مطلق نے صحت عطا فرمائی
پندرہوین شعبان کو مین نے غسل کیا اور اس کا شکر بجالایا جب مجکو شفاء کامل حاصل
ہوئی تو امیرزادہ محمد سلطان کو رخصت کر دیا تاکہ جاکر لشکر کا انتظام جو کنارہ
دریای جیحون پر چھوڑ کر آیا تھا کرے اور مین چھٹی تاریخ رمضان کے بارادہ
مقصود کے سوار ہوا جب مین موضع لاہ محل مین آیا سرای ملک خانم اور
تمام خواتین اور فرزندون کو سمرقند کو رخصت کر کے دریای جیحون سے عبور
کیا اور امیرزادہ شاہرخ کو واسطے ضبط مملکت ما ورالنہر کے ادہر کو رخصت
کیا اور امیر حاجی سیف الدین کو واسطے تعلیم اور مشورہ کے ساتھہ کر دیا اور
مین نے روانہ ہو کر باسنے زبان کے منزل مین نماز عید الفطر کے ادا کر کے حوالے
حیوشان مین لشکر سے جاملا اور مجھ سے کئی دن پہلے امیرزادہ پیر محمد اور امیر جہانشاہ
معہ لشکر قندز اور بقلان کے افواج مین داخل ہوگئے تھے اور اسہی منزل مین
خانزادہ حرم محترم امیرزادہ میرانشاہ کے ہرات سے آکر دستبوس ہوئے اور
جشن لائق مرتب کر کے خوب مہمانی کے اور پیشکش بہت فائق اور بہت کچھہ نثار
کیا خانزادہ کو ہرات کیطرف رخصت کر کے حیوشان سے مین نے کوچ کر کے
پیر کے دن بیسوین شوال کو حدود داسنزاباد مین آکر دربار جرجان پر ڈیرہ
کیا اوسوقت سید ابوالبرکت جسکو برسم رسالت مازندران کو بھیجا تھا آگئے

تیمور جیسے

کو گیا تو ایک خاکے قلعہ تہا سیدا وسمین رہتے تہی ایک سید ہیرا سنے کرا وسکا
بہی نام قطب الدین حیدر اور اہل قلعہ کا سردار تہا ایک مصحف کہ نبی ایک امام کے
ہاتہ کا لکہا ہوا میرے پاس لایا مجکو اوسکے صحبت پسند آئی اور چونکہ اوسکا نام
قطب الدین حیدر تہا اپنے مجلس مین اوسکو مین نے جگہ دی اور واسطے شگون کی
اپنے ساتہ لیلیا اور چشمہ اوس سرزمین کا اوس سید کو بخشکر فرمان لکہدیا
کہ کوئی اوسمین دخل نکرے اور اسیلئے کہ وہ عالم تہا منصب صدارت کا اوسکو
دیدیا اور ایک کاریز واسطے مزار قطب الدین حیدر کے وقف کرکے فرمان
لکہدیا بہرحال مجکو ان خوابون سے یہہ بشارت ہوئی کہ ہر شخص واسطے کسی کام
پیدا ہوا ہے اور مجکو اسیلئے پیدا کیا کہ خلقت کے اسباب کو درست کرون اسلئے
لشکر کے لئے پانچ برس کا مواجب اور علوفہ سرانجام کرکے پندرھوین رجب سنہ
مذکور کو سوار ہوکر بجانب ختا کوچ کیا غرہ ماہ شعبان کو وہان داخل ہوا وہان
آب وہوا کے تاثیر سے مزاج اعتدال سے منحرف ہوکر تپ چڑہ آئی اسپر بہی
کو مین خیال نکرکے موضع جوسے زمین آیا یہہ مرض شدت سے ہوگیا لاچار اوس
منزل مین مین نے مقام کیا طبیب ترک اور تاجیک کے علاج کرنے لگے اور
مین نے اہل حرم اور امیرزادون کو سمرقند سے طلب کیا سرای ملک
خانم اور تومان آغا کہ میرے حرم محترم تہی اور سلطان بخت بیگم اور تمام
فرزند جلد آگئے اور امیرزادہ محمد سلطان کو جو معہ بیس ہزار سوار کے آگے
روانہ کیا تہا ابہی اوسنے دریائے جیحون کو عبور نہین کیا تہا جو میرے فرمان
پہنچا کہ جہان ہو وہان اسباب لشکر چہوڑکر جلد حضور مین حاضر ہو امیرزادہ
محمد سلطان بہی آگیا خواتین اور فرزند سرہانے گرد جمع ہوکر تیمار دار

ذکر یورش پنجسالہ ایران زمین کا

ابہی مین سامان جنگ دشت قبچاق سے فارغ نہین ہوا تہا کہ موحش خبرین
ایران اور اذربائجان اور فارس اور گیلان سے مین نے سُنین کہ بعضے سپاہیون نے
بار سے پیچہے ہماری مسخر ممالک پر دست دراز کیے کر کے خلق اللہ کو ستایا ہے
ص یہہ سنکر مجکو غصہ آیا اپنے دلمین کہا کہ کیا محنت پیش آئی ہے کہ نہ دن کو قرار نہ رات
کو آرام نہ کہانا کہانے رہی نہ پینے سے فقیر کیا خوشحال ہین کہ نان خشک پر قناعت
کیے ہے اوسوقت ایک فقیر آکر کہنے لگا نان جو و دوغ گاو گنج حضور بہتر زگنجہ
ریزہ فغفور تیمور مین نے اوسکے تصدیق کر کے اپنے دلمین کہا کہ کسی فرزند
م کو تخت سلطنت دیکر گوشہ قناعت کا اختیار کرون حضرت رسالت پناہ
صلعم کو خواب مین دیکہا کہ مجکو الطاف سے فرماتے مین کہ ای تیمور تجکو راعی اور
چوپان خلق کا بنایا ہے اور چوپان پر لازم ہے کہ بکریون کو بہیڑیے سے بچائے
جب مین جاگا تو مجکو شوکت اور فرحت ہوئی سے کانو بلاد عراقین سے واپنے
خرچ روضہ آنحضرت صلعم کے وقف کر دیئے اگلے رات کو یہہ خواب دیکہا کہ گویا
مین ملک خراسان اور عراقین مین آیا ہون اور ایک قلندر کلاہ پوش لائے
ہاتہہ مین لیکر یہہ کہتا ہے کہ تیمور آیا مین نے پوچہا تیرا کیا نام ہے کہا مجکو قطب الدین
حیدری کہتے ہین اور کچہہ نشان اوسکا نہ پایا یہانتک کہ جب مین خراسان مین گیا تو ایک
دن مشائخ خراسان کے مزارات پر گیا معلوم ہوا کہ قطب الدین حیدر اولاد
سالور غزان ترک سے مجذوب ایسے گذرا ہے اوس کے حال مین یہہ کہا گیا ہے
دید شخصی نشستہ بر خشک زمین نے کفر نہ اسلام نہ دنیا نہ دین نے حق نہ طریقت
نہ شریعت نہ یقین اندر دو جہان کرا بود زہرہ این جب مین اوس کے زیارت

اور امرا بہی مع لشکر گران اوسکے ساتھ کیئے اور مین نے ہر یک سے باتین کہین ۳
تاکہ اونکے عیب و ہنر سے اطلاع ہووے امیر قطب الدین ترک نے کہا اگر میرے
پشت قایم ہووے تو پیٹ کو صدمہ نہین ہو سکتا اور اگر پشت قایم نہین تو پیٹ
کو صدمہ ہوتا ہے پہر یہہ کہا کہ میرے پشت پناہ امیر ہے اور کسیکو کچہہ نہین سمجہتا
اسلام خواجہ نے کہا بادریچہ خانہ گہر کا ایک ہوتا ہے اگر دو ہو جاوین تو
گہر خراب ہو جاوے برات خواجہ نے کہا چراغ ایک ہے ہی جسکے روشنی مین رستا
چلتا ہون اور وہ چراغ روشن امیر ہے جسکے نور سے ہمکو زندگی ہے امیر علے
غانچے نے کہا امیر کے بعد ہمکو حیات درکار نہین اور ہر یک نے باتین مخلصانہ
عرض کین پہر امیرزادہ نے عرض کیا کہ اگر مین امیر سے باغی ہو جاؤن تو گویا
خدا سے باغی ہوا اور دنیا اور آخرت سے محروم اور اپنا دین بیچا مین نے
اوسکو تسلے دیکر کہا کہ تمکو چہارم حصہ اپنے مملکت کا عنایت کیا ہے بہائی
تیرے حسد سے باتین لیا ہے تیرے حق مین بیان کرینگے مناسب یہہ ہے کہ تجہسے روز
بروز آثار خاکساری کی ظاہر ہوتے رہین پہر اوسکو بغل گیر ہو کر رخصت
کیا اور مین صحراء آقا سے سوار ہو کر سمرقند مین آیا اوسوقت پسر امیرزادہ
پیر محمد اور امیرزادہ رستم پسران عمر شیخ اور امیرزادہ ابابکر پسر امیرزادہ
میرانشاہ بکمر تیغ و تبر سے مجلس مین آئے مین نے اونکا جمال عالم افروز دیکہا
امر کیا کہ اوس صحرا کو خیمہ خرگاہ سراپردہ سایبان سے پر کردیا اور جشن
بادشاہانہ منعقد ہوئے دو لڑکیان امیر غیاث الدین ترخان کے کہ واسطے
دونو بیٹون امیرزادہ عمر شیخ کے اور لڑکے امیر حاجی سیف الدین کے کہ واسطے
امیر ابابکر کے منسوب ہوئے تہی اب مطابق شرع شریف کے اونکا نکاح کردیا

۵۲۴ رکہدیے اور لباس خاص اپنا اوسکو پہنایا اور اوس سے یہہ کہا کہ تجکو پانچ
باتون پر مامور کرتا ہون پہلے یہہ کہ سلطان محمود غزنوے کی تختگاہ پر تسلط
ہوکر مجکو اور اپنے تئین فراموش نکرنا اور اپنے مرتبے سے نہ بڑہنا دوسرے یہہ ہے
کر ولایت پر مستولی ہوکر اپنے ہمسایونکے حال سے جو گرد نواح ملک کے ہین بیخبر
نرہنا تیسرے یہہ ہے کہ رعایا کے حال پر واقف ہوکر خود متوجہ رہنا کہ اللہ تعالےٰ
نے تجکو اپنا ملک اسیلئے عنایت کیا ہے کہ اوسکے حال سے واقف رہین چوتہی
۴ یہہ کہ سپاہ کے انتظام سے غافل نہونا اور جو شخص تیرے پاس آوے اوسکو
نگاہ رکہنا کہ اللہ تعالے نے اوسکا رزق تیرے ذمہ کیا ہے اور سپاہ کو رخصت
نکرنا اور اگر رخصت مانگین تو سوچ سمجہ کر رخصت کرنا کیونکہ سپاہی کمیاب
۵ ہے اور سپاہی اپنی جان بیچتا ہے اور سر ہتہیلی پر لیکر سربازی کرتا ہے اور
حصار ملک کا لشکر ہے بی خزانہ نہین پانچوین یہہ ہے کہ کوئی کام شرع کی خلاف
نکرنا اور دین محمدی صلعم کو رواج دینا کیونکہ دولت دین سے قائم ہوتی
ہے اور سادات اور علما اور مشائخ سے ہمنشینی اور بدنفسون اشرار سے
اجتناب کرنا اور اسی مجلس مین چند امرا کو اوسکے ساتہ مقرر کردیا امیر
قطب الدین سلیمان شاہ کے عمزاد کو دیوان بیگی اور اسلام خواجہ برلاس
کو میر توزک اور برات خواجہ کوکلتاش کو شیر تد تبرا اوسکا کردیا اور
یہہ امر کیا کہ اوس کی مجلس مین امرا مین سے امیر موسے اور علے تغانجی اور
امیر بہلول بیٹا امیر درویش برلاس کا اور تیمور خواجہ پسر آقبوغا اور حسین
اور غیاث الدین ترخان اور جنی خواجہ امیر عباس بہادر کا خویش اور الشاہ
موسے اور شمس الدین پسر اوچ قرا اور سونچ تیمور تیمور اجلاس کیا کرین اور

اور ہندوستان اور نواحے غزنین اور باختر اور قندہار کے حدود پر ایسا
آدمی تعین کرون کہ اوس ملک وسیع کو ضبط کرے اور اسبات مین یہہ صلاح دیکھی کہ
کسی امیرزادے کو ان حدود پر تعین کرون پہر میرے دل مین یہہ آیا کہ مبادا غرور
سلطنت کا اوسکے دماغ مین آجاوے اور اگر کسی مقرب امیر کو تعین کرون تو
وہ بہی یہہ غرور پیدا کر سکتا ہے اس سوچ مین حیران تہا کہ یہہ سوجہی کہ اگر اللہ تعالی
نے مجکو دولت اور سلطنت دی ہے تو کسکا مقدور ہے کہ میری سلطنت مین
دخیل ہو دے اور اگر نہین دی تو کوشش کچہہ سود مند نہین ہے اوسوقت
مین نے کتاب بوستان مین فال کہولے تو یہہ بیتین نکلین جو دولت نہ بخشد سپہر بلند
نیاید بمردانگی در کمند نہ سختی رسد از ضعیفی بمور نہ شیران بسر پنجہ خوردند وزور
اگر ناخدا جامہ بر تن درد خدا کشتی آنجا کہ خواہد برد مجکو ان اشعار سے تسکین
ہوئی اپنے دل مین یہہ کہا کہ سرحد ہندوستان سے دریای سند تک اور
غزنین اور کابل کو حدود قندہار تک جو مملکت سلطان محمود غزنوی کی
ہے بہتر یہہ ہے کہ کسی ایک فرزند کو عطا کرون اگر باغی ہوکر مجہہ پر غالب ہووے
تو بہی میرا بیٹا ہوگا بیگانہ نہین میرا جگر بند ہو دیگا بہرحال بیگانہ اور نوکر سے بہتر
ہو دیگا اسہی صلاح پر راسخ ہوکر ریاست اون حدود کے امیرزادہ پیر
محمد کو عنایت کیے

مجلس امیرزادہ پیر محمد کے رخصت کی کابلستان اور غزنین کے طرف کو

اس مجلس مین امرا اور سردار تومانات اور قشونات اور ہزارجات
جمع ہوئے تہے مین نے امیرزادہ پیر محمد کو بلایا اور اپنے کلاہ اوسکے سر پر

 سیف الدین وغیرہ امرار قشونات کو واسطے انتظام سامان لشکر کے چہوڑا اور مین جلدی سے گہوڑے کی ایڑ مار کر روانہ ہوا جول اور بیابان قطع کر کے ماہ ذیقعد سنہ ۷۹۳ سات سو ترانوین ہجری مین حیران کے رستہ سے ابرار مین آیا وانسی بارادہ دار السلطنت کے دریای جیحون کو عبور کیا جب مین سمرقند کے نزدیک آیا تو مستورات حرم کے اور امیرزادے اور سادات اور علمار اور اکابر اور اشراف استقبال کو آئیے اور مبارکباد فتح دشت قبچاق کے دی اور بہت نثار کیا اور مین نے شہر مین داخل ہو کر جشن مرتب کیا اور امیرزادے پیشکش نذر کرتے تہی اوسوقت مین نے امیرزادہ شاہرخ کو خراسان کو رخصت کیا اور موسم سرما مین میرے دل مین یہہ آیا کہ سمرقند مین تو اکثر رہے ہین ابکی جاڑے مین ناسکیب مین مقام کیا جائے وہان سے سوار ہو کر دریاے خجند کو عبور کر کے صحراء بارسین مین ڈیرا کیا اوسوقت حاجے سیف الدین لی جو سامان لشکر کو ہمراہ لاتا تہا ماہ محرم الحرام سنہ ۷۹۴ سات سو چورانوین ہجری مین کہ سال تیسوان جلوس ہے اور میرے عمر اٹہاون برس کی ہوئے تہی اکر ملازمت کے جب مین نے حساب کیا تو سال گذشتہ کے ماہ صفر مین دریای خجند اتر کر یورش دشت پر متوجہ ہوا تہا مدت اس سفر کی گیارہ مہینے ہوئے تہی اور جو غنائم کثیر غلام گہوڑے اونٹ بکریان خاص ہمارے سرکار مین جمع تہین وہ پیش نظر کیے مین نے وہ تمام امرار اور اشراف ما ورار النہر کو تقسیم کر دیے اور وہ جاڑے تاشکنت مین تیر کئے اول بہار مین سمرقند کو معاودت کے اور رستہ مین شکار کہیلتا تہا جب مین صحرار آقا مین آیا اوسوقت میرے دل مین یہہ آیا کہ کابلستان

تیمور سے

جن لوگوں کے پاس کہانیکو نہیں تہا اور ساگ کہا کر گذران کرتے تہی اور
اُنکے گہوڑے بکریاں اونٹ لیگئے کہ چلتے وقت اونکو ہانکتے تہک گئے اچہا
توانا اور فربہ کو رکہلیتی تہی اور ناتوان کو چہوڑ دیتے تہی جب میں اوس
میں جو تختگاہ جوجے نژاد کے تہی بفتح و فیروزی سے تخت سلطنت پر بیٹہا خوش
عیش و عشرت کیا اور داد دہش کے اور تائیدات الٰہی سے دشمنوں کو بیخ
برکندہ کرکے بی فکری چہبیس دن وہان مقام کیا اور ہر روز مجلس بادشاہانہ مرتب
کرکے امرا کو انعامات لائق سے خوش کرتا تہا

ذکر حضرت صاحبقران کے مراجعت کا بعد فتح توقتمش خان کی دشت قبچاق سے دار السلطنت سمرقند کو

جب عنایت الٰہی سے اطراف دشت کے خس و خاشاک وجود مخالفوں کے
سے پاک ہو گئے تو میں بعزم ممالک ماوراء النہر اور دار السلطنت سمرقند کے
خوش و خرم روانہ ہوکر مع لشکر سیر و تماشا منزل منزل قطع کرتا تہا تمام
لشکر کو لونڈیاں حسین ہاتہ آئیں تہی اہل دشت کے گہر جہر کے ساتھ ملے ہیں اور
کوچ کے وقت اوسی طرح اوسکو چہوڑ جاتے ہیں ایسی کہ ہر ایک کو ملیاں ملی
تہیں اور جہان جاتے تہی گویا گہر اور گہر والے ساتھ تہی نتیجہ تمام چلی آتی
تہی جب میں دشت قبچاق کی طرف متوجہ تہا ایک شاعر ملازم رکاب نے
یہ بیت نذر گذرانی تہی کہ بکاند حیات ماتے بکف ارکم ترک یغما سپیہ
اب کہ میں نے دشت سے مراجعت کی تو کئی لونڈیاں ہمراہ تہیں اور اوسکو
تہیں اور میں نے بہی اوسکو انعام دیا جب دریا سے تیغی پر پہنچا ...

سہمہ کا فراموش کیا اور روس دولت سے پنہان کے اور ایک کو سے اوزبک
بہی اپنے ایل مین جاکر بلحاظ پراگندگی اپنے مخالفونکے دشت سے بسے سعادتی
اور بدعہدی کرنے لگا اور کو نجیاد غلان اپنے ایل کو استمالت سے ہمراہ
لیکر بساط بوس ہوا اوسوقت مجکو یہہ تجربہ ہوا کہ دشمن کسی طور سے دوست ۱۴
نہین ہوتا اور نااہل کے تربیت کچہہ فائدہ نہین کرتے جب تمام لشکر جو اطراف
جوانب پر تعین ہوا تہا غنایم کثیر از مال اسباب برده ہزار ون عورتین لڑکیان
لڑکے گہوڑے بکریان بیشمار لیکر آیا اور سب شین نظر کیئے کئی ہزار کافر اور کافر
بچہ مسلمان ہوکر کلمۂ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہہ نے لگے علما جو مجلس
مین موجود تہی یہہ کہنے لگے کہ امیر کا جہاد کفار دشت پر لقیہ ہے حضرت پیغمبر صلعم
کے جہاد کا کیونکہ ہزار کافر مسلمان ہوئے تہی اور فائدہ کفار پر جہاد کرنیکا یہہ ۱۳
ہے کہ آدمی جو واسطے شناخت اللہ تعالے کے پیدا ہوئی ہین وہ ظلمت کفر
سے نکل کر ہدایت پاوین اور علماء نے یہہ بہی کہا کہ جب اللہ تعالے یہہ ارادہ
کرتا ہے کہ کسی قوم مین سی ایک شخص مسلمان ہوجاوے تو کسی شخص کو اون
پر تعین کر دیتا ہے وہ خواہ بلطف خواہ بزور اوس قوم کو اسلام کے
دعوت کرتا ہے یہان تک کہ وہ شخص مسلمان ہوکر سبب تاخت او تاراج
کا ہوتا ہے جسکو استعداد اسلام کے ہوتی ہے وہ مسلمان ہوجاتا ہے
مین نے اللہ تعالے کا شکر کیا کہ کئی ہزار کافر بچون کو مین نے مسلمان کیا جب
اسیر اہل دشت کے میری روبرو آئے تو مین نی فرمایا کہ پانچ ہزار لونڈی
غلام تو اشی کر سرکار کے لیے رکہو اور باقی امیرزادون اور امراء
پر تقسیم کردو تقسیم کے بعد کمترین لشکر کو کئی کئی لونڈے غلام ملگئی تہی اور

سربلند کیا تہا اور اونہونے بہی لوازم خدمت اور جانسپاری کی ادائی
اب جو یہہ فتح ہوئی تو مین نے زیادہ تر اونکو التفات کرکے خلعت خاص اور کمر
مرصع دیگر مخصوص کیا اسعرصہ مین اونہونے یہہ عرض کیا کہ اسیکے اقبال
نے تقتمش خان کو بیخ سے اوکہاڑ ڈالا اور تمام الوس جو جو متفرق ہوگئے اگر ہمکو
فرمان عنایت ہووے تو جاکر اپنے الوس کو جمع کرین اور ہمراہ الوس درگاہ
پر حاضر ہووین مین نے اونکا التماس قبول کرکے یہہ فرمان عنایت کیا کہ انکا اور انکے
ایل الوس کا کوئی مزاحم نہووے اور اونکو تو بچایخ گہوڑے اور خلعت جامہ
دیگر بامتیاز رخصت کیا میرا فرمان سر پر رکہہ کر روانہ ہوئے اور مین سوار
ہوکر دریاے اتل کیطرف روانہ ہوئے وہان جاکر خیمہ اور خرگاہ اور سراپردہ
اور سایبان صحراے اورلوپہ مین کہ نہایت سرسبز اور باطراوت تہا کہڑا کرایا
اور امیرزادون اور امراے اور لشکریون نے اپنے اپنے خیمہ اور بالین برابر
برابر لگائین اوس دن مین نے طول عرض لشکر کا پیمایش کرایا تو تین تین پیچ لو
کوس ہوا

بیان اوس مجلس کا کہ بعد فتح اور بہ فرار تقتمش خان کی صاحبقران کی لشکر کے مقابلہ سے آراستہ ہوئی

وہان مین نے مجلس بادشاہانہ آراستہ کیے اور چند روز وہان عیش آرام
یا تیمور قتلغ اغلان جو واسطے طلب اپنے ایل والوس کے گیا تہا جب
ایل جو جو شکستہ ریختہ اوسکے پاس جمع ہوگئے تو ایک انبوہ اپنی ساتھ
جمع دیگر کرا دو باطل اپنے دلمین لایا اور حق میرے عنایت اور پرورش

تزوک

ذکر تقتمش خان کے بہاگنے کا اور صاحبقران کے منصور ہونیکا

جب تقتمش میدان جنگ مین سے بہاگ کر ناپیدا ہوگیا اور یہہ فتح عظیم مجکو میسر آئی تو مین فیروز مندی کے ساتہہ جنگگاہ مین اترا اور سجدہ شکر کا ادا کیا کہ مجکو دشمنون پر فتح مند کیا اور امیرزادون اور امرار قشونات اور تومانات نے آکر مبارکباد فتح کے دیے اور بہت نثار کیا مین نے امرار سے بغل گیر ہوکر پیشانی کو بوسہ دیا اور ہر یک کو تحسین اور آفرین اور عنایات خسروی کا امیدوار کیا اور یہہ حکم دیا کہ امرار اپنے قشونات سے دس دس سوار بہی سات سات سوار چہانٹ کر جدا کرلین اور بعضے امرار کو سردار بنا کر تقتمش خان کے تعاقب پر تعین کیا وہ لوگ سوار ہوکر روانہ ہوئے جہان مخالف کو پاتے تہی سو قتل کرتے تہی یہان تک کہ دریاے اتل پر پہنچے وہ بڑا دریا ہے ہی آگے تو دریاے اتل تہا اور پیچہی یہہ بہادر قاتل جو شخص خان کے خوف سے دریا مین گہس گیا وہ وہان دوبا اور جو کہنارے وہ تلوار سے مارا گیا بہت مخالف توڈوبے اور بہت مقتول ہوئے اور کچہہ بچکر بہاگ گئے تقتمش خان نیم جان ہزار جان کندن لشکر کے ہاتہہ سے نکل گیا ناسپاسی کی سزا پائے اور تقتمش خان کے زن و فرزند اور مال اسباب گہوڑے اونٹ ہمارے لشکر کو غنیمت ہاتہہ لگے جب ہمارے افواج نے تقتمش خان کے تعاقب سے سالم و غانم با فتح مراجعت کے کونچہ اوغلان اور قتلغ تیمور اوغلان اور ایدکو اوزبک جو الوس جوجی کے شاہزادے تہی اور تقتمش خان سے مخالفت رو گردان ہوکر ہمارے پناہ مین آئی تہی مین نے اونکو جگہ دیکر عنایات بادشاہانہ سے

تیمور سے

توفیق الہی کے ساتھ دشمنوں کو اپنے آگے سے اوٹھا لیا اور مخالفوں کو تیر
نیزہ خنجر کے زخم سے ہلاک کر کے اوس صحرا میں مقتولوں کے تودہ لگا دیے اور
جو تقتمش خان نے اپنے لشکر کا حال تباہ دیکھا سمجھا کہ ہماری لشکر سے مقابل نہ
ہو سکتا تو امیرزادہ عمر شیخ کے قول پر متوجہ ہوا جب اوسکو بھی مستحکم پایا تو شیخ
بہادر اور ہزارہا سپاہی بہادروں پر حملہ کیا ہر چند شیخ تیمور بہادر نے مع اپنی فوج
کے چاہا کہ غنیم کو ضرب تیر سے ہلاک کرے لیکن چونکہ فوج تقتمش خان کے بہت تھی
شیخ تیمور بہادر پر حملہ کیا اور بہت بہادروں نے اپنے غنیم کو اوتار لیا او
البتہ مارے گئی اور تقتمش خان شیخ تیمور کے فوج سے گذر کر ہمارے لشکر
کے پیچھے صف باندہ کر کھڑا ہوا امیرزادہ عمر شیخ یہہ قصہ دیکھتے ہی اپنی فوج لیکر
تقتمش خان پر آکر جنگ میں مشغول ہوا اوس وقت میں غنیم کی افواج شکستہ کے
تعاقب پر جاتا تھا کہ کلہ تواجی نے آکر یہہ عرض کیا کہ تقتمش خان نے مع چند قشون
کے قول بزرگ سے گذر کر عقب پر صف آرائی کی ہے اور امیرزادہ عمر شیخ
جنگ میں مشغول ہے میں فورًا تقتمش خان کیطرف متوجہ ہو کر جھٹ پٹ وہاں
پہنچا تقتمش اعلام فتح اعلام کو دیکھتے ہی دل باختہ اور سراسیمہ ہوا اور مردانگی
اوسکے سست ہو گئے حیران ہو کر سلطنت سے دل اوٹھا اور جان سے ہاتھ
دہو کر دیدہ گریان اور دل بریان اور تن لرزان الامان کہتا ہوا بھاگا
اپنے بیٹے اور حق ناشناسی کی شومی سے شکست عظیم کہا گئے اور
اوسکا لشکر اکثر قتل ہوا چالیس کوس تک گرد زمین جنگ گاہ کا کشتگان
لشکر قبچاق سے خالی نہیں تھا خاک اوس زمین کی دشمنوں کے خون سے
سرخ رنگ ہو گئے تھے

توزک

اور آیت شاہت الوجوہ اوس خاک پر پہونک کر دشمنوں کیے افواج کے
طرف پہنک دیے پہر میرے طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اب تو جدہر جاوگا
مظفر ومنصور ہوویگا مین بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہکر سوار ہوا اور علم کے
تلے جاکر کہڑا ہوا اوسوقت دشمن مقابل ہوے تہے مین نے سپاہ کو دلاوری
دی سب نے شمشیر تلوار پکڑکر جنگ شروع کیے پہلے جس شخص نے کہ ہمارے امرا مین
سے غنیم پر حملہ کیا اوقتمش خان کے افواج دست چپ پر جو اوسکے مقابل
تہی جاگرا وہ حاجی سیف الدین تہی تلوار کے ہاتہہ الپسین اکیدر دبدل ہو
تہی کہ دشمن کے پانوا وٹہا دیے پہر قلبچاق بہادر نے بہی مردانہ وار اپنا
گہوڑا غنیم کے فوج مین ملاکرا ونکو ہلا دیا اور امیرزادہ میرانشاہ نے معہ
اپنے فوج کیے مردمے اور غیرت کے ساتہہ اپنے مقابل کے فوج پر حملہ کیا
اور تلوار چلنے لگے آخر مخالف کے فوج کو شکست دیے اور عثمان بہادر
نے بہی سوا اپنے قشونات کے قشونات قبچاقیون پر جلد سے جاکر پہلے
ہی حملہ مین ہزیمت دیے اور شیخ علی بہادر نے بہی اپنا گہوڑا اوٹہاکر غنیم
کے فوج کو برہم کر دیا اوسوقت امیرزادہ محمد سلطان بہادر نے قول کلان
مین سے جو میرے علم کے تلے نہایت بیتاب تہا گہوڑے کی ایڑ مار کر مخالف پر حملہ
کیا اور اونکے فوج کو برہم کر دیے اور دست چپ کے طرف سے امیر
زادہ عمر شیخ نے سوا اپنے قول کے اپنی مقابل کے دشت پر مانند بہوکے شیر
حملہ کیا اور دشمن شال روباہ کے پہلے ہی حملہ مین امیرزادہ کے سامنے
سے بہاگ گئے اور امیر خدا داد حسینی اور بردی بیگ وغیرہ امرا
دست راست اور چپ کے نے نہایت پردلی سے گہوڑے اوٹہاکر

تیمور سے

اور نور وزرا اور سیتلے اور سلیمان صوفی جیسے بزرگ امرا اور سرداران اعلےٰ
اور عیسیٰ بیگ اور قباب جوق روش اور سرا قبوتہ اور سرا قباد اور سرا عنقراب
اور لیلے بہادر اور کوکہ لیدنغا اور سراپے اور حسن بیگ کا اور ایدکو برلاس
اور تیمور تقو ربلے وغیرہ آپہنچا اور وہ تمام جنگل غنیم کے سپاہ سے سیاہ ہو گیا
مین نے اوسوقت متانت اور وقار سے فرمایا کہ اہل لشکر یہان اوترکر
ہمارا خیمہ برپا کرین تقتمش خان نے جب ہمارا خیمہ اور بارگاہ دیکھا ہماری عزت
اور تمکنت پر قیاس کر کے یہہ سمجھا کہ ہم تقتمش خان اور اوسکے لشکر کو خیال مین
نہین لاتے اسلیئے ہراس کہا کر ترتیب افواج سے کرنیلگا جب طرفین سے صف
آرائی ہو چکی تو یہہ معلوم ہوا کہ سپاہ دشمنون لشکر تقتمش خان کا ہمارے لشکر
سے زیادہ ہے جب صفون کا مقابلہ ہوا مین اپنے لشکر سے نکل کر ایک سمت
پر گیا اور وضو کر کے دو رکعت نماز نہایت انکسار سے ادا کی اور
سجدہ نیاز کا کر کے نصرت بخش حقیقی سے یاوری طلب کی کہ یا الٰہی تو جانتا ہے
کہ مین تمام ہمت واسطے تقویت دین اسلام کے مصروف ہون اور انتظام
مسلمانون کا اس گروہ بدکیش سے اپنا منظور ہے اور غرض اسکے سوا کچھ
دنیوی اور سلطنت نہین ہے پس امیدوار ہون کہ مجھکو تو دین بلشکرے
دشمنون پر فتح مند کرے جب مین نے سجدہ سے سر اوٹھایا تو اسی مین
ایک سردار حضور مین آیا اور میری نگاہ زبدہ اولاد حضرت سید المرسلین
سید ابو البرکت پر پڑی کہ وہ دعا مسلمانون کی فتح کی درگاہ فتاح مطلق
سے مانگتے ہین مجکو یہہ یقین ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے یہہ دعا مستجاب فرمائی ہے
اور اسی وقت جناب سید برکت نے مٹھی خاک کی زمین سے اوٹھائی

تُوزک

اسیواسطے زمین سات اقلیم مین تقسیم ہوئے ہی اسلئے مین نے اپنے لشکر کے بہی سات قول مقرر کیئے ایک قول سلطان محمود خان کے نام پر مقرر کیا اور بہادر جانفشان مردانہ اس قول مین منتظم کریکے اونکا توزک امیر سلیمان شاہ کے ذمہ کیا اور دوسرا قول اپنے نام پر آراستہ کیا اور امراء جنگ آزمودہ اسمین منتظم کیئے اور امیر زادہ محمد سلطان کا نام واسطے میمنت کے بزرگ محمد بدل دیا کہ میرے علم کے تلے کہڑا ہوکر فوج کا انتظام کرے اور تمام لشکر مین سے بیس قشون جوان شیر دل اور پیل انگن چہانٹکر ایک قول اپنے عقب پر تعین کیا اور امراء قشونات کو کہدیا کہ اگر لڑائی کے وقت کسی قول پر دشمن زور کرے اور حاجت دوسرے قول کے ہووے تو جلد مدد کرتا اور ایک اور قول مرتب کریکے امیرزادہ میرانشاہ کو فرمایا کہ اپنا علم اس فوج مین بلند کرے اور امیرزادہ محمد سلطان شاہ آگے جنگ کے لئے تیار رہے اور ایک قول کا سردار امیر حاجی سیف الدین کو مقرر کیا کہ امیرزادہ میرانشاہ کے داہنے طرف صف آرائی کرے اور ایک قول بہادران مردانہ کا درست کریکے امیر زادہ عمر شیخ کو سپرد کیا اور اوسکے جگے سلطان محمد خان کے دست راست پر مقرر کیے اور ایک قول نیروی بیگ اور خداداد حسینی کے اہتمام مین امیرزادہ عمر شیخ کے بائین طرف کہڑا کیا جب یہہ قول مرتب ہوچکے مین مین اپنے قول مین چلا آیا اوسوقت تقتمش خان کے قراول نمودار ہوئے اور تقتمش خان سوا لشکر ہشیار قول اور برانغار اور ہراول کے خانزادون جوجے نژاد کو سردار بناکر جیسے تاش تیمور اور بیگ یارق اغلان اور ایلتمش اغلان اور بیگ بولاد اغلان اور علے اغلان اور جنتہ

اور کہا ابھی نہیں مرا اور جیسے ہی ہے مرا وا اپنے وطن پہنچا دو ہو گئے اسی
میں سپاہ کا کچھ قصور نہیں ہے اب لازم ہے کہ ایک فوج تعین کروں تا کہ
جا کر تقتمش خان کو جا پکڑیں اور جنگ جدل سے تقتمش خان کو مستاصل کر دیں
آپ اوسکو جا پکڑوں اور جنگ کروں یہ جو تقدیر میں ہے سو ہو
امرا نے یہ مشورہ پسند کیا امیرزادہ عمر شیخ کو تیس ہزار سوار کے
مقرر کیا کہ چلا او ان پر جا پڑے اور امیر سونجک بہادر اور امیر
اور امیر عثمان اور حسن جاندار وغیرہ امرا کو امیرزادہ کے ساتھ
امیرزادہ جب یہ تمام لشکر لیکر ایلغار کر کے اوسکے نزدیک ہوا تقتمش خان کے
لشکر کا نظر آیا یہ احوال امیرزادہ نے کہلا بھیجا اور تقتمش خان نے جلد اور
مکاری کی راہ سے فرار کیا کہ تا توران ترکستان نے بھاگا یہ پہنچا اور برف
برسنے لگا اور آندھی سے سپاہ چلنے شروع ہو گئے جب چھ دن برف اور
موقوف ہوا اور ہوا صاف ہو گئے اور آفتاب نکلا

توزک جنگ تقتمش کا

توزک جنگ تقتمش خان کا اس طور کیا کہ یہ کہ دن پندرہ تاریخ رجب
سال کے موضع قندرچہ میں صف آرائے اور ترتیب افواج کے شروع
کئے اور لشکر کے سات قشون بنا کر سات قول ٹھہرائے اور شمار سات
عدد اختیار کرنے میں یہ دلیل یہ آیا کہ اللہ تعالی نے اپنے شریف
چیزیں سات سات پیدا کئے ہیں افواہ عوام میں مشہور ہے جیسے سات
آسمان سات زمین سات ستارہ سیارہ سات ہفتہ اور الخ سات
بہشت کے اور بہشت اندام جو اعضا کہ جنہیں سجدہ درست ہوتا ہے اور

۴۶۴ سو مراحب کے جن لوگون نے اس جنگ مین تردداتِ پسندیدہ کئی تہی اونکو مین نے عنایت
اونہایت سے اونکی ہمسرون مین سرفراز کرکے ترخان بنادیا اور یہہ حکم دیا کہ
انکے چوبدار ونکو ہمارے پاس آنے سے کسیوقت منع مت کرو اور فرمان ترخانی
کا لکھہ دیا کہ جو تقصیر انسے یا انکے اولاد سے صادر ہووے اوسکے باز پرس ہووے
اور امیر ایکو تیمور جو شہید ہوگیا تہا اوسکے فرزند اور خویش اقربا کو تربیت
کے اور ہر یک کو خدمت لائق دیکر عزت اور مرتبہ بلند کردیا اور امیر شاہ ملک
امیر ایکو تیمور کے بہائیکو اوسکے جگہ پر اپنا وزیر مقرب کرلیا اور سپروانہ
کے مہر کلان اور خورد اوسکو سپرد کردیئے ایک واسطے چشم زخم فتح بزرگ
کے جو اللہ تعالی نے میرے نام پر مقرر کیئے تہی یہہ حادثہ امیر ایکو تیمور اور چند
اور امیرون کا واقع ہوا لشکر کو نے الجملہ پراکندگی پیدا ہوا اور چہہ مہینے کا رستہ
شمال کے جانب مین چلا گیا تہا اور مملکت ماوراء النہر یعنے اپنے وطن سے بہت دور
ہوگئے تہی ایسی جگہ چلا گیا کہ اوس سرزمین مین راتٰ نہین ہوتے تہی اور شفق
اول شب کے نمایت ہوتی ہے مشرق کے طرف سے صبح کہل جاتے تہی اگر
کچہہ اور مسافت طے کرتے تو نماز عشا ہم کے بحکم شرع نبوی کے مسلمانون کے
ذمہ سے ساقط ہوجاتے بہرحال اس ارادہ کہ تقتمش خان سے کہین مقابلہ
ہووے اور ایک جنگ سلطانی کرون تاکہ جو پردہ تقدیر مین سے وہ ظاہر
ہوجاوے وہانسے ایک منزل طے کرکے ایک صحرا مین نازل ہوا کہ تقتمش خان
پشت دئے ہوئی جاتا تہا اور قراول طرفین کے ایک دوسرے کو دیکھتے ہے
اوسوقت مین نے امرا کو بلاکر کہا کہ تقتمش خان ہمکو لئے دیکر اس صحرا کے
کنارے مین لئے جاتا ہے اور حیلہ اور مکر سے جنگ نہین کرتا بار لشکر تنگ ہوگیا

تیمور نامہ

سینے میں گھوڑے سے گرا تیر مار کر اوس نے پیچھے جا کر گرا دیا اور دشمن کے لشکر کو [illegible]

غور سے دیکھا تو لشکر افواج دشمن کے بہت تھے جنگ [illegible]

آیا اور گرفتار کے ساتھ بیٹھا اور اپنے ہمراہ مردانگی [illegible]

آدمیوں سے اپنی حفاظت کرتے اور اپنی افواج کے [illegible]

مخالف کے لشکر نے آگے آکر دیکھا کہ [illegible]

وہ فوج اونکے [illegible] کیونکہ کل [illegible]

پر حملہ کیا اوسنے نہایت غیرت اور مردانگی سے تیر مار مار کر [illegible]

کرا لگا فوج [illegible] سلامت کل [illegible] اور دریا سے گذر گئے اور [illegible]

گھوڑا زخمی ہو گیا اور [illegible] گھوڑے سے [illegible]

اور گھوڑا [illegible]

غنیم نے ہجوم کیا اور [illegible] پیادہ لڑنے لگا [illegible]

آخر چار طرف سے اوسکو گھیر کر شہید کر دیا اور [illegible]

کا اور [illegible] اور [illegible] خواجہ [illegible] کوشش [illegible]

جب غنیم کے غلبے کی خبریں سنے تو [illegible] دریا پر پہنچا اور

سپاہ نے [illegible] پیادہ ہو کر [illegible] کیا اور دشمن کو [illegible]

کر دیا اس جنگ میں امیر جلال حمید نے خوب تلوار کے اور [illegible]

میرے دشمن کے تین قشون پر حملہ کر کے [illegible] آکر دشمن کی فوج

میں شامل [illegible] کے بھیڑیوں میں گھس گیا اور بہت لوگ مقتول اور زخمی

کیے اور [illegible] ایک [illegible] جنگ [illegible]

غنیم کے زندہ پکڑ لائے [illegible] کنارہ آب [illegible] دشمنوں کی [illegible] کر [illegible]

۱۸۴ نہ!!! اونکے تلاش مین پہرنے تہی یہان تک کہ اس بلامین مبتلا ہو گئے اور خان کے کچہہ خبر نہین مین نے امیر جلال پسر حمید اور صاین تیمور اور زندہ بلا ترخان اور مرنے کو بلاکر یہہ کہا معہ اور بہادرون کے واسطے قراولی کے غنیم تک جاؤ وہہ اگر منجانب اللہ کا لشکر بہت اور زور آور ہو تو اپنے تئین اون پر ظاہر کرکے مراجعت کرو تاکہ وہ پیچھے پیچھے تمہارے لگے چلے آوین اونکو اسطرف کو کھینچ لاؤ اور جو احوال معلوم ہوتا رہے وہ دمبدم عرض کر بہیجا کرو جب امیر جلال وغیرہ کچہہ تگ و دو سے دریا طے کرکے آگے بیٹہے تو ایک سیاہ بچالے کے دیکھا اونہین سے بندرہ آدمی آکے اسی صاین تیمور سے کئی آدمی لیکر آگیا اور اونسے باتین کین صاین تیمور پہر کر آیا تو سوینے کی زبانی ہمارے پاس احوال کہلا بہیجا

ذکر امیر ایکو تیمور کے مارے جانیکا

مین نے اوسی وقت اپنے وزیر شیر ایکو تیمور کو معہ بہادران جنگ آزمودہ کے آگے بہیجا تاکہ منجانب اونکے خبر لا دیوے اور باحتیاط کمیت اور کیفیت اونکے خوب دریافت کریوے امیر ایکو تیمور حسب الحکم روانہ ہوا اور دو تین دن مین دریا اور کل ولایت طے کرکے امیر جلال سے جاملا جب کچہہ رستہ اور قطع کیا دیکھا کہ چند مخالف ایک ٹیلے پر کہڑے ہین امیر ایکو تیمور نے ایک جماعت اون پر تعین کیے اون مخالفون نے انکو اپنے طرف آتے دیکھکر وہ ٹیلہ خالی کر دیا اور یہہ لوگ اوس پشتہ پر چڑھ گئے اور ادہر کو دیکھا کہ تین ہزار سوار مسلح صف باندہے ہوئے کمین کر رہے ہین ان لوگون نے اوس پشتہ کو نہ چہوڑا اور امیر ایکو تیمور کو یہہ حال کہلا بہیجا امیر ایکو

تحریر رسالے

قراول ایک جماعت کو مشکیں باندہ کر لاتے ہیں میں نے اون سے [illegible]
بہادر اپنے شگون سمجھ کر اونکو قتل کیا اور امیر شاہ ملک [illegible]
کو میں نے بہیجا تاکہ جا کر غنیم کی خبر لاوے اور امیر [illegible]
صحرا میں گئے تو غنیم کے افواج اور [illegible] کا [illegible]
کرکے چلا آیا میں نے بہادروں کو تعیین کیا [illegible]
اوسکے بہادر غنیم پر روانہ ہوئے اور ایک بیابان میں [illegible]
دہواں دیکہا جب بچہ اور آگے بڑہے تو اون [illegible]
لشکر کے ہمراہ تہے قراول سے آکر خبر غنیم کی [illegible]
معلوم ہوا کہ لشکر دشمن کا پیچہے ہی آگیا [illegible]
بہت دشمنوں کو قتل کیا اور اونکو شکست دیکر اونمیں سے چالیس آدمی
حضور میں پکڑ لائے میں نے بہادروں کو عنایات خسروانہ سے سرفراز
اونکے ہمراہیوں کو انعامات سے خوش کیا اور ان اسیروں سے غنیم
کی خبر پوچہی تو یہہ عرض کیا کہ خان نے [illegible] طلب کیا تہا کہ
کرق کول میں آیا جب ہم قرق کول میں گئے تو خان کو وہاں نہ پایا اوس
صحرا میں سرگردان پہر رہے تہے یہاں تک کہ یہہ واقعہ ناگہان پیش آگیا
میں نے بعد تحقیقات کے اونکو قتل کیا اسی عرصہ میں ایک جماعت قراول نے
کو گرفتار کئے ہوئے تہی امیر قزاق سے جو ایک سردار دشت قبچاق کا تہا
ہوگئے اونکو زخمی کرکے مع ایک اور شخص کے باندہ کر حضور میں لائے
جب میں نے اوس سے پوچہا اوس نے بہی یہہ کہا [illegible]
[illegible] کے پاس جا بیٹہے اور [illegible]

مطلع کیا کہ امیر لشکر سور رنج سے زیادہ لئے ہوئے آتا ہے تقتمش خان یہہ خبر سنتے ہی بجوا اس ہو کر لشکر جمع کرنے مین مشغول ہے اور اطراف جوانب پر آدمی تعین کئے ہین تا کہ لشکر الوسات اور تومانات جلد آجاوین اور کہتا ہے کہ مین امیر سے دوگونا لشکر جمع کرونگا اور اب موضع کرک مین اتر رہا ہے اور روز بروز لشکر جمع ہوتا جاتا ہے اور جب امیر دریای تبق پر آیا تہا تقتمش خان نے تینون گہاٹ روک کر کمین کیا تہا لیکن امیر اون گہاٹ سے نہ آئے مین نے الله تعالے کا شکر کیا کہ یون میرے دل مین ڈالدیا کہ مشہور گہاٹ چہوڑ کر اترا اب مین نے تقتمش خان کا احوال خوب دریافت کر کے اسی منزل مین مقام کیا اور از سر نو لشکر کے ترتیب کیے اور مجلس مرتب کر کے امرا کو بلایا اور سب کو کلاہ اور خلعت خاص اور کمر اور شمشیر اور ترکش مرصع دیکر سر بلند کیا اور تمام سپاہ اور بہادرون کو گہوڑے اور خلعت ہزار میخ زر دوز اور مخمل زر دوزی عنایت کیے اور زر نقد جتنا خزانہ مین موجود تہا انکو انعام دیکر امرا اور سپاہ کا دل خوش کر دیا اور یہہ حکم دیا کہ اب سے گرد لشکر کے خندق کہود دا کرین اور احتیاط رات دن کرتے رہین اور اسی انتظام سے روانہ ہوا رستہ مین کئی کوس تک دلدل بہت تہے آگے آگے او سکو بمشقت تمام طے کر کے مقام کیا اوسوقت قراولون نے آکر خبر دی کہ ہمنے غنیم کے تین قشون صحرا مین دیکہے مین اسوقت مین اور قراولون نے آکر یہہ ظاہر کیا کہ اونکے پیچہے ایک لشکر عظیم پیدا ہوا مین نے اپنے لشکر کو یہہ حکم دیا کہ قشون قشون سوار ہو دین اور افواج تابرہ بطور مقرر سے قول اور جرانغار اور برانغار مین ٹہرین اوسوقت

تھور رسے

جاد اللہ نے کہ دریاء تیج پر پہنچا اور اپنے دل میں یہہ صلاح کی کہ اس
دریا سے مشہور کیا تھا ہین سے اترنا اچھا واسطے دور ہے مبادا شنیدہ
میرے خبر سنکر رستہ بند کیا ہو اسلئے مشہور گھاٹ چھوڑ کر دریا سے کنارہ اوپر
کی جانب کو روانہ ہوا اور سپاہ کو حکم دیا کہ اپنے گھوڑوں سے اتریں جب
تمام لشکر اور سامان اتر لیا تو وہاں سے کوچ کر کے چھٹی دن دریاء سمیر پر
پہنچا قراول یہہ خبر لائے کہ بہت سا شور و غل دور سے سنا ہے اوسی
وقت امیرزادہ محمد سلطان بہادر ایک دشمن کو پکڑ لایا جب اوس سے میں نے
دریافت کیا تو یہہ عرض کیا کہ یہہ شور و غل اس صحرا کے اہل کا ہے کہ جو
تھا امیر کے خبر سنکر بہاگے جاتے ہیں اور تقتمش خان کے خبر ہی اوس سے دریافت
ہوئے کہ کہاں ہیں ہی اوسوقت میں نے یہہ حکم دیا کہ ہر یک شخص اپنا ہتیار رکہے
اور تیشہ تراشے سے آگ نہ دی اور بلی حکم کہین بجا ہوے اور رات کو
آگ نجلاوے پہر مین لشکر آراستہ کر کے دشمن کی طرف کو روانہ ہوا اور
بیسویں تاریخ ماہ رجب کو دریا ی اتک پر جا کر بیٹہا پہلے لشکر منزل سے
کو اتارا پہر اوسکے لشکر قول اترا اور فوج دست راست اور دست
چپ کو میں نے دلا ورے دی کہ وہ آپ پانی میں سے اتر گئے جب تمام لشکر
بہ عافیت اتر چکا میں بہی سوار ہو کر پل سے اترا اور گہوڑے کو اوڑہا کر
کر روانہ ہوا اوسوقت قراول مخالف کے تین سوار دیں کے مشکیں باندہ
کر حضور میں لائے میں نے جب احوال تقتمش خان کا اون سے پوچہا تو یہہ
عرض کیا کہ خان کو امیر کے آنے کی اطلاع نہیں ہے جب دو نیزہ اوپر یکا
اور ازبک لشکر سے بہاگ کر آئے تو اودہوے یا امیر کے پہنچنے خان کو

۴۳۴ امیرزاده بینی یہہ خبر عرض کرکے بیچ مین ایسے کہوڑے کو بیمزبار کر دریای نوبل
پر کہاٹ تالاش کرکے عبور کیا اوزرا امیرزادہ ملازمت سے مشرف ہوا اور
قراول اطراف اور جوانب پر واسطے خبرگیری کے تعین کئی وہ اوس دشت کی کنار
مین پہرتے تہی لیکن مخالف کا نشان نہین ملتا تہا لاچار ہٹ آتے تہی اوسوقت
مین نے شیخ داود بہادر ترکمان کو جسکو ہانکے جنگل اور بیابان معلوم تہی
اور جوان مردانہ کار آزمودہ تہا بلایا اور چند بہادر اوسکے ساتہہ کرکے
واسطے جستجوئے غنیم کے رخصت کیا وہ وہان سے روانہ ہوکر ایک رات
دن رستہ قطع کرکے دوسرے رات کو الاجوق چندیسے مین پہنچا صبح کے وقت
ایک سوار اوس الاجوق مین سی جہان یہہ اترے رہے تہی آگیا یہہ اوسکو دستگیر
کرکے حضور مین لائی مین نے اوس سے تقتمش خان کے خبر پوچہی عرض کیا
کہ ایک مہینا ہی کہ ہم اپنی مکان سی جدا ہوکر تقتمش خان کے تلاش مین سرگردان
ہین اور اوس کی کچہہ خبر نہین ملتے کہ وہ کہان ہے پہر یہہ بیان کیا کہ دو سوار
جبہ پوش کئی روز سے جنگل مین جو گرد الاجوق کی ہے بیٹہے ہین نہین
خبر کہ وہ کون ہین اور کیون آئے ہین مین نے اوسیدم قمارے لیساول
بہادر کو معہ بیس سوار کے تعین کیا کہ وہ جاکر اونکو پکڑ لاویے اور عید خواجہ
کو مقرر کیا کہ تین سو ہمراہ لیجا کر اوس الاجوق کو اوٹہاکر حضور مین لے
آوے جب قمارے حسب الامر اوس بیشہ مین گیا تو اون سوار نے مقابلہ کرکے
کے شخص قتل کئی اور باقیانکو دستگیر کرکے حضور مین لائے جب مین نے اون
تقتمش خان کے خبر پوچہی تو یہہ معلوم ہوا کہ وہ اوس طرف ہی اوسہی طرف
کو مین نے کوچ کیا چند دریا اور جول عبور کرکے پیر کے دن چوبیسوین تاریخ

تیموری حصہ

لشکر کو بھی فرمان ہوا کہ وہ بھی تمام لشکر کو چار دس صحرا میں تھا دیکھیں اور ان
نے باوجود [illegible] اور سر بازی سے نا ہموار [illegible] میں نے کہا [illegible] لوگ سے لڑ
ہی اگر [illegible] لشکر سے [illegible] خان کو شکست نہ دوں تو تلوار [illegible] مجھ پر حرام
ہو وے اور میں نے بہت شکر اپنا [illegible] سجدہ شکر کیا اور اپنے لشکر کو
حکم دیا کہ کوس اور نقارہ وغیرہ سب بجاویں اور تمام لشکر تکبیر [illegible] بلند آواز
ہو کے نیچے اترے تب میں جو [illegible] سے فارغ ہوا تمام امرا کی خلعتیں [illegible]
[illegible] گھوڑے سے [illegible] سے [illegible] کئے [illegible] سر بلند کیا اور
جشن بادشاہانہ مرتب کر کے امرا نے یہ صلاح دی کہ ایک [illegible] مقابلہ [illegible]
روانہ کیجے چاہیے اسی وقت امیرزادہ محمد سلطان نے اٹھ کر یہ عرض کیا
کہ مقابلے لشکر [illegible] میں ہوتا ہوں میں نے امیرزادہ کے اس جرأت [illegible]
سامنے [illegible] کر کے اس کا کہا مان لیا اور اس کو روانہ کیا اور امرا
کو ان کو اس کے ساتھ کر دیا امیرزادہ محمد سلطان تیسرے دن [illegible] تاریخ
ماہ جمادی الاخر کو روانہ ہوا اور دو منزلیں طے کر کے ایسی سر زمین میں پہنچا
کہ جہاں آگ جل چکی ہے اور بعضی جگہ سے اب تک آگ بجھی نہیں تھی امیر
زادہ نے یہ حال عرض کر بھیجا میں نے امیرزادہ اور امرا کو کہا کہ ہوشیار
رہنا چاہئے اور آگ جلانے والوں سے غافل نہ ہونا چاہئے اور [illegible]
کر کے دریافت کرو کہ وہ کون لوگ تھے اور کدھر گئے [illegible]
کرنے لگا اور رات دن [illegible] کی تلاش میں پھرتے تھے یہاں تک کہ دریا
[illegible] کو عبور کیا [illegible] آ کر امیرزادہ نے یہ عرض کیا کہ [illegible]
میں [illegible] جگہ آگ کا نشان دیکھا ہر چند [illegible] کہیں نشان نہ ملا

مین نے اونکو آفرین کہکر خوش کیا اور آگے چلکر امیرزادہ محمد سلطان کے
فوج مین آیا کہ صفین باندہے ہوئی مسلح کہڑے تہی ہر یک اونمین سے مجکو رستم
اور اسفندیار معلوم ہوا امیرزادہ محمد سلطان نے آکر میرے رکاب چومے
اور گہوڑا پیشکش کیا اور مین امیرزادہ کا لشکر دیکہہ کر قول مین آیا افواج
قول کے صف بصف مسلح اور آراستہ تہی اور ہر یک امرا قول نے اپنے
گمان مین اپنا لشکر دوسرے سے زیادہ تر آراستہ کیا تہا ہر یک نے پیادہ ہوکر
زمین اخلاص کے چومے اور گہوڑے رہوار معہ زین زر پیشکش کئے اور امرا
افواج سے تحسین پیشتر قول کے حاضری لیکر لشکر برانغار مین آیا پہلے لشکر
امرا خراسان کا تہا کہ امیرزادہ میرانشاہ کے علم کے تلے صف بصف مسلح
کہڑے تہی یہہ افواج دیکہہ مجکو شگفتگی حاصل ہوئی امیرزادہ پیادہ صف
سے نکلکر میرے گہوڑے کا چوم کر تہنا کہنے لگا اور نو تحائف معہ
زین مرصع نذر کیا مین نے اوسکو مہربانی سے دعا دی اور لشکر امرا برنغار
کی حاضری مین مشغول ہوا اور تمام افواج دست راست کو غور سے دیکہا
آراستگی اور انتظام ہر یک کا دوسرے سے بہتر تہا اور امرا دست راست
امیر حاجی سیف الدین اور محمد سلطان شاہ وغیرہ امرا نے رسم آداب
اور زمین بوسی بجا لاکر گہوڑے نذر کئے اور بہت آفرین سنے اور تمام
حاضری اپنے لشکر کی دو دن مین پہلے صبح سے سوار ہو کر شام تک اس
شغل مین رہتا تہا اوس وقت مین نے یہہ امر کیا کہ افواج اور قشونات اور
تومانات اپنی اپنی جگہ قایم رہین پہر مین ایک پہاڑ کے اوپر گیا اوس صحرا
[illegible] تا کہ لشکر [illegible] ہو کر ایک دفعہ دیکہتا اور امرا اور سردار

تیمور بیگ کے

رخصت کیا جانا

شکار سے فارغ ہوکر میں ڈیرے پر آیا کہ قاسم بیگ لشکر کے ... میں ... حکم
دیا کہ ہرکارے یہ خبر کردیں کہ امراء اور سردار قشونات اور ہزارجات اور
صدجات کے اپنا اپنا لشکر آراستہ کرکے حسب دستور ... ... اور
سامان کے سوار ہوکر اپنے اپنے موقع پر کھڑے ہوکر اپنے لشکر کو ...
جب حکم کے موافق تمام لشکر فوج فوج اور قشون قشون سوار ہوکر اپنے اپنے
مقام میں صف بصف کھڑے ہوگئے میں بھی سوار ہوا اور لشکر کے ملاحظہ کے
واسطے طرف سے شروع کی پہلی میں مزید بیگ کی لشکر میں گیا اوس کی فوج
نہایت آراستہ دیکھی مزید بیگ نے گھوڑے سے اترکر میری رکاب چومی اور
گھوڑا پیشکش کیا میں نے اوسکو تحسین کیا اور گھوڑا دیا کر امیر خداداد کے
سپاہ کو خوب دیکھا وہ تمام مسلح اور کمل اور جوان اچھی سوار تھی جب امیر
خداداد بھی لوازم پیشکش اور رکاب چومنے کے ادا کر چکا تو میں شیخ ... ...
اختیار بہادر کے لشکر میں آیا وہ اپنے صفوں میں آراستہ سامان کی ... ...
کرکے نہایت تزک کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اور رسم مزید کی بجالاکر گھوڑا
پیشکش کیا وہاں سے امیرزادہ عمر شیخ کے افواج قاہرہ میں آیا اوس کے
علموں ہی سے نشان فتح و نصرت کا ظاہر تھا امیرزادہ نے پیادہ پا گھوڑا ...
کیا اور آداب بجالایا اور دعا اور ثنا کیے میں ... بھی اوسکو دعا
دیکر سلطان محمود اور امیر سلیمان شاہ کے افواج میں داخل ہوا وہ ا
لشکر کے صفیں آراستگی سے باندھ کر کھڑے ہوئے تھے اور کے فوج ...
خوب معلوم ہوئے انہوں نے آگے آکر تسلیم کیے اور گھوڑے نذر دیئے

۴۹۶ اور صدہات کو بہہ اطلاع کرو کر کوئی شخص نان کاج اور پلاو اور تماج وغیرہ کہانے نہ پکاوے لیکن لپٹا پکایا کرین بعضی امرا لپٹا اپنے روبرو پکوا کر ایک ایک پیالہ آدمی سر سے دیتے تہی چنانچہ ایک ایک من آٹے سنگ اکبار سی جو اتہہ من شرعی ہوتا ہے معہ شیرینے کی جو اوسمین ملاتے تہی ساٹھ پیالہ حریرے کے ہوجاتی تہی اکثر سپاہ جنگل مین جاکر جانور ون چوپایہ اور پرند کا شکار کرتے تہے اور مرغ صحرا کے انڈون سے اپنا قوت کرتے تہی اور ہم ہر روز کوچ کرکے نیا مقام کرتے تہی یہان تک کہ پیر کے دن یکم ماہ جمادالثانی کو شکار قمرغہ کے طرح ڈالی اور تمام امیر زادون اور امرا کو ساتھ لیکر شکارگاہ کو متوجہ ہوا اور ہمارے لشکر بے نہایت نے اوس صحراے بعید و غایت کو گہیر لیا اور جو شکار اوس جنگل مین تہا اوسکو روک کر جمع کرلیا مین بہ معہ امرا کے سوار ہوا اور آہو اور گوزن اور بکن وغیرہ اسقدر تیر اور تلوار سے مارے کہ ہم تہک گئے اور تمام سپاہ کو امر کیا کہ شکار کرو اہل لشکر خورد و بزرگ نے اسقدر شکار کیا کہ ہاتہہ سے پکڑ لیتے تہے جو فربہ دیکہا اوسکو ذبح کیا اور لاغر کو چہوڑ دیتے تہی باوجود کے اذوقہ تنگی کے اکثر لوگ گہاس اور سبزہ سے اوقات بسر کرتے تہی شکار کے کثرت سے چندروز تک کہانے سے مستغنی ہوگئے اسی شکارگاہ مین ایک قسم کی جانور شکار کی جو بہینس سے بڑے تہے اور نہایت خوش گوشت مین نے وہ جانور کبہی نہین دیکہی تہے زبان چغتائی مین ان جانور کو قتدغاے اور اہل دشت اوسکو تکن کہتی ہین

بیان لشکر کے حاضر سے لینے کا

تحریر کے

کرایا اور سوار ہوئے بلند منارا اس پہاڑ کے چوٹی پر تھا اور

تراشوں میں اپنا نام اور تاریخ دن آنے کی ایک پتھر پر کندہ کرا

منارے میں منقش کروایا پھر دریا سے کو پار کرکے کنارہ دریا سے

جوتی کے جاگرا تھے اور اوس دریا کو عبور کرکے کچھ ...

دن صبح اپنا قرار غوربے میں آیا اور یہ بات ہوا کہ قند شیان اور

بیابان میں گیا اور گم ہوا اور بہتا ہے لیکن یہ کہ وہ دریا

معلوم نہیں ہے تھا اور مشکل بہت تھی کہ وہ دشت پانچ سات منزل کی

راہ تھا اور کہیں پانی ... اور ایسے مطلقاً نہیں تھا اور سامان اور

باربردارے لشکر میں اپنے جمع نہیں کیا حساب اور تمام اوسے باہر تھی کرا

غلہ کے اپنے ... کرا ایک جگہ سے ... کیا اور ایک من غلہ

سنگ کا ان کے ... شہر سے ... رکھنے کو تھا پھر کسی

کے ہاتھ نہیں آتا تھا بیشمار ... اور ... اور ...

اور دہیات ... گرا کے خدا کا شکر کیا اور ... اور حساب

نکالا کر ... کا لشکر میں اور ساتھ ... کے وقت

اذوقہ ہاتھ نہیں آسکتا میں نے جواب میں کہا کہ خدا رازق ہے روزی

کا فکر مت کرو علاوہ نے کہا کہ چیونٹے اپنے سوراخ اور مرغ اپنے

گھونسلے سے جب باہر نکلے ہیں تو اونکو روزی کا کچھ ٹھکانا نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ اونکو روزی دیتا ہے ... اور ... روزی سے ...

... پہنچا ...

... حاصل ... کیا اور ... اور ...

۴۲۴ افعال ناپسندیدہ سے نادم ہوکر تسلیم کرتا ہے تو شاہ بیگ کو ہمارے پاس بھیجدے
تاکہ ارکان دولت کے اتفاق سے حقیقت حال عرض کریے پہر جو صلاح وقت
کے ہو گئے وہ عمل میں آوے سکے بعد مین نے ایلچیونکو زر و زر سے خلعت دیکر
رخصت کر دیا اس باب مین تمام امرا نے یہہ عرض کیا کہ ایلچیونکا رخصت کرنا
احتیاط سے بعید ہے ایلچیونکو اپنے ہمراہ لیکر بساعت سعید مین سوار
ہوا اور قراجوق اور میران سے گذر کر ۲۱ کس دن تک بیابان اور جنگل
مین رستا چلا اور ازبسکہ لشکر ایلغار جاتے تہی اور پانی رستہ مین کم پایا
تہا اسلئے لشکر اور گہوڑے کم آئے اور ایلغار سے حاضر ہو گئے تہی جمعرات
کے دن یکم ماہ جمادی الاول کو موضع سارق اوزن مین پہنچا عنایت
الہی سے ایک سیلاب عظیم اوس موضع مین کو گذر رہے تہی پانی کثرت سی
موجود تہا تمام حیوانات سیراب ہو گئے چندروز اوس منزل میں مقام
کیا گہوڑون کو آرام دیکر روانہ ہوئے اور دریا کو عبور کر اترے
اوسوقت دو سوار ایلکو اور اوزبک جو تقتمش خان کے پاس سے
بہاگ کر ہمارے پاس آئے تہی بہاگ کر دشت کیطرف چلے گئی مین نے
[illegible] سوار اونکے تعاقب کو بہیجے لیکن صحرا و بیابان مین وہ نہ ملے ناچار
[illegible] اور [illegible] کوچ بکوچ اوس بیابان مین چلا جاتا تہا اور [illegible]
[illegible] تہا وہان مقام کرتا تہا [illegible] آیا صحرا
[illegible] سبز و خرم تہا [illegible] مقام کیا اوس [illegible]
[illegible] پہاڑ تہی مین اوس پہاڑ پر چڑہکر سبزہ [illegible] سیر کرتا
[illegible]

تیمور سے

سامان سلطنت اور خیل اور حشم خانے کا اوسکو عطا کرکے افواج قاہرہ
اوسکی مدد کے لئی دی یہان تک کہ ہماری کوشش سے الوس جوجی کے تخت سلطنت
پر بیٹھا اگرچہ تخت اور تاج سلطنت کا اوسنے لیا مگر تہیہ کا سبب تقدیر الٰہی
سے ہے لیکن ظاہر مین سبب اوسکے سلطنت کا مین ہون اور ہمیشہ مین اوسکو
اپنا بیٹا اور وہ مجکو باپ کہتا رہا اب اپنے سلطنت اور حشمت زیادہ خیال
کرکے حقوق میری پدری اور فرزندی کے بھول کر ہماسے ہو گیا اور جب
مین واسطے تسخیر ایران زمین کے متوجہ ہوا اور اوس سرزمین کو فتح [illegible]
لیکر اوس ممالک کے انتظام مین مشغول تھا تو اوسنے نہایت غرور اور
تکبر سے لشکر عظیم ممالک توران پر بھیجکر درپے خرابی اوس سرزمین
کے ہوا اور مال اسباب مسلمانونکا غارت کیا اور زن و فرزند اہل اسلام
کے اسیر اور بردہ کیے اور جب مین ممالک عراق اور فارس کے تسخیر
سے فارغ ہوکر ماوراء النہر کے طرف متوجہ ہوا تو اوسکا تمام لشکر بھاگ گیا
اور مین نے اس فعل بد کو اوسکے بیوقوفی پر قیاس کرکے حق پدری کا
محفوظ رکھا اور اوسکا کیا نکیا برابر سمجھا یہان تک کہ دوبارہ قدم
جرأت کا اپنے گلی سے باہر نکالکر ہمارے ملک پر لشکرکشی کیے اور اوسکی
افواج متعلقہ ہماری ملک مین داخل ہوئے جب مین واسطے دفع
[illegible] کے متوجہ ہوا تو ابھی ہمارے لشکر کے گرد بھی نہین دیکھی تھی جو بھاگ
گئے اب جو مین نے عزم لینے داد مظلومونکا اور ارادہ خلاصے ذات و
فرزند مسلمانونکا بیدینون کے ہاتھ سے کیا ہے اور ہماری [illegible]
پہنچی ہے تو تحریر بیان کرتا ہے اور مین نے یہہ عزم کیا ہے اگر وہ آپ

۴ جب مین فراسان مین پہنچا تو یہہ سنا کہ تقتمش خان کے ایلچی آئے ہین مین نے اونسے تغافل کیا چند روز کے بعد جو مین نے اونکو بلایا تو با طور سے سی شرف ہوکر
۴ ایک شنقار اور نو گہوڑے راہوار کہ ہر یک گویا شیر اور چیتا تہا پیشکش لائے مین نے اسلئے کہ شنقار وہ جانور ہے کہ اوسکو بادشاہ ہاتہہ پر بٹہاتے ہین فلل لیکر ہاتہہ مین لیلیا اور ایلچیون نے تقتمش خان کیطرف سے یہہ پیغام ادا کیا کہ تقتمش خان نے بعد اظہار شرمسارے کی عرض کیا ہے کہ امیر کبیر نے میری پرورش کی ہے اور امیر کا حق احسان اتنا میرے گردن پر ہی کہ ہزار زبان سے ہزار زبان سے بیان نہین ہوسکتا اور وہ ہی ادب کہ مجہسے بے ادبی ہوئی اور ارکان کے ہو گئے ہیں بعضے ناعاقبت اندیشون بفتنہ کے اغوای سے ہی اوس جرات سے روبرو احسان امیر کے نہایت شرمندہ ہون اور عجز ہوکر عفو طلب کرتا ہون اگر امیر میرے تقصیر معاف کرین تو یہہ شرط کرتا ہون کہ یہہ اپنے حد سے قدم باہر نرکہونگا اور خلاف ادب کبہی نکرونگا جب ایلچی تقتمش خان کا پیغام کہہ چکے مین نے یہہ جواب دیا کہ پہلے جو تقتمش خان اروشخان کے لشکر سے خستہ جان اور شکستہ دل زخمی ہوکر ہمارے پاس آیا تہا تو مین نے اوسکو نہایت رعایت سے بٹہا کر لیا اور اوسکے انتقام کے لیئے اوس برف مین اروشخان پر لشکرکشی کی اور بسبب برف اور سرما کے کتنی آدمی اور گہوڑے اور حیوانات ہمارے لشکر کے ضایع ہوئے اور لشکر کو خسارت عظیم ہوئے اور اب تک بہی اتنی کوشش کیے کہ اوسکے الوس اروشخان کے الوس سے جدا کر دیئے اور اوسکو اوسکے الوس کا حاکم کر دیا پہر دوبارہ اروشخان سے بہاگ کر میرے پاس آیا تو اسباب اور

تیمور سے

سامان سلطنت اور خیل اور حشم خانے کا اوسکو عطا کرکے افواج و
اوسکی مدد کے لئے دی یہان تک کہ ہماری کوشش سے اوس بچے کے تخت پدر
پر بیٹھا اگرچہ تخت اور تاج سلطنت کا اور لباس قیصریہ کا سب تقدیر
سے تھا لیکن ظاہر مین سبب اوسکے سلطنت کا مین ہون اور ہمیشہ مین اوسکو
اپنا بیٹا اور وہ مجکو باپ کہتا رہا اب اپنے سلطنت اور حشمت زیادہ خیال
کرکے حقوق میری پدری اور فرزندی کے بھول کر عاق ہوگیا اور جب
مین واسطے تسخیر ایران زمین کے متوجہ ہوا اور اوس سرزمین کو مخالفون سے
لیکر اوس ممالک کے انتظام مین مشغول تھا تو اوسنے نہایت غرور اور
تکبر سے ایک لشکر عظیم ممالک توران پر بھیجکر دیہے خرابی اوس سرزمین
کے ہوا اور مال اسباب مسلمانونکا غارت کیا اور زن فرزند اہل اسلام
کے اسیر اور بردہ کیے اور جب مین ممالک عراق اور فارس کے تسخیر
سے فارغ ہوکر ماوراءالنہر کے طرف متوجہ ہوا تو اوسکا تمام لشکر بھاگ گیا
اور مینے اس فعل بد کو اوسکے بیوقوفی پر قیاس کرکے حق پدری کا
ملحوظ رکھا اور اوسکا کیا ہوا بہلا سمجھا یہان تک کہ دوبارہ قدم
جرأت کا اپنے ملک سے باہر نکالکر ہمارے ملک پر لشکر کشی کے اور اوسکی
افواج منصور ہمارے ملک مین داخل ہوئے جب مین واسطے دفع
فتنہ کے متوجہ ہوا تو ایسے ہمارے لشکر کے گرد بھی نہین دیکھی تھی جو بھاگ
گئے اب جو مینے عزم لینے داد مظلومونکا اور ارادہ خلاصے ذلت و
فرزند مسلمانونکا بیدینون کے ہاتھ سے کیا ہے اور ہماری اوسکی خبر
اوسنی ہے تو تجھ بیان کرنا ہے اور مینے یہ عزم کیا ہے اگر وہ آپ

۴۱ جب مین فراسمان مین پہنچا تو یہہ سنا کہ تقتمش خان کے ایلچے آئے ہین مین نے اونسی تغافل کیا چند روز کے بعد جو مین نے اونکو بلایا تو باطور سے سی شرف ہوکر

۴ ایک شقار اور نو گہوڑے راہوار کہ ہر یک گویا شیرا ورحیتا تہا پیشکش لائے مین نے اسلئے کہ شقار وہ جانور ہے کہ اوسکو بادشاہ ہاتہہ پر بٹہاتے ہین قلل لیکر ہاتہہ مین لیلیا اور ایلچیون نے تقتمش خان کیطرف سے یہہ پیغام ادا کیا کہ تقتمش خان نے بعد اظہار شرمسارے کی عرض کیا ہے کہ امیر کبیر نے میرے پرورش کے ہے اور امیر کا حق احسان اتنا میرے گردن پر ہی کہ ہزار دہان جسمہ مو زبان ہے بیان نہین ہوسکتا اور وہ ہے ادبے کہ مجہسی سبب ہوتی اور ارکین کے ہوگیے ہے بعضے ناعاقبت اندیشون بیفیہ کے اغوای سی ہی اوس جرات سے روبرو احسان امیر کے نہایت شرمندہ ہون اور عاجز ہوکر عفو طلب کرتا ہون اگر امیر میرے تقصیر معاف کرین تو یہہ شرط کرتا ہون کہ پہر اپنے حد سے قدم باہر نرکہونگا اور خلاف ادب کبہی نکرونگا جب ایلچے تقتمش خان کا پیغام کہہ چکے مین نے یہہ جواب دیا کہ پہلے جو تقتمش خان اروشخان کے لشکر سے خستہ جان اور شکستہ دل زخمی ہوکر ہمارے پاس آیا تہا تو مین اوسکو نہایت رعایت سے بیٹا کرلیا اور اوسکے انتقام کے لئے اوس سرحد مین اروشخان پر لشکر کشی کی اور بسبب برف اور سرما کے کتنی آدمی اور گہوڑے اور حیوانات ہمارے لشکر کے ضایع ہوگئے اور لشکر کو خسارت عظیم ہوئے اور اب تک بہی اتنی کوشش کے کہ اوسکے الوس خان کے الوس سے جدا کردیئے اور اوسکو اوسکے الوس کا حاکم کردیا پہر دوبارہ اروشخان سے بہاگ کر میرے پاس آیا تو اسباب اور

تیمور سے

سامان سلطنت اور خیل اور حشم ناسپے کا اوسکو عطا کرکے افواج قاہرہ
اوسکی مدد کے لیے دی تھیں یہان تک کہ بادشاہ کو شکست ہوئے اوسپر جو تیسے کے تخت سلطنت
پر بیٹھا اگرچہ تخت اور تاج ماسنے کا اور لباس تیرے تن کا سب [illegible] ہوا
ہی ہے لیکن ظاہر ہین ہیں اور ہیکے سلطنت کا بین ہون اور حشمت ہین اوسکے
اٹھا بیٹھا اور مردہ کیا باپ کیتا بار اب اپنے سلطنت اور حشمت پر بادو خیال
کرکے حقوق میرے کا پدری اور فرزندی کے بھول کر غافل ہو گیا اور جب
مین واسطے تسخیر ایران زمین کے متوجہ ہوا اور اوس سرزمین کو قبضہ میں
لیکر اوس ممالک کے انتظام مین مشغول تھا تو اوسنے نہایت تمرد اور
بیہودگی سے لشکر عظیم ممالک ایران پر بھیجکر واسطے خرابی اوس زمین
کے بھیجا اور مال و اسباب مسلمانوں کا غارت کیا اور زن و فرزند اہل اسلام
کے اسیر اور بردہ کیے اور جب مین ممالک عراق اور فارس کے تسخیر
سے فارغ ہو کر ماوراءالنہر کی طرف متوجہ ہوا تو اوسکا تمام لشکر بھاگ گیا
اور مین نے اوسی قدر پر اوسکے ہو تو نے پر قیاس کرکے حق پدری کا
ملحوظ رکھا اور اوسکا کیا اوسکے آگے ہیچ سمجھا یہان تک کہ دوبارہ قدم
جرات کا اپنے گلیم سے باہر نکالکر بادشاہ تک پر لشکر کشی کیے اور اوسکی
افواج منصور سے ہماری ملک مین داخل ہوئے جب مین واسطے دفع اوس
فتنہ کے متوجہ ہوا تو اوسی ہمارے لشکر کے گرد بھی نہین دیکھی تھی جو بھاگ
گیا اب جو مین نے عزم لینے داد مظلوم کا اور ارادہ خلاص کرنے زن و
فرزند مسلمانوں کا بید یون کے ہاتھ سے کیا ہے اور ہماری امور حشمت کا خبر
اوسکو پہنچی ہے تو عجز بیان کرتا ہے اور مین نے یہ عزم کیا ہے اگر وہ اپنے

جب مین خراسان مین پہنچا تو یہہ سنا کہ تقتمش خان کے ایلچی آئے ہین مین لے
[illegible] نازل کیا چند روز کے بعد جو مین نے اونکو بلایا تو با طبوسے سی شرف ہوکر
[illegible] شنقار اور نو گہوڑے راہوار کہ ہریک گویا شیر اور چیتا تہا پیشکش
[illegible] مین نے اسلئے کہ شنقار وہ جانور ہے کہ اوسکو بادشاہ ہاتہہ پر بٹہاتے
[illegible] لیکر ہاتہہ مین لیلیا اور ایلچیون نے تقتمش خان کیطرف سے یہہ پیغام ادا کیا
[illegible] نے بعد اظہار شرمساری کی عرض کیا ہے کہ امیر کبیر نے میرے
[illegible] ہے اور امیر کا حق احسان اتنا میری گردن پر ہی کہ ہزار زبان
[illegible] سے بیان نہین ہوسکتا اور وہ بیٹے ادبلے کہ مجھسی تسلیب ہوئے
[illegible] ہوگئے ہیے بعضے ناعاقبت اندیشون بیغیرت کے اغوای سی ہی
[illegible] سے روبرو احسان امیر کے نہایت شرمندہ ہون اور عجز
[illegible] اگر امیر میرے تقصیر معاف کرین تو یہہ شرط کرتا ہون کہ
[illegible] باہر نرکہونگا اور خلاف ادب کبہی نکرونگا جب ایلچی
[illegible] مین نے یہہ جواب دیا کہ پہلے جو تقتمش خان ارو شہان
[illegible] شکستہ دل زخمی ہوکر ہمارے پاس آیا تہا تو ہمنی
[illegible] سے مہیا کرلیا اور اوسکے انتقام کے لیئے اوس کے
[illegible] اور بسبب برف اور سرما کے کتنی آدمی
[illegible] ہمارے لشکر کے ضایع ہوئے اور لشکر کو
[illegible] بہی اتنی کوشش کیے کہ اوسکے الوس خان
[illegible] اوسکو اوسکے الوس کا حاکم کردیا
[illegible] میرے پاس آیا تو اسباب اور

۲۳۵ جو دو اسیطے زیادتے لشکر کے لکہہ دئی ہین معہ اپنے لشکر اور قشونات کے درگاہ
مین حاضر ہون جب افواج اطراف وجوانب سے جمع ہو چکے تو مین اسہی سال
لشکر سات سو انوین مین ترتیب سپاہ مین مشغول ہوا اور گلّے سرکاری گہوڑون
کے روبرو منگاکر جو شخص پیادہ تہا اوسکو سوار کیا اور ایک اسپہ کو دو اسپہ
بنایا اور خزانچے سے خزانہ منگاکر ہر یک کے موافق زر انعام دیا اور جو
ہتیار وغیرہ سلاح خانہ مین تہی امرا اور لشکریونکو تقسیم کردئی جب لشکر
کے انتظام سے خاطر جمع ہوئی تو یہہ حکم دیا کہ چہہ مہینے کے سامان سی کم
کوئی سات نلے اور جسکو مقدور ہووی وہ ایک برس کا آذوقہ ہمراہ
لیویے اور یہہ بندوبست کیا کہ تمام سردار ونسی یہہ مچلکا لیا کہ سپاہ
اونکے قشونات کے ہتیار ونمین سی ہر یک ایک تلوار اور ایک خنجر اور
ایک دو شیشی فیزا اور ایک کمان اور تیس تیر معہ ترکش اور ایک شکار بند
سے کمتر ہمراہ نلیوا اور ہر دو سوارونمین ایک گہوڑا کوتل ہمراہ رہی اور ہر
اٹھارہ آدمیونمین ایک خیمہ اور دو بیلچے اور ایک پہاوڑا اور ایک
درانتی اور ایک آرہ اور ایک تیشہ تبر اور سو سوئیے اور ایک درتیشہ
اور ایک جالے اور اڑہائے من رستی سوت کے اور ایک چرسہ ثابت
اور ایک دیگ سب کے پاس ہو ویے کہ وقت حاضری لشکر کی یہہ
تمام چیزین دیکہلا دیوین بعد اس بندوبست کے عنایت الہی پر تکیہ کرکے
دارالسلطنت سمرقند سے روانہ ہوا اور دریاء خجند پر جاکر پل بندہوا
اور دریا اترکر زمستان مین زمین تاشکینت مین درمیان موضع بارشین
اور چناس جگہ ڈیرہ کیا چونکہ مزار قطب الاولیا شیخ مصلحت کا اوسی

پہنچے تو بجے سی گذر کر ادا گرگنج میں پہنچا اور اسباب وہاں چھوڑ کر آگے چلے
اور کنارہ دریا سے اترے آگے وہاں بہت سی [illegible] قرار دیں دریا [illegible]
اتر کر [illegible] طرف [illegible] کنارہ [illegible] گیا اور [illegible]
وہاں مقام کر کے [illegible] اور اطراف [illegible] اور ہر ایک امیر
اپنے نوکروں کو دریا سے اتار کر [illegible] کیا [illegible] اور [illegible]
ساتھ درخت [illegible] کے کچھ دلیں اور نشانیاں اپنے [illegible]
بنا دیں جب امرا [illegible] جمع ہوئے اور [illegible] لشکر کا
[illegible] لشکر کے ساتھ [illegible] کنارہ [illegible] اور [illegible]
نام و نشان [illegible] تھا [illegible] سالم [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] اور [illegible] تھا [illegible]
تھا دریا [illegible] انتقام [illegible] تھا اب [illegible]
جمع ہوئے اور کشتی اور [illegible] تیار [illegible] سامان جنگ [illegible]
قپچاق کا عزم مصمم کیا

ذکر [illegible] لشکر [illegible]
دشت قپچاق کی طرف [illegible]

[illegible]

اور [illegible] دشت قپچاق کا [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]

توزک

عمر شیخ نے یہہ خبر سنکر اندکان کے لشکر مین سے امیر بلسن ابردی اور سکسن اور ایکے ۷۹۲
بیٹے خواجہ صدر و بدر تر کونیکے پانچ ہزار سوارون کے جمعیت سے تعین کیا تاکہ جاکر
اون امرا سے رفاقت کرے جب یہہ امرا اسی کول سے کوچ کرکی موضع کوک
تونہ مین نازل ہوئے چند روز وہان مقام کرکے قراول روانہ کئے اور منتظر
دشمن کے خبر کے تہی اخر مخالفونکے خبر دریافت کرکی اونکی طرف کو روانہ
ہوئے اور اوس جنگل مین جو ملا سو قتل کیا اور مال الوسات اور احشامات
کا جس جگہ پایا اوسکو غارت کیا یہان تک کہ الاغ سی گذر کر دریای ایلہ
کو بیدونکشتی کے اتری اور انکاتورا سی کی مکانات تک موضع قرامان مین
پہنچے انکاتورا نے اپنے مکانات خالی کردیئے تہی امرا نے الجہ بوغا سی کلکاجی
کو چہار سو سوار کے جمعیت سے واسطے قراولے اور خبرگیری کی آگے
روانہ کیا تہا اب یہہ خبر آئے کہ قراولون نے غنیم کو جالیا اور جنگ سے
اور اکثر شہید ہو گئے امرا نے بلسن عاندار و بکیس کو واسطے تحقیقات اس
احوال کے تعین کیا وہ روانہ ہوکر میدان جنگ مین آئے لاشین بہت پڑے
دیکہین اونمین سے اپنے طرف کا ایک زخمی نیم جان پایا کہ چالیس دن تک
سبزہ کہا کر زندہ تہا اوس زخمی کو اوٹہا کر اوس کے بیار دارے کے
اور امیر سلیمان وغیرہ امرا کے خدمت مین لائے اوس نے یہہ بیان کیا کہ
تسکار گاہ مین قمرالدین سے مقابلہ کیا اور جنگ عظیم واقع ہوئے طرفین
کے اکثر لوگ مارے گئے ہمارے لوگ جو زندہ بچے سو خستہ حال نکل گئے
اور قمرالدین بہرام یکے کو ساتھ لیکر طرف روانہ ہوا امیر سلیمان اور اوراہ
لشکر اسی طرح بیٹہ کے قمرالدین کے تعاقب پر روانہ ہوئے اور موضع

ال مثال کے تر و تازہ کر دیا اور اس باب میں وثیقہ لکھ دیا یعنی تمام امرا اور شہزادے
تمام حکم جہان مطاع کو سر پر رکھا کہ وقت پر جو مقرر ہوا ہے سپاہ حاضر کرینگے
اور اہل دفتر نے حسب الحکم امرا سے دستاویز لکھوا لیے اور ان دنوں جو بات
اجار سے پیش ہو رہی جشن بادشاہانہ مرتب رہتا تھا اور ہم تعیش و عشرت میں مشغول
تھی اور دروازہ انعام اور احسان کا ہر خورد اور بزرگ پر کھلا ہوا تھا
اور اسی وقت میں سلطنت شہر سے بیگم آغا اسی شہر کے بیٹے کو جس کا نام محمد
قتلغ آغا تھا امیرزادہ عمر شیخ سے نامزد کر کے حکم دیا کہ موافق شرع شریف
کے نکاح کر دیا اور امیرزادہ میرانشاہ کو خراسان کو روانہ کیا اور امیرزادہ
عمر شیخ کو اندکان کو بھیجا اور باقی امرا کو بھی انات اور الوسات کو جو قریب
میں جاگیر ہوئے تھی حکم دیا کہ اپنے اپنے مقام پر مراجعت کریں اور میں نے دوسری
بار دوبارہ سمرقند سے روانہ ہو کر مرغزار اخیر الفاج میں ڈیرا کیا اور اسی وقت میرے
دل میں یہ آیا کہ پھر ایک لشکر دشت جتہ پر تعین کروں تا کہ وہاں کے مال اسباب
الوسات کا جو رہ گیا ہو وہ بھی غارت کریں اور اگر مخالف کوئی زندہ رہ گیا
ہووے اوسکو قتل کریں اس سال کے اوائل میں امیر سلیمان شاہ اور خداداد
حسینی اور امیر شمس الدین پسر امیر عباس اور امیر عثمان پسر شمس الدین
اور صدیق بہادر پسر تابان بہادر اور سلطان پسر امیر سیف الدین اور ...
جاندار اور ایک قوچین اور سعید خواجہ اور توکل بہادر اور بایزید ...
نصرت قاری اور بعضی امرا قشونات کو بیس ہزار سوار مسلح ہمراہ دیکر
دشت جتہ کی طرف روانہ کیا اور یہ امرا بار ایستگی تمام روانہ ہوئے
اور تاشکند سے گذر کر موضع اسے کول میں نازل ہوئے اور امیرزادہ

۲۰۳م انا للہ و انا الیہ راجعون کہہ کر اوسکے تجہیز تکفین کرا کر خطہ کش مین بجا کر دفن کرد
اور خیرات اور صدقے فقرا اور مساکین کو دئے اور حافظ مقرر کئے کہ
ہر روز ختم قران مجید کا کیا کرین جب موسم زمستان گذر گئے تو مین کول فرکینے
سے خطہ دلکش کش کیطرف روانہ ہوا اور قرشی کی گذر کر بر غدار کش مین آیا اور
دریار حکا کے کنارہ موضع اقیامین نازل ہوا اور بارگاہ اور خیمہ اور خرگاہ
اور سایہ بان بادشاہانہ بر پا کرائے اور چند روز وہان مقام کیا اور
میرے دلین یہہ آیا کہ اب تائید الہی سے ممالک توران ایران بدخشان
خراسان مازندران گیلان گرجستان ارز روم آذربیجان رستدار عراق فارس
شروانات سیستان کابلستان باختر بیے منازعت ہماری گماشتون کی قبضہ
مین آئے اور بسبب کثرت یورش کے جو ممالک مذکورہ اور دشت جتا اور
دشت قبچاق اور مغولستان مین واقع ہوئین مین اسقدر مال متاع اور مواشے
اور مراکب ہمارے لشکریون پاس جمع ہوا ہے کہ اونکے سپاہیے ہماری
لشکر کا امرا و سلاطین ماضیہ کے سپاہ سے کئی گنا زیادہ ہے پس اگر امرا موافق
اپنے اپنے دولت کے ہر یک اپنی جمعیت اور تشونات اور افواج زیادہ
کرین تو گنجایش ہے اسلئے مین نے حکم دیا کہ فرامین بنام امرا اور سردار
ممالک محروسہ کے جاری کرو کہ وہ مجلس مین حاضر ہون جب یہہ امرا
اور سرداران تومانات اور ہزارجات اور صدجات کے اول بہار سنہ ۷۹۲
سات سو بانوے ہجری مین کہ اکیسوان سال جلوس اور سال چھپن ۵۶ محکوم شد
ہوا تہا درگاہ مین جمع ہوئے مین نے مجلس شادے بادشاہانہ آراستہ
کی اور اونکو یہہ حکم دیا کہ سب امرا اپنے سپاہ تشونات موافق زیادہ

[illegible]

میں آیا ایک چوب تھی نہایت بلند تہی ہر چند تیر انداز اور سپاہی لگاتے تھے پر
کسیکا تیر نشانہ پر نہیں جاتا تہا جب تیمور کا لگا تو اوسنے تیر کمان لیا اور پہلی
ہی تیر میں نشانہ کو گرا دیا اور اسی عید کے دن بہت تحفے اطراف اور جوانب
سے بادشاہ کے یہاں آئے تھے وہ سب عید کے پہر کر سادات وغیرہ کی آدمی
اور اعلےٰ پر تقسیم کر دیا جب دن بہار کے سمرقند میں عیش و عشرت اور [illegible]
میں گذر گئے تو اول زمستان میں پہر وہاں آیا کہ واسطے سیر اور شکار کے بخارا
کیطرف جاوے دن سوار ہو کر بخارا کیطرف عزم کر کے کول قرسی میں مقام
کیا اور اوس سرزمین میں تالاب بہت تہی ہمیشہ مرغابی کا شکار کیا کرتا تہا ہی پر
مرغ اتنے جمع ہو گئے تہی کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جیسے اب ہوا اسواسطے توشک
اور تکیہ پر ان کا پر [illegible] اور اوس وقت امیر سلیمان شاہ کہ جو [illegible]
کا اعلیٰ اور نجیب اور قابل تہا اپنے مصاحبت سے مشرف کیا اور سلطان
بخت بیگم کا اوسکے نکاح کر دیا اور امیر زادہ میران شاہ ترکستان و دشت قبچاق
سے جو واسطے [illegible] بیگ جو لہر آئے اور ملک سربدال کی اوسکو
خراسان کی سپہ تہا اور اوسکے مہمات حسب دلخواہ درست کر کے واسطے ملازمت
کے آیا تہا جبکہ امیر زادہ اور امرا کو اوسکے استقبال کے لئے روانہ
کیا جب امیر زادہ میران شاہ خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اوسکو [illegible]
سے لگایا اور پیشانی پہ بوسہ دیا اور اوسکے سر و [illegible] پر تحسین اور آفرین
کی اوس وقت امیر جہانگیر سیف الدین کے لڑکے سے امیر زادہ میران شاہ پر
کا [illegible] شادی مرتب کیا اسی سال میں حادثہ ناگہ پیش آیا کہ قدرت
خدا [illegible] امیر [illegible] باپ امیر خضر آغا کے مر گئی [illegible]

سے کرنا پایا ہے کہ وہ اپنے روزی میری دسترخوان پر کہاتے ہین اور اللہ تعالی نے
انکا رزق میرے ذمہ کیا ہے دیوان بیگے اور ایک شخص تین تکرار ہو میرے
دیوان بیگی نے اوسکو کہا کہ اب تجھمین اتنی طاقت نہین ہے کہ تو غنیم تک جا سکے اوسنے
کہا اگر مین غنیم پر نجاؤن تو غنیم مجھہ پر آویگا دیوان بیگے کو ملزم کیا مین نے
اوسوقت سے یہہ حکم دیدیا کہ جو شخص میرے دولتخانہ مین آئے اوسکو رد نکرو
اور جو ملازم ہوجاوے اوسکو رخصت نکرو جب تک کہ وہ خود آزردہ نہوی
اور مین نے اپنی سپاہ اور امرا کو اپنے طرف سے راضی پاکر تمام امرا
اور رئیسون کو خلعت فاخرہ اور کلاہ اور کمر اور شمشیر اور خنجر دیکر سربلند کیا
اور اسی مجلس مین امیر جہانشاہ کو مقرر کیا کہ سامان ڈیرہ کا حفاظت کے
ساتھہ پیچھے لاوے اور مین آپ اتوار کے دن پندرہوین تاریخ ماہ شعبان
سنہ مذکور کو گھوڑے سوار ہوکر بطور یلغار سمرقند کو روانہ ہوا اور اتوار کے دن
ساتوین تاریخ ماہ رمضان کے سمرقند مین داخل ہوا اہل حرم اور امرا
اور اکابر اور اشراف اہل سمرقند کے استقبال کو آئے اور بہت نثار
کیا اور فتوحات کے مبارکباد دیے جب مین نے تخت سلطنت پر جلوس
کیا مجلس جشن شادیانہ کے ہر روز منعقد ہوتے تھے اور وہ مہینہ رمضان
کا سمرقند مین تمام کیا اور یہہ حکم دیا کہ ہر شب ہزار طباق پلاو کے اور
ہزار روٹیان تیار رہین اور چار مجلس مرتب ہوا کرین پہلے مجلس علما اور
سادات اور مشائخ اور اکابر کے دوسرے مجلس امرا اور رئیسون
کے تیسرے مجلس سپاہ کے چوتھی مجلس فقرا اور مساکین کے جب رمضان
ہوچکا عیدگاہ مین جاکر مین نے نماز عید کے ادا کی واپسی سے ان تبق

تیمور نے

جشن آراستہ ہوئے

چونکہ اس سرزمین میں چشمے بہت ہیں اور اندھیرے رات میں ستارے روشن کے مانند
چمکا کرتے ہیں اور چشمے چمک کے مناسب سے اس مقام کا نام یلدوز رکھا
اور میں نے یہ حکم دیا کہ فرزند کامگار اور امراء نامدار اور شمس ذوالاقتدار
اس مجلس میں جمع ہوویں اور جو امراء اور سپاہ کہ مغربستان اور دشت جتہ
سے یورش ہائے سے پیچ دیکھا وہ آکر وہ باتیں جو ہم نے سنی ہوں عرض کریں اور
اپنی اپنی جو آرزو ہو وہ طلب کریں امراء یہ بات سنکر دعا کرکے یہ کہنے لگے
کہ ہمارے آرزو امیر کے عمر درازی ہے کہ ہم اس کے یمن بہت سے اپنے
ابنای زمان پر فائق ہو کر عالم میں نامدار ہو گئے ہیں اور الحمد للہ کہ ہمارے
آرزو پہلے اسی کہ ہمارے دل میں آئے امیر کے دل پر روشن ہو جاتے ہیں
اور بے ہمارے طلب وہ آرزو پوری کرتا ہے ہم سب پر اللہ تعالے کا شکر
واجب ہو گیا ہے کہ اس نے تجھ جیسا امیر ہمارا حاکم کیا کہ تیرے دولت
ہمکو کچھ احتیاج باقی نہیں رہے اور اہل عالم تمام ہماری محتاج ہو گئے ہیں جب
امراء اور سپاہ نے یہ انصاف کیا مجکو اونکے انصاف اور شکر گذاری
سے نہایت خوشی حاصل ہوئی اور میں نے فال نیک لے اور شکر کیا کہ میرے
سپاہ مجھ سے راضی اور شاکر ہے اب جلد عالمگیر ہو جاتا ہوں اور سمرقند لیے
بیگ نے کچھ سپاہ اور ترک جو نہایت بہادر اور معقول اور بیکار سمجھا تھا
نے کارزت کے اور نہ لائق مصلحت سمجھا مگر یہ کہ میرے روبرو کہا کہ ان
لوگوں کو رخصت مرحمت ہووے کیونکہ یہ آدمی کارزار سے درماندہ ہیں میں نے
کہا اگرچہ کارزار سے درماندہ ہو گئے ہیں لیکن اپنا جنس اور ترک ہیں مجکو شکر

ایک ہفتہ مین بہانکے گہاس اور پانی کی خوبی سی تمام دبلے گہوڑے تازے
اور قوی ہوگئے اور یہان سی سمرقند تک دو مہینے کے رستہ تہا چونکہ اتک
امیرزادہ عمر شیخ ترکتازے فارغ ہوکر ملازمت مین حاضر نہین ہوا تہا اسلئے مین
نے امیرزادہ کو یہہ فرمان لکہا اودہرے قلعہ قہلقہ پر جاکر اوس نواح کو
تاخت تاراج اور مخالف کے استیصال مین سعی کرے امیرزادہ حکم کی موافق
قہلقہ کو روانہ ہوا اور جہان ایل والوس کو پایا تاراج کرکے غنیمت بیشمار
حاصل کے اور بہت لوگ قتل کئے اور قہلقہ سے آگے جاکر کو ملک اعلان
سی جو امیر کلان جتنکا تہا مقابل ہوگیا اور صفین باندہ کر جنگ شروع کیے
بعد کوشش مردانہ امیرزادہ اور سپاہ کے کو ملک بیکے فوج کو شکست
ہوئی اور کو ملک کو دستگیر کرکے امیرزادہ کے خدمت مین لائے اور
امیرزادہ بیکے حکم سے قتل ہوا اور اوسیکے تمام الوس کو امیرزادہ کی لشکر
نے غارت کیا اور امیرزادہ عمر شیخ وہانسے روانہ ہوکر اذن اور
کوچ بے گذر کر ملک کاشغر مین آیا اور کاشغرسی ہماری حکم کی موافق
اپنی تختگاہ اندکان مین نازل ہوا جب ہمارے خاطر دشت جتہ
اور مغولستان کے تسخیر سے جمع ہوئی اور تمام دشت مین کوسے ایسی
جگہ باقی نرہی کہ وہان صدمہ ہمارے لشکر کا نہ گیا ہو تب ہم وہان سے
دار السلطنۃ سمرقند کو روانہ ہوئے اور یلدوز خوردیے سوار ہوکر
... ورکلان مینگلیا اور تمام امرا اور رئیس اور بہادرون کو جمع کرکے
... کیا کر مجلس آراستہ کرد

ذکر اوس مجلس کا جو انغ یلدوز

تیموری ہے

جشن آراستہ ہوئے

چونکہ اوس سرزمین میں چشمے بہت ہیں اور اندھیری رات میں ستاروں کے مانند
چمکا کرتے ہیں اور چشمے بیچ چمک کے مناسب ہی اوس مقام کا نام [illegible] رکھا
اور مین نے یہہ حکم دیا کہ فرزند کامگار اور امراء نامدار اور [illegible] ذوالاقتدار
اس مجلس میں جمع ہوئے ہیں اور جو امراء اور سپاہ کہ ہندوستان اور دشت قبچاق
کے یورش میں ہمراہ تھے وہ آکر وہ باتیں جو ہم نے نہ سنی ہوں عرض کریں اور بعد
اوسکے اپنی جو آرزو ہو وہ طلب کریں امرا یہہ بات سنکر دعا کرکے یہہ کہنے لگے
کہ ہمارے آرزو امیر کے عمر درازی ہے کہ ہم اوسکے یمن ہمت سے اپنی
ابنای زمان پر فائق ہوکر عالم میں نامدار ہوگئے ہیں اور الحمدللہ کہ ہمارے
آرزو پہلے اسی کہ ہمارے دل میں آئے امیر کے دل پر روشن ہوجاتی ہی
اور ہمارے بلا طلب وہ آرزو پوری کرتا ہے ہم سب پر اللہ تعالے کا شکر
واجب ہوگیا ہے کہ اوس نے تجھ جیسا امیر ہمارا حاکم کیا کہ تمہارے بدولت
ہمکو کچھہ احتیاج باقی نہیں رہے اور اہل عالم تمام ہماری محتاج ہوگئے ہیں جب
امراء اور سپاہ نے یہہ انصاف کہا مجکو اونکے انصاف اور شکرگذاری
سے نہایت خوشی حاصل ہوئی اور میں نے فال نیک لے اور شکر کیا کیونکہ میرے
سپاہ مجھسے راضی اور شاکر ہے اب جلد عالمگیر ہوجاتا ہوں اوسی وقت [illegible]
بیگے نے کہ سپاہ اور ترک جو نہایت بہادر اور [illegible] اور [illegible] تھی
شکار و رغبت ہے اور نہ لائق مصلحت ہیا مگر یہ ہے کہ میری روبرو کہا کہ ان
لوگونکو رخصت مرحمت ہووے کیونکہ یہہ آدمی کارسے درماندہ ہیں مین نے
کہا ہی اگرچہ کارسے درماندہ ہوگئے ہیں لیکن اپنا جنس اور ترک میں مجکو شکر

۱۲ اسم ایک ہفتہ مین یہانکے گہاس اور پانی کی خوبی سی تمام دبلے گہوڑے تازہ
اور قوی ہوگئے اور یہان سی سمرقند تک دو مہنی کے رستہ تہا چونکہ اب تک
امیرزادہ عمرشیخ ترکتاز سے فارغ ہوکر ملازمت مین حاضر نہین ہوا تہا اسلئے ہم
نے امیرزادہ کو یہہ فرمان لکہا ادہر سے قلعہ قہلقہ پر جاکر اوس نواح کو
تاخت تاراج اور مخالف کے استیصال مین سعی کرے امیرزادہ حکم کی موافق
قہلقہ کو روانہ ہوا اور یہان اہل الوس کو پایا تاراج کرکے غنیمت بیشمار
حاصل کے اور بہت لوگ قتل کئے اور قہلقہ سے آگے جاکر کو ملک اغلان
سی جو امیر کلان جیتکا تہا مقابل ہوگیا اور صفین باندہ کر جنگ شروع کی
بعد کوشش مردانہ امیرزادہ اور سپاہ کے کو ملک بیکے فوج کو شکست
ہوئی اور کو ملک کو دستگیر کرکے امیرزادہ کے خدمت مین لائے اور
امیرزادہ کے حکم سے قتل ہوا اور اوسکے تمام الوس کو امیرزادہ کی لشکر
نی غارت کیا اور امیرزادہ عمرشیخ وہانسے روانہ ہوکر اذن اور
کوچ سے گذر کر ملک کاشغر مین آیا اور کاشغر سی ہماری حکم کی موافق
اپنی نشستگاہ اندکان مین نازل ہوا جب ہمارے خاطر دشت جتہ
اور مغولستان کے تسخیر سے جمع ہوئی اور تمام دشت مین کوئے ایسی
جگہ باقی نرہی کہ وہان صدمہ ہمارے لشکر کا نہ گیا ہو تب ہم وہان سے
دارالسلطنۃ سمرقند کو روانہ ہوئے اور یلدوز خورد سے سوار ہوکر
یلدوز کلان مین آیا اور تمام امرا اور رئیس اور بہادرون کو جمع کرکے
امر کیا کہ مجلس آراستہ کرو

ذکر اوس مجلس کا جو اونگ یلدوز

ججھر سے

کے طرف چلے گئے اور جا تھک امیرزادہ عمر شیخ کے فوج سے مقابل ہو گئی
لڑائی میں ہار گئی اور کچھ تو مارا گیا اور کچھ جو بچا جان بچا کر بھاگ گئی اور مال اور
اسباب اور گلا اور رمہ اور شتر تمام امیرزادہ کے لشکر کو غنیمت ہاتھ آئے
اور اونکے زن و فرزند اسیر ہوئے اور ایسی طور ایک اور فوج کفار
ایک طرف کو بھاگ گئی تھی جنگل میں امیر جہانشاہ اور شیخ علی بہادر کے
افواج کے سامنے آ گئی اونمیں سے بہت اکثر قتل اور دستگیر ہوئے اور
ان میں سے ایک نائب خضر خواجہ اوغلان کا پیچھا کیا اور سب قوم کو تا سر تک
دشمنوں کو بھگایا خضر خواجہ سلطنت اور اہل الوس اور اسباب اور مویشی
تھا سب اور ساتھ لیکر بادل بریان و چشم گریان شہر جان نکل گیا
اور سارے سپاہ مغل کو ایک جگہ لے گئی اور جو الوسات اونکے نظر آئے
اونکو لوٹ کر مال اسباب گلہ اور رمہ اور اونٹ بیشمار حاصل کیے اور
باظفر مراجعت کیے اور جو غنیمت لائے تھے وہ سارے بخشی لشکر کے [illegible]
ہمعنان دولت و ظفر سوار ہو کر مع فتح جلیس میں آیا اور سب فرمان دیا
کہ جو مال اسباب اور مویشی اور گلا اور کچھ گھوڑے اور اونٹ اونکے ہاں
غنیمت ہو کر سرکار میں آئی ہیں وہ سب لا دو اور امرا اور تومان اور
سردار اہل الوسات کو بلا کر تمام غنیمت لشکر کو تقسیم کر دی [illegible]
کر لیا اور پانسی [illegible] کے طرف روانہ ہوا اور [illegible]
[illegible] کر کے مع فتح [illegible] میں نازل ہوا اور جو امرا اور سپاہ [illegible]
اطراف میں تعین ہوئے تھے فتحیاب ہو کر غنیمت بیشمار لیکر [illegible]
[illegible] تمام نہایت خرم و شاد [illegible]

اپنے مقام کو چلے گئے اور ہمارے امرا وسلامت سوار ہوکر یلدوز کیطرف
ہوے جدا اجتماع کا تھا متوجہ ہوئیے شاہ ملک ترخان اس جنگ سے بھاگ
کر نکل آیا تھا اور جنگل کے رستہ سے موضع بکتھو مین درگاہ مین حاضر ہوا جوکہ
اوسنے دیکھا تھا وہ اوس حصہ زیادہ عرض کیا کہ مین عین معرکہ سے نکل کر یہہ خبر
لایا ہون یہہ خبر سنتے ہی مجکو غیرت آئیے اوسہی وقت مین گہوڑا منگا کر سوار
ہوتے ہی خضر خواجہ اوغلان کیطرف روانہ ہوا جب مین موضع یلدوز مین
آیا تو امیر یادگار برلاس اور امیر سلیمان شاہ او شمس الدین پسر امیر عباس
اور غیاث الدین ترخان بہی خضر خواجہ اوغلان سے لڑکر بعد صلح کے وہان
آکر پابوسی سے مشرف ہوئیے مین نے اونکو تحسین کیے اور اوسہی دم
فوج مردانہ کار ازمودہ لشکر رکاب سے جدا کرکے اوسی ڈیرہ سے موضع
یلدوز مین چھوڑ کر بطریق ایلغار روانہ ہوا اور الافناد کے رستہ سے نیچے
اتر کر خضر خواجہ اوغلان پر ترکتاز کیے اور پہاڑون اور آبادی اور
دریا کو عبور کرکے موضع قرابولاق مین آیا ایک ساعت وہان دم لیکر
پہر سوار ہوا جب مین موضع برناس سے آگی بڑہا تو لشکر گاہ خضر خواجہ کے
وہان سے نزدیک ہو گئے جاسوس یہہ خبر لائیے کہ مخالف کے سپاہ موضع
توشونگی مین اتر رہی ہے مین نے رات کو وہان جہان کہ مین آیا تہا ڈیرہ
کیا اور غنیم کے جاسوس بہی ہمارے خبر خضر خواجہ اوغلان پاس لیگئے اوسکے
دلمین خوف آگیا اور قدم ثبات کا لغزش کہا گیا تمام لشکر سے اوس کی
فوج فوج جدا بر توقع نجات کے دیکہی بہاگ گئی اور وہ آپ بہی ایک طرف
کو بہاگا اتفاقا ایک فوج مخالف کے معہ اپنے مال اسباب کے یلدوز

چھوڑکر مع لشکر آراستہ دشت جتہ میں داخل ہوئے اور دشمنوں کے جستجو
میں جنگل میں پہرتے تہی اور موضع اوزدیان سے آگی بڑہ کر دریاے ایلہ کو عبور کیا
اور موضع سوت کول اور چول ایک میں جاکر وہان کے اہل والوس کو غارت
کیا اور غنیمت بیشمار حاصل کیے اور وہان سے قارکی طرف روانہ ہوئے مخالفونکا
اسباب جہان ملتا تہا اوسکو لوٹ لیتے تہی اور اہل سپاہ جے اور بونہاچے
کی تلاش میں پہرتی تہی جب موضع مولنزودو سے آگی بڑہی اتفاقاً خضر خواجہ اوغلان
سے جسکو تمام لوگ مغولستان کا بادشاہ جانتے تہی مقابل ہوگئی اور خضر خواجہ
اوغلان کے ساتھ بیشمار لشکر تہا میرے امرا نی موافق شیوہ کی جنگ کرنا
مناسب نہ دیکہا اور تل جاکی کو سپہ گری اور ناموس سے بعید جانا لاچار گہوڑونسے
اترکر ایک کمر سے مضبوط باندہ کر نہایت بہ دلے سے تیر اور کمان لیکر
جنگ شروع کی ازبسکہ لشکر مخالف کا بہت تہا اونہوں نے امرا کو چاروں طرف سے
گہیر لیا اور وہ آپس میں پشت بر پشت ہوکر ایک دوسرے کا پشتبان بنا اور
جنگ کرنے لگی اور لشکر خضر خواجہ اوغلان کا مثال پتنگوں کی جو چراغ پہ گرتی
ہیں ہماری لشکر پہ ہجوم کرتا تہا لیکن اون پہ غالب نہیں ہوتی تہی اور جتنی مقدور
کوشش کے ایک دن رات تک حرب و ضرب کرتے رہی جب خضر خواجہ اوغلان
کی لشکر نے یہہ دیکہا کہ ہم ان لوگوں پہ کسی وجہ سے فتحیاب نہیں ہو سکتے لاچار
بارادہ مصلحت جنگ موقوف کیے اور ہماری امرا نے بہی لشکر دشمن کا غلبہ دیکہہ
کر صلح پر راضی ہوگئے اور یہہ شرط کیے کہ ہماری امرا سوار ہوکر جسجگہ سے چاہیں
آویں اور جہان کہیں جاچاہیں جاویں اسواسطے اونہوں نے باوجودیکہ اکثر لشکر سے خضر خواجہ
اوغلان کے قتل اور زخمی ہوگئے تہی لشکریان جتہ انکا [illegible]

قطع چند منزل کے موضع سیعورت مین قوم لولغاجی اور بلکر پر جا پہنچا مخالف اوسکے خبر سنکر صف آرا ہوئے اور مین انغر تقین جنگ عظیم واقع ہوئی اکثر لوگ طرفین کے زخمی اور مقتول ہوئی ایک رات دن تک جنگ ہوتے رہی امیر خداداد معہ بہادران مردانگی سے مانند کوہ کے میدان مین قائم رہا دشمن حملہ کرتے تھی پر شکست ہٹ جاتے تھی آخر خداداد نے لشکریونکو دلاورے دیکر دشمنون پر حملہ کیا اور تلوار سنگرے جب دو تین ہاتھ تلوار کے روبدل ہوئے مخالف تو ہزیمت کہا کر بہاگ گئے اور یہہ ایل و الوس کی بیشمار غنیمت لیکر منزل مقصود کو چلے اور مین بذات خود ہمراہ لشکر کے جو کہ رکاب مین تہا کلن دوجے کو راہبر لیکر ایغول کیطرف متوجہ ہوا اور رات دن چلکر سیحقان وہان مین پہنچا ایل لولغاجے کو جو کچہہ امیر خداداد کے غارت سے بچگیا تہا میرے لشکر نے غارت کیا اور اکثر لوگ قتل ہوئے اور مال منال اور گلا اور رمہ بطور بیشمار غنیمت ہماری سپاہ کے ہاتہہ لگے جن دنون مین ترکستان سے تقتمش خان کو ہزیمت دیکر مغولستان کو متوجہ ہوا تہا تو امیر سلیمانشاہ اور امیر یادگار برلاس اور امیر شمس الدین پسر امیر عباس اور غیاث الدین ترخان کو معہ فوج ترکستان مین چہوڑ آیا تہا تاکہ احتیاطاً اوس سرزمین مین قائم رہین اور اگر مخالفان دشت قپچاق کا کہین نشان ظاہر ہو تو اوسکو دفع کرین اب جو مین دشت جتہ مین آکر خضر خواجہ اوغلان اور مغولستان کے ایل و الوس کے استیصال مین مشغول ہوا تو اون امرا کو مین نے یہہ لکہا کہ اوس طرف سے بھی دشت جتہ مین آکر قتل اور غارت کی کوشش کرو وہ بموجب حکم کے لوفیوغا کو زراعت کے واسطے ترکستان

اور رستی تحقیق کرکے اونکی فوج کے ساتھہ واسطے رہبری کی تعین کردیا
جب یہہ لوگ حاضر ہوئے اور سب نے تحقیق کرکے امیرزادہ عمر شیخ کو [illegible]
اندکان سے ایک فوج ٹہرایا اور اوسکے رہبری کی [illegible]
بیگ بہادر کو مقرر کیا اور ایک اور فوج جہانشاہ اور شیخ [illegible]
بہادر کے سردار بناکر تیس ہزار سوار اونکے جمعیت سے مقرر [illegible]
اس فوج کے نزامیر سے دو مقرر کیے گئے اور ایک فوج تیس ہزار سوار [illegible]
امیر عثمان پسر امیر عباس کی سرداری میں اور اونکا رہبر امیر جلال پسر
حمید کا معین کیا اور ایک اور فوج تیس ہزار سوار کی تھی اونکا سردار
خداداد حسینی اور شیخ بہادر کو کیا اور اونکا رہبر تمار اغور کو معین کیا
اور ہر ایک کو جس جس طرف ٹہرایا تھا روانہ کیا اور یہہ قرار پایا کہ یہہ
سب فوج دشمن کو تباہ کرکے موضع ییلدوز میں آکر جمع ہوویں امیرزادہ عمر شیخ
اپنی فوج لیکر اپنے طرف مقرر سے کو روانہ ہوا اور اطراف اور [illegible]
کے تاخت و تاراج کیے جس جگہ قوم جتہ کو پایا انہیں قتل کر دیتے تہی اتنا کہ [illegible]
دو منزلیں اوس سے بڑہ کر موضع قرار خواجہ تک چلا گیا قرار خواجہ میں [illegible]
تک تین مہینے کا رستہ ہے اور امیر جہانشاہ اور شیخ علی بہادر اپنی فوج لیکر
اپنی طرف مقرر کو روانہ ہوئے اور صحرا اور قراراات اور [illegible]
سے بڑہ گئے اور جس جگہ پا گئے یا اونکا مال ملتا تہا سب قتل اور غارت [illegible]
کیا نہیں کرتے تہی اور امیر عثمان اپنی فوج لیکر [illegible] اور [illegible]
کو کنارے کے طرف کو گیا اور جتہ کو جو ملا اوسکو غارت اور قتل کیا اور
امیر خداداد حسینی اپنی فوج کے ساتھہ اور [illegible] کے رستے سے روانہ ہوا [illegible]

۱۰۴ قشونات کو تیس ہزار سوار کے جمعیت سے تعین کیا کہ جا کر دشمن کا جہان
نشان پاوے قتل اور غارت کرو امرا حکم کے موافق روانہ ہوئے اور
دریا رارشی پر جا کر آدہا لشکر ایک طرف سے اور آدہا لشکر دوسرے طرف
کنارہ کنارہ مانند سیلاب کے دشمن کے تلاش میں روانہ ہوا جہان جزیرہ
یا قریہ کا نو نظر آتا تہا قتل اور غارت اور اسیر کرنے مین کمی نہین کرتی
تہی چند منزل طے کرکے بہت مخالفونکو مقتول اور مجروح کیا اور بہت
اسیر اور مال اور گلا اور ریوڑ لیکر مراجعت کیکے بساط بوسی سے مشرف ہوئے
اور جو ایل الوسات ممالک مغولستان کے میری پناہ مین آئی اونکو
مین نے امیر لعل بوا اور امیر طغی بوغا سے برلاس اور تیمور بہادر وغیرہ
امرا قشونات کے سپرد کر دیا کہ ان الوسات اور تومانات اور ایل
کو مع مال اسباب اور زن و فرزند کے صحرا سمرقند مین لیجا کر جہان
گہاس چراگاہ انکے لیئے جدا کرکے اباد کر دو اور مین وہانسے کوچ کرکے
جول سے آگے بڑہا اور ایل عوجور کے رستہ سے سرای آوردم میں اکر
اترا یہ ایل جتہ کا استیصال میرے دلمین آیا اور جو دیگر مخالفونکا نام سے
نام تہا اور نشان نہین ملتا تہا امیرزادون اور امراؤ کو مین نے بلاکر
مجلس مشورہ کے مرتب کی اور واسطے استیصال الوس جتہ کے پوچہا
صلاح یہہ ٹہری کہ لشکر کو فوج فوج کرکے دشت جتہ کے اطراف اور
جوانب مین روانہ کیا چاہیے تاکہ ہر طرف ترکتاز کرین اور جس جگہ ایل جتہ
کا نشان پائین اونکو قتل اور غارت سے برباد کر دین پہر مین نے
اون لوگونکو جو دشت جتہ کے سرزمین سے واقف تہے بلایا تاکہ اطراف

بہیجی

اور رستی تجہیز کرکے اونکو فوج کے ساتھ روانہ کیا اور رہبری کی تعیین کر دی
جب یہہ لوگ حاضر ہوئے میں نے سب کو تجہیز کرکے امیرزادہ عمر شیخ کو
اونکا ان کے ایک فوج ٹھہرایا اور اونکے رہبری کا پیشہ برہان اغلان
جلیک بہادر کو مقرر کیا اور ایک اور فوج جہانشاہ اور شیخ
بہادر کو سردار بنا کر تیس ہزار سوار اونکے تعینات کیے مقرر
اس فوج کے راہبری وسمیتور کو اور ایک فوج تیس ہزار سوار
امیر عثمان پسر امیر عباس کی سرداری میں اور اونکا راہبر امیر جلال پسر امیر
حمید کا معین کیا اور ایک اور فوج تیس ہزار سوار کی تہی اونکا سردار
خداداد حسینی اور شیخ بہادر کو کیا اور اونکا راہبر قتلغ خواجہ کو معین کیا
اور ہر ایک کو جس جس طرف ٹھہرایا تہا روانہ کیا اور یہہ قرار پایا کہ یہہ
سب فوج دشمن کو تباہ کرکے موضع ... میں آکر جمع ہو ویں امیرزادہ عمر شیخ
اپنی فوج لیکر اپنے طرف مقرر کے کو روانہ ہوا اور اطراف اوس ...
کے تاخت و تاراج کیے جس جگہ قوم جتہ کو پاتے تہی قتل کرتے تہی اسنا کہ کوئی
دو نشین اون سے بڑہ کر موضع قرار خواجہ تک چلا گیا قرار خواجہ میں ...
تک تین مہینے کا رستہ ہے اور امیر جہانشاہ اور شیخ علی بہادر اپنی فوج لیکر
اپنی طرف مقرر کیو روانہ ہوئے اور صحرا و قراراست اور ...
سے بڑہ گئے اور جس جگہ پاتے پایا اونکا مال اسباب تہا سو قتل اور غارت
کیا ہنیا کرتے تہی اور امیر عثمان اپنی فوج لیکر ... خان اور ... ایغ اور
سو کنارے کے طرف کو گیا اور ... غارت اور قتل کیا اور
امیر خداداد حسینی اپنی فوج کے ساتھ اور ... رستہ سے روانہ ہوا ...

۱۰م قشونات کو تیس ہزار سوار کے جمعیت سے تعین کیا کہ جا کر دشمن کا جہان
نشان پائے قتل اور غارت کرو امرا حکم کے موافق روانہ ہوئے اور
دریا ارتش پر جا کر اوہا لشکر ایک طرف سے اور اوہا لشکر دوسرے طرف
کنارہ کنارہ مانند سیلاب کے دشمن کے تلاش میں روانہ ہوا جہان جزیرہ
یا قریہ کا نو نظر آتا تہا قتل اور غارت اور اسیر کرنے مین کمی نہین کرتی
تہی چند منزل طے کرکے بہت مخالفونکو مقتول اور مجروح کیا اور غنیمت
اسیر اور مال اور گلہ اور ریوڑ لیکر مراجعت کیکے بساط بوسی سے مشرف ہوئے
اور جو ایل الوسات ممالک مغولستان کے میری پناہ مین آئی اون کو
مین نے امیر لعل بہادر امیر طغی بوغا سے برلاس اور تیمور بہادر وغیرہ
امرا قشونات کے سپرد کردیا کہ ان الوسات اور تومانات اور ایل
کو مع مال اسباب اور زن و فرزند کے صحرا سمرقند مین لیجا کر
گہاس چراگاہ انکے لیے جدا کرکے آباد کردو اور مین وہانسے کوچ کرکے
جول سے آگے بڑہا اور ایل عوجور کے رستہ سے سرای آوردم مین آکر
ترا ہیرا ایل جتہ کا استیصال میرے دل مین آیا ! جو دیگر مخالفونکا نام ہے
...م تہا اور نشان نہین ملتا تہا امیرزادون اور امرا کو مین نے بلاکر
...جلس مشورہ کے مرتب کی اور واسطے استیصال الوس جتہ کے پوچہا
...ح یہہ ٹہرے کہ لشکر کو فوج فوج کرکے دشت جتہ کے اطراف اور
...ب مین روانہ کیا چاہیے تاکہ ہر طرف ترکتاز کرین اور جس جگہ ایل جتہ
...ان پائین اونکو قتل اور غارت سے برباد کردین پہر مین نے
...لوگونکو جو دشت جتہ کے سرزمین سے واقف تہے بلاکر اطراف

کرناگاہ موضع ابت انجھر کے حوالی میں ار کول ابترا شیان تیمور سے جو امرا کے
مغول سے تھا اور معہ تین سو سوار کے اوس صحرا میں پہرتا تھا مقابل ہو گیا اور
امیرزادہ عمر شیخ کے ساتھ پچاس سوار تھے لیکن وہ سب اصیل اور بہادر
اور امیرزادہ کے تھے جیسے خداداد حسینی اور تیمور خواجہ ولد اقبوغا اور
حاجی محمود شاہ یسوری اور امیر حاجی چے ارلات وغیرہ — اور ابترا شیان
تیمور ان کی طرف متوجہ ہوا اور جنگ شروع ہوئی ایک ایک کے مقابلہ میں سوار
سوار غنیم مقابل ہو گئے اوس جنگ و جدال میں نہایت مردانگی اور جرأت
عمل میں آئی ہر ایک حملہ میں کئی کئی مخالف کو ہلاک کرتے تھے اور ہزاروں
تحسین و آفرین رستم اور اسفندیار کے روح سے زبان حال سے نکلتی تھی
اور میر حاجی چے سیلابی ارلات نے اس جنگ میں دست برد نہایت
نمایاں کی اور اکثر دشمن فنا کر دیئے آخر آپ بھی اون کفار کے ہاتھ سے
شہید ہوا اوسوقت عنایت الٰہی نے امیرزادہ کی یاوری کی کہ دشمن
دیکھ کر غنیم کا دل پر اس پیدا ہوا اور وہاں سے بھاگ گئے — اور ان کا تعاقب
کر کے اکثر مخالفوں کو قتل کیا اور الوس اونکا غارت کر کے مال اسباب گلہ
وغیرہ اشیاء لیکر سالماً و غانماً وہاں سے سربلند ہو کر میں نے اونکو
آفرین دی اور وہاں سے کوچ کر کے موضع قراخو میں اترکر چند روز اقامت
کی سپاہ کی گھوڑے آسودہ اور فربہ ہو گئے — اور غنیمت بیشمار ممالک ترکستان
سے جمع ہو گئی تھی وہ تمام امیرزادوں اور بہادروں اور تمام سپاہ کو
حسب مراتب تقسیم کر دی اوسوقت میرے دل میں یہ آیا کہ یہاں سے تنہا
سیر کو جاؤں اور اسم ... امیر جہانشاہ ... قرا بہادر اور امرا

سم کرین امراونے یہہ مصلحت پسند کے مین نی امیرزادہ عمرشیخ کومعہ بعضے امرا اور
سپاہ کی ایک طرف کو بھیجا اور اونکا راہ بر امیر جلال الدین پسر امیر حمید کو
مقرر کر دیا اور مین آپ سپاہ اراستہ لیکر دوسری طرف کو روانہ
ہوا اور سرا وتیا د وتود قوسے اور سراع اور قوراغن لولو لاعو کی رستہ
سی عبور کر کے موضع قراعوجو رمین آکر ڈیرا کیا اور امیرزادہ عمرشیخ نے
رات دن ایلغار کیا اور رستہ مین جو مخالف ملا اوسکو تہ تیغ کیا آخر موضع
تومان مین الکا تور اتک پہنچا جنگ عظیم پیش آئے امیرزادہ اور اوس کی
لشکرنے کوشش مردانہ اور حملہ پر حملا اور دست برد دلیرانہ کیے اکثر مخالف
مقتول اور مجروح ہوئے الکا تور امیری لشکر سے یہہ صدمہ کہا کر بہاگ
گیا امیرزادہ نے اوسکا تعاقب کر کے موضع قاقم سے نکال دیا اور بہت
آدمی زندہ دستگیر کیے اور مال اسباب لوٹا اور بردہ بیشمار عورتین
اور لڑکیان اون بدبختوں کے گرفتار کین اور فتحیاب ہو کر مراجعت کیے
اور موضع اخشبار کتوزین ملازمت سی سعادت یاب ہوا اور تحفیا
وتین ہزار کا فر اور کافریہ دختر و فرزند مخالفونکے پیش نظر کیے — اور
شیخ علی بہادر اور امیر ایکو تیمور کو جو واسطے گرفتاری الکا تور اکی
مین نے بھیجا تھا مدت گذر گیے کہ اونکی کچھ خبر نہ آئے تھی اونکے طرف
سی میری خاطر نگران تھی اب مین نے امیرزادہ عمرشیخ کو مع سپاہ گران
واسطے تلاش شیخ علی بہادر اور ایکو تیمور کے روانہ کیا جب امیرزادہ
واسطے جستجو امرا کے چل لیا بعد چند روز کے وہ امرا اور رستہ سے آکر
بساط بوس ہوئی اور امیرزادہ اونکی تلاش مین اوس دشت مین پہنچا

تیمور نامہ

شہر ولایت کو بھی تاراج کیا اور بہت برف ساتھ لیلیا میں نے سجدہ شکر کا ادا
کیا اس صحرا برف کے بیچ کے موضع توغیرہ اور بلخ میں پہنچی وہاں آیا اور
گھوڑ خرگوشت سے بچی سپاہ نے خوب شکار کیے اور کئی دن بیچ خور اکتا تھے
لیلی اس شکار گاہ سے میں روانہ ہو کر صحرا اوطن شہر لنج سے بڑھ کر موضع جبارا
میں ڈیرا کیا بیرک اپنے اور امیر چلے نادرہا دران قراولی کو فوج و
رہت سے مقرر کیے اور وہ بطور قراولی کی گئی بھیجے تھی اتفاقا اوس صحرا
میں اولوس [illegible] تھا اور [illegible] بہادر لشکریان ان کا تورا کیے ہیں [illegible]
بیچ تیر کے [illegible] میں [illegible] مقابل ہو گئے اور طرفین میں جنگ شروع ہوئی
پہلے ہی حملہ میں اولوس [illegible] شکست کہا کر بہاگا یہ غنیم کا [illegible] تھا غضب کر کے بہت
لوگ قتل کیے اور ایک شخص کو زندہ پکڑ کر درگاہ میں تھا عرض کیا میں نے [illegible]
اسیر سے جب خبر ان کا پوچھا اس سے دریافت کی تو اوسنے یہہ عرض کیا کہ وہ موضع
اوترنک آباد میں ہے [illegible] میں نے شیخ [illegible] بہادر اور ایک [illegible] کو
فوج ازمودہ کار کے جلد روانہ کیا اور یہہ کہہ دیا کہ رستے میں رات کو
اگ نہ جلانا تاکہ دشمن مطلع نہو جاوے اور میں بھی درست ہو کر جلد روانہ
ہوا صبح کو معلوم ہوا کہ رستہ بیچ کا اور طرف جا پڑے ہے اوسی [illegible]
دن رستہ چلے رات کو موضع [illegible] کے سامنے میں اترے رات وہاں بیٹھے
گیا صبح کو رستہ دریافت کر کے موضع [illegible] گھر میں آگئے وہاں میں نے
امرا اور امیر زادوں کو بلا کر مشورہ کیا اور دل میں یہہ آیا کہ تین
دن سے ہم راہ بھٹکے ہوئے پھرتے ہیں مخالف مطلع ہو کر جنگ پر آمادہ
ہو گئے ہونگے اور نہ صلاح یہہ ٹہری ہے کہ ہم دو طرف سے [illegible] اور [illegible]

کرینگے اوسکو نہین پکڑ سکتے اور اگر ایلغار کرین تو لشکر ہمارے ساتھ بہت کمتر رہ جائیگا اور اگر منزل بمنزل جائین تو وہ ہمیشہ چار منزل آگے رہیگا دوسرے کوتاہیے کھانے پینے کی تیسری لشکر کا تفرقہ چوتھی خضر خواجہ اغلان غنیم کا پُشت پر رہیگا پس اگر سرزمین مغولستان ہیکے صاف کریکے تقمش خان کا تعاقب کرین تو بہت خوب ہیے مین نی مشورہ امرا کا قبول کرکی توزک تسخیر مغولستان کا استوار کیا

توزک مغولستان کی یورش کا

اسی سال سات سو اکیانوے مین مین نی واسطے تسخیر مغولستان کے عزم مصمم کیا اور موضع آل تشون سی مغولستان کیطرف روانہ ہوا اور یورش کے رستہ ہیے موضع توبالتک توق اور تقیہ اور تاق مین جاکر لشکر کا حال ملاحظہ کیا اور ہر یک اٹھارہ آدمیون ہیے تین سوار حاضر جدا کئے اور اونکے گھوڑے سات سوارون پر قسمت کرکے ہمراہے فوج کو دو اسپہ سہ اسپہ کرلیا اور ناتوان آدمی سمرقند کو روانہ کئے اور مین نے وہانسی سوار ہوکر بالقین مین ڈیرہ کیا وہان پانی کی کوتاہے ہوئی چنانچہ ایک رات دن تک رستہ مین پانی نملا سپاہ پیاس سے تنگ ہوگئے مین نی کنواکھدوایا کوئی کی پانی نے بہی سپاہ کو کفایت نکیے اوسوقت مجکو رقت ہوئی مین نی ننگا سر کرکے عجز اور اضطراب سے اللہ تعالیٰ سی ذ مانگی اور رستہ چلے جاتی تہی ناگاہ عنایت کا پرتوہ ہوا کہ اوس بیابان مین باوجودیکہ کہ گہاس تہی درمیان سبزہ زار کے برف بسیار میری نظر آیا تمام سپاہ کہ قریب بہلاک تہی اوس برف سے سیراب ہوئی اور

کے افواج قاہرہ سے مقابل ہو کر حملہ کیا امیرزادہ نے اپنی لشکر کو د
اور بائیں سے دلاوری سے دکھیر تھا انہوں کو مرکز کی مانند درمیان میں لیا اور
تیر اور تلوار سے اکثر تھا نیوں کو قتل اور مجروح کیا اور لوگ سر پا الٹ
خرابیٔ نیم جان معرکہ سے نکل کر کسی طرف کو بھاگ گئے اور حاجی بیگ برادر
علی بیگ جونی قربانی کا بعد اسکے کہ امیر اقبالی اوسپر طلب میں لیری شہ
کے اور قلعہ طوس کا سفر کیا بھاگ کر عراق کو چلا گیا جب حوالی سلطا
میں آیا سید عماد الدین نے جو سادات ہزارہ سے تھا اوسکو گرفتار کر کی
امیرزادہ میرانشاہ کے خدمت میں روانہ کر دیا امیرزادہ نے اوسکو آگے
سمرقند بھیجا حاجی بیگ جونی قربانی کو قتل کیا ـــ اور امیرزادہ
میرانشاہ نے باغیوں کی طرف سے خاطر جمع کر کی دار السلطنت ہرات
میں اقامت کی اور حقیقت ان فتوحات کی عرض کر بھیجی جب میں مہیم
آل قشون میں تھا تقتمش خان کے یہ خبر آئی کہ وہ سید ناپین شاہ کو چلا
گیا میں نے یہ عزم کیا کہ اوسکا تعاقب کر کے اوسکو سزا دوں اور اوسکی
شورش دفع کر دوں اس بات میں امراء سے مشورہ کیا اونھوں نے یہ جواب
دیا کہ ہمارا نزدیک کا شکار خضر خواجہ اغلان ہے اور دور کا شکار
تقتمش خان ہے اور خضر خواجہ اغلان کو ہم ایک تیر میں شکار کر سکتے ہیں
اور تقتمش خان کو نیزہ تیر میں ـــ اب امیر کو جو آسان معلوم ہو ویسے
کرو میں نے کہا اگر ہم تقتمش خان کو شکار کرینگے تو پھر خضر خواجہ کا
نہایت آسان ہے امراء نے کہا یہ بات حق ہے لیکن چار باتیں در پیش
اول یہ تقتمش خان کا بھاگنا کہ وہ چار منزل ہم سے آگے ہے جتنا ہم تعاقب

۴۰سم نیکے جنداول کی نزدیک آئے دونومین خوب جنگ ہوئے مخالف بہت قتل ہوئی اور باقے خستہ حال تقتمش خان کی پاس بہاگ گئے اور خواجہ شیخ نی معہ چالیس آدمیونکے فتحیاب ہوکر مراجعت کے اثنار راہ مین قدہ زخان حاکم صدخانہ اورایل لو دیسے ایک جنگل مین مقابل ہوگئے اور طرفین سے جنگ مردانہ عمل مین آئی اور سنکول بہادر نی قدہ زخان اور سرداران ایل کو جنگ اور کوشش سے دستگیر کیا اور اوس الوس کا گلہ اور رمہ غارت کرکے انیوغا کے مکان مین لبساط بوسی سی مشرف ہوا مین نی اون چالیس مین سے ہریک کو انعام دیئے اور قشونات سی کوچ کرکی اور یک چنقل کی رستہ سے بیابان کو طے کرکی موضع تکین مین نازل ہوا اور تکین سے سوار ہوکر ساریق اوزن اکیور جون سی عبور کرکے موضع ال قشون مین اترا اوسوقت عرضیان انیوغا اور مملکت خراسان کی تصدیق ملکی آئین کہ ملوک سبزوار اور حاجی بیگ جونی کربانی نی کلات اور طوس کا لشکر لیکر بغاوت سے فساد شروع کیا ہی مین نی الفور امیرزادہ میرانشاہ کو کہ مملکت خراسان اوسکو دے رکہی تہی بلاکر واسطے رفع فساد اون ناعاقبت اندیشونکے خراسان کیطرف تعین کیا امیرزادہ میران شاہ معہ لشکر سمرقند مین پہنچا اور ملک غیاث الدین کرت کو اور زین العابدین اور محمود کے دونون بیٹون کو جو سمرقند مین مقید تہی ہماری حکم کے موافق قتل کیا ملوک کرت کے نسل مین جو مدعی خراسان کی تہی پہرایسا کوئے نرہا جو باعث مستانونکے شورش کا ہووی اور امیرزادہ وہانسی کوچ کرکی خراسان مین پہنچا ملوک سبزوار اپنے معہ لشکر صحرای بحرآباد مین امیرزادہ میرانشاہ

اپنے خیمے

صاحب قران کی چالاکی

میری امرا کی یہ مشورہ رہا کہ پہلی خیمے پر شبخون ماریں اگر اونکے لشکر
کو برہم کر دیا تو کیا بات ہے اور نہیں تو دن کو صف آرائی کرکے جدال
و قتال میں کوشش کرینگے تب رات ہوئی ناگاہ خیمے پر جا گرے اور اُن
کو قتل کیا اور بچے کچھے زخمی بھاگ کر توقتمش خان کے پاس جو الی جیران
میں تھا پہنچے توقتمش خان اپنے امراء کا حال خستہ دیکھ کر فکر کیا اور تمام اپنی
گرد کا لشکر جو متفرق تھا اکٹھا جمع کیا تب وہ سب پریشان ہو گیا میں نے بڑا
بیٹا جو شیخ میرزا تھا اور سیف الدین کو ساتھ سمرقند کی طرف روانہ کیا اور
اور میں نے آپ توقتمش خان کی تعاقب پر کوچ کیا اور ان تینوں امراء
کے مزاج سے مجھکو یہ تجربہ ہوا کہ جو کار مرد صاحب تدبیر کرتے ہیں
وہ ہزار گنج تاروں سے نہیں ہو سکتا اور یہ تجربہ ہوا کہ سپاہ
اور جو ناکار اور مردہ روزگار دیدہ اصیل خرد مند اپنی ملک کے
لیے کچھ ہتھیار ہیں اور مخالف کی آگ کی تپی اور نگہبانی غیرت
اور ناموس کی اور نظام کارخانہ سلطنت کی جو ایسی لوگونکو
معزز رکھنا چاہیے کیونکہ ان تینوں امرا کی شجاعت سے میری
سلطنت رواج پاتی چونکہ توقتمش خان کا لشکر میری ہیبت سے پراگندہ
ہو گیا میں اُنکی تعاقب پر روانہ ہوا اور جا کر بھتیجے تو حسین اور لشکر
تھا ور تو حسین توران بھا ور اسے امان شاہ اور دولت شاہ
بھتیجے کو ساتھ لیا بھا ور دیکھے وہ اپنے دشمن کے پیچھے جلدی سے
روانہ ہوئے اگر ہمیں تو دشمن کو زندہ دستگیر کر کے جلد

مهم امیرکے ہے ... اوسکی یہہ شعور کی باتین مجکو نہایت پسند آئین تقصیر اوس کے
معاف کرکے مین نے اوسکو خلعت پہنایا اور بہت انعام دیکر اپنا ملازم کر لیا
اور وہانسے کوچ کرکے ماہ صفر سنہ ۷۹۱ سات سو اکیانوین مین کہ بیسوان سال
جلوس سے اور سال پچپن مجکو شروع ہوا تہا سوار ہوکر موضع اقامین نازل
ہوا اور وہان چند روز اقامت کے جب جاڑے گذر گئی اور موسم بہار آیا
تمام لشکر جنکو اطراف جوانب سے ہمنے طلب کیا تہا وہ سب آگیا اور امیرزادہ
میران شاہ خراسان کا لشکر لیکر ملازمت مین حاضر ہوا اور تمام لشکر ارا
بلخ اور بدخشان اور قندز اور بقلان اور ختلان اور حصار شادمان
کا فوج فوج آگیا اور امیرزادہ عمر شیخ اور امیر حاجی سیف الدین اور
ایکو تیمور کو مین نے یہہ حکم دیا کہ جاکر دریاے خجند پر کشتیان جمع کرکے کئی جگہ
پل تیار کرین امیرزادی حسب حکم پل کے تیاری مین مشغول ہوئے کئی دن
مین پل تیار کرکے اطلاع کر بہیجی بعد اطلاع کے ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین سوار
ہوکر کنارہ دریاے خجند کو لشکرگاہ کیا جب تمام لشکر اور امرا عبور کر چکے
مین نے بہی عبور کیا اور سونجک بہادر اور تیمور قتلغ اغلان اور عثمان بہادر
کو مع لشکر آگے روانہ کیا تینون امیر نے قراول روانہ کیے اور منتظر دشمن کے
خبر کے تہی وہ قراول گئی ہوئے دشمنوں کے لشکرگاہ کو جو تقتمش خان کے
لشکر سے جدا ہوکر آگی آئی تہی دیکہہ کر خبر لائے اور آپ غنیم سر طاہر
ہوئے سخی اغ احوال سے بیخبر کہ میرا لشکر اونکے پاس آ پہنچا ہے غافل
ہوکر سو رہے

ذکر تقتمش خان کے بہاگنے کا حضرت

تحریر ہے

ہوا اثنائے راہ میں امیرزادہ عمر شیخ اندکان کا لشکر لیکر پہنچے آ ملا اور میں نے ۱
کونچہ اوغلان اور شیخ علی بہادر کو مع فوج تعین کیا تاکہ جا کر غنیم کا رستہ گریز
کا خوب روک لیں اور پیچھے بذات خود مع فوج کوچ کر کے جلد پل انبار کے
رستہ سے اگلے دن مخالفوں کو جا لیا اور اپنے افواج کو میں نے یہ حکم
دیا کہ باواز بلند تکبیر کہہ کر جنگ شروع کرو مخالف مطلع ہو کر جنگ سے
تیار ہوئے اور حرب و ضرب شروع ہوئی اور بہادروں کو میں نے دلاوری
دی پہلے اور دوسرے حملہ میں ایلتمش اوغلان شکست کھا کر منہزم ہوا
اور اوسکے اتباع کے اکثر مقتول ہوئے اور کچھ جو غنیم کے ساتھ مسکر سے بھاگ
بچ نکلے تھی خوف کے مارے دریائے خجند میں کود پڑے اکثر تو ڈوب گئے [illegible]
جو کچھ بچ کر بھاگ نکلی اونکو کونچہ اوغلان اور شیخ علی بہادر نے جو رستہ
روکے ہوئے تھی تہ تیغ کیا ایلتمش اوغلان چند آدمیوں سمیت زندہ نکل گیا تھا
تمام لشکر تقتمش خان کا تلف ہو گیا اور ایدکو بیردی بخشی جو مع اوس کے
ہمراہ تھے گرفتار ہو گیا تھا میرے سپاہ کا یہ عزم تھا کہ اوسکو قتل کریں
ایدکو بیردی بخشی نے اپنا حسب اور منصب بیان کیا اسلیئے اوسکو زندہ
مقید درگاہ میں لائے ہیں میں نے اوسکو روبرو بلایا وہ آکر دعا
اور ثنا کہنے لگا اور خوب کلام کی میں نے جب اوسے تقتمش خان کا احوال
پوچھا تو یہ کہا کہ بد عہدی تقتمش خان کی عادت ہو گئی ہے امرا اوس سے
متنفر ہیں اور اوسکو طعنہ دیتے ہیں اوسکا وزیر اور دیوان بیگی [illegible]
مکار اور حیلہ گر ہے اور کچھ نہیں جانتا امرا سے بد مکر کرتا ہے اور ایذا
دیتا ہے اسلیئے امرا سب بیزار ہیں اب خجند سے اترنا ہی فتح و ظفر [illegible]

ارائستگی کرکے دشمنون کی دفعیہ پر متوجہ ہوویں تو بہتر معلوم ہوتا ہے مین نے
انکو یہہ جواب دیا مین نے غنیم سے اسکے قوت اور کثرت کے بہہ ور کبھی
جنگ نہین کیا اور نہین کرونگا بلکہ تائید الہی پر اعتماد رکھا ہے اور کم ہونے
کا اور مخالفون کے ساتہہ عنایت الہی سے جنگ کرونگا اور غیرت اسلامیہ
نہین چہوڑیگے کہ کفار دشت تو مسلمانون کے زن و فرزند اور مال اسباب
پر تعدی کرین اور مین اپنے ارام کی لیئے گہر مین سو رہون بحکم اللہ تعالے نے
نے پسند کرکے مرتبہ سلطنت کا دیا ہے سو محض اسہی لیئے کہ مین خلقت کی حمایت
کرون اور مسلمان کو ظالمون کی جنگ سے نجات دون

ذکر حضرت صاحب قران کے توجہ کا واسطے دفع فتنہ تقتمش خان کے

میرے یہہ بات سنکرو خوش ہو رہے ہمراہ لشکر سمر قند اور کشن کی جسقدر
موجود تہا تائید الہی پر تکیہ کرکے واسطے دفع تقتمش خان کی عزم کیا اور
موضع شاغرہ مین آکر اترا اور نیسی فرمان طلبی کے لشکریون کے نام پر
لکہہ کر ممالک محروسہ مین روانہ کیئے اور اسدنون ہوا ایسی سرد تہی
کہ کسی سال مین ایسی بڑہون کہن سال کی یاد نہین تہی اوسوقت قراول یہہ خبر
لایے کہ تقتمش خان براول تقتمش خان کا مع افواج بیشمار کی دریا خجند
عبور کرکے حوالے موضع ارجوق زرنوق مین آگیا ہے مین یہہ خبر سنکے
گہوڑا منگا کر سوار ہوا اور اپنی اور دشمن کے لشکر کے کمی اور زیادتی
کا کچھ لحاظ نکیا باوجودیکہ تمام رستون مین کہیرون کی جہائی ہوئی
پڑا ہوا تہا کنارہ آب خجند کے برف کو توڑتا ہوا اترا

تیمور بیگ

اوسکے بیٹے سلطان محمود کو اوسکی جگہ پر مقرر کر دیا اور اسی سال مین کہ
خوارزم سی مراجعت کر کے دار السلطنہ سمرقند مین اقامت کی جشن پادشاہانہ
کر کے امیرزادہ محمد سلطان اور امیرزادہ پیر محمد اوسکے بہائی اور امیر
شاہرخ کا نکاح کر دیا اور تمام شہر سمرقند کے آئین بندی کی اور خلعتیں
اور انعام اور صلات خواص اور عوام اور امرا اور سادات او
اکابر اور ادنی اور اعلی کو مرحمت کیے

ذکر تقتمش خان کے لشکر کشی کا ممالک ایران پر

اوس وقت یہہ سنا گیا کہ تقتمش خان لشکر اوس حد سے اور لشکر دشت کا
لیکر اور میرے احسان اور تربیت سے چشم پوشی کر کی اسی سال کے آخر
یعنی سات سو نوے ہجری مین اول ترکستان اور ماوراء النہر کو متوجہ ہوا
اور ہمارے ممالک مین آکر جاڑے کی شدت سے زمین مین تہہ خانہ کہود کر
پناہ لیے ہوے تہے [illegible] تو ترک تقتمش خان کے جنگ کا منتظر کیا کہ اوسی موسم
مین بلحاظ سرما اور برف کے ارادہ خروج کا کیا اور چونکہ لشکر
میری پاس مجتمع نہین تہا نہایت شدت سرما اور ہوا سرد تہی اور تمام
امرا اور اکابر اور اہالی اور سادات اور علماء شہر کے جو کہ عرض
کر کے تہی میرے پاس آئے اور یہہ عرض کیا کہ غنیم کا لشکر بیشمار ہی اتنا
لشکر ہمین [illegible] ہے اور ہمارا لشکر ابہی نہین آیا اور افواج اوسکے
مجرد [illegible] ابہی جمع نہین ہوئے ہین اور ہوا نہایت سرد ہے اگر
چند روز صبر ہو اوسکے موقوف کر کے لشکر جمع کر لیوے اور [illegible]

۲۶۸ ہوگیا مین نی جن دنون ابوسعید کو برعایت حال معزز کیا تہا تو افیوغا میسو
ابوسعید کے دشمن کو اس شتقی کے تہا طلب قید کرکی مغولستان کے طرف روا
کر دیا تہا اب وہ وہانسی بہاگا آتا تہا اتفاقاً اوسکو میرے لشکری پکڑکر
مین لائے اب مین نی ابوسعید کے شہادت سنکر افیوغا میسو دکو قید سے
خلاص کیا اور روبرو بلاکر خلعت خاص اور کمر زر دیکر سرفراز کیا اور
حکومت اپنی دارالسلطنت میسو دکے افیوغا کو عنایت کی اور امیر جہانشاہ
کے پاس بہیجا اور سمرقند مین جاکر مین نے رمضان خواجہ کو بہتیرا لشکر آراستہ
امیر جہانشاہ کی کمک کے واسطے روانہ کیا اور یہہ فرمان لکہا کہ دشمن جہان
جاوین امیر جہانشاہ اونکا تعاقب کیے جاوے غنیم کو یا دستگیر یا آوارہ
دشت ادبار کرے حسب الحکم امیر جہانشاہ اور خواجہ یوسف اور رمضان
خواجہ اونکے پیچہے روانہ ہوئے کوتل ہندوکش اور کابل سی بڑہکر نعمان
مین مخالفونکو جالیا ابوسعید اور جنید تو بہاگ گئے اور اونکا ایل الوس
اور مال اسباب ہمارے سپاہ نی لوٹ لیا اور کچہہ ایل جو سلامت
بچے وہ بہاگ کر سند کو چلے گئے امیر افیوغا اونکی پیچہے روانہ ہوا اور
امیر سیف قندہار سے اپنا لشکر لیکر امیر افیوغا سے ملحق ہوا دونو نے متفق
ہوکر مخالفونکا رستہ روکا لاچار وہ بہی باہم آکر جنگ حرکت مذبوحی
کرتے تہے اکثر مقتول ہوئے اور جو مال اسباب اونکے پاس باقی تہا
وہ سب لٹ گیا ابوسعید اور جنید بایزید ہندوستان کیطرف جا بہاگ گئے
اور میرا لشکر فتحیاب مال اسباب گلہ اور رمہ لیکر اپنے مقام مین داخل
ہوا اور حقیقت عرض کی اور اسی سال مین سیورغتمش بیمار ہوکر مرگیا

پھر کے

اور چلا کہ سردار یہ بولدای سے جو امیر زادہ جہانشاہ سے دوستی رکھتا
تھا بھیجے ہاتھی متفق ہو کر رات کو جہانشاہ پر دوڑ آئے اور تین ہزار آدمی سوار
تھا اور امیر جہانشاہ کی ساتھ کل ساٹھ آدمی تھی باوجود طاقت و اقتدار
کے امیر جہانشاہ کے سپاہ نے بہ لیکے اور بار ہشتاد سے کہ بچے ساٹھ
آدمی ہمراہی کی خود جنگ اور ضرب میں مشغول ہوا تمام رات تھا الیکے
ان پر تیر برساتے اور ان پر حملے کرتے لیکن یہ شخص ہر چند انہ مسلسل
سکندر رہے قایم اور مقابلہ اور ہمت کرتا رہا آخر دشمن کے کثرت
سے امیر جہانشاہ اور اوسکے لوگ تنگ ہو گئے تھے کہ حسب اتفاق سے
برادر خواجہ یوسف جو اپنا لشکر لیے ادھر کو جاتے تھے آگئے اور اسی وقت
ایک قاصد جہانشاہ کے پاس دریا سے اوتر کر روانہ کیا کہ ہم فوج آرا
لیکر پہنچ آئے ہیں مردانہ رہنا کہ یہ خبر سنتے ہی قوی دل ہو گئے اور یہ کہ
شب میں بہت دشمن کو مارا اسی میں خواجہ یوسف اور سید علی بخت مرد کہا
کے دریا اتر کر امیر جہانشاہ کے پاس پہنچا اور مستعد ہو کر
دشمن پر حملہ کیا اور بہ دو خود لگی اور صبح تک جنگ و جدل رہا
جب صبح ہوئی فتح کے چلنی شروع ہو گئے اور وہ دشمن جو ایک
شخص کے مقابلہ میں آرزے تھی دریا اتر کر کو بھاگ گئے
اور امیر جہانشاہ نے ان کا تعاقب کر کے بہت لوگ قتل کئے اور جہانشاہ
سمرقند میں آکر مقام کیا اور ابو الیس بیور لداسی کے بھاگ کر
میں کاشغر کو چلے گئے اور ابو سعید میر وعیت
قسمت کا فراموش کیا اور بیور لداسی کی بغاوت سنکر

خویشے کے یہہ اشارہ کیا کہ رستہ مین قتل کرو اور ابو الفتح میرک کے بہائی کو بہی جو سمرقند مین مقید تہا اوسکے بہی روانہ کیا اور مین خوارزم سی بعنان ظفر دار السلطنہ سمرقند مین داخل ہوا سمرقند کے اہالیے اور علما اور سادات اور بزرگ اور رئیسون نی استقبال ظفر کیا اور رسم نثار اور پیشکش کے بجا لائے اسعرصہ مین امیرزادہ عمرشیخ بہی فتحیاب ہوکر ملازمت سے سعادت یاب ہوا — دوسرا حادثہ یہہ ہے کہ جب مین خبر فتنہ اور بغاوت میرک کے خوارزم مین سنی مین نی امیر جہان شاہ سپہ امیر چاکو برلاس کو قندرتان سی اور لشکر اور ایل یورلدای کا اور سالوسات طالحان کے فرمان بہیجکر حضور مین طلب کئے جب امیر جہان شاہ بلخ مین آیا تو امیر یادگار برلاس مع لشکر بلخ کے اوس سے ملحق ہوا دونوں نے متفق ہوکر عزم درگاہ کا کیا رستہ مین سردار ایل یورلدای کی باغی ہوکر پہر گئے امیر جہان شاہ نی حقیقت حال حضور مین عرض کر بہیجی اور خند برادرزادہ یورلدای کا اور خواجہ یوسف الجاتیو اور میر علے تار کو جو بلخ کے لشکر سے ہین آنے ساتہہ لیکر واسطے تعاقب ایل یورلدای کے روانہ ہوا اور کوچ بکوچ مقام قلان مین بہاگتون کو جا لیا اور بالکل اونکو غارت کیا اسعرصہ مین جہانشاہ نی محمد میرک کے شورش سنی کہ وہ باغی ہوکر قلعہ مین متحصن ہوا ہے ایل یورلدای کو نے الجاینبہ کرکے اپنی فوج ارہنہ کی اور واسطے دفعیہ محمد میرک کے متوجہ ہوا اور خواجہ یوسف نے اربکہ کو واسطے ترتیب افواج کے مراجعت کے اور میر علے تار بلخ کا لشکر لینے گیا اور یہہ قرار ٹہرا کہ دریا جیحون پر جہان شاہ سی آملین گی مشکین ہوا یہونک کر دریا عبور کرکے اسی جگہ اترے جیند اور یایز

پھیرے

اور مستعد جنگ ہے — امیرزادہ عمر شیخ کو یہ سنکر غیرت آئی ترمذ سے [illegible]

حصار شادمان کو متوجہ ہوا جو میرک امیرزادہ کے لشکر کو پہنچنے کی خبر سنکر [illegible]

کر پہلے جنگ و جدل بدبخت ادبار کو بھاگ گیا اور اوسکے لشکر [illegible]

پریشان ہو گئے اور میرک خراب حال دریاء وخش کو عبور کر کے ختلان کو [illegible]

چلا گیا اور امیرزادہ حصار سے بلا توقف روانہ ہوا اور کسی کا کچھ [illegible]

نکالا گھوڑے دریا میں ڈال کر اوتر گیا اور ختلان کی طرف متوجہ ہوا

میرک ختلان سے بھاگ کر درہ دروازہ کو جلال الدین کی پناہ میں گیا جلال الدین

نے عاقبت اندیشی کر کی اوسکو پناہ نہ دے میرک نا امید ہو کر صحرا [illegible]

کو روانہ ہوا اور تمام اوسکے نوکر مانند دولت کی اوس سے روگرداں [illegible]

اوسکو تنہا صحرا میں چھوڑ کر جسنے جہاں اپنی نجات دیکھی چلے گئے امیر

زادہ عمر شیخ ختلان میں جا کر [illegible] کیا [illegible]

گھر پہنچا نازل ہوا اور سپاہ اطراف و جوانب کو واسطے تلاش میرک [illegible]

کے روانہ کیا اور اوسکا نشان [illegible]

[illegible]

[illegible] اٹھا [illegible] راہ میں [illegible]

[illegible] طرف [illegible]

[illegible] وہاں جا پہنچا جہاں کہ میرک اوس جا

[illegible] عثمان بہادر نے

[illegible] میرک اور اوسکی [illegible]

[illegible] گرفتار [illegible]

[illegible]

۲۹۴ اوسکو گہوڑا ملتا تہا لشکریون سی لیکر اوسکا تعاقب نہین چہوڑتا تہا اخر حصار موضع حصارک مین ابو الفتح جیسا دت کوتاک کیے تلی سوتا ہوا پکڑ کر سب قرار کا اوس پوچہا اوسنی یہہ کہا کہ مین محمد میرک برطبیعہ بہائیی کی اشارہ سی جوا سی باغی ہوگیا تہا بہاگا غرض ابو الفتح کو مقید کریکے امیرزادہ عمر شیخ کیے پاس بخارا مین لایا اور سب احوال امیرزادہ سی بیان کیا

ذکر محمد میرک پسر شیر بہرام کیے بغاوت کا اور اوسکی سزا پانیکا

امیرزادہ عمر شیخ نیے حقیقت بغاوت محمد میرک کے جو کہ میریے فرزندی کیے نسبت سیے سربلند تہا اور سلطان بخت بیگم اوسیکے نکاح مین تہی اور ملکت ختلان اور ایل اُلوس نواحیے کی مین نی اوسکو عنایت کئے تہے اور حال مین اوسکو محافظ سمرقند کا کر رکہا تہا لکہہ بہیجی رستہ مین امیرزادہ کیے یہہ عرضیے میری پاس آئیے کہ محمد میرک نیے راہ صواب سیے قدم باہر رکہا اور بدبختی سیے اوسکا دامن پکڑا ہی اور لشکر سمرقند اور اوس اطراف کا اپنے ساتہہ لیکر باغی ہوگیا ہیے امیرزادہ عمر شیخ یہہ عرضیے روانہ کرتیے ہی بخارا سیے سمرقند کیطرف متوجہ ہوا اور موضع یلغرانتاج مین جا کر اطراف کا لشکر ہمراہ لیکر سمرقند مین آیا اوسوقت امیرزادہ عمر شیخ نی یہہ خبر سنی کہ محمد میرک لشکر جمع کریکے سمرقند سیے حصار شادمان کو چلا گیا اور تعدیے سیے گہرداود اور ملک برلاس اور اقیتمور بہادر کا لوٹ لیا جو مال اسباب اونکیے پاس تہا سب لیلیا اور اسباب خانہ خاص امیر کا جو حصار مین تہا لیکر اپنے ہمراہیے اوباشون کو تقسیم کر دیا

ہجیر رسیدے

شمس الدین پسر امیر عباس اور اوج قرا بہادر کو معہ افواج اونکے تعاقب پر
تعین کیا امیر زادہ نے کمنت اور قرا کے رستہ سے جا کر مخالفون کو جا لیا اور
بہت لوگ قتل کیے اور مال اشتر وغیرہ اونکے ہاتھ سے چھینا اور فتحیاب ہو کر لشکر
مین حاضر ہوئے مین نے آفرین او تحسین کیے اور وہانسے کوچ کر کے شہر خوارزم
مین داخل ہوا او موافق حسب صلاح وقت یہہ خیال مین آیا کہ اس شہر اور
اہل آن دیار کو کہ غنیم کے پامال ہوئے ہین اوٹھا کے چند روز اس شہر کو خالی کرنا
چاہیے اسلیے مین نے یہہ حکم دیا کہ اہل شہر کو یہان سے لیجا کر سمرقند اور ماوراءالنہر
مین آباد کرو تا کہ کفار کے صدمہ سے محفوظ رہین اور دہشت سے تسلی پا کے
خاطر جمع ہو جاوینگے پھر وہ اپنے وطن مقام مین جا نشین ہو جاوینگے او حکم
کے موافق تمام خورد و کلان خوارزم کے سمرقند کو روانہ ہوئے یہہ شہر
تین برس تک ویران رہا تین برس کی بعد کہ سن سات سو ترانوین ہجری تھی
مین نے بروقت مراجعت کے دشت قبچاق سے یہہ فرمایا کہ محلہ قاآن جسکو
چنگیز خان نے معہ جیوق اور کات کے تقسیم ممالک کے وقت فرزند دل اور
الوس جغتائی خان کو دیا تھا شہر خوارزم کو آباد کرو اور رعیت جو پیشتر
کو چلے گئے تھے پھر اس خدمت پر مامور ہوا اور مین لشکر دشت کی طرف
سے بجمع خاطر سمرقند کو متوجہ ہوا اور مین جن دنون تقتمش خان کے تعاقب
مین مشغول رہا میری غیبت مین ماوراءالنہر مین کیسے حادثہ ہو گئے ایک
یہہ کہ خوارزم کو جاتے ہوئے ابوالفتح پسر اور خورد محمد میرک لشکر ابراہیم
کا میرے ساتھ سے بھاگ گیا اور رات دن چلکر بیابان مین داخل ہوا
اور لالکم بہادر قوچین اوسکے فرار سے مطلع ہو کر اوسکے پیچھے ہوا تھا ان

بادشاہ عادل کو ظل اللہ فرمایا ہے اب جس کار کے لیے مجکو خدا تعالی نے پیدا
کیا ہے اوسپر قایم رہ مجکو ان باتون سے شگفتگی حاصل ہوئے اور شکر اللہ تعالے
مین نے ادا کیا کہ مجکو اللہ تعالی نے اسلیے پیدا کیا ہے تاکہ داد مظلوم کا ظالم
سے لون جب مین اس نیت پر قایم ہوا فوراً مجلس مین سے ایک شاعر نے باواز بلند
یہہ کہا مصرع ستم بر ستم پیشہ عدل است و داد — مین نے آکر مسند سلطنت پر
اجلاس کیا اور عدالت شروع کی اوسوقت یہہ سنا گیا کہ تقتمش خان کی فوج
خونخوار نے ولایت خوارزم کو پامال کر دیا ہے مین نے اپنی دلمین یہہ سوچا کہ
اے تیمور امیر کلال تو یہہ فرماتے تھے کہ تو اسلیے پیدا ہوا ہے کہ داد مظلوم
کا ظالم سے لیوے اور ضعیف کو قوی سے اور مسلمانون کو کفار سے بچا لیوے
- اوسیدم مین نے ترکش کمر پر لگایا اور تلوار حمایل کرتے ہی سوار ہوکر
موضع اکرسے مین آکر اترا اور سکونجہ اغلان اور تیمور قتلغ اغلان کو جو
تقتمش خان کے امرا میرے پاس چلے آئے تھے اور شیخ علی بہادر اور
شیخ تیمور بہادر کو مع لشکر آراستہ چار فوج بنا کر واسطے مدافعت کے عبور
آگے روانہ کیا اونہون نے شہر بغداد سے آگے بڑھکر عبد خواجہ کو بطور قراول
سے غنیم کی لشکر کیطرف روانہ کیا وہ ایک شخص غنیم کے لشکر کا پکڑ لایا امرا
نے مخالفونکا احوال اوس سے پوچھکر اوسکو ہمارے پاس بھیجدیا مین نے اول
اوس سے دریافت کر کے سوار ہوا اور کنارہ جول جدر سر پر آیا اراده
یہہ تہا کہ اس نہر کو اترکر مخالفون پر حملہ کرون اسعرصہ مین یہہ خبر لے کر
غنیم کا لشکر ہماری آنیکی خبر سنکر بشتاب تقتمش خان کے پاس بہاگ گیا
اوسوقت مین نے امیرزاده میران شاه اور سلطان محمد شاه اور

پہنچو رسے

میں اپنی کردار سے پشیمان ہوا اور جن لوگوں کے قتل کا حکم دیا تھا اونکو درہ مارنے
کا حکم دیا اور ان لوگوں میں دو شخص غریب بیگناہ تھے جب یہہ نوبت اون تک پہنچی
تو وہ دونوں فریاد کرنے لگے کہ ہم دونوں غریب تمہاری مملکت کا سیر کرنے آئے
تھے یہاں نہیں رہتے اور نہ اس ولایت کے معاملات سے واقف ہیں زیادہ نہیں کہا یا ہمکو
کیوں قتل کرتے ہیں تو اپنی حال کو تو غور کر کہ اگر خدا ایسا ہی متصرف ہو گیا ہی کہ جسے
کچھ نہ لینا چاہیے اوسکو دیتا ہے اور جسکو دینا چاہئے اوسکو دیتا ہی اور جسکو
قید کیا چاہتا ہی اوسکو قتل کرتا ہی اور جسکو مارنا چاہیے اوسکو مارتا ہی اور
تیری اعتقاد میں خدا ایسا ہے حاضر ناظر ہے تو خدا ہی کرم سے کیا کریگا وہی
تونے جرات کیے اور سنا گر تو یہہ کہتا ہی کہ اللہ بخشنے والا رحمن رحیم کے
آثار اور افعال میں تو نے کفران کیا — یہہ کلمات سنتے ہی میں نفس کے دیکھو
سے جو مجھ پر غالب تھا باز آیا اور ارادہ ترک سلطنت کا کیا اور سنتے ہیں
شیخ کلال نے میری فریاد سنی کی اور کہنے لگی کہ خدا تعالی نے ہر ایک کو واسطے
ایک ایک کام کے پیدا کیا ہی تمکو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ سلوک راہ الہی کا
کرو اور مشقت اور ریاضت سے اوسکی معرفت حاصل کرو اور علما کو
اسیواسطے پیدا کیا ہے تاکہ تمام علم تحصیل کریں اور [illegible] استعمال کریں
اور سلاطین کو اسیلیے پیدا کیا ہی تاکہ اوسکی ملک کو آباد اور رعیت کی
پرورش کریں اور ایسا کریں کہ [illegible] ظالم ظلم نکرسکی اور [illegible]
اور [illegible] ہی کہ بندگان الہی کا تدارک کیا کریں اور موافق
شرع کی خلق اللہ سے سلوک کریں اور مانند [illegible]
[illegible] کیا [illegible]

۷۹۰ ہو دوسری یہہ کہ تلوار جو تم کمر پر لگاتی ہو اگر وقت پر اوسکو بیکار رکہو تو یہہ
نامردی ہے تیسرے یہہ کہ تم مسلمانی کا دعوی کرتی ہو اور کافرکے مقابلے سے بہاگ
گئی اب وہ مسلمانی کیونکر قایم رہی لیکن آخر مین نے یہہ فرمایا کہ ان لوگونکے ڈاڑہیے
مونڈکر گدہی پر سوار کرکے شہر مین تشہیر کرو اور برات خواجہ کو اونہی عزیزون
۲ کی اور ہوائی اوملک چہ ملک کو جو اونسی تیرہ آدمی لیکر موضع نحال مین آگئے تھے
سی تین سو کفار دشت پر شبخون مارکر بہت کفار کو قتل کیا تہا اور مسلمانونکی
زن و فرزند کو کفار کے اسیری سی چہڑا کر اونکی وطن مین پہنچایا تہا سیاست اور
جاگیر عنایت کی اور اوسکو ترخان کردیا اور قدر و منزلت عمر شیخ کے جسنی بہت
خود مردانگی سے تلوار چلائی بڑہادی اور اوسکو تحسین اور آفرین سے ممتاز کیا
مین کہ چہ اغلان اور تیمور قتلغ اغلان تقتمش خان سے جدا ہوکر میری پاس
حاضر ہوئے بظاہر مینے اونکو خوش کیا اور بہت انعام دئی لیکن میرے
دلمین یہہ بات تہی کہ جیسی لڑائی کی وقت تقتمش خان سی منحرف ہوکر مجہسی آملی
مین ایسی ہی مجہسی روگرداں ہوجائینگی لیکن اب سوائی تسلی کی اور مجہی علاج
نہین تہا اوسی وقت یہہ سنا گیا کہ ایلمش خان اور سلیمان صوفی تقتمش خان
کی بہیجی ہوئی خوارزم مین آبیٹھی ہین اور متوطنان خوارزم کو پامال کردیا
... آبیٹہ اور کچہ سپاہ اوسوقت افلاس کی فریاد کرتی تہی اور مین
... ارتا تہا اور نہایت اشفتہ حال تہا کہ اسمین ایک عزیز
۳ اور النہر کا دربار مین آگیا اگرچہ مجذوب تہا یہہ کہنی لگا کہ بادشاہ ہی
عجب آدمی ہین کہ بار عالم کا اپنی سر پر اوٹہاکر بہہ غمگین ہوتی ہین اور اسکے
دم کیا وہ اپنے کتنا ظلم اوٹہاتی ہین اور ناحق خون کرتی ہین یہہ کلام ...

حاضر ہوا اور امیر قزغن میں جا کر میں نے لحاظ و میکے اخلاص کی خاطر حکومت ۴۹
بدستور سابق اوسکو عنایت کی اور اصفہان کی سمت سے سمرقند کو روانہ ہوا
میں نے کوچ بکوچ آکر دریا آمویہ کو عبور کیا اور یہہ خبر سنی کی آلکے تقتمش خان
کی فوج کی اپنی لڑائی سب منتشر ہو گئی ایک فوج اوسکی راستہ سے جرکی طرف روانہ
ہوئی اور ایک دشت قپچاق کی طرف بھاگ گئی سمرقند میں جا کر میں نے ساعت
سعید میں تخت سلطنت پر اجلاس کیا اور شیخ علی بہادر اور خداداد اور
لیتا پان بہادر وغیرہ امرا کو تقتمش خان کی فوج کے تعاقب پر تعین کیا کہ انکو زندہ گرفتار کر
نکالدیا اور جسقدر مال اسباب مفرورہ وہ لوگ ساتھ لی جاتی تھی وہ سب
چھین لانا امرا جیسے موضع سلیق تک تعاقب کرکے بہت کفار کو قتل کیا اور
اسباب مفرورہ چھین لائی اوسوقت میں نے مجلس منعقد کی اور احوال جنگ
جدل اور حرب و ضرب کا امرا ماوراءالنہر کو تقتمش خان کی افواج سے پیش
آیا وہ سب دریافت کیا

مجلس پرسش احوال اون امرا کی جنہوں نے ہمراہ عمر شیخ کے تقتمش خان کی لشکر سے شمشیر زنی کی اور جو لوگ اوس سے سرگشتہ و سرگردان ہوگئے

مجلس مرتب کرکے میں نے امرا اور امیرزادوں اور بہادروں اور ...
کو دربار میں بلایا بیٹھے اور جو امرا بھی جنگ میں تھے اونکو ...
تھا تین باتیں پوچھیں ایک یہہ کہ تم جیسی جنگ لڑتی تھے وہ بعوض اپنی کارگذاری
کے لیتے ہو یا یہہ کہ اگر کار موافق اوس مرد کی جو لیتا ہو ...

یہہ بیے احسان اونکو گرفتار کریگا پہر مین نی ان مظفر کو روبرو بلاکر یہہ کہا تہا کے
قیاس مین کیا آتا ہے کہ تمہارے ساتہہ مین کیا سلوک کرونگا جواب دیا ہم امیر
کو صاحب مروت جانتی ہین اور یہہ معلوم ہی کہ امیر نے کیسے خاندان قدیم کو برباد
نہین کیا اسلئے امیر کی مروت پر تکیہ کرکے یہان پناہ لی ہے مین نی یہہ کہا جب تک
تم سی خلاف احسان عمل مین نہین آئیگا مین کبہی تمکو برباد نہین کرونگا حکومت شیراز
کی شاہ یحیی برادرزادہ شاہ شجاع کو عطا کی اور اصفہان کی سلطان محمد بیسر
شاہ یحیی کو اور کرمان کے سلطان احمد برادر شاہ شجاع کو اور قلعہ اور
ولایت سیرغان سلطان ابو اسحق شاہ شجاع کی نواسہ کو بطور جاگیر کے عطا
کی اور فرامین ان ولایتون کے ریاست کے مزین بمہر لکہہ کر اونکی حوالہ کئی
٣ اور میر سید شریف جرجانے کو جو بڑی اعلم العلما تہی وہانسی اوٹہاکر سمرقند
مین آباد کیا میر سید شریف کے رعایت حال اور بنہایت اعزاز اور اکرام کرتا
تہا اور بعضی اور ہنرمند اور کاریگر استاد شیراز سی مع اہل عیال ماورالنہر
مین آباد کردئی اور امیر علاؤالدین اتیاق کو جو شاہ شجاع کی امراء کلان
سی تہا معہ اوسکا گہر کے سمرقند کو روانہ کیا جب ملکت فارس کے انتظام
سے خاطر جمع ہوئے تو آخر ماہ محرم سنہ سات سو نوے ہجری مین کہ سال
انیسوان میری جلوس کا تہا اور سال چوتہا مجکو شروع ہوا تہا سوار ہوکر
سمرقند کا عزم کیا جب مین بیدا میر مین داخل ہوا تو ناگاہ عرضے سیدت خراسانی حکم
ابر توہ اسفہر سے آئی کہ جہان حکم ہووے مین وہان حاضر ہوتا ور دارغہ
واسطے حفاظت شہر کے متعین ہو جاوے — مین نے توکل بہادر برلاس
کو ابرتوہ کا دارغہ مقرر کردیا اور سیدت پیشکش اور تحفے لیکر درگاہ مین

پھیرے

رہا اُسکو قلعہ میں داخل کر کے محافظت میں مشغول ہوئے اور تیمور [illegible]
حفاظت مرتب کیے [illegible] اقتمش خان کا غالب ہوکر ملک کو تاخت و تاراج
کرتا تھا ایک فوج بخارا کو روانہ کی اور ایک اور فوج جو اقتمش [illegible]
کیطرف بھی روانہ کیے بخارا کا محاصرہ کر لیا امیر شیخ [illegible] اور اُس
فوج نے اور والی فوجیں [illegible] بخارا حصار کو مستحکم کر کے مقابلہ میں مشغول
ہوئی مخالفوں نے جب قلعہ [illegible] کی گرد [illegible] کر ملک [illegible]
ہو گئی اور ولایت کو خراب کر کے [illegible] اور [illegible] صاحبقرانی کی ہیبت [illegible] سلطان محمود
[illegible] اقتمش [illegible] لشکر کا پیشرو تھا [illegible] اور جرار [illegible]
امیر [illegible] کر دیا اور امیر عباس کو [illegible]

ذکر ممالک فارس اور عراق کی تسخیر کا
ال مظفر کا اور حضرت صاحبقرانی کی
مراجعت کا ماوراء النہر کو

یہہ خبریں لشکر میں نہایت [illegible] خاطر ہوا اور یہہ کسی پر ظاہر نکیا اور اوس
وقت امیر عثمان [illegible] امیر عباس کو تیس ہزار سوار جرار ساتھہ دیکر [illegible]
سمرقند پر تعین کیا اور یہہ حکم دیا کہ رات دن چلکر سمرقند میں جاؤ اور [illegible]
دل میں یہہ صلاح کی کہ [illegible] فارس [illegible] کو سپرد کروں کہ [illegible]
اور منصور شاہ سے مقابل ہو سکے اور [illegible]
جانتے تھے کہ اونکی مقابلہ میں مملکت فارس کو قایم رکھیں اسلیے [illegible]
[illegible] کہ آپ ال مظفر کے دستگیر کروں تاکہ میرا احسان مند ہو [illegible]
چونکہ میرا حق نعمت اونکی ذمہ ہوگا پھر اگر احسان فراموش [illegible]

۰۱۸۶ م تاشکند مین آکر نہب اور غارت مین مشغول ہے امیر زادہ یہہ خبر سنتی ہی اپنے
لشکر لیکر خجند کیطرف روانہ ہوا اسرحمہ مین یہہ خبر آئی کہ انکا تورا اور
رستہ سے اندکان کیطرف چلا گیا امیر زادہ ہوار سے سی مراجعت کرکے کنارہ
دریای سیحون پر مخالفون کے لشکر سی مقابل ہوا اور گذرگاہ بند کرلی اور
دونو لشکر سیحون کی دونو کنارون پر اترے کئی منزل تک دونو لشکر دریا
کی کنارہ کنارہ گئی ایک رات کو انکا تورا فرصت پاکر اودہر اتر گیا اور
بسعدم جنگ پر صف ارا ہوا امیر زادہ بہی مطلع ہوکر اپنے فوج درست کر
مقابل ہوا اور خوب جنگ ہوئی بعد اوسکے امیر زادہ عمر شیخ حصار اندکان کیطرف
جاکر اپنا لشکر مرتب کرنیلگا اور انکا تورا سی لی اپنی زخمیون کے تیمار دار
کرکی بعد چند روز کے شہر اندکان کی نواحی مین آکر ارادہ شہر کے محاصرہ کا
کیا امیر زادہ عمر شیخ نہایت تہوڑی سی سپاہ کے معیت سے جو اوسکی ہمراہ
تہی قلعہ سی باہر نکل کر کال جلادت سے غنیم کیطرف روانہ ہوا اور مخالفون
کی فوج مین گہس کر بذات خود خوب تلوار چلائی اور بہت لوگ قتل کیے آخر
مین توکل بہادر عمر شیخ کے پاس پہنچا اور اوسکے رکاب پکڑکر غنیم کی فوج
سی اوسکو بچاکر قلعہ مین داخل کیا انکا تورا نے امیر زادہ کی یہہ دلیری دیکھی
اسلئے اوس سرزمین مین توقف نامناسب دیکہہ کر وہانسی گریز کی اور کاشغر
کو چلتا ہوا امیر زادہ عمر شیخ نے سپاہ اوسکی تعاقب پر تعین کیے اوس سپاہ نے
تین دن تک اوسکا تعاقب کیا بہت لوگ قتل کیے اور مال منہوبہ سب چہین
لائی اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس اور تیمور تاس اور برات خواجہ
اور شیخ تیمور ہمراہ توکلک کے اثنای مین پریشان ہوگئی تہی سمرقند مین آئے

تیمور سے

...ہ کو سردار بنا کر ماوراء النہر پر روانہ کیا [illegible]
...کر بحران تک جو ممالک محروسہ میں سے ہے آگیا ہی اور تیاری [illegible]
...تیمور خواجہ پسر اقتیمور تھا اور ان کی حاکمی پا اپنے مدافعت کی [illegible] جنگ [illegible]
...باوجود کمی فوج کی اوس لشکر بسیار کی اوس پر غلبہ پایا اور [illegible]
...ہو کر ملک کے تاخت و تاراج میں مشغول ہو گئے امیرزادہ عمر شیخ جو اندکان میں تھا
...اطراف سے لشکر جمع کر کے لشکر دشت سے مدافعت کو متوجہ ہوا اور [illegible]
شاہ اور امیر عباس حاکم اور سردار عمدہ سمرقند کے امیر [illegible]
اور شیخ تیمور پسر اقتیمور بہادر کو سمرقند میں چھوڑ کر جتنا لشکر [illegible]
وہ لیکر امیرزادہ عمر شیخ سے جا ملے اور [illegible] ہو کر [illegible]
کے دریائے سیحون سے عبور کیا اور صحرائے جوک میں جا کر غنیم کے لشکر سے
مقابل ہوئے اور [illegible] دن طرفین نے صفیں آراستہ کر کے [illegible]
کی باوجود کہ لشکر مخالفوں کا امیرزادہ کی لشکر سے کئی بار زیادہ تھا [illegible]
شام تک جنگ مردانہ کرتے رہے اور امیرزادہ عمر شیخ کمال [illegible]
دلاوری کیا [illegible] حملہ کر کے [illegible]
اور اسی جا سے آگے رہ گیا اس سپاہ نے جب امیرزادہ کو نہ پایا [illegible]
ہو گئی اور امیر عباس زخمی ہو گیا اور امیرزادہ عمر شیخ بذات خود [illegible]
کشتی اور کوشش کر کے ایک گوشہ میں چھپ گیا اور وہاں سے اندکان [illegible]
میں جا کر پریشان لشکر کو پھر جمع کیا اسی عرصہ میں عمر شیخ کی [illegible]
راجی بھتیجا امیر حاجی بیگ کا انجو سرکشت جمعیت کے ساتھ [illegible]
اس کا حق نعمت فراموش کر کے مع لشکر مغولستان سے [illegible]

سیت باپ کے ملال اور رامیری رو گردان ہو کر شاہ منصور کے پناہ مین
پایا اپنے اپنی کیہ کو پایا — مجکو اوسکے کلام پسند آسی اور اوسکا مین نیے
تدارک کیا اور اوسوقت علماء شیراز سی لئی باتین سنی ایک یہہ کہ موجب حدیث
پیغمبر صلعم کے بادشاہ عادل سایہ الہی ہے جیسی بنی آدم آفتاب کے حرارت
سے دیوار کی سایہ میں بچتی ہے ایسی ہے مظلوم ظالم کے شدت سے بادشاہ
عادل کی پناہ لیتے ہین — یہہ حدیث سنکر مجکو سرور حاصل ہوا اور اللہ تعالے
کا شکر ادا کیا کہ مجکو توفیق عدالت کے روزی ہوئے دوسری بات یہہ
ہے کہ آثار سلاطین کی تربیت کا مقید ہوتا ہے اگر بادشاہ نیک نیت عدالت
کا ارادہ کرے تو وہ سب چیزمین تاثیر کرتا ہے اور موجب خلقت کے آرام کا اور کثرت
محصولات اور خیر اور برکت کا ہوتا ہے اور اگر ظلم کے نیت کرے تو وہی سبب
آفت اور برہمزدگی اور وبا اور قحط کا ہوتا ہے تیسرے بات یہہ ہے کہ عادل بادشاہ
وہ ہے کہ سب چیز اور تمام بنی آدم اوسکی دولت سے فائدہ مند ہوویں اور
آفتاب کی مثال سایہ اور مینہہ کے مانند اپنا فیض سب کو پہنچا وے اور جو
شخص اوسکے درگاہ پر حاضر ہووے وہ بہرہ بردار ہووے اور کوئی محروم
نرہے مجکو علما شیراز کے ان کلمات سے تجربہ حاصل ہوا اور یہہ باتین میںنے
دلنشین کرلین اور یہہ حکم دیا کہ علما ہر روز آکر بیچ ملاحظہ وعظ کہا کرین

ذکر قمرالدین کے لشکر کشی کا توران میں

اوسوقت ماوراءالنہر کے طرف سے سترہ دن میں یہہ خبر آئے اور امراء
کے عرائض سے بھی یہہ معلوم ہوا کہ قمرالدین خان نے بدعہدی کرکے لشکر بیشمار
بیگ ارق اغلانی اور طغتمش اغلان اور عیسی بیگ اور ساقین بہادر

تیمور نے

... اور ... اور ہاتہہ پر ملتا ہوا لی آتا تہا مین نے اوسکے باتون اور عہد

... انال ہے کہ میرے طرف اشارہ کرتا تہا فال نیک لیے اور شکر کیا

ذکر دوسری مجلس کا شہر شیراز مین

مین نے دوسری مجلس دار السلطنہ شیراز مین اسطور مرتب کی

فارس کی اوس نواحی کے سردار اور اہل الوس کی تحفی اور پیشکش

اور فارس کی بزرگون اور سردارون اور چہوٹے حکام کی تحفے دئیے اور

کی اور جو شخص مجہسے روگردان ہوکر میری پناہ مین نہ آیا اوسے مین کی افواج

تاسرہ ہو اسلیے ترکمانون کے تعین کی اس مجلس مین آل مظفر اور فارس کی حکام

اور شیراز کی سادات اور اکابر اور اہالی اور علماء فضلاء اور شعراء حاضر

ہوئی اور آل مظفر سے مین نے باتین مشرح کین تاکہ اونکی باتین سنون اور

اونکا عیب یا ہنر معلوم کرون پہلے مین نے سلطان احمد شاہ شجاع کی بہائی

سے یہہ پوچہا کہ تمکو دنیا داری اور سلطنت مین سے کیا پسند آیا جواب دیا

کہانا اور پہننا اور اس لباس مین اپنی عیب چہپالیا اور شجاعت اور

اور مردی اور شمشیر زنی کی بات بہی کہی اور جب مین نے شاہ یحیی سے

اوسنے اپنی پریشانی ظاہر کی اور سلطنت کا ذکر کیا شاہ یحیی ایک

سرگذشت تہا اوسکو جیسا ان مقصود نہین تہا سہہ ... نے یہہ پوچہا کہ تم

ملازمت کو آئے ہو یہہ جواب دیا کہ اب تک سبکو دولت محفوظ رکہ

اب ہم چاہتے ہین کہ دولت کو محفوظ رکہین ساری دولت تو لوٹ

امیر کی دولت اب جوان ہی معلوم ہوا کہ اب سوای فرمان بردا

کچہہ علاج نہین ہی اسلیے شاہ شجاع کی وصیت پر عمل کیا نہ ...

۴ مرتبہ کے موافق اپنی مجلس مین جگہ مقرر کر رکہی تہی اور جو ممالک مسخر ہوتے تہے
اونمین سے پہلی حصہ واسطے سادات کے نکالتا تہا اوریسی ہی واسطے علماؑ
اور مشایخ کی وظیفہ اور وظایف مقرر کرتا تہا اور واسطے فقرا اور
مساکین کے بہی وظیفہ معین کرتا تہا تمام دلون کو اپنی طرف مائل کرلیا یہان
تک کہ تمام لوگ میری دعاء دولت مین مشغول ہو گئے اور اونکے دعا سے
مین نے مرتبہ سلطنت کا پایا

ذکر فتحنامون کے بہیجنے کا ممالک محروسہ مین

اسی مجلس مین خاص مدبرون نے حسب حکم فرامین فتحنامہ کے لکہہ کر ممالک
توران اور خراسان اور قندہار اور کابلستان اور باختر اور سیستان
اور عراق اور آذربایجان اور شیروان اور گیلان اور رستمدار اور مازندران
کو روانہ کیئے ممالک شیراز مین گوشہ نشین اور مجذوب بہت رہتے تہی مین ایک رات
کو سب سے پوشیدہ ایک خدمتگار ساتھ لیکر واسطے زیارت ایک مجذوب
کے چلا ایک پہاڑ کے پاس آیا کہ وہان ایک مجذوب بیٹہا تہا وہ دور سے
دیکہتے ہی جہنجہلا اور اپنی انگلیون پر کچہہ گنتا تہا جب وہ شمار دس پر آئے
تہی تب میری طرف اشارہ کرتا تہا سات دفعا اسی طور کرکے کہا بس ہے
پہر شمار شروع کیے جب تین پوری ہوئی تو فریاد کی کہ بس ہے اور ایک ٹکڑا
بکری کا اپنا نیم خوردہ میری طرف پہینکا اور مجکو گالیان دیکر یہہ کہا کہ تو
مجکو بادشاہ روی زمین کا کر دیا مین اوسکے طرف کو چند قدم چلا اوسنے
فریاد کیے اور اپنی انگلیان سات دفعہ بند کرکے یہہ کہا کہ تیمور بابا یان
وہ جا اور بار بار یہی کہتا تہا اور اپنا ہاتہہ سر پر مارتا تہا اور روتا تہا

۳۸۱

تحریر ہے کہ
ایک حدیث قدسیہ ہے لولاک
...کے واسطے نہ ہوتا تو خلق عالم کے پیدا نہ کیا چنانچہ
لما خلقت الافلاک سے یہی مدعا ثابت ہوتا ہے یعنی اگر نہ ہوتا آپ محمد کے لیے
تو ... شرافت ہی اور ان کو
...عدین پیدا کرتا اسواسطے کہ محمد اور آل محمد کو برتر شرافت ہے
...شرافت ہے اور اسی باب میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
...خدا تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے اے ایمان والو
...صلوٰۃ کے معنی ہیں رحمت کے ... بھیجو علیٰ
صلوٰۃ اور سلام ... رحمت اور فیض مطلق
...کہا کہ وقت درود بھیجنے کے یہ نیت کرے کہ میں رحمت اور فیض الٰہی حضرت
اللہ تعالیٰ سے حضرت رسول کی واسطے طلب کرتا ہوں اور اسی لیے حضرت
رسول نے یہ دعا مانگتا ہوں یعنی اللھم صل علی محمد و علی آل محمد یعنی کہ بار خدایا
رحمت اور فیض محمد اور آل محمد پر اس طرح بھیج کہ ان سے ہم پر بھی آ پہنچے
یہ کمالات فضیلت آل محمد کے ... اور ان کی تعظیم اور احترام زیادہ ...
اور تمام غزوات میں جو محکوم پیش آتی تھی ایک فوج سادات کی اپنی ہمراہ
رکھتا تھا اور جب کبھی مشکل آ پڑتی تو ... میرے پاس آتا تھا ...
کہلاتا تھا ... اور میرا یہ اعتقاد تھا جب لشکر میں سید ...
... لشکر فتحیاب نہیں ہوتا اور جس بادشاہ کے دربار میں
... ہوتی وہ دولت زائل ہو جاتی ہے اور جس مملکت میں سید نہیں ...
... برکت جاتی رہتی ہے اور ... حسب نسب پاک اعتقاد حنفی مذہب ...
مجلس میں ... بیٹھا تھا ایک ابوالبرکات دوسرا ابوالمعالی
تیسرے امیر ضیاء الدین خراسانی کو باقی اور سادات کے ...

۳ کو لباس پہنایے پہر اوسوقت سادات اور علما اور اکابر کو لباس رحمت کیا پہر امرا اور سرداروں اور منکباتیوں کو خلعت دیا اور ہریک کو توتو کہوڑ ریے عنایت کی اس مجلس مین اتفاقا درود پڑہنی کی فضلیت کا
۴ ذکر چل پڑا مین نے امرا سے یہہ سوال کیا کہ درود مین آل محمد ہے کا ذکر کرتے ہین اور اصحاب کا ذکر کیون نہین کرتے ایک عالم نے یہہ کہا کہ اصحاب بہی آل ہی مین داخل ہین بموجب حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی من سلک علی طریقی فہو آلے جس شخص نے میری متابعت کامل اختیار کیے وہ میری آل ہی پس آل مین اصحاب بہی داخل ہو گئی کیونکہ اصحاب رضی اللہ عنہم تمام امور مین ظاہر اور باطن پیغمبر کے تابع تہی میر سید شریف جرجانی نے یہہ تقریر کیا کہ آل محمد صلعم کو ایک اور ہی نسبت ہی وہ نبی آدم کے تمام نسبتوں سی برتر ہی تمکو یہہ خبر نہین ہی کہ بلحاظ نہایت حرمت کی ظاہری صدقہ کہ میل ہی مال کا اون پر وہ حرام ہے پس قیاس اونکے احوال کا اور دون پر کیا جائے اسہی لیے امام شافعی نے یہہ کہا ہے کہ نماز بدون درود کے محمد اور اونکے آل پر باطل ہی اور اہل بیت کی حق مین یہہ آیا ہی من لم یصل علیکم لاصلوۃ لہ یعنی ای اہل بیت جو شخص تمپر صلوۃ نہ پڑہے اوسپر ہی رحمت نہین ہی اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہہ کہا ہی اگر مصلے نماز مین درود محمد پر اور اونکے آل پر نہ پڑہے تو کہ وہ ادا ہو نیکے ہی اور یہہ حدیث مذکور ہوئی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا ہی انا من اللہ والخلق منی یعنے مین خدا سی ہون اور خلق مجہسی ہے کیونکہ پیدائش عالم کے واسطے وجود باوجود محمد صلعم کی ہوئی ہے اور وہ واسطہ ہین درمیان خدا تعالے اور خلق خدا کے

تیمور نے

اسکا حق فراموش نہیں کرتا اور دشمنی کا حقیقی ہے حق کی فراموشی کیا کرتا
نعمت پر پرآیا اور اسکی امانت میں خیانت کی اور جب ہم لیا اسکی [illegible]
وفاکی تو میری ساتھ کیا وفا کریگی — اسکو گرفتار کرکے قید کر دیا اور سارا
تمام مال اسباب ضبط کر لیا میں یہہ خبر سنکر منزل بمنزل دارالملک فارس
روانہ ہوا پہلے تاریخ ماہ ذیحجہ ۷۸۹ سات سو نواسی ہجری کی بلدہ شیراز
میں داخل ہوا اور فارس کی جنگ و جدل میری ممالک محروسہ [illegible]
اور شہر کو [illegible] قراچہ [illegible] لشکر کا نشانہ بنایا اور شیراز کو [illegible]
اکابر نے استقبال کیا اور ایک ہزار اشرفی پیشکش کیا [illegible] اکابر [illegible]
قبول کیا میں نے امیر عثمان کو واسطے وصول [illegible]

مجلس عید کے دن کی دار السلطنت شیراز میں

جب دن عید قربان کا آیا میں نے عیدگاہ میں جاکر نماز ادا کی اور خطبہ
میری نام کا پڑھا گیا میں نے مجلس عید قربان کی شیراز میں آراستہ کی اور
بڑی بڑی علماء شیراز کی اور مشائخ اور سادات اور اکابر اور
دارالملک فارس کی جمع ہوئے شاہ یحیی والی یزد کا جو شاہ شجاع
برادر زادہ اور داماد تھا اسنے تحفہ پیش کیا سلطان مہدی [illegible]
احمد شاہ شجاع کا بھائی حاکم کرمان کا اور اسکا بھائی شاہ شجاع
نواسہ حاکم سرجان کا اور ارکان کرد کی میں لار سے جو [illegible] کی اولاد
میں سے تھا سعادت مندی سے آکر [illegible] بلند ہوئے اور
پیشکش اور تحفہ نذر گذرانی اور اس روز میں نے [illegible] خلعت [illegible]
فرزندوں کو خلعت دی اور پیر حاکم یزد اور کرمان اور لار [illegible]

د انفس اور خوارج کو جہنم واصل اور اوس دیار کا میدان اون نا
کون سے صاف کر چکا تو اب مین فارس کی طرف متوجہ ہوا زین العابدین
اپنے فارس کی اخبار کا منتظر تہا کہ یہہ خبر آئی کہ زین العابدین مال
آیا دار السلطنۃ شیراز کو نالیے کر کی لشکر کے طرف جہان والی شاہ
منصور اوسکا چچیرا بہائی تہا چلا گیا اور شاہ منصور نے زین العابدین
لی یہہ خبر سنکر کہ وہ میرے پاس آتا ہے بیدلی کی اور اوسکے سپاہ اور
سرداروں کو فریب دیکر اپنے ساتہہ کر لیا یہان تک کہ زین العابدین
اوسہی کے نوکروں نے پا بزنجیر کر دیا اور شاہ منصور نے یہہ حقیقت میرے
جن سرداروں نے زین العابدین کو قید کیا تہا اونکا ذرا اعتماد نکیا اور
اون سب کو جمع کر کے یہہ کہا کہ تم لوگ لائق اعتماد کے نہین ہو کیونکہ تمنے اپنی
آقا کو بیوفائی کے راہ سے قید کیا اونہونے یہہ کہا کہ ہم نے تمہاری قول
پر اعتماد کر کی زین العابدین کو قید کیا تہا شاہ منصور نے یہہ کہا کہ مجکو معلوم
یہہ ہے نہین کہ مین تمسے اوسکو گرفتار کراؤن لیکن تمنے نمک حرامی کے اور
مردی اور مروت کی خلاف کیا کیونکہ اوسنے اپنی تئین تمہارے حوالہ کیا
تہا تمہین ترسم مردانگی کی کہ کی مجکو قہر اب کب اعتماد رہا جو تمنے اوسکے
ساتہہ کیا ہے اگر قابو ہوگا میری ساتہہ بہی وہ ہی کروگی نوکر کو چاہئے
کہ چند باتین اپنے عادت کر لے اول وفا کہ وہ تم مین نہین ہی پہر تو تمسی
کتا بہی اچہا ہی کیونکہ وہ اپنے صاحب سے پیدا نہین ہوتا دوسرے
حقیقت کا کہ حق نعمت کا ادا کرے اور تمنی وہ حق فراموش کر دیا اسلیے
کتا تم سے بہتر ہی کیونکہ اگر اوسکو کوئی شخص ایک ہڈی بہی دیتا ہی تو وہ

تیمور رحیمی

سکا حق ادا ہو سکتا ہے نہیں کرتا اور دشمنی کی حقیقت یہی ہے حق کو فراموش کیا گیا
شمت میں پیدا ہوا اور اس کی امانت میں خیانت کی اور جب ظلم کیا اور
دولت کی تو میری ساتھ کیا وفا کرے گی — انکو ملزم ٹھہرا کے قید کر دیا اور
تمام مال اسباب ضبط کر لیا میں یہ خبر سنکر منزل بمنزل دارالملک فارس
روانہ ہوا پہلی تاریخ ماہ ذی الحجہ پچانوے سات سو ہجری کی
میں داخل ہوا اور شہر فارس میں بغیر جنگ و جدال میری عمل
اور شاہ منصور پایہ تخت شیراز چھوڑ کر لشکر گاہ میں آیا اور
اکابر نے میرا استقبال کیا اور ایک ہزار اشرفی کے لیے
قبول کیا میں نے امیر عثمان کو دارالملک فارس

مجلس عید کے دن کی

جب دن عید قربان کا آیا میں نے عیدگاہ میں جا کر نماز ادا کی اور خطبہ
میرے نام کا پڑھا گیا میں نے مجلس عید قربان کی شیراز میں آراستہ کیا اور
بڑے بڑے علمائے شیراز کی اور مشائخ اور سادات اور اکابر اور
دارالملک فارس کی جمع ہوئے شاہ یحیی والی یزد کا جو شاہ شجاع کا
برادرزادہ اور داماد تھا اسی طرح یا پہلی سلطان احمد کے اور
احمد شاہ شجاع کا بھائی حاکم کرمان کا اور اسی طرح اسی ماہ شاہ شجاع کا
نواسہ حاکم کرمان کا اور اتابکان کرد کی میں اب جو میلاد کی
میں سے تھا سعادت مندی سے آکر ملا جو میں سے بلند ہوئے اور
پیشکش اور تحفہ گزرانی اور اس روز میں نے خلعت منگوا
فرزندوں کو خلعت دی اور پہلے جاکر اس یزد اور کرمان اور لار

روافض اور خوارج کو تہہ و اصل اور اوس دیار کا میدان اون نا
پاکون سے صاف کر چکا تو اب مین فارس کی طرف متوجہ ہوا زین العابدین
والے فارس کی اخبار کا منتظر تہا کہ یہہ خبر آیے کہ زین العابدین وہان
سے آیا دار السلطنت شیراز کو نہایے کر کے لشکر کے طرف جہان والی شاہ
منصور اوسکا چچیرا بہای تہا چلا گیا اور شاہ منصور نے زین العابدین
کی یہہ خبر سنکر کہ وہ میرے پاس آتا ہے بیمروتی کی اور اوسکے سپاہ اور
سرداروں کو فریب دیکر اپنے ساتہہ کر لیا یہان تک کہ زین العابدین
کو اوسہی کے نوکرون کی ہاتہہ سے گرفتار کر دیا اور شاہ منصور نے بہہ تعلقہ اوسکے
کہ جن سرداروں نے زین العابدین کو قید کیا تہا اونکا ذرا اعتماد نکیا اور
اون سب کو جمع کر کے یہہ کہا کہ تم لوگ لائق اعتماد کی نہین ہو کیونکہ تمنے اپنی
آقا کو بیوفائی کے راہ سے قید کیا اونہون نے یہہ کہا کہ ہم نے تمہاری قول
پر اعتماد کر کے زین العابدین کو قید کیا تہا شاہ منصور نے یہہ کہا کہ مجکو مصلحت
یہہ ہے نہی کہ مین تمسی اوسکو گرفتار کراؤن لیکن تمنے نمک حرامی کے اور
نامردی اور مروت کی خلاف کیا کیونکہ اوسنے امنی تین تمہارے حوالہ کیا
تہا تمنے رسم مردانگی کی گم کی مجکو پھر اب کب اعتماد رہا جو تمنے اوسکے
ساتہہ کیا ہے اگر قابو ہوگا میرے ساتہہ بہی وہ ہی کروگی نوکر کو چاہیے
کہ چند باتین اپنے عادت کر لیے اول وفا کہ وہ تم مین نہین ہی پہر تو تمسی
کتا بہی اچہا ہے کیونکہ وہ اپنے صاحب سے جدا نہین ہوتا دوسرے
حقیقت کہ حق نعمت کا ادا کرے اور تمنے وہ حق فراموش کر دیا اسلیے
کتا تم سے بہتر ہے کیونکہ اگر اوسکو کوئی شخص ایک ہڈی بہی دیتا ہے تو وہ

تیمور نے
کے جو ایک برس پہلے مرگئی تھی محافظت کریں اور ہشیار رہیں مبادا اہار
ہ بھی انکو کچھ آسیب پہنچا اور باقی قتل عام کا حکم کیا سپاہ ظفر پناہ نے
اور غارت شروع کیا اور جن لوگوں نے اپنے مسکن کو عاقبت اندیشی سے
اس جہت سے بہت نجات پائے
لیا تھا انہوں نے اپنی جان مال سے نجات پائے
ے اور یہہ دریافت کیا کہ لشکر تومانات اور ہزارجات اور صدجات
ے کس قدر سرکات کرلائے ہیں اور نگہبان واسطے حفاظت اور جمع کرنے
سروں کے معین کردیے انہوں نے سر جمع کیے تو دہ تودہ لگا دیئے
کو شہر میں جو لوگ پوشیدہ تھے وہ سب بھاگ گئے چونکہ اوس وقت برف برسا
ہوا تھا صبح کو اونکے کھوج تلاش کر انہوں نے برف پر سے پیچھا لیکر جہاں جا کر وہ
پوشیدہ ہوئے تھے وہاں جا کر انکو گرفتار کیا اور اونکا سر کاٹ کر
لائے ہیں نے وہ تمام سر گنوائے تو ستر ہزار تھے اور سرونکے اطراف
کی شہروں میں منارے چنوا دیے — اور ان جاہلوں نے تین ہزار سپاہ مسلمانوں کا
خون کیا تھا اللہ تعالی نے منتقم حقیقی نے میرے سپاہ کو ان پر مسلط کردیا
اون بدکرداروں کو یہہ سزا دیے اور یہہ قتل میرے کے دن اٹھویں تاریخ
ذوالقعدہ سات سو اٹھاسی ہجری کی واقع ہوا اور تسخیر اصفہان سے خاطر
جمع ہو کر امیر حاجی بیگ سیرا میر سارلیغا اور تومان شاہ کو مع لشکر
اصفہان کے حکومت پر چھوڑا اور میں شہر کے باشندوں کو لیلے
فارس کے طرف متوجہ ہوا

تحریک دار الملک فارس کی تسخیر کا

جب دار الملک عراق کے تسخیر سے خاطر جمع ہوئے اور اصفہ

بیگر سرہ برمین جبنہ نرو انہ رو سار شہر پر خراج مقرر کردیا کہ خزانہ عامرہ
مین داخل کرو اور وہ اسیطے حاصل کرنیکے ہتیارون اور گہوڑون اور خراج
کی سپاہیے تعین کردیے اور ضبط مال کیے ذمہ نور محمد برلاس اور سرپایان
شاہ کی مقرر کیے اور رؤسا اصفہان کو لشکر مین نظربند رکہہ کر وجہہ زر
کی تحصیل مین مشغول ہوئے چونکہ تقدیر یہہ تہی کہ اونکے بدذاتی سے اوس شہر
پر بلا عظیم آئی صفاہان سے ایک اوباش جاہل نے اپنی جہالت مین نقارہ
بجاکر فریاد کرنی شروع کیے اور بہت اوباش بیباک اوسکے ساتہہ جمع ہوگئی
اور ہتیار یک تیر اور تلوار لیکر اون لوگون پر جو واسطے ضبط مال اور
اسپ اور سلاح کے رات کو شہر مین رہ گئے تہی بیخبر حملہ کیا اور بہت لوگ
قتل کیے اور بعضی شخصون عاقبت اندیش نے اپنی محلون کو چہپاکر اون مفسدون
کے ہاتہہ سے بچالیا اوس رات کو محمد سیر خطائی بہادر اون مفسدون کی ہاتہہ
مار گیا تین ہزار لشکری اوس شب کو قتل ہوئے اور اونکو قتل کرکے شہر کے
دروازون پر آئی جو لوگ دروازون کی محافظت پر معین تہی ناگہان
اونکو قتل کرنا شروع کیا اور دروازون کو قابو مین لیکر مستحکم ہوگئے اور جنگ
پر مستعد ہوئے صبح کو یہہ مستی سے مجکو خبر آیا مین نے یہہ حکم دیا کہ تمام لشکر
بارادہ جنگ سوار ہوکر مرزائی سی شہر کے تسخیر اور قتل اور غارت مین تصویر کر
تیران کریں کیش شہر کے طرف متوجہ ہوئے اہل شہر نے بہی مقابلہ مین بہت
کوشش کیے اور جنگ عظیم پیش آئے چنانچہ بیان تیمور افیو تا کا بیٹا اوس
جنگ مین مار گیا آخر الامر قلعہ مسخر ہوگیا اوس وقت مین نے یہہ حکم کیا
کہ محلہ سادات اور محلہ اکابر ترکا اور خواجہ امام الدین واعظ علیہ الرحمۃ

تیموری

ذکر دارالملک فارس اور عراق کے چلنے کا عزم کیا

ذکر حضرت صاحبقران تیمور کے توجہ کا ممالک عراق اور فارس کیطرف

میں نے تزک دارالملک فارس اور عراق کے یورش کا اسطرح کیا کہ سنہ ۷۸۹
سات سو نواسی ہجری کی ایام خزان میں سوار ہو کر شیراز کیطرف متوجہ ہوا
اور بعضی امرا کو معہ فوج اپنے سے آگے روانہ کیا اور امیرزادہ میران شاہ
اور امیر حاجی سیف الدین اور شیخ علی بہادر کو اور کچھہ لشکر تومانات کو
یہہ مقرر کیا کہ تم خیمہ ڈیرہ اور سامان برہی کی طرف لیجا کر ساری قمس میں
اقامت کرو اور باقی لشکر کو اپنے ساتھہ لیکر فارس کو متوجہ ہوا اور ہمدان
سے بڑھ کر جرباذقان میں پہنچا اس منزل میں فوج کو میں نے آراستہ کیا اور
وہاں سے روانہ ہو کر سواد اصفہان میں نازل ہوا اصفہان میں مظفر کا نواسا
یعنی طغای زین العابدین حاکم تھا چونکہ اوسکو بجز انقیاد کے نجات نہ تھی
اسلیے اوسنی امان مانگا باتفاق خواجہ رکن الدین اور اکابر اور سادات
اور علما اصفہان کے شہر سے باہر آکر بساط بوسی سے مشرف ہوا میں نے
اوسکو اور تمام اکابر اور اہالی کو مستمال کر کے انعام دیکر خوشدل کیا اور
میرے سپاہ نے شہر کو محاصرہ کر لیا اور میں سوار ہو کر قلعہ تبرک میں
سیر کے لئے داخل ہوا اور امیر اکیمور کو واسطے محافظت قلعہ کی تعین
کر دیا اور شہر کے ہر ایک دروازہ پر کچھہ سپاہ واسطے نگاہبانی کے
تعین کر کے اپنی بارگاہ کو چلا آیا اور یہہ حکم دیا کہ تمام ہتیار لڑائی کے
اور جتنی گہوڑے شہر میں موجود ہیں اہل شہر سے اور زین العابدین کی لاویں

نمونہ رقعہ

سے جسطور مین نے معاش کی بہی حضور نی سنا ہوگا الحمد للہ کہ مین تب اپنی ارادت
اخلاص کے اوس شہسوار عرصہ عدل و احسان سے درست کرکے اور اوسکے انغار
مین راسخ دم اور ثابت قدم رہا اوسیر بہی خدا تعالی کا شکر ہے اب کہ بارگاہ الہی
سے خوشبو دعوت والدیہ عولی الی دار السلام کی میری دماغ مین آئی ہے شکر الہی
کا بجا لایا کہ کوئی ذرہ میری دلین باقی نہین ہی اور اس تریسٹ سال مین کلمہ
توحید تصدیق قلب سے اور اقرار زبان سے اور عمل ارکان سے کرتا رہا اینده عمر
اور دولت اور سلطنت اور جاہ اور مملکت اوس حضرت سلیمان منقبت کے
پائدار ہو جو لطف صدق نیت اور اخلاص طبیعت کے جو اوس سلطنت پناہ
سے مجکو حاصل ہے فرزند دلبند زین العابدین خدا کو اور تمکو سپرد کیا اور اور
فرزند اور بہائیون کی لئی آپ سی سفارش کی احتیاج نہین ہے اوس وقت مین
نے بلحاظ اخلاص اور عقیدت شاہ شجاع کے ایک خط بنام زین العابدین پسر شاہ
کے بعد مرنیے باپ کے حکومت ولایت فارس اور عراق کے اوسی متعلق
لکہا کہ چونکہ پدر مرحوم کا اس مضمون کا
ہوئے تہی مہربانی اور عطوفت کے راہ سے
تمام عمر ہمارے ساتھہ اخلاص اور یگانگی کا دم بہرتا رہا اور مرنے دم تک
تمہاری سفارش کا ہمکو لکہا مین یہہ چاہتا ہون کہ اوس مرحوم کی سفارش کا نتیجہ
ظاہر ہووے اور مین از لسکہ اب ادہر آگیا ہون تو تمہا سب جیسے کہ یہ دعدے
واسطے ملازمت کے آمد و اور عنایات اور مکارم بادشاہانہ سے بہرہ
مند ہے دیکہو جب یہہ خط اوسکے پاس شیراز مین پہنچا از لسکہ وہ سعادت
مندی سے بے نصیب تہا اسلئے حاضر ہونے مین سہولت کے اور قاصد کو
جو نامہ لیکر گیا تہا رخصت نکیا اور اندیشہ ناکارہ دلمین لایا مین نے بہہ

پہنچی تھی

[illegible] دکھلایا [illegible] آکر [illegible]
قلعہ وان میں مقام کیا اسی لیے [illegible] آکر [illegible] لشکر
[illegible] اوس قلعہ کے ویران کے واسطے [illegible] بھیجا [illegible]
جاکر قلعہ کی تخریب کری اپنی جا کر [illegible] کوشش کی لیکن اوسکی دیواری
[illegible] پتھر بھی نہ اکھاڑ سکے [illegible] آکر [illegible]
[illegible] حاکم کی [illegible]
پہلوانوں نے آکر [illegible] رخصت [illegible] لشکر [illegible]
[illegible] ملک اعزالدین [illegible] قلعہ وان کے واسطے حاکم کر دیا [illegible] حاکم [illegible]
اپنے ساتھ اپنے [illegible] جب [illegible]
[illegible] جسکا نام تیرک تھا آکر [illegible]
[illegible] عنایت کیے اور [illegible]
اوسکی ولایت [illegible] عنایت [illegible]
جو دستگیر ہو کر [illegible] ایک [illegible] صاحب جمال [illegible]
اور وہ اسی [illegible]
وہاں اقامت [illegible] جلال الدین [illegible]
خط اخلاص [illegible] ایک شخص
کے ضروری [illegible] مخلوقات [illegible]
مخلوقات [illegible]
کی حفاظت اپنی ایک [illegible]
کی اوسکی آبادی میں سعی کی اور ان لوگوں کو جو وہاں رہتی تھی [illegible]
اور انصاف سے آرام دیا اور واسطے اعلای اعلام شریعت [illegible]
واسطے تعظیم اولاد اور اتباع حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible] رعایت احوال [illegible]

۴ وہان سی سوار ہوکر مین نے بطرف ولایت دان دو سلطان کی عزم کیا ملک
اعزالدین شیرازی سی والی اوس ولایت کا خوف کا مارا قلعہ دان مین متحصن
ہوگیا مین نی ایلغار کرکے اوس قلعہ پر ہجوم کیا اور وہ قلعہ نہایت مستحکم تہا
پہاڑ کے اوپر بنا تہا مین نی بر سر سوار ہی یہہ حکم دیا کہ افواج قاہرہ
اوس کوہ کیطرف متوجہ ہووی اور رات کو جو شخص جس جگہ ہے اوسہی جگہ پر موجود
رہی وہان سی ہرگز نہ ہٹی صبح کو مین سوار ہوکر پہاڑ پر گیا اور یہہ حکم دیا کہ ہمارا
خیمہ ایک پتہر کے آڑ مین جو اوس قلعہ سے دریا کیطرف تہا کہڑا کرو تمام امرا
اور سپاہ نی بہی اپنا اپنا خیمہ اوسہی سنگلاخ مین برپا کیا چونکہ ملک اعزالدین
کو سعادت نی رہنمائی کی اسلئے اگلے دن تلوار گلی مین ڈال کر قلعہ سی نکل کر بساط
بوسی سی مشرف ہوا مین نے اوسکی عزت کی اوسوقت اہل قلعہ گمراہی سی باغی
ہوگئی اور قلعہ کا دروازہ بند کرکی مخالفت شروع کی یہان تک کہ افواج
نی حسب الامر قلعہ پر ہجوم کیا اور محاصرہ کرکی جنگ شروع کی اور مین نی منجنیق
تیار کرائی اور منجنیق اور عرادہ قلعہ کے اطراف پر کہڑی کرکی سنگ باری
سی دیوارین اور گہر قلعہ مین کی سب گرا دئی محاصرہ کرنی سی ستون دن بعنایت
الہی سی وہ قلعہ فتح ہوا اور سپاہ نی قلعہ مین گہستے ہی بہت سی جہال کو قتل کیا
اور بچی کہچی زندہ دستگیر ہوئی اون جاہلون کو مشکین باندہ کر پہاڑ سی نیچی
گرا دئی اوسوقت ایلچی طہرتن کا جسکو مین نے ریاست ارزنجان کے عنایت
کی تہی آگیا اور موافق محصول یکسال ولایت ارزنجان کے نقد اور جنس اور
گہوڑی اور اونٹ اور خیمہ پیشکش لایا مین نی فرمان صادر فرمایا کہ ریاست
ارزنجان کی بسابق دستور اوسہی متعلق رہی - اور چند روز مین نی

[illegible] تیمور [illegible] سے [illegible] کی تیاری کیا کہ سے اول جب

تیمور بیگ نے چوتھی مہم کو [illegible] صلاح مشیروں کی [illegible] نہیں کیا

[illegible] جو بیگ [illegible] آیا شیخ علی اور اقبال شاہ اور [illegible]

[illegible] طلب [illegible] کیا اسلئے [illegible] وہ جگہ بہت مستحکم تھی [illegible]

[illegible] میں کئی جہان فراہم کیے شاہ کی تھی [illegible] کہ [illegible] جو [illegible] تھا اور [illegible]

[illegible] سرکشی کا [illegible] آئی ولا [illegible]

[illegible] ہماری سپاہ نے [illegible] قرار [illegible] پیدا ہوگیا [illegible]

[illegible] مروانے کے [illegible] سپاری کا [illegible] [illegible]

[illegible] کیا تھا [illegible] اوسکی گرفتاری میں جو [illegible] تھی [illegible]

[illegible] جب [illegible] شاہ [illegible]

[illegible] لوگوں کو قتل کرکر [illegible] اہل [illegible] اور [illegible]

[illegible] کیا [illegible] نہیں کیا وہ کمچ کمچ جا کر فراہم کیے اہل [illegible]

[illegible] اور [illegible] [illegible]

شروع کی [illegible] مال اسباب [illegible] اجازت [illegible]

شاہ ملک شاہ غیاث الدین [illegible] کا ساری کی اجازت

[illegible] اوسکو ایک جنگل میں مقتول پڑا پایا

[illegible] کو کیا تھا اتفاقاً [illegible] قراولوں کی [illegible]

[illegible] خراب اور غارت ہوگئے [illegible]

اہل الوس فراہم کیے [illegible] شہر اخلاط [illegible] متوجہ ہوا

متوجہ ہوا اور وہاں کی اہل الوس کو لوٹ کر [illegible] اور اطاعت

جب میں اخلاط میں آیا تو وہاں کی باشندوں کی بہت سی پیشکشیں [illegible] آیا اور [illegible]

اختیار کیے جب میں شہر اخلاط میں سوار ہوکر شہر عادل جو [illegible] [illegible]

شہر کے والی [illegible] لشکر [illegible] ملازمت کی اور پیشکش لائی [illegible]

[illegible] کی ریاست [illegible] [illegible]

وہ جو [illegible] ولایت [illegible] لشکر کیا اور [illegible]

اور وہاں [illegible] کے [illegible] [illegible] آیا

[illegible] اور [illegible] [illegible]

سلطان کی تسخیر

ذکر [illegible] قلعہ [illegible]

تو زک

بہادرانہ پیش دستی کر کے غنیمت بہت گلہ اور غلام اور ریوڑ لوٹ کر لائے وہانسے
فوج اپنی صحرائے ارزروم میں نازل ہوا اور قلعہ ارزروم ایک رات دن میں
فتح کرکے وہانسے کنارہ آب چپا جو کے لشکرگاہ کیا اور ایلچی طہرتن حاکم ارزنجان
کی پاس واسطے رہنمائی اطاعت کے روانہ کیا چونکہ عاقبت اندیش اور عاقل تھا
اوسنے میرے ایلچی کا استقبال کیا اور اعزاز بجا لایا اور اطاعت اور فرمان
برداری بظاہر کیے اور خراج اپنے ذمہ قبول کرکے ایلچی کو پیشکش اور تحفے ساتھ
دیکر رخصت کر دیا اور میرے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر دیا اوس وقت میں نے
اپنی فوج کی تین ٹکڑے مسلح اور مکمل بنائی ایک فوج کا سردار امیرزادہ میران شاہ
کو مقرر کرکے واسطے غارت ایل الوس مفسد ترکمانونکے اور شکست جوئے
قرا محمد پدر قرا یوسف ترکمان کی روانہ کیا اور ایک فوج کو سرباست محمد
میرکے اور تیسرے فوج پر شیخ علی بہادر اور ارغون برلاس اور اقبال شاہ برغوجی کو
سردار بنا کر اطراف ملک توچین میں اسی کام پر تعین کیا امیرزادہ میران شاہ مع
لشکر ترکمانونکے ایل اور حشام میں پہنچا اور بہت لوگ قتل کیے اور انکی زن و
فرزند گرفتار کر اور گلہ اسپ اور شتر اور ریوڑ غنیمت کرکے حضور میں لایا اور
محمد میرک مع فوج کوہستان میں جا پڑا اور ترکمانونکا تعاقب کرنے میں
ایک درہ کوہ میں آگیا مخالفوں نے اوسکو وہان روک لیا نہایت تنگ
کیا [illegible] مزاحمت میں ناقص ہوا اوسکا میں نے فن سپاہگری سے [illegible]
۴ اپنی تعلیم میں ایک یہ کہ سپاہی کو لازم ہے کہ جب [illegible] ایسی جگہ میں [illegible]
[illegible] کہ تاب [illegible] [illegible]
[illegible] یہ کہ غنیم کی سرزمین [illegible] اور [illegible]

تیمور کے

ہوا امیر اکبر تیمور کو مدد لشکر گران اوسکی مدد پر روانہ کیا وہ وہاں متعین
ہوکر قلعہ بایزید کے تسخیر میں مصروف ہوئی اور تھوڑے عرصے میں خندق کا پانی
نکال کر چاروں طرف سے ہجوم کرکے جنگ شروع کی نہایت کوشش سے تیموریوں نے
وہیں قلعہ فتح کرکے خراب اور ویران کر دیا اور بایزید قلعہ کا سردار کہ
مشکیں باندھ کر درگاہ میں لائے اور مدت تک سنا گیا کہ قرا محمد ترکمان کے نوکر
سے رعایا اور مسافروں سے مزاحمت کرتا ہے اسی عرصہ میں ہزار مسلمانوں نے
جو واسطے حج بیت اللہ کے جاتے تھے آکر فریاد کی کہ قرا محمد ترکمان اور اوسکے
اعوان نے ہمکو ایذا دیا ہے کہ حرمین شریفین کے زیارت سے ہمکو محروم
رکھا جو خرچ یا سواری ہمارے پاس تھی وہ سب چھین کر لے گئے ہمکو کمال
وحشت ہوئے اور زاد راحلہ دیکر اونکو بیت اللہ کے واسطے حج کی روانہ
کیا اور قبایل ترکمانوں کے دفعیہ کا عزم کیا تاکہ اونکے فساد کو مسلمانوں
سے دفع کردیں

ذکر قرا محمد ترکمان کی استیصال کا

اس عرصہ میں تھا طرح جمع مقام نخچوان میں سوار ہوا اور محمد میرک کی نام سرفراز
جاری کیا کہ قلعہ الجق کو ... کر کے ہاتھوں میں لے آؤ اور میں لایا حکم
کیا اور رحیمہ وغیرہ ... آگاہ تھی اور میں آپ مع لشکر ... قرا
استیصال کی متوجہ ہوا اور قلعہ بایزید کے پاس ... قلعہ ابریق
یہ حکم دیا کہ ابریق کی ... اور ... کو غارت کرو وہ ... سوار ہوکر قلعہ
پر آیا قرا محمد کا بیٹا مصر نام اس قلعہ میں تھا اور ... ولایات ...
کی ... اور کوہستان میں ... لشکر کو یہ حکم دیا کہ ...

استقبال کی لئی بہ مبادرت کی موضع نزد بجسی لاتے ہوئی بجہ بربست نثار
کیا اور لمدس منزل میں دو روز مقام کیا

ذکر قلعہ الجی کے محاصرہ کا

اوسوقت یہہ سنا گیا کہ سپاہ سلطان احمد کے الجی کے قلعہ میں مستحکم ہوئی ہے
میں نی مقام نزدس سوار ہو کر قلعہ الجی کیطرف عزم کیا و ہان جا کے بیے
میں نی امرا اور سپاہ کو تو دلاوری دی کہ گرد راہ سیے پہاڑ پر چڑھ کر قلعہ
کو محاصرہ کر دیکو ایک دن رات ہوگیا کہ گھوڑمی سیے اترنیکا اتفاق
ہوا یہان تک کہ نیچی کی قلعہ کے فصیل ٹوٹ گئے اور مخالف بہاگ کر قلعہ
کی اوپر چڑھ گئے اور پانی بغیر قلعہ والے تنگ ہو گئی یہان تک کہ پانی انکا نام
سے جان ونشتی تہی آخر عاجز اور مضطرب ہو کر اونہونے امان طلب کیا اور
یہہ عہد کہ اب ہم اتر کر قلعہ دیدیتی میں ہارے سپاہ جنگ موقوف کر کے پہاڑ
پر سے اتر آئی — اتفاقاً سیلے اسی کہ قلعہ وال قلعہ سے باہر نکلیں گھٹا اوٹھ
کر ایک رات دن تک خوب مینہ برسا جو حوض اور برکہ قلعہ میں خشک پڑی تہی
وہ سب لبریز ہو گئی جو کہ اہل قلعہ بے آبی سے عاجز ہو گئے تہی اب مینہ برس
کر اونکو تقویت ہوئی تہی اونہونے نقض عہد کر کے قلعہ مستحکم کر لیا میں نے
محمد میرزا شیخ بہرام کو اور راوچ قرابہادر کو مع سپاہ واسطے محاصرہ قلعہ الجی
کے چہوڑا اور آپ سوار ہو کر اپنی ڈیرہ میں آیا

ذکر قلعہ بایزید کے تسخیر کا جسکو قلعہ اندین مشہور کرتے ہیں

شیخ علی بہادر کہ قلعہ بایزید کے تسخیر میں مشغول تہا میں نے امیر جاہی شاہ

تیمور ...

جنگ سے الگ ہو گئے مخالفوں نے سستی اور خوف کا اظہار کر کے اوزبکوں پر حملہ کیا ...
اور تیر باران کرنے لگے الحاصل ہمارے سپاہیوں نے بھی جنگ اور نہایت کوشش کی لیکن
چونکہ ابتدا ہی سے سررشتہ جنگ کا درست نہیں کیا تھا اور بے تدبیری سے گئی تھی
... شہید ہو گیا اور وقت امیرزادہ جسکو
اسلیے سمجھتا تھا ... آدمی ہمارے فوج سے ... کیا تھا
اوسکے پیچھے روانہ کیا تھا اور ... لشکر
میں مخالفوں کی فوج کو شکست ہوئی اور ... دست تھا اون کی ...
... تعاقب کرکے اونکو دربند سے نکال دیا اکثر ... اسیر
اور مقتول ہوئے اور بہت لوگ پکڑے آئے امیرزادہ میران شاہ ...
کو درگاہ میں روانہ کیا دیکھتے ہی مجھکو ... اور اونکو معاف کیا
میں نے رخصت کیا اور اوسکے ساتھ ایک خط تقتمش کو لکھا تھا اس مضمون
کا اگر تو عاقل ہوتا تو مجھکو مروت سے پیش آتا چونکہ تو بیوقوف ہے اسلیے ...
بھی نہیں ہے اور چونکہ مروت بھی نہیں ہے تو دینا بھی نہیں ہے کہ ...
کیا ہے اور میرا حق جو تیری ذمہ تھا اوسکو ... فراموش کرکے نقض عہد
کیا اور اون اسیروں کو رستہ کا خرچ اور سواری دیکر رخصت کیا
اور زیادتی تاکید کر دی کہ تقتمش خان سے یہہ کہہ دینا کہ میں تیرا ...
اور ویسی نسبت ہوں اگر تو مجھ سے اخلاص کرے تو اونکا ... ہوگی اور اگر ...
... اوسکے ساتھ ... دست تھا ... طرف
دیا ہے اور وہاں سے ... کوچ کر کے ... آگے ...
... امیرزادہ شاہرخ اور امیرزادہ ...
ملک خانم کی خدمت میں آئی ... منزل ...

تزوک

اور ذکر اوسکی ہزیمت کا صاحبقران کی افواج قاہرہ سے

اوائل ۷۸۹ ہجری مین کہ اٹھارواں سال جلوس سے اور ترپن ۵۳ سال مجکو گزرے تھا مین نے بردع کی طرف عزم کیا اوسوقت یہہ خبر آئی کہ تقتمش خان کا لشکر ایران اذربایجان پر واسطے غارت کی آتا ہے مجکو تعجب آیا کہ تقتمش خان مرا دست پروردہ ہے وہ کیونکر راہ انقیاد سے باہر ہو گیا آخر یہہ یقین ہوا کہ واقعی وہ راہ صواب سے الگ ہو گیا ہے کیونکہ چند امرای جوجی نژاد جو عاقل اور روزگار دیدہ تھے جیسے علی بیگ عونکرات اور اورنگ تیمور اور انیو عاکہ وہ ہر یک کار مین تقتمش خان کے مشیر تھے وہ تو سب مر گئے اب جہال اور جاہل اوسکی پاس جمع ہو کر مقرب اور پیشوا ہو گئے ہین اوسکو یہہ صلاح دی ہے کہ اذربایجان پر لشکر روانہ کیا جاتی مین نے اوسی روز شیخ علی بہادر اور علی بہادر اور ایکو تیمور کو معہ اور امراء اور لشکر کے روانہ کیا اور بہت تاکید کی کہ آب کر سے اتر کر پہلے یہہ حقیقت معلوم کرنا کہ واقعی فوج تقتمش خان کی آئی ہے چونکہ مجکو تقتمش خان کے ساتھ محبت اور پیمان ہے ممکن نہین کہ وہ جنگ پر مبادرت کرین اور جب تک وہ جنگ شروع نکرین تم بھی جنگ پر پیشی نکرنا اور امیرزادہ میرانشاہ اور امیر حاجی سیف الدین کو معہ افواج اونکے پیچھے روانہ کیا جب ہماری فوج نے آب کر سے عبور کیا فوج یاغی کی نمودار ہوئی معلوم ہوا کہ یہہ فوج تقتمش خان کی ہے میری حکم کے موافق میری سپاہ نے جنگ پر مبادرت کی اوسوقت شیخ علی بہادر اور امرا ر [illegible] تو پہلے یہہ [illegible]

تیمور نے
ولایت تفلیس کے اوسکو عنایات کیے
...ین نے اوسکے عوض میں ریاست ولایت تفلیس
...رخصت کردیا اوسنے وہان جاکر اکثر ساکنین تفلیس کو مسلمان کیا اوسوقت
...یر شیخ ابراہیم والی شروان نے کہ مرد اصیل و نجیب اور عاقل اور نیک
...صال تھا بلحاظ عاقبت اندیشی کے اخلاص مندی سے آکر ملازمت کی اور
...تحفے بہت پیشکش کیے اور اون تحفون میں اٹھہ غلام صاحب حسن سے وضع
...خوش اندام تھے یا ہمیشہ شیخ ابراہیم نے اپنے آپ کو اونمین سے نوان شخص کیا اور
...چار داہنی اور چار بائین کھڑے کرکے آپ بیچ مین کھڑا ہو گیا اور بندگی کو
...پھر آخری تحفہ ہے جسکو مین نے اپنی ذات سے پورا کیا ہے تحکو اس اداے
...سنجیدہ سے کمال سرور حاصل ہوا ازبسکہ صورت اوسکے اخلاص کی میری
آئینہ ضمیر مین مرتسم ہوئی اسلیے اوسکو تربیت کرکے ریاست شروانات مع ...
سابق عنایت کی اور شروان شاہ اوسکو خطاب دیا یہہ خبر شیخ ابراہیم ...
تربیت کی ایران زمین مین خاص و عام کی زبانی ملوک گیلانات کی باوجود ...
تمام اور استحکام مکان اور انبوہ جنگل اور کثرت کل ولایت اور جمعیت ...
سکو مطیع ہوگئی اور پیشکش اور تحفے بیشمار باظہار اخلاص درگاہ مین بھیجے ...
اپنے تئین ہمراہ سفیر معتبر کے حضور مین روانہ کیے اور تابعداری ...
اور یہہ قبول کیا کہ خراج گیلانات کا ہر سال خزانہ مین داخل کرلیں ...
اسعرصہ مین یہہ خبر آئی کہ شیخ علی بہادر ... خیمہ و غیرہ ...
... مین جاکر ڈیرا کیا
گیلی مین ... باغ مین ...
... خان کی بیٹی ... اپنی ...
کی رسمین اور ...

تیمور تزک

پہونچتی تہی مسخ کا مسخر کرکے گرواد یا اور وہانسی سوار ہوکر قراباغ اور
سمناب میں آیا اور وہانسی روانہ ہوکر کنارۂ آب کہر کے اترا اور اوکو
... پیادہ ینے بارام عبور کیا اور کنارۂ کر سے سوار
ہوکر ... کی طرف عزم کیا ایل اور توامانات اوس ولایت کے تمام مسخر
ہوگئی اس منزل میں مین نے نقراط تفلیسی کو مع تمام کفار تفلیس کے جو قید مین
تہی روبرو بلا کر تریکے مین اونسی یہہ کہا کہ ہم یہہ جانتے ہین کہ عیسی نبی الرحمٰن
اور اونکے نبوت کا ہمکو اقرار ہے اگر تو بہی مسلمان ہوجا ویگا تو اونکی نبوت
کے اقرار سی دور نہین سمجہا ویگا نقراط نے یہہ جواب دیا کہ مسلمان عیسی
اور انجیل کو برحق نہین جانتی مین نی کہا ہم تو عیسی علیہ السلام کی نبوت کو
برحق جانتی ہین اور جو انجیل میں احکام ہین وہ سب قران مین بہی ہین تو
کہا اگر یہہ بہی ہے تو ہم مسلمان ہوتی ہین اخر نقراط اور تمام نصرانی جو قید
مین تہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہنے لگی نقراط نے مسلمان ہوکر
دہ ٹکڑا لوہے کا جو حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے ہاتھ مبارک سی ۳
نرم کر دیا تہا لاکر نذر کیا مجکو وہ لوہا دیکہکر نہایت فرحت حاصل ہوئی
اور یہہ حکم دیا کہ اس لوہی کو میرے خود پر لگا دو اور نفیس چیزین اور
عجیب تحفی اور بہی پیشکش کئے اونمین ایک زرہ بہی تہا جسکو حضرت داؤد
علیہ السلام نی اپنی ہاتھ سے بنایا تہی نذر کئی اوس زرہ کا یہہ معجزہ تہا
کہ کوئی ہتیار اوسپر اثر نہین کرتا تہا اور زرہ سبز رنگ بیٹہا تہا اور اگ
بہی اسمین اثر کرتی تہی اور اوسکے حلقون مین پیوند اور جوڑ نہین تہا
اور صاف اور ہموار تہا اور ایسی چمکتی تہی کہ صیقل کی احتیاج نہین ہے

۳ سنگ بہت تھوڑی فوج تہی جب مخالف بہت دست درازی کرنے لگی
تو فوج ہمراہی بہی قلعہ کے طرف متوجہ ہوکر جنگ کرنے لگی خبر جنگ کی سنتی
ہی خاص و عام سوار پیادہ نے ایکبارگی قلعہ پر حملہ کیا اور اللہ اکبر کہتی
ہوئی دروازہ پر گئی اور دروازہ پہونک دیا اور خوب لڑائی ہوئی
طرفین سے بہت لوگ ہلاک ہوئی آتش جنگ ہوئی کہ مین بذات خود دروازہ
کی طرف متوجہ ہوا سپاہ نے مجکو دیکھتے ہی ہجوم کیا اور دروازہ جو آگ سے
نہین جلا تہا تیر یار مار کر توڑ دیا اور قلعہ مین گہس گئے تقراط قلعہ دار
نے مردانگی سے بہادرون کو ہٹا دیا اور خوب جنگ ہوئی آخر بہادرون
نے تقراط سردار گرجستان کو دستگیر کیا اور مشکین باندہ کر حضور مین لائے
مال اسباب جو کچھ قلعہ مین تہا وہ سب اہل اسلام کو غنیمت ہاتھ آئی اور قلعہ
کا اسباب تمام ضبط کرکے مین نے یہہ حکم دیا کہ اس سرزمین کی وحشی تہی شکار
کروہ لوگ جاکر تمام وحشی اور نخچیر جو اوس جنگل مین آتشلیس کے میدان
تک گہیر لائی مین بہی مع تمام فرزندون اور سب امرا کے سوار ہوکر اوس
شکارگاہ مین آیا بہت جانور شکار ہوئی چنانچہ لشکر نے بلا محنت ہرن
ہاتہون سے پکڑ لیئے جو فربہ تہا وہ رکہہ لیتی تہی اور دبلے ہرن اور گورخر
چہوڑ دیتی تہی اور اکثر ہرن اوس جنگل کے دبلی تہی جب اونکا سینہ چیرتے
تہی تو بیتر زرد پانی کی مانند نکلتا تہا اور عجوبہ یہہ ہے کہ امیر جہان شاہ آ
ہرن کا بچہ بہت خوب صورت میرے پاس لایا مین نے اوسکو اپنے ہاتہ
مین کرلیا اوسوقت ایک ہرنی نے پاس کہڑی ہوئی اور تیر مارنے
سے نہین بہاگتی تہی مین نے یہہ معلوم کیا کہ یہہ اس آہو بچہ کی ماں ہے اوسا

تیمور

وہمت ہے اور مردانہ آدمی ہے

دیا کہ میں نے یہ سنا تھا کہ امیر مردم

مجھے کہ اپنی مردانگی ظاہر کرو تو

محبوب ہے کشتی میں مقابلہ میں یہ آرزو ہے

سے اکثر شہرہ میں نے اور مجھ کو اپنی درگاہ کر لیا اور

پیشگاہ امیر سے میرے دعا پہنچا سکا تیرہ میں نے رات کو میں نے خواب

فارس کا گرد دیا ہے میں نے صحرائے فارس میں مقام کیا رات

میں یہ دیکھا کہ کوئی شخص میرے پاس آیا اور یہ آیت پڑھی

یاد کر لیا اور

حرض المومنین علی القتال میں نے خواب میں یہ آیت

رات سے کو صبح کو

باوجودیکہ اس آیت کو اس کی تعبیر

میری مجلس میں حاضر ہوئے اور بعض خواب بیان کیا اور

کہ مومنین کو واسطے جہاد

خلفاء راشدین

امیر حضرت رسالت پناہ کی

جہاد کا کریں لہذا واسطے جہاد کفار گرجستان کی عزیمت کریں تاکہ دین اور دنیا

دونوں میں نے غزائے گرجستان پر عزم کیا اور امرائے عظام کی

مشورہ کی واسطے غزائے گرجستان کی مبارکباد دی

لشکر کا گرجستان پر کوچ

میں نے کیفیت ملک گرجستان کی دریافت کی تو یہ معلوم ہوا کہ

گرجستان میں اکثر کوہستان ہیں اور قلعے نہایت مستحکم اور وہاں کی

قلعہ تفلیس شہر ہے باوجودیکہ سردی بہت تھی صحرائے فارس

سے کی سمت سے قلعہ تفلیس کے

وہ قلعہ نہایت مستحکم معلوم ہوا اس وقت میں قلعے سے

تو جو لوگ قلعہ میں تھے وہ جنگ

۴ کہ ایک جماعت حصار کزلی مین جو بر سر راہ بیسے متحصن ہوئی ہین اور شیخ حسن اونکا پیشوا ہی اوسنی قلعہ کو مستحکم کیا ہی مین نی فرمان جہان کشا ر اوسکی نام پر جاری کیا کہ ای شیخ حسن موافق اپنی تام کی اپنی حق مین نکوئی کر اور نہین تو تو فضیحت ہوویگا اوسنی میری فرمان پر عمل نکیا مین نی امرا کو اپنی حکم کیا کہ انہون نے اپنی تشویشات سی اوسکی قلعہ کا محاصرہ کیا اور تہوڑی سی دیر مین قلعہ فتح کر لیا اور شیخ حسن کو شکنجہ باندہ کر دربدر لاسی مین نی قلعہ کو خراب کرا دیا اوسوقت یہہ خبر سنی کہ تومانات ترکان کی حصار سرما تو مین جو دریا مرارش پر واقع ہے متحصن ہوئی ہین حسب الحکم افواج قاہرہ نی اوس قلعہ پر بہی ترکتاز کیا اول حملہ مین قلعہ فتح کرکے توران ترکان اپنی سردار کو شکنجہ باندہ لائی اور قلعہ اور سرا و سکے عمارت گرا کر خاک مین ملا دی وہان سی سوار ہو کر جب مین حوالی نار من مین آیا تو دور سے مجکو ایک بلند قلعہ نظر آیا مجکو یہہ خیال آیا کہ اہل قلعہ واسطے استقبال کی آئینگے آخر یہہ معلوم ہوا کہ اہل قلعہ جنگ کی لئی تیار ہین چلتی چلتی اوس قلعہ پر ترکتاز کیا اور سپاہ چار طرف سی قلعہ کے تسخیر مین مشغول ہوئی جب لشکر اودن نی حملہ کیا اور آواز نقارہ اور نفیر وغیرہ کے اہل قلعہ نی سنی بیدل ہو کر ایکا ایکی لگی بہادرون کی اوازا اور دلاورون کی نعرہ کی خوف سی کانپ اوٹہی لیکن اونکا سردار رستمی پرور نجابت انہ لیکہ مردانہ تہا لڑائی پر تیار ہوا اور بہت لوگ زخمی ہو مجروح اور مقتول ہوئی آخر الامر اوسنی عاجز ہو کر شمشیر گلی مین ڈال کر امان طلب کیا مین نی اوسکو امان دیا اور اوسنی مجہسی یہہ کہا کہ تابالکل ایتی خونریزی کرائی اوسنی

...ب تھا اور آگ جسے کو پوجتی تھیا اور زردشت نے جو الکا قبلہ مقرر
...ی وہ آفتاب ہی اور سات دن میں چار نمازین جسے سجدہ مہنظ فتاب
...سامنی کریکے ادا کرتی ہین اور بیان کیا کہ زردشت سکیہ اور ایک ایک
...سی ایک قلعہ مین پیدا ہوا تہا اور یہہ مقرر کیا تہا کہ جو شخص اوسکی دین
...داخل ہووی وہ اپنی مال کا دسوان حصہ اوسکی فرزندون کو دیوی پیت
...ل زردشت کی کتاب ژند کو طلب کیا اوسکی اکثر احکام مشابہ احکام اسلام
...کیے تھی اور سوائی فرزندان زردشت کی اور کوئی بھی ژند کو نہین جانتا تہا —
اور مین لی اسکی مجلس مین کچھ خراج اہل تمیز پر مقرر کیا اور بسبب حرم اور
تعدی کی جو سابق عادل کی ہاتھہ سی سرزد ہوتی تھی اوسکی جمعیت کو تخریب
کا حکم دیا اور اوسکی دیوار کی داب دیا اور آگ ہمیشون ادھر خرقہ
گردن کو دیتی اوٹہا کر سمرقند مین آباد کیا اور امیر جیلی جو سرگردان
پہنچا تہا کچھ دن خلجان لیے اوسکی بکر گرفتاری اپنے ہی کی حوالہ کیا
اور اسکا سر کاٹکر حضور مین بھیجا اور مین لی اول فصل ربیع مین قریب
کی حکومت محمد شاہ کو دیکر خراسان سی طرف عزم کیا اور دو روز بعد بیچ
سمرکی دریائی ارشیر خبار اور آب کابل اترکر ڈیرہ کیا یہہ پہاڑ
بڑا ہی سہیمانہ اشترکہ بنا ہی کیا اوسکی تمام دروازون مین دو محراب سہت بلند
اور عرض مین سو ٹہی خم پیچ مین ہی اور دو محراب
ایک لو ساٹہ کر شکی کی اور دوسری بیچ کشین شہر
اور متصل پہاڑکے ایک سرائی بنائی تھا اور
ایک ایک دروازہ سنگین نہایت عالی بنائی

۳ رضی الدین اور خواجہ حاجی محمد خوشنویس اور قاضی غیاث الدین اور قاضی عبد اللطیف
دربار میں حاضر ہوئے سید رضی الدین جو عالم فحول تھا اوسنے کئی باتیں خوب
بیان کیں ایک یہہ تھی کہ سلطان عادل سایہ الٰہی ہوتا ہے کیونکہ جسطور آدمی
آفتاب کی حرارت سے سایہ میں پناہ لیتے ہیں ایسے ہی آدمی ظلم کی تیزی
سے بادشاہ عادل کے سایہ میں پناہ لیتے ہیں الحمد للہ کہ متوطنان اوس ریاست
نے ظلم کی حرارت میں سایہ امن کے عدالت کا پایا اور یہہ بات تھی کہ آدمی
اپنی اوضاع اور اطوار میں جیسے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ویسا ہی اون پر
حاکم تعین کرتا ہے ہم نے اب یہہ معلوم کیا کہ ہماری کردار اللہ تعالیٰ نے پسند
کئے ہیں کہ تمکو ہم پر حاکم بنایا ہے اور یہہ بات تھی کہ بادشاہ عادل باران
بزرگ قطرہ سے بہتر ہوتا ہے اور عادل بادشاہ جب دعا مانگتا ہے
وہ ضرور مستجاب ہوتی ہے پھر اونہوں نے مجیب دعا کے الناس کی کہ دوبرس
گذر گئے ہیں جو ولایت اذربائیجان میں بسبب ظلم کے مینہہ نہیں برستا اور مجکو
سبب زراعت کی جنگل میں لگئی اور تمام سپاہ اور رعیت نے ملکر استغفار
کے نماز پڑھے اور خوب مینہہ برسا اور قاضی غیاث الدین اور قاضی
عبد اللطیف نے جو تو ہوا نے شخص تھے مسائل حلال اور حرام کی بیان
کئے اور خواجہ حاجی محمد نے ایک گلستان خوشخط اپنے قلم کے نذر کے اوسی
مجلس میں چند لوگ زردشت کے اولاد کہ تبیعے اوسکو بھی جانتے ہیں
دربار میں حاضر ہوئے علماء نے کہا کہ ان لوگوں کے پاس ایک کتاب
ہے زند اوسکا نام ہے اور یہ لوگ عجم اکثر اوسپر عمل کرتے تھے اگرچہ
لوگ عجم یہہ دعوے کرتے تھے کہ ہم ملت ابراہیمی پر عمل کرتے ہیں لیکن اونکا

تیموری سے

سعادت اللہ احمد کو بہیجا کہ خبر لائے

جیحون اتر کر صبح سمرقند پہنچا ... طرفین سے بہت ... زخمی ہوکر

ساتھ لشکر بہت تہا بخارے کے عالم پیش آنا طرفین سے بہت ... بیکار ہوگیا

قبول ہوئی الیاس خواجہ زخمی ہوکر بیکار ہوگیا احمد جلایر نے فرصت پاکر

... اہل نخجوان جنہوں نے جنگ میں ساتھ دیا تہا ... کی مقتول

اس اثنا میں بہت سی اہل نخجوان ... ضیاء الملک کی مقبرہ میں جب

ہوئی چنانچہ السید ... سپاہ نخجوان کے ... ضیاء الملک ... کی تسخیر

تہے قاری اتباق کی ہمسی ہی قتل ہوئے ۔ یہہ میں آکر نخجوان کی تسخیر

سے فارغ ہوکر سوار ہوا اور کند سنب راغان میں آکر امیر جاکو

سیف الدین اور الیاس خواجہ کی معہ افواج آکر ملازمت کی میں نے الیاس خواجہ

کی مکان پر جاکر اوسکی عیادت کی چونکہ اوسکا زخم بہت خراب تہا میں نے

آپ متوجہ ہوکر جراحون کو واسطے اہتمام علاج کرنے تاکید کی اور الیاس خواجہ

مجکو دیکھکر ایسا بہت خوش ہوا کہ گویا وہ اچہا ہوگیا شیخ علی بہادر اوسکا

باپ عالم تہا اوسنے یہہ کہا کہ حکمت بیمار کی عیادت میں کہ حضرت سرور عالم

صلعم نے اوسکا حکم کیا ہی یہہ ہی ہے کہ بیمار کو دوستون کی دیکھنی سے

سرور حاصل ہوتا ہی وہ بہی سبب اوسکی صحت کا ہوجاتا ہی اسیکی تصدیق

یہہ قول ہی لقاء الخلیل شفاء العلیل یعنے دوست سے ملاقات بیمار کو شفا

... نے الیاس خواجہ کو صحت عنایت کی لشکر اوسکے

... اور ...

چال میں کچھ نقصان آگیا اور میں نے مقام سنب راغان میں قیام کیا

مجلس منعقد کے

مجلس مشورت آذربائیجان کی تسخیر کی نسبت

...

ادسکے تنبیہ کا عزم کیا اور ہر اٹھارہ سوار مین سے دو سوار انتخاب کرلیے
اور وانسے بذات خود بیعت لیکر ملک عزالدین کے استیصال کیلیے متوجہ
ہوا جب لہرستان مین پہنچا تو افواج کو واسطے تاخت اور غارت کی تعین
کیا بہادرون نے ولایت در و جرد پر تاخت کی اور غنیمت بیشمار لائی اور
رہزنان قلعہ خرم آباد مین جاکر متحصن ہوگئے مین نے افواج قاہرہ تواات
اور ہزارجات کو حکم دیا کہ اونہون نے جاکر قہرا جبرا قلعہ مسخر کرکے خاک
مین ملا دیا اہل قلعہ اکثر قتل ہوئے اور کچھ پکڑے گئے اونکو مین نے بلندی پہاڑ
پر سے نیچے گروا دیا اس یورش مین اقتمور بہادر اور عمر عباس بہادر
اور محمد آزاد سلطان شاہ وانکی بائی آب کے ناموافقت سے بیمار ہوکر مرگئے
تین روز مین یہ تینون امیر مرگئے اور شیخ علی سربدال سے تیز زخم تہا اسیے
عرصہ مین مرگیا جب ولایت لہرستان رہزنون سے خالی ہوگئی تو مین واسطے
سیرگاہ نہاوند مین آیا اوسوقت یہ سنا کہ سلطان جلایر نے بہت لشکر گران
اپنے ہمراہ لیکر بغداد سے تبریز پر آکر تاخت کی مین اوسی دم سوار ہوا
اور اوس تمام کا اہتمام شیخ علی کی حوالے کیا اور کوچ بکوچ لشکر لیکر تبریز
کی طرف متوجہ ہوا سلطان احمد جلایر کی میری یہ خبر سنتے ہی بغداد کیطرف
گریز کیے مین نے سلطان احمد کے فرار کی خبر سنکر فی الحال امیر حاجی سیف الدین
کو چیدہ لشکر دیکر اوسکے تعاقب پر تعین کیا جب اس لشکر نے جلدی کرکے با ایلغار
جلایر کو جالیا وہ گہبرا اس سے کر تمام اسباب اور کوتل گہوڑے اور لڑکے
اپنے مشہور چہوڑکر عقدہ سے بہاگ کر شکست سے بچا اور تمام اسباب
اوسکا ہماری سپاہ کی ہاتہہ آیا الیاس خواجہ پسر شیخ علی بہادر نے پیچہا دیکے

سمجھتے

انکی قیام کریں کہ اوس سرزمین کے خو اور آدمیون کی مزاج طبیعت سے
آشنا ہو جاویں اور اوس ملک کو اپنا ملک بنا کر دوسرے ملک کے
طرف متوجہ ہو ویں — غزنین یہ بات پسند کی اور غزنین سب کی لشکرین
کا عزم کیا جب خبر جمعیت اس لشکر منصورہ کے افواج توران کو ...
کی پہنچی تو انہوں نے یہ مصلحت دیکھی کہ ابھی جاڑون میں جب سے
ہم یہان آئے ہیں چلے جاویں مبادا کچھ ہنگامہ جسم زخم پہنچے اور ذخیرہ اور
اموال اور غنیمت جو ہماری ہاتھ آیا ہے قابو سے جاتا رہے اسلئے وہ
تبریز سے سوار ہو کر دربند کی طرف روانہ ہوئے سارق عادل
حاکم سلطانیہ نے وہ ان سب لشکر تتار کا تعاقب کیا اور بہت سا
مال اسباب مواشی مراعی جو لوٹ کر لیے جاتی تھی اونسے چھین لایا اور
اہل تبریز کو دیدیا اور اونہی دنون سارق عادل کا قدم ہمارے لشکر
اوسکو تبریز کا حاکم بنا لیا جب یہیں سے دربار کی طرف تعمیر کیا اور
اور قطع منازل کیے ... ناگاہ یہ خبر اسکو ملی کہ الدین ...
کی حاکم نے سید غیاث الدین اپنی طرف سے شیخ ... دیگر ...
روانہ کیا تاکہ وہ آملے ہماری سپاہ سے ساتھ ملاکر ... اور ...
ہوا کہ ملک عز الدین حاکم کرکی جنگ کا سپاہی کرتا ہے اور مسلمانون اور
مسافرین کی حالت کی متعرض ہوتا ہے چنانچہ ایک قافلہ سمت الیہ کو جاتا
تہا اوسکا رستہ روک کر مال اسباب جو کچھ تہا سب لوٹ لیا ...
خدا کے اوسکے ہاتھ سے جاتے ہو رہے ہیں یہہ خبر سنکر ... غیرت اسلام
کی جوش کیا اوسکے سر اور استیصال کی ... کا ارادہ ...

۳۷ مالک ایران سے تیار ہوا

ذکر حضرت صاحبقران کی دوبارہ توجہ کا ایران کی طرف واسطے مدافعت لشکر تقتمش خان کے

ششصد ہجری میں کہ ستروان سال ہمارا تہا اور سال یادن مجکو شروع ہوا
تہا واسطے جنگ ایران کے سامان کرکے روانہ ہوا اور فرمان طلبی کے بنام
امرا تومانات اور قشونات اور ہزارجات کے ایلچیوں کے ہاتہہ روانہ
کئے اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس اور بعضے اور امرا کو اونکا تابع
کرکے واسطے انتظام اور حکومت ولایت ماوراء النہر کے مقرر کیا جب
دریا جیحون پر آیا تو افواج اور لشکر جوق جوق آکر لشکر ظفر اثر مین
جمع ہوا اور مین نے فرزندون اور رشتہ دارون اور امرا اور
سپاہیون کو طلب کرکے واسطے یورش ایران کی مشورہ کیا امیر قراچہ نے
کہا کہ ملک گیری تو آسان ہے پر ملک داری مشکل ہے ملک گیر وہی ہے
جو ملک داری بہی کرے اور جو ملک لیوے اوسکو قبضہ مین رکہے اب
اگر امیر نے ملک گیری کا عزم کیا ہے اس طور سے کہ ملک لیکر قابو مین رکہے
تو فکر پیش و پس کا کرنا چاہئے اور اگر قزاقانہ ترکتاز کرین تو یہہ بہت آسان
ہے اوس ملک مین ہم جاکر دست برد کرتے ہین پہر جو نصیب مین ہے وہ
ہے اور کیا امیر تومان نے کہا آج شان سلطنت امیر کے زیادہ ہے کہ
جب مین بادی عزم [illegible] کے سلطنت کا اس طور پر مناسب ہے
کہ [illegible] لیوے اور [illegible] کرے اور اوس ملک مین

تیمور سے

آیا اور سپاہ کو رخصت کر دیا تاکہ اپنی گھر آسودہ حال ہو ویں اور
موسم سردی کی آرام سمرقند میں ارادہ کیا ابھی آسودہ جیسے نہیں ہوتا تھا کہ
عرضیاں اتابے اور اکابر تبریز اور آذربیجان کی آئیں ظلم اور تعدیے
اور لوٹ کھسوٹ افواج تقتمش خان سے فریاد لکھی تھی اور یہ لکھا تھا کہ
توتوخان لشکر کفار قپچاق سے لیکر دیئے بارہ اغلان جوجی تھا اور بیگ جنگی سپاہ اور
فولاد اور عیسی بیگ اور بیگلے لیا اور قرا بیگ ہیں وغیرہ اور شہر تبریز ان کی دست
سے ولایت افرباتجان اور تبریز میں آئے ہیں اور ازبسکہ ہم بیکسوں کی اختیار
ہم لیا ہم بیلی سر تاپا اس کا دامن پکڑا اور محمود ولی بیلے کو بلا کر ہمت
حاصل کی تاکہ شاید ہمکو کفار تقتمش خان کی ہاتھ سے خلاصی دیویں ایک ہفتہ تک
جدال کرتے رہے آخر الامر امیر ولی اور محمود ہلال تبریز سے بھاگ
گئے اور لشکر کفار کا مسلمانوں پر غالب ہوکر نہب اور غارت شروع کیا
اور جو روبیداد … اور عیسی و فقیر سے جو ولیں آیا … ہوگیا ہمارے پاس جو مال
اسباب تھا سب لٹ گیا اب ہم مسلمانوں نے آپ کی شوکت کی پناہ لی ہے
تاکہ ہمکو انکی ہاتھ سی نجات دو نہیں تو قیامت کی دن ہمارا ہاتھ اور تمہارا
دامن ہوویگا یہ عرضی سنکر مجکو تین رات دن تک نیند نہ آئی اسی
سردی میں لشکر کو جمع کیا اور اپنا خیمہ اور بارگاہ باہر نکلوایا اور
فرامین امرا استراباد اور مازندران اور رستمدار اور خراسان کی نام
بھجوائے کہ … طرف اور … کا لشکر … کیا
… ہوتا کہ … آتا ہوں اور حاکم سلطانیہ کو بھی فرمان بھیجا … کر
لکھا کہ اپنی فوج لیکر تبریز کو چلو اور میں آپ بھی … ہوں

۲۰ حاجت ہو سو بھی کرین اگر امیر کو ولایت آل کی احتیاج ہی تو ہم آل کو معہ جمیع توابع
و لواحق کی پیشکش کرتے ہین ہیہ امیر اگر موافق حکم خدا کے او سمین ہی خمس ہم سادات
کو عنایت کرینے تو روز حشر محمد رسول اللہ صلعم کیے ماجور ہو گئی اور زمین توالد
ہمارا ارازق ہی ملک امیر کا اور ہم تابع اور مطیع نہ امیر کے طرف سی کچھہ کلفت
اور نہ کسی اور سی کچھہ الغرض تیسری یہہ کہ اگر امیر اس ملک کو ہم سی لیکر آخر کسی
ایک ملازم درگاہ کو دیونگی تاکروہ نیک و بد مین کار آدمی ہم سادات
ہی دنیا مین اور آخرت مین ہیہ امیر کی کار آوینگے چوتھی یہہ ہی اگر ہم پر
بخشو تو بلند مرتبہ ہوگے اور اگر نہ بخشو تو بہی بلند مرتبہ ہو یہہ مضمون سادات
ال کی خط کا سنکر مجکو تاثیر ہوئیے اور مملکت آمل اور ساری کے انکو
چھوڑ دیے اور انکو حکم دیا کہ اقتان بادشاہ حاکم استراباد کے تابع رہو
انہونیے یہہ امر عالی قبول کیا اور اپنی مملکت مین منبرون پر میرا خطبہ پڑہا
اور سکہ میرے نام کا جاری کیا

ذکر حضرت صاحبقران کی مراجعت کا مالک ایران اور مازندران سی سمرقند کی طرف

انتظام اور ضبط دار الملک سلطانیہ اور استراباد اور مازندران
اور بغداد اور آمل اور ساری کمیں فارغ ہوکر دار السلطنہ سمرقند
کیطرف عزم کیا دریا جیحون سی اترکر مملکت توران زمین مین آیا اکابر
اور اہالی اور امرا توران کی فوج فوج میرے استقبال کو آئی بہت
کچہہ نثار کیا اور پیشکش اور تحفہ نذر کئی وانسی دار السلطنت سمرقند مین

تیموری

مملکت سلطانیہ کا کر کے ممالک رستمدار کی طرف عزم کیا چونکہ ولایت رستمدا
کے حکام کو نہ تو طاقت میرے مقابلے کی تھی اور نہ توفیق اطاعت سے بہرہ یابی
لاچار اونکو اپنی نجات بھاگ جانی میں معلوم ہوئی اسلئے اپنی قلعہ خالی
کر کے ادہر ادہر پراگندہ ہوگئے بلا جنگ و جدل ولایت رستمدار میرے
ہاتھ آئی اور بہت غنیمت ہماری سپاہ کی ہاتھ لگی اور امیر ولی جو سو خیج حالی
میں بھاگا ہوا موجود تھا وہ بھی باوجود گمنامی کے چلا گیا میں نے ولایت رستمدا
میں داروغے تعین کیے اور داد و دہش کر کے رعایا کو تسلی دی اور ارادہ مملکت
ساری اور آمل کی تسخیر کا کیا میرا یہ عزم سید کمال الدین اور سید رضی الدین
نے جو حاکم اوسکے تھے سنکر اپنی نجات اطاعت میں دیکھی عرضیات اور خطوط
اور پیشکش اور تحفے حضور میں بھیجے اور ایک مصحف حضرت امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا میرے پاس بھیجا اور چار باتیں اپنی خط میں
لکھی تھیں ایک یہ کہ الحمد للہ امیر قطب السلطنت مجدد دین محمد صلعم کے ہیں اور
لا الہ الا اللہ میں پختہ ہیں اور تمام اس کلمے کے محمد رسول اللہ پہنچایا اور ہم
اونکے اولاد میں ہماری تعظیم امت پر واجب ہے کیونکہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمکو اپنی امت کے حوالہ کیا ہے کہ میں خود و عترت امت میں چھوڑے جاتا ہوں کیا
تھا اور اسی عترت اب امیر کو واجب ہے کہ اپنی اسلام کی لحاظ سے ہمارے
عزت بجا لاوے تاکہ شفاعت پیغمبر علیہ السلام کی امیدوار ہووے دوسرے
یہ کہ ہم پر واجب ہے کہ واسطے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان و مال اپنا
بھی کچھ دریغ نکریں کیونکہ محمد رسول اللہ صلعم رحمت للعالمین تھے پس ہمکو
بھی واجب ہے کہ جس امر میں امت کو احتیاج ہووے اسکی ادائی

توزک

ین سی اوسکو سرفراز کیا اور یہہ جاتری سی دارالملک ری ہی من تام کئی
کابر اور اہالی اور علما رئی کی میری مجلس من تحفی لائی من تی رئی کی ایک
عالم سی یہہ پوچھا کہ اس کا سبب کیا ہی کہ اللہ تعالے نی تمکو اس دیار پر
ستال کیا اور تہنگ ماژندران امیرون کی قبضہ سی نکل گیا اوسنی یہہ جواب دیا
امیرون کی مغروری کا سبب ماژندران کی جو ان سی ایک تو اوسکا ظالم ہی جو
تمام عالم مین سرایت کر گیا کہ اوسکا اثر ہمکو بہی ہو گیا کیونکہ اعمال بد آدمی کی عالم
مین اثر کر جاتی ہین جیسی غذا بد بدن مین دوسری یہہ کہ خطا وار اور بیخطا
کو قید کرتا تہا اور اونسی کچہہ نہ کچہہ لیتا تہا اور غور نہین کرتا تہا تیسرے یہہ کہ
سر اوباش اور اراذل اور باجیون کو بہت چڑہا لیا تہا اور علما سی طرف
سی بہی متوجہ نہوا چوتہی یہہ کہ ظالم وزیر لوگون پر تعین کر کے اوسکو بالکل
مختار کر دیا آخر جو حال اوسکا ہوا سو ہوا — مجکو چارون باتون سی جو
تجربہ حاصل ہوا اور اول بہار مین وہانسی سلطانیہ کیطرف روانہ ہوا اوسوقت
مسمی سارق عادل جو شیخ اویس کی امرای کلان سی تہا اور شاہ شجاع اوسکو
سلطانیہ سی تسلی دیکر اپنی ساتہہ لیگیا تہا بعد وفات شاہ شجاع کی جو
اکیسوین تاریخ شعبان سنہ ۷۸۶ سات سو چہاسی ہجری کی یہہ حادثہ پیش آیا
سارق عادل کو شیراز سی مین نی طلب کیا تہا شرف ملازمت سی سربلند
ہوا اور حکومت سلطانیہ کی اوسکی لئی مقرر کیے اور محمد پسر سلطان
کو مہم نکر سلطانیہ مین چہوڑا کہ سارق عادل کی اتفاق سی اسکی ملک
سو ستم کو سمرقند کیطرف اور رمضان ۷۸۷ سات سو ستاسی ہجری مین
سو نوان سال میری جلوس کا اور بیان اکیاونکا شروع ہوا تہا

اور کیا وصول ہوویگا میں آپ ہی امیر کا تابع ہوں پہر مجکو یہہ قدرت نہیں
کہ مظالم بلکہ کو رجوع کروں اب اس کوشش جدال اور قتال کا پیشہ اگر [illegible]
جاتا ہی تو میں آپ واسطے ملازمت امیر کے حاضر ہوتا ہوں اور جو امرا
اوسکی تعاقب پر تعین تہی اونکو جب اوسکا کچہہ نشان نہ ملا تو چلی آئی تسخیر مالک
مازندران سی جب خاطر جمع ہوئی تو ازروی تسخیر ملک عراق کے دل میں [illegible]
اوپر امیر اقبوغا اور امیر اوچ قرا بہادر کو مقام استراباد میں چہوڑا اور
اپنے تمام لشکر میں سے ہر دہائی میں سی تین آدمی کی حساب انتخاب کرکے ساتہہ
لئیا اور وہانسی ملکت ری کیطرف متوجہ ہوا جب کہ بیچ بکوچ جاکر ری کی سبز
زار میں اترا سلطان احمد ولد شیخ اویس جلایر کو جو سلطانیہ کا حاکم تہا امیر کی
خبر ہوئی خوف اوسکے دل میں بیٹہہ گیا قلعہ تو اپنی عقل سی اقبوغا کو سپرد کیا اور
کچہہ لوگ واسطے قلعہ داری کی اوسکے پاس چہوڑے اور آپ تبریز کو چلا گیا
عمر بہادر عباس بہادر کا بیٹا بی اجازت ساتہہ سوار لیکر سلطانیہ کیطرف روانہ
ہوا باوجودیکہ سردی اور برف اور بارش کثرت سی تہی لیکن عمر بہادر
سلطانیہ کی قریب گیا جب اہل قلعہ سلطانیہ کو اس فوج کی یورش کی اطلاع ہوئے
اور صدمہ لشکر کا مشہور ہو گیا تہا مقاومت سی بیتاب ہو کر اقبوغا پسر
سلطان احمد کو قلعہ سی نکال کر تبریز کیطرف روانہ ہوئی اور ابہی تمام اہل
قلعہ خارج نہیں ہوئی تہی کہ عمر بہادر وہاں پہنچا اور نہایت مردانگی سی قلعہ
میں داخل ہوا جو اسباب وہاں موجود تہا وسمیں تصرف کیا اور زبانی ایلچی
کی خبر فتح سلطانیہ کے اور مبارکباد حضور میں قسم کو لکہہ بہیجی میں لی اس کارنامہ
کی عوض جو عمر بہادر سی عمل میں آئی کہ زر اور تحفہ [illegible]

بہاگ کر رستمداد کو چلا گیا وہانکی پہاڑون اور بن مین پناہ لیے ہماری امداد 1
کی امید مین جان بچا لیگیا یہہ امیر ولی بیٹا شیخ علی مسعود کا ہی اور شیخ علی طغی
تیمور خان کی امراؤ مین سی ہی جسوقت سربداریون نی طغی تیمور خان کو قتل
کیا تو امیر یہ بہی اوس مجلس مین موجود تہا یہہ بہاگ کر ترشا مین چلا آیا اور
شیخ علی اسکا باپ اوسہی جگہ مارا گیا اور امیر ولی نی ترشا مین استقلال حاصل
کیا بہر استرآباد مین آیا وہ مملکت لیکر منضبط کر لیے اور لقمان بادشاہ
بیٹا طغی تیمور خان کا امیر ولی سی خوفناک بہرتا تہا آخر سعادت نی اوسکی
رہبری کی کہ وہ واسطے میری ملازمت کی آیا مین نی اوسکو تربیت کیا اب
کہ مین نی مازندران کو فتح کیا تو حکومت استرآباد کی لقمان بادشاہ کی لیے
مقرر کی اوسوقت امیر ولی کی غرض سی اپنی چار پیغام لکہی تہی اول یہہ کہ
یہہ جناب امیر کی افواج قاہرہ بہی صرف اسلئی تہی کہ اگر مین مارا جاؤن
تو مردانگی سی مرد رہون اور میری مردانگی امیر کو بہی معلوم ہو جاوی کیونکہ
تجہسی بادشاہ عظیم الشان کا مقابلہ کیا اور مقابلہ ہار آیا دوسری یہہ کہ ترسو
ملک مازندران کی کئی سال سی گویا میرے عقد نکاح مین تہی اور یہہ
حرام تہا کہ اوسکو بلا طلاق دیئی کسی نامحرم کو حوالہ کرون اور ننگ ناردیوانی
کی خود پسند کرون آخر کار بس کو مفت چہوڑ دون تیسرے یہہ کہ ملک دست بدست
آبائی وہ دونوں ہی چلا آیا اوسکو اتنا نہین ہی اوسکو مین نی طلاق دی اب جسکا
دل چاہی اوسکو نقد مین اٹہا چوتہی یہہ کہ مین مرنی پر تیار ہون اور افواج
امیر کی میرے ہی سر گردان ہون یہہ لی ہر روز تشنہ ہوتی ہی اگر تشنہ ملک
مازندران کی مقصود تہا وہ تو امیر کو میسر ہوا اب میری گرفتاری کی

کو بلا کر ان کو [illegible] حکم دیا کہ جو کچھ اشیا [illegible] جگہ [illegible] لیکر اور [illegible]
خندق کا کنارہ [illegible] بھیجا [illegible] اسکے اندر [illegible] وقت [illegible]
تھا اچھا طرح ہے کہ ایک شہر [illegible] جوان مردانوں کی جرأت [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] پاٹ کر [illegible] کر دی جب [illegible]
[illegible] کی [illegible] انسان [illegible] کی [illegible] امیرزادہ میرانشاہ
کی طرف [illegible] گیا اور خندق تک آگئی اور [illegible]
اور [illegible] گرا دی [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible]
[illegible] گئی اس وقت امیرزادہ میرانشاہ [illegible] کیا اور [illegible]
[illegible] لیا اور [illegible] [illegible]
[illegible] لشکر [illegible] امیر ولی [illegible] اور [illegible] امیر ولی [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] [illegible]
[illegible] امیر [illegible] [illegible] کی گردہ [illegible] کے تعاقب [illegible]
تھا انھوں نے [illegible] جب امیر ولی بھاگ کر اپنے مقام میں گیا
تو جان گیا کہ اب [illegible] مقابلہ کے [illegible] اسلحہ عیال اور اثقال
قلعہ میں [illegible] لشکر [illegible] ترامغان کی طرف چلا گیا اور [illegible]
[illegible] کی قلعہ [illegible] کر [illegible] کی طرف روانہ ہوا جب صبح دولت
[illegible] اور آفتاب اقبال کا چمکا [illegible] سوار ہو کر امیر ولی کے
قلعہ میں نازل ہوا اور امیر خداداد حسینی اور شیخ علی بہادر اور [illegible] بہادر
[illegible] امیر ولی کی تعاقب پر تعین کیا [illegible]
[illegible] امیر علی [illegible] کہ سپاہ تعاقب [illegible] رہی ہے

توزک

1 تمام خراب کر کی امیر ولی کی طرف روانہ ہوا دہستان سی گذر کر بعد عبور دریا
جیحون کی موضع شاسمان مین ڈیرہ کیا اور حکم دیا کہ تومانات اور قشونات
اور ہزارجات کیے سردارون اور امرا سی یہہ مچلکا لکہوا لو کہ جو کچہہ
اور جنگل مین سامنی ہیے ہر یک اپنی قشون کی ساتہہ رہی اور ہرگز جدا نہو دے
اور بلی اجازت کہین نجاوے اور جو دریا یا نہر سامنی آتا تہا اوسکو
پل کذار ہوتا تہا اور یہہ حکم دیا کہ ہر شخص سپاہی وغیرہ کو لازم اگر پیادہ ہو
تو رستہ کا کاٹنا ہر روز آدہ کوس رستہ صاف ہوتا تہا اور دوہی
آدہ کوس کی منزل کرتا تہا اور قراول جو آگی بہیجی تہی وہ امیر ولی
کی قراولون سی متقابل ہوگئی جنگ مردانہ واقع ہوئے آخر امیر ولی
کی قراولون نی ہزیمت کہائی اور اکثر مقتول ہوئی اس جنگ مین تا
محمود شاہ سبورے سی ترددات مردانہ ہوئی اور تیر سی اوسکا ہاتہہ
زخمی ہوا اور اقتیمور بہادر اور شیخ تیمور بہادر اوسکی بیٹی نی جنگ
دلیرانہ کیے اور بیس دن تک اسی طور پر جنگ ہوتی رہی آخر مین
اپنی فوج آراستہ کر کی سوار ہوا اور نیل در ودیش سی لشکر آگی بڑہایا امیر
ولی بہی اپنی فوج لیکر متقابل ہوا اگرچہ امیر ولی مرد شجاع تہا اور اوسکی
فوج کی ساتہہ کوشش دلیرانہ کی لیکن از بسکہ ستارہ اوسکی اقبال کا
غروب ہونیکو تہا اسلئی اوسکی تمام کوشش مفید نہوئیے لاچار شکست
پائی بارہوین سپاہ نی اوسکا تعاقب کیا بہت نامزد راہ کو قتل کیا
اور امیر ولی کی بہت سردارون کو زندہ پکڑ کر لائی بعد ہزیمت افواج
غنیم کی مین نی شہر استراباد مین ڈیرہ کیا اور امرا قشونات اور ہزارجات

کیا اور امیرزادہ خلیل سلطان کو الکا سپرد کی امیرزادہ میرانشاہ کو
کی حکم بھی عطا کیا تھا دو بھی کا تھا اس اثنا میں ایک خانم بیگم مرتبہ بادشاہ کی
خلیل سلطان کو پرورش کی تھی خانشادگی لیا اور [illegible] امیر
زادہ میرانشاہ کی دار السلطنت ہرات سے آئی کہ امیر [illegible] کو [illegible]
قلعہ دوران کا مستحکم کیا ہی میں نے یہ حکم دیا کہ سرای ملک خانم اور تمام حرم
سمرقند کو چلا دی اور تمان آغا کو لشکر میں رکھ لیا اور کنارہ دریا کی [illegible]
سے کوچ کر کی اور راہ [illegible] سے [illegible] منزل [illegible]
بہادر اور [illegible] بہادر اور مبشر بہادر [illegible] کیا [illegible] کر اور [illegible]
جس امیر [illegible] متعین [illegible] کرتے اور [illegible] آئے [illegible]
ہوا اور بادشاہی [illegible] کر [illegible] خبر آئی [illegible]
[illegible] موضع کا [illegible] امرا [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] بہادر [illegible]
ایک تیر مبشر بہادر کی [illegible] لگا [illegible] دو دانت [illegible] اور [illegible]
سی پار ہو گیا اور [illegible] بہادر [illegible]
امیر [illegible] کی فوج کو شکست دی اور [illegible] زخم کی ساتھ [illegible]
ایک ہاتھ میں تلوار سے [illegible] کیا [illegible] حق تعالیٰ کی [illegible]
موضع کا [illegible] انعام اور جاگیر [illegible] فرمان لکھ دیا [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible] کی طرف متوجہ ہوا [illegible]
قلعہ کا محاصرہ کیا اور جنگ شروع ہوئی [illegible] قلعہ مفتوح ہو گیا [illegible]
کوتوال اور لشکری امیر علی کی قتل ہوئی اور غنیمت بہت ہاتھ آئی اور

توزک

ور ولی حاکم مازندران نے قدم راہ عصیان میں رکھا میری دلمیں یہ آیا
ایران کی طرف چلون اور اپنی مازندران کو بھی مسخر کرون

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا ممالکت ایران اور مازندران کیطرف

ایران اور مازندران کا اسطور کیاکر
از سر نو انتظام سامان جنگ ایران اور مازندران
فرمان طلبی کی امرا اور رؤسا زقشونات اور تومانات اور ہزارجات
کی نام لکھکر ممالک محروسہ کی اطراف میں روانہ کئی اور آپ نہایت اہی
بر نکلکر کی سوار ہوا اور شکار کھیلتا ہوا بلخ میں آیا چند روز وہان
مقام کیا اور لشکر تمام جمع ہوگیا لشکر کی شان شوکت کو نظر اعتبار سی ملاحظ
کیا تو لشکر نہایت آراستہ نظر آیا میری دلمیں یہ آیا کہ اس لشکر سی مملکت
روم اور عراقین مسخر کرسکتا ہون اسیی خیال میں تہا کہ یہہ خبر آئی کہ زکی
شاہ شجاع والی فارس کی جو امیرزادہ پیر محمد سی منسوب ہوئی تہی
اور حاجی خواجہ کو اوسکے لانیکی لئی روانہ کیا تہا وہ آلی ہی میں
نی شاہ شجاع کی سبب کی آنیکو فال مبارک لیا اور مہد اعلیٰ خانم اور
تومان آغا اور اور مستورات اوسکی ملاقات کی لئی گئین اور جشن
کیا اور جشن کئی جو کہ میں نے یہہ سنا تہا کہ حاجی خواجہ نے اس سفر
میں اپنی آنیکی موافق زندگی نہین کی ہے اسلئی وا سیطے عبرت
لوگون کی اوسکو تعزیر دیے جب قبۃ الاسلام بلخ سے
چلکر کنارہ دریای مرغاب کے ڈیرہ ہوا اور شاہزادہ
معظم میران شاہ کی جی بطور استقبال کے ہرات سی آکر

اور امیر جاکو جو امیر الامرا کابلستان کا تھا وہ مرگیا اوسکی جگہ اوسکی بیٹے امیر
جہانشاہ کو مقرر کر دیا اور حشم خدم اور ایل اوسکا سب امیر جہانشاہ کو
دیدیا اور حکومت قندہار اور اوسکی دیار کی شیخ علی برلاس قندہاری کو مفوض
کی اور ایل تومین کا شیخ علی برلاس کے بھائی درمی کو عنایت کیا جب بہار کی رت آئی
تومینی دار السلطنت سمرقند کا عزم کیا اور امرا اور لشکریوں کو رخصت
کیا کہ اپنی ڈیرہ جاکر آرام میں مشغول ہو دین اور میں وہ مکان چھوڑکر جلدی
سی ایلغار راہ اختیار کیا اور رات دن چلتے چلتے تمام بڑی مسافت چودہ
دن رات میں طی کرکے قریب سمرقند کی آیا تمام اہل حرم اور امرا اور سادات
اور علما اور مشائخ اور رئیس شہر کے واسطے استقبال کی آئی اور مبارکباد
فتح کی دیے اور ثنا کی اور نثار کی پیشکش نذر کیے اور صدقات دیے

ذکر امیرزادہ سلطان ابراہیم کی پیدائش کا
اور اوسکی وفات کا طفولیت میں

جب میں نے سمرقند میں تخت سلطنت پر فراغ خاطر سے جلوس کیا اللہ تعالی نے
مجکو ایک فرزند عطا فرمایا اوسکا نام سلطان ابراہیم رکھا اور مجلس جشن
کی آراستہ کی اور صلا اور انعام امیرزادوں اور امرا اور رئیسوں اور
لشکریوں اور سادات اور قضات اور علما اور اہل شہر کو حسب
مراتب شریک کیا دیتی لیکن از بسکہ ایام اوسکے زندگی کی بہت کمتر مقدر
ہوئی تھی زمانہ طفولیت میں وہ مرگیا اور میں تین مہینے تک سمرقند میں
رہا اور [illegible] سات سو چھیاسی ہجری تک کہ سال ہجری جلوس کا [illegible]
تھا اور پہلا سوان سال مجکو [illegible] رہا تھا کہ [illegible]

ذکر قلعہ قندہار اور قلعہ قلات کی تسخیر کا

اسی سال مین قندہار کے طرف سے کہ جہانشاہ اور اسکندر شیخی اور
شیر بہادر کو قندہار کیطرف واسطے تسخیر اوس ملک کے بہیجا تہا یہہ
خبر آئی کہ جب یہہ امرا قندہار مین آئی تو انہونے میری حکم کی موافق
گرد راہ سے صاف ہو کر قندہار اور شہر کا محاصرہ کیا اور اوسی دن
پہلی ہی حملہ مین قلعہ اور شہر فتح کر کے سردار کو گرفتار کر لیا اور مشکین
باندہ کر درگاہ مین بہیجدیا جب مین نے باخرز مین کیطرف عزم کیا
تو وہ لوگ جو قندہار کے سردار کو اپنی ساتہہ واسطے ملازمت کے
لائے تہی آگئی مین نے یہہ حکم دیا کہ قندہار کی سردار کو سولی دو اور وہان سی
سوار ہو کر قندہار مین نازل ہوا اور جہانشاہ جاکو کی بہائی کو انعام اور
عنایات شاہانہ سی سرفراز کیا اور اور امرا اور بہادر حسب مراتب
التفات خسروانہ سی ممتاز ہوئی اور امیر جہانشاہ بہادر کو مع لشکر کے
تسخیر قلعہ قلات کی تعین کیا جہانشاہ نے وہان جاکر قلات کا محاصرہ
کر کی جنگ شروع کی اور سرنگ لگانے والون کو حکم دیا کہ انہون نے تہ
سی نقب لگا کر اونکی بنیاد خالی کر دی ایسا کہ چار طرف سے قلعہ گر گیا
اور بہادر قلعہ مین گہس گئی تمام اہل قلعہ کو قتل اور اسیر کیا یہہ با فتح و
نصرت ساتہہ پابوسی سی مشرف ہوئی امیرزادہ میران شاہ بہی جو واسطی
تسخیر ملک سیستان کی بہیجا گیا تہا راہ خباز اور راہ سلطان
سی آکر ملازمت سی مشرف ہوا جب دار الملک سیستان اور افغانستان
اور باقی زمین کو جن سخر کر چکا اور اوسکے تابع ہو گیا تو یہہ خبر آئی

تیموری

بیٹا ابو روالیمی کا شہید ہوا اور بعض قشونات جنکو لڑائی سخت پیش آئی
بیتاب اپنے جگہ خالی کر گئی اوسوقت امیر تیمور بہادر نے مردانگی اوپہ
پر دیے اور نہایت عزت اور دلیری سے اجازت مانگی تاکہ غنیم سے
محاربہ کرے چونکہ مجکو اوسکی عزت اور بہادری سے معلوم تہی کہ اگر اختیار
مخالفون پر جا گر گیا اور افسوس تہی کہ ایسا بہادر ضایع ہو جاویگا تو بھی
اوسکو مین نے اجازت دے اور اوسکو اپنے ساتھ رکھا اور رمضان
خواجہ لیبا دل اور جان قربان بہادر اپنی قشونون مین کوہ سے ماتند
استقامت کی ساتھ داد مردانگی دیتی تہی اور مین نے بخت خواجہ پسر
امیر قربان تیمور اور یک کو اور امیر شمس الدین پسر امیر عباس
کو تحریص کی تاکہ مخالفون پر حملہ کرین اور رشید خواجہ جو بہادر افغانہ زادہ
بچہ تہا ایک پتہر کے آڑمین کہات مین لگ رہا تہا جب مخالف اوسکے پاس
کو آئیے باوجودیکہ خوردسال تہا ایک کی پال پکڑکر گرالیا اور اوسکا
سر میری پاس کاٹ لایا مین نے اوسکو اس مردانگی پر تحسین کیا پہر
یہہ حکم دیا کہ بہادر ہر طرف سے قلعہ اور غنیم پر حملہ کرین اور امراء رکاب
کو بہی یہہ امر کیا اونہونے آگی بڑہ کر دست برد نمایان کیے اور
غنیم کو ہزیمت دی اور قلعہ فتح کیا اور تمام دہانکی مفسد مقتول اور
کچہہ لوگ زندہ اسیر ہوئیے جب یہہ قلعہ بہادرون کی کوششون سے
مفتوح ہوا تو جو لوگ زندہ ہاتہہ آئیے تہی وہ ہزارجات اور قشونات
پر تقسیم کر دیئے تاکہ سب کو تعزیر دیوین اور چندروز مین نے اوسی
سرزمین مین توقف کیا

۳ قلعہ مستحکم کر لیا ہے یہہ خبر سنتے ہی مینے اس قلعہ کے تسخیر اور اسکے اہل استیصال
کو غزائے اکبر سمجھکر واسطے تسخیر قلعہ مذکور کے عزم کیا اور فوج کا انتظام کرکے
یہہ حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کرو اہل قلعہ حسب مقدور مدافعت کرتے تھے آخر
ہمارے سپاہیوں نے وہ قلعہ باوجود اسکے استحکام کے جلد فتح کیا اور قلعہ میں گہس
گئے اور بہت مخالف پہاڑ سے گرکر مرگئے اور جو ہاتہ آیا وہ تلوار سے
مارا گیا اور انکے سروں سے منار چنوا دئے

ذکر تسخیر قلعہ دمنہ کا اور استیصال افغانان کوہ سلیمان کا

جب یہہ فتح میسر ہوئے تو یہہ معروض ہوا کہ قلعہ دمنہ کو اہل نقاچی
مستحکم کرکے دم استقلال کا بہرتے ہیں تسخیر اس قلعہ کے بہی ضروری
جانکر قلعہ دمنہ کیطرف متوجہ ہوا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے تائید
الہی سے پہلے ہی دن فتح کیا اور سجدہ شکر کا ادا کیا اور نقاچی کی سروں
سے بہی منار سے چنوائے اوسوقت یہہ خبر آئی کہ افغان کوہ
سلیمان کے جنہوں نے پہلے ایلچی بہیجکر باظہار اطاعت داروغہ طلب
کیا تہا اب بمخالفت راہ اطاعت سے باہر ہوگئے ہیں وہاں سے
مینے کوہ سلیمان کیطرف عزم کیا اور انکے قلعہ کے پاس جاکر
[illegible] امر کیا کہ جنگ شروع کرو امرا نے مع اپنی فوجات کی قلعہ
[illegible] کو گہیر لیا اور قتال میں مشغول ہوئے اور جماعت افغان
[illegible] قلعہ سے باہر آکر لڑتے تہے اور امیرزادہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] افغانوں کے مقابلہ پر جنگ کرتے تہے زخمی ہوئے اور [illegible]

تیمور بیگ سے

اگر اپنے جان مال ناموس بچایا چاہتا ہی تو

...ار کر تومن نے یہہ کہا ... تسخیر ... دلی

...لازمت امیر کبیر کے جلدی کر تاکہ بلاسی نجات ملی اور یہہ ...

...سر کیہ چونکہ تومن کی زندگی تمام ہو چکی تھی اسلئی نصیحت امیر حاجی سیف الدین

اوسکو نافع نہوئی اور جنگ پر تیار ہوا پہلی ہی حملہ میں اوسکے افواج ...

شکست آئی سب بھاگ گئی ایک سپاہی تومن کو گھوڑی سی گرا کر

میرزا امیرزادہ کے پاس کاٹ لایا اور اوسکے لشکر کو غارت کر کے

مراجعت کی اور تومن کا سر اور فتح کی خبر ... پاس

آکر ملازمت کی

امیرزادہ میرانشاہ مظفر و منصور

سمرقند ... اور ... تھا ... آئی تھی

سر میں درد اٹھا ... حسین ... میں آیا تھا

رہتا تھا اور حسین ... میں اور امیر ... اوسنے ...

متعلقے ایک تیر نے میرزا کا ہاتھ زخمی کر دیا تھا ...

ملازمت کی اوسکو یہہ خیال تھا کہ میں اوسکو پہچانتا نہیں

میں لی اوسکو دیکھتے ہی پہچان لیا اوسنے بچا لیا ... بیٹے نہ ...

گیا اور یہہ ... بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا اور ... نیات ...

فدائی کی اوسنے ظاہر نہیں کی حکم دیا کہ اوسکو ...

اور قلعہ ... کا تسخیر کرلیا

تسخیر قلعہ سزار کا

اسی عرصہ میں یہہ معروض ہوا کہ ... سزار مرد ... فدائی ...

سے اور اسلام ... قلعہ سزار میں متحصن ہیں اور

... لشکر اسلام کے خبر سنکر گھبرا گیا ...

تزک

اور شاہزادوں کو حسب حال انعام اور عنایات سے سربلند کیا خصوصاً
[illegible] کو جو سیف [illegible] کوشش نمایاں کی تھی مراحم بادشاہانہ سے ممتاز ہوئی نیز
[illegible] بخارا میں آرام کیا اور خلعت [illegible] اور اوسکے لوازم سے
[illegible] شاہان کی تشریف [illegible] اور [illegible] قطب الدین کو [illegible] سردار کر
[illegible] ان کے سمرقند کو روانہ کیا اور وہانکے علما اور مشایخ اور فضلا
[illegible] ہمراہ عیال لیجا کر تمام قرات میں آباد کر دو اور میں آپ
[illegible] ماہ شوال میں قلعہ لبت کی طرف
عزم کیا اور تمام [illegible] ملک کو [illegible] کر کے ویران کردیا وہاں سے
سوار ہو کر کنارہ دریائے سمر من رای کے موضع [illegible] نازل ہوا
اور [illegible] کو اوبھار کر قلعہ کوکیے رستہ سے روانہ ہوا اور سرقت یہ
خبر آئی کہ تومن نخودری اپنا لشکر لیکر کیچ اور [illegible] میں مستحکم ہو گیا ہے
اور چونکہ میری بذات خود لشکر کشی کرنے سے اوسکا اعتبار زیادہ
ہوتا تھا اسلئے امیرزادہ میران شاہ کو اوسپر تعین کیا اور میرک
محمد پسر شیر بہرام تیمار جسکی بیٹی نے فرزندی سے سربلند کیا تھا اور
امیر حاجی سیف الدین اور شیخ علی بہادر سے برلاس اور سونجک
بہادر اور بعض امرائے تومانات کو امیرزادہ کی ہمراہ کردیئے وہ کوچ
بکوچ رات دن چلکر جبال سے آگے صحرائے ترن میں تومن اور لشکر [illegible] سے
میں جا ملی تومن خیر لشکر نظر آتے ہی [illegible] لشکر آراستہ کر کے صف
آرا ہوا جب [illegible] برابر مقابل ہوئے امیر حاجی سیف الدین نے [illegible] پاس
[illegible] تومن سے بھی آگے جاکر دوستی اور نصیحت کی باتیں کیا

تیمور سے

کی سر میں جس سے میں سوار تھا لگا جب میں فوج میں آگیا تو لشکر تیار ہوا اور
مجکو اسطرح قتال سے بیحد غضب آیا اور بہادروں کو تحریص کی اور میں
خود واسطے مدافعت اون سیستانیون خالی سے متوجہ ہوا امرا جو رکاب
میں حاضر تھے اونہوں نے رکاب پکڑ کر یہ عرض کیا کہ جبتک ہم بندے جانفشان
زندہ ہیں امیر کو کیا ضرور ہے کہ بذات خود قتال اختیار کریں مجکو ایک
دستور عاریسی عمل کی بلی سے نکال دیا اور آپ موقوفات اور بہادر
سیستانیوں کی طرف متوجہ ہوکر سپاہیوں پر تاخت کی اور امرا
ہیں دلاوری سے یکبارگی حملہ کرکے تمام لشکر کو زخم زنندہ اور شمشیر سے
ہلاک کیا اور گہوڑوں کی سمون سے روندہ دیا اور مرد آگے سے بھاگ
لشکر کو پیچھے اور قتل کیا بقیۃ السیف خستہ حال بھاگ کر قلعہ میں گھس گئے
اور دروازہ بند کرلیا میں آپ بھی وہان پہنچا اور سپاہ کو دلاوری دیا
سب طرف سے حملہ کرکے فصیل قلعہ کی توڑ کر قلعہ میں گھس گئی جو کہ سپاہ سیستان کی
سے زندہ بچی تھی اونکو تلوار سے قتل کیا قلعہ مسخر ہوا اور غنیمت بیشمار
سپاہ کے ہاتھ آئے اور میں نے یہ حکم دیا کہ قلعہ اور عمارت سیستان
کی سب ویران کرکے خاک میں ملا دی اور خزانے اور دفینہ جو ملوک
اور سلاطین سیستان کی جمع کیا تھا وہ سب جمع کرکے میری اردو میں لاتے
اور گھوڑے تازی اور خچر میں رہوار اور اونٹ بختی اور اور اسباب
اور بہت اجناس سرکار میں ضبط ہوئیں جب یہ فتح اللہ تعالی نے
میری نصیب کی سجدے شکر کی بجالایا اور مجلس طوے بادشاہانہ
منعقد کیے اور تمام امیرزادوں اور امرا اور سرداران اور بہادران

نیکہ کر بکے واسطی ملازمت کے آیا ہی حکم ہیہ جاوی کر سپاہ جنگ موتو
کرین اور اوسکو آل دین مین نیے حکم دیا کر لڑائیے موقوف رکہو او
امیرزادہ علی کو بہیجا کہ جاکر شاہ قطب الدین کو لیے آو جب اوسکو
ملازمت مین لائیے تو وہ گہوڑیے سی اوتر کر مودب ہوا مین نیے
اوسکو پہر گہوڑیے پر سوار کیا وہ خجالت سیے سرنیچی کر کیے عذر کر
لگا مین نیے اوسکی تقصیر معاف کیے اور فرمایا کہ اسرا اخلاص کی
عوض مین کہ تو نیے خود بخود آکر ملازمت کیے ہی سیستان تجکو عنایت
کیے وہ باادب شکر عنایت کا بجالایا اور امرا اور تمام سپاہ
نی اوسکی ملاقات کی تحسین اور آفرین کرنی لگی شاہ قطب الدین کی آنیکی
سی میری طبیعت جمع ہوئیے تو جب مین نیے تیار لڑائی کی اپنی بدن
کی کہو لیے گہوڑی گرزنیے پر سوار ہو کر واسطے تماشا حرانغار ۔
گہوڑیے دوڑ گیا بیس تیس ہزار سوار میریے رکاب مین تہی جب مین
اور تلوار اور نیزہ اور خنجر لیکر ایکبارگے قلعیکے دیوار سی کود
کر بلا دت سیے میری طرف کو آئی باوجودیکہ شاہ قطب الدین
ملازمت کو آکر اپنی رخصت بہی نہین ہوا تہا کہ ایسی جرات اور
اون ناپاکون سیے سرزد ہوئیے جب مین نیے دیکہا کہ تیر باران
کرتیے ہوئیے آل دین تب مین نیے انواع جرانغار کو جنگ کا حکم دیا اور
آپ اپنی فوج کی طرف روانہ ہوا اوسوقت شاہ قطب الدین
کو قید کیا اور علم کی نیچی آنیے تک ایک تیر میریے گہوڑیے

توزک

[illegible] شاہ کی [illegible] کردی اور افواج [illegible] جب [illegible]
[illegible] کی اور [illegible] اور وغیرہ امرا اور بہادر اور اسکے ہمراہ [illegible]
کردی اور یہ حکم دیا کہ [illegible] خوف دشمنوں کے تمام [illegible] آمادہ [illegible]
سازی [illegible] شروع کر دیا اور قلعہ کی چاروں طرف سے شتاب ہو کر [illegible]
[illegible] اور ترک [illegible] کا [illegible] ہو [illegible] کیا اور [illegible] فرمایا کہ
ایک خندق احتیاطاً گرد [illegible] کے [illegible] رات تاریک ہو گئی
دس ہزار آدمی قلعہ میں سے [illegible] کے ارادہ سے نکلے [illegible] اندر
[illegible] اور رات [illegible] کے طرف غافل [illegible] آ [illegible]
اور بہت [illegible] اور [illegible] اپنی [illegible] یہاں تک کہ وہ [illegible]
کی طرح خندق اتر کر لشکر میں داخل ہوئی کئی جانور [illegible] رہے اور
[illegible] میں [illegible] اور زخمی کر دئے جب وہ خیموں میں [illegible] ان بہادر
لشکریوں نے ہر یک طرف سے ہجوم کر لیے تھے انہوں پر تیر باران شروع
کیا اور بہت لوگ تلوار اور [illegible] سے قتل کئے [illegible] بھی زخمی
و خستہ حال [illegible] قلعہ میں داخل ہوئے جب صبح ہوئی تو میں نے حکم کیا کہ
پہلی دن کی مانند تمام لشکر مسلح اور [illegible] سوار ہو کر اور افواج [illegible]
قلعہ پر [illegible] کریں اور قلعہ کی تسخیر میں دل و جان سے کوشش کریں جب تمام
لشکر تیار ہوا حسب حکم امرا اور سردار اور [illegible] سے اپنی [illegible]
[illegible] قلعہ کی چار طرف سے ہجوم کر کے جنگ شروع کیا
[illegible] کی [illegible] اسوقت امیرزادہ [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] اور لوگوں [illegible]

تیمور ہے

چونکہ سیستانیے عقل سے بے بہرہ ہین اونہون نے یہہ دیکہا کہ میری سپاہ کے
آدمی تہوڑے سے ہین چنانچہ ایک ہزار آراستہ کرلی ہی قلعہ سے وہ امیر لشکر
باہر نکلے اون سرداروں کا جو میری خدمت مین حاضر تہی کچہہ لحاظ نہ کیا
اور شاہ قطب الدین کی بہی بات نہ سنی میری طرف حملہ کیا جب یہہ خبر
قلعہ کے پہنچی مین نے محمد سلطان کو یہہ حکم دیا کہ کچہہ فوج لیکر سیستانیون
کے طرف جاؤ اور اونکو دم دیکر اوس فوج کے طرف جو کمین مین
ہی لاؤ محمد سلطان بموجب حکم کی آگے گیا اور لڑتا ہوا ہٹتا تہا آخر
سیستانیون کو اون دو ہزار سوار سے آیا سیستانی محمد سلطان
کو بہاگتا ہوا دیکہہ کر دلیر ہوئے یہان تک آئی اور سیستانیون اور دو ہزار
سوار نے چاروں طرف حملہ کیا اور سیستان کا راہ روک لیا اور دو فریق
مین جنگ عظیم ہوئے دونو طرف سے بہت لوگ ہلاک ہوگئے
اوس وقت مین بہادران رکاب کو تحریض کرکے یہہ کمک کے لئی پہنچی
اور سیستانیون کو شکست دے بہت لوگ مقتول اور مجروح ہوئی
بچی کہچی خراب حالی بہاگ کر قلعہ مین گہس گئی اور دروازہ بند کرلیا
اور اسی دن آخر ہوگیا تہا مین نے بارگاہ کو مراجعت کی اور اس
رات کو بہت احتیاط کی جب صبح ہوئی نماز جماعت سے ادا کرکی
ہی حکم دیا کہ تمام لشکر مسلح تیار ہوجاوے اور مین آپ بہی سوار ہوا
اور اسی دن انتظام فوج کا کرکے اپنے جگہ فوج کے تیمن مقرر کیے اور
افواج دست راست کے میران شاہ کے لیے آراستہ کردینے
اور امیر حاجی سیف الدین اور امیر شیخ علی بہادر وغیرہ امرا

پھر اوسکے سے کوچ کرکے قلعہ زرہ پر پہنچا تو قلعہ والون نے دروازہ ۳۱
بند کرکے ارادہ جنگ کا کیا مین نے تمام امرا کو حکم دیا کہ جا کر قلعہ پر
جاکر مخالفون کو فرصت نہ دو اور ہاتہون ہاتہہ فتح کرلو حسب حکم بہادر
ہر طرف سے مانند مور و ملخ کے ہجوم کرکے جنگ کرنے لگے اور قلعہ کے
فصیل کی ٹی جاکر دیوار توڑ ڈالے اور اندر گہستے ہی قتل اور غارت
شروع کیا اس قلعہ مین پانچ ہزار مرد جنگی تہے جنگ مردانہ کرکے
سب مارے گئے تائید الہی سے پہلے ہی دن اس قلعہ کی فتح میسر ہوئی جب
قلعہ زرہ کا فتح ہوچکا واسطے تسخیر قلعہ سیستان کی سوار ہوا جب مین
شہر سیستان کی نزدیک آیا افواج کو دور کہڑا کرکے مین آپ چند
آدمی لیکر آگے گیا تاکہ سیستان کی قلعہ کو غور سے ملاحظہ اور رستہ درآمد
اور برآمد جنگ کا دریافت کرون آپنے آپنے مقابل دروازہ
کی آکر ایک ٹیلہ کے اوپر کہڑا ہو رہا اور مین نے دو ہزار سوار سلاح
احتیاطاً کمین گاہ مین ہتیار رکہے تہے اہل قلعہ نے مجکو ٹیلہ پر کہڑا دیکہہ کر
پہچانا شاہ قطب الدین والی سیستان نے شاہ شاہان اور تاج الدین
سیستانی اپنے دو نوکری سردارون کو قلعہ سے باہر میری ملازمت
کی واسطے بہیجا اونہون نے رکاب بوس ہوکر باادب یہہ پیغام ادا کیا
کہ اگر عنایت اور الطاف امیر کبیر کا اہل سیستان پر مبذول ہووے
تو جسقدر خراج ارکان دولت بہادر سے ولایت پر تجویز کرین
کی وہ قبول ہے اور اوسکے ادا مین توقف نہو دیگا اور سوقت
کہ مین اونسے یہہ گفتگو کرتا تہا اور اونکے معروضات سنتا تہا

 اطاعت سے الگ ہوکر مخالفت کرنی شروع کی ہی اور شیخ داؤد سبزواری
نے جسکو مین نے سبزوار کی حکومت دی تھی حق میری نعمت کا فراموش کرکے آغا
بہادر داروغہ سبزوار کو ناحق قتل کیا اور باغی ہوگیا تھا میرزادہ
میران شاہ نے یہ خبر سنکر امیر اقبوغا اور امیر حاجی سیف الدین کو آگے پیچھے سبزوار
کو روانہ کیا ان دونو امیرون نے جاکر سبزوار کا محاصرہ کیا پہلے ہی حملے مین
قلعہ مسخر کرکے بہت لوگ قتل کیے اور رات کو شیخ داؤد نیم جان بھاگ کر
بدر آباد کے قلعہ مین جا گھسا امیر حاجی سیف الدین اور امیر اقبوغا نے
اوسکے پیچھے ہی جاکر قلعہ بدر آباد کو جو بلند پہاڑ کے چوٹی پر واقع تھا محاصرہ
کیا اس عرصہ مین یہ عرض ہوا کہ اہل سیستان نے بھی گردنکشی اور بغاوت شروع
کی ہی اسلیے مازندران کا ارادہ موقوف کرکے شیخ علی بہادر اور اونج
قرابہادر کو معہ لشکر آراستہ کے روانہ کیا کہ جاکر ملک مازندران مین
قیام کرکے اوس ولایت کا انتظام کرو اور مین آپ سیستان کی طرف
عزم کیا اور اوائل ماہ رمضان ۷۸۶ھ سات سو چھیاسی ہجری مین ہرات
مین داخل ہوا اہلیے ہرات سے اس خطا مین کہ غوریون کی فساد
انگیزی پردازیے مین شریک تھے جرمانہ لیا وہانسے سبزوار کیطرف
متوجہ ہوکر نواح سبزوار مین نازل ہوا

ذکر تسخیر قلعہ بدر آباد کا

امرا کو یہ امر کیا کہ قلعہ بدر آباد کا خوب محاصرہ کرو اور سرنگ
نکالنے والون کو یہ فرمان دیا کہ قلعہ مین نقب لگا کر بنیاد قلعہ کے خالی
کردو اور شیخ [illegible] اساسیے کو تحت زلزلون پر مہتمم مقرر کردیا [illegible]

اناقم مین پہنچا تو اگلی فوج طالقہ بہت سر جا پہنچا اور سپاہ
اوس کی اشرار کو تاخت تاراج کیا اور اوس مین سی بہت لوگ قتل ہوی
پھر مرحمت شہر کے موضع اناقم مین دونو لشکر جمع ہوگئی اور شکست دیکر
قمرالدین سے تلاش مین مصروف ہوئی موضع اسی کول مین شرہ کر
کوک او بیہ تلک چلی گئی آخر جب قمرالدین کا کچھ پتا نہ لا تو لشکر ایام خزان مین
دار السلطنت سمرقند مین بساط بوسی سی مشرف ہوئی

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا واسطی تسخیر مملکت مازندران کی اور ذکر مرحمت کا ولایت سیستان کیطرف

پھر مین نی بارادہ تسخیر مملکت مازندران کی لشکر جمع کیا جب واسطی
طلب امرای قشونات اور تومانات اور ہزارجات کے فرمان جاری
ہوئی تو واسطی اطاعت امر کے فوج فوج اور لشکر لشکر ہر یک
طرف سی روبرو تخت کے حاضر ہوئی اور انتظام تسخیر مازندران
کا کرکے ساعت سعید مین سمرقند سے روانہ ہوا اور ترمذ مین جاکر
وہاں کے دریا پر کشتیون کا پل بندھوایا اور پل سی اتر کر آگی متوجہ ہوا
اور کنارہ دریای مرغاب پر نزول کیا اس منزل مین امیر اکو تیمور
جسکو حکومت کابلستان کی مفوض تھی مشرف زمین بوسی سی حاصل کیا
اور اوس مملکت کی احوال اور اوضاع عرض کیا اوسکو بھر نے
بھی متولی ہوی واسطی انتظام کابلستان کے رخصت کیا اس
سال مین یہہ خبر آئی کہ تومن تیمور ... اور ... کر ... گیا تھا

۲ ساعت کی دادگستری اور رعیت پروری سے کئی سال کی عبادات سے بہتر
ہی اونکی نصایح شکر صبر اور شکیبائی کو اپنا شعار کیا اور ملکداری
اور رعیت پروری کی مصالح مین مشغول ہوا شہر سمرقند مین رہتی رہتے
طبیعت اوداس ہو گئی تہی اسلئی دیا نسی کشن کو روانہ ہوا

ذکر لشکر ظفر اثر کے تعین کرنیکا دشت جتہ پر

دلمین یہہ آیا کہ لشکر ظفر اثر واسطی جہاد کفار جتہ کی تعین کروں امیرزادہ علی کو
موضع ارستہ کنار دشت جتہ پر تعین کیا جب امیرزادہ علی اودہر
کو متوجہ ہوا رستہ مین طائفہ اوباش جتہ نے جنکو بہرین کہتی مین امیر
زادہ علی بیگ کے ڈیرہ اور سامان پر کمین لگا رکھا تہا چاپک اونہونے
تاخت کی اور اکثر سامان لوٹ لیگئے امیرزادہ علی اس بد شگونی سی
جگر میری پاس ملا آیا اور اس بی احتیاطی سی شرمندہ ہوا مین نے اتفاق
کرکے اونکے خجالت دفع کی اور واسطی تلافی اس واقعہ کی شیخ علی بہادر
اور سیف الملوک اور التمس اور ارغون شاہ اختاجی کو موضع تعین
کیا اور اونکو یہہ حکم دیا کہ اس جماعت اوباش بہرین کو مستاصل کرنا
اور قمرالدین کی تلاش مین جس نے اہل جتہ کا فتنہ اور آشوب برپا کیا
خوب سعی کرنا اگر یہہ تمام جماعت یا قتل یا گرفتار ہو ویے جب یہہ لشکر
روانہ ہوا اور کئی روز ہو گئی کہ انکی کچھ خبر نہ آئی مین نے واسطی
احتیاط کے امیر جہانشاہ اور امیر جاکو اور ایلچی بوغا اور شیرازی
اور اوچ قرا بہادر اور صاین تیمور کو دس ہزار سوار ہمراہ کر کے
شیخ علی بہادر کے پیچہی تعین کیا جب امیر جہانشاہ مع امرا موضع

پہونچے

غیاث الدین کی رشتہ تہی اور خبر فتح کے امیرزادہ میران شاہ کی عرضی سے
مجکو معلوم ہوئے تو مجکو یہہ یقین ہو گیا کہ جب تک ملک غیاث الدین اور
اوسکے اولاد اور علی بیگ جونی قربانی زندہ رہینگے ہمیشہ مملکت خراسان میں
خلل رہیگا اسلئے واسطے مصلحت امور بادشاہی کے اور واسطے
قبضہ اور حفاظت مال و منال عزت آبرو مسلمانوں کے یہہ حکم دیا کہ ملک
غیاث الدین اور اوسکی بہائی ملک محمد کو اور امیر غوری اور اوسکے بیٹے
کو اور علی بیگ کو زندان میں ایسا قید رکہیں کہ پہر اونکا کہیں جانا
ممکن نہو

ذکر پردہ نشین محلہ عصمت دلشاد آغا کی مرنیکا اور قتلغ ترکان آغا کی وفات کا

۸۵ ششم صفات سیر بجا لیے ہیں کہ سال چودہواں جلوس سے تہا اور
مجکو انچاسواں سال شروع ہوا بارہ حرم محترم دلشاد آغا جسکو جریان
بیماری سے بیمار سمرقند کو بہیجا تہا قضاء الہی سے اوسکی بیماری علاج پذیر
نہوئی آخر مرگئی مجکو نہایت ملال ہوا اور یہہ مصیبت ابہی فرو نہوئی
تہی کہ قتلغ ترکان آغا میری بڑی بہن جو کہ بمنزلہ ماں کے تہی اور اوسکی
کبہی بہی باہر نہیں تہا بیمار ہوکر آخر مرگئے اوسکا حادثہ بہی نہایت غم
ہوا سادات اور علماء جیسے سید ابو البرکات اور شہزادہ میانجی
اور خواجہ عبد الملک میرے پاس آکر فاتحہ اور حکایات اور
نقل اور روایات میں مجکو بہلاتے تہی اور یہہ سناتے کہ ایک

۲۲ کی فضاحت کی تہی حق میری عنایت کا اور راہ صواب فراموش کرکے ناعاقبت اندیشی سی غوریون وحشی صفت بیے تعلق ہوکر شہر اور قلعہ ہرات کی تسخیر کی لئی روانہ ہوا اور ابوسعید اسعید ملک محمد سے ملگیا اور بیانگ شہر ہرات پر آ پہونچے چونکہ میٹ ہرات ذات ان جنگ جو سے خالی پایا اسلئی جلد شہر مین داخل ہوئی ہی غارت کرنیلے لگی اور چند لوگ دار تو کی جو شہر مین تہی وہ حصار ارک مین جسکو قلعہ اختیار الدین مشہور کرتی ہین جلی گئی اون میںاک اوباشون غوری قلعہ کا دروازہ پہونک دیا اور ذہ کہ کہتہ لوگ جو قلعہ مین تہی اونہوں نے جنگ اور جانفشانی کی لیکن قلعہ لی جنگ وجدل غوریون کے ہاتہ آگیا یہہ حال جب مین لی اور امیرزادہ میران شاہ لی سنا تو امیرزادہ میران شاہ کو بہت غصہ آیا باتوقف واسطی جنگ کے سوار ہوا اور امیر حاجی سیف الدین اور امیر اقیو تاکر معہ فوج آگی روانہ کیا اور آپ بہی توزک لشکر کا کرکے پیچہے ہی روانہ ہوا جب امیر حاجی سیف الدین اور امیر اقیو تا معہ فوج ارآستہ کے ہرات مین پہنچی اہل غوریون کا گریبان پکڑکر شہر سے باہر لی آئی یعنی مقابلہ کرنی لگی اور کوچہ خیابان مین لڑائی ہوگئی پہلے ہی دفعہ مین غوریون کو شکست ہوئی بہاگ کر شہر مین گہسی بہاگتی دفعہ مخالف اکثر مقتول ہوئی اور امیرزادہ میران شاہ بہی معہ لشکر گران وہان جا پہنچا رات کو تمام غور سے متفرق ہوگئی شہر اونکے قبضہ سی لیلیا اور اکثر مقتول اور گرفتار ہوئے کچہ لوگ بہاگ کر سلامت نکلی اور غوریون کی سرون سی منار تعمیر کی تب یہہ خبر غوریون نے شنو دشت کے تواک

پہنچے

دا اہل سمرقند کے ادنی و اعلی نے استقبال کر کے مبارکباد فتوحات خراسان ۵ ۳

ادی اور ہین سریر سلطنت پر داد دہی اور رعیت پروری مین مشغول ہوا

اور علی بیگ جونی قربانی اور امیر غوری کے پسر ملک غیاث الدین الکرت محمد پر اور ملک کو

سبب باطل ارادہ فکی جو اوسی اس شہر مین ظاہر ہوئی تھی اندکان مین

امیرزادہ شیخ کی پاس بہجوا دیا اور ملک غیاث الدین اور اوسکی شہر بہی بہیجا

پیر محمد کو سمرقند مین نظر بند رکہا اسی عرصہ مین ایک اور خلل خراسان مین پیدا

ہوا تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ جن دنون مین سے ہرات فتح کر کے خراسان کو پیشتر

سلطنت پر جلوس کیا تو ملک فخر الدین کی بیٹون نے اور ملک محمد اور اوسکی

بہائیون نے سایہ پر مین آکر یہہ عرض کیا کہ ہم ملک حسین کی چچیری بہائی یا

اور ملک حسین اور اوسکا بیٹا ملک غیاث الدین اپنی ریاست کی عہد مین

تمام اسباب اور املاک موروثی ہماری اجداد پر متصرف ہو گئی تہی

سی کچہہ حصہ ... ہم نہایت تنگی سی گذران کرتے ہین مہکو اونکے حال پر شفقت

آئی اون پر عنایات بادشاہانہ کی ملک غور کی حکومت کا فرمان ملک محمد

پسر کلان فخر الدین کی نام پر لکہہ دیا اور اسی حال مین ابو سعید اسہد جو غور

بچہ تہا اور اوسکو بلحاظ بیٹا کے اور فتنہ گری کے ملک غیاث الدین کی کبھی

برس سے قید کر رکہا تہا مین نے اوسپر رحم کہا کر قید سے چہوڑ دیا اور

شہر سات سو چہ راسی ہجری اور سنہ ۱۳ سیزدہم جلوس مین کہ مجکو اوسکا

سال شروع ہوا تہا امیرزادہ میران شاہ شکار کی لئی معہ امرا

رکاب باہر روانہ ہوا از لسکہ جاڑی آگئی کنارہ دریا سے مرغاب

موضع پنجدہ مین مقام کیا او سوقت ملک محمد نے جسکو مین نے حکومت غور

توزک

ہوا اوس وقت شیخ علی بہادر نے یہہ عرض کیا کہ مین نے علی بیگ جونی قربانی نے ۱۴
کو بنا بات امید امیدوار کرکے درگاہ پر حاضر کیا ہی اگر اوسکو امان
ہووے تو حسب حکم مجلس ہمایون مین لاؤن تاکہ وہ بساط بوسی سی
مشرف ہووی مین نی اجازت دی شیخ علی بہادر اوسکو تلوار گلی مین
ڈال ہوئی بارگاہ مین لایا اوسنی خجالت سے مجرا کیا اور شرمساری سی
منتظر قتل کا تہا مین نے اوسکو امان دیکر یہہ کہا کہ علی بیگ نمک کو تو
دیکہ کہ نامردی کہ ہر راہ ہوتے ہی وہ اعتذار سے یہہ کہنی لگا کہ تمام
عمر امیر کی رکاب سی جدا نہونگا مین نے بہی اوسکی خطا معاف کرکے
یہہ حکم دیا کہ اسکو رکاب مین حاضر رکہو اور کلات اور ابراد کان
کو عوض خدمت مین جو شیخ علی بہادر کی تہی جاگیر تجویز کیے اور سیر دام
کو بدستور شیخ علی سرہدال کی حکومت مین مقرر رکہا اور ملک غیاث
الدین کو معہ فرزندان اور علی بیگ کو دار السلطنت سمرقند کو بہیجا دیا
اور تمام جو غنایمین کو امرا اور سپاہیان پر تقسیم کر دیا تاکہ انکو ناز
کوچ ملکت ماوراء النہر کو لیجاوین جب تمام ملکات خراسان مخالفون
سے پاک ہوکر میری تصرف مین ہوگئی تو خدا تعالے کا بہت شکر
کیا اور حکومت خراسان کے امیرزادہ میران شاہ کو عطا کرکے
اوسکی نگاشتی خراسان کے شہرون اور قصبون مین بالاستقلال مقرر کر
مظفر و منصور تمہید دوست سمرقند کو روانہ ہوا اور تومانات اور
قشونات کے سردارون اور لشکریان کو اجازت دے کہ اپنی
اپنی گہر جاکر چین کرین اور مین آپ مع لشکر خاص سمرقند مین داخل

کرتی تھی چونکہ امیر ان کی اتفاع عیاں اور احمد مری کے آپ نے
شفقت اور عاطفت سے اس کا التماس قبول کیا اور سعی و ہمت
بجا آئی کہ شیخ علی بہادر علی امیر زادہ کی بجہ پرستی کر کے وہاں
قلب کلات کے تحقیق کر کے ایک رات کو موضع اتنت بہادران
تسخیر ظہور کر شی کی نکلو رات تاریک تھی رستہ بھول کر ایک کمر
بجانب غوار کے مطلع ہو کی بر رستہ ان کے سرآمد کار رکا اور
ہو گئے مگر شیخ علی بہادر مردانگی سے صبح تک جنگ و جدال کرتا رہا جب
تک تیر ترکش میں رہی اور اوکا اعتبار کار گر ہوا آخر اپنی مدد قسمت
صبح ہیل گئی علی بیگ حیران ہو یا لی آکر پیغام صلح کا دیا اور
کہا کہ شیخ علی بہادر کو کر کہ وہ بہی اقرار کرا کیے ساتھ قسم
لایا لشکر کا حصہ کے اور سر داد مہالی کے دی از بسکہ میری
علی بیگ کے حق میں منحوس ہوئے اسلئی کلات اور اوسکے نواحی
میں وبا پڑی آدمی اور حیوانات بہت تلف ہو گئے اور شیخ علی بہادر
بیچ اوس کے درخواست کی کہ حضور سے شفاعت امان طلب کر کی ہمارے
یعنی علی بیگ کی اطمینان خاطر کرو تاکہ وہ یعنی علی بیگ آکر بساط بوس
ہو وے بیرون لی التماس امیر علی کی مستجاب کر کے کیبود خانہ اور
سامان سی کوچ کیا اور سمنان اور جرمنات کی رستہ سے مرغزار
براد کان میں آ کر اترا آسہی منزل میں شیخ علی بہادر وغیرہ امرا حکم کے
میں نی کلات میں چھوڑ اتہا لب ساط بوس ہو گئی ہر ایک اپنی اپنی رتبہ کے
موافق خصوصا شیخ علی بہادر عنایات خسروانہ سے سرفراز

۱۴ نزان محبت عنوان لکھہ دیا اور استمالت بہت سے کرکے یہہ ظاہر کیا کہ
ذریتے جو ہم تم مین پیدا ہوئے ہی مناسب ہی کہ قرابت مصاہرت سے مستحکم
کردوا پنی لڑکی کے جو پردہ عصمت مین ہی فرزند کامگار امیرزادہ میر محمد سلطان
امیرزادہ محمد جہانگیر سے نامزد سمجھہ کر منسوب کردو — اور تحفی بادشاہانہ
شاہ شجاع کی لئی ایلچی کے حوالہ کرکی اوسکو رخصت اور ایک معتمد کو واسطی
انعقاد اس خواستگاری کے ہمراہ عمرشاہ کے روانہ کیا

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا ماژندران کی طرف

جب قلعہ نرشیر کا مسخر اور ایلچی فارس کا رخصت کر چکا تو مین ماژندران
کیطرف روانہ ہوا اور زندیع کی رستہ سے عبور کرکی صحرا کبود خانہ
اور مرغدار ساسان مین اترا امیر ولی والی ماژندران میری اس
توجہ کی خبر سنتی ہی متوحش ہوا اور امیر حاجی کو جو اسکا رشتہ دار
اور امیر کلان تہا پیشکش لائق اور خط عجز نمط دیکر ملازمت مین روانہ
کیا جب وہ ایلچی درگاہ مین حاضر ہوا تو اوسکو مین نے رو برو بلایا
امیر حاجی نے مجلس مین آکر اس مضمون کا بیش کیا کہ بعد اظہار شکستگی
اور عجز کے صاحبان درگاہ اعلی کے خدمت مین عرض کرتا ہون کہ
آپ بندہ کو اپنا ملازم جان کر اگر ارادہ اسطرف کا ہو تا ہے تو
لشکر قیامت حشر کی نہین رکھتی ہی موقوف رکھین توجہ کر رف بلا توپا
ہوتا ہی اور عرض بہ تاتند اور نوکرون کے جانفشانی کرتا رہونگا
اور لشکر امروے کے بہیجا ہوں جو قیمتہ ماژندران کی
خراج

تمہارے

حاضر ہوئے تھے انہیں نے ان سب کو جوان مردانہ اور قابل تربیت پا کر ان
سب کو خلعت دیکر ملازم درگاہ کر لیا اور نگہبانی قلعہ سرحد ترکستان کا
سپرد کر کے معہ اہل و عیال معہ انسے روانہ کیا اور قاصد تیز رفتار [illegible]
میران شاہ کی طرف سے سارق الجی کی ایلچی مقرر کیے اور [illegible]
کو روانہ ہوا اور اسوقت یہہ خبر ملی کہ ایلچی شاہ شجاع والی فارس کا جو
منظفر یوں میں آیا ہی میں نے امر کیا کہ مجلس بادشاہانہ مرتب کریں

مجلس شاہ شجاع والی شیراز کی ایلچی کے آنے کے

شاہ شجاع نے دوربینی اور عاقبت اندیشی سے عمر شاہ اپنی عمدہ امیر
کو ایلچی بنا کر معہ تحف اور ہدایا کے اور نامہ اخلاص اپنی کی ہماری خدمت
میں روانہ کیا جب وہ آیا تو میں نے امیرزادے اور سردار اور رئیس
اور بہادر اور سادات اور علما اور مشایخ کو جمع کیا ہر ایک اپنی اپنی
جگہ پر موجود ہوئے بعد اسکے عمر شاہ کو بارگاہ میں بلایا اور [illegible]
نامہ پیش کیا اور مضمون رسالت کا ادا کر شاہ شجاع نے یہہ [illegible]
کہ حضرت امیر کا اطاعت لازم اور نوکر عقیدتمند اور [illegible]
جب وہ نامہ شاہ شجاع کا پڑھا گیا تو اوسکا مضمون [illegible] اور
پیشکش زر اور جواہر گران بہا اور [illegible] اور [illegible] اور
[illegible] مرصع زین [illegible] میں نے ملاحظہ درگاہ [illegible]
کی اور عمر شاہ ایلچی کو عنایات بیکران سے خلعت اور [illegible] اور
پٹکا اور خنجر اور تلوار مرصع دیکر سربلند کیا اور نامہ کی جواب میں

۱۴ کرو جب سپاہ نے محاصرہ کیا اہل قلعہ نے مقابلہ کیا اوسوقت مین نے ملک
غیاث الدین کورد بیرو بلاکر کہا کہ ازبسکہ شدید یان تمہارے نوکر ہین اور
یہہ قلعہ نے اونکو سپرد کیا ہی تم جاؤ اور اونسی قلعہ خالی کراؤ ملک نے
دروازہ کی پاس جاکر اونکو نصیحت کیے کہ قلعہ خالی کریکے ملازمان امیر کے
سپرد کر دو اور اگر آپ لڑتے ہو تو امیر کے آتش غضب مین سوختہ ہو جاؤگے
ملک کے ان باتون نے اون مغرورونکو کچھہ فائدہ نکیا جب ملک پھر
کر آیا تو حقیقت حال عرض کیے مین نے حکم دیا کہ امرا اور سردار
قشونات اور تومانات آپ بذات خود مورچال آگی بڑھا کر جنگ
مین کوشش کرین بہادر حسب الامر قتال و جدال مین داد مردانگی دیتی
تہی ہر روز صبح سی شام تک لڑایے رہتی تہی آخر مین نے ہنرمند استادونکو
کو بلاکر فرمایا کہ منجنیق اور عرادہ تیار کرو اور مین آپ ہر روز سوار
ہوکر سرنگ مورچال پر جاکر سپاہ کو قوی دل اور قلعہ کے درآمد
اور برآمد کا رستہ خوب غور سے ملاحظہ کرتا تہا اور سرنگ لگانی
والون نے اور اشکاف کو بلاکر حکم دیا کہ خندق مین نقب لگا کر خندق
کا پانی نکالی کر نقب قلعہ تک پہنچا دو جب منجنیق قایم کیا اور پتہر منجنیق کے
اونپر برسنے لگی اور نقب قلعہ کے نیچی جا لگی تو اب قلعہ والون کے دلمین
خوف پیدا ہوا اور سمجہی کہ اب بدون قلعہ خالی کیے نہین بنتی لاچار تضرع
اور عجز سے مین امان مانگنی لگی ازبسکہ اونکے سب عورت و مرد باز
... کہتی تہی مجکو رقت ہوتی اور اونکو امان دیا بعد فتح قلعہ
... شدید سے اور تمام اہل قلعہ کو آگی کرکے صلح ہوکر درگاہ پر

قندھار کے جو کلات اور بادرد کی بیچ میں واقع ہی اتر اور اس قلعہ کو بیرا
دیکھکر اوسکے تعمیر کا حکم دیا دو رات دن میں قلعہ تیار ہو گیا اور
یہہ قلعہ جاجے خواجہ اور شیخ بہادر بروان کی سپرد کر دیا اور سید خواجہ
اور شیخ علی کلات شہباز اور ترکمان اونکی نگہبان اور ہزارہ جات کی مقرر
کیا کر رستی کلات سے آمد رفت کی روک ہو ایسا کہ کوئی باہر نہ جاسکے
کے اندر نجائی بائی علی بیگ اور اہل قلعہ شال ...
... میں قلعہ کلات کو ان تدبیرون سے قفس کیا ... علی بیگ ...
اور اوائل ... جات ... جو راسی ... ہی کہ تیز ... سال ...
کا اور اوتہا ... سال ... شروع ہوا تہا تسخیر قلعہ نرشیر کے ...
استوار اور مستحکم تہا اور ملک غیاث الدین والی ہرات نے اس قلعہ
کو جماعت شدید ... اور غوریونکی جو نہایت سپاہی مردانہ اور قلعہ
داری میں یگانہ تھی کر رکہا تہا منظور یہہ تہے اور قلعہ قہقہہ سی میں سوار
ہوا اور ہہی منزل سی دلشاد آغا کو جو میری حرم محترم تہی بیمار ہونیکی
کی جہت سے سمرقند کو روانہ کر کی نرشیر کیطرف متوجہ ہوا اور نرشیر
وہان کا رستہ سے عبور کر کی سرزمین جنوسات میں منزل کی ...
ہوکر قلعہ نرشیر کی نزدیک جو ولایت قہستان سی تہا آیا یہہ قلعہ بہت بلند اور
خندق نہایت گہرے اور پانی سی لبریز تہا اور امیر علی شیر ...
جو ملک غیاث الدین کی طرف سے قلعہ دار تہا ...
اور سپاہ جنگی اور آذوقہ سی بہر رکہا تہا میں نے قلعہ نرشیر ...
سپاہ امرا اور بہادر ونکو امر کیا کہ ...

تو زک

کرا و نیے اپنی بیٹی خوانده سلطان کو جو امیرزادہ محمد سلطان سی منسوب تہی
ہمراہ بیکروز محمد اور شیخ حاجی کے جو تون عریانیے کی کلان تہی واسطے شفاعت
کے میری پاس بہیجی جب وہ وقت طلب کے میری مجلس مین آئی تو مودب ہوکر
تضرع سی سفاعت کرنے لگی مین نی اپنی عطوفت خسروانی سی اوس کی
درخواست باوجود دیکہ اوسنی کئی بار بدعہدی کی تہی منظور رکہی اور اکو
امن دیا اور اپنے بہادروں کو حکم کارنی اور باندہنی سی منع کرہیا
اور معرکہ کی جگہ سے ہمعنان ظفر مراجعت کرکے اپنے بارگاہ مین داخل
ہوا اور بیکروز محمد کو اپنے ساتہہ لایا اور اوروں کو رخصت کیا اگلی دن
وعدہ کے موافق علی بیگ قلعہ سی باہر آکر دوڑتا دوڑتا نہایت تضرع اور الحاح
سی بساط بوس ہوا اور شرمساری سی انکہیں سامنے کی اور عذر تقصیر سی
جان بخشی چاہی اور روکرا پنی خطا کا مقر ہوا مین نے باستمالت اوسکی
خجالت دفع کی اور بعد جان بخشی کی خلعت اور تمکا دیکر رخصت کیا کہ
جاکر اپنے لوگونکے قبیلے کرے جب علی بیگ رخصت ہوکر قلعہ مین ہوا اور
صبح دولت کی شام نکبت سے متبدل ہونی کو ہوئی پہر دوبارہ اراؤ
باطل بدعہدی کا دلمین لایا پیرہ کا رستہ جہان کو میرے بہادروں نے
پہاڑ پر جاکر اہل قلعہ کو تنگ کردیا تہا مستحکم کرلیا باقی اور رستے بہی
شباشب روک کر مخالفت شروع کیے جب اوسنی ساری رستی
تب سی قلعہ کا لینا ممکن تہا بند کرلئی تو مین نے یہہ مناسب دیکہا کہ
کچہہ سپاہ اس قلعہ کی محاصرہ پر چہوڑ کر بنفس نفیس اور ملک گیری کرون
چونکہ دن گرد قلعہ کلات کے مقام کرکے تراشیی مین نے کوچ کیا اور

[illegible]

مجکو غصہ آیا مین نے یہہ حکم دیا کہ امرا اور بہادر ہر ایک طرف سے جنگ
اور کوشش مین کوتاہی نکرین سپاہ کی ہر طرف سے تیغ اور تیر اور نیزہ
اور تلوار لیکر جنگ شروع کی اور ایک جماعت نے پہاڑ پر دمدمہ
کرنا شروع کیا بکثرت اور بدبختانے والی جو کوہ پر تھی اور نیزہ
مین لیکے لڑتی تھی اونکو مین نے یہہ حکم دیا کہ پہاڑ پر جا کر جنگ کرین اور خندق
بہادر دروازہ پر پہنچی اور مین کی چند جوان چیدہ چیدہ اپنی سپاہ کو
لیے تھی اور امرا اقتمور بہادر اور اکتیمور بہادر لیکر کی راستہ سے
پہاڑ پر چڑھ گئی اور غنیم کو بھاگ کر لیا مخالف سپاہ ہو کر قلعہ مین گھس گئے
اور پہاڑی سپاہی قلعہ سے نزدیک آگئی عمر بہادر اور تیمور بہادر سید خواجہ
آگی بڑھی اور نہایت مردانگی کی جب مین نے یہہ دیکھا کہ مخالفون نے اون
پر حملہ کیا تو جو بہادر میری اونکو واسطے اونکی مدد کی روانہ کیا کہ غنیم پر
جاکر عمر بہادر اور حسین بہادر اور شیر بہادر کی کمک کرو جب یہہ کمک ان
تک پہنچی مخالفون کو گھیرا اور تلوار مار مار کر پریشان کردیا اور چار طرف سے
بہادر سپاہیون نے نہایت جلادت سے دشمن کی قتل مین کوشش کیکے مخالف
تنگ آگئی آخر الامان پکارنے لگی [illegible] نے جب یہہ دیکھا کہ کام ہاتھ
سے نکل گیا اور تباہی آگئی تو عجز اور شکست سے میرے پاس آ کے بہا
اور تضرع سے امن طلب کیا اور رو کر یہہ درخواست کیکہ اپنے تئین
قتل سے بچا [illegible] نہایت صدق اور اخلاص سے [illegible]
گلے مین ڈال کر رکاب ظفر انتساب کے [illegible] اپنے مونہہ اور جان کا [illegible]
اور استمالت سے [illegible] مطمئن کیا [illegible] ابھی یہان موجود تھا

۳۱ اور امیرزادہ شیخ امیر موید ارلات کی بیٹی کو گذرکیرہ پر مقرر کیا تا کر وہان
جاکر مقام کرینے جب امرا اور بہادر اطراف قلعو کی گہیر کر جنگ پر مستعد
ہوئی اور ارلات قلعہ گیری کی اور شور جیل آگی بڑہائی تب ہمت علی بیگ کے
سست ہوئی پہر ارادہ غدر کا کیا اور مکر کی راہ سی ایک عرضی لکہی جب
وہ پہنچی گر تو یہہ مضمون تہا از بسکہ مجہسی یہہ دلیری اور جرأت عمل مین آ
ئی اصلی شرم کا مارا باہر آکر لبا ابوس نہین ہو سکتا اگر امیر کبیر بندہ نواز
کر کی خیر اشخاص کی جمعیت سے دروازہ تک قدم رنجہ فرمائین تو مین اونکی
ہمرہ گی اور اخلاص کی قلعہ سی نکل کر سعادت رکاب بوسی کی حاصل کرونگا
بعد اوسکی جو امر عالی صادر ہوویگا وہی عمل مین لاؤنگا عرضی
دل [illegible] سے پڑہ کر مین اپنی کمال راستی اور پاک باطنی اور نہایت خلوص نیت
اور بہادری جو میری عادت ہی پانچ آدمی ساتھ لیکر دروازہ پر جاکر
کہڑا ہوا اوس حصار کا ایک راہ تاریک تہا اوس راستہ کی ایک جانب
مین ایک تہخانہ عمیق تہا اوس بدذات مکار نے اپنی سپاہی اوس
تہخانہ مین چہپا رکہی تہی تا کہ فرصت کی وقت اپنا کار سر انجام کرین
جب مجہکو کہڑی کہڑی دیر ہوئی اور علی بیگ وعدہ کے موافق باہر
نہ آیا تب مین واپس پہرا مراجعت کے وقت وہ سپاہی مسلح اور تیار
نظر پڑے لیکن چونکہ میرا اقبال بلند تہا اور تائید الہی میری حامی تہی
وہ سپاہی اوس تہخانہ سے اندہی بہری کی مثال کچہہ حرکت نکر سکے اور
[illegible] سعادت اور سلامتی کی ساتہہ آکر اپنی بارگاہ مین
داخل ہوا اور اللہ تعالی کا شکر کیا اور علی بیگ کے اس غدر سے

۲ لائق ہی کہ اس حادثہ پر صبر کریے ضعیفونکے حال کیطرف متوجہ ہووے
اور اللہ تعالے بادشاہون سی عدالت ہی کا سوال کریگا جب یہہ باتین
نصیحت آمیز قتلغ ترکان آغاکی مین نی سنی لاچار صبر و تحمل کو اپنا شعار
کیا اور ایک لڑکا سلطان حسین نام اکہ بیکی سی یادگار باقی رہا تہا مین
نے اپنی دلکی تسلی اوس سی کی اسعرصہ مین ترغیتی امیر علی سیوسبزواری
کی بتفتیش اراده باباعلی بیگ جون عربا بلی کے آئی مین نے لشکر تومانات
اور قشونات کا جو اس سوتہم سر امین اونکو اپنی اپنی گہر کو رخصت
کردیا تہا طلب کیا

توزک سامان جنگ خراسان کا دوسرے مرتبہ

مین نے سامان جنگ خراسان کا دوبارہ اسطور کیا کہ جب لشکر جمیع امرا
سی جمع ہوگیا تو مین ایران کی طرف متوجہ ہو کر کنارہ دریا اترو
کے اترا اور وہان پل کشتیونکا نبدہوا کر دریاسی عبور کیا وہانسی
کوچ بکوچ باغان سی بڑہ کر حوالی کلات مین معسکر کیا اور امیر
زادہ میران شاہ نی اسہی منزل مین سرخس سی آکر ملازمت کی تمنا
لشکر اوسکے ساتھہ تہا وہ سب روبرو کیا ملک غیاث الدین نی
موسی کو گران ہات سی آکر باطلوس ہوا اور علی بیگ ہار بے
آنی سی پہلی سو اہل و عیال اور تمام لشکر لیکر اور سامان قلعہ داری
کا تیار کر کے چہاربیت بیعت بہیجکیا ہاینہ بسبب علاقہ ترشیری کی جو سات
امیرزادہ محمد سلطان کی تہا یہہ نہین چاہتا تہا کہ اوسکا باپ

تیمور کے

اور ملک غیاث الدین کو ہراۃ دی اور اوز داروغی اور حکام
تک ولایت کے طرف رخصت کی امیر شیخ سبزواری جو مملکت خراسان
کی تسخیر سی پہلی خوف کا مارا بہاگ گیا تہا اب آکر آستان بوس ہوا اوسکو
مین لی بمکارم بادشاہانہ سی سربلند کیا وہ پہر برسون میری ساتہہ رہا
اور خوب خدمتین کین اور مین لی داروغگی ولایت سبزوار کی تابان بہادر
کی لیی مقرر کی اور منصب پیشوائی اوس ولایت کا امیر شیخ سبزواری
سکو دیا اور امیرزادہ میران شاہ کو ولایت سرخس اور بادغیس پر
بکمال چہوڑکر سمرقند کو متوجہ ہوا اور منزل بمنزل آتا ہوا بسعادت شکر
سے بجالاتا تہا اور بکمال عیش و عشرت اور فتح فیروزی سی سمرقند مین داخل
ہوا اہالی سمرقند اور فوج لی استقبال کرکے مبارکباد فتح کی دیے
چند روز تک سمرقند مین عدالت اور رعیت پروری مین مشغول
رہا جب بہار کے آنے کو بلدہ بخارا کے طرف متوجہ ہوا اور وہ موسم
سردی کی وہان ٹہرکے امیرزادہ میرانشاہ سرخس ہی مین رہا اور
جب ایا ملک محمد بیگ غیاث الدین کی بہائی کو قید کرکے بہاری پایہ تخت

ذکر تعزیہ نامر صبیہ آکہ بیگی کا

ان دنون مین میرا دل سب طرف سے خوش تہا اوسکے زمانہ برابر
ہمیشہ ہنستا تہا اور نزدیک ہر ایک کے تہا قضا را ہی سی ایا
لڑکی عزیزہ صبیہ شاہ جسکو مین نہایت محبت سے اوسکی کہا کرتا
اور اور فرزندون سی اوسکو زیادہ چاہتا تہا اور وہ
بیبر امیر موسی کی نکاح مین تہی سخت بیمار ہوئیے اوسکا ایام

۳۱۱ — اور ملک غیاث الدین کو ہرات دی اور اوزدار وغی اور حکام
ہر یک ولایت کے طرف رخصت کئی امیر شیخ سبزواری جو مملکت خراسان
کی تسخیر سی پہلی خوف کا مارا بہاگ گیا تہا اب آکر آستان بوسی ہوا اوسکو
مین نی مکارم پادشاہانہ سی سر بلند کیا وہ پہر برسون میری ساتہہ رہا
اور خوب خدمتین کین اور مین نی داروغگی ولایت سبزوار کی تا بابان نہاد
کی لئی مقرر کی اور منصب پیشوای اوس ولایت کا امیر شیخ سبزواری
کو دیا اور امیرزادہ میران شاہ کو ولایت سرخس اور بادغیس بہ
بحال چہوڑ کر سمرقند کو متوجہ ہوا اور منزل بمنزل آتا ہوا سجدات شکر
کے بجا لاتا تہا اور بکمال عیش وعشرت اور فتح فیروزی سی سمرقند مین داخل
ہوا اہالی سمرقند اور فوج نی استقبال کرکے مبارکباد فتح کی دیے
چند روز تک سمرقند مین عدالت اور رعیت پروری مین مشغول
رہا جب بہار کے آثار ہوئے بلدہ بخارا کے طرف متوجہ ہوا اور وہ موسم
سردی کی وہان گذرے امیرزادہ میرانشاہ سرخس ہی مین رہا اور
جب ایا ملک محمد ملک غیاث الدین کی بہائی کو شہید کرکے ہماری پاس بہیجا

ذکر تعزیہ نامہ جہانگیر کا

ان دنون کہ میرا دل سب طرف سے خوش تہا اور اسکے زمانہ برابر پرجوش
کیے خوش رکہتا تہا اور نزدیک ہر کس کیے کا تہا تقضا رالہی سی ہماری
لڑکی عزیزہ عظیم شاہ جسکو مین نہایت محبت سے اکیلی کہا کرتا تہا
اور میرا اور فرزندون سی اوسکو زیادہ چاہتا تہا اوسکے وہ عمرمیک
لیسرا میرموسی کی نکاح مین تہی سخت بیمار ہوئے اور اسکے ایام ادوی

نقب پیدا ہوگئی اور سپاہی ہر طرف سے قلعہ میں گھس کر قتل اور غارت
کرنے لگے بہت سے سپاہی مقتول اور مجروح ہوئے جب سپہ سالار امیروں کی
کا حاضر ہوا تو میں نے یہ کہا کہ سب شہر میں میرے سپہ سالار امیروں کی ہیبت اور
برپا ہوا۔ جن ان بیچاروں کا تھیں کی گردن میں ہاتھ ڈالا تھا انھوں نے
کچھ بزرگوں کا مقابلہ کیا بیت جو کوئی چھوٹا بڑوں کا مقابلہ کرے
گرے وہ ایسا کہ پھر کبھی نہ سر کو اٹھائے پھر میں نے یہ حکم دیا کہ عمارت قلعہ
اسفراین کی گرا کر خاک میں ملا دیں جب اسفراین کا قلعہ فتح ہو چکا تو میں
نے ایلچی امیر علی والی ماژندران کے پاس سے فرمان بھیجا کہ گذرے ہوئے
عشرت نشاط بھی حاصل کرو اور آکر درنگ کرنے سے جو تقصیر اور کیا
وہ خطا تمہاری بخشی اور میں اعجلالو کی مرغزار کو روانہ ہوا
جب وہ ایلچی میرا فرمان امیر علی کے پاس لیگیا تو اوسنے استقبال کرکے
میرے فرمان کی بہت تعظیم کی اور اطاعت اور انقیاد ظاہر کرکے ایلچی
کو عزت کے ساتھہ رخصت کیا اس اقرار سے کہ میں بھی آکر بساط بوسی
ہوتا ہوں چند روز میں نے اعجلالو کی مرغزار میں توقف کیا اور
لشکر نے اپنے گھوڑوں کو آرام دیا کہ خاطر مملکت خراسان کی تسخیر سے
جمع ہوئی اور ہر ایک شہر اور مقام میں داروغہ معین کر چکا تو وہاں سے
مظفر و منصور بارادہ دار السلطنت سمرقند کی روانہ ہوا جب پہنچا
موضع خوار میں جہاں کہ بعض لوگوں نے امیر حاجی برلاس کو قتل
کیا تھا آیا تو وہ موضع علی درویش نبیرہ حاجی محمود [illegible] کو دیا
یہہ حاجی محمود [illegible] حاجی [illegible] کا [illegible] سپاہی امیر حاجی کا

تزوک

یہہ توجہ منکرلہ یار وا سیطے ملازمت کی آیا اثنا راہ مین رکاب بوس ہوا ۳
اور اسکے دیرے مین حاضر ہوا تہا اسلئی نہایت تجمل تہا مین نی اوسکی اعانت
کرکے خیالات دفع کی خواجہ علی موید سربدا ایسے سبزوار سی آئی بہی اپنی نجات
اسمین دیکہی کہ درگاہ مین بلا توقف حاضر ہوکر پابوسی سی مشرف ہوا
اوسکو منی دیکہی کہ یہہ شیعہ ہی مین نی اوس سی پوچہا کہ تیرا کیا مذہب ہی
جواب دیا کہ الناس علی دین ملوکہم ترجمہ آدمی اوپر دین اپنی بادشاہونکی
ہوتی مین — جو مذہب امیر کا ہی وہی میرا مذہب ہی کیونکہ تمام امور
مین امیر کا تابع ہون مین نی کہا مین تو سنی پاک اعتقاد ہون اور مجکو
توکل اور اعتماد خدای یگانہ پر ہی اوسنی کہا مین بہی اسی مذہب پاک
پر مستقیم ہون اور اگر کبہی سنت وجماعت کے مذہب سی انکار میری
دلمین آوے تو ایمان سی بی نصیب ہوجاوون مین نی اوسپر عنایات
خسروانہ کی اور کمر زر اور خنجر اور شمشیر مرصع اور خلعت نامی عنایت
کیا اوسوقت عرضی امیر بایکو کے اسفراین سی آئی مضمون کی آئی کہ والی
اسفراین اور نیار دولت کے تصرف مین آگئی لیکن سپہ سالار امیر ولی
والی مازندران کا اسفراین کی قلعہ مین متحصن ہوگیا سنتے ہی مین نی فوراً
اسفراین کی طرف کوچ کیا صبحدم قلعہ میری نظر آیا [illegible]
[illegible] اور سوار ہوکر تمام سپاہ کو حکم کیا کہ اسی قلعہ پر
یورش کرو اور تیار کیا کہ دور دور گرد قلعہ کی [illegible]
[illegible] سپہ سالار امیر ولی کا جو اس ہوکر [illegible]
[illegible] لیکن [illegible] تمام [illegible]

تبت میں ایک قلعہ تھا اسکا نام نہایت مستحکم اور استوار اسمیں چھوٹی بیٹی امیر غوری کو سو سپاہ اور اسباب قلعہ داری کی وہ سپرد کر رکھا تھا میں نے ملک کو یہہ حکم دیا کہ جا کر وہ قلعہ اسمیں بیٹی سی لیکر ملازمان درگاہ کے حوالہ کردی اور یا تو بھی اوسہی قلعہ میں جا بیٹھی پھر دیکھہ کہ تائید الہی سی کسطور وہ قلعہ لیلیتا ہوں ملک قلعہ اسکی کو گیا اور از بسکہ میری شمشیر کی ضرب کہا چکا تھا اسلئے اسنی اوس بیٹی کو قلعہ سی وا سیطے میری ملازمت کی لایا اور قلعہ میری ملازموں کی حوالہ کیا میں نے امیر غوری یا ملک کی بیٹی کو خلعت اور کمر خسروانہ دیکر ممتاز کیا جب دار السلطنت ہرات مسخر ہو گیا تو یہہ میں نے یہہ کنکاش کی کہ مملکت خراسان کی طوایف الملوک کو دام میں لاؤں اور اگر اطاعت قبول نکریں تو سزا دوں

ذکر مملکت خراسان کی انتظام امور کا

انتظام خراسان کا اسطور کیا کہ پہلے دار السلطنت ہرات کو واسطے ملک غیاث الدین کی نامزد کیا اور مملکت سرخس اور وزیر اباد اور طوس کی فرزند کامگار میرزادہ میران شاہ کو عنایت کی اور اور اسکا قلعہ امیر ابد برلاس کو سپرد کیا اور امیر جہانشاہ کو معہ فوج ولایت نشاپور اور سبزوار پر تعین کیا اور میں نے بذات خود کلات اور طوس کی طرف عزم کیا اور مکنون خاطر یہہ تھا کہ علی بیگ جون غربانی کو جو خلاف وعدہ مجھسی خدمت میں حاضر نہیں ہوا تھا تنبیہ کیجیے اور چونکہ مزار صاحب الدعوۃ ابو مسلم مروزی قدس اللہ سرہ کا سر راہ تھا میں واسیطے ناتحہ کیا

کرکی خوبصورت بنائی تھی اور ... خوشخط ... دیکھا ہوا تھا [illegible]

بہت پسند آئی ... اور ایک شیشہ ... [illegible]

مجلس مین ایک جماعت سادات جماعت ... [illegible] ... شریف مبارک

حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ... [illegible]

انحضرت کے استقبال کیا اور سادات ... [illegible]

صندوق جسمین موئے مبارک ... [illegible]

کی زیارت کی اور یہہ پوچھا ... [illegible]

مبارک حضرت صلعم کے ہین جواب دیا کہ اول دلیل یہہ ہی کہ حضرت

رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہین پڑتا تہا سو ان بالونکا بہی

سایہ نہین پڑتا اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ بال جسمین ہین اوسکی سرہ

مین ایک سوراخ برابر ناکی سوئی کی ہی جب قران اور درود پڑہنی لگین

تو وہ موئی مبارک اوس سوراخ مین سی خود بخود باہر نکل آتی ہین اور

جب پڑہ کر چپ ہوجاو تو وہ پہر اپنی جگہہ پر چلی جاتی ہین [illegible]

کیا اور سب سی کہا کہ وضو کرو اور علماء اور سادات سی قران پڑ[illegible]

اور مین کی وہ ظرف جسمین موئی مبارک تہی اپنی ہاتھہ مین لیا اور [illegible]

پڑہتا تہا ناگاہ موی مبارک کا جلوہ کیا اور اوس سوراخ مین سی [illegible]

کی برابر باہر آگئی مجکو اور سب اہل مجلس کو رقت ... [illegible]

سیاہ رنگ کچہہ زردی مائل تہی اور اہل مجلس ... [illegible]

کو دست بدست لیکر ہاتھہ ... درود پڑہتی ہوئی ... [illegible]

سادات خدام موئے مبارک کو جاگیر عطا کیے ملک ... [illegible]

تزوک

۴ من مشارق الارقم و منارہا من میامن دولۃ السلطان الاعظم الاول
امیر تیمور صاحبقران خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علے العالمین عدلہ
واحسانہ۔ جب میں نے یہہ سنا کہ ملک غیاث الدین نے میری نام کا خطبہ
صاحبقرانی کے لقب سے انشا کیا ہے تو میں نے اوسکو کمر مرصع اور
خلعت دیکر ممتاز کیا اگلے دن علما سادات اور مشائخ اور اکابر اوسنے آ
باہم آکر بساط بوس ہوئی یہہ فتح عظیم ۱ ماہ محرم ۷۸۳ سات سو تراسی کو
اور بارہوین سال جلوس میں کہ مجھکو سینتالیسوان برس شروع تہا یہہ
آئی پہر میں منزل باغ زاغان سے کوچ کرکے مرغزار کہدستان میں نزول
ہوا اور خزاین اور دفینے نقد اور جنس اور جواہرات جو سلاطین غور
نے سالہا سال میں جمع کیا تہا اور وقت فتح ہرات کے ہماری ہاتھہ آیا
وہ سب روبرو منگا کر خمس تو اوس میں سے میں نے رکھلیا باقی سب فرزندان
نامدار اور سرداروں اور سپاہ وغیرہ کو تقسیم کردیا اور قلعہ اندرونے
اور بیرونی ہرات کا گراکر ویران کرادیا اور کچھہ روپیہ بطور خراج
کے شہر کی رہنے والون پر مقرر کیا کہ جلد ادا کرین چار دن کی عرصہ میں
وہ مبالغ مقرر سے اونہوں نے حاضر کیا اور مولانا قطب الدین پسر
مولانا نظام الدین کو جو اوس شہر کی اکابر علما سے تہے اور دو سو
آدمی رئیس معتبر شہر کے مع اہل وعیال شہر سبز کو جو میرا دارالسلطنت
تہا۔ وایکی اور غیرہ اس افیہ ناکی بیتی کہ جو داروغہ خزندگا
تہا۔ و میٹے خدمتگار اوسی ان لوگونکی شہر سبز میں تعین کردیا اور
سکوا تر قلعہ ہرات سے کراوسکی بختہ آنے بنا کر مساحت نقاشی اور نزا

۴ اس دیا اور جمیع وجوہ سی خاطر جمع ہو تی اور مجلس واسطی ملازمت ملک غیاث الدین کی ترتیب کرائے

ذکر ملک غیاث الدین والی ہرات کی ملازمت کا

پہلے مین نی امیرزادون اور امرا اور سادات اور علما اور مشایخ اور دربار کے لوگون کو بلایا اور اس مجلس مین بموجب وعدہ کی ملک کی ماکو کہ تورانی عورت تہی لائی او سی میرزا ان نی اپنا سینہ تہہ مین لیکر کہا کہ میری سینہ کا دودہ خشک کر دیا مین نی اوسکی نسل کی کہا کہ تیری سینہ کا دودہ زیادہ ہوجاویگا اور مینے بمرد عادتی اور ودینے ملک غیاث الدین کی اگرچہ خورد سال تہی لیکن بقول بزرگی بعقل است نہ بسال حقیقت مین بزرگ معلوم ہوتی تہی اور نسب مین نیبے نسب آدون کی اجداد کا پوچہا بڑی بیٹی نی فراست سی دریافت کرکی کہا ہمارا نسب ملیغے تیمور خان سی ملتا ہی ابا عن جد بادشاہ ہوتے آئی ہین اور انشاء اللہ تعالی آپ کی بدولت اب بہی بادشاہی کرینگی مجکو اوسکی یہہ بات پسند آئی اور بعد از نوازش بہکا اور خلعت دیکر رخصت کیا اور وقت چہوٹی بیٹی نی کہا ہم اب خانہ دولت مین آئی ہین یہان سی ہرگز نہین جاوینگی جب تک دولت مند نہوجاوین بڑا بیٹا کہنی لگا اب چلو تاکہ ملک کو بہی اس دولت خانہ کی رہنمائی کرین اور امیر کی مکارم اخلاق ملک سی بیان کرین اور اونکو یہان لاوین مبادا کہ عورت ہرحساں کی کہا فانسد دلہن الاوین مین نی اونکو رخصت کیا آخر ملک غیاث الدین کی اماکو خود آنا بہتر تاشی زیور ررمیع رحمت کیا اونہوں نی جب میرے

تیمور سے

کرنے لگا کہ قلعہ ارک میں آکر قیام کیا [illegible]

سنتا تھا آخر ملک غیاث الدین بھی مع فرزندان اور [illegible]

واسطے امان کی اپنی [illegible] سلطان [illegible]

ملتا ہی اور [illegible]

ارک کی [illegible]

بھیجا میں نے اونکو [illegible]

زادہ کو [illegible] اور [illegible] عنایت کیا اور [illegible]

میں لی اپنی [illegible] اور ملک زادہ کو [illegible] رخصت کر

اور اوسی سے کہہ دیا کہ ملک غیاث الدین سے یہہ کہنا کہ اگر تو لڑتا ہے

تو جتنے مسلمان مارے جاینگے اونکا خون تیرے گردن پر رہیگا پھر شہر

ارک اگر جنگ سے لیا جاویگا تو یہہ باعث تمہاری خرابی اور شہر کی

ویرانی کا اور سبب غارت ہونے مسلمانوں کے مال اور منال اور عزت

آبرو کا اور موجب تیری شکست اور خرابی کا ہووےگا اور اگر تو صدق

اور اخلاص سے آکر ملازمت کرتا ہے تو جان اور مال اور ناموس تیرا اور

تمام مسلمانوں کا امن میں رہتا ہے جب وہ یہہ پیغام لیکر رخصت ہوئی [illegible]

[illegible] کو میں نے بلاکر [illegible] شہر اور ارک کا دریافت کیا

امرا اور سرداران نشانات [illegible]

اور ارک کے [illegible] بارگاہ اور خیمہ [illegible]

برپا کرایا اور [illegible] جاکر بیٹھا اور آرام میں مشغول ہوا [illegible] ملک

غیاث الدین کی ماں [illegible] لیکر اظہار کیا کہ میں ملازمت کو آتا ہوں [illegible]

قلعہ میں گھس گئی اور اوس وقت سب مین سی تحلیل یسا ول پیش دستی کر کی قلعہ کی
فصیل پر چڑہ کر قلعہ مین داخل ہوا اور امرا جرنغار اور برنغار کی بھی سپاہ
نے تو لغو بنکی سب لوگ زینہ پر کو چڑہ کر قلعہ مین گھس گئی اور قتل اور غارت
کرنا شروع کیا اور ملک غیاث الدین بھی دروازہ کی جواب انجیل
کی مینبر پر تہا کہڑا ہوا اگرچہ حرکت مذبوحی کرتا تہا لیکن کچھ فائدہ نہین ہوتا
تہا جب اونہون نے یہہ دیکھا کہ اب کار تا بوس لگ گیا تو غوری سپاہ نے
اور ملک غیاث الدین کو تنگ اٹھا لی گئی اور ارک کی قلعہ مین جا کر متحصن ہوگئی
اور بہت سے مخالفون نی قلعہ سی نکل کر مجہہ سی امان مانگا اور تخمیناً دو ہزار
آدمی غوری تھی اور ملک غیاث الدین کی سپاہ کی مشکین بندہی ہوئی
پکڑے ہوئی آئی اور تمام عاجز سی العفو و الامان کہنی لگی میری دین
یہہ آیا کہ میری سپاہ سی شہر کی بچیا سادات اور علما اور مشائخ اور
فقرا کو کچھ خلل نہ پہنچی اسلئی مین نی یہہ حکم دیا کہ اسیرون کو فرمان امن
کا یکر چہوڑ دو اسمضمون کا کہ جو شخص اپنی گہر کی گوشہ مین بیٹھ رہی
اور ارادہ جنگ کا نکری تو اوسکی جان و مال ننگ و ناموس کو سپاہ
سامنا نیلی سی امن دو اور جو شخص مقابلہ کری اوسکو سزا دو تاکہ وہ
جا کر قلعہ والون کو یہہ خبر کر دین اور اس فرمان کی مضمون کو شہر مین
مشہور کر دین قیدی قید سی چہوٹ کر دعا و آفرین کرتی ہوئی
شہر مین داخل ہوگئی اور یہہ کلام مشہور کر دیا شہر والی بیچگر
مشتمل ہوئی اور اپنی اپنی گہرون مین بیٹھ رہی اور ملک غیاث
الدین قلعہ ارک مین متحصن ہو کر انجرج سی اہل شہر پر سعادت طلب

تیمور سے

آزین کی اور وہانسی بانصرت مراجعت کرکے اپنے مقام میں دا
رات کو تنگی اور پہرہ دار مقرر کردئے تاکہ گرد لشکر کے ہوشیار ری
رہیں اگلی دن میں اپنی لشکر کی صف جاکر قلعہ کی برابر کہڑا ہوا چونکہ ایک دن
صف دری سپاہ کا دیکھہ چکی تہی اسلئے آج کسیکو یہہ جرأت نہوئی کہ باہر آ
میں آخر بیت کر اپنی مقام میں چلا آیا رات کو ایک جماعت نے قلعہ کی اصحابی
سی نکل کر کنار لشکر پر شبخون مارا چونکہ میرا لشکر ہوشیار تہا اون سی کچھ
کار نہ بنا تین آدمی جو کسی حاجت کو لشکر کے خندق سی باہر گئی تہی اونکو مار
کر پہر گئی جب صبح ہوئی گویا وہ ملک غیاث الدین کی حق میں شام محنت تہی میں
لیا اہتمام کیا کہ تمام رئیس اور سردار فوج کی آراستہ ہوکر سوار ہوئی تب
صفیں جم گئیں تو میں بہی تائید الہی پر تکیہ کرکے سوار ہوا اور نقارہ اور
کرنا وغیرہ سازنکی بجانی کا حکم اور پہر میں نے بڑہ کر قلعہ کی طرف متوجہ
ہوا اور قلعہ شہر بند کا امرا پر تقسیم کردیا کہ چہار طرف سے جنگ سلطانی
شروع کرو امرا حسب الامر قلعہ کے تسخیر پر متوجہ ہوئے اور امرا انکو تیمور
ور سر بہادر اور سونجک بہادر اور خطائی بہادر اور اور لوگ زینہ
قلعہ کی نیچے گئی اور قلعہ پر زینی لگا دئے پہلی امرا انکو تیمور زینہ پر کو اور
و سونجک قت ملک غیاث الدین بذات خود اوسکی مدافعت پر متوجہ
ور غوریون نے بہی ہجوم کیا اور قلعہ کے محافظت میں تیرا ور نیلوا
اور سنگ سے بہت کوشش کی لیکن میرے سپاہ کو
ور تیرا ور پتہر کو مثال پہول کی سمجہہ کر نہیں ہٹتی تہی اسی
لوگ جہان کو تیرا نکلی شہر میں جانے کی تہا

تورک

خدا نے مجکو سلامت بچا کر تہوڑے عرصہ مین فتح کروادیا مین نے اس فتح کو شگون جانکر ممالک ایران کی فتح کا مقدمہ سمجہا اور جناب الہی مین سجدہ شکر کا کرکے واسطے تسخیر قلعہ ہرات کی ہمت باندہی

ذکر قلعہ ہرات کی تسخیر کا

ہمعنان ظفر کے اپنی افواج کا انتظام کرکے ہرات کی طرف عزم کیا قریب ہرات کے میدان لشکرگاہ کا دیکہہ اترا ملک غیاث الدین نے اس غرور سے کہ قلعہ مستحکم سپاہ کثیر اذوقہ بہت اسباب جنگ کا موجود لڑائی پر تیار ہوکر قلعہ کا دروازہ بند کرلیا مین الوسات اور قشونات کی سرداروں کو حکم دیا کہ احتیاطاً ایک خندق گرد اپنے لشکرگاہ کے تیار کرو جب خندق بن چکے اور خاطر جمع ہوی تو مین نے قلعہ اور لشکر کے گرد گہوم کر راہ درآمد اور برآمد جنگ کا خوب ملاحظہ کرتا تہا ملک غیاث الدین نے میرے ساتہہ تہوڑے آدمی دیکہہ کر غوریوں کو آراستہ کرکے باہر بہیجا تاکہ وہ جاکر میرے اوپر حملہ کرین جب اونہوں نے ہتیار لگا کر میرے اوپر یورش کی تو مین نے امرار اور بہادروں کو جو میرے ہمراہ تہے تحریض کی کہ ہوشیار ہو جاؤ جب دونو فوجین مل گئین تو قتال ہونے لگے اور طرفین سے خوب کوشش عمل مین آئی اوس وقت تمام امرار خصوصاً قارشاہ برلاس جنگ نمایان کرکے منہ لغوریون پر غالب ہوا اور سپاہ ملک کی بہاگ کر قلعہ کے طرف متوجہ ہوئے بہادر سپاہ نے قلعہ کی دروازہ تک اونکا تعاقب کرکے اکثروں کو قتل کیا اور وہ اونکو بہگا کر جب میرے پاس آئے تو مین نے سبکو

اور یہہ حکم کیا کہ لشکر نے چارون طرف سی نقارہ بجاکر قلعہ پر یورش کی
قلعہ والون نی بہی تیر اور پہتر مارنی شروع کئی اور جنگ اور [illegible]
مین کچہہ کوتاہی نکی اور مین تن پر جیبہ درست کرکے بدون قلعہ کیطرف متوجہ
تہا اور امرا اور بہادرون کا دل واسطی جنگ اور قلعہ گیری کی
بڑہاتا تہا اور قلعہ کیطرف سی تیر مینہہ کی مثال برستی تہی چنانچہ ایک تیر دو
بہالہ میری سر مین لگا لیکن چونکہ عنایت الہی گویا خود اور جوشن میری تن
بدن پر تہا دشمن کی تیغ اور تیر سی بچ جاتا تہا جب امرا نی میری یہہ دلیری
دیکہی تو چارون طرف سی اونہون نی ہجوم کیا اور لشکر مین ہوا پہونک کر
اور لکڑیان خندق کی پانی مین ڈالدین اور آدہی سپاہی تیر کر
اتر گئی اور بعضی جو لوگ تیرنا نہین جانتی تہی وہ ڈوب گئی اور جو لوگ
خندق اتر گئی اونہونے خشکی مین جاکر دیوار قلعہ کی توڑ ڈالی اور بعضی
تیر اور تلوار کو خیال مین نہ لائی قلعہ مین گہستی ہی دشمنون کو قتل کیا اور جو
بارش تیر اور خنجر اور تلوار اور پہتر اور لاٹہی کی جو شخص کہ پہلی پہل
قلعہ کے فصیل پر چڑہ گئی وہ امیرزادہ علی بیٹا امیر مؤید کا اور اتکو
تیمور اور عمر بیٹا عباس بہادر کا اور مبشر تہی اور جن لوگون نی دروازہ
کی طرف سی خندق کو طی کیا اور مردانگی سی دروازہ توڑکر قلعہ مین
گہس گئی وہ شیخ علی بہادر اور اوسکا چہوٹا بہائی سلطان بہادر
اور مبرک ایلچی بوغا کا بیٹا اور خسرو بکہ مین کہ اونہون نی کمال مردانگی
کی جب کہ یہہ قلعہ نہایت مستحکم اور استوار جسکی خندق پانی سی لبریز اور
سپاہ جنگی اور غلہ بہت سا اوس مین موجود تہا اللہ تعالی نی صرف اپنی

ملک نیشاپور کا سرداران سے لیکر لشکر گران نیشاپور مین چھوڑ رکھا تھا مین نے
ہمیشہ[illegible]ن کی کہ اس لشکر کا رستہ روکا چاہئے تاکہ وہ ہرات مین آنے پائے
جبکہ الیک سے مین کوچ کرکے موضع کوسویہ اور جام کی طرف کو روانہ ہوا
کوسویہ کی متصل چھاونی کیے پہلوان مہدی حاکم کوسویہ نیلے قلعہ سے نکل کر
امان مانگا اور عنایات خسروانہ سے امتیاز پائی علما اور اہالی کوسویہ
اور جام کی درگاہ مین دعائین اور شکرگذاری ہوئے حاضر ہوئے یساولون
کو مین نے حکم دیا کہ ان دونو مقام کی حفاظت کرتے رہنا سپاہ لشکر
انکا کچھ ضرر کردین وہان سے مین ازلسکنایاد نزدیک تھا شیخ زین الدین
تایبادی کے خدمت مین جو اوس زمانہ کے ولی تھے اور مجکو انسے اعتقاد
وافر تھا حاضر ہوا دیر تک انکی صحبت فیض بخش مین نصایح سنتا رہا اور
وہان سے عنایت الہی پر تکیہ کرکے واسطے تسخیر قلعہ ہرات کے چلا

ذکر قلعہ فوشنج کی فتح کا

جو کہ قصبہ فوشنج رستہ مین تھا فوشنج کے حاکم نے بلحاظ استواری قلعہ کے
کہ خندق عمیق پانی سے لبریز تھی اور سپاہ تنگے اور دراذو تھ بہت اونچین
[illegible] دنیا دروازہ قلعہ کا بند کرلیا مین نے کہا کہ واسطے شگون کی
اس قلعہ کو بھی تسخیر کیا چاہئے اسلئے مین نے حکم کیا کہ امرار تومانات
قلعہ کا محاصرہ کرکے جنگ پر مستعد ہوویں بعد محاصرہ کی ازبسکہ اسکی
خندق پانی سے لبریز تھی اور راہ سلوک طی کرنا دشوار معلوم ہوتا تھا
اسی سبب سے محاصرہ کو تین دن ہوگئے آخر مین نے اسباب قلعہ
[illegible] نے کا تیار کروایا چوتھے دن پہر مین سوار ہوا

تیمور بیگ کے
[illegible] سے کی لالا کر جب امید
[illegible] لگ علی بیگ جو ترعریانی کا عرضی اسمضمون کی [illegible]
میں ایلچی علی بیگ [illegible] سرخس کی [illegible]
[illegible] ہرات اور مملکت خراسان کی [illegible]
[illegible] لشکر ظفر اثر کا ہو گا میں اچھی [illegible]
[illegible] خراسان کا [illegible] اور [illegible]
[illegible] [illegible] بیگ نے [illegible]
[illegible] فرمان جاری کیا [illegible]
جواب سے آکر میری لشکر میں تھی [illegible] کیا جب میں [illegible]
ساتھ ہو گئی دریا جیحون کو میں نے اتر کر مقام کیا [illegible] اور عمارت
ہوا اور اسے ملاقات بابا سنگی کے جو ایک مجذوب [illegible] سرسبز گوشت
وقت اندر خود میں رستی ہی گیا بابا سنگی نے تیز نگاہ سے دیکھ کر [illegible]
کا جو اوسکے آگے رکھا تھا میری آگے رکھ دیا میں نے بابا سنگی کے اس
عنایت کو فال نیک سمجھا اور یہ کہا کہ جو تحفہ ملک خراسان [illegible] روٹی کا گھڑا تھا
اللہ تعالی مملکت خراسان کی مجھکو عنایت کرے گا [illegible] سے تھوڑی دل [illegible]
روانہ ہوا جب حوالی سرخس میں داخل ہوا تو ملک محمد بہائی [illegible]
الدین کا جو حاکم سرخس کا تھا قلعہ میں سے امن لیکر [illegible] ہوا میں لی [illegible]
زت اور استمالت کی وہاں سے بہت کوچ کیا دربار مرغاب کو [illegible]
موضع چکدالک کے صحرا میں مقام کیا ہرات وہاں سے گیارہ کوس [illegible]
تھی وہاں سے ایک شخص کو میں نے علی بیگ [illegible] کے پاس [illegible]
وعدہ موافق [illegible] کے موافق اپنا لشکر لیکے [illegible] میری پاس نہ [illegible]
آنے میں تعلل کیا اور جماعت سے میری ایلچی کو [illegible]
اوسکی یہ حرکت دل میں نہ لایا اور اپنی فوجوں میں [illegible] عنایت [illegible]

تو زک

میری گماشتون کی قبضہ مین آگئی تو ہانی ملک گیری کا میری سر پر پڑی

چونکہ توران سی ممالک ایران متصل تھی اسلئی اوسکی تسخیر سا بھی مین نے

ارادہ کیا

ذکر یورش کا ممالک ایران کی طرف

توزک تسخیر ممالک ایران زمین کا مین نی یا اسطور رکھا کہ سنہ ۷۸۲ سات سو بیاسی

ہجری اور سال گیارہوین جلوس مین کہ مجکو چھیالیسوان ۴۶ سال شروع ہوا

امیرزادہ میران شاہ کو جو چودہ برس کا تھا خراسان کا حاکم مقرر کیا

اور بیاس ایک تومن کی اراستہ کرکے امراء کلان کو رکین بنا کر جیسی

امیر جہان [illegible] اور امیر سلطان برادر امیر حاجی برلاس کا اور امیر حاجی سیف الدین اور لیلو

اور امیر عثمان بہادر اور امیر عباس بہادر اور محمد سلطان شاہ اور

قاری بہادر بہائی تیمور کو تومن کا اور تابان بہادر اور اروشی بوغا

بہائی سار بوغا کا اور حسن برلاس اور حمزہ بہادر پسر امیر موسی

کا اور محمد قرنا داور سارق الخا اور مظفر بہادر پسر اوج قرا بہادر

کا وغیرہ امراء ہمراہ امیرزادہ میران شاہ کی روانہ کی اور پیر کمدا کو

[illegible] تعینات مع اہل وعیال خراسان کو جاوین اور امیرزادہ

[illegible] نہایت تزک اور

[illegible] کیا امیرزادہ نہایت [illegible] اور شیرنیا

[illegible] کو ہمراہ کرکے جانے بلخ اور

[illegible] امراء کو تعین کیا کہ ولایت بادغیش

[illegible] نہایت آبادان تھی افواج قاہرہ نے

[illegible] ولایت [illegible] حاصل کی اور

[illegible]

تیموری کے
ہرات کے گرد اپنے ایک برس پہلے سے بنانا شروع کیا تھا لیکن اوسکی
کا دمدمہ دمدمہ بن سکا تھا اور نکی باغ بھی اوس قلعہ میں داخل کر لیا
اسلئی وہ بھی ناتمام تھا اب اوسکے تعمیر اور اتمام میں مصروف ہو کر
امیر حاجی سیف الدین کے چاپلوسی اور خوشامد کی جاتا تھا جب امیر سیف الدین
ملک غیاث الدین کی حیلہ سے مطلع ہوا تو ہرات سے آکر تمام احوال عرض کیا
اوزار اوضاع ملک کے ملاحظہ کئی ہوئے عرض کی میں اب سمجھا کہ اسکا
ظاہر کر ناصرف مکر تھا اوس وقت میں نے علی بیگ جون غربانی کو
باوجودیکہ وہ خطاوار تھا پھر بھی خطا معاف کرکے بیٹے کی حضور میں
طلب کیا وہ بھی اطاعت اور ہوا خواہی سے حاضر ہوا میں نے اوسکو
استمالت کرکے عنایت خسروانہ سے ممتاز کیا اور اوسکے تسلی خاطر
کی لئی اوسکی بیٹی امیرزادہ محمد سلطان سے منسوب کردیے اور جشن
بادشاہانہ آراستہ کرکے مجلس عقد کی منعقد کی اور میں نے واسطے لشکر
کشی کی خراسان پر اور ملک غیاث الدین کی سزا دینی کی لئی علی بیگ
غربانی سے ذکر کیا آخر یہہ قرار پایا کہ اول بہار میں جب میں واسطے تسخیر
ہرات کے چلون تو علی بیگ ہرات میں حاضر ہوکر اطاعت اور جان
ادا کرے اور علی بیگ نے اس قول قرار پر قسم کھائی میں نے اوسکو
میں کلاہ اور پیٹکا مرصع اور خلعت خاص اور اسپ دیکر رخصت
چونکہ اکثر وقت میری دل میں ملک زبان پر بھی آتا تھا کہ تمام ربع مسکون
ایک شخص کی جگہ بھی اسمیں دو بادشاہوں کی گنجائش نہیں ہے
کرو ملک بادشاہ الہٰی اور توران زمین اور الوس جغتائی اور

۲ کے رکہی مین لی اوسکی تیاری کو امرار اور سپاہ پر تقسیم کریکے ہریک کا
ذمہ کر دیا اسلیئے وہ قلعہ جلد تیار ہو گیا اور ایک محل عالی شان بادشاہانہ
اسمین بنواکر اوسکا نام باک سرا رکہا اور اس شہر مین قدیم سے نامی
نامی علمار اور فضلار رہتی تہے جیسے ابو عبد اللہ بن حمید الکلسنی اور عبد اللہ
بن عبد الرحمن دارمی سمرقندی اور ابو عبد اللہ بن اسمعیل البخاری
یہہ سب اسہی شہر مین متوطن تہے اسلیئے جلہ کش کا لقب قبۃ العلم والادب ہو گیا
تہا اس شہر کو مستقر سلطنت بناکر استراحت اور عدالت اور رعیت
پروری مین مشغول ہوا اور ملک غیاث الدین والی ہرات کو یہہ نامہ لکہا
کہ چونکہ اول موسم بہار مین تمام امرار کلان اور رئیسان اور سردار الوس
اور قشونات ... رے دربار مین حاضر ہونگے تو مناسب کہ ملک بہی آ
مجلس مین حاضر ہو دیے اور یہہ خط میر علی کی ہاتہہ روانہ کیا میر علی
جب ... ان ہپونچا تو اوسنی میرے فرمان کی خوب تعظیم کیکے اور اوسکو
بٹہا لیا چند روز ... کیکے بعد میر علی کو رخصت کیا اور یہہ جواب دیا کہ
مین دل و جان سے امیر کا تابع ہوں لیکن التماس یہہ ہے کہ امیر کبیر حاجی
سیف الدین کو بہیج دیوے تاکہ وہ میرا ہاتہہ پکڑ کر امیر کی خدمت
مین حاضر کر دیوے مین نے ملک غیاث الدین کی غرض کی موافق حاجی
سیف الدین کو ہرات کیطرف رخصت کیا ملک نے اوسکا استقبال
کیا اور کماحقہ تعظیم و تکریم کیکے مکان اور سامان موجود کیا ظاہر مین
تو ... تیاری سامان سفر کے بہانہ درنگ کئے جاتا تہا اور در
... غلہ اور زاد و توشہ اپنے قلعہ مین بہرتا تہا اور قلعہ

تیمور نے

کرے اوسکو قتل کروا اور جو شخص امان چاہی اوسکو امان دوا اور

جب قلعہ مسخر اور شہر

وات اور علما اور مشائخ وغیرہ کی جان بخشی آپنے

تاراج اور عمارات ہوگیا مین کی یہہ امر کیا اکثر مکانات ایسے عمومی کی

برابر کر خاک مین ملادو اور قلعہ مسمار کردو مین نے سجدہ شکر کیا کہ اوس کی

الٰہی نے فتح مجکو دی اور سادات اور قضات اور علما اور مشائخ اور

اہل بازار کو اتصالات دیگر مین لی یہہ فرمایا کہ ان کو یہان سے لیجاکر شہر کش مین

مین آباد کردو اور یہہ فتح اوائل ۷۸۱ ہجری اور سال ہجری ہم جلوس

مین کہ مجکو سن ... ان شروع ہوا تھا مجکو نصیب ہوئی تھی تمام ملکت

خوارزم کو مسخر کیا شیخ علی بہادر کو داروغہ خوارزم کا مقرر کرکے

دار السلطنت کا عزم کیا ملکت ماوراء النہر مین وہ جا رسے زنجیر

ذکر تیار حصار خطہ کش کا

مین کا ... دلکش نہایت خوش آ

اسمین ... میری دلین یہہ آیا کہ چونکہ یہہ خطہ ... شہرون کی بہ نسبت یہان زیادہ

ہوا ہے پھول پھلواری سبزہ اور شہرون کی ... در و دیوار و بام

ہوتا ہے ایام بہار میں سبزہ کی کثرت سے ... ہوگیا ہے اس شہر

سب شہر ... مین اسکی یہہ شب سبز مشہور ہوگیا ہے اسی سال کی آ

پائے تخت اور مقر سلطنت بناؤن اسواسطے اسی ... جمع ہوئی مین

اعظم معمار اور کاریگر استاد ممالک محروسہ سے جمع ہوئی مین

ملکت ماوراء النہر سے فرمان لکھکر اچھے اچھے کاریگر بلاکر

قلعہ شہر کے تیار کروا اور شہر نے حسب انتہا ... مستحکم

قلعہ شہر ... تیار کروا

۲ سپاہ نے دروازہ تک تعاقب کیا جب وہ قلعہ مین گھس گئی تو امیرزادہ
فتحیاب ہوکر مراجعت کی اس لڑائی مین ایلچی بوغا اور نوشیروان افیوغا
سی خوب تلوار مردانہ چلی لیکن یہہ دونو بہی زخمی ہوئی ایلچی بوغا تو چند روز
کی بعد اچہا ہوگیا نوشیروان مرگیا جب محاصرہ کو بہت دن ہوگئی تو مین
نے نو جا کر منجنیق قایم کر کے مکان یوسف کا توڑ ڈالا ازبسکہ خوف اور بیم
یوسف کے دلمین بیٹھ گیا تہا اور مدت محاصرہ کو بہی تین مہینی سولہ دن ہوگئی
یوسف صوفی اور اہل قلعہ تنگ ہو گئے اسلئے وہ بیمار لا علاج ہوکر مر گیا
جسد اس مین تنہا واسطے جنگ کی خندق کی کنارہ پر گیا تہا اوس روز
غیب سی میری زبان پر یہہ آیا تہا کہ جو شخص اپنی قول پر ثابت نرہی اوکا
مرنا زندگی سی بہتر ہی آخر وہی ہوا جو اللہ تعالی نے میری زبان سی نکالا تہا
جب یوسف صوفی مرگیا تو بعضی سردار یوسف صوفی کی بہائی
آق صوفی سی پیوستہ ہوگئی اور بعضی یوسف صوفی کی منشی خواجہ ناق تمو
سے جو ولیعہد تہا ملگئی اسمیں اونکی نزاع اور جنگ ہوگئی خواجہ ناق تمو
ہوکر ... باہر نکل کر ہمارے پاس آیا اور حقیقت اہل قلعہ کی بیان کی اور مو
مین نے امراء اور سپاہ کو ... گرد قلعہ کے تہی حکم کیا کہ اونہوںنے چار دن تک
... اور ... قلعہ ... کوشش کی اور مین بہی عنایت الہی پر تکیہ کر کے
... خندق ... آیا جب ... سردارون اور سپاہ نے مجکو خندق پر دیکہا
تو ... ہوکر ... گہس گئی اور خندق کو بہر کر خشکی مین قلعہ
کے نیچی پہنچے پہر قلعہ کے دیوار توڑ کر چارون طرف سی قلعہ مین گہس
کر قتل اور غارت کرنے لگے مین نے یہہ حکم دیا کہ منادی کردو کہ جو شخص

توزک

لئی قول درست سی بہتر کوئی چیز نہین ہوتی یوسف صوفی کی ایلچی کو رخصت
کرنی ہی مین لی اتہہ کر ہتیار لگاتی اور گہوڑا منگایا اور تائید الہی پر
تکیہ کرکی سوار ہوا اوسوقت امرار کلان جوکہ عرض معروض کرسکتی تہی
خصوصاً امیر سیف الدین کمال اخلاص اور دولتخواہی سی یکدل اور
یکزبان رکاب اور باگ پکڑکر کہنی لگی کہ ہم بندہ بادشاہی موجود ہین
امیر کبیر کو کیا ضرورت ہی کہ وہ آپ ورطۂ محل الخطر مین کری کیونکہ
لڑائی کی دو طرف ہین اور بہت باتین اخلاص کی سنائین مین نی
اونسی یہہ کہا جب کہ یوسف صوفی یہہ دلیری کری اور یہہ پیغام کہلا
بہیجی تو افسوس ہی کہ مین غفلت کرون اور جنگ کی لئی نہ جاؤن مجکو
امید قوی ہی کہ اوسنی جو یہہ کلام کیا ہی اگر بہی الجہی گا تو وہ ترت
گر یگا مین اوسپر غالب آؤنگا چونکہ امرا ہمین نہین چہوڑتی تہی مجکو
غصہ آیا اور مین نی تلوار پکڑ لیی اور قریب تہا کہ کسیکو ماروں آخر لاچار
اونہونی مجکو چہوڑا اور مین اکیلا آہستہ آہستہ خندق پر جاکر کہڑا
ہوا اور اللہ تعالے سی امداد طلب کرکی بہت دیر تک وہان کہڑا رہا
جب یوسف صوفی کا اثر ظاہر نہوا تو خندق کی کنارہ پر سی مین نی
اہل قلعہ کو پکار کر یہہ کہا کہ یوسف صوفی سی یہہ کہدو کہ امیر تیمور تمہاری
نوشتہ اور التماس کی موافق آکر دیر سی تنہا خندق پر کہڑا ہوا ہی
اپنی قول پر قایم رہو بہاس سحن قلعہ سی نکلو تاکہ ہم دونو لڑین
اور یہہ دیکہین کہ خدا تعالی کسکو سلطنت دیتا ہے جب یہہ خبر
یوسف صوفی نی سنی تو اپنی قول سی پہر گیا وہم کی ماری تہ

تیمور کے

۵۸۹ ... معنا الیہ

...سکا باغ بہشت نام رکھا اور اسی سال مین امیر جہانگیر ... اور بعد اوسکی وفات

...استاد امیر زادہ جہانگیر مرحوم کا تھا اور ... طلب سے ہوا اور

...سطے کوچ کی لیے رخصت لیا تھا حج کرکے

...ان چار برس میں سرانجام ہوا کیا تشریف لایا

ذکر قلعہ خوارزم کی تسخیر کا

ماہ شوال سنہ ۷۸۱ سن سات سو اکاسی ہجری کی اور سال ... ہم جلد سی ... لشکر

بیچ پیسوان برس شروع ہوا تیمور نے لشکر جمع کیا طرف خوارزم کی چلا اور

ہر یک طرف سے آکر جمع ہوا اور ... خوارزم سے ... آ خوارزم

جلد خوارزم مین پہنچا مقام اسکی کو ... سے سردار

مین نزول کیا امرا اور الوسات اور تمنوات ... اور باقی افواج حسب

کو حکم دیا کہ انہون نے شہر خوارزم کا محاصرہ کیا ... لشکر سی علاوہ

حکم تاخت تاراج مین مشغول ہوئے ہر روز سے ... سی لوٹ لاتے تھے جب

اور ریوڑ اور گلہ یوسف صوفی کے مراکب ... لکھا کہ ہم

محاصرہ کو کئی دن ہو گئے تو یوسف صوفی نے یہہ رقعہ ... اور خون اپنے لوگ

کی واسطے کسلئے اتنی بندگان خدا تکلیف کھینچا ... اپنی لشکر سے

کا ریختہ ہوتے مین اکیلا قلعہ سے نکلتا ہون تم بھی ... امر

ہو کر چلے آو ہم دونو اسپ تیار کرین جو شخص غالب ہووے ...

اوسکی ہی جب یہہ رقعہ ... مین پہنچا اوسکی اس جرات سے ...

یہہ بات مین خدا سے چاہتا تھا نہایت خوش ہو ...

کرا تھا مین یہہ آتا ہون ... قبول کیا یہہ ...

ہاتہ روانہ کیا جلال الدین جب میرا فرمان لیگیا اور پیغام ادا کیا یوسف
صوفی نے کچہ جواب ندیا اور جلال الدین کو پکڑ کر قید کر رکہا یہہ خبر سنتی ہی
ار میری دلمین یہہ آیا کہ ابہی اُسپر یورش کرون لیکن صبر کیا پہر اُسکو
یہہ نامہ لکہا کہ سلاطین مین ہرگز یہہ رسم نہیں ہوئی اور نہ یہہ کہ ایلچی کو
قید کرین اگر تمکو اپنی سلطنت اور جان اور آبرو و محبوب ہی تو اُس
فرمان کی آتی ہی جلال الدین کو چہوڑ دو اور نہین تو یہہ سمجہنا کہ از ماست آنچہ
بر ماست یہہ نامہ محمود بیگ کے ہاتہ روانہ کیا محمود بیگ جب یہہ خط
لیکر گیا تو از لبک یوسف صوفی کی سلطنت اور حیات آخر ہونیکو تہی
نادانی سی محمود بیگ کو بہی قید کر لیا یہہ خبر بیچ مین لی سنی

ذکر مہد علیا تومان اغا کی خواستگاری کا
اور باغ بہشت کے تعمیر کا

اسہی سال مین امیر موسے کی دختر تومان اغا کو موافق شرع شریف
کے اپنی عقد نکاح مین لایا اور جب دنون امیر موسے نی مقام قرشی
مین بارہ ہزار سوار کے جمعیت لیکر میرے مقابلہ سی کہ میرے ساتہہ
دو سو تینتالیس ۲۴۳ سوار تہی گریز کیے تہی اور قلعہ قرشی کو مین نے فتح کیا
تہا تو یہہ قرشی کے محل مین ہی جشن اور شادی خسروانہ مرتب کیے انہ
زر اور جواہر تکلاہ تیکلی مرصع اور خلعتین بادشاہانہ سادات ا
علما اور قشنات اور امرا اور وزرا کو عطا کیے اور
حکم دیا کہ شہر سمرقند کے باہر بارہ کی بارہ باغون کو ایک کر
محل بلند بنیاد دستور کی دلنشین وہ عمارت تمام ہوگئے

تیمور سے

خبر فتح کی لایا تھا کلاہ اور زرین ٹیکا اور خنجر اور شمشیر مرصع اور خلعت اور
گھوڑا انعام دیا اور تقتمش فتحیاب ہوکر سغناق میں آکر مقیم ہوا اور جاڑے
سغناق میں بسر کیے تو اول بہار میں لشکر لیکر ولایت سردی اور سرای ساق
کو مسخر کیا اوسکا استقلال روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تھا تیمور ملک جب
تقتمش خان کی لڑائی سے بھاگ کر بزارہ کی طرف جو اوسکی اصل تھی اور وہاں
کی ریاست محمد اغلان کو دے رکھی تھی گیا اور لشکر جمع کیا تو تقتمش خان نے
لڑائی کی باب میں محمد اغلان سے مشورہ کیا اوسکو جنگ نامناسب معلوم
ہوئی تیمور ملک کو لڑائی سے منع کیا چونکہ اوسکی زندگی منقطع ہونیکو پہنچی تھی
اسلیے محمد اغلان کو تو قتل کیا اور آپ تقتمش خان کی جنگ پر متوجہ ہوا
ازبسکہ تقتمش خان کا اقبال ترقی میں تھا جب وہ دونو لشکر مقابل ہوئے
پہلے ہی حملہ میں تیمور ملک کی سپاہ کی شکست کھائی اور تیمور ملک مارا
گیا اور اوسکا لشکر تمام پراگندہ ہوگیا خانی تمام ممالک دشت قبچاق
کی بلانزاع تقتمش خان پر مسلم ہوئے اور جن دنوں میں ادھر تقتمش خان
کے ملک میں مقیم تھا یوسف صوفی کو خلل دماغ پیدا ہوا تھا باوجود
رشتہ داری کی راہ دوستی کا دوستی ترک کیا اور لشکر میری مملکت میں
واسطے غارت گری کی بھیجا فوج نواحی بخارا سے رعایا کی گلہ اور
اونٹ لوٹ لیگئی یوسف صوفی کی یہہ جسارت میری دل میں گرہ ہوگئی
اسلیے میں نے انتقام اس عمل بد کا مصمم کر رکھا تھا میں نے اپنی دل میں
یہہ مشورہ کیا کہ پہلے ایک آدمی بھیجکر اوسکی تقصیر خاطر نشان کروں
پھر اوسکی استمالت [illegible]

الی تیمور ملک نے اوسکی جان بخشی کی اور رضی اور جانی کا اوسکو
اختیار دیا وہ اوسہی سردی مین میری پاس آکر بالطبع بوسر ہوا اور
تیمور ملک کی احوال اور اوضاع مجھسے بیان کئی کہ وہ بستی اور غرور
جوانی مین رات دن مخمور اور مدہوش رہتا ہی اور امور سلطنت
سکی اوسکو کچھہ خبر نہین ہی اور کوئی امیر یا وزیر کسی باب مین کچھہ
نیک و بد عرض نہین کرسکتا اسلئی امرا اور سپاہ اوس سی نا امید ہین
اور تمام الوسات اور ایل جو بیچ تقتمش خان کے خالی پیر راضی ہین

ذکر تقتمش خان کی خان ہونیکا دشت قبچاق مین حضرت صاحب قران کی توجہ سی

جب مین یہہ خبر سنی تو فی الفور تغتمش خان کو ایک آدمی کے ہاتھ کہلا
بہیجا کہ اپنا لشکر منتظم کرکے تیمور ملک پر جو موضع قراآل مین غفلت
سی رہتا ہی یورش کر وجب یہہ فرمان میرا تقتمش خان کے پاس پہنچا
تو وہ بموجب امتثال امر کے اپنی فوج آراستہ کرکے جابجا تیمور ملک
پر پہنچا اون دونونمین خوب لڑائی ہوئی تیمور ملک ہزیمت کہا کر بہا
گا اور تقتمش خان غالب ہوکر تمام مملکت موروثی دشت پر فائز
ہوکر باستقلال خان بن بیٹہا اور خبر اس فتح کی زبانی اور ... آ
سنکر کہا ... یہہ خبر سنکر مین بہت خوش ہوا اور تمکو مین نہایت
تب تقتمش خان کو خان دشت کا بنا دون تو اس شکرانہ مین
ل اوسکو مرضی کی موافق سلطنت ولایت دشت قبچاق کی
کے ... حکم دیا کہ تمام اسیرون کو چہوڑ دو اور دشت خوا...

رجدال قتال بہت ہی ہوئی تو تقتمش خان شکست نصیب ہزیمت کہا کر
ک گیا اوسکی گہوڑی جنگ اور کلان بہت سے ہیں نے اوسکو دیا تہا سو ا
وکر میرے پاس حاضر ہوا اس حرکت سے نہایت شرمندہ ہوا تہا
لے اوسکی تسلی کی اور پہر گہوڑی اور اسباب نقد اور جنس اوسکو
اسی سال کے آخر میں اپنی امرا کلان جیسے تیمور اوزبک اور
بختی خواجہ لیسر توسن تیمور کا اور اوزبک تیمور اور جنکی بہادر تموچین
اور غیاث الدین ترخان سے لشکر گران تقتمش کے ہمراہ دشت کی طرف
روانہ کئی کہ جاکر اوسکو از سر نو سغناق میں مسند خانی پر جانشین کرو
میری امرا اوسکو لیجا کر پہر سغناق میں مسند خانی پر بٹہا کر چلی آئی

ذکر امیرزادہ شاہ رخ کی ولادت کا

چونکہ میں نے امیرزادہ جہانگیر کے حادثہ پر صبر کیا تہا اللہ تعالے
نے اوسکے عوض ماہ ربیع الاول سنہ سات سو اوناسی ہجری اور
سن اٹہویں جلوس میں کہ مجکو بیٹہا ہوا ان سال شروع ہوا ایک فرزند
عطا کیا میں نے اوسکا نام شاہ رخ رکہا اوسکے ولادت سے مجکو
نہایت سرور رہوا اور اللہ تعالی کا شکر کر کی جشن خسروانہ مرتب کیا
اور سادات اور علماء اور امرا اور وزرا اور اپنی تمام ملازمون
کو ہر یک کی رتبہ کی موافق انعام دیا چونکہ پہلے مرتبہ میں اوزبک تیمور
تقتمش خان کے ساتہ گیا تہا اور جب جنگ ہوئے تو تقتمش خان
ہزیمت کہا کر میری پاس چلا آیا اور اوزبک تیمور تیمور ملک کی لشکر
میں اتفاقا گرفتار ہوگیا تہا وہ اوسکو پکڑ کر تیمور ملک کی پاس

ذکر حضرت صاحب قران کی کوچ کا کشن سی دشت قبچاق کی طرف

سات دن تک مین نے کشن مین توقف کیا آٹھوین دن تقمش اغلان کو
رئیس فوج بناکر ایلغار کیا رات دن مسافت قطع کرکے پندرہوین دن
صبح کی وقت منحا نغون پر جو حوالی جبران قمش مین بخبر بفراغ خاطر بیٹھی تھی
پہنچا جاتی ہی اونکو غارت کیا اونٹ گھوڑی بکریان خچر بہت غنیمت میرے
لشکر کے ہاتھ لگی اور مین بیٹے اوسہی صحرا مین مقام کیا اوسوقت یہہ
خبر آئی کہ اروش خان توخوف کا مارا بیمار ہوکر مرگیا توختہ قیا اوسکا
بڑا بیٹا مسند پر بیٹھا ہی تھا وہ بھی چند روز مین مرگیا مین نے تقمش اغلان
کو قوت اور اسباب شوکت بادشاہی کا دیکر دشت قبچاق کا خان
کردیا اور اپنا خاصہ گھوڑا جسکا جنگ اوغلان نام اور نہایت بزرور
تا معوزین زر کے اوسکو مرحمت کیا کہ جنگ کے وقت اسپر سوار ہوا
کرنا اور اوسکو یہہ نصیحت کردی کہ جب تک کوئی معرکہ جنگ مین دل
ودست قوی کرکے ورطہ خطر مین نکرییے اور تاب شمشیر اور سنان
نیزہ کو تحمل نکرییے مسند سلطنت پر متمکن نہین ہوسکتا جب مین اوسکا
ششہ سات سو اٹھتر ہجری اور سال ہفتم جلوس مین کہ سچکوین
پیاسیوان شروع ہوا تقمش اغلان کو خان دشت کا بناکر عزم
دار السلطنت سمرقند کا کیا اور مستقر الخلافت مین آچکا تو اروس
جو بیٹے نے ہجوم کرکی تیمور ملک پسر اروس خان کو خان بنایا اور تیمور
ملک لشکر گران لیکر تقمش خان پر چڑھ آیا جب طرفین سے مقابلہ

کسی مخالف کی تعین کیا یہہ دونو مرد آنہ جاکر دو شخص لشکر اروش خان تیمور کے
کی نزدیک سی پکڑ لائی جب ان دونو شخص سی لشکر اروشخان کی خبر لی
تو یہہ عرض کیا کہ اروشخان نی دو سردار ایک کا نام تو ابغ سالقین
اور دوسری کا کوچک سالقین سو مرد جنکی ہمراہ دیکر واسطی خبرگیری
کی ادہر کو روانہ کئی ہیں اور وہ آ چکی ہیں اتفاقاً اقتیمور بہادر اور الہداد
جو ٹہرا اترار مین واسطے کینہ خواہی اپنی لشکر کی گئی تہی اروشخان
کی سواروں سی مقابل ہوگئی اور لڑائی ہو پڑی پہلی لڑائی مین اقتیمور
بہادر نی باگ ڈہیلی کرکی غنیم کو فریب دیکر تیز کیا چونکہ مخالف دلیر
ہوکر آئی تہی باوجودیکہ سپاہ اوسکی ساتہہ تہوڑی تہی تو بہی ہٹ کر غنیم
پر حملہ کیا دونو سرداروں کو تلوار مار کر گرا دیا اور مخالفوں کو شکست ہوئی
وہ سب بہاگ گئی چند اشخاص جنکی گہوڑی قوی تہی وہ بچکر نکل گئی
اور باقی مارے گئی اور دستگیر ہوئی کوچک سالقین کو اقتیمور کے
بہتیجی کیکی لوریچی نے پکڑکر قتل کیا اور سالقین کلان کو جیتا پکڑ لائی مین نے
ہندوشاہ اور اقتیمور اور کیکجی کو عنایت خسروانہ سے امتیاز دی
جب مین سالقین سی احوال پوچہا تو اوسنی یہہ عرض کیا کہ اروشخان
خوف کہاکر فراکسل نامی امیر کو اپنی جگہ چہوڑکر چلا گیا ہی اوسوقت مین خود
سوار ہوا فراکسل تو میری یہہ خبر سنتی ہی بہاگ گیا اوسکا کچہہ نام و نشان
باقی نرہا مین وہان سی مراجعت کرکے کشت مین آ
آیا کہ اروشخان ر[illegible] امیر [illegible] بہادر کرا ہی و
گرفتار کردہ.

بہی لشکر بشیار لیکر صحرا سنقتاق مین آپڑا ترارسی وہ مقام ہمکو
کو سرہی چونکہ موسم سردی کی تہی برف برسنا شروع ہوگیا اور
یہہ سردی ہوئی کہ جانور گہوڑی اونٹ نکمی ہوگئی اور آدمیونکو
بہی طاقت چلنے کی نرہی تین مہینی تک سردی اسیطور رہی دونوں لشکر
بیکار ہورہی تہی آخر جب برف برسنا موقوف ہوا تو امیرونمین
مین یہہ صلاح کی کہ ابہی وہ غافل ہین اون پر یورش کی جاہئی ارغو
بارق تیمور اور ختائی بہادر اور محمد سلطان شاہ کو جو ملک ہرات
سی رو گردان ہوکر میری پاس آئی تہی پانسو بہادر آزمودہ کار
دیکر تعین کیا کہ تم جاکر ایک جا اروشخان کی لشکر پر شبخون مارکر ہم
گرد وہ شباشب روانہ ہوئے اتفاقاً اوسی رات کو تیمور ملک
اغلان پسر اروش خان سی جو تین ہزار سوار لیکر ہمپر شبخون کے ارادہ
آتا تہا دوچار ہوگئی صبح ہونیکو تہی جو اونمین لڑائی شروع ہوئی
بارق تیمور اور ختائی بہادر اور محمد سلطان شاہ معہ سپاہ لشکر
منصور نہایت سرگرمی اور نہایت مردانگی کی جب صبح ہوگئی تو جنگ مغلوبہ
ہونے لگی ایسی بوقت ایک تیر تیمور ملک اغلان کے پانو پر مارکر زخمی
کردیا تیمور ملک کے لشکر والونکی رکاب پکڑکر نکال لیگئی اور بہاگنیکو
کو ہزیمت ہوئے بارق تیمور اور ختائی بہادر نے ازبسکہ نہایت مردانگی
سے غنیم کی فوج پر حملہ کیا تو بہت لوگون کو قتل کیا آخر آپ بہی
شہید ہوئے باقی ماندہ فتحیاب ہوکر میری ملازمت مین حاضر ہوئے
جب دن امیر شیخ اور محمد سلطان شاہ کو وہ اپنے گرفتار کیے

سمہور سے

کیے اور از سر نو بہت سا اسباب پہلے سے بہتر اور زیادہ حاضر کیا او تحت
ایدو نامی ایک امیر امرا الوس جوجی مین سی ارس خان سی روگردان
ہو کر میری پاس آیا اور یہہ خبر بیان کی کہ ارس خان واسطے خون خواہی
اپنی بیٹی کی لشکر انبوہ لیکر ادہر کو آتا ہے اور توقتمش اغلان کو مانگتا ہی
اوسوقت کئیک منقوب اور تولو خان ایلچی ارس خان کی بہیجی ہوی
میرے پاس یہہ پیغام لائی کہ توقتمش اغلان تیری بیٹی کو قتل کرکے تمہارے
پاس جا بیٹھا ہی دوستی کی بات یہہ ہی کہ اوسکو میری حوالہ کر دو تاکہ
اپنی بیٹی کا خون لیلوں اور نہین تو جنگ کی لئی تیار رہو کہ مین لشکر آرا
ہون مین نی کئیک اور تولو خان کو یہہ جواب دیا کہ توقتمش اغلان تمہار
ظلم سی بچکر میری پاس آیا ہی اور جب کہ اوسنی مجہسی پناہ لی ہی تو مروت
اور حمیت سے یہہ بہت بعید ہی کہ مین اوسکو گرفتار کرکی تمکو دیدون اور
یہہ جو کہتی ہو کہ اگر توقتمش اغلان کو نہین دیتی ہو تو لڑائی کی لئی تیار رہو
کہ مین آتا ہون سو آپکو کیا ضرورت ہی کہ محنت رستہ کی اوٹہاو مین
ہی اوسطرف کو آتا ہون فقط یہہ جواب دیکر ارس خان کی ایلچیون
کو رخصت کرکی لشکر جمع کیا ایل الوس جتنا سی جمع کرکی فوج مرتب
کی اور امیر جاکو کو سمرقند کا حاکم کیا

ذکر حضرت صاحب قران کی لشکر کشی کا دشت قپچاق کی طرف ارس خان پر

مین نی عنایت الہی پر تکیہ کرکے ارس خان کی جنگ پر عزم کیا
کہ پچ بجوج جاکر دریا سیحون کو اتر کر صحرا اترار مین مقام کیا ارس

زیادہ سی زیادہ کیا اور بہرا اسباب حشمت اور شوکت کا نقد اور جنس
اور فوج دیگر دوبارہ صبران اور سغناق کو روانہ کردیا جب اور
ولایت مین وہ جاکر مستقل ہوا تو اروس خان نی بیابان یا اپنی بڑی بیٹی
کو جسکا نام توختہ قیا تہا لشکر دیا اور کئی بادشاہزادہ جوجی نژاد اور
بخشی متلی بیک وغیرہ امرا ارکان توختہ قیا کی ساتہہ کئی اور نہایت دلاوری سی
تقتمش اغلان پر روانہ کیا تقتمش بہی اپنی فوج درست کرکے مقابل ہوا
لشکر توختہ قیا کی پہلی ہی حملہ مین تقتمش اغلان کی فوج درہم برہم ہوگئی سب
شکست کہاکر بہاگ گئی تقتمش اغلان جب دریا سیحون پر آیا اور غنیم
بہی اوسکی تعاقب پر چلا آتا تہا تو وہ بیتاب دریا مین گر پڑا دو من
اوسکی ہاتہہ پر ایک تیر لگا کہ وہ زخمی ہوگیا تقتمش اغلان پیر کر دریا کی
پار ہوا تنہا اور برہنہ اور زخمی تباہ حال ایک جنگل مین جا چہپا اتفاقا
کئی دن پہلی ایدیگو براس کو مین نی تقتمش اغلان کے پاس بہیجا تہا کہ جا
تو اوسکو یہہ کہدی کہ جنگ اور صلح کی معاملہ مین غفلت نکرنا تمام
کاروبار مین ہوشیاری اور تدبیر کرتی رہنا اور اپنی ولایت کو مضبوط
رکہنا اتفاقا ایدیگو براس بہی جنگل مین جہان تقتمش اغلان زخمی خراب حال
پڑا تہا جا نکلا آواز نالہ کی اوسکی کان مین آئی ایدیگو براس نے اپنے نوکر
کو بہیجا کہ جاکر دیکہو کون آہ بہرتا ہی وہ جاکر کیا دیکہتی ہین کہ تقتمش اغلان
حال خراب زخمی پڑا رو رہا ہے اوسکو اوٹہاکر ایدیگو پاس لائی انکو
دیکہے اور کہانا اور لباس سب موجود کیا اور زخم پر پٹی باندی
ر اوسکو وہان سی اوٹہاکر میرے پاس لایا مین نے اوسکی

تیمور

کیا اونہی دنون مین تومست تیمور تقتمش اغلان کو سمرقند مین لایا تقتمش اغلان
کو سمرقند مین لایا تقتمش اغلان کا ورود ہونا سنکر اوسکو مین لی پاس
بلوایا اوسکی خوب عزت اور اکرام جو کہ شایستہ مہمان ہو کی ہی کی اور
جب نزدیک آیا تو مین اوٹھہ کر اوس کی بغلگیر ہوا اوسنی ترکی مین یہہ کہا ای
امیر مظلوم کا داد ظالم سی لینا چاہئی مین لی کہا بہت اچھا تمہارا داد
تمہاری مخالفون سی لیتا ہون پہر اوسنی اپنی محنت مشقت جو جو مناسب
سمجہا بیان کی مین لی سب بغور سنا اور تسلی کی اسی مجلس مین تقتمش اغلان
کی لئی جاگیر مقرر کر دی اور زر نقد اور اسباب اور ہتیار اور
اونٹ گہوڑی اور خیمہ ڈیرہ وغیرہ ضروریات موجود کرا دیا اور
جو لوگ اوسکی ساتہہ تہی اونکو بہی سب چیزین انعام دین اور اوسکو
بیٹا بنا لیا اور ولایت صبرات اور سغناق اوسکو دیکر رخصت کر دیا
تاکہ وہان جا کر اپنا حال درست اور لشکر جمع کر لی جب تقتمش اغلان
لی ولایت سغناق اور صبران مین جاکر اقامت کی اور اوسکی ایل
الوس اوسکی پاس جمع ہو گئے تو ارس خان لی اپنی بیٹی قتلغ
بوغا کو لشکر گران دیکر تقتمش اغلان پر تعین قتلغ بوغا وہان آیا اور
طرفین سی لشکر صف آرا ہوئے اور جنگ شروع ہوئی جب جدال
اور قتال دونو طرف سی خوب ہوئی تو ایک تیر قتلغ بوغا کی
لگا لگتی ہی وہ ہلاک ہوا لیکن شکست تقتمش اغلان کو ہو گئی کہ وہ
بہاگا اور اوسکی ایل سب قتلغ بوغا کی لشکر نی تاراج کیے تقتمش
بحال خراب میرے پاس آیا مین لی تسلی کی سی لیے اوسکا اعزاز اکرام

مین آکر پابوس ہوئے

ذکر حضرت صاحبقران کی لشکرکشی کا دشت جتہ کو پانچوین دفعہ

اوسوقت میری دلمین یہہ آیا کہ مملکت جتہ پر پہر ترکتاز کرکے مخالف
بیکے ولایت کو ویران کرون اسہی سال مین انتظام لشکر کا کرکے د
جتہ کو متوجہ ہوا پانچوین دفعہ بہی جو مین نی جتہ پر لشکرکشی بیکے محمد بیگ
پسر امیر موسی کو جو میری فرزندون مین منتظم تہا آگی روانہ کیا اور
امیر عباس اور اقتور بہادر کو مع لشکر ہمراہ کردیا اور اوسکی پیچہی
میں بہی لشکر لیکر روانہ ہوا لشکر پیشین ایلغار کرکے بوغام ایچی
کول بین قمرالدین پر جاپہنچا وہ لشکر آراستہ کرکی جنگ پر مستعد ہوا
پہلی ہی حملہ مین کہ محمد بیگ نبیرہ سپاہ سی عمل مین آیا وہ بی حمیت بہاگا
مین بہی اوسوقت مع لشکر جاپہنچا اور موضع قرچغار تک اوسکا
تعاقب کیا تمام مال اوسکا میری سپاہ نی تاراج کیا اوسہی مقام
مین یہہ سنا گیا کہ ایک تیمور نبیرہ اورش خان کی حکم سی مع لشکر
ایل الوس جوجی کی آقتمش اغلان پر جو اسپین خانہ زادہ اورس
جوجی کا ہی یورش کرکی شکست دیہی ہی اور آقتمش اغلان بیسامان
اورش خان کی خوف سی بہاگ کر ادہر کو متوجہ ہوا ہی تاکہ میری
پاس آوے مین نی تومن تیمور کو واسطی استقبال کی روانہ
کیا تاکہ اوسکو اعزاز اور اکرام سی لاوے اور مین نی دربان
مقام اتباعو دا اوزکند سے بتعجیل کر مقر سلطنت مین ترولہ

معاف اور شرمندگی دور کرکے استمالت کی اور اوسکو اپنے ہمراہ اوسکو عطا
کیا چونکہ سارلبوغا مردانہ تہا اوسکو اوسکی مردانگی کے سبب معاف
کردیا او سنے گرفتار کروادینا قمرالدین کا اپنے ذمہ کرلیا مین لے امیرزادہ
شیخ کو قمرالدین کی مہم پر تعین کیا اور سارلبوغا کو اوسکا پیش رو مقرر
کیا اور امیر اقبوغا اور خطائی بہادر کو ہمراہ امیرزادہ کی معہ
افواج قاہرہ تعین کیا اور یہہ حکم دیا کہ سارلبوغا کے مشورہ
سے کار کرنا سارلبوغا لے میری روبرو یہہ ضرور عرض کیا کہ قمرالدین پر چپانداز
کرکے حملہ کرنا چاہئے تاکہ لشکرکشی کی اوسکو خبر نہووے کیونکہ وہ
لومڑی کی مثال ہوشیار رہتا ہے اسلئے ضرور ہے کہ ایک فوج اوسکی
مکان کیطرف روانہ کریں اور ایک فوج سے اوس پر یورش
کریں مین لے اوسکی یہہ صلاح پسند کے اور یہہ مقرر کیا کہ امیرزادہ
عمر شیخ قمرالدین پر روانہ ہووے اور ختائی بہادر اوسکے
اپنے اولوس پر یورش کریں یہہ دعا فتح کی پڑہی جب راہبر سارلبوغا
امیرزادہ کو صحرائی میراو مین لیگیا تو قمرالدین پر اوس وقت پہنچی
کہ وہ دسترخوان بچہائی ہوئی آش کہاتا تہا آتے ہی قمرالدین اوٹہا اور افواج
قاہرہ نے اوسپر تیر کہنا کی قمرالدین گہوڑی کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوکر
جنگل کو چلا گیا اور سپاہ سب متفرق ہو گئی کچھہ معلوم نہوا کہ کسطرف
کو چلا گیا امیرزادہ نے اوسکو بہت تلاش کیا آخر جب کچھہ نشان نملا
دارالسلطنت سمرقند کو چلا آیا اور ختائی بہادر قمرالدین کی مکانات
کو تاراج کرکے امیرزادہ سے آملا افواج قاہرہ فتحیاب سمرقند

توزک

٢ مین نی بھی یہہ ارادہ کیا کہ اس دنیا فانی کو ترک کرون چنانچہ کئی دن
تک گوشہ مین بیٹھا رہا دنیا کی کسی شی کی طرف ملتفت نہو یہان تک کہ امرا
اور وزرا جمع ہوکر میری پاس آئی اور یہہ عرض کیا کہ اللہ تعالے
نی مہمات امور دنیا اور مخلوقات کی بادشاہون عدالت آئین کی
سیاست اور ایالت سی مربوط کیا ہی اگر امور دنیا مین سلاطین نصفت
آئین کا قدم درمیان مین نہو وی تو البتہ احکام شرعی جسی معاش
مسلمانون اور کافہ خلائق کی ہی بالکل جاتی رہین اور مظلوم ظالم کی ہاتھ
سی اور اموال اور ناموس بندگان الہی کا متعدیون کی پنجہ سی ہرگز
نجات نپاوے یہہ ہی سبب ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم
نی یہہ ارشاد کیا ہی کہ ایک ساعت عدالت کرنیکا ثواب ستر برس کی
عبادت سی زیادہ ہی ازبسکہ اونکا مقولہ دولتخواہی اور دینداری
کا تہا اسلئی میں کہ عمدہ ترین عادات سی اختیار کرکی رعیت پروری
اور عدالت گستری اور تدبیر امور ملکی مین مشغول ہوا اور تزک جمع
کیا اوسوقت یہہ سنا گیا کہ بادشاہ ملاہر سعد حمید کبس بحال تباہ کوہستان
قراچق مین سرگردان پہرتا ہی برات خواجہ کو کلتاش اور الچی بوغا
[illegible] سواران سی مین نی روانہ کیا کہ بادشاہ نمک حرام
[illegible] کو گرفتار کرو وہ بجلدی تمام کوہستان قراچق مین [illegible] موضع
[illegible] مین بادشاہ ظالم کو جا لیا اوسکو قتل کرکے [illegible] آئی اور
[illegible] جو میرے مخالفت مین اوسکا مددگار ہو گیا تہا [illegible]
[illegible] سی [illegible] پناہ مین آیا مین نے [illegible] اوسکی خطا

تیمور سے

دیکھا کہ گویا دریا مین کشتی پر سوار ہوا ہون اور امیرزادہ جہانگیر
ایک اور کشتی پر سوار ہے گویا وہ کشتی ڈوب گئی اور مین نے ہر چند ہاتھ
ڈالا کہ اوسکو مین نکال لیون لیکن میرے ہاتھ نہ آیا جب مین جاگا تو مجھکو بہت
خوف ہوئی امرا کو بلاکر یہہ خواب بیان کیا کہ شاید یہہ واقعہ گذرا ہو
تم مجھسے چھپاتے ہو سب نے قسمین کہائین کہ ہمکو اس حال کی کچھ خبر نہین ہے جب
تک دریا جیحون سے عبور کیا کسی نے امیرزادہ جہانگیر کی کچھ خبر نہ پائی
جب مین نواح سمرقند مین آیا تو امرا اہالی وہانکی سیاہ لباس پہنے ہوئے
استقبال کو آئے مین جان گیا کہ واقعہ ناگزیر امیرزادہ کا ہو گیا ہے
غمگین ہوا سلطنت سے کیا غیرت تھی کہ مین سیاہ پوش نہین ہوا چند روز
تک ملازمون سے ایک گوشہ مین بیٹھا رہا اور اوسکی لاش کش مین بہیجکر
اور مقبرہ بلند بنوا دیا اوسکو دفن کیا تاسف ہوئے ایک تو اوس کی
جوانی کا کہ بیس برس کی عمر مین مرگیا دوسرا اتنا کہ ایسا فرزند جو
گیا تہا ہاتھ سے جاتا رہا لیکن اپنی دلکو مین نے تہامتا کیونکہ دو شاخ
اوسکے سے پیدا ہوئین ایک تو امیرزادہ پیر محمد جہانگیر جو الیاس
یسوری کی بیٹی مسماۃ بخت ملک آغا سے امیرزادہ جہانگیر کی چالیس
کی دن پیچھے پیدا ہوا مین نے اوسکو پیر محمد جہانگیر خطاب دیا اور دوسرا
امیرزادہ محمد سلطان مسماۃ خانزادہ سے پیدا ہوا مین ان دو
فرزند کو اپنی ظل تربیت مین پرورش کرتا تہا امیر سیف الدین
استاد امیرزادہ جہانگیر کا اس قضیہ سے ترک دنیا کرکے حج
رخصت ہوا چونکہ سات سو ستر ہجری مین یہہ واقعہ

۲ لیکن میرزن سپاہ نے سبی باوجود کمی کی کوشش مردانہ کی قمرالدین نی معہ لشکر
... بہت مسافت کی ساتہہ لوگون کو جمع کرکی کئی کوس تک قمرالدین
کا تعاقب کیا امیر اوج قرابہادر کو مین نے حکم دیا کہ قمرالدین پر جاکر حملہ
کرے جب یہہ از روی دلیری کی اوس تک پہنچا تو وہ آٹہہ آدمی لیکر امیر اوج
قرابہادر کی طرف متوجہ ہوا اوج قرابہادر اور اوسکی ہمراہیون
نی تیراندازی شروع کی قمرالدین کی گہوری کو تیرون سی گرا دیا
اوسکی بہی کئی زخم آئی پہر گریز کی پیادہ تباہ حال اور پیادہ دوانین لنگر
ایک گڑہن مین چہپ گیا بہادر اوسکا گہوڑا لیکر چلے آئی اللہ تعالی نی
صرف اپنی تائید سی مجکو یہہ فتح غنیم پر مرحمت کیے بولاد بہادر اس لڑائی
مین زخمی ہوکر اوسہی زخم مین مرگیا قمرالدین جب آوارہ دشت
ادبار کا ہوا مین نی اللہ تعالی کا شکر کرکے دارالسلطنت سمرقند کو
چلا آیا

ذکر امیرزادہ جہان گیر کی وفات کا

رستہ مین ایک پریشان خواب امیرزادہ جہانگیر کے حق مین دیکہا
کہ مین شیخ برہان الدین قلیچ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود ہون
اور چونکہ امیرزادہ جہانگیر کو سمرقند مین بیمار چہوڑ کر آیا تہا تو آپ
سے صحت اور شفا کی التماس کرتا ہون اونہون نی اوسکی صحت کا کچہ
جواب نہ دیا اور یہہ کہا خدا پر رہ خواب سی اوٹہتی ہی مجکو نہایت
تشویش ہوئی ہرکارے جلدی سی روانہ کئی تا کہ امیرزادہ کی خبر صحت
... اور مین بہی پیچہے پیچہے روانہ ہوا ایک رات کو خواب مین یہہ

حال مجکو لکھا قمرالدین کی جمعیت اور لشکر جرار کی آئی ہی اور بسیار بہ نما او
عادل شاہ کی پہونچنے جانے سے مجکو مطلع کیا ہین اوسی وقت عساکر جمیع
جمع کرکے ہمراہ ہوا سمرقند سے نکل کر جب موضع آت پاسی مین پہونچا
تو قمرالدین نے اپنی اہل و عیال بستیہ کے طرف روانہ کردیے اور لشکر آپ
بہی گریز کرگیا اور یہہ میری ساتہہ فریب کیا تہا اور قمرالدین تو جریدہ
ہوکر چہہ ہزار سوار چار ہزار لیکر کمین مین بیٹہہ گیا اور زروائد آدمیوں کو
بہگا دیا میر شیخ علی بہادر اور اقتمور بہادر اور امیر سید اور ختاسی
بہادر وغیرہ امرا کو فرار پیچہی لیا تب مین روانہ کیا بعضی امرا نے
یہہ عرض کیا ہم امیر کو تنہا نہین چہوڑتی مبادا قمرالدین نے حیلہ کیا ہو مین
نے اون پر اعتراض کیا وہ میری حسب الامر روانہ ہوئے لیکن اپنی اعتراض
سے پشیمان ہوا مین بہی اونکی عقب پر آہستہ آہستہ جاتا تہا اوسوقت
میری ساتہہ تین سو سوار سے زیادہ نہین تہی جب لشکر نظر سے غایب ہوگیا
اوسوقت قمرالدین فرصت پاکر کمین سے نکلا میری ساتہہ کے سپاہ از
بسکہ کمتر تہی چار ہزار سوار دیکہہ کر خوف ناک ہوئی مین نے اون کو
تسلی دیکر قوی دل کیا اور اپنی بدن پر ہتیار لگائی جب اونہوں نے یہہ
دیکہا کہ مین مارنی اور مرنے پر تیار ہوں تو وہ سب ایکدل ہوگئے قمرالدین
نے فوج آراستہ کرکے انتقام کی لئی ادہر کو متوجہ ہوا اور جنگ شروع
کی حملہ پہلے اور دوسری اور تیسری مین وہ آپ مجہہ تک آگیا تلوار
میری ہات مین تہی ایک ایسی اوس کی لگائی کہ وہ سراسیمہ ہوگیا اگر
گہوری سے گرا ہوا ہوتا لیکن اوسکے نوکر رکاب پکڑکر میدان سے نکال

توزک

شروع ہوئی جو کوشش اور مردانگی چاہئی سو فوج امیرزادہ کی عمل مین لائی جب امیرزادہ نی سپاہ کو تحریض کرکی آپ ہی حملہ کیا تو غنیم نی امیرزادہ کی دلیری دیکھہ کر بیتاب گریز کی امیرزادہ نی کچھہ تعاقب کیا پہر بہمنان ظفر مراجعت کی ساربوغا اور عادلشاہ خراب خستہ دشت قبچاق کو چلی گئی اور اروس خان سی جا ملی اور مین دار السلطنت سمرقند مین داخل ہوا اور ایل الوس جلایر کو امرا پر تقسیم کر دیا اور امیرزادہ عمرشیخ کو واسطے حکومت اور انتظام اندجان وغیرہ توابع کی تعین کیا اور عادلشاہ اور ساربوغا نی اروس خان کی پاس چند روز گذارہ کیا ایک دفعہ اروس خان ییلاق کو گیا تہا انہون نی اپنی خرابی ذاتی سی اوسکی ساتھہ بہی غدر کیا مسی اوجی لی سی کہ عمدہ سردار اروس خان کا تہا لڑکر اوسکو قتل کیا وہان سی بہی بہاگ کر الوس جتہ مین آئی قمرالدین سی پیوستہ ہوکر اوس کو فتنہ پر انگیختہ کیا قمرالدین نی باتہا رشک تیگی کی فوج جتہ سی کومک لیکر ساربوغا اور عادلشاہ کی اغوا سی اندکان پر لشکرکشی کی اور ہزارہ قزاق جو امیرزادہ کی ساتھہ رہتی تہی روگرداں ہوکر قمرالدین سی ملگئی اوسوقت امیرزادہ عمرشیخ کو یہہ مصلحت سوجہی کہ قمرالدین کو معہ لشکر بطرف کوہستان اندکان کی اپنی طرف متوجہ کری اسواسطی اپنی افواج آراستہ کرکی سامنی کی اور قمرالدین کی لشکر کو تہوڑی سی اپنی طرف متوجہ کیا اور آپ پہاڑ پر چڑہ گیا موافق قواعد سپاہگری کی قمرالدین کی لشکر کو غلطی دی جب لشکر قمرالدین کا پہاڑ کی گہاٹی مین داخل ہوگیا دو مین انکا رستہ روک کر خوب قتل کیا پہر بموجب

تھوڑی سے
بر پولاد بہادر کی گھوڑی کی مارا پولاد کا گھوڑا مع جو گیا پولاد بھی پیادہ
ی پہنچی آیا ترکمن نی فرصت پاکر ایک تیر پولاد کی خود پر مارا لیکن وہ کارگر نہ
ہوا اوسوقت پولاد جھپٹ کر ترکمن سی جا لپٹا اور کشتی ہونی لگی پولاد
قوت سی اوسکو نیچی ڈال کر خنجر آبدار سی سر کاٹ لیا اور ابان بہادر
ربدال نی تعاقب اوسکی بہائی ترمسن کا کیا آخر اوسکو تیغ جانستان
سی آخر کیا پولاد بہادر اون دونو بہائیون کا سر حضور مین لا یا
نی پولاد بوغا کو اس خدمت کی انعام مین عنایت خسروانہ سی سر بلند
کیا پہر یہہ خبر آئی کہ سار بوغا اور عادلشاہ کو جو مین نی دربار حشمت
کی طرف روانہ کیا تہا انہون نی اپنی بدطینتی سی مقام خالی دیکھکر
بہادر اور ایلچی بوغا کو پکڑکر قید کر لیا ہی اور یہہ بھی جسکو اندکان کا
دار وغہ کرکہا تہا وہ بدبخت بہی پہر گیا اونہین جا ملا اور الوس اور
ایل قپچاق اور جلایر کی جمع کر لئی اس ارادہ کہ سمرقند پر یورش کیجی
یہہ خبر موضع خاص مین جو کات سی اوسطرف ہی سنی حضرت بیلدا نی لی
یہہ تہا کہ اونکی استقبال مین کچھہ درنگ کرون تہی سمرقند کی طرف روانہ
ہوا اسعرصہ مین امیر اقبوغا کی یہہ عرضی آئی کہ سار بوغا اور عادلشاہ
اور یہہ بھی نی حصار سمرقند کا محاصرہ کیا ہی اور سب مین اور اہالی اور اکابر
سمرقند کی جنگ وجدل مین مشغول ہین اونکو گرد شہر کی پہٹکنی نہین دیا مین
امیرزادہ جہانگیر کو لشکر دیکر آگی روانہ کیا اور مین بخارا
ج کا انتظام کرکی رباط ملک مین آکر اترا اور امیرزادہ کو جو آگی
روانہ کیا تہا وہ موضع کرمینہ مین مخالف سی دوچار ہو گیا اور جنگ

دوبارہ غدر کا فکر کیا تہا دریافت کر وجب اوس سی پوچہا اوسکی
خطا اوسکے اقرار سی ثابت ہوئی اوسکو ہریلک کی بہائی کی حوالہ کر دیا
چونکہ ہریلک سلدوز کو شیخ محمد بیان نی قتل کیا تہا ہریلک کی قصاص میں
اوسکی بہائی نی اوسکو قتل کیا جب لشکر جمع ہوگیا ماہ ربیع الاول سنہ سات سو
ستتر ہجری اور سال ششم جلوس میں کہ مجکو اکتالیسوان سال شروع تہا لشکر آراستہ کر امیر اقبوغا کو واسطے
حکومت اور انتظام سمرقند کے تعین کرکی روانہ ہوا یہہ تیسری دفعہ
تہی جو میں نے خوارزم پر لشکر کشی کی اور امیر ساربوغا اور امیر
عادلشاہ جلایر اور خطائی بہادر اور الجی بوغا وغیرہ امرائے بزرگ
کو تیس ہزار سوار دیکر دشت جتہ کی طرف تعین کیا کہ قمر الدین
کا کہوج لیکر جہان ملی اوسکی بیخ کنی میں قصور نکرین اور میں آپ
خوارزم کو متوجہ ہوا موضع [illegible] میں جاکر میں نی یہہ سنا کہ ترکن
ارلات ہوکر ملازمت کو آتا تہا بخت اور اجل نے اوسکو
پہیر کر ہٹا دیا اپنے مقام کو چلا گیا امرا حاضرین نے یہہ عرض کیا
کہ کسیکو ہم میں سے تعاقب کی لئی حکم ہو دیجئے میں نے شیخ بولاد بہادر
کو مع فوج اوسکے تعاقب پر روانہ کیا بولاد نے شام سی تمام
رات چلکر دریا رفتار ساب پر ترکن کو جا لیا ترکن اور اوسکا
بہائی ترسن مستعد ہوکر قتال میں مشغول ہوئے بولاد بوغا نے تردد
اور بہ دلاسی ترکن کی لشکر پر یورش کرکی قتال نمایان کیے مخالف
بیتاب ہوکر بہاگی بولاد نے ترکن کو سمان کرکے تن تنہا اوسکی پیچہی
ہولیا آخر اوسکو گہوڑے سی اتار لیا ترکن نے اسی مدت میں

متوجہ ہوا اور پہنچنے بات سی بڑہ کر موضع اور کند مین خیمہ
قتلغ ترکان آغا میری بہن معہ امرا اور عورتون کی سمرقند سے
استقبال کیلیے آئی اور مبارکباد فتح کی ادا کی جب مین تحت
آیا تو عادلشاہ جلایر آکر اپنے مکان مین بیٹھا اور تنہائی شان
کی اور پیشکش نذر کیے اسمعین عقبہ مین سے دریافت کیا کہ وہ
ارادہ غدر کا رکہتا ہے وہان سے اوٹھ کر اپنے مکان کو چلا آیا
جب مین واسطے شیخ کی قمرالدین و غلات کی جاتا تہا تو شیخ محمد بیان
سلدوز اور عادلشاہ جلایر اور ترکن ارلات نے آپس مین عہد
کیا تہا کہ اگر فرصت ملے تو میرے حق مین غدر کرینگی لیکن اللہ تعالی
نے اونکو توفیق نہ دی جب مین خجند سے روانہ ہوا تو زنجیر سرای
مین جو قریشی سے دو منزل ہی مقام کیا اور سپاہ کو رخصت گہر کی
دی کیونکہ سردی آگئی تہی تاکہ اپنی اپنی گہر چین کرین اور مین نی
آپ ان جاڑون مین زنجیر سرای مین ڈیرا کیا اسی جگہ عادلشاہ
شرمندہ ہوکر خجالت زدہ لباط بوسی سے مشرف ہوا اور اپنی
تقصیرات کا اقرار کیا چونکہ نہایت شرمسار تہا اوسکی تسلی کرکے مورد
کیا اور مرتبہ بڑہا دیا تینون شخص نے جو غدر کا فکر کیا تہا اوسکو فراموش
کردیا جب جاڑی نکل گئی از سر نو مخالفت یوسف صوفی والی
خوارزم کی سنکر لشکر ظفر اثر کو جمع کیا اوسوقت مجلس ترتیب کی
امرا اور رئیسون کو مین نے حکم کیا کہ جرم شیخ محمد پسر بیان سلدوز کا کہ

کے گرفتاری مین سعی بلیغ کرتا امیرزادہ جہانگیر اور وغیرہ امرا ازنہ
کی بہیجی پہاڑ پہاڑ اور درہ درہ مین پہرتی تہی اس ترددگشت مین
سے ایک ہزارہ مین جا پہنچی اونکو تاراج کیا اور انکا مقام اوجاڑ کر
ویران کر دیا اور قمرالدین کوہستان مین گہس گیا تہا امیرزادہ اوسکا
کہوج لیکر کوہستان مین جو صرف بن اور گڈہے تہی پیادہ ہوکر اوسکو
ڈہونڈتا تہا چنانچہ قمرالدین اپنے لوگون سی جدا ہوکر ایک گڈہے
مین چہپ کر بچ گیا اور اوسکے ہمراہیون مین سے بہونے امیر شمس الدین
کے مسمات بویان آغا اور اوس کی بیٹی دلشاد آغا گرفتار ہوگئے امیر
زادہ نے مظفر و منصور وہان سے آکر یہہ حال بیان کیا چونکہ موضع
یاسی طاق مین ترمین اردو نے مقام کیا تہا اوس نواح کی ہزارہ جو مسخر ہو
ہوگئی تہی انکو سمرقند کو روانہ کرنے مین لگی وہانسی کوچ کرکی منغلاق
قراسمان مین آکر مقام کیا اس منزل مین امیرزادہ جہانگیر نے سلامت مع
غنیمت آیا اور غنیمت یعنی غلام اور گہوڑے اور اونٹ اور بکریان
لاکر پیش نظر کین اوسکو مین نے آفرین کی اور تمام امرا اور سپاہ
سے انعام دیا اور دلشاد آغا کو محل مین داخل کرکے مطابق شرع
شریف کی نکاح کر لیا بعد وہان سے کوچ کرکے صحرای آبا بزی مین
مقام کیا وہانکا امیرزادہ مبارکشاہ آکر ملا طوی بوس ہونا اسم
تمادنی کی بجا لاکر تحفی اور پیشکش نذر کیے چونکہ حسین بہادر اس مورش
مین میری خدمت مین آیا تہا اسلئی ریاست اس حسین بہادر اور رسالہ
اوس کی اور اوسکے بیٹی خداداد کو مرحمت کی اور اپنے معتبر سلطنت

تھمے ... تو اوسکو خبر قمر الدین کی بھاگنی کی دی
ے بڑھ کر موضع چار دانگ مین پہنچا ... کا منتظر ہے کر دہ بشست ...
موضع کرک نوبہ مین پہنچا ہوا حاجی بیگ ... اور یہہ خبر ... لکھ بھیجی
سے آجاوی تاکہ ... لشکر کا تدارک کریا اور یہہ خبر سنکر ... لکھ بھیجی
لی امیرزادہ کو یہہ حکم دیا کہ اون پر جلد تر ... کرو اور ...
ہی کوچ بکوچ روانہ ہوا جب لشکر کرک نوبہ کی قریب پہنچا قمر الدین
امیرزادہ نے یورش کی خبر سنکر ... اپنے ... بھاگ گیا اور
درہ پر کہ عوریان مین جا گہسا یہہ درہ نہایت مشکل ہے تین طرفی دریا
اوس درہ سی نکلتی ہین اوسنی دو دریا کو عبور کرکے مقام کیا تھا
امیرزادہ جہانگیر عنایت الہی سے ... کرکے ... اوس درہ مین
گیا اور نقارہ بجا کر قمر الدین کے مقابلہ پر اترا امیرزادہ کی لشکر
نے مخالفون کو ... لیلیا لشکر خصم کا جب تک دن باقی رہا جنگ
جدل آمیز کرتی رہی جب رات ہوئی تو سب بھاگ گئے بچی کچی لشکر
کی کفار بغیر جام اکثر مقتول ہوئی امیرزادہ جہانگیر نے عوضی کی
ہی مین ... کرکے اوس وقت پہنچا کہ امیرزادہ جہانگیر کی سپاہ قمر ال
کے قوم کو تاراج کرتی تھی مین لی امیرداود اور حسین بہادر
افواج قراہا در کو ... اور افواج قاہرہ کے واسطے ...
سی پہنچا کہ اوسکو فرصت دم لینی اور ... اترنے کی نہ دو جب یہہ
روانہ ہوئے مینا نے موضع یای طاق مین نزول کیا اوسوقت
خبر آئی کہ حسین بہادر دریا رحالد مین ڈوب گیا قمر الدین کے
اونکا جانا شگون بد ہوا پھر امیرزادہ جہانگیر کو مع فوج تعین

تـوزک

...ان علیہ وسلم کی نکاح کردیا الحمد للہ علی ذلک اور مین خطہ سمرقند مین داد گستری اور رعیت پروری مین مشغول ہوا اوسوقت یہہ سنا کہ قزاق ... نامی سپہ سالار خان جتہ نی لاف وگزاف سی یہہ بڑا اورنا ہی کہ مین نامدار البیرا میر تیمور سی لضرب شمشیر لیتا ہون باوجودیکہ موسم نہایت سرد تہا لیکن افواج جمع کرکی مین سوار ہوا غیرت نی ہرگز وہان ٹہرنا ... اور شدت سردی ہی مین کوچ بکوچ رباط قطلغان مین جاکر مقام کیا چونکہ سردی بہت ہی لشکریان جالاکرتا لی اور گوشت بہون بہون کہاتے تہے اوسوقت برف برسنی لگی جانور رنا تیز ہوکر بہت تلف ہوگئی اوس امرا نے یہہ عرض کیا کہ سمرقند کیطرف مراجعت کرنی بہتر ہی کیونکہ جانورات تلف ہوگئے ہین اور لشکر جاڑی کی بارے مرا جاتا ہی مجکو چوا پر رحم آیا اونکی التماس کی موافق سمرقند کو مراجعت کی دو مہینی تک سمرقند مین ارام کیا

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا تیسری مرتبہ طرف جتہ اور مغولستان کی

پیر کی دن پہلی تاریخ شوال سنہ سات سو چہتر ہجری کی اوسال تخم ... مین کہ مجکو سال ... شروع ہوا سپاہ اراستہ کیکر ... بیکو منقسم کیا اور امیرزادہ محمد جہانگیر کو اگی آگی روانہ کیا اور شیخ علی ... سلدوز اور عادل شاہ پسر بہرام جلایر کو ... اس ... کی اوسکو ملا کی تہی افواج گران ... جرار ... بکردیا جب امیرزادہ اور امراء عظام سرآمد

تیمور
امرا تعیین کیے کہ خان زادہ کو مشتاقب سمرقند لیوے آوے جب
قند میں آچکا تو چند روز کی بعد امیر یادگار برلاس کو جسکا نسب
راجار نوبان سی جا ملتا ہے اور امیر داؤد اسجاتیو کو بہت سی
تحفے ذکر ماہ شوال سنہ ہجری اور سنہ چہارم جلوس میں کہ جنکو
قتالمیسوان سال شروع ہوا تہا روانہ کیا جب وہ قریب خوارزم
کے پہنچا یوسف صوفی استقبال کو آیا اور لوازم تعظیم اور احترام
کی بجا لایا اور مجلس خسروانہ مرتب کی اور خان زادہ کو بائین بادشاہانہ
درگاہ کو روانہ کی اور خود نہایت مطیع ہوا جب خانزادہ اور
امرا حوالی سمرقند میں آئے تو میں نے یہہ حکم دیا کہ قرتقان خاتون
دلہن قیدو خان کے بیٹے کی اور غیرہ خواتین اور امرا اور وزرا
استقبال کیلئے جاکر اوسکو بائین شائستہ دار السلطنت سمرقند
میں داخل کریں اور شہر کو آراستہ کیا اور جشن اور محفل بادشاہانہ
مرتب کیے

ذکر امیرزادہ محمد جہانگیر کی عقد
نکاح کا ساتھہ خانزادہ
خوارزم دختر صوفی کی

یہہ حکم دیا کہ اس بزم میں سادات اور قضاۃ اور
علما اور مشایخ اور تمام آقا اور اشراف
امرا اور وزرا اور پہلوان اور سپاہی
مجلس طوے منعقد ہوگئے تو قاضی نے موافق شریعت محمد مصطفی

کی خبر شکنی لشکر نکالی نصرت آئے اور لشکر جمع کیا

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا دوبارہ خوارزم کی طرف کو

ماہ رمضان المبارک ۷۷۶ھ سات سو چھہتر ہجری مین کہ جلوس مر
تیسرا تہا اور میکا انتیسوان[۲۹] سال شروع ہوا تہا سمرقند سے موش
گران خوارزم کو متوجہ ہوا امر غدار قریشے مین جا کر انتظام لشکر
کا کرکی خوارزم کی طرف کوچ کیا ریگستان خوارزم کو جب عبور
کیا تو میری لشکر کشی کی خبر یوسف صوفی کو ہوئی خوف کہا کر اپنے
بہیجا اور امرار عظام اور امیرزادہ جہانگیر کو اپنا شفیع بنا ا
شاہزادہ کو کر قابل زوجیت امیرزادہ جہانگیر کی تہی تحفی دیکر ا
شفاعت کے بہیجی خانزادہ نہایت فصیح اور لسان تہی پہلی ہی مجلس
مین مجہسی یہ کہا کہ شہنشاہ وہ ہوتا ہے جو شاہ اور گدا پر بخشش
کرے اور اونکا خوردہ نہ پکڑے اور اگر اون سے کچہہ خطا ہو جاوے
تو معاف کرے اور دشمن اگر عجز سے خجل ہووے تو اوس کے
ساتہہ دوستی کرے اور بادشاہ وہ ہے کہ جس شخص کو ابند کرے
پر بلند یست کر دے اور جو چیز عطا کرے اوسکا عوض نلیوے
اور کسیکے دشمنی کا اعتبار نکرے اور دشمن کو نظر مین نہ لاوے
لیکن حقیر بہی نہ سمجہے میں اوسنی اپنا غم بیان کیا مین سنتے اوسکی
باتون کی بدلی خوارزم کو اوسکی مہر مین یوسف صوفی کو دیا
اور اوسکو امیرزادہ جہانگیر کی کہاشتون مین منتظم کر دیا اور

شنائی بہادر اور اقیمور بہادر بہی دریاے سلامت پار ہوئے اور مخالفون
پیر بہادر تامل کیا ایلچی بہادر بہی دریامین گہسا لیکن از بسکہ عمر اوسکی باقی
نہین تہی بحر فنا مین غرق ہوا مین نی اوسوقت ارادہ کیا کہ گہوڑا ڈال کر دریا
سی اتر جاؤن پر شیخ محمد بسپربیان سلدوز نی رکاب پکڑ کر منع کیا اور وہ
میری بیرق لیکر دریا مین گہسا اور صاف اتر گیا جب نظر افواج دست
راست اور دست چپ کی میری بیرق پر پڑی بیکر دریاسے پار ہوئی
تو بلا تامل دریامین نہنگ کی مثال اتر گئے اور معاملہ شروع ہوا آخر
کار دار و رخنجر اور دست و گریبان تک نوبت آئی بہت سپاہ طرفین کی
ہلاک ہوئی حسین صوفی اپنا حال تباہ دیکہکر حصار بند خوارزم مین متحصن
ہوا مین بہی دریاسی اتر کر حوالی خوارزم کو معسکر کرلیا اور لشکریون
کو یہہ حکم دیا کہ قلعہ کو چار طرف سی گہیرین اوسوقت وہ فوج بہی
کہ واسطے تاخت اور غارت کے گئی ہوئی تہی معہ غنیمت اور شکار
ریوڑ اور اموال کی آپہنچی اور سپاہ منصور نی قلعہ کا محاصرہ کرکی
اہل قلعہ کو تنگ کردیا انہین ایام محاصرہ مین چونکہ حسین صوفی بیخوف
ملامتی ہوا وہ تو مر گیا یوسف صوفی اوسکا بہائی اوسکی قائم مقام
ہوا اور اوسنی قلعہ باہر بہیجا اور عجز و نیاز اور شکستگی ظاہر کی کہ مین تو
ایک بندہ درگاہ ہون اطاعت اور متابعت قبول کرتا ہون لیکن
بشرطیکہ مواصلت طرفین مین ہوجاوے اور سوین بیگ دختر
برادر صوفی کی جو شکر بیگ دختر خان ازبک کی شکم سے پیدا ہوئی
... منسوب ہوئے تاکہ مین ... ولایت

تیمور

تاراج کرین حسین صوفی نے ازبک جنگ صفت سے عاجز تھا الا جا [illegible]
مین متحصن ہوا اور ایلچی بھیجا کہ اگر میری تقصیرین معاف کرو تو [illegible]
ہوتا ہون مین لی اوسکو امن دیا لیکن یہہ تعین ہوا کہ وہ [illegible]
واسطے آزمایش کی امیر خسرو ختلانی سے مین لی یہہ کہا کہ اگر [illegible]
قلعہ سے نکلی تو خواہ مخواہ خوارزم فساد سے پاک ہو جا [illegible]
اپنے خیانت دل سے حسین صوفی کو یہہ کہلا بھیجا کہ امیر سے [illegible]
نکرتا اور قلعہ سے نہ نکلتا اور اگر اپنے لشکر کو درست کر کی [illegible]
تو مین امیر کے افواج کو پریشان کر کے مع اپنے لشکر کی [illegible]
ہو جاونگا حسین صوفی کیخسرو ختلانی کی بات پر فریفتہ ہوکر قلعہ سے
نکلکر صف آرا ہوا اور دریا قاون پر جو خوارزم سے دو فرسنگ
پر ہے ڈیرا کیا اور نقارہ اور نکورکہ بجانا شروع کیا پھر [illegible]
مین نے باوجود یکہ اکثر فوج واسطے تاخت و تاراج کی گئی تھی [illegible]
کمتر سپاہ سے جتنی موجود تھی انتظام جنگ کا کیا اور صف آرا [illegible]
کر کی کنارہ دریا قاون کی آکر کھڑا ہوا اور بہادرون کو [illegible]
سبکی پہلے ایچے کلتہ اور شامی تقار اور جرغو تینون بہادر [illegible]
پانی مین گھسی اور اپنے گھوڑے تیر کر پار ہو گئے دریا سے [illegible]
سکنی غنیم پر جا حملہ کیا اور مقابلہ مین مشغول ہوئے اسعد [illegible] شیخ علی
بہادر بھی اور پانچ اوسکے نوکر دریا سے پار ہو گئے اور [illegible]
شہزادہ کی جو ایک عمدہ سردار حسین صوفی کا تھا مقابل ہوا [illegible]
فوج پر حملہ کرکے بہادرانہ تمام شہزادہ کو بھگا دیا پھر امیر [illegible]

[illegible]ت خندق سے عبور کر گیا اور شیرم اخواجہ بھی اوسکی بھی ہی پہنچا اور سپاہ
نے ہجوم کیا اور خندق سے اتر کر قلعہ پر پہنچا پہلی شیخ علی بہادر نے زینا پر کمند
ڈال کر چڑھ گیا شیر بہادر بھی اوسکے پیچھے تھی اور پر چڑھا اہل قلعہ تیر تابینے
لگے تا ہم شیخ علی بہادر اور شیر بہادر نے نوتعار کے دیوار سے نیچے
گر پڑے شیخ علی بہادر اور جہان پہلوان پھر دیوار قلعہ پر پہنچا اوس وقت
ایک شخص نے قلعہ کی اوپر سے شیخ علی بہادر پر نیزہ چلایا جہان پہلوان
نے ہاتھ ڈال کر نیزہ اوسکے ہاتھ میں سے کھینچ لیا اور اوسکے سر پر تلوار
ماری کہ وہ مر گیا بیچ اوس وقت نقارہ بجایا اور سپاہ نے ہجوم کیا چار
طرف سے قلعہ میں گھس گئی اور بیرم لیا اول حاکم قلعہ نے امان مانگا
اوسکو تو میں نے امن دیا لیکن مال اسباب قلعہ کا سپاہ نے تمام لوٹ لیا
اوس دن کات ہی میں مقام کیا اور جو اہل قلعہ دستگیر ہوئے تھے اونکو
چھوڑ دیا اور کوچہ ملک کو جو خندق پرانے سے سستی کی تھی پٹوا کر
اور [illegible] دیا اور گدھے کی دم سے باندھ کر سمرقند کو بھجوا دیا اور
غیاث الدین ترخان اور خواجہ یوسف اور بابا قوچ کو دو فوج ہمراہ
دیکر جانب دست راست اور دست چپ فوج حسین صوفی کی روانہ
کیا جب وہ دریار کولن پر پہنچے تو مخالفوں میں سے [illegible] خواجہ اور
[illegible]ک ابو القاسم سپاہ بسیار [illegible] موجود تھی وہ درست ہو کر سامنے
فوج سے جنگ کرنے لگے لیکن پہلے ہی حملہ میں شکست کھا کر بھاگ نکلے اور بہت
سے مجروح اور مقتول اور دستگیر ہوئے اوس وقت میں نے
اوسکے بیٹے کو حکم دیا کہ تو ارزم کے اطراف اور جوانب کو تاخت

سپرد کردو اور بعد میں رعایا سے موقوف کردنا کہ دوستی بحال رہے ۔
ایلچی نے وان یہہ پیغام ادا کیا حسین صوفی نے اپنی فوج کی غروری
یہہ جواب دیا کہ یہہ ملک تلوار کی زور سے لیا ہی بدون تلوار کی کب دیتا ہوں
تاغہ تواچی نے یہہ جواب ناصواب آ سنایا مجکو یہہ غصہ آیا کہ اسی خوارزم
پر یورش کرکے اس صوفی کو سزا دوں لیکن مولانا جلال الدین کشی نیکردہ
مرد فاضل عالم باعمل ہمیشہ ہماری پاس رہتا تہا یہہ عرض کیا کہ اگر مجکو
حکم ہووے تاکہ میں جاکر دلاسا دیکر اور نقل سے حسین صوفی کو خواب
غفلت سے بیدار کروں تو بہتر ہے تاکہ خونریزی مسلمانوں سے نہووے
میں نے اوسکو رخصت کیا جب یہہ مولوی صاحب اوس ناصوفی کے
پاس جاکر وعظ نصیحت بیان کرنے لگی از بسکہ حسین صوفی کی کانون میں
پنبہ غفلت تہی مولانا جلال الدین کے باتین نسنی بلکہ اوس عالم ربانی
کو قید کرلیا یہہ سنتے ہی مجکو غیرت آئی اور لشکر جمع کیا ۔

ذکر حضرت صاحبقران کے توجہ کا خوارزم کو

بہار سن سات سو تہتر ہجری میں کہ دوسرا سنہ جلوس تہا اور تیسرا
سال مجکو سترہواں برس ہوا تہا بالشکر گران خوارزم کو روانہ ہوا سمرقند سے
خوارزم کو [illegible] ہوکر [illegible] کشن کے موضع تہی تہیمن میں اترا
منزل [illegible] غیاث الدین [illegible] ملک غیاث الدین نے جو بعد وفات اپنی باپ
کے [illegible] سات سو [illegible] میں شہر ہرات کے مسند حکومت پر جلوس
کیا تہا امیر صاحب [illegible] پیشکش کی اور آکر [illegible] اور

[illegible] کرین یہہ امر ناشایستہ مقرر کیا ایک شخص کو امتحان
[illegible] اگر [illegible] قرار دادے مجکو مطلع کیا اور یہہ عرض کیا
[illegible] مجکو [illegible] اون پر ثابت کر دیتا ہون اور
[illegible] سزا دینا اون غدارون [illegible] سنتے ہی اونکو بلایا
[illegible] پوچھا اور جس شخص نے اونکا غدر بیان کیا تہا
[illegible] اونکا جو کہ اسمین ٹہرایا تہا ثابت کر دیا بعد ثبوت
[illegible] کیا اور دار السلطنت سمرقند مین جاکر علما اور
[illegible] اونکا سب کہہ دیا جب زندہ چشم اور
[illegible] ابو اسحق اور امیر ابو المعالی ترمذی اور شیخ ابو الملک
[illegible] توبین کی علما سے یہہ سوال کیا کہ جو لوگ
[illegible] کسی سلطان کے قتل کا قصد کرین اونکے کیا سزا ہے
[illegible] نے کہا اونکی سزا [illegible] لیکن [illegible] مین نے سب کو
[illegible] شاہزادہ ابو المعالی نے یہہ کہا کہ مین کلمہ تیری جد بزرگوار کا پڑہتا
ہون اور مسلم اور تابع اور امت پیغمبر کی ہون اور تو اپنے
تئین ذریت پیغمبر [illegible] کہتا ہے پر تو ہرگز سید نہین کیونکہ باوجود
مروت اور احسان کی جو مین تیری نسبت کرتا ہون تو میرے
[illegible] حضرت رسالت پناہ کی معاف کیا اور
یہہ حکم دیا کہ اوسکو ممالک محروسہ سے باہر نکال دو اور شیخ ابو
سمرقندی کے بیٹے [illegible] حکم دیا کہ تو شیخ ہی [illegible] معاف کیا
[illegible] جا اور امیر [illegible] یہہ کہا کہ میرے اور تیرے درمیان

توزک

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا دشت جتہ اور مغولستان کو

اوسوقت یہہ خبر پہنچی کہ کپک تیمور جلال بیگ کے چھوڑکر بھاگ گیا
اور جب بہرام جلایر جو ناسکند مین ہمراہ امیر کیخسرو کے ہوگیا تہا اور اپنے
ہمارے نمک کا حق نہین کرتا تہا اور ہمارے زبان پر یہہ آیا تہا کہ آخر کو اوسکا
تمکو سرگردان کرکے میری درگاہ پر لاونگا جو کہ مین نے کہا تہا ووہی
ہوا کہ میرے پاس آکر پناہ پکڑی مین نے از راہ نوازش کی اوسکو نگہ رکہ کے
بہرام جلایر کو مدد اوسکی فوج کی اور ایک فوج بریاست امیر عباس بہادر کے
اور ایک قشون بسرداری جغتائی بہادر کے اور ایک فوج بسرداری
شیخ علی بہادر کے تعین کیے تاکہ جاکر کپک تیمور کو سزا دیوین امرا حسب الامر
روانہ ہوئے چونکہ ایک جماعت ایل بہرام جلایر کی ہمراہ جو امیر سعد بدخشانی
ترکی کی اتفاق سے بہرام جلایر کی دشمن تہی کمین مین رہتی تہی تاکہ فرصت کے
وقت بہرام جلایر کو قتل کرین لیکن فرصت نہ پائے اور بہرام نے اونکے کرتب سے
جا کر شیخ علی بہادر کے پناہ پکڑی یہان تک کہ کپک تیمور کے پاس پہنچی
کپک تیمور نے بمقابلہ افواج قاہرہ کے صف آرائی کی اور دریا [illegible]
خاتون کے بیچ مین ملاقی تہا تمامی بہادرون نے اپنے تدبیر جنگ کے
شیخ علی بہادر سے کچھ کہا شیخ علی بہادر نے اوسکی بات پر کچھ التفات
[illegible] ابیرق [illegible]
[illegible] کپک تیمور کی افواج نے [illegible]
[illegible] بہادر پیچھے پیچھے [illegible]

ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا دشت جتہ اور مغولستان کو

اوسوقت یہہ خبر پہنچی کہ کپک تیمور جلال بیگ کے چھوڑ کر باغی ہوگیا
اور جب سے بہرام جلایر جو تاسکند مین ہمراہ امیر کیخسرو کے ہوگیا تہا اوس
ہارنے کا دھڑکا نہین کرتا تہا اور ہمارے زبان پر یہہ آیا تہا کہ آخر کو اوسکا
سر گردان کرکے میری درگاہ پر لاونگا جو کہ مین نے کہا تہا ویسے
ہوا کہ میرے پاس آکر پناہ پکڑی مین نے از راہ نوازش کی اوسکو بگردے
بہرام جلایر کو معہ اوسکی فوج کی اور ایک فوج بریاست امیر عباس بہادر کے
اور ایک قشون بسرداری جتائی بہادر کے اور ایک فوج بزیر دست
شیخ علی بہادر کے تعین کیئے تاکہ جا کر کپک تیمور کو سزا دیوین امرا حسب الامر
روانہ ہوئے چونکہ ایک جماعت اس بہرام جلایر کی ہمراہ جو امیر سید علی شاہ
ترکی کی اتفاق سے بہرام جلایر کی دشمن تہی کمین مین رہتی تہی تاکہ فرصت کے
وقت بہرام جلایر کو قتل کرین لیکن فرصت نہ پائے اور بہرام نے اونکے کر [illegible]
[illegible] شاہ بہادر کے پناہ پکڑی یہان تک کہ کپک تیمور کے پاس جا پہنچی
کپک تیمور نے بمعہ افواجات قاہرہ کے صف آرائی کی اور دربار [illegible]
ناتوان [illegible] بہادر نے واسطے تدبیر جنگ کے
شیخ علی بہادر سے کہا شیخ علی بہادر نے اوسکی بات پر اتفاق
[illegible]
[illegible]
[illegible] تیمور کی افواج نے [illegible]
[illegible]
[illegible] بہادر نے پیچھے سے [illegible]

فوج دست راست کو جاوبی اور ختائی بہادر سو فوج دست چپ کو جو یہ
افواج قاہرہ وہان پہنچی زندہ چشم مردہ کی شال دریا را سویہ کو پل کے
رستے سے جو اوسنے باندہا تہا اتر گیا اور اوس طرف سے پل کو توڑ ڈالا
از بسکہ بہت لوگ زندہ چشم کے فوج کی اموال مغرورتہ سے گران بار ہو کر
پیچھے رہ گئی تہی افواج قاہرہ کو دیکھ کر جان بچا کر پل کے طرف بہاگی آگے
سے پل ٹوٹا ہوا تہا پیچھے سی فوج نے تیر اور تلوار سے جا گہیرا اکثر تو دریا
کے در کر ڈوب مرے اور بہت زخمی اور مقتول ہوئے اموال اور گلہ
اور رمہ جو کہ جمع کر کے لئے جاتی تہے سب چہین لیا اور زندہ چشم بہاگ
گیا ارغون شاہ نے بہی دریا اتر کر اوسکا پیچہا نچہوڑا یہان تک کہ وہ
بہت تہت تمام قلعہ شبرغان مین جا گہسا اور قلعہ کو مستحکم کر لیا وہانسے ارغونشاہ
نے یہہ عرضی بہیجی کہ زندہ چشم قلعہ مین جا بیٹہا ہے مین نی اوسکو گہیر رکہا
اور ختائی بہادر بہی آپہنچا ہے لیکن اگر اور فوج کومک کو بہیجو تو زندہ چشم
کو قلعہ مین سی شکین باندہ کر درگاہ مین حاضر کرتے ہین

ذکر امیر جاکو کی روانہ کرنے کا واسطے محاصرہ قلعہ شبرغان کے

مین نے اوسی وقت امیر جاکو کو گہوڑا اور خلعت اور اسباب
قلعہ گیری کا دیکر رخصت کیا امیر جاکو نے جب جلد جا کر حصار
شبرغان کا محاصرہ کیا جب محاصرے آٹہ تین مہینے گذرے کہ اہل
قلعہ تنگ ہو گئے زندہ چشم نے اپنا حال تباہ دیکہ کر امیر جاکو سے
پناہ مانگی اور قدیم آشنائی کے ربط کو وسیلہ بنا کر تا ہوے

۲ فوج دست راست کو جادی اور ختائی بہادر معہ فوج دست چپ کو جو
افواج قاہرہ وہاں پہنچی زندہ چشم مردہ کی شکل دریا راسوبہ کے پل کے
رستے سے جو اوسنے باندھا تہا اتر گیا اور ادس طرف سے پل کو توڑ ڈالا
از بسکہ بہت لوگ زندہ چشم کے فوج کی اموال مفرورہ سے گران بار ہو کر
پیچھے رہ گئی تہی افواج قاہرہ کو دیکھ کر جان بچا کر پل کے طرف بہاگی آگے
سے پل ٹوٹا ہوا تہا پیچھے سی فوج کی تیر اور تلوار سے جا گھیرا اکثر تو دریا
کمو کر ڈوب مرے اور بہت زخمی اور مقتول ہوئے اموال اور گلہ
اور ریوڑ جو کہ جہت کے لی جاتی تہے سب چہین لیا اور زندہ چشم بہاگ
گیا اور خوشاند نے بہی دریا اتر کر اوسکا پیچھا چہوڑا یہانتک کہ وہ
بمشقت تمام قلعہ شرزان میں جا گہسا اور قلعہ کو مستحکم کر لیا وانسے از خوشاند
نے یہ عرضی بہیجی کہ زندہ چشم قلعہ میں جا بیٹھا ہے میں بہی اوسکو گھیر رکہا
اور ختائی بہادر بہی آپہنچا ہے لیکن اگر اور فوج کومک کو بہیجو تو زندہ چشم
کو قلعہ میں سی شکین باندہ کر درگاہ میں حاضر کرتے ہیں

ذکر امیر جاکو کی روانہ کرنے کا واسطے سخافرد قلعہ شرزان کے

میں نے اوسی وقت امیر جاکو کو گہوڑا اور خلعت اور اسباب
قلعہ گیری سے کا دیکر رخصت کیا امیر جاکو نے جہٹ پٹ جا کر حصار
شرزان کا محاصرہ کیا جب محاصرے کو تین مہینے گذر گئے کہ اہل
قلعہ تنگ ہو گئے زندہ چشم نے اپنا حال تباہ دیکہ کر امیر جاکو سے
پناہ مانگی اور قدیمی آشنائی کے رابطہ کو وسیلہ بنا کر قلعہ سے

امیر حسین کی دو نو نوکروں کو سزا دی اسلئے بہتر یہہ ہے کہ فرمان استمالت بہیجئے جو اگر اطاعت اختیار کرے تو بہتر کیا چاہئے اور اگر بر سر مخالفت رہے تو اوسکی سزا دینی آسان ہی آخر فرمان تسلے نامہ کا واسطے زندہ حشم کی خدمت امیر ایجاتیمور کے بہیجا اوسنے ظاہر تملق کیا اور میرے فرمان کی تعظیم بجا لایا اور یہہ کہا کہ پیچہے پیچہے میں آتا ہوں ایرایجاتیمور نے آکر اوسکے آنے کی خبر سنائی میں نے کہا کہ زندہ رہے امیر میرم شاہ ارلات اور اوسکا بیٹا تمل بخے خواجہ حسین کے پاس رہتا تہا خبر میرے فتح اور جلوس سلطنت کی سنکر خراسان سے اوٹہہ کر واسطے اطاعت کے متوجہ ہوا زندہ حشم رستے پر جاکر اوس سے ملا اور راہ میں کے بہانہ اربیے کی اور زبر سے پکڑکر اپنے بہائی پیر محمد کے سپرد کیا لوگوں نے رو برو تو یہہ کہا کہ اونکے مشکیں باندہ کر امیر کی خدمت میں پہنچا دیتے اور پوشیدہ یہہ کہدیا کہ باہر لیجا کر قتل کرنا پیر محمد نے اپنے بہائی کی حکم کی موافق کئے کوس جاکر اون دو نو بیگناہ کو قتل کیا میں نے دوبارہ اوسکو فرمان لکہا کہ یہاں حاضر ہو اور امیر ایجاتیمور کو حکم کیا کہ اوسکو جاکر لے آو امیر ایجاتیمور نے یہہ عذر کیا کہ مجھکو اوسکے قول کا کچہہ اعتبار نہیں ہے مبادا زندہ اربیے سے میری بات نصیحت آمیز قبول نکریے میں خواجہ یوسف اپنے بیٹے کو بہیجتا ہوں میں نے اوسکا یہہ عذر قبول کیا اور خواجہ یوسف پسر امیر ایجاتیمور کو معہ تابان بہادر کے اوسکے پاس روانہ کیا اوس نا خدا ترس نا عاقبت اندیش نے تابان بہادر اور خواجہ یوسف کو قید کرلیا اوسکے یہہ مبالغہ

تیمور رسیدے

سنکر تیمور کو غضب آیا یہ حکم کیا کہ خضر شیر خان کے طرف کو انکا زندہ
چشم چرمیری رد انیچے کے شیرخان کی طرف سنکر خوف کا مارا اقلیم
سفید مین جو شیرخان کا بیٹا تھا متحصن ہوا اور معرفت امیرا اپنے کے
جو اوسکا رشتہ دار تھا عجز اور استغفار کرنے لگا اور تلوار اپنا
کفن درگاہ مین بھیجا اور اپنا بھتیجا کو شفیع لایا کئی دن کی بعد آپ بھی
بھاگے اور امیر تیمور سے کہ جو غدار تھے تقصیر [illegible] کرے
پاس بھیجا مین نے امیر سے کہا استدعا کرتے [illegible]
دالرہا کی اوسکا تقصیر کی امداد نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
اچھا احسان ہے بہت تکرار [illegible]
چشم نے امیر سے کو حرف میرے آزار [illegible] بھیجا تھا
لین اوسنے انتقام لیتا ہون یا احسان کرتا ہون زندہ چشم کی قول
رار پر اعتماد کرکے اپنے مقر سلطنت کو چلا آیا دوسرا خلل جو
میری اوس سلطنت مین واقع ہوا وہ یہ ہے کہ جب مین نے زندہ
چشم کی تقصیرین معاف کی تو وہ دوبارہ میری مملکت مین خلل انداز ہوا
خان زادہ ابو المعالی کے اغوا سے بے راہ عصیان مین قدم رکھا
لشکر کشی کرکے اندر ساتھ صحرا ترمذ اور سیج کو غارت [illegible]
مین نے امرا و دربار کو امر کیا کہ اپنے مقام سے [illegible]
کہین نہ ٹھہرین ترمذ چشم [illegible]
جب لوٹ کر [illegible]
[illegible]

توزک

امیر حسین کی دو نو نوکرون کو سزا دی اسلئے بہتر یہہ ہے کہ فرمان استمالت
بھیجین اگر اطاعت اختیار کرے تو پہر کیا چاہئے اور اگر برسر مخالفت
رہے تو پہر سزا دینے آسان ہین آخر فرمان تسلی کا اسواسطے زندہ چشم کی
خدمت امیر ایجاتیمور کے بہیجا اوسنی ظاہر تملق کیا اور میرے فرمان کی تعظیم
کے اور یہہ وعدہ کیا کہ پیچہے پیچہے مین آتا ہون امیر ایجاتیمور نے آکر اوسکے
آنے کی خبر سنائی مین نے کہا کہ منتظر رہیے امیر بیرم شاہ ارلات اور
اوسکا بیٹا تملک جو امیر حسین سے باغی رہتا تہا خبر میرے فتح اور
جلوس سلطنت کی سنکر خراسان سے اوٹہہ کر واسطے اطاعت کے متوجہ
ہوا زندہ چشم رستہ پر جاکر اوس سے ملا اور راہزنی کے بہانہ بازی کی اور
فریب سے پکڑکر اپنے بہائی پیر محمد کے سپرد کیا لوگونکے روبرو
تو پہر کہدیا کہ انکے مشکین باندہ کر امیر کے خدمت مین پہنچا دیجئے اور
پوشیدہ یہہ کہدیا کہ باہر لیجاکر قتل کرنا پیر محمد نے اپنے بہائی
کی حکم کی موافق کئے کوس جاکر اون دو نو بیگناہ کو قتل کیا مین نے
دوبارہ اوسکو فرمان لکہا کہ یہان حاضر ہو اور امیر ایجاتیمور کو حکم
کیا کہ اوسکو جاکر لیے آو امیر ایجاتیمور نے یہہ عذر کیا کہ مجہکو اوسپر
کچہہ اعتبار نہین ہے مبادا غدر کرے میر بیات قنقرات امیر تول
بکرے بن خواجہ یوسف اپنے بیٹے کو بہیجا جون ہی اونے اوسکا
یہہ عذر قبول کیا اور خواجہ یوسف لیسرا امیر ایجاتیمور کو ملتان
بہادر کے اوسکے پاس روانہ کیا اور تا نا قت اندیش
بیٹے تابان بہادر اور خواجہ یوسف کو قید کرلیا اور اوسکے بیٹا کی

تیمور سے
سنکر بہکو غضب آیا یہہ حکم کیا کہ خضر شیر خان کے طرف کو انکا زندہ
چشم خبر سے رد اینچے سے شیر خان کی طرف سنکر خوف کا [illegible]
سفیر میں جو شیر خان میں تہا تحسین ہوا اور معرفت امیر انجا تیمور کے
جو اوسکا رشتہ دار تہا تحیر اور استغفار کرنے لگا اور [illegible]
کف درگاہ میں بہیجا اور امیر تیمور کو شفیع لایا کہ دن کی بعد آنی
بہائیکے اور امیر تیمور سے کہ جو غدار ہے [illegible] باندہ کر بہیجے
پاس بہیجا میں نے امیر تیمور سے [illegible] کرنے کی درخواست [illegible]
دالوں کی اور اوسکا [illegible] کی امداد سے [illegible]
[illegible] کہ ایسی غدار کو [illegible]
ایسا احسان سے بہت سکار [illegible]
چشم نے امیر تیمور سے کو صرف [illegible] آزادانش کے بیٹے بہیجا تہا
کہ میں اوس سے انتقام لیتا ہوں یا احسان کرتا ہوں زندہ چشم کی قول
قرار پر اعتماد کرکے اپنے مقر سلطنت کو چلا آیا دوسرا خلل جو
میری اوائل سلطنت میں واقع ہوا وہ یہہ ہے کہ جب میں نے زندہ
چشم کی تقصیرین معاف کی تو وہ دوبارہ میری مملکت میں خلل انداز ہوا
خان زادہ ابوالمعالی کے اغوا سے راہ عصیان میں قدم رکہا
لشکر کہینچ کرکے اوس سات صحرا ترمذ اور [illegible] غار [illegible]
پہنچے امرا دربار کو امر کیا کہ اپنے مقام [illegible]
ہیں نہ شہرت ترمذ و حشم [illegible]
لوٹ کر [illegible]
[illegible]

توزک

۲ اور سادات اور مشائخ اور علماء کو دست راست پر بیٹھاتے
اور اس مجلس میں بابت تقدیم اور تاخیر سادات اور مشائخ
کے بحث اور تکرار ہو پڑی تب علماء نے یہ فتوے دیا کہ تقدیم
غیر سادات کی اوپر سادات کے ایسی ہے جیسی تقدیم
حرام کے اوپر حلال کے سو یہ بات سنتے ہی جب اونھیں
آوازہ ہونے لگے تو خواجہ عبید اللہ نے کہا کہ میں محاکمہ کرکے
دلیل شرعی سے ساکت کر دیتا ہوں دلیل یہ بیان کی
چونکہ ائمہ اربعہ اور خلفاء راشدین نماز میں صلوات اوپر
محمد اور آل محمد صلعم کے بھیجتے رہے ہیں اور رعایا و بچے کرتے رہے ہیں
اور ائمہ سلف اور خلف نے نماز بے صلوات کے مکروہ
سمجھی ہے اور تم سب ہمیشہ نماز میں صلوات اوپر محمد اور
آل محمد صلعم کے بھیجتے ہو پھر اگر اونکے تقدیم اور تعظیم میں
منافرت کرتے ہو تو تمکو نہایت بیگانگی اور ناشناسی
ہوگی [illegible] آل محمد کے حاصل ہے ان باتوں سے مجکو نہایت تاثیر
[illegible] سادات کے تعظیم میں سامنے ہوا اونکے
[illegible] اور عالم نے اور بانده [illegible] نے [illegible]
کیا [illegible] اور اسکو میں نے ذکر کیا اور نسبت
[illegible] برداشت کرتے ہیں کہ جو میرے دولت میں میں
[illegible] تعظیم [illegible]
[illegible]

مشورے

کہ جس شخص کا میرے آگے پیرحق سلام کا ہووے در میرے مجلس
مین اگر جو چاہے طلب کرے اور جس شخص کو ایام
زمان سلطنت تک پہنچاتا تہا اوسکو اوسکے نام
طلب کیا اور جسکو دوست یا دشمن جانتا تہا سب کے ساتھ
یکسان سلوک کیا اور اونکو بند احسان مین مقید کیا
مین نے یہہ امر کیا کہ میرا حکم جس باب مین صادر ہووے
اور شمشیر تہہ ہووے اور جو امیر یا وزیر اوسکو رد کرے
اوسکو سزا دونگا کیونکہ سلاطین کے لیئے یہہ ہے حکومت سے
بہرہ ہوتا ہے اور یہہ حکم دیا کہ آیندہ کو میرے فرمان مین
سوز میز لکہا کرین اور واسطے عطاء علوفہ اور امارت اور
ایالت اور وزارت کے سپاہ اور امرا کو ایک قاعدہ
لکہین تاکہ اوسکو دستور العمل اور قانون سمجہ کر اوسپر عمل
کیا کرین اور ایسے ہی واسطے ترتیب بزم اور رزم اور
مجلس اور محفل اور روش سواری کے اور واسطے
دربار اور برآمد جنگ کے بہی اور واسطے سلوک اور
معاشر اور معاملہ رعایا کے قانون لکہہ رکہین اسی مجلس مین
واسطے سادات کے جاگیرین مقرر کین اور سید عبد اللہ
کو منصب صدارت سادات پر تعین کیا اور شیخ الاسلامی
سید عبدالرحمن کو مرحمت کئے اور قضا لشکر کے اور
عہدہ قاضی القضات کا سید نصار الدین کے بیٹے مقرر کیا

تورک

آ یہ کہ اگیا خواجہ عبد اللہ جو مقتدا وقت سکے تھے لوگون کو میرے حق
مین فاتحہ اور دعا دولت سے منع کیا کرتے تھے شب کو حضرت
رسالت پناہ صلعم او نکے خواب مین تشریف لائے اور اون پر
غصہ فرمایا کر تو نے تیمور کے بیئے دعا سے کسواسطے منع کیا اون
ذکر کیا یا رسول اللہ تیمور نے کئے ہزار امت آپکے قتل کئے
اسلئے مین نے منع کیا حضرت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ اگر چہ تیمور نے
میرے امت کو قتل کیا ہے لیکن میرے اولاد اور ذریات
کے تعظیم کرتا ہے اور محبوب رکہتا ہے اور اوسے دعا دینے
ہوتا ہے شب کو مین ڈیرہ مین بیٹہا ہوا تہا جو خواجہ عبد اللہ
میرے پاس آئے معذرت کر کے احوال خواب کا بیان کیا
جب مین نے یہہ خواب سنے تو مجکو رقت ہوئے اور اللہ تعالی
کا شکر کیا اور انا النصیر ال اسباب واسطے روضہ مقدس
حضرت کے ... دیا اور سادات کے تعظیم اور احترام
اور ... اور محبت مین زیادہ سے زیادہ کوشش کے
اور اونکے ... سے ہرگز تخلف نکیا اور اوسوقت مین
نے یہہ حکم دیا کہ خطہ سمرقند مین مسجد جامع اور خانقاہ واسطے
درویشون اور مسافرون کے تعمیر کرین

مجلس تورک اور مشورہ امور سلطنت کی

... اپنے سلطنت کا یہ مقرر کیا کہ دار السلطنت
... ہمیشہ یہہ حکم دیا کہ ...

تیموری

دار السلطنت سمرقند کو روانہ ہوا اوس دن کنارہ دریا
جیحون کے جو بلخ سے سات کوس ہے اترا اوس مقام میں
اسنے قیام کیا کہ کتنے لوگ بلخ سے آگئے ایک شیخ جو
صوفی ولایت خوارزم سے آکر میرے مجلس میں داخل
ہوا میں نے اوس سے یہہ پوچھا کہ اللہ تعالی نے ظالم کو کیا [illegible]
کر لکھا اوسنے کہا کہ اللہ تعالی نے ظالم کو خطاب کر کے [illegible]
تجکو چاہیے کہ میرا نام نہ لے اگر تو میرا نام لیگا میں تجھ پر لعنت کرونگا
کا ظالم کو یہی کفایت کرتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں اسکی لعنت
مین مبتلا رہے پھر اوسنے یہہ کہا کہ عذاب بادشاہ عادل کا آخرت
وہ کافر ہو ویسے کمتر ہوگا میں نے جب یہہ دونو باتین
سنے تو عدالت اور سخاوت اپنا شعار کر لیا اور دریای
جیحون سے کشتیون کے پل پر کو اتر کر کش میں ڈیرہ کیا دو
پہنچنے تک وہان ٹھہرا رہا سردار اور امیر چھوٹے بڑے بلاد
اور احشام اور اویماقات کے اور دوست دشمن سب میرے
مطیع ہوئے اور کش سے سوار ہو کر حوالی سمرقند میں داخل
ہوا اعیان اور اکابر اور سادات اور رئیسان اور شرفا
اور علماء اور مشایخ سمرقند کے سب میرے استقبال کو آئے
مبارکباد دیکر ستایش کرنے لگے اور سر راہ چونکہ جمعہ تھا
رستے ہی میں سے جامع مسجد کو چلا گیا اور نماز با جماعت ادا
اور خطبہ میرے سلطنت کا اوپر منبر دار السلطنت سمرقند کے

توزک

۱ ہم نے یہ کہا نوا دعیہ کا نوا من مشارق الارض الے مغاربہا ان
ینادون دولۃ السلطان العادل الاعظم والخاقان المعظم الاکرم
السلطان العالیشان الخاقان ابن الخاقان ابے المنصور
امیر تیمور گورگان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علے العالمین برہ
وعدلہ واحسانہ ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے یا ایہا نصرت
و دسالاران بیکے لشکروں کو اور اون بیکے سراپا کر جہان ہون اور
جس جگہ ہون مشارق زمین سے مغارب تک مبارکت دولت
سلطان عادل اعظم اور خاقان معظم اور مکرم سلطان عالیشان
خاقان ابن خاقان ابو المنصور امیر تیمور گورگان کے ہمیشہ
رکھے اللہ تعالے ملک اور غلبہ اوسکا اور ریختہ کرے اللہ تعالے
عالم پر نکوئے اور عدل اور احسان اوسکا آستانے جب مین مسجد
سے باہر آیا تو تمام آہیے اور امرا جنتہ اور اولاقات اور
الوسات اور قشونات نے آکر مبارکباد دیے جب مین گھوڑے
سوار ہوا تو تمام سردار اور سر ساتھ ساتھ دربار تک آئے
مین نے اونکی عزت کے اور کہا تا عید کا اونکو آتش دیکر
گھر کو رخصت کیا اور امرا بہادر لشکر تو غام بر لاس کو [illegible] کا
حاکم کر دیا اور اوسکو ایک دستور العمل لکھ دیا تاکہ سپاہ اور
رعیت سے اوسکے موافق سلوک اور معاشرت کیا کریے
اور ساعت سعید مین دوسرے تاریخ [illegible] سال [illegible]
[illegible] مین [illegible] سال شروع [illegible]

تیمور سے

کہیں اور یہ سے اور دشمنے سے پیشتر آئے اب اون سب
کو اپنا دوست جانتا ہون اونکا کینہ اور انتقام دل سے دور
کر دیا ہے بہرحال مستظہر اور مستمال رہین اور جو کوئی مال آپ
ایام ہرج مرج مین جسقدر لوٹ لیگیا ہو اب وہ جسکے پاس
ہو سب کو بخشدیا اور امیر حسین کے بیٹے نوکر جہان ہون وہان
امن مین رہین اور امیر حسین کے دل مین سے جو شئے اونکے ہاتھ
ہو وے وہ اونہے کو انعام دیا پھر مین نے یہہ امر کیا کہ
امرا سرحدات کے لیئے حصار شادمان اور قندز اور بدخشان
اور اندجان اور ترکستان اور کابلستان اور کاشغر اور
تاشکند اور خجند اور دشت اور خوارزم کے تمام اپنے اپنے
کاروبار مین مشغول رہین بدستور سابق استقامت احوال سے
جو امر کہ موجب انقلاب کا ہووے دل مین نہ لاوین غرہ شوال
کو بلخ کے جامع مسجد مین آکر نماز عید کے ادا کی مسلمان بڑے
معتقد سے ہو بیٹھے مین نے اونسے کہا کہ مین تو امامت کے لائق
نہین ہون بلخ کے مسلمانون نے کہا ہم تو امیر کو نایب خلفاء
راشدین کا اور مروج دین اسلام کا جانتے ہین اور حافظ
بلاد اور ناصر عباد اور رمز اولیاء سمجھتے ہین یہہ کہکر رو [illegible]
کہ ہم اقتدا اونکا کرین پھر خطیب منبر پر چڑھا بعد حمد الہی اور نعت
رسول صلعم اور منقبت خلفاء راشدین کے خطبہ کو میرے نام سے
مزین کیا اسکی عبارت یہہ ہے اللھم انصر جیوش المسلمین و عسکرا

[illegible] اور سب ... جو دیتے سب رو پیہ در
[illegible] اور جواہر دن اور تمام
[illegible] نقد گھوڑا اور خزانہ
[illegible] اسپ اور شمشیر جو تھا سب اپنے
[illegible] اپنے لیئے دو بہت جو بدن پر تھا اسکے
[illegible] میں دو ... سے زیادہ نہ رہے تھے سو
سب بیٹ ایک ... امرنے کو سے اٹھایا وہ اسکو
بیٹے پاس سوا اسے ایک ڈھال تلوار اور ایک
اور ترکش اور نیزہ کے اور کپڑے سے جو بدن پر
اسکے تب اب میرے یہہ سخاوت دیکھے تو سب نے
ہوکر کہا کہ خانے اور سلطنت تیرا ایسے حق ہے ایک
راز نے عذر کیا کہ کارخانوں میں کچھ باقی نہیں
کہا اگر میں بادشاہ ہون تو زر اور مال عالم کا جو
کے پاس ہے وہ سب میرے ہیں میرا اور وہ لوگ
میرے تحویلدار ہیں اور اگر میں بادشاہ نہیں ہون تو
میرے پاس تھا یہہ بھی نہیں رہیگا پھر میں نے
[illegible] پھر کر ... کر کے برچھے اور ترک او
ادنے اور اسنے میری طرف سے امن میں ہیں اور
[illegible] کی طرف جا رہے تھے
[illegible] سب ... لوگون نے میرے اور

تو زک

۳ اور امیر موید ارلات اور امیر داود دو غلات اور زندہ چشم ایزدے اور شاہ شیخ محمد بدخشی مدد اور بارہ امیر ایل اور الوس بیگ کے ادہر کردائے اور بائین میرے حلقے مین کیے اور میر ابو البرکات سے اہل مجلس سے یہہ کہا کہ مسلمانون پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا ہے کہ مین دو بڑی بیش بہا چیزین امت مین چہوڑتا ہون ایک کتاب اللہ دوسرے اہل بیت آج وہ دو چیزین امیر کے کہر مین ہین اگر تم اطاعت کروگے تو دنیا اور آخرت سے بہرہ مند سے حاصل ہوگے اور اگر خلاف کروگے تو دنیا اور آخرت سے بے نصیب ہو جاوگے اوسوقت قران شریف جو موجود تہا ہر یک کے سر پر رکہا کہ جو اس قران شریف سے موافق رہا وہ بچا اور جسنے خلاف کیا وہ خراب ہوا سب نے سمعنا واطعنا کہہ کر میری سلطنت پر اقرار کیا اور بیعت کی

ذکر حضرت صاحبقران کی جلوس ہمایون کا

نتیجہ سات سو اکہتر ہجری مین کہ مجکو چونتیس سال شروع ہوا بدہ کے دن بارہوین تاریخ ماہ رمضان کے چار سید عظیم الشان سید ابو البرکات اور سید ابو المعالی اور سید ضیاء الدین اور سید [illegible] اکبر نے میرے بازون کا [illegible] ساعت سعید مین تخت سلطنت پر سا تہ مبارک کے اور [illegible]

[illegible]

تورک ب

سر چونکہ خدا ہے ایک ہے تو
ایک خدا زمین کا ایک آسمان کا ہے
بادشاہ و رعایا کم ملک بھی ایک ہے ہوتا کہ خلافت توحید سے ثابت
ہو دوست امیر شیخ محمد پسر بیان سلدوز نے کہا ہم میں سے کسی
تورہ نشین میں جو مسند خانی پر بیٹھ جاوے ہے اور خلقت سپاہ
اطاعت کرتی ہے سیورغتمش تورہ ہے اوسکو تو مسند خانی پر
بٹھاو اور امیر تیمور اوسکا شیر اور سپہ سالار رہو کہ
کہ ہم سب اطاعت کرینگے میر ابوالبرکات نے کہا حالت
اسلام میں یہ کب روا ہے کہ تم سب مسلمان ہو کر مطیع ایک
کافر چنگیزی کے ہو جاو چنگیز ہے ایک صحرا نشین دشت کا تھا
تیرے مسلمانوں پر غالب ہو گیا تھا اور آج تیمور کے تلوار
چنگیز کے تلوار سے کم نہیں ہے تم سب امیر حسین کے ہاتھ
سے صحرا میں خراب پھرتے تھے جب تک اوسنے امیر حسین
کے مدافعت پر قدم نہ نکالا تم میں سے کوئی ہے کہ میں
نکلا اور امیر تیمور امیر حسین کے گرفتار سے میں تمہارے مدت
کہ سمجھا نہیں تا جب بات بڑھ گئے تو میر ابوالبرکات نے کہا
میں یہ کہتا ہوں کہ تم سب مسلمان ہو اور دین اسلام
ثابت ہو امت محمد صلعم ہو جانتے ہو کہ محمد رسول صلعم
حضرت ... سے ... انصار سے ... بعد اوسکے خلفا
... محمد رسول اللہ صلعم کا ہے بعد اوسکے
... امت سے ملک میں تصرف کرتے آئے

تزک

۱ کہ اور عادل ملک بیٹھے کیقباد دستار نے کے امیرونکو کو دیے
[illegible] تمام مدت سے اوسکے نکاح ہوجاویگا اور اوسکا مرتّق
[illegible] اپنے لوتیا سے کر دیا اور ہر ایک کنیزک کا بیٹے
[illegible] کر دیا دوسرے خواب مین ایک سیاہ پوش آیا اوس
مین سے پوچھا سیاہ لباسی سے کیا سبب ہے اوسنے جواب دیا
ایک میرا یار تہا اوسکو مین نے مار ڈالا اوسکے غم مین سیاہ پوش
ہوا ہون ایک عالم سے یہہ کہا اگر وہ قابل قتل کے نہین تہا
توکسوا سطے اوسکو قتل کیا اور اگر قتل کے سزاوار
تہا توکیون غم کہاتا ہے مین نے علماء سے پوچھا کہ عالم مین
کیا چیز سب سے بہتر ہے ہر ایک نے کچہہ کچہہ پسند کیا مین نے
یہہ کہا سب چیزون مین بہتر آدمی نیک ہے جو خوبی سے
ساتہہ آراستہ ہووے اور سب چیزون سے بدتر آدمی
ہے جو شرارت اور بدنفسی اور ایذا دہی سے متصف
ہووے یا اوسمین جو ظلم اور بخل اور وہم اور خوف
اور آزار خلق اور خدا ناشناسی سے موصوف ہو تمام
مجلس نے یہہ بات پسند کی اور دعا دولت کی کرنی لگے

ذکر جلوس کا تخت سلطنت پر

مجلس اپنے جلوس کے تخت سلطنت پر خطہ [illegible] مین آستور
[illegible] تخت سلطنت پر بیٹہا کہ جب خطہ توران کا امیرون
[illegible] ساد سے پاک کر دیا تو تہنیت فتح سلطنت توران کی شرح

زندہ بچا رکہوں لیکن خدا انتہاسے یہی تہا ہے تو پہر کیا علاج
امیر کیخسرو نے جو اسکے بہائی کیقباد کے خون کا مدعی تہا اور
امیر ایجاتیو اور شیخ محمد نے ہجوم کیا امیر حسین نے جب یہہ دیکہا
کہ بلوا ہے عام ہو گیا تو جان سے ہاتہ دہو کر مجلس سے باہر
چلا دہول دہپہ سے لڑتا ہوا خواجہ عکاشہ کے مزار تک
جا پہنچا آخر باشارہ ایجاتیو کے جو امیر حسین کا نوکر تہا
امیر مئوید اور امیر کیخسرو نے اوسکو قتل کیا اور وہان سی
پہر کر خان سعید اور نور روز سلطان امیر حسین کے بیٹون
کو بہی قتل کیا اور جہان ملک اور خلیل سلطان دو دوسرے
بیٹے امیر حسین کے ہندوستان کو بہاگ گئے امیر حسین کے
اس حال سے میرا دل دکہا اوسکو تجہیز تکفین کرا کر نماز
جنازہ کے ادا کر کے پاس مزار خواجہ عکاشہ کے دفن
کرا دیا اور اوسکا خزینہ اور دفینہ جو تحویل اور اوسکی
سے جمع کیا تہا امرا کو تقسیم کر دیا اگلے دن اوسکا خیل و
حشم ضبط کیا اور اوسکے حرم سرا کو جو سرای ملک بیٹی
قزان سلطان کی اور الوس آغا بیٹی امیر بایان سلدوز
کی اور اسلام آغا بیٹی امیر خضر یسوری کی تہین
اور سلطان تہی کل ان خاتون کو سمرقند کو بہیجدیا اور سعادت آغا
قتلغ آغا بیٹی ترمشیرین خان کا نکاح جو حرم بزرگ امیر
حسین کی تہی بہرام جلایر سے کر دیا اور دلشاد آغا کو

قندز

امیر حسین نیک نیتوں کو بہت ستاتا تھا اور حکم اون پر سخت
اور ناشائستہ طرح کرتا تھا اور لوگوں کو قید میں اسیر کرتا
تھا اور سرحد قندز سے پانسو مرد و عورت جو امیر حسین کی قید میں
تھے قید سے چھوٹے میں نے کہا کیا خوب ہوتا اگر یہ غلامی اسیر و
[illegible] پیدا ہوتے تاکہ اوسکو نیکو سمجھتے ایک عالم نے
[illegible] میں مذکور ہے کہ آدمی کو موذی نفس کا
[illegible] سانپ کے قتل سے زیادہ تر واجب ہے کیونکہ نفس
آدمی کے اسی فکر میں رہتا ہے کہ یوں کروں اور دوں کروں
تاکہ اوس شخص کو ایذا ہووے اور تکلیف پہنچے اور حشرات
موذی کو جب تک کہ ستاؤ وہ آزار نہیں دیتے جب یہ
بات تمام اور عام ہے کہ قتل موذی انسان کا واجب ہے
اور تمام لوگوں نے اور امیر ایجا تیر حاکم قندز کے بیٹے جو
فوج سپہ سالار امیر حسین کا تھا میرے حسرت اور تاسف
کو دیکھا کہ امیر حسین کے قتل پر راضی نہیں ہوتا عرض کرنے
لگے [illegible] ہم نے کہا کہ امیر حسین ہمارے قابو میں ہے
اور [illegible] قتل میں کچھ دیر نہیں ہوتے یہ کہہ کر میں مجلس سے
اوٹھا [illegible] شرع شریف کے حکم
سے امیر حسین کا قصاص واجب ہو چکا ہے اور امیر
[illegible] تامل [illegible] میں اور [illegible] امیر
کے سب [illegible] صحبت کرتا تھا [illegible] اوسکو

تیمور سے

چونکہ مین سمجھتا نہین ہون تو آمادہ نہین چاہتا ہین اور اسی کو

الحمد للہ کہ مین سمجھتا نہین ہون جو آمادہ نہ ہون اور تعہد بیگی

بدی کرون اور خدا رسول اور شریعت مجید سے پھر جاؤن

اسحال مین امیر کیخسرو نے اپنے بھائی بیگ کے خون کا ذکر سے

کیا مین نے اوسکو تسلے دیے اور شیخ الاسلام اور قاضی

اور مفتی کو بلایا اوسوقت شاہ شیخ محمد والی ختلان کا

لگا کہ امیر حسین نے ہمارے گھر کے گھر تباہ کر دیئے اور ہمارے

زندگی تلخ کر دیے سب شخص صلحا شاہان بدخشان سے

قتل کیے شیخ محمد پسر بیان سلدوز بھی فریاد کرنے لگا کہ ہزار

گھر ہمارے قوم کے تیر برسرے امیر حسین کے ظلم کے مارے

سرگردان پھرتے ہین اور گھر بار مال اسباب تمام لوٹ لیا

اور اور امرا بھی ہجوم کرکے اوسکے قتل پر مستعد ہوئے

مجکو ازبسکہ اوس سے قرابت ہے خون کا جوش آیا اور

نہایت غم لاحق حال ہوا اوسکے حال پر مجکو رقت ہوئی اور

کچھ علاج نہین بنتا تھا کیونکہ بلوا سے تمام ہوگیا تھا اور

سبکے دل مین امیر حسین سے مخالفت ہوگئی تھی مین نے اوسوقت

علما اور مفتیون سے یہہ پوچھا کہ امیر حسین کے قتل مین کیا حکم

ہوتا ہے اونہون نے یہہ کہا اگر وارث مقتولون کے خون بہا پر راضی

ہوجاوین تو اسمین کیا بہتر ہے نہین تو قصاص ہے

یہہ سنا ایک نے اونمین سے جو امیر حسین کا دشمن تھا

تزوک

۱ جو دیے بدہ پوچھے گئے

ذکر امیر حسین کی مجلس گرفتاری کا

امیر حسین کو عادل نواب حسن سیر ذکر کے مین نے یہہ کہلا بھیجا
کہ مین نے تیرے ساتھ اسی قول قرار سے قران شریف
پر ہاتھ رکھا تھا کہ تیرے جان کا طالب نہونگا اب بھی مین
اوسی عہد پر قایم ہون اور یہہ بلا جو تیرے اوپر نازل ہوئی
ہے سبب تیرے مخالفت کے تھی خدا رسول اور اوسکے
قران نے تجکو گرفتار کر آیا تجکو تجہسے کچہ کام نہین ہے لیکن
مین تجوم امرار الوسات اور قشونات تیغی سے جو تیرے خون
کے پیاسے ہین عہدہ برآ نہین ہوسکتا یہہ پیغام سنکر وہ خوار اور
خستگی سے میرے پاس آیا مین نے اوسکے تسلی کے اور
امرا کو بلایا جب سب امرار الوسات دربار مین آچکے تب
امیر حسین کو مین نے بلاکر اوس سے یہہ کہا کہ کلام اللہ اور
نقض عہد نے تیرا یہہ حال کیا اور نحوست نقض عہد کے نتیجہ
کے یہہ ہے جو سب آتے ہین اوسوقت ابو البرکات نے یہہ شعر پڑھا
نقصان نکند مرد زبان درست پیمان درست کہ ایمان درست
جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ سچے آدمی کا عہد راسخ سے نہین نقصان
بلکہ ثابت عہد پر رہنا ہے ایمان بھی مین نے امرا کے
رو برو یہہ کہا کہ امیر حسین کو مین نے امان دیا اوسنے اپنی
خوشی سے ترک مین یہہ کہا اگر مین تنہا ہوتا تو مجہہ آنا نہ تھا

دشمنوں رہے

قلعہ اور لشکر سے دونو کر ستہ ساتھ لیکر باہر نکلا تھا [illegible]

ہے صبح روشن ہو گئے خوف کا مارا [illegible] کر جا [illegible]

مینار پر چڑھکر چھپ گیا اتفاقاً ایک شخص [illegible] گھوڑا [illegible]

اوسکو ڈھونڈتا تھا پہونچا اتفاقاً اوسکی نظر مینار پر [illegible]

نظارہ اوسکے دل میں یہہ آیا کہ مینار پر چڑھکر ادہر [illegible]

تماشا دیکھے غرض [illegible] کو [illegible]

تو کیا دیکھتا ہے کہ امیر حسین چھپا ہوا بیٹھا ہے اور [illegible]

امیر حسین نے [illegible] اور [illegible] کرکے بالا مینار [illegible]

اوسکو دیے اور یہہ کہا کہ میرا حال پوشیدہ رکھنا انشاء اللہ تعالیٰ

اگر میں پہر مسند حکومت پر بادشاہ ہوا تو تجھکو اپنا امیر کبیر بناؤنگا

اوسنے امیر حسین کے روبرو تو یہہ مان لیا پہر [illegible] کے پاس آیا

اور جو حال دیکھا تھا سو بیان کیا اور بالا مینار [illegible]

[illegible] نے اوس سپاہی سے یہہ کہا کہ جاکر امیر حسین سے

کہدے کہ جس طور تجھسے ہو سکے چھپ جا تاکہ تجھکو [illegible]

اور اپنی جان سلامت لیجا امیر حسین جان کے خوف کا مارا

مینار سے اتر کر مسجد کے [illegible] چھپ گیا اسوقت میں امیر [illegible]

ساتھ [illegible] اوسکا حال [illegible]

پر ہجوم کیا اور ڈھونڈ کر [illegible]

حکم دیا کہ اوسکو [illegible]

لو ساتھ اور قشونات جمع ہو [illegible]

تو زک

ہوتے نشان کہرا ہوا دیکہا اور وبال اور نکبت اور شقاوت
حشم حال سے مشاہدہ کیا شام تک تو لڑتا رہا جب رات
ہوئی تو گہرا کر یہہ خط لکہا کہ مین نے جس دن سے تیرے
عداوت پر کمر باندہی اوس دن سے ایک دن خوش
نہ دیکہا مین جان چکا ہون کہ تیرے عداوت اور کینہ بالکلیت
نکبت لاتا ہے مجکو یہہ تجربہ ہو چکا کہ تو اللہ تعالے کے طرف
سے موید ہے دولت اور اقبال تیرے طرف متوجہ
ہے نکبت اور ادبار میرا گریبان پکڑکر تیرے طرف کہینچ
لاتا ہے مجہہ پر فتحیاب ہو کر اپنے مروت مین مجکو معاف
کر دے تا کہ مین صحیح سلامت اس دیار سے نکلکر چلا
جاؤن مین نے اوسکا یہہ ملتمس قبول کیا اور اوسکو یہہ
لکہا کہ اپنے بیٹے کو بہیجدے تا کہ روبرو سے امرا
الوس اور قشونات اور تیری نوکرون کو جو تجہسے آزردہ
اور خستہ ہین اونکو تسلے دیوے کہ مجکو یہہ صدمہ نہ دین اور
اپنے بڑے بیٹے کو بہیجا مین نے زر و زیور امرا کے
بہ قول قرار کیا کہ بیچ تیرے لشکر کر کر کو چلا جا اور یہہ کہا
بیچا کہ تو زاد راحلہ اور حاجت کے چیزین لیکر بار شتر
بہ ترتیب کے ساتہہ جانا اور اوسنے یہہ صلاح سے کہ نفس
جواہر کو سے باندہ کر درود شتر کے مثال سے ...
... جانا قوت ہونا اسلحہ کہرا اور ... کے سبب ...

[illegible]

[illegible]

اسکے امیر حسین کی فوج کی طرف [illegible]

[illegible] گھس گیا اور دروازہ بند کر لیا امیر زادہ جہان بخت

نے حالت مجروحی میں قلعہ کے دروازہ پر [illegible]

استقامت کے بہادرانہ [illegible]

دیکھ کر [illegible]

[illegible]

ذکر قلعہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حصار [illegible]

[illegible] امیر حسین نے حصار کے [illegible]

قلعہ [illegible] ایک فوج جنگ [illegible]

جنگ مردانہ [illegible]

[illegible] امیر حسین نے [illegible]

توزک

... بہادر مرہان ... الات کا تعاقب کریے اونکو
... ا اور بہت تشون اور ایل اور الوسر دامن کوہ زمان
... ہوئے اوسوقت یہہ سنا گیا کہ امیر حسین کے الچی
امرا احشام پے یہہ اغواے کرتے مین کہ تمنے رسم اور
قانون ترکون کا برہم کردیا اطاعت تورہ سے کرتے
ہو قانون اور تورہ اور تزوک سے الگ ہو گئے ہو فایلے
کا مرتبہ چنگز خان کے اولاد کو ہے جب یہہ خبر ہینچے تو اوسی
وقت مین نے امرار کو بلا کر کہا کہ میرا مطلب امیر حسین کے
رد کرنے سے مسلمانونکا ارام دینا ہے کیونکہ تمام سپاہ
اور رعیت اور ایل اور الوسر اور احشام اور امرار
اوسے تکلیف مین ہین اور تورہ ہمارے درمیان مین آج
سے روشن اغلان ہے جسکو خان نا رکھا ہے پس اگر
کسی امیر کے دل مین یہہ آئے کہ تورہ نہین ہے اور
امیر حسین کے باتون پر خیال خام کرے تو وہ احمق ہے
یہہ حکم دیا کہ یہہ لوگ یہان سے امیر حسین کے پاس
... خون کہین اوسپر ترکتاز کرون اوسی حال
مین ... ... محمد خواد کا متعصل سے لشکر ازد سے
... نشانات سے آکر ... خضر ... مین شق ہوا مین نے
... ... کا محاصرہ کیا جائے اگر امیر حسین
... مین قلعہ تراشے اور کیا اچھا ہے ... کر قلعہ مین محکم ہو کر

جو وقت پاس [illegible] تحریر [illegible]
شریف بیچ نال لیا کرون [illegible] آکر [illegible] نشر آ [illegible]
پر عمل کیا کرون اور سالہ لیا سے بیگ امیر
جب لشکر تا بابل اور شاہ بیگ [illegible]
بہت منڈے اپنے امرا [illegible] کو بلا کر کہا کہ امیر حسین [illegible]
اور حیلہ کر لگا تا کہ اس [illegible] بیٹھے اور [illegible]
قریب کہا رہا تھا چہا [illegible] اپنے قوم تا طرف
بھاگ کر سمرقند کو چلا گیا [illegible] ترک بیٹھے [illegible]
طاقت سے اوس طرف کو مائل ہو سکے مناسب یہ ہے کہ
مجلس منعقد کر کے تمام سرداران اور اوسات اور [illegible]
کو جمع کرون تاکہ وہ اپنے مرضی امیر حسین کے متفق ہو کر اپنی
اپنے قول کو قران شریف سے قسم سے موکد کرین آخر
منعقد کر کے سرداران ایل اور الاقی جمع کیے اور سر نوشت
ہو کر عہد کیا جب تمام [illegible] سرحتا سے اور امرا ارکان
اور احتشام اور [illegible] مطیع ہو گئے
یہہ کام کیا کہ شیخ علی بہادر کو معہ چند بہادران بیگ لیار
[illegible] کی آگے روانہ کیا او سے [illegible] سنا کہ امیر حسین
[illegible] ایک [illegible] سرداران کو سرداران [illegible] کر لشکر
[illegible] پر تین بیگ [illegible] دو [illegible] آ [illegible]
سرداران پر حملہ کر کے [illegible] ماری [illegible] دیا اور
[illegible] دامن کو ہستان [illegible] کر [illegible]

ہوا اور قبایل اور احشام بدخشان اور ماوراء النہر کے امیر حسین
کی مدافعت پر تیار ہوئے اور درمیان متعفن شکایات امیر حسین
کی ... کہ نہیں حاکم طلب کیا مین نے امیر حاکو کو اونکے ریاست
پر تعین کیا جتنے قبایل امیر حسین سے الگ ہوگئے تھے امیر حاکو
کے ساتھ ہوگئے جب یہہ چار سردار میرے ساتھ ہوگئے
مین اونکو امداد ور رفاقت حضرت رسول صلے اللہ علیہ
وسلم کی سمجھا اور سید ابوالبرکات کے آنے سے قرآن
شریف مین ... فال دیکھی کہ میرے ساتھ بہہ بیعت رہینگے یا
نہین یہہ آیت نکلی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت
ویطہرکم تطہیرا علما نے یہہ تفسیر بیان کی کہ یہہ آیت اہل بیت
رسول صلعم کی عظمت شان مین نازل ہوئی ہے اور اس
کے مال سے مناسب ہے کہ روح سادات کی
... اور نجاست اور بت پرستی اور شرک اور عصیان
سے پاک ہے اور روح اونکی بدن سے نکلتے ہی طہارت
ذات کی طرف راجع ہوتی ہے سو اہل بیت معاندون
کی عصیان اور دشمنی سے فارغ ہوجا ولیکن اسکی تفسیر
جو علما نے سادات کے حق مین بیان کی تو یہ اخلاص میرا
نسبت بہ نسبت اہل بیت پیغمبر کے زیادہ ہوگیا ابوالبرکات
کے آنے اور ... کو برکت الہی سے خیال کیا اور اوسوقت
مین نے اپنے دین مین یہہ پایا کہ ایک مصحف اور ایک سید

کارگر ہوگی جب یہہ فرمان امیر تیمور کے پاس پہنچا ...
ہمراہ سپاہ متعین کی ہے طرف ... تب ...
آیا تو ہیبت نے لنگر چھوڑ کر اوسکے لیے پہنچے اور ...
کوچ کر کے لب آب نشانات پر ایک ... گروہ کیا اور
وانسی روانہ ہوکر اب جیحون عبور کر کے ...
مقام کیا وہاں اہل ہزارہ نے آکر ... ذمت ... اور قول
کے قول ... ٹاٹ ... داخل ہوئے ہیں اور ...
ایجانتو جو امیر حسین کے طرف سے قندز کا حاکم تھا اور
اوسکے بدسلوکی سے پریشان ہوا تھا ... کے
میرے ساتھہ ہوگیا اور شکر خدا کا بجا لایا ... امیر
بدولت یہہ امید ہے کہ امیر حسین ... سے نجات ...
اوسی حال میں عریضے شاہ شیخ محمد والے بدخشان کے
نزا اوسکے اور ... اور الوسات اور قشونات کے استمالت
کے لیے امیر جاکو کو میں نے بھیجا تھا آپکے اپنے تو ضرور
امیر حسین کا شکوہ بہت لکھا تھا میں نے خط لیکے ... آکر
کہہ بھیجا کہ مجکو شکوہ امیر حسین کا تجھسے زیادہ ہے کیونکہ امیر
میرے جان کا طالب ہے اپنے جان بچانے کو اور ...
اوسکا ضرر دفع کرنیکو تیار ہوا ہوں اگر تمکو اوسکا شکوہ
اور شکایت ہے تو انشاء اللہ تعالے وہ شکوہ ...
جائیگا جب یہہ فرمان اوسکے پاس پہنچا جمعیت تمام آکر ...
[illegible]

[illegible] ایلچی وقسطون آکر ملتجی ہوا کہ ریاست بیگ امید اور بیگ کے دلمین
[illegible] اپنے تئین امیر عظیم الشان خیال کرتا تہا جب اوسکے
[illegible] اوس ریاست جمع ہو گئے تو اوسکا زور بڑہا اور وہ نہایت [illegible]
پہنچو بسیار کوسے تہا جبکہ میرے پاس آیا ولایت ختلان
بیگ جلال بیگ کے مین نے بخشے اوسکو دیدیے اوسوقت امیر
کیخسرو ختلانی بیگ کے باپ کو امیر حسین نے قتل کیا تہا اور وہ
آلا بیگ کے طرف بہاگ گیا تہا غنیمت تمام آکر ختلان مین جمع
کیا اور لشکر ختلانات کا جمع کیا مجکو یہہ عریضہ لکہا کہ اگر آپ
اپنے عزیمت پر قایم ہیں تو مین معہ لشکر ختلانات ملازمت مین
آتا ہون مین نے یہہ جواب لکہا کہ امیر حسین نے تین مرتبہ قرآن
شریف سے یہہ قسم کہائی ہے کہ میرے جان اور مال اور
ناموس کا طالب نہوگا پہر ہر دفعہ نقض عہد کیا اور تم یہہ
جانتے ہو کہ مین نے سات مرتبہ اوسکی امداد کی اور
وہ ہر دفعہ میرے شکست چاہتا رہا مجہ پر حسد کرکر آرزو
کرتا تہا کہ مجکو گرفتار کردے اور اب [illegible] اور [illegible]
ہو نا ہوا تا کہ مارے الوس کو یہان سے لیجاکر متفرق
کر دے مجکو یقین ہو چکا ہے کہ میرے جان کا طالب ہے
[illegible] دفع اوسکے شر کے اپنے [illegible]
[illegible] اوسکو [illegible] خدا پر چہوڑ دیا ہے [illegible]
[illegible] قرآن شریف سے جو اوسنے کہائی ہے اپنا

توچاہیے کہ امر متابعت امر خدا کے کریے اور رفتار ہوجاو تاکہ فرزندان نبی صلعم کو اس سامان سے فائدہ نکلے حاصل ہووے آخر وو ہیہ ہوا جو کہ علما رسل نے تفسیر کے تھی کہ جب مین واسطے دفع امیر حسین کے ترمذ مین نازل ہوا تو سیادت اور نقابت آب مستغنی عن الاوصاف میر ابو البرکات جو مدینہ کے سادات عظیم الشان سے ہین معہ نقارہ اور نشان کی میرے استقبال کو آئے اور بیان کیا کہ مین بموجب حکم رسول رب العالمین کے جو مجکو خواب مین فرمایا ہے یہہ نقارہ اور نشان لایا ہون مین سید ابو البرکات کے تشریف لانے کو خیر اور برکت سمجھکر سادات عالی درجات کی تعظیم اور تکریم مین نہایت سعی کرنیلگا اور اونکو اپنا جلیس اور انیس اور مشیر کرلیا اور کبھی اونکے امر کے خلاف نکیا اور اونکی آنیکو تائید الہی جانا اور اونکا مرید ہوا اوہ حضر اور سفر مین میرے رفیق اور شفیق تہے جونکہ میر سید نے نقارہ اور نشان امیر حسین کا جو نشان سلطنت کا ہے مجکو لا دیا تہا پہر خبر توران زمین کے اطراف مین پہیل گئے پہلے پہل جتنے امیر حسین کے مخالفت کے وہ شیخ محمد بیان سلدوز سے سعد ویسے قرقرہ کو اوسکے آ ... مجکر مین نے بلایا وہ صحرا خجند مین پریشان پہرتا تہا ... میرے خروج کے بارادہ مخالفت امیر حسین کے

تزوزک

بیچ نوابت امیر کے بیان کرتا رہوںگا امیر جلیل اور رولانہ
... نے جب یہ سنا تو کانپ اوٹہے میں نے اونکو اوسی مجلس
میں رخصت کیا تاکہ امیر حسین کو مطلع کردیں جب یہ خبر امیر حسین نے
سنی تو اوسنے نفاق ظاہر کیا یہہ چاہیے تہا کہ مجکو جنگ پر لاوے
منکین میں تعمل اور راستے سے رہتا تہا اور جو میرے دل میں
تہا وہ سے زبان پر کہے تک وفاق تہا تو میں بہی موافق
تہا اب جو نفاق ہوگیا ہے تو منافق نہیں ہوں اپنے راستی
اور عنایت اسے پر توکل کرکے باواز بلند یہہ کہا کہ امیر
حسین سے اب تک تو موافق تہا اب جو وہ اپنے قول قرار سے
پہر گیا ہے اور میرے قتل کے درپے ہوا ہے تو میں بہی
اوسکے دفع میں واسطے حفاظت اپنے جان اور ناموس
اور مال کے کوشش کرتا ہوں پس سب امرا اس بات پر
... متفق ہوئے اور یک دل اور یک جہت ہوکر ہر ایک
نے اپنے اپنے تشونات کو آراستہ کیا

اور میں نے انتظام جنگ امیر حسین کا اسطور کیا

کہ جب میرے امرا یک دل ہوکر متفق ہوئے تو بسا عت سعید
... ن شریف سے فال لیے یہہ آیت نکلے قل اللهم
... ... الملک ... ... الخ اوسکے
... ... فرزندان سے صاف
... ... کو آیت ... ... یہہ امر

نقض عہد کریگا جیسے کہ قسم کہائے ہوے ہے اور اوسکے عقب میں خود
خاطر جمع رکھو کہ اگر نقض عہد کریگا میرے ہاتھ گرفتار ہوویگا
آخر کو ویسا ہی ہوا جو مین نے کہا تہا جب تعدی اوسکے
بہت ہوگئے اور اخلاص بدل گیا اور عجب اور تکبر اور غرور
کو اوسنے اپنی عادت کر لیے اور میرے بیخ کنی کے درپے
ہوا مجکو یہہ پیدا ہوا جب ہوا کہ اوسکا ضرر اپنے سے دفع
کرکے خاطر جمع کرون

ذکر صاحبقران اور امیر حسین کی مخالفت کا

ایلچی مین نے انتظام لشکر کا کیا اور پانو ہمت کا رکاب
عزیمت مین رکہا اور امیر جلیل اور لولادی لوغا کو جو امیر حسین
کے رشتہ دار ور واسطے لیجانے میرے قوم اور الوس
کے آئے تہے اپنے مجلس مین بلاکر اونسے مین نے یہہ کہا کہ امیر حسین
نے شاید مسلمانی ترک کی ہے کہ مصحف خدا کی قسم کہا کے
اور پہر قسم کو فراموش کیا اب نقض عہد کرکے سر بسر
مخالفت ہوا ہے اور میرے قتل کے درپے ہے مین
بہی اب یہہ آتا ہون پہر علما کو مین نے جمع کرکے اونسے
فتوے طلب کیا کہ مجکو یہہ معلوم ہے کہ امیر حسین نے تین مرتبہ
قسمیہ عہد کیا ہے اب میرے قتل کے درپے ہے اور
یہہ خواہش کرتا ہے کہ میرے ایل کو رعیت بنا لے علما
نے یہہ جواب دیا چونکہ نقض عہد پہلے اوسکی طرف سے

تزوک

کر بیٹے تو عہد اور قسم سب بہول گیا اور بولاد بوغا ۲
اور امیر تابین کو جو اوسکے رشتہ دار تہے بہیجا تا کہ ہمارے
ایلچیون اور سرکو ولایت بلخ مین لاکر قتل کرے جب امیر حسین کے
نقض عہد اور فتنہ مشہور ہوگیا تو اوسکو منحرف پر چہوڑا اور جو
امیر داود اور امیر سار بوغا اور امیر جاکو اور امیر ایدکو
اور امیر عباس بہادر اور امیر اقبوغا اور امیر شیخ علی بہادر اور
دولت شاہ بخشی اور دیگر اور امیر موسے اور امیر ایتکو بہادر
اور امیر مویلہ ارلات اور حسین بہادر جوبار و امیر منبت
میرے مجلس مین آئے اور یہہ عرض کیا کہ اگر رعایا حشم
اور قشون اور الوس یکجا جمع ہوسکتے ہیں تو قدم ہمارا
بہادران مین تو ہمکو چہوڑ دیتا کہ جو ہمسے بن آوے اوسمین
کوشش کرین ہم نے آج تک تلوار باندہ کر تمہارے
ساتہہ باندہی ہے اور تلوارین ماری ہین اب بولاد
بوغا اور تابین آکر یہہ فتنہ برپا کرتے ہین کہ تمکو رسیون سے
مثال مشکین باندہ کر ولایت بلخ مین لیجاکر قتل کرین امیر جاکو
اور دولت شاہ بخشی نے اتنا مبالغہ کیا کہ مین ہرچند اونکے
منع کرتا تہا پر ساکت نہین ہوتے تہے آخر مین نے یہہ قسم
کہائی کہ تمہارے مصحف اور محراب دیدیے ہین
مین بہی جب اونکو تسلی ہوگئی تو مین نے اونسے یہہ
... مین میرے ساتہہ قسم کہائی جہہ کیا تہا ا

تمپوچک کے طرف چلا گیا زندہ سلدوز کو مین

چلا جاوین سمرقند تو آزادی سے [illegible] خجند کو چلا

گیا اوسکے تعاقب کو بہیجا اور شیخ محمد بیان سلدوز [illegible] پتا نکلا تو مین نے

مین اوسکے تعاقب کو روانہ ہوا جب اوسکا کچھ [illegible] سے اور پہر تمام حال

خجند تک جاکر اسکندر کے طرف مراجعت کی [illegible] امیر

امیر حسین کو لکھ بہیجا امیر حسین نے خاطر جمع ارہنگ سرا سے

طرف چلا گیا اور مین شکار کہیلتا ہوا خطہ کش مین اپنے دار السلطنت

مین داخل ہوا اوسوقت امیر حسین کا خط آیا کہ [illegible]

پہر یہہ ہے کہ ارہنگ سرا جسے بلخ کہتے ہین [illegible] اپنا

دار السلطنت ٹہرایا ہے جاؤن اسسرا مین آپ [illegible]

پوچہتا ہون کہ جب ہم تم متفق ہوکر [illegible] ممالک بلخ [illegible]

تو خراسان کو مسخر کرین پہر ولایت توران اور خراسان کو

برادرانہ تقسیم کرین ایک ہمارا دوست جو امیر حسین [illegible]

مین تہا اوسنے مجکو یہہ لکہ بہیجا کہ امیر حسین نے خط کا جواب [illegible]

کفایت کرتا ہے کہ مجکو اپنا [illegible] مقام [illegible]

مکر سے فریب نہ کہا جاتا مین اوسکے اشارہ سے [illegible]

درپے قتل کے ہے بلخ کا ارادہ موقوف کرکہا [illegible]

سبب کدورت کا ہوگیا امیر حسین نے [illegible]

[illegible] اسکے بہت سے حیلے کئے تاکہ [illegible]

کر [illegible] جب [illegible] کے حاجت ہوگیا [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] سے جب یہ مضمون معلوم ہوا تو یقین ہوا کہ امیر حسین
[illegible] لگا خدا کو فراموش کر کے میرا قصد رکھتا ہے میں
نے اپنی فوج جمع کی اور امیر حسین کے ساتھ ظاہر میں
آشنائی کرتا رہا یہانتک کہ خبر مخالفت کیخسرو اور شیخ محمد
بیان سلدوز کے مشہور ہو گئے امیر حسین اونکی مخالفت
سے اندیشناک ہو کر سوار ہوا اور ہم متفق ہو کر کنارہ جیحون
کے اوپر اترے جب امیر موسی سے یہ کہا کہ جیحون کو عبور
کر کے مخالفون پر لشکر کشی کر تو اوسنے یہ کہا کہ یہ جنگ
مجھسے نہین بن آتی ہے لاچار امیر حسین اوٹھ کر میرے پاس
آ کر کہنے لگا کہ مین یہ جان چکا ہون کہ کوئی کام بدون ہمت امیر
کے نہین ہو سکتا چونکہ مدافعت امیر کیخسرو اور شیخ محمد بیر
بیان سلدوز کی کسی سے نہین ہو سکی تو آپ امیر کو مہم
سپرد کر کے اونکی مدافعت پر ہمت کرتے مین اوسی وقت دریا
[illegible] کر دریا سے عبور کیا امیر حسین نے زندہ حشم کو
[illegible] اونکی قوم کے میرے ساتھ بھیجا جب میرے عبور کی
خبر غنیم [illegible] نے صفین آراستہ کین جن کے [illegible]
ہوا اور سپاہ انتظار اون پر لشکر کشی کی جب اونکے
نزدیک آیا تو کیخسرو اور شیخ محمد بیر بیان سلدوز نے
[illegible] کہا کہ امیر صاحب [illegible] سے [illegible]
[illegible]

آیا اسمضمون کا کہ ہم امیر حسین سے بکرا ور خشونت سے تنگ
ہو گئے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ آپ صاف دل ہیں قریب ہے
کہ امیر حسین بکرا ور حیلہ سے آپ کو باز بیرے دیوے گا ہمنے
یہہ کلام سیاسیانہ کہی ہے جو دل میں تہا وہ کہدیا ہے اوسوقت
میں نے یہہ سنا کہ اونہونے امیر حسین کو ایک خط لکہا ہے جسمین
نے اپنے خط کا مضمون امیر حسین سے بیان کیا تاکہ وہ سبکے
بموجب دوستے اور ایک دیوے کے اپنے خط کا مضمون
مجہسے بیان کر دیوے اوسنے اپنا مافی الضمیر جیسا لیا میں نے فضل
سے پایا کہ جو مجکو لکہا ہے اوسکو بھی یہہ تینے لکہا ہوگا تاکہ
مجہہ میں اور امیر حسین میں مخالفت پیدا کر دین امیر حسین نے
میرا کینہ دلمیں رکہا تاکہ مجہسے غدر کرے اوسوقت پہر یہہ
سنا کہ امیر حسین نے اپنے محرموں سے یہہ صلاح کی ہے
کہ جب تک امیر تیمور زندہ ہے کار میرے سلطنت اور
مملکت کا تباہ رہیگا اور ارادہ میرے گرفتار کرنیکا ہے
میں نے کہا یہہ بات خلاف ہے کیونکہ امیر حسین نے تین مرتبہ
کلام اللہ شریف کی قسم کہا کر یہہ عہد کیا ہے کہ مجہسے غدر
نکریگا اگر ترک مسلمانی کے ہیں تو وبال قران مجید کا اوسکو
پکڑیگا اسعرصہ میں رقعہ محادل سلطان کا جسکو امیر حسین
نے خواتین جنگرسی سے سمجہہ کر خان بنایا تہا تاکہ وہ لوگونکو
کو اپنا مطیع کرے میرے پاس آیا کہ امیر حسین تم سے

اہالے اور مشایخ بدخشان سے آکر بتضرع استدعا کی کہ تم حلکر دار السلطنت بدخشان مین مقام کرو مین بھے اونکی التماس کے موافق سوار ہوکر شہر بدخشان مین داخل ہوا وہانکے سرداروت اور سلاطین نے پیشکش بہت سے گھوڑے اونٹ نذر کیئے مین نے چند روز وہان مقام کیا اور بچے حلاسر اور بعضے اور لوگ جنہون نے جنگ مین کوتاہی کی تھی حاضر ہوئیے اور ونکے عبرت کے لیئے اونکو مین نے تازیانہ مار کر ادب دیا اوس وقت میرے یہہ مرضی ہوئی کہ امیر حسین اور شاہان بدخشان مین موافقت ہوجاوے تو اون مین قول و قرار مستحکم کردون امیر حسین نے میرے وہانکے توقف سے وہم کیا کہ مبادا مین شاہان بدخشان سے موافقت کرلون ایلچی میرے پاس بھیجا کہ شیخ محمد بیان سلدوز کا اور کیخیرو معدا اپنے قوم اور لشکر کے مجتمع ہوکر برسر مخالفت ہین مین یہہ خبر سنتے ہی سوار ہوکر امیر حسین کے طرف جو بعد فتح بدخشان کے خاطر جمع سے راہ مین سے پھر کر سالی سرا سے کو چلا گیا تھا روانہ ہوا جب مین سالی سرا سے مین آیا تو سارا شیخ محمد پسر بیان سلدوز اور امیر کیخیرو کے مخالفت کا بھی بیان کیا مین اپنے لشکر مین آیا تو خط کیخیرو اور شیخ محمد پسر بیان سلدوز کا میرے پاس

تیمور ست

تھا عمر بھر مین بہا کبھی ایسا کام دشوار و سخت مجھ پر نہین پڑا تھا
اس صورت مین کہ غنیم میرے اور ان تیرہ آدمیون دلیر سے
ہاتھ سے ضرب کھا کر پیچھے جا کھڑا ہوا تھا دوبارہ پچاس آدمی
بدبختانے اپنے فوج سے جمعیت کر میرے طرف کو آتی
اور دوسرا آدمی اور اونکے نوکر لشکر کے سب لیے اونکے ہمراہ تھا
جیسے دوڑ سے اسپین اپنے بہادر ون کو مین نے تحریض دیتے
اور اون پر حملہ کیا اوس وقت اسلیے لوٹا چند کے غنیم
مین جا گھسا اور دو تین بدبختانوں کے گردن پر دہیا مار کر کھا
کر اس شخص کو جو دیکھتے ہو یہہ امیر تیمور ہے جب اونہون نے
میرا نام سنا تو جنگ سے ہاتھ اوٹھا کر بھاگے الامان کہتی ہو
جاتے ہیے جب مین اپنے جگہ کھڑا ہوا تو بدبختانے بہت جا کر
دور کھڑے ہو رہے عاجزی سے معذرت کے اور دو
شخص معتبر میرے پاس بھیج کر جان بخشی طلب کی مین نے
کہا لشکر کے گھوڑے اور اسباب جہان ملک پسر امیر حسین
کے لشکر کا جتنا لیا ہے سب حاضر کر دو وہ یہہ قبول کر کے
ہٹے اور مین مظفر منصور آہستہ آہستہ اپنے لشکر مین آیا اگلی
دن بدبختانے جو کہ جہان ملک کے لشکر کا اسباب لوٹ کر
لے گئے تھے جمع کر کے وہ اور اور تحفے اور پیشکش لیکر ملازمت
کو آئے اور زبان معذرت کے کھولے مین نے شیخ شاہ
اور اور اسیر بدبختانیون کو خلاص کر دیا اور

توزک

را نہ کیا جہان ملک اپنا لشکر درست کرکے نزدیک اوس
ره کے پہنچا وہان جاکر لوٹ مین مشغول ہوگیا اور اوس
ے سپاه نے بہی خوب لوٹا چنانچک بدخشانے سپاه
نے دره سے نکل کرتنگ گہاٹیون مین جہان ملک پر حملہ
کیا اپنا مال اور مواشی جہان ملک کے قبضہ سے جس قدر
اوس نے لوٹ لیا تہا سب چہین لیا اور تیر اور تلوارین
ہارکر جہان ملک کو معہ لشکر بہگا دیا جہان ملک تو بہاگ
آیا لیکن چہہ سو تیئس ۶۲۳ سوار اوس کی بدخشانیون نے پکڑ لیے
اور اونکے گہوڑے اور ہتیار سب لوٹ لیے جب جہان ملک
نے بدتدبیری کرکے ایسی شکست عظیم کہائی کر آدمی تیے
بہت ماری گئے تب ایک سوار جہان ملک کے لشکر کا میر
پاس آیا اور جہان ملک کے شکست کا بیان کیا یہ خبر
سنتے ہی مجکو غیرت آئی اور مین سوار ہوا جہپٹ کر اوس
دره پر پہنچا غایت اپنے پر تکیہ کرکے زیادہ ہو کر رستہ
بدخشانیون نے کہا تہا کا جو سعد رو تیغ سے زیادہ ہی تہی
روک لیا اوس وقت تیره جوان مردانہ میرے رفاقت
مین ہمراه پہنچے اور قتال اور جدال شروع ہوئے ایسے
حرب ضرب باوجود کوتاہی اپنے آدمیون کے اوس
جماعت کثیر کے ساتہ عمل مین آئے کر دیتے اور تلوارین کہنچ
نموکے لیکن دل میرا اور میرے سپاه کا صدگونہ ہو

تیموریہ

سپاہ بالکل بہاگ گئے اون مین سے بہت لوگ زخمی اور مقتول
ہوئے طرف بالا سے بدخشان کے ایک درہ تہا ارہنج نام
نہایت تنگ اور جا سے مستحکم ہے دو بڑے دریا دو طرف
سے آکر وہان ملے تہے وہ سب شاہ اور سپاہ اوس درہ
مین قایم ہوے جب یہ خبر مین نے سنی تو اپنے افواج کا بندوبست
کرکے اوس درہ کے طرف روانہ ہوا جب انجاز مین آیا
تو امرا اور بہادرون کو تحریض کی تاکہ بدخشانیون پر ترک
تاز کرین بہادرون نے مثال شیرون کے وہان جاکر ایک
حملہ مین اوس جماعت کو بہگا دیا مین نے دو مین جا پہنچا اہل بدخشان
شکستہ حال قندز کے طرف بہاگ کر دریا سے جیحون سے
اوترے اور رہگذر روک لیا مین نے یہہ خبر سنکر سوار ہوا
اور سپاہ کو یہہ حکم دیا کہ جلد بدخشانیون پر چلین اپنے افواج
کا انتظام کر کے دریا سے جیحون سے عبور کیا وہ
ہوکر وہان سے بہاگ گئے شیخ علی اور شاہ علی بدخشانی
کہ بدخشانیوں کا سردار تہا گرفتار کئے گئے اونکے گہوڑے
اور بکریون کے جو اوس جنگل مین چرا کئے تہے سب
کو غنیمت لیکر با ظفر مراجعت کی اوسوقت یہہ خبر آئی
کہ کہمرد خان نے درہ مین آکر محکم ہوئے مین نے تو سبب
کثرت گشت کے تہک گیا تہا گہوڑون کو اسی درہ کو بہیجا
جہان ملک امیر حسین کے بیٹے کو معہ اوسکے افواج کے

توزک

کوچ کرتا رہا مین بوفاتحہ خیر کے سوار ہو کر آب جیحون کو اتر کر صحرا ر کشم مین جو ولایت بدخشان سے ہے مقام کیا اوسوقت خط امیر حسین کا آیا کہ اپنے فرزند جہان ملک کو آپکے خدمت مین روانہ کیا ہے بجے یہہ خبر آئی کہ افواج بدخشان نے عقبہ کرکس کا مسدود کیا ہے مین بہے سوار ہوا پہر دامن جا کر پیادہ ہوا تمام سپاہ مجکو پیادہ دیکھ کر پیادہ ہو گئے دامن تیرو تنگے لگا کر روانہ ہوئے پہلے ہی حملہ مین عقبہ کرکشن کا بدخشانے انبوہ سے پاک کردیا وہ بہاگ کر عقبہ حرم مین ڈٹ گئے جب ہم عقبہ کرکشن سے آگے بڑہے تو خبر آئی کہ مخالف عقبہ حرم مین محکم ہوئے ہین مین حرم کو متوجہ ہوا جب نزدیک آیا تو جوانون کو تحریض سے اسر عقبہ کو بہی عقبہ کرکشن کے طرح پہلے ہی حملہ مین غنیم سے لیلا لشکرے بدخشان کے بہاگ کر دیا سے حرم سے اترکی اور پل کو توڑ کر رستہ روک کر کہڑے ہو رہے بن آپ سپاہ کو برابر گذرگاہ کے چہوڑ کر دا سیطے تالاش پایاب گہاٹ کے روانہ ہوا اور گہاٹ دریافت کر کے کچہ فوج کو اوتارا جب اس فوج نے دریا سے پار ہو کر بدخشانیون پر حملہ کیا اور جو مقام کہ اونہونے روک لیا تہا اوسکو توشیبہی نے اپنا گہوڑا پانی مین ڈالا اور سپاہ نے بہی رفاقت کے اور دریا سے پار ہو گئے سلاطین اور

کہ اپنے حال مین خوش ہو وے پیشتر سے سلاطین بدخشان کے کمال اطاعت
کے ساتھہ بہت پیشکش دیا کرتے تھے اس برس مین اون سے دو چند
زیادہ کر دیا اور اوسکے وزیر نادان خیانت پیشہ نے سلاطین
بدخشان سے اتنا روپیہ کہ اون کے مقدور سے زیادہ تھا طلب
کر کے قندز اون سے چھین لیا اونہون نے غیرت کھا کر امیر حسین
کے ولایت کو تاراج کر دیا جب امیر حسین نے اپنے فوج
اون پر تعین کی تو اونہون نے اوسکو شکست دیکے اور
بعضے سردار امیر حسین کے جو اوس سے ناراض تھے اور اوسکے
قول فعل کا اعتبار نکرتے تھے وہ سلاطین بدخشان سے اس
امر پر متفق ہوے کہ امیر حسین کو سلطنت سے معزول کرین اس
باب مین مجکو بھی خطوط متضمن شکایات امیر حسین کے لکھے جب
یہہ خبر امیر حسین نے سنی شتابی میرے پاس آیا اور کہا
کہ مجکو اور میرے سلطنت کو بچا دو اور نہایت لجاجت
کی وہ خطوط اور شکایت نامے جو مجکو آئے تھے مین نے
اوسکو دکھلائے وہ دیکھتے ہی مضطرب ہوا اور سراسیمہ ہوا
مین نے اوسکی دلاسا کی کہ عنقریب سلاطین بدخشان کو تیرے
پاس لاتا ہون خواہ لڑائی سے خواہ صلح سے لیکن لڑائی کرنے
کے دو پہلو ہین اور تیرا لشکر دو دل ہو رہا ہے اب
صلاح یہہ ہے کہ مین تو آگے انتظام کر کے سلاطین بدخشان
پر جاتا ہون اور تو مع فوج ایک منزل پیچھے پیچھے کوچ

تو زک

۴ ہوجاوے تو یہہ مہم جتہ کے جلد سرانجام ہوجاوے اسحال
مین اتفاقات حسنہ سے جیسا میرے دل مین آیا تہا وہ ہی
ہوگیا یعنے درمیان امرا رجتہ کے مخالفت ہوگئی جابیگ نے
قمرالدین پر چہرہ گیا دونو مین خوب کشت وخون ہوا لشکر جتہ
کا کچہہ تو قمرالدین کے طرف ہوگیا اور کچہہ جابیگ کے طرف
چلا گیا مین یہہ خبر سنکر اون پر چہرہ گیا لشکر جتہ بالکل بہاگ کر
اپنے اپنے گہر کو چلے گئے مین نے ہمعنان فیروز سے مراجعت
کی امیر حسین یہہ خبر سنکر میرے استقبال کو آیا ہم دونو یکجہتے
یکلنگ ہوکر پہلے عیش و ارام مین مصروف ہوئے پیچہے یہہ خبر
آئی کہ سلاطین بدخشان نے باغی ہوکر قندز لیلیا امیر حسین
اس قصد سے بیزار ہوکر میرا محتاج ہوا بدترین عادات
امیر حسین کے یہہ تہے کہ جب کوئی مشکل اوس پر آن پرتی
تو بہت عجز کرتا تہا اور جب مشکل حل ہوجاتی تو لاف گزاف
کیا کرتا اور یہہ ہے کہ نہایت حاسد تہا اپنے نوکرون تربیت
یافتہ پر بیحد حسد کیا کرتا اور نہایت بدسلوک اور طامع
ہمسر کے پاس کچہہ چیز معلوم ہوتی طمع کرکے وہ اوس سے
لیلیتا اور بدسلوکی اور لالچ سے اپنے نوکرون کو باغی
کر دیتا تہا اور جس سرحد پر کوئی حاکم بہیجتا تو اوس سے
آرزو کرتا کہ اوس حاکم پاس جو کچہہ ہو دیوے سب
لیلیون اور کیسے حاکم کو بہہ سالک جگہ اپنے فرصت نہین دیتا تہا

چاہیے کہ شکست دیوے اور نہایت تملقات ظاہر کیے مین
نے امیرحسین کے قاصد کو کابل کے تقسیم کا خط دکھلا یا کہ مین نے
تو کابل کو فتح کیا پر امیرحسین نے اپنے کیے سینے پر عمل نکیا جب
پر ایہہ پیغام امیرحسین نے سنا تو امیر موسے کو میرے پاس
بہیجا کر کا بلستان تمسے ہی متعلق ہے مین نے اوسکے بات کا اعتبار
نکیا اور یہہ کہا کہ انشا اللہ تعالے اگر مین مرد ہون تو ملک کو لشکر
جتہ سے بچ نکلے ... امیرحسین کے خلاص کرونگا اور مین نے اپنے
دل مین یہہ سوچا کہ لشکر جتہ ملک مین آجاوے تو اچہا ہے اور تب
امیرحسین نے امیر موسے کو فرمان لکہا کہ جیحون سے عبور کرے
جب امیر موسے مقابل فوج جتہ کے ہوا تو پہلے ہی مرتبہ مین
کہ امیر موسے فوج جتہ کے سامنے آیا سپاہ جتہ نے ہجوم کرکے
تاسکندسے جو اونکے لشکرگاہ تہے امیر موسے پر یورش
کی امیر موسے شکست نصیب نے ہزیمت کہا کر مراجعت کے
جب امیر موسے کی شکست امیرحسین نے سنی تو خود بلخ سے
کوچ کرکے بلا فصل مقام کش مین آیا اوسوقت لشکر جتہ مغرور
ہوکر زور کیا امیرحسین گہبرا کر میرے پاس آبیٹہا اور تجہسے
کہا کہ لشکر جتہ اگر تمہے شکست دیگا تو پہر تم کیا کروگے مین نے
کہا جو خدا کے مرضی ہے وہ کرونگا امیرحسین اس بات
سے تاثیر پذیر ہوا اور کہنے لگا خدا یون کرے کہ تم قوی
دل ہوکر لشکر جتہ کے مقابلہ پر چلو اور مین عقب پر محافظت

مشہور ہے

۵ لیکن یہ بات مشہور ہے کہ حرام زادہ ہرگز نہیں مرتا جب تک اسکے محسن سے
بدی نکر چکے تو نے حرام زادگی اپنے ثابت کی پہر امیر حسین
نے اپنے گماشتے داسطے ضبط کابل کے تعین کئے اور میری
کوشش اور سعی کا حق فراموش کرکے مرحبا بھی نکہی مجکو یہہ شعر یاد
آتا ہے کہ کیا وہ خط جو مجکو بابت قسمت کابل کے لکہہ دیا تھا
کردن جب اوس سے پہیرتے ہو چکے تو اوسکو روزگار
پر حوالہ کرکے سواد کاملستان مین مقام کیا وہ کاملستان کے
انتظام کا حکم دیکر روانہ ہوا اگہوڑے پر چہڑکے مجہسے
مشورہ کیا کہ چلکر بلخ کو اپنا دارالامارت بنا دے اور قلعہ
حصار کو مستحکم کرکے عمارت بنا دے مین نے اوسکو اس ارادے
سے منع کیا لیکن چونکہ اسباب اوسکے تخت اور ادبار کے ترتیب
مین تہے باز نرہا بلخ کے طرف متوجہ ہوا بلخ مین جاتے ہی حصار
ہندوان کو عمارت کیا اور خندق کہدوا کر شہر والون کو وہان سے
اوٹہا کر قلعہ مین لایا شہر ویران رہگیا مین اپنے دارالسلطنت
کو متوجہ ہو کر خطہ کش مین اترا اور سنہ ۷۶۹ سات سو اونہتر
مین کہ مجکو تنتیس ۳۳ ان سال شروع ہوا امیر سیسے دلمین یہہ خوف آیا
کہ کسی ایک ولایت پر نہ گماز کرون اوسوقت میرے جاسوس نے
دشت جتہ کے طرف سے یہہ خبر لائے کہ شاہ جتہ چلا آتا
ہے اوسنے لشکر جتہ کو غنیمت جانکر انتظام لشکر مین مشغول ہوا ابہی
قاصد امیر حسین کا آیا کہ سپاہ جتہ کے لئے لکہا امیر صاحب اقبال

۱۰۳ جعفر بہادر کو جو میرے برابر کہڑا تہا مین نے اوبہارا تا کر جا کر
کابل کا ر دیکے افیوغا کو او دہریخانے دست اتفاقاً اوسر جنگ
جدال مین ایک تلوار افیوغا کے سر پر لگی کہ مغز اوسکا پراگندہ
ہو گیا اوسکو تو [illegible] مین پکڑ لیا اور ربولا د بوغا قلعہ مین گہس گیا
مین نے بہی گرم گہا و کا [illegible] کے دروازہ پر جاکر جوانون کو
تحریض کی کہ حملہ کر کے تبر او ر موگریان مار مار کر قلعہ کا دروازہ
توڑ کر قلعہ مین گہس گئے جب فتح میسر ہوئے اور ربولا د بوغا کو بہی
پکڑ لیا تو قلعہ کے سپاہ کو مین نے امن دیا دو دن کے بعد امیر حسین
سامنے آیا مین اوسکے استقبال کے لیئے چلا وہ گہوڑے سی
اتر کر مجہسے بغل گیر ہوا اور مبارکباد فتح کے دینے لگا
لگا دل از رجان ان دونو بد خصال کے حرکات سے جلتا رہتا
اگرچہ فتح میسر ہو ستے
کر دیئے افیوغا اور ربولا د بوغا کو شکین بند کیے ہوئے بلایا
جب مین نے اونکو دیکہا تو یہہ تجربہ ہوا کہ نوکر کو اتنا نہ
بڑہنا چاہیئے کہ اوسکے دماغ مین خلل پیدا ہو نوکر کو ہمیشہ
امید وبیم مین رکہنا چاہیے اور اوسکے لیئے بچشم مقرر
کیا چاہیے لیکن میرے دلمین یہہ آیا کہ اصل زادہ خطا نہین کیا کرتا
اگر افیوغا اشراف ہوتا تو خطا نہ کرتا پہر مین نے افیوغا
کہا تیرا کالا منہہ ہووے اگر تو اشراف ہوتا تو یہہ برے
اپنے محسن کے ساتہہ جو امیر حسین ہے کمر بیتلمیت سے تحکمات نہ کیا

تحریر ہے

سامان تسخیر ولایت کا بلتستان کا کیا امیر حسین میر سے اسر تیار ہے

سے خوشتر ہوا کہ تسخیر ولایت کا بلتستان کا بہو لا دلیر تھا اور افیو خا

جو بڑے معتمد امیر حسین سے تھے اور امیر حسین نے اونکو تربیت

کر کے کابلستان کا امیر الامرا کر دیا تھا اب اونکے دماغ میں

خلل پیدا ہوا کہ سلطنت کا دعوے کیا اسر لیے رشتہ میں ملو

ہر اول تھا اور امیر حسین نے قول ہوا ارشک سرا سے سوار ہوکر

عقبہ ہندوکش سے عبور کیا اور جلد بلافصل مقام کابلستان میں

پہنچا افیو خا کو جب خبر ہو گئے تب میں معہ لشکر ... امیر کا

میں داخل ہو چکا جب افیو خا مغرور اپنا لشکر آراستہ کر کے

میرے مقابل کو آیا اور میں نے خطائے بہادر کو افیو خا

کے روبرو کیا اور شیخ علی بہادر کو معہ فوج اوسکے عقب پر

تعین کیا اور میں بذات خود اونکے عقب پر رہا اور حکم دیا کہ جلد

جا پڑیں جب خطائے بہادر افیو خا کے مقابل ہوا تو تین تین ہاتھ

تلوار دونکے طرف سے چلے چوتھی ہاتھ میں خطائے بہادر زخمی

ہوا پانچویں ہاتھ میں شیخ علی بہادر آپہنچا اور دونو فوج میں

بھی تلوار چلنے لگے یہانتک کہ میں بھی جا پہنچا اور حقیقت ہو اسلیے

کیسے جوان بہادر میرے فوج کے زخمی ہو گئے اوسوقت

میرے سپاہ سچو اسر ہو گئے یہانتک کہ میں گھوڑے سے ... اثر

مار کر آپہنچا جو اونوت نے جب ہمکو دیکھا تو باوجود دیکہ زخمی

تھے لیکن مردانہ آگے بڑھے جنگ میں مصروف ہو گئے اوسوقت

ولایت بلخ کا غارت کرنی مین بلا توقف سوار ہوا دریا ترمذ
جلد وہان پہنچا مال اور مواشی جو لشکر خراسان لوٹ کر
جاتے تہے سب چھینا اور یہہ سب حال امیرحسین کو لکہہ بہیجا امیرحسین
نے مجکو بدخشان کی طرف بلایا مین نے مال اور مواشی الوسات
بلخ کا سب مالکونکو پہنچا دیا پہر بدخشان کی طرف عزم کیا جب
مین قندز مین پہنچا تب سلاطین بدخشان نے امیرحسین سے صلح
کرنے اور معذرت کرنے لگے امیرحسین وہانسے قندز کو آیا
مین اوسکے استقبال کے لئے سوار ہوا گہوڑے پر چڑھے
ہوئے ملاقات کے پہر متفق ہوکر اسکمش کے میدان مین مقام
کیا منافرت آپسکی جو جدائی کے زمانہ مین دلونمین آگئی
تہی بالکل دور ہوگئی یہان سے پہر مین نے ایک آدمی
ماخان کو بہیجا تاکہ امیرزادہ جہان گیر مع سامان خانہ کے حرمتن
کو چلا جاوے اب کابلستان سے یہہ خبر آئی کہ انبوغا
اور بولاد بوغا حصار کابل کا استوار کرکے برسر مخالفت
ہین اوسوقت امیرحسین نے یہہ التجا کی کہ متفق ہو کر کابلستان
کو مسخر کرین اور جب یہہ ولایت مسخر ہو وے تو برادرانہ
تقسیم کرینگے اور اس باب مین ایک عہدنامہ اپنے خط سے
لکہ کر کراتت الله تعالے
یمین دو نو برادرانہ تقسیم کرینگے ولایت کابلستان کو مسخر کر کے
میرے آگے زمین پر رکھدیا مینے اوسکے لکہنے پر اعتماد کر کے

مین اوسکا التماس قبول کر کے سوار ہوا جب مین نزدیک گیا
تو میرے سب امرا نے یہہ عرض کیا کہ امیر حسین کے سلطنت
کے لائق نہین ہے دو شخص مین بہتر یہہ ہے کہ ان دونون کے مشکین باندھ
کر امیر حسین پر یورش کرین مین نے جواب دیا کہ عہد شکنی میرے
حال کے شایان نہین ہے مین نے بہی قسم کہائے ہے یہہ لائق
نہین ہے کہ خدا سے اور اوسکے مصحف سے باغی ہوون وہ
آخر چپ ہو رہے جب امیر موسے اور ایلچی توغلے مجہسے ملاقات کر
چکے تو امیر حسین کی طرف سے عذر کرنے لگے اور عہد اور
قسمین جو امیر حسین نے کہائین تہین ایک ایک بیان کئے مین نے بہی
ہے جو کچہہ کہ عباس بہادر امیر حسین سے کہ آیا تہا بیان کیا اور
خاطر جمع کر دے جب یہہ صلح ہو گئے اور اونکے خاطر میرے
خوف و اندیشے سے جمع ہو گئے تب مین نے اونکو رخصت کیا اور
مین وہان سے سوار ہو کر خطہ کش مین مقام کیا اور فرزند
امیرزادہ جہانگیر کے نام پر صادر کیا تا کہ مال اسباب قرا
ماخان سے لیکر کش کو روانہ ہووے اوسوقت امیر حسین
کا خط آگیا کہ بدخشان کے سلاطین مخالف ہو گئے ہین تمکو
ضرور ہے کہ اونکے مدافعت کے لیئے کوچ کرو مین نے جواب لکہا
ہے مرحبا اور مبارکباد لکہہ بہیجے اور خطہ کش مین آرام
کیا اوسوقت مین نے یہہ سنا کہ ملک حسین حاکم ہرات نے
لشکر امیر حسین کے مملکت پر روانہ کیا ہے تا کہ ایل الوس

واسطے حفاظت بدن اور مال و ناموس اور جان کے جو کچھہ دیکھے تہے اونکا پھر دریغ نہین ہوویگا جب اسطور عہد و پیمان سوگند ہو چکا تو عباس بہادر کو ہمراہ امیر موسے اور ایجاتیو کے جو اونکے امرا شمشیر زن اور معتمد تھے معہ دو ہزار سوار کے میرے خدمت مین روانہ کیا تاکہ قطب الاولیا شیخ علے اتا کے مزار پر جاکر عہد اور سوگند جو امیر حسین نے کیا ہے میرے روبرو استوار کرکے میرے طبیعت امیر حسین کے طرف سے جمع کر دین اور گرد کدورت کو رفع کرکے پرخاش کو صلح سے بدل دین جب امیر موسے اور ایجاتیو قہلقہ سے بڑھ کر متصل سمرقند کے قریہ تکمر کنب مین جہان کہ شیخ علے اتا قدس سرہ کا مزار ہے آ گئے تو مین بہی شیخ علے اتا کے مقام مین ڈیرہ کیا وہان پر شیخ علے عباس بہادر آیا امیر حسین سے بابت عہد اور قسم کے جو کچھہ سنا یا دیکھا تہا اور جو کچھہ آپ گفتگو کیے تہے سب بیان کیا اوسوقت امیر موسے اور ایجاتیو کا بہی آدمی آیا اونکے طرف سے یہہ ظاہر کیا کہ آپ کے حکم کے موافق امیر حسین نے یہہ امیر اپنے معتبر آپکے خدمت مین بہیجے ہین تاکہ شیخ علے اتا قدس سرہ کے تربت پر جاکر صلح کرین اور طرفین کے خاطر قتا کے اندیشہ سے خالے کر دین امیر موسے اور زائد سو آدمی کے بہتر بہادر سے تربت پر حاضر ہین اگر آپ بہی سو آدمی کے انبوہ سے وہان تشریف لا دین تو

کہ لشکر قردناسس تیس فوج بنکر آنے بن مین نیے بہہ اپنے فوج
کا انتظام کیا چہہ سو سوار جو میرے ساتہہ تیے سب چاق ہوکر
مقابلہ پر لشکر غنیم کے صف باندہ کر کہڑے ہو رہے اور آواز
نقارہ کے بلند ہوئے مخالفون نے یہہ سنے مین ننے یہہ حکم دیا
کہ کیبار کے سو قول بجا وین جب شور سو قول اور کرنا کا مخالفون
نے سنا تو اونکے دلین رعب پیدا ہوا تاب میرے بہادرون
کے شعلہ شمشیر کے نلانیکے پہلے اپنے کر میرے فوج اونک
پہنچے خود بخود بہاگ گئے مین نے اپنے امرا کو اونکے تعاقب
سے منع کر کے کسیکو اونکے پیچہے نہ جانے دیا اور وہان سے
روانہ ہوا دریا کونک کو اتر کر موضع نفیار مین ڈیرا کیا
بیخشنبہ بہادر کے آنیکا جسکو امیر حسین کے پاس سالے سرا تے
مین بہیجا تہا منتظر تہا جب امیر موسے میرے مقابلہ سے بہاگ
کر امیر حسین کے پاس پہنچا اور میرے یہہ خبر سنائے کہ امیر
تیمور سنا ذمان کے طرف چلا گیا تب پیخشنبہ بہادر امیر حسین کے
پاس سے آیا اور راہ کے زند کے خبر لایا اور یہہ بیان
کیا کہ امیر حسین آپکے چلے آنے سے خوش ہوا اب یہہ
آرزو کرتا ہے کہ مخالفت ترک کرے اور عہد اور قسم
از سر نو کرے مین جس وقت امیر حسین کے مجلس مین تہا تو
امیر موسے وہان پہنچا اور یہہ خبر امیر کے بیان کے کہ جب
امیر سمر قند مین آیا تو خبر امیر حسین کے موت کے امیر نے سنے

تعبیر

جب مین خواب سے جاگا تو اسکی تعبیر اسطور کیکہ سیلاب تو لشکر ہے
اور سمرقند کیطرف خلاصے ہو تو سے گئے اور ہر یک مقصود او ہے سے طرف
سے حاصل ہو و لیکا لشکر جب کے طرف سے دل اوٹھا کر عنایت الہی
پر اعتماد کر کے ہمراہ علما و مشایخ کے سمرقند کے طرف روانہ
ہوا جب سمرقند کے نواح مین آیا تو امیر حسین نے آزمایش کے لیے
یہہ مشہور کر دیا کہ امیر حسین چانک مرگیا یہہ اوسکا ایک مکر تہا تاکہ مجکو
آزمایش کرے اور اگر بے تامل سمرقند مین داخل ہو جاؤن تو مجکو
گرفتار کر کے کو ئی تہمت دہر کر قتل کرے مین نے اصلا اس
خبر مرگ پر التفات نکیا اور گہوڑے سے پر چہڑے ہوئے یہہ صلاح
کیکہ حصار شادمان کے طرف نچلے رستہ سے صحرا رشادمان
کیطرف متوجہ ہوا اور علما کو ساتہہ لیا اور ایک خط بدست
بخشے بہادر کے امیر حسین کے پاس بہیجا تاکہ اوسکے موت حیات
کے خبر لاوے اور مین وہان سے روانہ ہوا پہر حصار شادمان سے
ورسے منتظر کہڑا ہوا اوسوقت ایک فوج امیر حسین کے بی محابا
آگئی اور جنگ شروع ہو گئی مین اپنے فوج لیکر ایک ٹیلہ
پہ اوس جنگل مین تہا چہڑ گیا اور امیر سیف الدین اور خطا
بہادر کو دو فوج بنا کر امیر حسین کے فوج کے روبرو گیا
پہلے ہی سے حملہ مین امیر سیف الدین اور خطائی بہادر چپ و
راست سے جا پڑے اور مین بہی باواز نقارہ مقابل ہوا
افواج امیر حسین کے بہاگ گئے اور اکثر گرفتار ہوئے مین نے

جسکے امیر حسین نے قسم کہائے ہاتھ میرے آگے رکھدیا او مین
نے یہہ کہا کہ یہہ مصحف مجید میرے پاس دوبارہ بہیجا ہے [illegible]
اسلیے قسم کہانا چاہیے آخر خدا تعالی کو فراموش کر کے نقض
عہد کیا مجکو امیر حسین کے قول قرار پر کچھہ اعتماد نہین جب گفتگو
علمار سے زیادہ ہوئے تو مولانا عالم نے کہا کہ مصحف سے
فال لیتا ہون جو نکلے اوس حکم پر عمل کرینگے جب فال کہولے تو
یہہ آیت کریمہ نکلے وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما
یعنے اگر دو جماعت مسلمانون کے آپسمین لڑتے ہون تو اون
دونومین صلح کردو علمار نے کہا اب بموجب حکم الہی کے
صلح کرنی چاہیے مین نے اس حکم الہی پر راضی ہوکر کہا
کہ پہلے معتبر لوگ امیر حسین کے پاس بہیجکر عہد اور مواثیق لکہوا
کرون پہر جس جگہ ملاقات ٹہرے گے وہان ملاقات کرونگا علما
نے کہا کہ ہم سب ہمراہ امیر کے سمرقند تک جاکر صلح کرادیتے
ہین مین نے علمار کے بات کو مان کر سعد اور مہدا ہمراہ علمار و مشائخ
کے سیحون کو عبور کیا چونکہ اونہی دنون ایک رات کو مین نے
یہہ خواب دیکہا تہا کہ گویا دریای خجند مین رود آگیا ہے اور
گویا مین اوس رود مین لکڑی کے تختہ پر بیٹہا ہون اور دمبدم
درگاہ الہی سے سجدہ کرکے اخلاص طلب کرتا ہون اور ڈر کا
مارا انکہہ نہین کہول سکتا تہا جب انکہہ کہولے تو کو اسکنار [illegible]
سمرقند کے طرف کہڑا ہون اور [illegible] اور [illegible] طالع [illegible]

تموزک

امیرحسین سبب کے غایت کو پہنچے تو جی سے اوسکا علاج اسطور سوچا
کہ سار بوغا کو خان جتہ کے پاس بہیجکر کومک طلب کرون میرے
امرا نے بہی یہہ صلاح پسند کیے مین سے خان جتہ کو بہت تحفے
بہیجے اور کومک طلب کیے اوسوقت یہہ خبر پہنچے کہ امیرحسین نے
جاکر سمرقند کو محکم کیا اور بولاد بوغا کو وہان کا حاکم بنا کر لشک
سر اکو چلا گیا مین تاسکند مین ٹہرا ہوا لشکر جتہ کا منتظر تہا کہ اقبوغا
بہادر دشت جتہ سے اگیا یہہ خبر لایا کہ خان جتہ نے دس ہزار
سوار ہمراہ امیر شمس الدین اور حاجی بیگ کے تعین کیے ہین
وہ یہہ آ تے ہین جب امیرحسین نے یہہ سنا کہ دس ہزار سوار
جتہ کے میرے کومک کو ائیے تو گہبرا کر ہمراہ مولانا عالم کے
قران شریف بہیجا اور علماء اور مشایخ خجند اور تاسکند اور
اندجان کے سے متوسل ہو کر اونسے یہہ التماس کیا کہ امیر
تیمور کے پاس جا کر معنے الصلح خیر کے بیان کرو اور مین
نے مولانا عالم کو معہ قران شریف کے بہیجا ہے تاکہ حضور
امیر تیمور کو تسلے ہو وے میرے طرف سے جیسی
کہ مین نے اونکے روبرو قسم قران شریف کے کہائی ہے
وہ میرے کو اپنے قسم پر قسم کہانوین میرے اور امیر
حسین کے صلح کے مجلس اسطور منعقد ہوئے کہ جب اول
یہان مین علماء اور مشایخ خجند اور تاسکند اور اندجان کے
میرے دربار مین آئے اور صلح کے تذکرہ کیا اور قران شریف

پچتہویں صفحے

اور پہر مین سوار ہوا اوسوقت برف برسنے لگا لشکر امیر حسین
کا جو جریدہ آیا تہا اوسکے پوشش اور خورش کے لیئے سوا اسکے
برف اور مینہہ کے اور کچہہ نہ تہا وہ گہبرا گئے نہ طاقت جا
سکنے نہ آنے کی تہی آخر جب کچہہ پناہ نہ ہاتہہ آئی تو برف کے
خوف سے بہاگے کہ برف تلے نہ مرجاوینگے مین برف تلے سے
نکل کر وہ دن مارسنت کے گہروں مین سو امیر خسرو کے بسر کیا
اگلے دن سوار ہوکر تاشکند کو چلا اوسوقت یہہ خبر آئی کہ
بہرام جلایر نے مع لشکر جتہ تاشکند سے مراجعت کی مین کیا
امیر خسرو کے تاشکند مین آیا وہان جن لوگون کو مین نے چہوڑا
تہا وہ میرے استقبال کو آئے بعد مشورہ کے امیر خسرو
تو اترار کو گیا اور مین نے اون چار دن مین تاشکند مین
جسکو چاچ بہی کہتے ہین مع چہہ ہزار سوار کے مقام کیا
وہ موسم ایسے سرد تہے کہ پرند صحرا تاشکند کے شہر مین جا
پڑے اور جکورین اکثر ہر در گہرون مین آکہستے تہین
سار ہے چار تیرے تاشکند مین ٹہر گئے تیمور بیگ میرزا تاشکند
کا ہر روز میرے لیئے چالیس انڈے اور پیالہ شراب
کا لاتا تہا مین اوسکا حق الخدمت اپنے ذمہ پر فرض جانتا تہا
جب تاشکند مین طرح اقامت کی ڈالی تو فتح نامہ فرزند
نامگار امیرزادہ محمد جہانگیر کو جو ماوراءالنہر مین چہوڑا تہا لکہہ بہیجا اور خبر
پہنچنے سلامتی کی بہیجے لگے اور جب تیمور سے اور
...

بار بار کر امیر حسین تک پہنچا دیے اگر تم یہہ مدد لشکر جتہ کے آجاتے ہو تو امیر حسین گرفتار ہو جاتا ہے اوسنے یہہ کہلا بہیجا کہ لشکر جتہ جنگ اور بہت سے لیٹرا ہے اس اسکا رشادار نہو دیے کہ لشکر جتہ مسلمانون کو قتل اور غارت کریے پہر غنیمت لیکر اپنے اپنے گہر چلے جائینگے میں نے یہہ رائے پسند کرکے رباط کے طرف مراجعت کے امیر خضر و نے مبارکباد فتح کے دیے اوسدن رباط ملک مین مجلس بزم آراستہ کے پہر جب مین نے یہہ سنا کہ کچہہ لوگ لشکر جتہ کے مسلمانون کا مال لوٹ کر لیجاتے ہین تو مین نے ساتہہ جوان بہیجکر اونکو جانے سے ممانعت کے اور جسقدر مال یا عیال مسلمانون کا غارت اور اسیری مین سے لئے جاتے تہی اون سے چہوڑ آیا اور امیر حسین کے خبر کا منتظر تہا کہ دیکہین اب بعد شکست اپنے ہمراہ اول سے کیا کرتا ہے اوسوقت جاسوس یہہ خبر لائے کہ جب لشکر شکستہ ریختہ امیر حسین کے پاس پہنچا تو اوسنے امرا کو خوب طعن تشنیع کے اور نہایت افروختہ ہو کر اونکو جہد کا آخر آب تلوار رکہا ہے اور دس ہزار سوار جرار اپنے تمام لشکر مین سے چہانٹ کر آگے روانہ کئے ہین مین نے بہت غور کے مشورہ سے اپنے فوج آرا کرکے اوسکے استقبال کو روانہ ہوا جب موضع مارسنت مین پہنچا تو یہہ خبر آئے کہ لشکر امیر حسین کا جریدہ ہو کر اق کوتل تک آگیا ہے اور چلا آتا ہے مین نے حکم دیا کہ نقارہ کرین

میں توقف کرکے گہوڑون کو آرام دیا چہہ سو سوار جنکے آگے
جگہ واسطے حفاظت غنیمت اور اسیرون غنیمت کے چہوڑ دیئے اور
رات ہوئے تو امیر شنجر و نیکے صلاح سے قراول بہیجے کہ وہ
ملک بہادر کے جو موضع سوربکران مین مقیم تہا خبر لاویے اور اسیے
تیمور کو عقب پر تعینات کیا اور مین دو سو سوار لیکر خدا کے
توکل پر ملک بہادر کے طرف روانہ ہوا اور مین نے اونکے تین حصے
بنائے اور چپ و راست پر قراول تعین کئے ایک فوج تیس سوار کو
بیکے سو بیرق اور نشان مغول سے آگے روانہ کئے اور اونکو یہہ
حکم دیا کہ یہہ مشہور کردین کہ مغول کا لشکر آتا ہے جب یہہ قشون فوجین
نزدیک سوربکران کے پہنچین تو وہانکے رعایا نے ملک بہادر
کو اطلاع دیکہ مغول کے فوج آتے ہے اور امیر تیمور یہہ
ہراول بنا چلا آتا ہے جب ملک بہادر نے علامت اور نشان
مغول کا دیکہا یقین کرلیا اور مقابلہ سے عاجز ہوکر بہاگا اوسکے
سپاہ تباہ ہے برہم ہوکر بہاگ نکلے اور رشا مشہد جان بچا کر
امیر موسے اور ایجایتو پاس جاکر اسکا ربکے اطلاع دیکہ
امیر تیمور بعد لشکر مغول کے یہہ چلا آتا ہے اسی خبر سے امیر
موسے اور ایجایتو اور اونکے سپاہ ہراسان ہوکر بہاگے
اور امیر حسین تنگ کہین رستہ مین ملکر بہے نذر کے مین
اونکا کچہہ تعاقب کیا پہر باقی وظفر مراجعت سے اور پرا تیمور
بیکے جو رباط ملک مین تہا یہہ اطلاع دیکہ تیمور کے فوج کو

۱۹ سے جو جہاد سنے امیر حسین کے ہاتھ سے رخصت کیا ہے اور انہون نے
بارادہ جنگ کے سمرقند سے بڑھ کر دریا سے میغوزیر ڈیرا
کیا ہے اور ملک بہادر تین ہزار سوار لیکر موضع سورکیران مین
آ موجود ہوا ہے اور جہان شاہ کو پندرہ سو سوارون کے
جمعیت سے رباط ملک پر بہیجا ہے اور جرمن ایک ہزار مرد
جنگی لئے ہوئے موضع ورق مین آ بیٹھا ہے اوسوقت میرے
دلین دو باتین آئیں اول یہہ کہ رستہ بچاکر امیر حسین پر کہ مردان
کار آزمودہ سے تنہا ہوگیا ہے یورش کرون اور یا اوسکے
افواج ہراول کو جو ہمراہ امیر موسے کے آگے روانہ کئے
ہیں برہم کردون جب امیر کیخسرو کے صلاح سے یہہ قرار
پایا کہ پہلے افواج متفرقہ کو ماریں تب میں امیر کیخسرو کے اتفاق
سے دو ہزار سوار لشکر جتہ کے لیکر آگے روانہ ہوئے
مین اپنے پانسو جوان لیکر بطور ہراول کے آگے روانہ
ہوا اور موضع خاص سے چلکر دریا رخند اتر کر اوسہی
رات کو جہان شاہ پر جو رباط ملک مین تہا شبخون مارا
[illegible] جہان شاہ کے متفرق ہوگئے جہان شاہ بال بال بچا
[illegible] کر بہاگ گیا اوسوقت امیر کیخسرو بہی آ پہنچا اور راتو
[illegible] موضع ورق پر کہ جہان جرمن معہ فوج موجود تہا
تاخت کے جرمن نے لشکر کو ہمارے توفیق الہی سے
شکست دیکر اوسکا تمام مال اسباب لوٹ لیا موضع [illegible]

تیمور سے

اپنے مقام پر لیجا کر مجلس خوشی کی مرتب کی ... خان

خان بیٹے رٹے کے اپنے چچا سیورن تیمور خان سے تومان تغلق

کیخسرو سے بیاہ کر اوسکو داماد سے سربلند کیا تھا امیر

کیخسرو کی تومان قتلوغ سے لڑکے رقیہ خانیکہ نام سے پیدا

ہوئے تھے اور اسکے مینکلی فرزند ارجمند امیرزادہ محمد جہانگیر

سے منسوب کیے مین نے بھی قبول کرکے ایک مہینے تک ختلان

مین عیش و آرام کرتے رہے بہرام جلایر کو خوارزم کا اوسکو

سردار اور حاکم کر دیا تھا آپ سے آپ مغرور ہو گیا تھا

اوس وقت اوس سے خدمات ناشائستہ ہوئین بلکہ ... متعلقہ

متعلقہ مین دست اندازی کی یہانتک کہ الجتا سے ز

اوسکو بر اخراج کر دیا اور توبہ کے ... پہلے خدمات کے

لحاظ سے اوسکا مرتبہ بڑھا دیا اب امیر حسین نے خبر اسطور

آئے کرتے لشکر بقیاس لیکر ختلان سے بڑھ کر سالار

طالقان مین آیا تھے مین یہہ صلاح ٹھہری کہ امیر کیخسرو کو ہمراہ

لیکر امیر حسین پر ناگاہ یورش کرے وقت امیر کیخسرو کے آگے

سے ناتمام خبر پڑھ کر بہرام جلایر کو یہہ مقرر کیا کہ ... مدد کو

رہے انتظام لشکر کا امیر حسین پر اسطور کیا کہ جب امیر کیخسرو کو اتفاق

ناتمام خبر پہنچی یہہ خبر آئی کہ امیر حسین نے امیر ...

اور شیخ محمد بیسر سلدوز ... اور ... بھیجا ...

... امرا کے جو کل ... اور ...

توزک

جب یہہ خبر مین نیلے سنے تو اپنے لشکر کا انتظام کرکے مخالفون کے مقابلہ پر آیا ایک ہی حملہ مین و تمام لشکر بہاگ کر سمرقند مین گہس گیا میرے سپاہ نیلے شہر تک تعاقب کرکے بہت لوگون کو قتل کیا وہان سے شبا شب سادعرج مین جاکر اسائش کی ہر سوار ہوکر راتکے وقت میں اترا اور وہان سے کوچ کرکے صبح کے وقت موضع لوہ لوبیے مین ڈیرہ کیا وہان سے عصر کے وقت اگلے دن کورلنگ مین داخل ہوکر دریا خجند کو عبور کیا اوسوقت عرضی کیخسرو اور بہرام جلایر کے جو سابق مین میرے ملازم تہے اور امیر حسین کے باتون پر فریب کہاکر اوستے ملگئے تہے اور امیر حسین اونکے انتقام کی درپے تہا اونہونیلے جب یہہ معلوم کیا کہ امیر حسین ہمکو قتل کرنیکو ہی تو اونہونیلے بہاگکر خان جتہ کے پناہ لے اسمضمون کے میرے پاس آئی کہ امیر حسین نیلے ہمارے برادر سے سکو تو قتل کیا اور ہمارے قتل کا ارادہ رکہتا ہے ہم اب واسطے اپنے برادر کے خون خواہ ہے اور واسطے استرداد اپنے مال اور الوس کے خان جتہ سے سات ہزار سوار سو مک کے لیئے لیکر تاسکند مین آئی ہین جس رستہ سے امیر حکم فرمائیے چلے آئین مین نیلے مناسب یہہ دیکہا کہ تاسکند کے طرف چلون جب مین تاسکند مین داخل ہوا تو میرا وہان آجانا سنکر امیر کیخسرو اور بہرام مسرور اور خوشنود ہوتے ہوئے میرے استقبال کو آئیے اور مجکو

تیمور سے

سفر کے پھر آئے کہ افواج امیر حسین کے بخبر ولایت کشتی پر ہے
آئے اور تماجونکو دستگیر کرکے قتل کیا اور امیر حسین بھی آتا ہے
مین وہان سے کوچ کرکے کنارہ دریاے بام کے اترا
ارغون شاہ بورداشی کو واسطے گرفتاری کسی شخص کے
غنیم مین سے تعین کیا وہ ایک شخص کو پکڑ لایا جب اوس شخص سے پوچھا
اوسنے یہہ عرض کیا کہ امجا تیرا اور بوتا دلوتا کنارہ دریا
بوم کے موجود ہین اور امیر حسین مع لشکر گران سبکے قریب
قرشی کے آگیا ہے اوسوقت مین نے تین مشورہ خیال کئے
ایک تو یہہ کہ قزاق ہوکر دن کہین اور رات کہین بسر کرون اور
غنیم پر یورش کرتا رہون دوسرے یہہ کہ امیر حسین کی فوج
پر جو میرے اوپر یورش کرآتی ہے شبخون مار کر ہلاک
کردون تیسرے یہہ کہ خجند کی طرف کوچ کرون آخر
سوار ہوکر دریا بوم کو عبور کیا اوسوقت کل ہزار سوار
سے زیادہ میرے ساتھہ نہین ہے اور یہہ تینون مشورہ اپنے امرا
سے بیان کئے اونہون نے خجند کی طرف چلنا پسند کیا
کنارہ دریاے بام سے سوار ہوا چھہ سو سوار اپنے
ساتھہ رکھہ کے باقیون کو رخصت دیکہ اپنے گھرون پر
موجود رہین اور مین سمرقند کی طرف سے خجند کو متوجہ
ہوا چونکہ امیر حسین نے امیر موسے کو لکھہ بھیجا تھا کہ امیر تیمور کا رستہ روکنا امیر موسی
اور بافواج قرابہادر حسب حکم امیر حسین کے مع لشکر آکر میرے رستہ سے آ

بیے دروازہ کے پاس ریگا اور تیمر نزکشر کا کٹ کر گر پڑا اور
قراہادر نے بہت تلوار اقیمور بہادر کے گہوڑے پر چلائی
ہنرکر اوسکا گہوڑا اگرا اوچ قراہادر بحت تمام دروازہ مین
داخل ہوا اور ریگا اقیمور بہادر اوسکا نزکشر بجنسہ میرے پاس
لایا مین نے اوسکو اسر شجاعت کے انعام مین سرداری
دسے وہان سے لشکر موضع تین مین اترا اوچ قراہادر دوبارہ
لشکر کا انتظام کرکے پندرہ سو سوار شجاعت پیشہ لیکر شہر سے
باہر آیا جب یہہ خبر مین نے سنی تو مین سوار ہوا اپنے فوج کا انتظام کرکے
اپنے سپاہ کو تحریض کی سب نے غنیم پر یورش کی مخالف
اس صدمہ سے بیتاب ہوکر بہاگ گئے اونکو مار مار کر شہر
مین گہسا دیا مبرے خوف کے مارے شہر کے گلیون مین
جو راستے کوچہ بند کے لکڑیان لگا رکہے تہین بہاگتے وقت آگ
قرا اور اوسکے سپاہ پیادہ ہوکر گہوڑون کو اون لکڑیون کے
نیچے سے نکالتے تہے اونکا زین ہٹ جاتا تہا بذلت رکاب شکستہ
شہر مین داخل ہوئے اور مین نے مظفر و منصور ایک مقام
خوشتر آب و ہوا مین نزدیک ساوعج کے اترکر استراحت کیا
اوسوقت یہہ خبر آئی کہ امیر حسین نے اجایتو اور بولا تونغا
کو معہ لشکر نزدیک سمرقند کے مدد کو بہیجا ہے اور
وہ آسنے نہین پائے وہان سے کوچ کیا ہے عرضہ تیطغے شاہ حاکم

۸۴ سے نکرا سوار ہوا کہڑا رہا مین بیٹے اوسوقت اپنے پاس سے
اوسکو مومیا ئے کہلائیے اور تیس سوار اوسکے سات
کرکے ماخان کو بہیدیا اسعرصہ مین غنیم دست راست پہ زور
کرآیا مین نے افواج دست چپ کو اوبہارا اور مین نے آپ
بہی حملہ کیا صبح سے ظہر تک حرب ضرب رہی آخر تائیدات
الہی سے غنیم متفرق ہوگیا اوسوقت مین نے پیادہ ہوکر
جنگ گاہ مین نماز ادا کی اور شکر خدا تعالے کا بجا لایا اور
جوان سپاہ کے جلد ایک تک غنیم کا تعاقب کرکے میرے پاس
چلے آئے اونین اوبجائیو طائجائے اور بولاد بوغا دو شخص
میرے نہایت اخلاص مند اور دوست دلے ہیتے میری
لشکر سے اون دونو اخلاص مند کا سر کاٹ لائے جب
وہ سر مین نے دیکہی تو پہچان کر نہایت افسوس کیا اونکے
قتل نے مجہہ مین اثر کیا پہر مین نے یہہ حکم دیا کہ اونکی لاش
کشن مین لیجا کر بعد تکفین اور نماز جنازہ کے دفن کر دیے
جب لشکر امیر حسین کا بہاگ کر بنک چک سے پرے گیا تو
مین نے امرا کو بلاکر یہہ صلاح اپنے دل کی ظاہر کی کہ اب
مخالف فرار سے ہوئے ہین اونکو صحرا سے حصار تک شکست
کرکے نکال دینا چاہئے یہہ اور سر ولایت کا لشکر جمع کرکے
امیر حسین کو دفع کیا چاہئے سب امرا نے یہہ عرض کیا کہ
ہم سب بندہ دولت خواہ ہین ہمارے یہہ صلاح ہے کہ اب

میرے پاس تہے پہر میرے پاس سے بہاگ کر اونکے پناہ مین چلے گئے تہے معہ فوج جو کل پانچ ہزار سوار تہے جاکر مقام قورسیئے منداق مین بحکم ہو گئے جب یہہ خبرین مینے سنے تو یہہ مناسب معلوم ہوا کہ ابہی دشمنون نے میرا لشکر نہین دیکہا گرم گہاو اون پر یورش کرون جب تک اونکو خبر ہووے مین برہم کردون مینے انتظام فوج کا اسطور کیا کہ ان چہہ سو سوارون کے سات فوج بنائین پہلے فوج کا سردار علے بہادر کو مقرر کرکے یہہ کہدیا کہ دست راست کا ہراول رہے اور دو فوجون کا سردار سارلوغا اور ایقوغا کو مقرر کیا تاکہ شیخ علے بہادر کے پشتی پر رہے اور امیر جاکو کو دست چپ کا ہراول بنایا اور دو فوجون کا سردار امیر داؤد برلاس اور امیر حسین برلاس کو معین کیا اور مین بذات خود ساتوین فوج بنا مغرب کے وقت قرشے سے سوار ہو کر ادہے رات کو موضع لوقت مین پہنچا باقی رات لوقت کے جنگل مین پڑ کے طلوع آفتاب پر وہان سے سوار ہوا اور امیر عباس امیر سیف الدین امیر داؤد امیر سار لوغا بہادر ہندوشاہ ایلچی بہادر علے لیورنسے محمود شاہ جو مین ور بہادر کو اپنے اپنے جگہ پر چہوڑا اور مینے آپ تنہا جاکر لشکر غنیم پر قراولے کے اور شیخ علے بہادر اور ایقوغا کو ساتہہ جو انون کے معیت سے جا سو سے کے طور پر روانہ کیا مخالفون کے طرف سے ہندوشاہ معہ تین سو سوار

تیمور کے

ایک شہر کو مسخر کرون تو لشکر پراگندہ جو جدا جدا فوج ہے مبادا
جمع ہوجاوین پس بہتر یہہ ہے کہ پہلے ہر یک فوج متفرق افواج
سے اتنے کہ دوسرے فوج کو اطلاع ہو وے شکست دیکر
اس نواحے کو صاف کرون پہر کسی ایک شہر مین داخل ہونگا
اوسوقت یہہ خبر سنے کہ امیر موسے کے فوج جو اوسکے قریب ہے
موجود ہے مین نے قران شریف مین اسکے فال کہولے کہ پہلے
امیر موسے کے فوج کو شکست دون یا هندوشاد پر یورش
کرون یہہ آیت نکلے خر موسے صعقا مین یہہ شگون لیکر راتون
رات باغ جو بارمین آکر چہپ گیا جب پہر رات ہوئیے تو
امیر حسین کے افواج پر روانہ ہوا جزار کے طرف سے قریبے
کو گہیر لیا اور اونکے سرداروں کو جو قیصر اور ارد وشاہ
تہے پکڑ لیا اونکے فوج تمام بہاگ گئے قرشنے مین کچہہ سوداگر
تہے ذرد کہ بہادر اور شیخ علی بہادر اونکو مخالف جانکر اوسی
لڑے آخر مغلوب کرکے سوداگرونکو معہ مال اسباب کے میرے
پاس پکڑلاے شیخ علی بہادر کو مین نے حکم دیا کہ اونکے معہ مال
اسباب کے جو بڑا قیمتی تہا جا سے خوفناک سے باہر پہنچاوین
اور سوداگرون کے مال پر طمع نکرین جب میرے براملہ اور امیر
موسے کے شکست کے خبر اور افواج نے سنی تو سند وشاہ
اور برات خواجہ اور امیر سلیمان شاہ لیور سے معہ اپنے
لشکر کے اتاجک اور کوہ کے اتفاق سے جب ہمکے پہر

کیا ایک مہینے تک اوسیہی جگہ استراحت کیے وہان میرزا زادہ گہرکا سر کیے شکار کہیلتا ہوا ماخان مین آیا اوسوقت امیر جاکو جسکو ملک حسین کے پاس بہیجا تہا آیا اور خط ملک حسین کا مضمون محبت اور وفا کے لایا اوسکے پاک دیتے اور صفائی سے خاطر نے مجہہ مین اثر کیا اوسکو مین نے یہہ لکہا کہ مجکو امراء بخارا اور لشکر ما ورار النہر نے بذریعہ عرائض کے بلایا ہے مین فرزند کامکار محمد جہان گیر کو معہ اپنے گہر بار کے صحرار ماخان مین چہوڑ کر جاتا ہون اوسکے احوال کی رعایت اور محافظت مین بموجب مکارم اخلاق کے عمل فرمانا والسلام انتظام ماورار النہر کے جانیکا مقام ماخان سے اسطور کیا کہ جب جاسوس دوبارہ یہہ خبر لائے کہ امرار ماورار النہر کے غافل ہین لیکن ہر مقام مین کثرت سے موجود ہین مین نے اوسوقت اپنے لشکر کو دیکہا تو کل چہہ سو سوار جنگی تہی ساعت نیک مین قران سے فال لیے یہہ آیت نکلی من یتوکل علے اللہ فہو حسبہ مین نے توکل پر محمد جہان گیر کو خدا پر چہوڑا اور انتظام گہر کا اوسکے حوالہ کیا اور مبارکشاہ سنجر کے کو اوسکا دستا دبنایا وہانسے روانہ ہوکر کنارہ جیحون پر ڈیرا کیا تاکہ بازماندہ ہے اجاوین رات کو عبور کیا رستہ مین اگے دریا کے بیلہ مین مقام کیا دہ دن اوسیہی جگہ تیر کیا اور یہہ صلاح کیے کہ بخارا کے قلعہ پر روانہ ہون یا سمرقند مین جاؤن پر جو کہ معین ہوا تو یہہ تہا اگر ان دونو مین سے

دریا پر شور کو سلامت عبور کیا وہان سے راتون رات
صبح کے وقت گروہ اسدیہ کا جہان بیگ شاہ تہا گہیر لیا اب
گرفتار ہوگئے چونکہ وہ مرد دلیر اور پہلوان اور تیرانداز تہا اور
تیر اور کمان لیا ازبسکہ میرا حق نعمت فراموش کرکے راہ صواب
سے الگ ہوگیا تہا پہلے ہی سے تیر مین اوسکے کمان کا چلہ ٹوٹ گیا
اور تیر خطا سے بہادر کے سر مین جا لگا درد کا بہادر ادہر
بہادر اوسکو جاکر گرفتار کرکے میرے پاس لائے
اوسکو بعد زجر کے قید مین رکہا اور مظفر و منصور کنارہ دریا
امویہ کے اترا چار سو سوار جو دریا کے پار چہوڑ آیا تہا
کشتیون پر سے عبور کرکے آئے فتح کے مبارکباد دیئے
پہر یہہ خبر آئی کہ امیر جلیل اور لشکر قرونا سر جو نوا سے بخارا
مین محافظ ہین اب تغافل اور بیہودہ اسیر عیش و عشرت مین مشغول
ہین مجکو غیرت آگئی مین نے اپنے دل مین سوچا کہ منجملہ اون سرگروہ
سرکے شکست دون اسی ارادہ پر انتظام لشکر کا کرکے
روانہ ہوا راتون رات صبح پر بستی مین جو ایک کالو مقام تہا
بخارا سے بیٹہے نزدیک مخالفون کے جا پہنچا اور دریا سے
نے یہہ خبر امیر جلیل اور لشکر قرونا سر [illegible]
مین زلزلہ پڑگیا اور سب بہاگ کر [illegible]
نے فتح عنایت کی مین نے سجدہ شکر ادا کیا [illegible]
اب امویہ کو عبور کرکے موضع قراول میں پر ڈیرہ

۱۶ جہان گیر کو ماخان مین چہوڑکر بخارا پر یورش کرون لیکن مجکو ملک حسین پر بہت اعتماد نہین تہا کہ مبادا امیر حسین سے موافق ہوجاوے اور پہر مجہہ پر دست اندازیے کرین او سوقت مین نے یہہ سنا کہ ملک حسین سرخس کے طرف جاتا ہے مین نے اوسہی دن امیر جاکو کو سفیر کرکے ملک حسین کے پاس بہیجا اور یہہ سمجہا دیا کہ ملک حسین کے تہ دل دریافت کرنا کہ اوسکا ظاہر کچہہ باطن کچہہ ہے یا سینہ صاف ہے اگر صاف دل ہو تو اخلاص اور صداقت استوار کرکے جلد مراجعت کرنا بعد یہہ خبر سنے کہ بیک دسے شاہ جنکو مین نے حالت سرگردانی مین حاکم امویہ کا کر دیا تہا نمک حرام ہوکر خود مستقل سردار بن گیا ہے اور میرے سپاہ جو میرے طرف آتے ہین تو وہ اونکو بہی نہین آنے دیتا اور اونکو آزار دیا چاہتا ہے یہہ سنکر مجکو نہایت غصہ آیا چہہ سو سوار لیکر بارادہ تنبیہ بیکے شاہ کے روانہ ہوا یورت کول کے رستہ سے رات کو دریا جیحون پر پہنچا اوسوقت دریا چہر رہا تہا مین آب سوار ہوکر گہاٹ تلاش کیا اور نظر احتیاط سے ہر طرف دیکہتا ہوا کنارہ کنارہ جاتا تہا آخر پایان موضع الورد الیغ پر گہاٹ پایا چار سو سوارونکو مین نے حکم دیا کہ پایان آب پر جسطرف کہ بیکے شاہ ہے جاوین اور مین آپ خدا پر توکل کرکے دو سو سوارون سے

تیموریکے

طرف سے باہر نکل کر لڑنے لگے امیر حسین اور اوسکا لشکر
شکست فریب دینے کو وہان سے بہاگ کر حضرت شیخ مصنف الدین باخرز
کے مزار تک چلے گئے اور اہل بخارا نے تیر اور سنگ سے
اونکو بہگایا اور یہہ صرف مکر تہا جو امیر حسین اور اوسکے لشکر
نے کیا تہا آخر اونہون نے یکبار گی ہٹ کرتا حملہ کیا اور
شہر کے دروازہ تک چلے آئے اور بہت قتل کیا اور شہر
مین گہس گئے لاچار ہم تیرکش لیکر قزاقانہ رات کو وہان
سے نکلے اور رباط بوسے کا عزم کیا اسحال سے مین بہت رنجیدہ
ہوا اور جاسوس بہیجا تاکہ امیر حسین کے خبر لاوسے کہ بخارا
سے مین سے یاسا نے سرا سے کو گیا اسعرصہ مین محمود شاہ
اور عجلے سیور سے بیابان مرو کے رستہ سے آکر رباط
بوسے سے مشرف ہوئے جسقدر اونکا مال اسباب لٹ
گیا تہا اوسکا عوض مین نے دیدیا اور صحرا ماخان سے نیستان
کو چلا دیا وہ چلکر از سر نو سبز ہوا امیر نے سیاہ نے
وہ کہلا کر گہوڑے تازہ کر لیئے اوسوقت جاسوس نے وہان
سے یہہ خبر لایا کہ امیر حسین امیر جلیل کو مع لشکر بخارا مین چہوڑ
کر سا لے سرا سے کو چلا گیا مجکو یہہ صلاح سوجہی کہ ملک
حسین حاکم ہرات سے کہ میرا حق احسان کا اوسکے گردن پر
تہا اوسکو مین نے امیر قزغن کے لڑائی سے بچا کر
سلطنت پر بٹہایا تہا موافقت کر دن اور تدبیرہ اور امیر

ا بخارا کو محکم کرین اور امیر قرا قانہ روانہ ہون انشا اللہ تعالے لشکر غنیم کا پراگندہ ہو جاویگا جب مین نے اونکو بیدل پایا تو یہہ مناسب معلوم ہوا کہ امیر جاکو کو چونکہ دوراندیشہا اوسے مجلس مشورہ مین خراسان کو رخصت کیا تاکہ ماخان مین جاکر لشکر اموبہ کو جمع کرتے اور امیر سیف الدین اور عباس بہادر کو پہر رخصت کیا تاکہ جاکر گہر باہر اور امیرزادہ محمد جہانگیر کے نگہبانی کرین اور بخارا محمود شاہ اور علے لیورسے کو سپرد کیے اور اونکو وصیت کے کہ تنگے کے وقت بخارا کو چہوڑکر چلے آنا اور مین دو سو سوار لیکر قرا قانہ غنیم کے طرف روانہ ہوا جب مکان غنیم کے نزدیک پہنچا تو اونکا گلہ گہوڑونکا جنگل مین چرتا تہا مین نے حکم دیا کہ بہادر اونکو ہکا لاویے وہ سب سپاہ کو مین نے تقسیم کر دئیے اور پہر غنیم کے طرف روانہ ہوا اور انون رات دریا ے اموبہ سے کشتیون پر جو کنارہ پر موجود تہین اترا پہر بیابان جول سے بڑہ کر ماخان کے ڈیرہ مین وہان جاکر سیر وشکار مین مشغول رہا محمود شاہ اور علے لیورسے اور بخارا کے خبر کا منتظر تہا کہ عرضی محمود شاہ کے بخارا سے آئیے کہ ہمنے امیر کے اقبال سے بخارا کو محکم کیا تہا لیکن امیر حسین نے آکر قلعہ کا محاصرہ کر لیا ہم نے باتفاق اہل بخارا کے جنگ شروع کی یہان تک کہ تا آرمود کارتاجیک کے لوگ زیادہ سر ہیے کرکے کلاباد دروازہ کے

تزوک تیموری

...سرسے اور امرا از امیر حسین کے صفین بازہ کرد بیٹھے
...مین نے جنگل مین اتر کر نماز صبح کے ادا کیے پھر سوار ہو کر
...ور دیک کے رستہ روانہ ہوا اور صلاح یہہ ہوئی کہ
...مین جا کر قلعہ کو مستحکم کرون اور وہان سے بخارا کو جاؤن اور
وہان سے لشکر لیکر امیر حسین پر لشکر کشی کرون جب مین قرشی
آیا تو انتظام لشکر باز ماندہ کا کرکے بخارا کی طرف روانہ
ہوا محمود شاہ کہ میرے طرف سے بخارا کا حاکم تہا سو علی سیور
کے استقبال کو آیا بندگی ادا کی جب مین بخارا مین نازل ہوا
تو امیر جاکو نے بسبب خدمت کے جو میلے سے محمود شاہ کی
طرف سے تہا اوسکے دوستی پر اعتماد نہین کرتا تہا مجھسے گریدہ
رخصت طلب کی تا کہ خراسان کو چلا جاوے مین نے یہہ
کہا کہ ابہی مشورہ کرنا ہے جسطور صلاح ہوگی اوسی طور
رخصت دیجاویگی مین نے محمود شاہ اور علی سیور کے
کو بلایا اور امیر جاکو اور امیر سیف الدین اور عباس بہادر
کو بہی بلایا اور صلاح پوچھی کہ اخبار امیر حسین اور امیر
موسے اور اوسکے تمہارے پاس آتے رہتے ہین اگرچہ
مین نے اونکو شکست کیا ہے لیکن اگر تم بہی مع لشکر بخارا کے
متفق ہو جاؤ تو ہم اونکا مقابلہ کرین اور ایک ضرب شمشیر مین ...
ملک کو کنارے مین لون دلاوردون نے یہہ صلاح ...
اور علی سیور جیسے ... کہا کہ بہتر یہہ ہے کہ ہم

توزک

آخر امیرحسین سایے سرایے سے باہر ہوکر لشکر جمع کر
لگا اور امیر موسے شکست نصیب کو سردار بنا کر امیر اوبجاب
ایز دینے اور جہان شاہ بانیود امیر بولاد بوغا کو معہ دس ہزا
سوار قروناشر کے امیر موسے کے ساتھ کیا امیر موسے
انتقام کے لیئے روانہ ہوا جب یہہ خبرین نے سنے تو بندوبست
لشکر کا کرکے قرشیے سے باہر نکلا اوسوقت میرے ساتھ
دوسو سوار سے زیادہ نہین تھے پھر یہہ خبر آئی کہ امیر موسے
اور اور امرا امیرحسین کے قلعہ قلقہ سے بڑھ کر بیک چلچک
مین آ اترے مجکو مناسب یہہ معلوم ہوا کہ اون پر شبخون مارون
الیغورباغ کے طرف سے جو چپ انداز تھا پور شہر کے جب جنگل
مین پہنچا وہان توقف کرکے برناسے قراول کو روانہ کیا
تا کہ کوئی شخص غنیم کا پکڑ لاوے تا کہ حقیقت لشکر کی معلوم ہو
۰ جا کر تیرا آدمی مخالف کے پکڑ لایا میرے امرا نے
یہہ عرض کیا کہ امیر موسے اور امرا امیرحسین کے بیک چلچک
سے عبور کرکے مقام چکیدالک مین آپہنچے مین اوسدن
جنگل میں ٹہرا رہا جب رات ہوئی تو سوار ہوا جب
لشکر غنیم کے پاس گیا تو میرے ساتھ دوسو سوار سے
پانچ تکبیر کہہ کر غنیم کے دست چپ پر متوجہ ہوکر
برابر آگیا غنیم کے لشکر مین زلزلہ پڑگیا لشکر غنیم
سوار ہوئے اوسوقت صبح ہوگئے امیر

امیر حسین نے کہا اندراج تیمور کے مین تم سے مقام کرین ...

یہ صلاح ہوئی کہ بخارا مین مقام کرین

کے شکست کہاکر گئے ہے اوسکو غیرت آئیگی اور جب

کہ مین بخارا مین بیٹھا ہون تو البتہ لشکر کرکے تسخیر کریگا اور بخارا

یہ سنکر ... بیٹے کہ قرشی

اوجاڑ جگہ ہے اور وہ کم ہاتہہ آتا ہے بہتر یہہ ہے

مین مقام کرین اور محمود شاہ کو بخارا کو بہیدین تاکہ اوسکو آباد

کرے جسقدر وہانکے محاصل سے جمع ہوگا حضور مین بہیجیگا اور

بیگ شاہ کو جو خراسان مین سرگردان پہرتا تہا مین بیگ نے بلا کر

ولایت امویہ سپرد کردی اور محمود شاہ کو حکومت بخارا

پر تعین کیا اور ایک فرمان علی سیدر بیگ کو لکہا کہ پریشان کرین

پہرتا ہے اپنے داماد محمود شاہ بیگ کے پاس چلا جب یہہ

مشورہ پسندیدہ ہوا انہون قرشی کے طرف کو روانہ ہوا

اور اپنے ادمیون پریشان کو جمع کرکے فتح آباد مین منزل کی

اور استراحت مین مشغول ہوا جب امیر موسی اور امیر حسین

کے اور سردار اور بہادر شکستہ کہے قرشی سے امیر

کے پاس سراسیمہ مین بہاگ کر پہنچے تو امیر حسین نے

اون پر اعتراض کیا کہ تمنے اپنی غفلت سے کہ امیر تیمور قلعہ

مین گہس گیا اور دوسو تیتالیس آدمیون نے قرشی کا قلعہ

لیلیا اور تم بارہ ہزار سوار تہے ایسے نامرد ہو گئے کہ

تیمور کے دو سو آدمیون نے شکست کہائے امیر حسین نے

پہر یہہ صلاح کی کہ گرم گہا دیرینے اور پر لشکر تعین کرے جب

۱۱ عورتون کے پیچھے جاتا تہا سمی عاشق باز ایک نوکر تیر کمان لئے ہوئے آرزو ملک آغا کے ہمراہ تہا جب مین اونسی قریب ہوتا تہا تو عاشق باز تیر کمان میرے سامنے کرتا تہا اور مین یہہ خیال کرتا تہا کہ مبادا اس پاجی کے ہاتہہ سے زخم کہاؤن لوگ یون کہین گے کہ امیر موسے کے مال اور عورتون کے طمع مین زخمی ہوگیا اسلئے دلیری نہین کرتا تہا اسعرصہ مین دولتشاہ بخشی اوس نوکر تک جا پہنچا اوسنے لاچار دولتشاہ پر تیر چلائے معلوم ہوا کہ تیرانداز سے نہین جانتا تہا ہر چند دولتشاہ اوسکے پیچھے دوڑا لیکن حکمت الہی ایسے ہاتہے کہ اوسکا گہوڑا تہک گیا اور اوس عورت کو کچہہ خلل نہ آیا کیونکہ آرزو ملک آغا تومان آغا کر آخر کو تقدیر الہی سے میری زوجیت اور ہمسری مین آئے نو مہینے کے حاملہ تہے آخر دور حیض مین ہہے اوسکو کچہہ خلل نہوا مین نے موضع ارقو تک جو نزدیک قرفاق کے ہے دشمنونکا تعاقب کیا وہان سے مراجعت کرکے اپنے مکان مین آیا امیر جاکو اور امیر سیف الدین نے بہی دشمنون کو بیک چلچک تک نکال دیا اور نہار چلاپر اور راور فراریون کو مستاصل کر کے ہٹا لائے جب صحرا ارقرشے مخالفون سے صاف ہوگیا اور امرا نے مبارکباد فتح کے دیکر یہہ مناسب معلوم ہوا کہ سردے آگئے ہیں اسیکے موسم سرد ہے مین قرشی مین مقام کرون بعضے امرا

تیموری

امیر موسی کے قلعہ پر روانہ کے تاکہ اسنے تئین محصور کرین
ملک بہادر میرے سپاہ کو دیکہتی سے گہبرا کر بہاگا مین نے
امیر داؤد کو مع فوج اوسکے تعاقب پر تعین کیا تاکہ فراریون کو
اور اونکا مال جو ہاتہہ لگے لے آوین جب امیر داؤد نزدیک پہنچا
تو غنیم کے جسقدر فوج فرار سے بچی تھی وہ سب گرد فوج کے ہوگئے
اور اونکے فوج دست راست نے ایلچی بوغا کو مار کر ہٹا دیا
اور اونکے فوج دست چپ نے مجہپر حملہ کیا اوسوقت
مین نے جسقدر جوان میرے پاس حاضر تھے اون پر روانہ
کئے اور مین نے بہی تلوار لیکر اون پر گہوڑا ڈالا غنیم میرے
حملے سے بیتاب ہوکر بہاگ نکلا اونکے کوتل گہوڑے میرے
سپاہ کے ہاتہہ آگئے اپنے اقبال فرخندہ سے دشمنون کو
نگونسار کیا اونکے فوج دست راست کہ ایلچی بوغا پر حملہ کیا
تہا یہہ حال دیکہکر ایکبارگی بہاگ نکلے آرزو ملک آغا امیر
بایزید جلایر کے بیٹے جو امیر موسی کے ساتھ تھے ملک بہادر
کے ساتہہ بہاگے جاتے تھے اور مین اونکے پیچھے جاتا تہا
تاکہ اونکو گرفتار کرون اسیحال مین ملک بہادر کو مین نے
پہچانا اور یہہ آواز دیکے کہ اگرچہ تجہکو قتل کرنا مناسب تھا
لیکن مین نے اب تجکو معاف کیا اگر تجہکو جان پیاری ہے
تو عورتون سے الگ ہوجا ملک بہادر نے یہہ سنکر غنیمت
جانا اور عورتون سے جدا ہوکر اور طرف چلا گیا مین ...

اجازت ندیے اسمین سار بوغا اور امیر سیف الدین کا جو پانچہزار
سواروں سے مقابل ہیتے قاصد آیا کہا کہ ملک بہادر کو ہمنے
درہم کردیا ہے نصرت آپ کے توجہ کرنے سے فتح ہوتے
ہیں چونکہ امیر موسے کو ہزیمت دیکر خاطر جمع ہیتے تو مین قلعہ مین
آیا دروازہ پر آدمی تعین کرکے جتنے سوار پیادہ حاضر تہے
ہمراہ لیکر دروازہ جزار پر پہنچا ملک بہادر نے پانچہزار سواروں
سے حوالی قلعہ کو زیر کیا تہا اور فوج امیر سار بوغا و امیر سیف
کے کوچہ بند کے دیوار کے اوٹ مین لڑ رہے ہیتے کہ مین قلعہ
سے نکل کر با آواز بلند تکبیر کہے جب ملک بہادر نے مجکو دیکہا تو سمجہا
کہ میرے انتقام کے لیئے آیا ہے میرے مقابل ہوکر آگے بڑہا
مجکو غیرت آئیے مین نے چالیس سواروں سے نقارہ بجاکر گہوڑ
ڈالا اور امیر سار بوغا و امیر سیف الدین نے جب مجکو یہہ دیکہا
کہ چالیس سواروں سے اون پر حملہ کیا تو وہ بہی ساٹہہ سواروں
سے جو اونکے ساتہہ تہے میرے داہنے طرف سے آپڑے
جب ملک بہادر نے میرے چترق دیکہے تو روگردان ہوکر امیر مو
کے طرف چلا وہان جاکر جمعیت متفرقہ کو جمع کے استحال مین اونے
امیر موسے کے بہاگ جانے کے خبر سنے وہ بہی بہاگ کر اپنے
قلعہ کو روانہ ہوا مین نے امیر جاکو اور امیر سیف الدین کو اوسکے
قلعہ پر جو کنبد لو سے مین تہا واسطے خبر گیری کے بہیجا اور
مین نے آہستہ آہستہ اوسکا تعاقب کرکے ایک اور جماعت

تیمور سے

منصور خراسانیکے جو میرے سرداروں مین سے تھا رواز
ہوا جب بہرام کے پاس گیا تو دشمن سمجھ کر نا دانستہ ایک نہ
مین اوس بہادر کو مار ڈالا جب امیر موسیے اور ملک بہادر نے
میرے سپاہ کے دلاوری دیکھی اور اونکے نظر میرے
کوکبہ سلطنت پر پڑے تو امیر موسے نے ملک بہادر کو اپنے
سے الگ کرکے جزار پر بھیجا تا کہ حملہ کرے اوس وقت مین امیر کو
سار بوغا اور امیر سیف الدین کو جو جزار کے بند و بست مین مشغول
تھے کہلا بھیجا کہ غنیم کو فرصت نہ دیجیو وہ بہادر ملک بہادر کے پانچ
ہزار سوار کے مقابلہ مین دروازہ محکم کرکے قلعہ سے باہر نکلے
اور جنگ مردانہ کے اسمان مین کہ امیر موسے نے ملک بہادر
کو دروازہ جزار پر بھیجا اپنے فوج اراستہ کرکے چہار ہزار
سواروں سے میرے طرف متوجہ ہوا مین نے اوس وقت
قدم آگے بڑھایا سو سواروں کو ایک فوج بنا کر اون پر روانہ
کئے جب یہ لوگ کوچہ بند سے نکلے امیر موسے نے حقارت
سے دیکھ کر چاہا کہ خود آپ تلوار لیکے کرے اس عرصہ مین بھی
قلعہ سے نکل کر جب کوچہ بند سے ظاہر ہوا تو ہمارے اور
اسکے فوج مین جنگ شروع ہو گئے ہمارے فوج نے تیر بارانی
اتفاقاً ایک تیر امیر موسے کے لگا وہ روگردان ہوا
ات ہزار سواروں سے ہزیمت کھا کر اپنے گھر کو روانہ
امیر سے سپاہ نے ارادہ کیا کہ اوسکا تعاقب کرین مین نے

کہنی لگے رستم اور اسفندیار جوسنا کرتے ہتے دیکھہ لیئے اور
پہر دہشت کے ماریے بہاگ گیئے جاکر خندق مین جو اپنے لیئے
کہو دیے ہتے چہپ گئے اوسوقت مین نے ایک فوج اپنے
پاس سے بہادرون جنگی کے کومک کو بہیجے اونہو نے متفق
ہوکر مخالفون پر حملہ کیا اور مار مار کر خندق سے نکالا وہ بہاگ
کر شہر کے کوچون مین گہسر گئے جب امیر موسے اور ملک بہادر
متفق ہوکر قلعہ پر آیے تو اپنے سپاہ کا یہہ حال دیکہا کہ خندق
سے بہاگ کر شہر کے کوچون مین پناہ لیے اور وہان سے قتل ہوتے
ہین تو نکل بہادر کو دوسو سوارون سے اونکے مددپر تعین
کیا جب نکل بہادر نے غنیم سے جدا ہوکر تیر باران کیا مرتے
جاتے تھے اونہون نے بہیہ کر غنیم کو خندق سے مار مار کر نکالا تہا تیر
باران کیا اور جنگ سے ہٹ کر مرے پناہ مین آ گیے اوسوقت
مین ہزارہ سوارون سے نقارہ بجاکر قلعہ سے نکلا بہادر شکستہ
ریختہ نے جو مجکو دیکہا تو تو سے دل ہوکر غنیم پر حملہ کیا اوسحال مین
ایلچی بوغا بہادر اور بہرام بہادر کو حکم کر کے مع اتباع کے نکل بہادر
پر بہیجا اون دونو نے حملہ کیا تو کل بہادر دیوار کے اوٹ مین
آکر جنگ کرنے لگا ایلچی بوغا دیوار پر چہڑ گیا آخر شتاب ہوکر
اترا لیکن روگردان نہوا پہر بہرام بہادر دیوار پر چہڑا اور
ایلچی بوغا نے دیوار مین سوراخ کر کے تو کل بہادر کے تلوار
لگائی وہ بہاگا بہرام بہادر نے اوسکا تعاقب کیا اوسوقت

تیمور رسیدگی

اگر اوسوقت کوشش کرو گے تو امید ہے کہ اللہ تعالے سے امیر کو شکست
پیر مشہور کرے میں بیٹے اوسوقت اپنا عزم موقوف رکہا
اوسی وقت ترکے بہادر بیٹے ملک بہادر کے طرف سے دو ہزار
سوار لیکر قلعے کے دروازہ کو محاصرہ کیا اور دیوار سے تلے آکر ٹہہرا
گئے دو دن تک اونکو طرح دیتے آخر تیسرے دن صبح کر
ایلچی بوغا بہادر اور اقتیمور بہادر کے پاس جو انون میں سے
سبت سے حکم دیا کہ اونہوں نے تختہ پل قلعہ کیا او ٹہا کر اون کا قلو
پر حملہ کیا اور اکثر دن کو تلوار سے مارا اوسوقت طوغا بہادر
جو امیر حسین کے امرا میں سے تہا اپنے فوج سے کومک کو
آیا قتال وجدال ہونے لگے میں نیچے سے علیشاہ درویشک
اور پیر غوجے کو معہ اللہ جو انون کے کومک کو بہیجا جب اوز
پیر غوجے درویشک کے اپنا لوغار سے پہنچے تو تلوار کہینچ کر
حملہ کیا اقتیمور بہادر نے بیچ میں روک کر ایک ہاتہہ مار کر اوسکو
گرا دیا اسوقت میں امیر موسے کے سپاہ میں سے ایک جوان
اوزبک جو کہ نہایت دلاور تہا غرور جو اسکے تہے گذرا اوٹہا
حملہ کیا عمران لوغا کہ بڑا بہادر تہا اوسکے مقابل ہوا او
اونہاکر زعفران لوغا کے سر پر چلایا عمران لوغا نے اوسکے دو
ہاتہہ پکڑکر اینٹہہ دیے اور اوسکو عاجز کرکے قلعہ کے دروازہ
میں لے آیا بیگنا سے ایک بہادر جوان نے آکر اوسکا
غرور کو ایک ہاتہہ میں گرا دیا سپاہ غنیم کے یہ حال دیکھ کر

١٦ فوج مقرر کی اور وہ دونو فوج منگل کو آدہی رات سے اور دہر قریب صبح کے فرودگاہ امیر موسی پر دوڑ آئین اون دونو مرزاؤن نے اوسپر جا کے بہتون کو قتل اور زخمی کیا اور بہت گرفتار کئے بعضے میری سپاہ سے بہیہ مارے گئے زخمی بہی ہوئے جو امیر کہ گرفتار ہو کر میرے پاس آیا درد کا بہادر تہا اوسکی مین نے عزت کی اور اوسپر بہت احسان کیا اور اوسکو یہہ اختیار دیا چاہے یہان رہ چاہے چلا جا میرے امراؤ نے اوسکے قتل پر تحریص کی مین نے کہا درد کا بہادر ایک آہوا ہو گیر ہے اسکو بند احسان مین گرفتار کرتا ہون تاکہ اور لوگ میری طرف رجوع کرین اور میری سلطنت قایم نہین ہو سکتی بجز رجوع دوست دشمن کی جب کہ میرے احسان کا مشاہدہ ہوا تو میری ملازمت اختیار کی اور امیر حسین سے روگردان ہوا اگلے دن صبح دم امیر موید ارلات کو معہ تین سو سوارون کے جرار دروازہ سے امیر موسی پر بہیجا وہ بہادر نامدار مردانگی سے سالم گہوڑے لوٹ کر دروازہ مین لے آیا اوسوقت مین نے یہہ ارادہ کیا کرین آپ قلعہ سے نکل کر غنیم پر یورش کر کے ہلاک کرون لیکن امیر سیف الدین نے کہ نجوم اور رمل سے واقف تہا یہہ عرض کیا کہ احکام سے یون معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر آج توقف کرین تو اولے ہے کل چاشت کے وقت ساعت نہایت نیک ہے

۱۹ ہوا اور چالیس آدمیون کو واسطے حفاظت گہوڑونکے چہوڑا اور
دو سو تین جوان پیادہ لیکر معہ ترکش اور تلوار جو رستہ مین دیکہا تہا
اودہر کو چلا اور سپاہ میرے خدمت مین ہتیے آخر خندق پر آئیے
مین تو قدم اوسپر نار پر رکہہ کر اتر گیا اور اور جوان بہی قدم بقدم
آتیے ہتیے یہان تک کر خندق مین قلعہ کے نیچے جا پہنچا جس جگہ دیوار پست
دیکہی تہی اوس جگہ گیا سپاہ بہی سیڑہیان بنائے ہوئیے آئیے مین نے
حکم دیا کر سیڑہیے لگاکر دیوار پر چڑہین جب چالیس جوان چہڑ گئے
تو ہمین بہیے چہڑ کر قلعہ کے برج مین جا بیٹہا پہر تمام فوج قلعہ پر چڑہ
گئے الله تعالے نے قلعہ کے نگہبانون پر ایسے نیند مسلط کے تہی
کر ایک بہیے نہ جاگا مین نے اوسوقت چند آدمیے دروازہ پر بہیجے
تاکر دروازہ قابو مین محکم کرین جب وے دروازہ پر پہنچے تو
دربانون سوتون کو باندہ لیا اور جس نے دست درازیے کے
اوسکو قتل کیا اور دروازہ تیر مار کر توڑ ڈالا جب دربانون کا
شور غل قلعہ والون نے سنا تو بیحواس ہو گئے محمد بیگ امیر موسے
کا بیٹا جو قلعہ کا حاکم تہا ایک جماعت سیے بالا ئیے بام آکر لڑنیے لگا
جب صبح ہو گئے اور اوسنیے میرے فوج کو دیکہا تو بالا خانہ مین
مین جسمین پست بام کیے ہتیے جا چہپا سپاہ نیے جاکر اوسپر گہر مین
آگ دیدیے اور امیر موسے کے فرزندون نیے امن مانگا جب
محمد بیگ امیر موسیے کے بیٹے کو میرے سامنے لائیے تو لڑکا
تہا اوسکے شجاعت پر مین نیے آفرین کیے اور اوسکو دیدیلیا

سہو رہے

دن چالیس جوان جو موجود تھے ساتھ لیلے راتون رات گرد
شتے سے کے پہنچا اور وہ رات نہایت تاریک تھی جوانون کو مین نے
حکم دیا کہ صف باندہ کر کھڑے ہو جاؤ مین مشیر اور عبد اللہ کو کہ میرے برادر شیر
واقف تھے ہمراہ لیکر خندق پر گیا خندق پانی سے بہر رہے تھے
مین نے اطراف خندق کو دیکھا تو ایک پرنالہ لکڑی کا جو اوسر تھا
مین سے قلعہ مین جاتا تھا پر سے نظر پڑا مین گھوڑے سے اتر کر
گھوڑا مشیر کو سپرد کیا اور آپ گھٹنون تک پانی مین گھس کر قدم
اوس پرنالے پر رکھا اور پانی سے اتر کر خشکی مین قلعہ تلے آ گیا اور
عبد اللہ بھی میرے پاس آیا پھر قلعہ کے دروازہ پر جا کر آہستہ
کواڑ کھٹکھٹایا کہ معلوم کرون دربان سوتے ہین یا جاگتے ہین معلوم
ہوا کہ رات کو دروازہ خاک سے آنٹ رکھا ہے اور دربان
سوتے ہین خاطر جمع سے دیوار حصار کو ہر طرف سے خوب ملاحظہ
کیا ایک جگہ سے دیوار پست نظر آئی عبد اللہ سے مین نے کہا کہ
یہان سیڑہی لگ سکتی ہے پہر مین جس رستہ سے آیا تھا مراجعت
کے مشیر نے میرا گھوڑا حاضر کیا مین سوار ہوکر اپنی فوج کو چلا
اسمین سب سپاہ مسلح سیڑہیان لئے ہوئے آ گئے مین نے احوال قلعہ
کا جو دیکھا تھا سو بیان کیا جب اونہون نے یہہ سنا کہ مین اکیلا جا کر
قلعہ دیکھ آیا ہون اونکی شجاعت سو کتو نے ہو گئے حیرت سے
انگلیان کاٹنے لگے اور میرے دلیری پر تعجب کیا بعضون نے
مجکو ملامت اور بعضون نے تصدیق کیا دعا فتح کے مانگ کر مین سوار

قال سے تو سے دل ہو کر روانہ ہوا دریا امویہ پر جا کر گہوڑا پانی
مین ڈال دیا آخر پار ہو گیا چالیس آدمی اور ہمراہ میرے ساتھ تہے
یون ہی اتر گئے اوس طرف سے کشتیان پکڑ کر بہیج دین کہ سب لشکر
کشتیون پر سے عبور کر کے موضع خنار مین مقام کیا راتون رات
قراول قریشے کے راہ پر بہیجے کہ رستہ روک لین اور کسیکو نہ جانے
دین اور نہ آنے دین اوسدن ایک جگہ آبادی سے الگ اتر
جب رات ہوئی تو مین سوار ہوا اور راتون رات موضع بروالیغ
مین پہنچا امیر موسے حاکم قریشے کے نوکرون کو جو اوس جگہ تہے
گرفتار کر لیا رات کو اوسہی جگہ ارام کیا پہر عصر کے وقت سوار
ہو کر موضع شیرکنت مین آیا دلمین یہہ آیا کہ اوس موضع سے ہی
آگے چلون لیکن امیر جاکو نے آکر بیان کیا کہ سپاہ بہت پیچہے رہ
گئے ہی امیر ایتقو برکاب رہے کہ سپاہ آجاوے پہر حملہ کر
امیر موسے پر شبخون مارتے ہین امید ہے کہ اوسکا لشکر درہم
کردین مین کہڑا ہوا یہہ سوچتا تہا کہ میرا لشکر بہت کمتر ہے میرے
سات دو سو تینتالیس ۲۴۳ آدمی اور غنیم کے سپاہ دو ہزار سوار
زیادہ خدا نخواستہ ایسا نہو کہ میرے لشکر کو صدمہ آوے اوسوقت
مجکو یہہ خیال آیا کہ سپاہ کے آنے تک کیئے زینے باغ کے لکڑیان
کاٹ کر جو برسر راہ تہا رسیون سے باندہ کر بنائی جب لوگ
زینے بنانے مین مشغول ہوئے میرے دلمین یہہ آیا کہ جبتک
یہہ سپاہ جمع ہوتے ہین آپ جاکر قریشے کے حصار بند کو ملاحظہ

نے کہا اگر ہم خراسان کو جاتے ہیں تو گرفتار ہو جاینگے اور یہہ مہم
متفرق ہو جاینگے الله تعالے سے مدد مانگ کر قرشے پر چلیں انشاء الله
تعالے فتح ہو گے چونکہ یہہ صلاح صواب تھی میں نے یہہ عزم
کیا کہ قرشے کو مسخر کر دوں لیکن سپاہ امیر حسین کے بارہ ہزار سوار
امیر حسین کے قرشے کے نواح میں دین دوسوسہ میں تھے اس بات
میں یہہ صلاح کی کہ دو سو چالیس جوان سے جنکی شجاعت بارہا نظر اعتبار
میں گذر چکی ہے ساتھ لیکر قلعہ قرشے پر ایکبار چڑہ دوڑوں جو کچھہ
مقدر میں ہوگا وہ ہو رہیگا اسلئے قران شریف میں فال دیکھی یہہ
آیت نکلی ینصر من یشاء وہو العزیز الحکیم یعنے الله تعالے فتح دیتا ہے
جسکو چاہتا ہے اور الله تعالے غالب باحکمت ہے اس فال سے
نصرت مندی کی بشارت ہوئی لشکر کو جمع کیا اور انتظام
تسخیر قلعہ قرشے کا اسطور کیا کہ دو سو تینتالیس شجاعت پیشہ میرے
ساتھہ ہوئے خدا تعالے پر توکل کرکے رات کو ڈیرہ سے نکلا
اوسوقت امیر موید ارلات میرے پاس پہنچے اور توکل بہادر اور
امیر ساربوغا جلایر اور حسین بہادر اور امیر سیف الدین نکودر
اور عباس بہادر قبچاق اور اقیوغا بہادر برلاس اور محمود شاہ
بیلے آکر تسلیمات سے چونکہ اول امیر موید نے سلام کیا تھا اوسکے
نام سے یہہ فال لیے اوسوقت قران شریف میں فال کھولی
یہہ آیت نکلی ومن یتوکل علی الله فہو حسبہ یعنے جو شخص خدا تعالے
پر توکل کرتا ہے تو الله تعالے اوسکے کار کو کفایت کرتا ہے اسمیں

تو زک

لاچار جلا وطن ہو کر خراسان کو روانہ ہوا اونہو نے میرے لیئے دعا
کے اور راہ بر مانگا تاکہ میرے لشکر سے اونکو ضرر نہو و ہی اور
خوف ناک جگہ سے سلامت نکال دیے مین دو منزل اور
خراسان کے طرف چلا اور جاسوس قافلہ کے ساتھہ کر دیئے
جب وہ قافلہ قرشئے مین داخل ہوا تو امیر موسے حاکم قرشئے نے
اہل قافلہ کو بلا کر میرا حال پوچھا اونہو نے کہا ہمنے امیر تیمور کو
جنگل مین دیکھا کہ مع افواج کے راہ ہرات کو جاتا تھا ملک ہرات
نے اوسکو بلا ہیے وہ جلد جاتا تھا جب میرے چلے جانے کے خبر
امیر موسے اور امرار امیر حسین نے سنے تو قرشئے کے قلعہ سے
نکل کر بخاطر جمع سات ہزار سوارون سے مرغزار رہراغ
مین اتر کر عیش و عشرت مین مشغول ہو گئے امیر موسے نے
اپنے بیٹے محمد بیگ کو قرشئے کا حاکم کر دیا اور قلعہ کو مستحکم کر کے
احوال اخبار امیر حسین کو لکھے اور امیر حسین نے میرے خراسان
جانے کے خبر سے پہلے پانچ ہزار سوار اور قرشئے پر بھیج دیئے
تھے وہ خاطر جمع سے مقام کندبو یلے مین بیٹھ رہے تھے جب لشکر قرشئے
کے خبر مین نے سنے تو مجکو یہہ غیرت آئے کہ بدلا لون یعنے قرشئے
کو مسخر کر دن اوسوقت جاسوس یہہ خبر لائے کہ امیر حسین کے
بارہ ہزار سوار تو قرشی مین متفرق بیٹھے ہین اور دو ہزار سوار
پیادہ نے قرشئے کے قلعہ کو مستحکم کیا ہے مینے امرا کو بلا کر یہہ
مشورہ کیا کہ خراسان کو جاؤن یا چلکر قرشئے کو مسخر کرون بعضون

...ان ہے مین نے ملک ہرات کو خط لکھا اور ایک خط محمد بیگ
...ن عریا ہے کو سمجھا اور دانا شخص تعین کیجئے تاکہ خراسان مین جاکر
...ز دیے دریافت کرین کہ میر حسین کی نسبت کس حال مین ہین چونکہ مجکو
...تھا دشمن تہا کنار دریا سے کوچ کر کے چول مین آکر کہار سے
...وقت پر اترا اتر آئے ہے مہینے تک اوس جگہ اقامت کیے اور جنگل
مین وحوش بہت تہے خوب شکار کیے ایلچی جو ملک حسین حاکم ہرات
اور محمد بیگ جون عریانے کے پاس گئے تہے آئے خطوط مین
محبت اور اخلاص ظاہر کیا اور ہر ایک نے میری واسطے تحفے بہیجے
اور بہت ہتیار کمان تیر ترکش تلوار بہیجین مین نے اوسی روز جو کچھہ
لائے تہے امرا کو تقسیم کر دیا اور اپنے لیے ایک کمان اور ایک
تلوار رکہہ لیے باقی سب بانٹ دیا اوسوقت مین نے یہہ سنا
کہ خراسان کا ایک قافلہ ولایت قرشی کی طرف متاع اسباب
لیے جاتا ہے مین نے اوسی وقت کوچ کر کے اوسکا رستہ روکا
قافلہ والے مجکو دیکہتے ہی استقبال کو آئے تحفے جو تہے میرے
نذر کیے مین نے اوس کے سردار سے پوچہا کہ ہرات سے کیا
خبر ہے اور میرا خراسان کو جانا کیا مشہور ہے جواب دیا ہمنے
یون سنا ہے کہ امیر تیمور حسب استدعا ملک حسین کے خراسان
کو گیا اور دریا آموہ سے پار ہوگیا لوگ نہین یقین کرتے
تہے اب ہمنے اپنی آنکہون دیکہا کہ امیر خراسان کو جاتا ہے مین
نے کہا امیر حسین نے جو نہایت ظلم کیا اور مجہہ پر لشکر کشی

ا ارلات اور امیر سیف الدین اور سیورغتمش اغلان اور امیر حسین اور
حسن بہادر قبچاق اور آق بوغا بہادر نانان اور محمود شاہ بخارسے
تہے یہہ حال دیکہہ کر مجکو رقت ہوئی ہے اونہوںنے بہیہ رقت کیے اور
خط جان سپاری کا لکہا مین نےلیے اونکو تحسین و آفرین کیے اور فراغ
خاطر سے واسطے مدافعت امیر حسین کے روانہ ہوا قرشی سے
کوچ کرکے ہیرمان کے طرف چلا تاکہ اسباب زاید چہوڑکر جریدہ
امیر حسین پر یورش کرون جب تین چار منزل ایل ہیرمان کے طرف
گیا تو امیر موسے اور ملک بہادر کہ امیر حسین کے طرف سے ہمراہ تہے
میرا چلا جانا غنیمت جان کر قرشی کے قلعہ مین داخل ہوکر ارادہ
اقامت کا کیا اور امیر حسین کو یہہ لکہہ بہیجا کہ امیر تیمور خراسان کے
طرف بہاگ گیا ہمنے قلعہ قرشی فتح کر لیا یہہ خبر مین نےلیے سنتے تو مجکو
غیرت آئی کہ قلعہ قرشی مین جاکر اونکو گرفتار کرون اسلیے مین
نےلیے مشہور کردیا کہ امیر تیمور خراسان کو چلاگیا مین نےلیے بازماندون
کو لطرف ایل ہیرمان کے بہیجدیا اور اپنا لشکر چیدہ چیدہ ساتہہ لیا
اور وہان سے کوچ کرکے چاہ الجاق پر اترا کئے روز تک مقام
کیا اتناکہ جو لوگ رہ گئے تہے آ گئے وہان غلیطے دیکر ماخان
سمجو گیا کنارہ دریا سے اموئیہ کے اترارات کو اوس دریار
سے عبور کیا جب میرے عبور کے خبر امیر موسے اور ملک بہادر
اور امیر ہندو شاہ حاکم قرشی نےلیے سنے تو خاطر جمع سے فارغ
ہو گئے دو دن تک دریار پر مقام کیا اتناکہ سب لشکر نےلیے عبور

تیمور سے
لیا ہے کہ گواہ کر لیے ہین کہ اگر ہم عہد کے خلاف کرین اور
تیمور سے جدا ہووین تو غضب الہی مین گرفتار ہوون جب مجکو اسنے
ہزار لشکر کا اعتماد ہوا تو صلاح وقت کی یہہ دیکھی کہ لشکر
خان سے عزم کرون اور ایلچی بہیجکر جو اوس جگہ رہتے ہین
اپنا ملازم کرون پہر صف آرائی کرکے مقابلہ امیر حسین کا کرون تاکہ
جو مقدر ہے ظاہر ہو جاوے اوسوقت یہہ خبر آئی کہ امیر حسین
نے بڑا لشکر جمع کیا اور امیر موسے اور امیر بہادر کو بارہ ہزار
سوار کے معیت سے قرشی پر تعین کیا ہے تاکہ آکر میرا رستہ
روک لین اس خبر سے میرا لشکر گہبرایا مین دوبارہ امرا کو
بلاکر ازسر نو عہد لیا اونہون نے یہہ عذر کیا کہ آکر دابیٹے ہمارے
عیال اور اذوقہ کسی جگہ محکم ہاتہہ آوے ہماری خاطر جمع ہو جاوے
تو ہم سب تمہارے قدم پر جانفشانی کرتے ہین مین نے اہل بحرو
لشکر اون پر میرے سوا الق نعمت ثابت ہین فرمان لکہا اونہون نے
حق نعمت کے لحاظ سے ہزار سوار بہیجے اور عیال پر لاسکر کو بہیجا
جانے کا حکم دیدیے جب میرے امرا کے دیکھے ہو گئے
رفاقت پر مستعد ہوئے لیکن میرے خاطر جمع نہین ہے
امرا نے یہہ حال سنا کہ مجکو اونکے رفاقت پر اعتماد نہین ہے
تو وہ رات کو قرآن شریف اور تلوار لیکر میرے پاس آئے
کہ یہہ تو قرآن شریف ہے اور یہہ تلوار ایک تو اسپر حاکم تہا اور
اسکو تیمور اور امیر سار بوغا نے چلایا اور امیر داؤد اور امیر

جو پوشیدہ تہی رو کے مثال ایکبار گی آگئے جو افواج کہ اونکے آگے پیچہے پوشیدہ ہاتی اونہو نے کوسون سے نکل کر اونکا رستہ روکا اول حملہ مین میر سے فوج اون پر غالب ہو گئی اور میرے پاس آدمی بہیا مین نہی اونکی مدت کو پہنچا مار مار کر امیر حسین کے فوج کو نکال دیا اور اکثر اونمین سے گرفتار ہو گئے اور بہت مارے گئے اور امیر حسین کنار درہ پر آکر منتظر تہا کہ مجکو باندہ کر لیجا وینگے او سکے افواج شکستہ او سکے پاس گئے اسحال سے امیر حسین نہایت شکستہ خاطر اور شرمندہ ہوا جب جانا کہ ظاہر ہوگیا تو شیر بہرام کو جو مجہسی پہر کر او سسے مل گیا تہا بدگمان ہو کر مار ڈالا شیر بہرام کا حق مین جو میرے زبان سے نکلا تہا کہ اپنے کردار مین گرفتار ہوگا سو ہوا مین مظفر اور منصور سبزہ زار قرشی مین آکر اترا اور اپنے لشکر کے انتظام مین سعی کی جب دشمنی امیر حسین کے تشتین ہو گئی توجمعیت کرنے لگا اور ایک ایک امیر کو بلا کر اونسے قسمیہ عہد کیا اور پوست کندہ کہدیا کہ جس شخص کو تم مین سے میرے ہمراہ ہے منظور ہے تو جب تک میرے ساتہ ہے برادرانہ اوسسے سلوک کرونگا بالفعل جو کچہ میرے پاس موجود ہے برادرانہ تمکو تقسیم کر دونگا اور آیندے کو جو ہاتہ لگیگا وہ بہی قسمت کرونگا اور جو شخص میرے ہمراہی اختیار نہین کرتا تو آج ہی مجہسے جدا ہو جاوے اونہو نے اطاعت منظور کر کے اپنے اسامی کے فرد بنا کر قسمیہ عہدنامہ لکہدیا اس مضمون کا

پہنچکے
ہہ دیکھا کہ مین اونکے عہد پر اعتماد کیا تو دوبارہ لشکر جمع کیا اور شیر
بہرام کو ہراول بناکر میرے طرف متوجہ ہوا چاہتا تہا کہ جلد دیکے کر
مجہی گرفتار کرلیے جب مین مقام خیابان مین آیا اوسوقت امیر حسین نے
نفر خزینہ دار کو مصحف شریف دیکر میرے پاس بہیجا کہ اس قرآن
کی قسم ہے کہ مجکو تمسی کچہہ مخالفت دل مین نہین اور اگر مخالفت ہو تو
تو اس قرآن شریف کا وبال مجہپر ہووے اور واسطے تاکید و توثیق
اتفاق کے بہتر ہے کہ ہم تم درہ چکچک مین ملاقات کرین اور اومینے
حیلہ سے دو فوجین درہ کے دو طرف پوشیدہ کر رکہی تہا کہ جب
مین درہ مین داخل ہون تو دونو طرف سے آکر مجکو گرفتار کرین جب
یہہ خبر مجکو معلوم ہوئی تو اول درہ پر جاکر اترا اور اپنی فوج کو
حکم دیا کہ راتون رات اونکو غلطے دیکر امیر حسین کے راستہ پر جا اترین
اور اون فوجون کو مین نے بہیجا کہ جاکر اونکے پیچہے کمین کرین اوسوقت
ایلچی امیر حسین کا آیا کہ تم اپنا لشکر موضع جزار مین چہوڑو کیونکہ مین بہی
اپنا لشکر موضع خیابان مین چہوڑکر سو سوار سے تمہاری ملاقات
کیلئے آتا ہون تم بہی سو سوار لیکر درہ مین آجاؤ درہ مین جدا ایک
منزل نہایت خوش آب و ہوا ہے الیسین وہان ہم جمعیت ہوکر اور
سر نو سے اتفاق کرکے ولایت ماوراء النہر کو برادرانہ تقسیم کرلینگے
اونکے اوس فریب سے مین مطلع تہا دانستہ قدم درہ مین رکہا
میرے ساتہہ کل چہہ سو سوار تہے اور امیر حسین ہزار سوار لیکر
میرے طرف کو چلا مین جب جائے وعدہ پہنچا تو افواج امیر حسین

توزک

۱ بطرف لشکر امیرحسین کے جو موضع چغانیان مین تہا روانہ کیا اونسے
یہہ خبر بہیجی کہ امیرحسین جنگ پر تیار رہتا ہے لیکن یون چاہتا ہے کہ حیلہ
مکر سے کار درست کرلے امیر اس بات سے غافل نرہا ہے جب خبر
میرے چلنے کے قرشی سے اور سیف الدین کے جا پہنچنے کی امیرحسین
نے سنے تو اپنے بیٹے عبداللہ کو عہدنامہ دیکر میرے پاس بہیجا
اور کہیکے باتین بنائین عہدنامہ مین یہہ لکہا تہا کہ مین نے دل سے عہد
کیا ہے کہ امیرتیمور کے اتفاق پر بجان حاضر رہون اس عہدنامہ
پر اعتماد کرنا جب رسول امیرحسین کا قہلقہ مین میرے پاس
آیا اور امیرحسین کا پیغام مجہسے کہا اور عہدنامہ مجہکو دکہلایا تو امراء
لیوریے جو امیرحسین سے پہر کر میرے ملازم ہو گئے ہیے
یہہ سنکر گہبرائے کہ امیر صلح کرتا ہے اور امیرحسین کا ارادہ یہہ تہا کہ
صلح کے بہانہ میرے مجتمع فوج کو متفرق کر دینے مین مینے اس امر
کو سمجہ کر اوسکے پیغام کو ناشنیدہ رکہا اور امراء لیوریون کو بلوا کر
کہا کہ امیرحسین صلح کیا چاہتا ہے اوسکا مقصد یہہ ہے کہ تکو اپنے
طرف مایل کرے اور اب میرے اور اوسکے درمیان مین سوا
تلوار کے کچہہ باقی نہین ہے جو امراء صلح کے خوف سے میرا
تخلف کیا چاہتے ہیے مجکو جنگ پر قایم دیکہکر تو سے دل ہو گئے
مین نے جماعت لیوریون کو جو بیدل ہاتے استمالت اور نوازش
کے جب امیرحسین صلح سے ناامید ہوا تب جنگ موقوف رکہی
مینے ہیے مراجعت کرکے قرشے مین چلا آیا جب امیرحسین نے

پہنچو رہے

۳۳ تیتیسوان برس شروع ہوا تھا لشکر جمع کرنے مین مشغول ہوا اور
موقف خط قریب سے مدد جماعت ہمراہ بیگ کے سردار ہوا پہلے تو یہہ
اسباب دیکھا کر واسطے جمع کرنے لشکر کے سمرقند کے طرف بڑھا
لیکن جب اکمنزل چلے کے تو امیر سلیمان اور جاور بیگ جو جماعت
اس مخالفت سے بیٹھ بھاگ کر امیر حسین کے پاس پہنچے سبب گئے آئین
مین امیر خضر یسوری سے مرگیا اور علی درویش اور اوسکا بھائی
الیاس خواجہ اور حاجی محمود اور بایزید یسوری سے مطیع ہوکر
تین فوج کی جمعیت سے آکر ملازم ہوئے اسی حال مین امیر جاکو
اور امیر عباس جو کہ بہرام جلایر کے ساتھ خجند کو گئے تھے اپنی
فوج لیکر آگئے جب میرے سب فوج جمع ہوگئے تو سمرقند کو
چلا سب مین وہان پہنچا اہالے سمرقند نے میرا استقبال کیا اور
حاکم کی بیٹی فرا ہندو برلاس کو سمرقند پر حاکم کرکے لودشت
کے طرف کو مراجعت کی جب سمرقند سے دو منزل جا چکا
وہ ہندو وصفت سمرقند کو چھوڑ کر امیر حسین کے پاس چلا گیا اسحال
مین یہہ خبر آئی کہ الجایی ترکان آغا جو بیمار تھی مرگئی مینے
انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا جب امیر حسین نے یہہ سنا کہ وہ
ہمشیرہ مرگئی بہت متالم ہوا اور
علاقہ خویشی اور یگانگی کا جاتا رہا لشدت
نے فوج جمع کرنی شروع کی اور اس استحکام
کی پہلا امیر سیف الدین کو بطور خبر کرکے افواج قا

توزک

کر جمع کریے اور عادل بہادر کو اوسکے ساتھہ کردیا اوسنے اپنے بچے
شر خواجہ کو میرے پاس چھوڑا جب شیر بہرام ختلان مین پہنچا تو لشکر
جمع کرکے مخالفت پر امیر حسین کے ایک قلعہ مین متحصن ہو بیٹھا امیر حسین
نے کچھہ فائدہ لڑائی مین نہ دیکھا تو اوسکو فریب دیکر مطیع کرلیا شیر
بہرام بحسبی عہد پیمان نقض کرکے پاس امیر حسین کے چلا گیا مین
نے شیر بہرام کو یہہ لکھا کہ عہد درست ایمان درست ہے بہتر ہے
ازبسکہ ایسے لوگون کا عہد درست نہین ہوتا تو اپنے جیسے لوگونے اوسکو
جمع کرکے عہد توڑا ہے اور جونکہ مجھہ مین اور امیر حسین مین تونے
فتنہ برپا کیا ہے تو جلد اوسی فتنہ مین گرفتار ہوگا اور تیرے
مخالفت کا عوض اللہ تعالی تجکو دیویگا نزدیک ہے کہ سرکشیانے
تجکو فائدہ نکرینگی آخر وہی ہوا جو مین نے کہا تھا کہ شیر بہرام
بڑے بلا مین مبتلا ہوا مین تو اوس بدکار کو روزگار پر حوالہ کیا
جب مین نے امیر حسین کو اپنا نہایت دشمن پایا تو حفظ مراتب ضرور
ہوا اور بہرام جلایر اور امیر جاکو اور عباس بہادر کو خجند کے
راہ پر مین نے بھیجا کہ اہل جلایر کا انتظام کیا اور امیر ... سے
اور علی درویش پسر بایزید جلایر کو جنہونے یہہ فتنہ شروع
کیا تھا گرفتار کرلیا اور بہرام جلایر الوس جلایر کو ضبط کرکے
اون پر حاکم ہوگیا اور اس خوف سے کہ میرے اوزار ...
کے مخالفت سے بچ جانا آسان نہین ہے بلا توقف جتہ کو ...
ہوا جب یہہ خبر مین نے سنی تو سنہ ۷۶۸ سات سو اٹھسٹھہ ہجری

ے افزا کا گواہ ہوگیا لیکن اس بات نے امیر حسین کے دلمین تیمور سے
ڈال دیا دشمنی جو اوسکو تھے وہ تازہ ہوگئے شہر میں نے دوا
ح دشمنی امیر حسین سے کہ شیر بہرام جلایر سے مصلحت سے کہ امیر حسین
اپنے طرق سے صاف کردون چونکہ شیر بہرام بھی امیر حسین کا دشمن
یا اوسنے صاف کہا کہ امیر حسین امیر کے طرف سے صاف نہیں
ہے نہایت دشمن ہے اور ہمارا اپنے کال ہے بدخواہ ہے
مکر سے چاہتا ہے کہ اگر قابو ہو تو پہلے مجکو قتل کرے ہمکو کسی طرح
امیر حسین کا اعتماد نہیں ہے امیر حسین کو ہمارا قتل مقصود ہے مجکو
شیر بہرام کے کلام سے دغدغہ پیدا ہوا لیکن مین نے شیر بہرام
سے چہپاکر کہا مدت سے امیر حسین کے ساتھ عہد ہوا اور ہے
اور خدا کے نقض کا کر کہا ہے یہہ کب ہوسکتا ہے کہ اوسکے مخالفت
دلمین لاؤن مجکو تیرے قول کا جب اعتماد ہوتا ہے کہ تو کوئی
گواہ لاوے کہ امیر حسین میرا دشمن ہے اوسنے کہا اگر تمکو اوسکے
غداری پر اعتماد نہیں ہے تو اسطور آزما لو کہ مین اوسکو خط
لکھتا ہون کہ ہمارے تقصیرات معاف کردو اگر اوسکے دلمین
عداوت نہیں ہے تو معاف کردیگا اور نہیں تو اعتراض کریگا جب
شیر بہرام کا خط امیر حسین کے پاس گیا اوسکو پہاڑ ڈالا اور
لو لاانشاء اللہ تعالے تمکو ہلاک کر دونگا اور نہایت شدت کے جب
یہہ خبر مین نے سنی تو جانا کہ امیر حسین دشمن ہے اپنا لشکر
مین نے جمع کیا اور شیر بہرام کو ختلان کو رخصت کیا تاکہ اپنا

[illegible] کے در پے ہوئے
توزک اوسکے خرابی کے
[illegible] ترگیا اور خلقت اوسکے دشمن
[illegible] آفت جو اوسپر آئی ہے تو یہہ ہے کہ جو لوگ اوسکے دشمن
[illegible] گرے ہیں اونہوں نے امیر حسین کو میرا دشمن بنایا ہے ہر چند میں
[illegible] ہو گئے ہیں کہ میرے دل میں سوا تیرے دوستی کے کچھ نہیں ہے اوسکو
[illegible] کہاہیں کہ میرے دشمنی پر جھگیا یہاں تک کہ امیر حسین کے کینہ ور
یقین نہ آیا میرے دشمنوں پر تکیہ کیے تاکہ وہ خراب ہو جاوے اور اوسکے
اوسکو میرے دشمنوں کی طرف لائے میں نے امیر حسین
تمام فوج کو روگردان کرکے میرے پاس بھیجا اور یہہ امر دوبارہ
امرا کے لیے کہ تم جلد اوسکے [illegible] کرے لیکن اوسنی
امیر حسین کو لکہا تاکہ وہ اپنے امرا کو [illegible] سے اور [illegible]
[illegible] سے مارے اعتماد نکیا یہاں تک [illegible] نے جو اوسکے دشمن
[illegible] اور فرد [illegible] سے نکال
ولد بایزید جلایر اور [illegible] کے اتفاق
ہے تاکہ اسکو [illegible]
دین ایک [illegible] سے ہوشیار رہا میر تیمور
امیر حسین [illegible] لڑائی کا سامان
[illegible] اتفاق سے مجکو گرفتار
[illegible] تو میرا دشمن ہوا اور
[illegible] بھیج دیا تو میں نے امیر
[illegible] خواجہ کو بلوایا اوسے
[illegible] خجند کو بہاگ گئے
[illegible]

کہ میرے امرار سمرقند کے بند وبست مین مشغول ہین لیکن کچھہ بن نہین آتا
تہا تو یہہ کینہ دل مین رکھا یہان تک کہ مین نے قرشی مین جاکر مقام کیا
اوس سرما مین قرشی مین ارام کیا اور سپاہ کو بہی رخصت کر دیا
تاکہ اب تو جاکر چین کرین موسم بہار مین آکر پہر جمع ہون سنہ ۷۶۵ سات
سو پینسٹھ ہجری مین کہ مجکو بتیسوان[۳۲] سال شروع ہوا ازسرنو
سامان سمرقند کے چلنے کا کیا اور محل کیک خان کا جو کہ ترکی مین
قرشی نام ہے بنوایا اور مین نے یہہ حکم دیا کہ ایک حصار گرد
قرشی کے بنا وین جب موسم بہار آیا وعدہ کے موافق جو امیرون
سے کیا تہا سمرقند کو روانہ ہوا جب مین نواح مین سمرقند کے
پہنچا تو امیر حسین بہی سالے سرا سے آکر سمرقند مین اترا پہلی
اوسنے یہہ کیا کہ امیر جاکو سے اور امیر سیف الدین اور اقیو تغا اور
اپنے بہادر اور دولت شاہ کے اموال کے جو میرے امرار
نسبت سمرقند پر متعین تہے طمع کے اور اون پر تحصیلدار تعین کیا
جب اوسنے بہت بیجا کئے کے تو مین چاہا کہ تلوار میان سے لون لیکن
بلحاظ صلہ رحم کے چشم پوشی کی اور اوسکے گفتار اور کردار سے تغافل
کیا ازبسکہ میرے امرار کے پاس کچھہ نہین تہا اور جو حاصل کیا
وہ فوج پر تقسیم کر کے تلف کر دیا تو مین نے امیر حسین سے یہہ
کہلا بہیجا اگر تمکو قسمت برادرانہ سمرقند کے مال کے منظور ہے
تو مین دیتا ہون اور اپنے خاصے گہوڑے اور اونٹ مین نے
اوسکو بہجوا دئے اور چونکہ وہ بہت طامع تہا تو اور نقد بہی دیا

تیمور سے

سمرقند مین جا کر عزت ابرو مال اسباب مسلمانون کا بچاؤن دوسرے
یہہ کہ لشکر جتہ پر قزاقانہ شبخون مارون اس سوچ مین تہا کہ خطوط اہالیان سمرقند
کے آئے اس مضمون کے کہ قدرت الہی سے بسبب ظلم اور تعدی
کے جو لشکر جتہ مسلمانون پر کرتا تہا ایسی وبا اونمین پڑی کہ تمام اونکے
گہوڑے مر گئے اور اونکے ظلم کے وبال سے اونمین طاعون پیدا
ہوا اکثر مر گئے مین نے اپنے افواج درست کر کے عباس بہادر
کو ہراول بنایا اور سمرقند کی طرف چلا جب یہہ خبر لشکر جتہ مین پہنچی
تو وہ اپنے ہتیار کمر پر لاد کر پیادہ اور سوار دشت کی طرف بہاگ
چلے مین نے اپنی فوج اون پر تعینات کی تاکہ جلد اون قزاقون
کو ماوراء النہر سے نکال دین اور مین آپ پیچہے روانہ ہوا جب لشکر
جتہ مین پہنچا کہ مردہ اور زندہ اور جان بلب یعنی تمام جانور تہے
اون پر رحم کر کے کچہہ نکہا اوسی طور پر چہوڑ کر مراجعت کر کے بقصد
راشدین بغلان کی طرف روانہ ہوا اور امیر جاکو کے اور امیر
سیف الدین اور اوقیوغا اور اپنے بہادر اور دولت شاہ
بخشی کو واسطے انتظام سمرقند کے تعین کیا جب مین جلوہ گاہ بغلان
مین آیا تو امیر حسین سوچ سے ہشیار تو ہے کہ مقام اوچکے اقرار کا تہا
کوچ کر کے سالی سرای مین آیا اور اپنے لوگون کو اوس جگہ
چہوڑ کر جلوہ گاہ بغلان مین آ کر ملاقات کی چونکہ آمد جاڑے سرما کی
تہی صلاح یہہ ٹہری کہ مین تو جا کر اس موسم کو قرشی مین بسر کرون
اور امیر حسین سالی سرای مین مقام کرے امیر حسین کو یہہ ... تہی

۱ تاب مقاومت کے نہوئیے تو وہ سب پریشان ہوگئے اور وہ آپ
میرے پاس چلے آئیے مین نے یہہ معلوم کیا کہ شراب سے بڑا فساد
ہوتا ہے تب یہہ حکم دیا کہ جو شخص شراب بناویگا اوسکو غارت کرینگے
اور جو شخص شراب پیویگا شیشہ پگہلا کر اوسکے حلق مین ڈالینگے جب
یہہ صدمہ میرے فوج پہنچا تو مین جانا کہ میرے سلطنت مین ابھی
کچھہ دیر ہے جب یہہ فوج ٹوٹے اور پریشان جمع ہوئیے تو مین ہمراہ
افواج کے جسقدر موجود ہے ولایت بلخ کو چلا دریاے آمو پر آکر
اترا یہانتک کہ جتنے اہل الوس متفرق ہو گئے تہے سب جمع ہوگئی
اور تومانات کبک خان کے اور تومانات ایلچی بوغای سلدوز کا جمعیۃ
تمام مجہسے آملے جب یہہ خبر آئیے کہ لشکر جتہ سمرقند مین آگیا تو مین نے
دریاے آموا سے عبور کیا اور گہاٹون پر فوج تعین کر دیے واسطے
تیمور خواجہ اغلان کے جسنے لشکر جتہ کے خوف سے بہاگ کر میرے
افواج کو برہم کر دیا تہا حکم قتل کا دیا اسوقت خطوط ملازادہ سمرقند
اور مولانا خورد ک بخارے اور مولانا ابوبکر کلوے اوراہلے
سمرقند کے میرے پاس آئیے اس مضمون کے کہ لشکر جتہ سمرقند
مین آیا اور سمرقند کا قلعہ نہین تہا تو سمرقند کا بند فوج سے بنایا
اور لشکر کے مدافعہ کے ہزار و ترد جنگ جدال ہوتا ہے اگر اب امیر
متوجہ ہو وینے تو انشاءاللہ تعالی لشکر جتہ کو ہزیمت ہو تے ہے
مین نے اوسوقت شمار لشکر کے کیے سات ہزار سوار و ن سے
دریاے آمویہ کو عبور کیا اور مین دلین سوچتا تہا ایک تو یہہ کہ پہلے

تیمور سے
وراالنہر کو اونکے آسیب سے بچالوں تب امیر حسین میرے رفاقت
سے نا امید ہوکر سارے سرای کو روانہ ہوا تمام الوس و اتباع
ہمراہ لیکر دریاے جیحون سے اتر کر کنارہ پر مقام کیا منتظر تہا کہ جب
لشکر جتہ متوجہ کناراب کو ہووے تو ہندوستان کے طرف چلا جاوے
اور مین نے میدان شجاعت مین استقامت کرکے خط کشن کو اپنا معسکر
ٹہراکر حکم لشکر کے جمع ہونیکا دیا اور حسن تدبیر سے بارہ فوج ترتیب
دیکے اور تیمور خواجہ اوغلان کو اور حاجی رجب بہادر اور عباس
بہادر کو تین فوجونکا سردار کیا پہر یہ خبر آئی کہ لشکر جتہ کا مقدمہ
کوکلک مین جو مضافات سمرقند سے ہے آیا مین نے ان تین فوجونکو
کو سمرقند کے طرف روانہ کیا اور داود خواجہ اور ہندوشاہ بہادر
کو سردار اور دو فوجونکا بناکر اونکے پیچہے روانہ کیا وہ سب آپس
ملکر نت بازی کرنے لگے جب نشہ شراب کا چہڑا تو خواجہ جی نے
کمال مستی مین داود خواجہ اور ہندوشاہ سے کہا کہ امیر تیمور کا ارادہ
یہ ہے کہ فتح کے بعد تمہارے لشکر کو خراب اور نیست کردے وہ
دونو موقوف اس بات کا یقین کرکے خوف کی مارے لشکر جتہ
کے بہاگ گئے جب یہ خبر مین نے سنی تو اوت پر نفرین کے تقدیر
الہی سے کپک تیمور بیٹا الغ تیمور کا اور شیر اول و انکر حاجی بیٹا حاجی بیگ
جو لشکر جتہ سے بطور جاسوس کے آئے ہے اونسے مقابل ہوکر
اور جمع ہوکر لشکر جتہ کو خواجہ اوغلان اور عباس بہادر پر چہڑا لائے
اور دونو مین جنگ شروع ہو گئے تیمور خواجہ اور عباس کو جب

توزک

شادیانہ بجاتا ہوا کر جاتا تک نشان امیر شمس الدین امیر الامرا لشکر جتہ کا مع
فوج نمودار ہوا اوسوقت میرے ساتھ ہزار سوار سے زیادہ نہین تہی
مین نے ہزار سوار اوس پر روانہ کیئے پہلے ہی حملہ مین میرا لشکر مردانگی
سے نشان تک جا پہنچا لیکن اور فوج اونکے مدت کو آ گئے میرے ہزار
سوار اور اونکے لشکر مین صبح سے شام تک خوب جنگ ہوتے رہی
یہان تک کہ تخمیناً میرے ہزار سوار تلف ہوئے جب رات ہونے کو ہوئی
اوسنے متفرق ہی سے ہارے جمع ہو گئے از لسکہ ایسا صدمہ ہمارے
لشکر کو پہنچا کہ ہزار سوار مارے گئے اور امیر حسین نے تو کوتاہی
کی اور یہہ صدمہ بہی ہوا تہی سپاہ نے غلبہ دیکہا کہ دو تین منزل جاکر
کشن کے طرف مقام کرین جب تک کہ لشکر متفرق ہمارا سب جمع ہو جاوے
پہر لشکر جتہ کو دفع رفع کرنیکے مجکو یہہ مشورہ پسند آیا کشن کے طرف
روانہ ہوئے اور مجکو یہہ تجربہ ہوا کہ جس لشکر مین دو سردار ہونگے
تو البتہ نفاق بہی ہوگا اور اوسکا نتیجہ شکست اور ہزیمت ہے جب
سے امیر حسین کے رفاقت چہوڑے اور دوسردار ایک لشکر پر تعین
نکئے جب مرغزار کشن مین آئے اور لشکر متفرق جمع ہو گیا اوسوقت
امیر حسین بہی آکر دو کوس کے فاصلہ پر اُترا اور شرمندہ ہوکر کہنے لگا
کہ مصلحت یہہ ہے کہ اہل الوس ہمراہ لیکر دریا جحند اتر جاوین مین نے
امیر حسین سے ملاقات نکے اور یہہ کہلا بہیجا کہ میرے ہمت یہہ یاری
نہین کرتے کہ ولایت کو چہوڑ دون تاکہ لشکر جتہ بالکل برباد کردے
مین دوبارہ فوج جمع کرکے مقابلہ مخالفون کا کرونگا تاکہ

غنیم کے میمنہ کو زیر کر دیا تھا پر امیر حسین سے مایوس ہوکر جنگ سے ہاتھ
اوٹھا کر کھڑا ہو رہا اور اپنی فوج جمع کر کے کنارا سب پر جو اوس
جنگل میں تھا اپنا بندوبست کر لیا غنیم نے جب یہہ دیکھا کہ میں جنگ سے
دست بردار ہو کر غنچہ بن کر کھڑا ہو رہا تو غنیم نے جانے یہہ غنیمت جانا
کیونکہ تھک گیا تھا وہ بھی اوسی صحرا میں اترا میں نے وہ رات حالت زبون
میں گذاری اور سپاہ میری گرد کھڑی رہی بیان کرتے ہیں میں نے حوالی کی
طرف قراول بھیجے اوسوقت امیر حسین کا قاصد آیا [illegible]
کیے اور اپنے کردار سے ندامت ظاہر کیکے جنگ پر مجکو برانگیختہ کیا
مین نے کہلا بھیجا کہ اب وقت ہو چکا جب تو لشکر غنیم کا متفرق تھا تو
اونکے لڑائی آسان تھی اب پھر جمع ہو گئے اسوقت لڑنا کام
بیکاروں کا ہے رات کو اونہی جگہ استراحت کیکے اور گھوڑوں
کو بھی آرام دیا صبح کو نماز باجماعت ادا کیکے آفتاب نکلا تو لشکر
جتہ نے میری فوج کو دیکھا تو کمر تر کر کے حملہ کرنے لگے اور مینہ
ایسا برسا کہ گھوڑے کیچ کا رسے میں چل نہیں سکتے تھے لیکن باین
ہمہ میرے امراء اور سپاہ نے بسبب کمال غیرت اور شجاعت کے
بلاحظ بارش کا تکیہ تلوار پکڑ کر سوار ہو گئے اور غنیم کو اوڑا کر
اپنے ہتیار مینہ سے بچاتے تھے تب میں کرنا بجا کر چلا اوسوقت دیو جیسے
میرے سپاہ میں گرفتار ہو گیا میں نے قتل کا حکم دیا مینہ تھم گیا تھا
میں نے حکم دیا کہ سپاہ نے ہجوم کر کے کلابر و سے لشکر جتہ کو متفرق
کر دیا میرے تمام لشکر نے اونکا تعاقب کیا اور دمن میدان میں گرمیکر

الغرض الیاس خواجہ سے رخصت ہو کر امیر حسین پر آیا اور بکوشش
تمام امیر حسین تک آپہنچا میں نے جب دیکھا کہ میدان ہات سے چلا
تو ایک فوج سے ایکدفعہ اون پر حملہ کیا امیر شمس الدین میرے خوف سے
بیٹہا نہ رہا پہر بہاگ گیا اوسکو معہ فوج مار مار کر الیاس خواجہ تک ہٹا کر
پامال کر دیا پہر میں نے تابان بہادر کو تاکید تمام پاس امیر حسین کے
بہیجا کہ میں نے غنیم کے پانو اوکہاڑ دیئے ہین تو بہی حملہ کر تیرے فوج
کے پہنچنے سے غنیم کو ہزیمت دیدیتے ہین اوسنے بجاے اسکے تابان بہادر
پر کوڑا اوٹہایا کہ میں کیا بہاگ کر آیا ہون جو مجکو ملاتا ہے دوبارہ
میں نے ملک بہادر کو کہ امیر حسین کا رشتہ دار تہا اوسکے پاس بہیجا
کہ اگر اوسوقت تو آجاوے تو غنیم کو شکست دیدیتے ہین یہ بہتر ہے
اوسنے اعراض کر کے کہا صبر کرو تاکہ میں اپنے متفرق لشکر کو جمع
کر لون ملک بہادر نے اوسے کہا کہ امیر تیمور نے غنیم کے فوج
کے پانو اوکہاڑ دیئے ہین اور خواجہ الیاس تک مار کر ہٹا دیا ہے
اور غنیم کے قول کو بحواس کر رکہا ہے تمہارے فوج کے آنے
ہونے سے غنیم کو شکست ہو جاتی ہے اوسکو بہی کوڑا مار
کر ہٹا دیا جب وہ میرے پاس آیا تو اوسکو مین نے آزردہ
دیکہا لیکن اوسنے کوڑے کا حال بیان نکیا اور یہہ کہا افسوس ہے
کہ امیر تو اسی شخص کے کام میں کوشش کرتے ہو اور یہہ چاہتا ہے کہ
مفت اپنے یاران بحال امیر اسی اشارہ سے امیر حسین کا نفاق پایا
کہ اوسکا ارادہ ہے کہ ہمکو غنیم کا لقمہ بنا دیوے اگرچہ مین نے

تھی اور اوسکے سامنے ہم بہت کمتر معلوم ہوتے تھے مین نے اوسوقت
قران شریف مین فال کھولی تو یہہ آیت نکلی و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم
یعنے حنین کے لڑائی کے دن کہ خوش کیا تمکو کثرت تمہاری نے
کیونکہ اوس خوشی کے سبب پہلے تو شکست ہو گئی آخر کو حق تعالی
نے فتح دی اس فال سے مین بہت قوی دل ہوا جب مین نے امیر
حسین سے بآرزو کہا کہ ہم دو فوج ہو جاوین ایک آگے ایک پیچھے
اوسنے ہرگز نمانا کہنے لگا کہ ہم آپس مین سے جدے نہین ہوتے برابر
لشکر جتہ کے صف باندہ کر لڑینگے مین نے ہر چند مبالغہ کیا کہ صرفہ
جنگ مین نہین ہے قزاقانہ جنگ کیجا ہیئے اور لیکن میری صلاح
نمانی تو لاچار مین نے اوسکی اطاعت کی امیر حسین نے اپنی
فوج اراستہ کی مین نے بھی اپنی فوج کا انتظام کیا اسحال
مین لشکر غنیم آگیا اور طرفین کے ہراولون نے صف ارائی کی
اور جنگ ہونے لگے جب غنیم کا ہراول مضطرب ہوا تو حاجی بیگ
غنیم کے دست راست کا سردار آیا اور امیر حسین کے ہراول
دست راست کو جنکا سردار سلطان بہادر تھا ہٹا کر امیر حسین تک کردیا
اور قول امیر حسین کا متفرق ہو کر بھاگ گیا لیکن شیر بہرام اور پولاد
بوغا میدان سے نہ ٹلے دادمردانگی دیے جب حاجی بیگ
نے امیر حسین کے میمنہ کو آگے رکھلیا تو قزل بہادر اور داود بن تیمور
امیر حسین کے سردار تھے مع فوج میدان مین کھڑے ہوئے تعجب
اسحال سے متحیر ہو گئے اسحال مین امیر شمس الدین اپکی اپنی

کو بلایا جب امیر حسین نزدیک آیا تو مین نے وہان سے کوچ کرکے دریار
خجند کو اتر کر کنار آب محکم کیا اور بند وبست کرکے جاسوس بھیجے وہ
یہہ خبر لائے کہ لشکر جتہ نے دریار بادام پر مقام کیا ہے اور انہو
یہہ بند وبست کیا ہے کہ دست راست پر شنکوم بہادر کو سردار کیا ہے
اور دست چپ پر حاجی بیگ کو مقرر کیا ہے اور الیاس خواجہ
قول مین معہ بہادران پا در رکاب کے محکم ہے اور قبچاق بہادر کو
ہراول معین کیا ہے جب یہہ خبر مین نے سنی مین نے بہی فوج کے
ترتیب کی دست راست پر کہ سردار امیر حسین کے تہی سلاجی
ارلات کو سردار کیا اور ایجا یتو ایز دیے اور شیر بہرام اور
پولاد لبوغا اور فرہاد ایز دیے اور ملک بہادر کو ہراول مقرر کیا
اور امیر سار لبوغا کو معہ قوم قبچاق کے دست چپ پر تعین کیا
اور مین نے اپنے جگہ بائین طرف ٹہرائے اور امیر جاکو اور
امیر سیف الدین اور امیر مراد برلاس اور عباس بہادر کو اور
اور شجاعون کو قول مین رکہا جب مین ترتیب لشکر کے کر چکا تو امیر
حسین نے بہی دریا سے گذر کر اپنے فوج کا انتظام کیا جب لشکرون
کا انتظام ہو چکا تو مین نے امیر حسین سے کہا کہ جنگ لشکر جتہ بطور
مناسب معلوم ہوتی ہے کہ گذارہ ہمارا جنگ صف مین ہے
صلاح یہہ ہے کہ مین آپ معہ افواج جاکر یورش کرون اور
تم اپنے فوج لیکر جلد پیچہے سے آپہنچو یا تم اول یورش کرو مین
تمہارے پیچہے جلد نزکنار کرون چونکہ لشکر جتہ سے ہم بہت زیاد

کہ اگر اطاعت کروگے تو نوازش کرونگا اور اگر سرکشی تو سزا دونگا
چونکہ اکثر قشونات اور الوسات میرے تابع ہوگئے اور مجکو شہنشاہ
مان لیا امیر حسین کو حسد اور طمع پیدا ہوئی تاکہ آپ امیر ہو جاوے امرا
اور سرداروں کو جمع کرکے مشورہ کیا کہ امیر تیمور چاہتا ہے کہ ہم امیر اور شہنشاہ
ہو جاوے حالانکہ وہ تورہ نہین ہے اور قراچہ ہے جب یہہ خبر مین نے
سنی تو اونکو کہلا بھیجا کہ ملک عقیم ہے عروس ملک کو وہ بغل مین لے سکتا ہے
کہ شمشیر آبدار سے ملک لیوے اور مین نے شرکت غیر لشکر جتہ اور
الیاس خواجہ کو شکست دی ہے تو ملک میرا ہے اور وہ بخلاف
میرے کہتے تھے کہ شہنشاہ ہے اوسکا حق ہے جو چنگیز خان کے نسل سے
ہووے اور کابل شاہ اغلان بن دور بیجے بن الجکدا سے بن دور خان
کو جو نبیرہ چنگیز خان کا تھا حالت درویشی مین خلعت فاخرہ پہنا کر سامان
سلطنت سے سربلند کرکے تخت پر بیٹھا دیا مین اوسوقت امرا ر
سے جو مجہسی متفق تھے مشورہ کیا اور آخر خط کبش مین اترا اور
امیر حسین نے قدیمی مکان مین جو نساف سرا سے مین تھی موسم سرما مین
استراحت کی جب موسم بہار کے آئے مین تھے نے یہہ سنا کہ دوبارہ
لشکر جتہ دشت سے آکر ارادہ تسخیر ماوراء النہر کا رکھتے ہین یہہ خبر
جب امیر حسین اور امراء نے سنی کہ کابل شاہ کو سردار بنایا تھا سے تو
فرار کا عزم کیا آخر کو یہہ ٹھہرایا کہ اگر ہم چاہین کہ لشکر جتہ کو ماوراء النہر
مین نہ آنے دین تو امیر تیمور کو متفق کیا چاہیے اور اوسکے سرداری
اور اطاعت قبول کرنی چاہیے تاکہ لشکر جتہ سے مخلصی ہو او تہمنے

تیمور سے
ڈیرا کیا ہے اور عبور دریا میں توقف کرنے میں سبب یہ
شیر بہرام کو ہراول کر کے میں بھی روانہ ہوا جب خبر میرے
یورش کے لشکر جتہ نے سنے دریاء خجند سے چلے گئے میرے
تک لشکر جتہ کا نشان نہ تھا میں نے حکم دیا کہ دریا پر تیچے
برپا کریں چونکہ آب ہوا سے زمانے کے موافق نہ ہوئے ہوا زدگی
مجکو لاحق ہوئی دو تین دن کے بعد مجکو شفا ہوئی جب لشکر
جتہ سے خاطر جمع ہوئی تو ارادہ شکارگاہ کا واسطے شکار کے
کیا شکار کرتا ہوا چلا سمرقند میں پہنچا اہل سمرقند استقبال
کرکے قدر جمع الحق ا... نہ کرنے لگے یعنے حق اپنے مکان
پر آیا اور میرے لئے دعا کرنے لگے جب میں خط سمرقند میں مقام
کیا تو آدمی واسطے طلب ایلچی ترکان آنجا اور رئیس اندو کی
جو کرم ... آیا تھا تعین کیا اور ... سات سو
... ہے کہ مجکو ... شروع ہوا اور ...
... لشکر جتہ کو ... اور ...
آیا کہ چونکہ اللہ تعالی ایک ہے تو اوسکے ملک ... میرے دل میں
ہو وہ ... تا کہ سب اوسکے اطاعت کریں ...
... بکار اور ... سے بچا ...
... اور ... اور ... سات اور ...
... واسطے ... اور ... کا اور ... لشکر ...
... اپنے ... دریا ...
... کرنے لگا مجکو ضرور ہے ... اونکو ...

توزک

[illegible] ہوگا اور ہر ایک ہزار اہل افسوس تحسین کرینگے
[illegible] اور امیر کو معلوم ہے کہ دوست اچھے ہوتے
[illegible] نہیں ڈرتے کیونکہ جس دن ترکش کرتے
[illegible] تلوار میں ڈالتے تھے تو خون ریختہ اور سر کٹا ہوا آتا
[illegible] انکو ترغیب دیتا تھا کہ میرے ملازمت اختیار کریں
[illegible] بہت مردانہ تھے اور نمک حلال اپنی آقا سے تھے وفادار
[illegible] وفاپسند آئے میں نے ہرچند مبالغہ کیا کہ میرے پاس
[illegible] نہ مانا امیر حمید اور اسکندر اغلان جو قید میں تھے میں
[illegible] حکم دیا کہ انکو چھوڑ دو امیر حسین اونکے خلاصے پر راضی نہیں
[illegible] میں نے امیر سیف الدین کو بھیجا تاکہ امیر حمید کو قید سے
[illegible] جب امیر سیف الدین بندیخانہ کے پاس گیا امین اور
[illegible] محافظ تھے یہ سمجھا کہ امیر سیف الدین امیر حمید کے
[illegible] امیر حمید کے قتل پر مبادرت کی ایک نے اوسکے
[illegible] اور دوسرے نے تلوار جو کہ تقدیر سے
[illegible] فرمایا کہ اسکندر [illegible] کو
[illegible] اور اسکو [illegible] اور [illegible] دینگے
[illegible] تھے
[illegible] اور امیر سیف الدین
[illegible] محمد
[illegible] محمدیہ

پیچھے صاف کیا پس مرغزار رستے میں تھین جو میدان مرسینی کا تھا مقام کیا
اور مجلس خوشی کے منتظم کیے اور خیمہ اور ڈیرے بہت کھڑے کر دیئے
اور کھانے خوب پکوائے اور امرا اور سادات اور قضاوات کو بلایا اور
اور سرداران سپاہ جیسے تھے سب کے سب جمع ہوئے اوس وقت امیر حسین
جو لشکر کا پشتیبان تھا آگیا جب مجلس منعقد ہو چکی تو جو امرا
کہ گرفتار ہوئے تھے اونکو بلایا جب وہ آئے تو پہلے بیکچک کو جو سپہ
سالار تھا اور بارہا اوسنے مجھ پر تلوار چلائے تھے تحسین کیا کہ
خواجہ الیاس کا نمک تونے حلال کیا کیونکہ مین نے بارہا تیرے ساتھ
ملاقات کرنے چاہی کہ تو مجھسے مل جاوے لیکن تو راضی نہوا اور اسی طرح
امیر حمید کو کہ مرد جوان تھا تحسین کیا اور اسکندر اغلان کو بھی
آفرین کہی کہ اوسنے اپنے تئین الیاس خواجہ پر فدا کیا تھا اور
اپنے تئین نثار اوسکے کر کے گرفتار ہوا اور الیاس خواجہ کو بچا دیا
اور اون سے پوچھا کہ تم اتنے بہت اور مین اتنا کمتر پھر کیا ہوا کہ
تم مین فتحیاب ہوا انھون نے کہا کہ تیرے اقبال نے ہمکو گرفتار کیا
اور لشکر جتہ کو شکست دیے اور تیرے لشکر کے اتفاق نے کہ سب ہمدیگر
ہزار تلوار کو ایک تلوار بنایا ہمکو شکست دی ہے اور ہمارے نفاق
نے ہمکو متفرق کر دیا پھر مین نے کہا تمہارے دل مین کیا آتا ہے کہ
مین تمہارے ساتھ کیا سلوک کرونگا انھون نے کہا اگر ہمکو قتل
کرو گے تو لشکر جتہ سے تو کچھ کم نہین ہوتا اور ہمسے ہزار امرا [illegible]
ہون خدا نے پر تیار ہو کر تمہارے دشمن ہو جاوینگے اور اگر

بہاگ کر الیاس خواجہ کے پاس گیا مین نے جب فوج میرا دل کو شکست دیے تو کرتا کر کے میدان مین کہڑا ہوا اور علم بلند کیا یہان تک کہ جو لوگ متفرق ہو گئے تھے جمع ہو گئے الحاصل خواجہ نے اپنے قول کو دلیرانے دلائے مین نے جو معلوم کیا کہ الیاس خواجہ اب کچہہ سستی کرتا ہے تو اسمدت کہ کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ ادمیون سے جو حاضر تہے الیاس خواجہ کے علم کا پتا لیکر تاخت کیے اور جو کہ اپنے بہادر ونکے علم تک پہنچا تھے اور علم خواجہ الیاس کا نگون سار کر دیا جب الیاس خواجہ کے لشکر نے علم اپنے دولت کا نگونسار دیکہا تو سب بہاگ گئے مین اوسوقت الیاس خواجہ تک جا پہنچا اسکندر اغلان میرے اور اوسکے بیچ مین آگیا الیاس خواجہ تو فرصت پاکر نکل گیا اور اسکندر اغلان گرفتار ہوا جب لشکر جتہ کا بہاگ گیا تو میرے فوج نے پیچہ کر کے لشکر شکستہ کا تعاقب کیا اور گہوڑے اور سامان اور بہت غنیمت حاصل کیے اور مقتول اور زخمی بہت ہوئے مین نے ایک فوج تعیات کی کہ جاکر غنیم کا رستہ روکین اور دو فوج داہنی اور بائین تعین کیے کہ لشکر کو اترنے کی فرصت نہ دیوین کہ وہ مقام پا آرام کرین اور جو ہاتہہ لگے اوسکو قتل نکرین زندہ خدمت مین حاضر کرین تا اونکے حسب حال پر سرزنش کیجاوے جب لشکر جتہ کو ہزیمت دیے چکا اور چہہ ہزار سوارون سے الیاس خواجہ کے تیس ہزار سوار کو شکست دیے اور ساحت ماوراءالنہر کا خس وخاشاک وجود اونکے

طرف سے دوڑائے اور اونکے پیچھے بائیں طرف سے فوج روانہ
کیے جب پہر دو صد بیلگ کے نزدیک پہنچے لڑکر ناکر کے روانہ
ہوا امین میں نے اوسوقت فوج خزانہ دار [illegible] گرفتار کو روانہ کیا اور
جب خوب جنگ ہو چکی تو میں نے فوج مستعد ہو بیٹھے میں نے اپنی
علم کا پردہ کہولا اور رکرتا اور ریو کر کے بذات خود علیہ بیشہ اوجہ
بہادر میرے آگے ہیتے اونہو نے حملہ کیا اور دونوں [illegible] پکڑکر
[illegible] چار طرف سے حملہ کیا جب بیلگ کہبرا گیا تو اسکندر [illegible]
اور امیر حمید اور امیر یوسف خواجہ جنہیں کہ بیلگ سے کومک کو
اوسوقت میں نے بھی معہ بہادران ہمراہ سے کے تاخت کیے
اسوقت میں بیلگ کا گہوڑا اسکے [illegible] گرا اوسکو میں نے پکڑ لیا
امیر حمید اور یوسف خواجہ نے جو اوسکو گرفتار دیکھا تاخت
کرکر آئے تاکہ اوسکو چہوڑا دیں تب اونہو نے زور کیا تو چار
بہادر نے جو میرا اسر حلو تہا امیر حمید کے گہوڑے کو زخمی کیا
اور امیر حمید نیچے گرکر گرفتار ہوا جب امیر یوسف خواجہ نے
گہوڑے کے اتر مارے تاکہ اوسے اضطراب سے نکل جاوے
تو اوسکا گہوڑا اکے ایک بہادر کے رکاب میں اٹکا اوسنے رکاب
پاؤں سے نکالدیے اور گہوڑے سے [illegible] امیر یوسف
خواجہ گہوڑے پر سے گر پڑا اور گرفتار ہوا اسکندر اخلاق
اپنے فوج لیکر میرے مقابل ہوا اسوقت میں اور بہادر
جانے [illegible] فیل جنگ پر [illegible] اسکندر اغلاق نے تاب

وقت یہہ قید لگائیے کہ اگر قسم کے خلاف کریے تو میرے گرفتار پے
مین آویے اور ایسا ہی ہوا جیسی قسم کہائے تھی مین خواجہ الیاس
کے تعاقب پر چلا جب یہہ خبر خواجہ الیاس نے کہ موضع تاشی ارغی
مین تہا سنی توصف آرا ہوا اور امیر حیدر اور قرا الیاس خواجہ جان
کو ایک طرف اور امیر تغلقتیمور کو دوسرے طرف مقرر کیا اور
امیر بیگ کو ہراول بنایا اور اسکندر اوغلان کو دست راست
پر اور امیر یوسف خواجہ کو دست چپ پر مقرر کیا جب حرارت شکر جنگ کے
مجکو ایسے تو قرآن مین فال دیکہی یہہ آیت نکلی انا فتحنا لک فتحا
مبینا ایسے نہایت شگون ہوا اور دعا فتح کے پر ہایے اور جتنا
لشکر حاضر تہا مین لیکر چلا اور امیر حسین کو معہ اوسکے لشکر کے
قول مین چہوڑا تا کہ اگر کچہہ خلل پیش آوے تو وہ نگہبانی کریے
اور مین نے اپنے لشکر کو جمع کر کے سات فوجین بنائین اور قطار
افواج کے چار مراتب کیئے اور مین آپ ہراول ہوا جب موضع
تیقے متیرہ مین پہنچا تو بیگ ہراول لشکر جتہ کا نمودار ہوا چونکہ
اوسکے ساتہہ ترتیب لشکر تہا میرے نظر شال پہار کے آیا اور اوسوقت
مین نے قرآن شریف مین فال کہولی تو یہہ آیت وجعلناہا
رجوما للشیاطین نکلی یعنی بنایا ہمنے اون ستاروں کو شیطانوں
کے مارنے کے واسطے مین اوسوقت قوی دل ہوا پہلے مین نے
اپنے ہراول کو لشکر بیگ پر روانہ کیا ایک بڑا انبوہ اوسکے
[illegible] سے کرنے فوج پر روانہ ہوا مین نے فوج چپاول کو دائیں

تیمور

نے میرا استقبال کیا اور اہل کشن کو جو الیاس خواجہ کے لشکر
میں تھے میں کیا دیکھتا ہوں کہ فوج فوج میرے پاس بھاگ کے آتے
ہیں اور یہ خبر لائے کہ کل الیاس خواجہ نے کشن پر فوج تعین کی
ہے اور حاکم پہنچا ہے میں نے امیر سلیمان برلاس اور امیر جاکو
اور بہرام جلایر اور امیر جلال الدین برلاس اور امیر سیف الدین
اور بولیتمور کو واسطے اونکے دفعیہ کے تعین کیا اور ہر ایک کو
فوج ہمراہ کرنیکے حکم دیا کہ اپنے گھوڑوں پر دو دو شاخیں ان
درخت کے باندہ کر تاخت کریں تاکہ گرد زیادہ اڑے اور بہت معلوم
ہو وہ رخصت ہو کر کشن کو روانہ ہوئے میرے کہنے کے بموجب
شاخیں درختوں کے باندہ کر خوب خاک اڑاتے جب یہ
امرا مع فوج مرغزار کشن میں گئے تو حاکم کشن ہراسان ہو کر
بھاگ نکلا اور افواج الیاس خواجہ کے جو کشن کو غارت کرتی
تھی جنگ پر تیار ہوئے چونکہ وہ شکستہ دل تھے میری فوج
کو دیکھتے ہی سب بھاگ گئے ہمراہیوں نے اونکا تعاقب کر کے
مال اونکا ضبط کیا چھ سات دن کے بعد امیر سلیمان وغیرہ جو
لشکر جتہ پر تعینات ہوئے تھے مجھسے آ ملے اور کشن کا ہیتے تمام
لشکر ملگیا اور شیر بہرام جو دشت کولک میں جدا ہو کر اپنے
قوم کو چلا گیا تھا بعد شکست ان کے تینتالیس دن کے بعد آ موجود
ہوا چونکہ امیر حسین سے دلی رنجیدہ تھا اوسکو خواجہ شمس الدین
کے مزار پر لیجا کر واسطے دوستی کے قسم دیے اور قسم لیے

توزک

دشت کو چلتے
لشکر کا انتظام کرکے
...ں بکر کرا وتارا اور اپنے
...نے مین نے امیر حسین سے صلاح کیے کہ ہمکو لشکر جتہ کا تعاقب کرنا
...ئے تاکہ اونکو ماوراءالنہر سے خارج کرین امیر حسین نے کہا کہ شکست
...لشکر کے پیچھے جانا نہین چاہئے مین نے کہا لشکر جتہ نے شکست نہین پا...
...رتے جاتے ہین قتل اور غارت کرتے ولایت کو خراب کرتے ہین
جب یہہ دلایل معقول ہوئے تو امیر حسین نے بہی قبول کیا استحال مین
یہہ خبر آئے کہ لشکر جتہ نے مستعد ہوکر یہہ مراجعت کیے ہے تاکہ حاکم
اور دار وغہ بٹہا کر دشت کو روانہ ہون حاکم کش کو اور جو دار وغہ
ماوراءالنہر مین تہی اونکو فرمان لکہے کہ اپنے اپنے جگہ کو مضبوط
کرکے محفوظ رکہین مین اپنا لشکر منظم کرکے الیاس خواجہ پر
چلا جب قہلقہ مین پہنچا تو وہان مقام کیا اپنے اور امیر حسین کے
لشکر کے حاضرینے لیے تو سب سات اٹہہ ہزار سوار ہاتے اور
جسمین اکثر زخمی زخمیون کو مین نے رخصت دیے تاکہ اپنا
علاج کرین اور جنگ الیاس کے درستے مین مشغول ہوا اتنے
اور امیر حسین کے لشکر کو فوج فوج جدا کیا درستے جنگ الیاس
خواجہ اور نایان کے گرد دوبارہ اوسکے تعاقب پر لشکر...
کے اسطور کے کر مین نے یہہ سنا کہ الیاس خواجہ نے تو...
تعین کیے ہے کہ ولایت ماوراءالنہر مین آوین مین نے ا...
لشکر درست کیا تاکہ قزاغانہ اونکا گرد گہیرین جب مو...
... سوار ہوا اور آتون رات موضع جزار مین پہنچا ...

تزوک

جا پہنچا لشکر
کر درست ہوجاوین مین بذات خود معہ فوج ہمراہی کے
جتہ کا عاجز ہوکر چپقلش کرنے لگا تلوار چلنے لگی تھی جو باسنگین کے طرف
بہاگ گئے مین نے اونکا پیچھا لیا مار مار کر پل سنگین سے پرے بہکا
دیا وہ سب بہاگ کر خواجہ ایاس کے لشکر مین چلے گئے جب رات ہو
تو کنارہ پر آکر اوسی جگہ ٹہرے اور امیر حسین کے پاس ہرا دسیتہ بہیجا
صبح کو نقارہ ازا دیے اور کنارہ کنارہ چلا اور ہراول اور دیدبانی
مقرر کر دیئے اور مین معہ فوج صحرا ء خلاتات مین اترا اوس دن
سپاہ نے اوسی جگہ آرام کیا او کہوڑون کو بہی آرام دیا
اگلے دن بہی مقام کیا اسمین امیر حسین آگیا اور رستے اسطور مین نے
بند کیے کہ چرند اور پرند بہی نہین گذر سکتا تہا یہانتک کہ امرائے
اور سپاہ تمام جمع ہو گئے اور یہہ ٹہرا ئے کہ لشکر جتہ سے جنگ بہ جان
سے کوشش کرین چونکہ ہم کل نو ہزار سوار رہتے تو امیر حسین فوج
درمیانہ مین رہا اور مجکو ہراول بنایا مین نے اپنے چھ ہزار سوار لشکر
تورجتہ سے اسطور سے کہ چونکہ لشکر جتہ نے میرے پیچھے آنے سے
مسلمان کہ جمع ہوکر یہہ مشورہ کیا کہ افواج کو میرے تعاقب کے
لیے تعین کرین لیکن تکل بہادر کے حال سے کہ صحرا سے خوارزم مین
پانچ ہزار سوارون ہراول نے شکست دی تہی جرت مند ہو رہے تہی اور کوئی
امیر جتہ کا میرے تعاقب پر جرات نہین کرتا تہا جب یہہ مین نے سنا
تو بہ انتظام کیا کہ امرا سے کہا گذارہ ہمارا جنگ صف سے نہین
ہے تا رصفہا ء شکستہ کر کے لشکر جتہ کو شکست دیوین بلکہ بہتر یہہ ہے

تتمہ سرگذشت

[illegible] میرے مین تا کر دست برد کرین اور امیر حسین کے ساتھ [illegible]

سے زیادہ نہین تھے اور بیگے بدستور کے [illegible] اگر [illegible]

مجھسے آملے اوسوقت یہہ خبر آئی کہ سرلشکر حبشہ [illegible]

طرف آئے مین نے یہہ صلاح دیکہ امیر حسین کو [illegible]

جنگ سے ایلغار کرکے آپ اون [illegible]

اونکو خبر ہووے [illegible]

کا اسطور کیا کہ مانند ہیے لشکر کے [illegible]

مین یہہ سن چکا تہا کہ حبشہ کا لشکر تیس ہزار سوار [illegible]

شریف مین فال دیکہی یہہ آیت کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن

اللہ یعنی اکثر تہوڑا لشکر بڑے لشکر پر غالب آیا [illegible]

کے حکم سے اس فال سے نہایت بشارت ہوئی [illegible]

سوار حبشہ کے ایک منزل میرے طرف آئے مین [illegible]

پل کا راستہ چہوڑ دیا جب میرا [illegible]

پایا کہ بہاگ گیا تو [illegible] سے فارغ ہوگئے جب میرے دوستون [illegible]

کے طرف گیا تو [illegible] کرد و ہزار سوار [illegible]

طرف چلا اور اونکو [illegible] کو مارا جب [illegible]

مجکو دیکہا کہا کہ سرلشکر حبشہ کو اطلاع [illegible]

طلایہ مین تہے میرا [illegible] اونکے گردن پکڑکر لے آیا [illegible]

کیا میرے پہلے فوج نے طلایہ کو مار کر لشکر حبشہ مین [illegible]

دوسرے فوج اوسکے [illegible] جب لشکر [illegible]

تُوزک

صلاح یکے کہ دریا رسا یلے سے اتر کر ختلان کو جاؤن اور ختلان کا لشکر
جمع کرکے واسطے جنگ لشکر جتہ کے متوجہ ہون ۷۶۵ھ سات سو پینسٹھ ہجری
مین کہ مجکو تیئسواں برس شروع ہوا ولایت ختلان مین پہنچا امیر ختلا نے لشکر
لیکر مجھسے آملا چونکہ ہر یک لشکر کر میرے مقابل آیا میرے اقبال سے
آ آ گیا امیر حسین کو اسلئے حسد پیدا ہوئے لیکن کچھہ بن نہین آتا تہا
جب موضع دشت کولک مین مقام کیا تو چھہ ہزار سوار میرے ساتھہ
جمع ہو گئے اوسوقت امیر حسین کے بدسلوکی سے بولاد بوغا اور
شیر بہرام نے مجھسے آکر گلہ کیا اس سے مین نے استراحت نہین کی تہی
جو مجکو امیر حسین نے بلایا جب اوسے ملاقات ہوئی تو اون دونو
سرداروں کا شکوہ کرنے لگا مین نے امیر حسین کو ہر چند سمجھایا مطلقاً
نمانا شیر بہرام اور بولاد بوغا کو مین نے بہت نصیحت اور تسلی کے
کہ ایسے وقت مین جدا ہونا مروت سے بعید ہے رو برو تو مان لیا لیکن
جب مجلس سے الگ ہوئے تو اپنے الوس مین جا ملے مین نے مرغزار
دشت مین مقام کرکے جاسوس تعین کیے تاکہ جاکر لشکر جتہ اور الیاس
خواجہ اغلان کے خبر لاوین دس دن کے بعد جاسوس یہہ خبر لائے کہ امرا
جتہ جنین سے اول کوچ تیمور بیٹا بیگچک کا اور دوسرا تیمور بن بولکا
اور ساریق بہادر اور شنکوم اور خواجہ تغلق حاجی بیگ کا بہائی
مع گیارہ سو امرا رکے اور قتو بہادر بیس ہزار سوار موضع ہلالے
سے سنگین پل تک اتر رہے ہین اور تغلق سلدوز اور کیخسرو جو میرے
نوکر ہین چھہ ہزار سوار لشکر جتہ سے لیکر ہمارے طرف پہلے روانہ

لشکر جتہ کے مقابلہ پر خبردار رہے جبکہ قائم رہے یہانتک کہ مخالف
ہٹ گئے میں نے بہی کوچ کرکے بلخ کو چلا جب موضع خلم میں پہنچا تو امیر حسین
مع افواج کے استقبال کو آیا وہان خلم کے مرغزار میں مقام کیا دس دن
تک اوس سرزمین میں خوش و خرم رہے پہر یہہ صلاح ہوئی
کہ چلکر بدخشان سے اتفاق کرکے لشکر جتہ پر حملہ کرین جب سب
کے رائے متفق ہوئے اور سردار سپاہ کے متفق ہوئے تو درستی
سفر بدخشان کے اسطور کے کہ چونکہ توران زمین کا لشکر جتہ سے
خالی کرنا منظور تہا لاچار واسطے جمع کرنے لشکر کے امیر حسین
کے اتفاق سے بدخشان کو کوچ کیا جس دن حوالے قندز میں خیمہ
برپا کیا اوسیدن سردار ایل لور الدامی کے جمع ہوکر بیس ہزار سوار
سے آملے مین نے اونکے تیلے کی اور ہر یک سردار کو خلعت دیا
اور اونکے آنے سے شگون لیا جب میرے خبر بدخشان کے بادشاہون
کو ہوئی تو صف آرا ہوئے میں نے یہہ صلاح کی کہ جہٹ پٹ بادشاہان
بدخشان پر ایلغار کرنی کی اونکا لشکر درہم کردون راتون
رات اونپر ایلغار کیا جب طالقان میں پہنچا تو ایلچی بدخشان
کے بادشاہون کا تحفے لیکر آیا صلح اور دوستی ظاہر کی
چونکہ اونکی صلح موافق وقت کے تہی میں نے اعتماد کرلیا
لیکن اس شرط پر کہ لشکر جتہ کے نکالنے میں ماوراء النہر سے
میرے ساتہ اتفاق کرین اور دو ہزار سوار ساتہ کر دین
جب بدخشان کے دہ ہزار سوار میرے ساتہ ہوگئے تو یہہ

شکست سے خواجہ الیاس نے بیٹے تو الجون بہادر بیکلک کے ہمایتے
کو مع افواج گران کے ہمیر تعین کیا ہے غفلت سے کچھ خبر نہ لے کہ لشکر
جتہ نے ہمارے فتح کے بعد ہمارے لئے کیا تجویز کیا ہے اوسوقت
یہہ صلاح ہوئی کہ امیر حسین کو جو اپنے بلخ مین چہوڑ کر اپنے فوج
لیکر قہلقہ کے طرف چلون جب مع فوج کنار جیحون پر پہنچا ترمذ کے گہاٹ
سے کشتی پر سے عبور کیا اور قراول قلعہ قہلقہ کے طرف بہیجے دریا
کے کنارہ پر ایک زمین جزیرہ نما ہے کہ تین طرف سے پانی سے
گہرے ہوئے ہیتے منزل سے قراولون کا منتظر تہا قراول بہی میرے
طرح غفلت سے سو رہے اور الجوق بہادر نے قراولون کو سوتے
چہوڑ کر جا تیک مجہہ پر آحملہ کیا میرا اقبال بلند تہا کہ زمین جزیرہ مین
اترا تہا کیئے خیمہ جو جزیرہ سے باہر ہتے لشکر جتہ نے لوٹ لیے اور
جو لوگ جزیرہ سے باہر ہتے لڑتے سلامت جزیرہ مین آگیے
چونکہ کشتیان دریا پر تیار رہتین تو بہادرون کو رکہہ لیا اور سب کو
حکم دیا تا کہ کشتیے پر کو اترجاوین اور مین آپ اوس جزیرہ مین
مقام کیا اور تیرباران کر لشکر جتہ کو بیکار کر دیا یہان تک کہ تمام لشکر
مع اسباب دریا سے اتر گیے اوسوقت مین آپ اترا جب
مین بہی اتر چکا تو کشتیان ڈبو دین اور دریا کے کنارہ پر
خیمہ برپا کیئے ایک مہینے تک لشکر جتہ کے مقابل رہے جب میرے
مراجعت کے خبر امیر حسین نے سنے تو چاہا کہ مجہسے آ ملے لیکن
مین نے اوسکو لکہہ بہیجا کہ موضع خلم مین مقام کرے ایک مہینے تک

تیمور کے

جو یہہ دیکھا کہ وزیر و زمیر الشکر بڑہا جاتا ہیے تو یورش کر دشمن پر
آیئے اور لشکر جتہ کے تین فوج بنا کر ہمپر روانہ ہوسے مین نیے ترزن
جنگ مینگلے اور ابوسعید اور حیدر کا ... ہزار سوار ساتہے اسطور کیا
کہ میرا لشکر کل تین ہزار سوار ہیے اوسکے تین فوج بنائین اور فوجون
کو عبداللہ کے پل سے اوتارا اور کنارہ دریا پر عبداللہ کے
پل کے پاس مین نیے توقف کیا اور طریقہ جنگ کا یہہ معلوم ہوا کہ
انشاء اللہ تعالیٰ چہہ صدمہ دیکر انکو شکست دونگا جب اپنے فوجون
پل سے اوتار کر مرتب کیے تو افواج لشکر جتہ کے نیے حرکت کی
مین نیے تینون فوجون کو مقابل کر کے حکم دیا کہ تلوار پکڑین اور دونو
مین خوب جنگ ہوئیے صبح سے شام تک ایک دوسرے کو مار کر
ہٹا دیتا تہا اور وہ پہر چلا آتا تہا اور فتح کسیکے نہوئیے اوسوقت
چونکہ مین نیے دونو طرف والون کو شکستہ اور تہکا پایا مین نیے
اور امیر حسین نیے دو فوج سے نقارہ بجا کر بیرقین علم کے کہولین
اور حکم دیا کہ کورکہا بجاوین اور کرنا اور برغو کو بہے ہو تک کر
بجاوین اور تلوار پکڑکر پل عبداللہ سے بڑہ کر اللہ مدت کہہ کر حملہ
کیا پہلے اور دوسرے حملہ مین لشکر جتہ متفرق ہوگیا لیکن اونکے
سردار جنقلش کرنیے لگے تین دفعہ تلوارین نہین چلے تہین کہ مغلوب
ہوکر بہاگ گیے لشکر چہوڑ کر میدان سے نکل گیے ہم پیچہے میدان
جا لیا اور امرا اور سردار جمع ہوکر مبارکباد فتح کی کہنے لگی
کیے دن تک اوسی منزل مین مقام کیا جب خبر تیموت ایر ونکے

شور غل یہ سنا تو امیر حسین کے اتفاق سے کوچ کر کے مقابلہ
پر کھڑے ہو رہے اور دہ کنارہ رستہ تلاش کرتے تھے
کر چلتے چلتے حوالے بلخ مین آ گئے جب برابر بلخ کے اتر پڑے تو
اگلے دن منگلی بوغا اور رحید رابو سعید نے اپنا لشکر درست
کر کے تین فوج بنائین اور بل عبداللہ کو روبرو کر کے انہین نے ا
لشکر کو دیکھا تو کل ڈیڑہ ہزار سوار تھے لیکن سب کار آزمودہ
کہ ایک ایک سوار برابر ہزار کے تھا جب تمام لشکر عبور کر چکا ہم
جہان تھے کھڑے رہے بکھرے نکے جب رات ہوئی تو ترکے
امرا نے یہہ صلاح کی کہ لشکر جتہ پر شبخون مارین چونکہ ہمارا لشکر
بہت کمتر تھا شبخون مارنا مناسب ندیکھا اور منتظر تائیدات الہی کا
تھا اور درود پڑھنے مین مشغول ہوا صبح ہوتے ہی
دریاے جیحون کی طرف سے تین فوجین نمودار ہوئین مجھے یہہ
خیال ہوا کہ لشکر جتہ ہمارے محاصرہ کی تلاش مین ہے ہم
بھی دو فوج ہو کر مستعد ہو گئے اسی عرصہ مین ایک سوار دوڑ کر
آیا کہ امیر سلیمان برلاس اور امیر موسی اور امیر جاکو اور رایہ
سندوکر اور امیر جلال الدین جو امراے لشکر سے بگڑ پڑے تھے
ڈیڑہ ہزار سوار کی جمعیت سے دریا اتر کر یہہ آتے ہین
مین خدا تعالے کا شکر کر کے اونکے استقبال کو چلا ملاقات
کر کے مراسم تفقد عمل مین آئے اور اونکو مراتب ارجمند
کا امیدوار کیا اگلے دن منگلی اور ابو سعید اور رحید رنے

تیمور

امیر حسین کے کنارہ دریا جیحون پر اترے چونکہ دریا بیچ مین
ہمارے اور اونکے درمیان مین حائل تہا نہ اونکو یہہ مجال تہی کہ
دریا اتر آوین اور نہ ہمکو یہہ فرصت تہی کہ اودہر اتر جاوین
اسوقت یہہ صلاح ہوئی کہ تیمور خواجہ کو جو مرد لسان تہا اونکی
پاس بہیجا اور تین باتین پیغام کہلا بہیجی اول یہہ کہ ہم تم ایسین گویا
ایک گوشت پوست ہین یہہ کیا لازم ہی کہ ہم تم ایسین قطع ہوجاوین
دوسرے یہہ کہ اگر تمہارا مقصود میرا اور امیر حسین کا پکڑ لینا ہی
تاکہ حکومت حصار شادمان اور بلخ کی حاصل ہووے تو ہم حاضر
ہین اگر ہوسکے پکڑ لیجاؤ لیکن اگر ہمکو پکڑ دیگے تو لوگونکا خون ناحق ہوگا
تیسرے یہہ کہ لشکر جتہ کا ہمیشہ اس ولایت مین نہین رہیگا عنقریب
ہی کہ مار کر نکال دونگا اور ہمکو اور تمکو اس ولایت مین زندگی
بسر کرنی ہے جب تیمور خواجہ نے یہہ پیغام بیان کیے تو غصہ فرو ہوا
اور مین صبح کے وقت دریا کے کنارہ پر گیا اور امیر ابو سعید
اور میکلی بوغا اور حیدر اندجودی کو بلا کر اون پر یہہ حجت لازم
کی اور اونکو تسلی دی اور وہان سے اپنے مکان پر چلا آیا
اوسدن اوسی جگہ مقام کیا اگلے دن اون تینون امرا مین
تکرار ہوا کہ ہمنے اس کارکے لیے ترکش باندہی ہے کہ امیر
تیمور اور امیر حسین کو پکڑ لاوینگے اب لشکر جتہ مین کیا منہہ دکہلاوینگے
اگر بنا لڑے ہٹ جاوین اس سبب سے جوش و خروش مین آئے
اور رستہ ڈہونڈہتے تہے تاکہ دریا اتر کر ہمپر حملہ کرین جب اونکا

درہ گزمین آییٔے اور وہان سے پیلے میدان اپلجے بوغامین اترے
اسوقت خطوط امیر سلیمان برلاس اور امیر موسیٰ اور امیر جاکو برلاس
اور امیر جلال الدین اور امیر ہندکہ برلاس کے میرے پاس آیٔے
کہ جب تمہارا آنا درہ ازصف مین سنا توشکر جیتہ سے مخالف ہوکر
ہزار سوار لیکر ترمذ کہنہ تک آگیٔے ہین اور قولان بوغا کو ہمنے بہیجا
ہے تاکہ تمہارے خبر ہم تک لاوے ان پانچ سردارون نامدار کے
آنیسے میرے لشکر کو تقویت ہوئیٔے اسی حال مین یہہ خبر آیٔے
کہ منگلی بوغا سلدوز نے جو قلعہ دولاجو سے بہاگ گیا تہا معہ امیر
ابوسعید اپنے داماد اور حیدر بے اندجو سے الیاس
خواجہ اوغلان سے عہد کرکے ذمہ کیا ہے کہ ہم جاکر امیر تیمور
اور امیر حسین کو جو اس سرحد مین فساد کرتے ہین باندہ لاتے ہین
اور الیاس خواجہ اوغلان نے چہہ ہزار سوار اونکے ساتہہ کردیٔے
ہین اور ہریک کے لیٔے ریاست انکی ایک ولایت کے مقرر کیے
تہے اونہونے لشکر کے ساتہہ جنگ کرکے ریاست کے طمع مین
میرے اور امیر حسین کے مخالفت پر کمر باندہ کر ترمذ کے گردہ
قتل اور غارت شروع کیا اور وہان سے بلخ مین آکر مال اسباب
سامانونکا لوٹنے لیگے اسلیٔے لوک حشم کے اور ایل الوس
بلخ کے بہاگ کر دریاۓ جیحون اتر کر میرے پناہ مین آیٔے
تین دن کے بعد صبح کا وقت تہا کہ وہ تینون امیر اور چہہ ہزار
سوار نمودار ہوئیٔے اور صف باندہ کر برابر لشکر میرے اور

مستعد ہورہین اور مین آپ سوار ہوکر بلندی پر چڑہکر دیکہا کہ فوج
آپہنچی مین نے اپنے سپاہیون کو تین فوج بنائین ایک فوج کو ساتہہ
لیکر الله مدد کہہ کر آگے ہوا اس عرصہ مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک سوار
دوڑا آتا ہے جب اوسنے مجکو دیکہا گہوڑے سے اترکر کہنے لگا
کہ شیر بہرام جو امیر تیمور کا نوکر ہے چونکہ پیچہے رہ گیا تہا تاکہ ہندوستان
کو چلا وے اب پشیمان ہوکر حاضر ہوتا ہے کہ امیر کے ملازمت کرون
مین نے اوسکا عذر مقبول کیا اور اوسکے استقبال کو کئی قدم چلا
جب اوسنے مجکو دیکہا خجالت سے سر نیچے کرلیا مین اوسنے بغل گیر ہوا
اور عزت کی اور اپنے توپلے اوسکے سر پر رکہہ کر خجالت دفع
کی اور اپنا ترکش اوسکی کمر سے باندہ دیا جب اپنے مقام پر
آئے تو بہت خوش ہوئے چار دن پیچہے یہہ خبر آئی کہ صدیق برلاس
اور سونج جو امیر حسین کو سونپے گئے تہے ایک سو تین سوار اور ڈیرہ
سو پیادہ کی جمعیت سے آئے ہین اور لم قلی اور محمود کا بیٹا بہی
امیر حسین کے ساتہہ آئے ہین مین امیر حسین کے استقبال کیلئے سوار
ہوا اوس سے ملاقات کرکے اپنے مکان مین لے آیا حالات گذشتہ
ہوئے سنائے اور خوش رہے اور کئی دن تک مقام
کرکے جاسوس لشکر جتہ کی طرف بہیجے اوسوقت یہہ صلاح
کی کہ قلعہ دولا جو جسمین ننگلی بوغا سلدوز رہتا ہے مسخر کرکے
اسباب فاضل اوسمین محکم کرکے لشکر جتہ پر یورش کرین چونکہ
وہ استوار قدیم شیر بہرام کا تہا اوسکو مین نے بہیجا کہ ننگلی بوغا

تیمور رہے

اپنے دلمین کہا کہ جا کر اونکا احوال پوچھون اگر غنیم ہون تو اونہین بلجاون
تا کیفیت دریافت کرون جب مین اونکے پاس گیا تو مین نے پوچھا کہ
تم کون ہو کہان جاتے ہو کہان سے آتے ہو اونہون نے کہا کہ ہم امیر تیمور
کے نوکر ہین اوسکی تلاش مین پہرتے ہین اوس تک نہین پہنچتے اب ہم
سنتے ہین کہ وہ کہیں سے درہ ارصف کو آیا ہے مین نے اونسے کہا مین
بہی ایک امیر تیمور کا نوکر ہون اگر کہو تو مین اوس تک پہنچا دون وے
سنتے ہی اپنے سردارونکے پاس خبر لیگئے کہ ہم نے ایسا رہبر پایا ہے
جو امیر تیمور پاس لیجاوے اونہون نے پہر کر مجکو سامنے بلوایا اور
وہ تین فوج تہے ایک کا سردار تغلقتیمور رجب برلاس تہا اور دوسرے
کا امیر سیف الدین اور تیسرے کا التنتہ توک بہادر جب ان سردارون
نے مجکو دیکہا بنجود اپنے گہورون سے اتر پڑے اور میرے
رکاب پکڑ لیے مین بہی گہوڑے سے اتر کر بغل گیر ہوا اور اپنا
مندیل تغلقتیمور رجب کے سر پر رکہدیا اور اپنا کمربند جو خوب زر رفت
تہا امیر سیف الدین کے سر پر باندہ دیا اور اپنا پیراہن توک بہادر
کو پہنا دیا اور وہ رونے لگے مجکو بہی رقت ہوئی اوس وقت
نماز کا وقت ہوگیا جمعیت خاطر سے نماز ادا کیے پہر سوار ہوئے
متفق ہوکر اوس سرزمین مین مقام کیا اور مجلس خوشی کے منعقد
اور سیر شکار مین مصروف رہے اور شکر الہی کا بجالایا اور اونکو
کہ چو اطراف جو آیت مین بہیج رکہا تہا وہ یہہ خبر لائے کہ الکہ جرکے
طرف سے ایک فوج چلے آتے ہین مین نے حکم دیا کہ سپاہی

تو زک

پہر منزل سیکے تین دن تک وہان امیر حسین کا منتظر رہا اون تین دن میں سپاہ نیے شکار کہا کر گذران کیے پہر سپاہ کو بلخ کیے طرف روانہ کر دیے تاکہ اگر اوسکو کہین نظر پڑیے تو تاخت کر کیے سیلے اوین دو تین دن کیے بعد لائیے گلہ واپلے بہی ساتہہ تہی مجکو بہت خوفناک معلوم ہوئیے اونکے بکریان چکا کر کیے اشرفیان جو میریے پاس تہین اونکے قیمت دیدے اور بکریان سپاہیونکو تقسیم کر دین اور بکریان دودہ والیے مول لیکر اونکے دودہ دادہ ہیے کا سپاہ کیے لیئے روزینہ کر دیا جب یہہ خبر میرے عدالت کیے احشام اور صحرا نشینون مین اور بلخ کیے رعایا مین پہنچے تو اپنے اجناس اور غلہ اور اذوقہ ہماریے لشکر مین لائے کہ سپاہ معمور ہو گئیے چونکہ امیر حسین کا منتظر تہا اوس سیراب جگہ مین ٹہیرے رہیے اور میریے سپاہ نے اوس بلندیے کیے نیچے ٹہیرا استراحت کیے اور ہمنے معہ خانہ زادون کیے اوس بلندیے پر گہر بنا لیئے چودہوین رات کو وہان مجہے نیند نہ آئیے چاند کیے سیر کرتا رہا جب صبح ہونیکو ہوئیے تو نماز پڑہنے لگا اوس وقت مجکو گریہ ہوا مین نے خدا تعالے سیے دعا مانگے کہ مجکو محنت سیے نجات دیکر مظفر و منصور کریے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہنے لگا مجکو جب نیند آنیے لگے تو کیا سنتا ہون کہ کوئیے یہہ کہتا ہیے صبر کر ظفر نزدیک ہیے مین خوش ہو کر جاگ اوٹہا چاہتا تہا کہ ایک تیر دو تیر کیے فاصلہ پر اوس بلندیے کیے نیچے ایک فوج کہ پیچہے آتیے نظر پڑے کہ کہیر کو جاتیے ہیے مین نے غنیم خیال کیا

تیمور [illegible]

سے امیر حسین کے طلب کے لیے بھیجا [illegible]

میں پہنچا وہ [illegible] اور میں آپ [illegible] اچھا اتفاق [illegible]

ایک قوی بلندی پر [illegible] نمودار ہو [illegible]

تب میں گھوڑے سے اتر کر [illegible] سپاہ کے [illegible]

نوید [illegible] کر روانہ ہوا اور ان کے کوچ [illegible]

کے اتفاق سے جب [illegible] اپنے ہمراہ [illegible]

بلندی پر جاکے [illegible]

ہوا انہوں نے جواب دیا کہ ہم امیر تیمور کے نوکر ہیں [illegible]

میں [illegible] اور [illegible] لیے [illegible]

کے کو اپنے بہادر امیر تیمور کا قدم [illegible] ستر [illegible]

سواروں سے لشکر [illegible] نکال کر ملازمت کے لیے [illegible]

میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور اوس کو بلوایا جب [illegible] خدمت میں

آیا آپ کے آنے کو شگون لیا اور [illegible] عزت کی اور اپنا [illegible]

سر پر رکھ دیا اور [illegible] کو متوجہ ہوا جب وہاں پہنچا تو

دو شتر [illegible] مقابل ہو گئے میں نے نیت کر کے ان دو [illegible]

سے شکار کیا جب کہ یہ شگون راست آیا اوس نہر [illegible] سیراب [illegible]

اگلے دن کوچ کر کے [illegible] میں آ کر مقام کیا اور [illegible]

کے حوالے میں ایک بلندی [illegible] اوس پر چڑھ کر دیدبان بنایا

اوس بلندی کے نیچے ایک نہر تھی [illegible] بہادرون [illegible] میں

کھا کر اوس نہر کے کنارہ پر مقام کرتا [illegible]

توزک

11 یہ اتفاق ہے جو میرا سپہ سالار تہا کرم سیر سے روانہ ہوا اور میر مہدی
رئیس کرم سیر نے پائے ماندون کے لیئے خوراک اور مکان موجود کیا مین
بجمع خاطر روانہ ہوا اور سونج نامی اپنے نوکر کو واسطے اطلاع کرنے
صحت پانے کے امیر حسین کے پاس بہیجا اور بلخ کے طرف چلنے سی
مطلع کیا جب مین کہمین جا کر اترا چالیس سوار جو میرے ساتہہ تہی
تو وہ سب اصیل اور امیرزادہ تہی اونمین اراذل کوئے نہین تہا خدا تعالے
کا مین نے شکر کیا کہ اس پریشانے مین ایسے عالیقدر اور امیرزادے دیر
زر اور ببلے توشہ میرے مطیع ہو رہے ہین البتہ خدا تعالے کو مجہے
کار ہے کیونکہ ایسے لوگ ہمرون کو میرا مطیع کر دیا ہے اس بات مین
تہا مین کہ صدیق برلاس اولاد بلدرین قراچار تومان مین کا جو میرے
تلاش مین آیا تہا دور سے نمایان ہوا مجہے یہہ شبہہ ہوا کہ شاید غنیم
ہے جو چلا آتا ہے مین نے سونجک بہادر کو جو میرا قراول بیگی تہا
خبر کے لیئے بہیجا بعد ایک لحظہ کے خبر لایا کہ صدیق برلاس ہے کہ ... ساتہہ
سوارون کے جمعیت سے میرے تلاش مین سراغ ڈہونڈتا ہوا
آیا ہے مین اوسکے طرف چلا جب اوسکے نظر مجہہ پر پڑے چونکہ
میرا ہمسر تہا میرے حال پر رونے لگا مین نے بہی رویا اور حاضرین
سب روئے اوسہی حال مین اللہ تعالے سے مدد مانگے کہ ماوراء النہر
کو لشکر جتہ کے ظلم سے خلاص کرون اور کہمیر سے ہٹ کر درہ ارصف
کو چلا اسعرصہ مین ایلچی امیر حسین کا پیغام لایا کہ اگر کومک بہیجو تو
ملازمت مین حاضر [illegible] صدیق برلاس کو چالیس سوار

تیمور سے

جو واقعہ کہ یہہ گذرا تمہارے طمع کے باعث ہوا وہ شرمندہ ہوا یہہ

یہہ مناسب معلوم ہوا کہ مین تو واسطے علاج زخمون کے ولایت کرم سیر

مین توقف کرون اور امیر حسین ولایت بقلان کو جاکر مسخر کرے نوہ

سو ار سلح اور بکمل اوسکے واسطے تیار کر دیئے اور اوسکو سمجہا دیا کہ

احتام اور ایل بقلان کو اپنے ساتہہ کر لے اور اگر لشکر جتہ اوسپر

یورش کرے تو سمجہہ کر لڑے جب امیر حسین ولایت بقلان مین گیا

تو بد سلوکے کرنے لگا سپاہ بقلان جسقدر اوسکے پاس جمع ہوتے

اونکے قبیلے کے بعضے لوگ جنکو امیر حسین نے اپنے ولایت مین آنے

ندیا اور اوسکے قدیمی نوکر جو اوسکے ساتہہ ہو گئے تہے سبب

تنگی معیشت کے جدا ہو گئے اور وہ غنیم کے طرف سے خاطر جمع

ہو کر بفراغت تمام مال اسباب جمع کرنیلگا اسعرصہ مین اجویلے بیگ

بیلکچک کے بہائی تیلے لشکر جتہ سے امیر حسین کو غافل پاکر لشکر کشی

کے اور دونو مین لڑائی ہوئی امیر حسین شکست کہا کر اٹہہ سوار

اور چار پیادون کے معیت سے موضع سرنو مین چلا آیا مجکو اس قصہ

سے غیرت اور رنج ہوا مین نے چاہا کہ لشکر جتہ کو ماوراء النہر سے

نکالدون پر وقت دیکہتا تہا جب میرے زخم اچہے ہو گئے ہوشیار

تسخیر ماوراء النہر کے اوسوقت میرا لشکر سے پریشان ہو گیا

تہا میرے ساتہہ کل چالیس سوار تہے سامان تسخیر کا اسطور

کیا کہ پہلے جاکر درہ ارصف یا درگزین جو قریب بلخ کے ہے

اقامت کرکے لشکر جمع کرکے لشکر جتہ پر یورش کرون امیر خواجہ اعلاء

تو صبح صادق کہل گئے مین صبح کے نماز ادا کیے اور سپاہیے قلعہ مین گہس گئے
قلعہ فتح ہو گیا اوسوقت امیر حسین بہی اپنی فوج لیکر آگیا جب تین قلعہ
سیستان کے فتح ہو گئے باقی کے چار قلعہ والون نے والی سیستان کے
پاس آدمی بہیجا عجز اور شکستگی ظاہر کی کہ ہمنے تمہاری قدیم کے قلعہ
ہمکو دیئے امیر تیمور نے تین قلعہ لیکر اپنے آدمیون کو حاکم کر دیا ہے
اور اگر یہہ قلعہ بہی لیلیگا تو ولایت سیستان ہم تم دونو سے جاتی
رہیگی والی سیستان اس بات سے متوہم ہو کر ہمسے بیزار اپنے
وطن کو متوجہ ہوا اور قلعہ والے متفق ہو کر بہت سوار اور پیادہ
مجہہ پر اور امیر حسین پر چڑہ آئے اور صفین باندہ کر جنگ پر مستعد
ہوئے مین نے اپنے لشکر کے تین فوجین بنائین اول امیر حسین کو
روبرو اونکے داہنی صف کے کیا دوسری فوج اپنے امرا
کے بائین صف کے مقابل کے تیسری فوج مین آپ بذات خود
مین ہر اول بنا پہلے تیر اندازون کو حکم دیا تاکہ تیر بارش
کرین اونکے بعد تلوار والون کو حکم دیا کہ تلوار لیکر حملہ کرین
جب صف غنیم کے عاجز ہو گئے تو مین نے بذات خود تلوار
لیکر بارہ سوارون کے معیت سے گہوڑا ڈالا اوسوقت
دو تیر ایک تو بازو مین اور دوسرا پانوٴ مین لگا باوجودیکہ
ایسا زخم دو تیرون کا کہایا تہا پر کچہہ پروا نکے اور لڑائی
پر سے نہ ہٹا یہانتک کہ اونکو شکست دینے مظفر و منصور
ہو کر ولایت گرم سیر کو مین نے عزم کیا اور امیر حسین سے کہا

تیمور رستے

کرکے والی سیستان کے اتفاق سے روانہ ہوا بند ولیست تسخیر قلاع اور
ولایت سیستان کا استوار کیا کہ چونکہ سب قلعے جو والی سیستان کے دشمن
کے جبرا قہرا لیلئے تہے تو وہ سات تہے اون کے پہلے قلعہ پر مین نے کرشر
کے پہلے یورش مین بہادر لوگ قلعہ پر چڑہ گئے اور چارون طرف سے
لشکرون نے گہیر لیا ایک رات دن کے بعد قلعہ فتح ہوا اوس مین اناج
بہت تہا امیر حسین نے اوس غلہ پر تصرف کرکے اپنے لوگون پر تقسیم
کردیا مین شرم کا مارا زبان پر نہ لایا اور اوس نے اپنا داروغہ اوس
قلعہ مین مقرر کردیا جب مین دوسرے قلعہ پر یورش کرکے تو قلعہ والے
جنگ پر مستعد ہوئے مین نے لشکر کو دلیری دی اور چونکہ جہاڑ اور
درخت اوس جگہ بہت تہے اسلئے مین نے حکم دیا کہ ہر ایک شخص ڈہال
درختون کے لکڑیکے بناکر اوسکی پناہ مین قلعہ مین جا دے سپاہیون
نے وہ ڈہالین ہاتون مین لیکر ہجوم کیا جب قلعہ کے نزدیک گئے تو قلعہ
والے امان لیکر باہر ہوگئے اور قلعہ حوالہ کردیا امیر حسین نے چالاکی
کرکے ایک کوتوال اوس قلعہ مین بہیجدیا اور جو کہ اوس قلعہ مین سے
ہاتہ لگا اپنے سپاہ پر تقسیم کردیا میرے تواضع سے یہانتک جب مین نے
تیسرے قلعہ پر یورش کے آدہے رات کو قلعہ کے دروازہ پر
پہنچے وہ قلعہ ریگستان مین تہا مین نے حکم دیا کہ سپاہ سے پیادہ ہوکر
دستہ تیرون کے لیلئے آہستہ آہستہ قلعہ کے دیوار تک ... سے اوس
قلعہ کے نگہبانون ... مین نے سنکر ... نہین جاگتا تہا ہر ایک شخص جو جاگتا
تہا کہتا تہا سپاہی جسوقت کمند ڈال کر قلعہ کے دیوار پر چڑہ
گئے

تزوک

مین سلطنت کردن ۷۶۱ ہجری مین کہ میرے عمر انتیس [29] برس کے ہوئے
والی سیستان نے اپنے مخالفون سے لڑکر شکست کہائے کئے قلعے
جو اوسکے پناہ میں تہے اور خزانہ جو اون قلعون مین تہا مخالفون نے سب لیلیا
حاضر ہوکر مجہسے پناہ طلب کے کہ دشمنون نے مجہہ پر ظلم کیا ہے چونکہ وہ
حاضر ہوگیا تہا اور طاقت اونکے دفعہ کی اوسمین نہین تہے دوبارہ عجز
اور انکسار سے خط لکہا اور خود ایک ہزار سوار کے جو میرے ساتہ
ہیتے اپنے ذمہ قبول کی مین نے امیر حسین سے مشورہ کیا اوسنے چاہا کہ تنہا
جاکر قلعے والے سیستان کے اپنے تئے مسخر کرے مین نے مان لیا
اور بہرام جلایر کو اوسکا ہراول بناکر تعین کردیا جب امیر حسین سیستان
کی طرف ایک منزل گیا امیر حسین کی کچ خلقی سے بہرام بہاگ کر
ہندوستان کو روانہ ہوگیا امیر حسین نے بدشگونی جان کر میرے
پاس آدمی بہیجا کہ چونکہ بہرام جلایر چلا گیا ہے تو بہتر یہہ ہے کہ امیر آپ
متوجہ ہودین تاکہ ملک قلعے سیستان کی فتح کرین جب مین نے سیستان
کی طرف ارادہ کیا تو والی سیستان ملک جلال الدین محمود نے
استقبال کیا اور بہت تحفے دئیے اس جہت سے امیر حسین نے حسد
کیا اور مین نے تمام تحفے امیر حسین کو بہیج دئیے اور ملک جلال الدین محمود نے
خرچ ہزار سوارون میرے ہمراہیے کا تمام و کمال کیا اور امیر حسین
کے ہمراہیون کو بہی دیا اور عہد کیا تازیست خدمت اور رجان سپاری مین رہیے جب دوسرے والے سیستان کے ظاہر ہوگئے تو مین
واجب سمجہا کہ ایکبہہ افواہ کا ضعفا سے کوتاہ کردن لینکا انتظام

ناچار رات کو کشن کے مرغزار مین چلا آیا چونکہ اوس جگہ رہنا دشوار تہا پچاس سواروں سے جو میرے ساتہہ تہے خوارزم کو چلا اور چونکہ اون مین سے بعضے ہمراہی پیادہ اور بیادیکے سے عاجز تہے چانچہ میرے نظر گہوڑون کے گلہ پر پڑے اوس گلہ کو میرے پاس نکالا تحقیق جو کیا تو وہ گلہ اوس ترکمانون کا تہا اونکو مین نے فرمان لکہہ دیا اور گلہ پیادون پر تقسیم کر دیا اور خرامان خرامان دریای جیحون پر آکر سات روز مقام کیا پہر دریا اتر کر موضع جیقہ خشک کے زمین اوپیچ نیچے تہے اترا چونکہ ہوا گرم ہے کنارہ دریاء اموبہ پر ایک مہینے تک درختون کے سایہ مین شکار کہا کر گذران کے اس منزل مین اونکا ترکان آغا اور مبارکشاہ اور سید حسین اور امیر ضیاء الدین مجہسے آملے اونکے پیچہے تیمور خواجہ اغلان اور بہرام جلایر اپنے فوج لیکر آکر متفق ہوگئے جب میرے جمعیت قریب ہزار کے ہوگئے تو مین اور میرا لشکر پریشان ہے مبارکشاہ سبزنے کہا کہ صلاح یہہ ہے کہ حلکہ ولایت بادغیش کو مسخر کر کے ولایت مرو پرورش کرین اور ہمار جمعیت جو پریشان حال ہے تفرقہ سے خلاص ہو مین نے اونکو کہا یہہ رائے تو ٹھیک ہے لیکن بہتر یہہ ہے کہ باختر اور قندہار کے طرف متوجہ ہوویں جب قندہار لینگے تو ولایت کابلستان اور سندہ اور ملتان پر حاکم ہو جاوینگے اون سب نے میرا کہا قبول کیا دعا پڑہ کر قندہار کو چلنے پر مستعد ہوئے اپنے جمعیت جو دیکہی تو کل ہزار سوار پیادے جمع ہوئے درمیتے اور سامان

تیمور سے

اور مبارک شاہ سنجری اور سید حسین خراسانی سے یہہ اپنا حال
بیان کیا اونہوں نے بہی پسند کیا اور مین نے یہہ مقرر کیا کہ دو سو
سوار جا کر اطراف اور جوانب مین متفرق ہو کر چہپ جاوین اور
مین آپ تنہا ایل و الوس مین جا کر جماعت کو اپنے ساتہہ متفق کرون
اس مشورہ پر دعا خیر پڑہ کر چلا اور سوارون کے اتفاق سے
موضع نجار زندان مین جو مضافات بخارا سے ہے آ اترا پہلے تو
دوا سطے مبارک شاہ اور سید حسین اور اونکے سوارون کے
مقام مقرر کیا اور اولجایتو ترکان انکو پوشیدہ اوسی جگہ چہوڑا
اور مین آپ تنہا ایل و الوس مین آیا اسی عرصہ مین تمو کہ جو میرا
غلام تہا میرے آنے سے مطلع ہو گیا پندرہ سوار لیکر مجہسے آملا اونکے
اپنا بہید کہکر اوسکو مبارک شاہ وغیرہ کے پاس بہیجدیا اور کہدیا کہ جب میرے یہہ خبر سنو کہ سمرقند مین تخت سلطنت پر بیٹہہ گیا
میرے پاس آجانا جب بہت لوگ الوسات اور قشونات اور اونکا
کے میرے ساتہہ جمع ہو گئے تو مین نے یہہ مقرر کیا کہ ہزار دلاور شخص
سمرقند مین پوشیدہ اقامت کرین اور ہزار سوار سمرقند کے گرد
بہ جاوین جب مین ترتیب لشکر کے کر چکا تو راتون رات سمرقند کو
مغرب اور عشا کے بیچ مین سمرقند جا کر اپنے بڑے بہن قتلغ ترکان
کے گہر مین پوشیدہ اترا اڑتالیس ۴۸ دن سمرقند مین رہا جب یہہ
ہوا کہ خروج کرکے لشکر جتہ کو برہم کر دون سہو ایسے مجہسے واقع
کہ میرا حال زبانون پر لانے لگے اور راز میرا فاش ہونے لگا

کہ بیابان خوارزم کو چلا جاؤن دو دن کے بعد ایک جگہ پہنچا وہان ایک
گہر مین اترپڑا ترک جو اوس مکان مین تہے چور سمجہکر مجہہ پر دوڑے مین
نے امیر حسین کے ہمشیرہ کو ایک گہر مین مضبوط کرکے بذات خود اون پر
حملہ کیا اسوقت احمد نامے ایک شخص نے جو اونمین تہا مجکو پہچانا اور اپنے
جماعت کے ساتہہ جنہونے حملہ کیا تہا مودب ہوکر ملازم ہوگیا اور
لوگونکو جنگ سے منع کیا مین نے اپنا مندیل اوسکے سر پر رکہد یا
اوسے سرفراز سے سمجہہ کر پچاس سوار لاکر نوکر رکہوا دیئے جب پچاس
سوار میرے پاس جمع ہوگئے اوسوقت مبارک شاہ سنجری حاکم ماخان
کا سو سوار لیکر مجہسے آملا خوب خوب گہوڑے پیشکش کئے مین نے
اون گہوڑون مین سے امیر حسین کو حصہ دیا اور اور سادات اور
اہل خراسان کے تحفی لاکر جمع ہوگئے جب دو سو سوار پیادے
اوس جنگل مین میرے ساتہہ جمع ہو گئے تو امیر حسین اور طبل خواجہ
مجہسی جدا ہوکر ولایت گرم سیر اور قندہار کو چلے گئے مبارک
شاہ سنجری اور سید حسین خراسانی نے اور امیر ضیار الدین سبزداری
نے کہا کہ اس جنگل مین ٹہرنا موجب پریشانی کا ہے مبادا کہ فوج
الیاس خواجہ اغلان کے اور لشکر جتہ کا ہم پر تعین ہو جاوے
بہتر ہے کہ اس صحرا سے چلین تا کہ خوارزم کو لیلین اور ولایت مرو
شاہجہان اور یا دعیش کو مسخر کرین مین نے اونکے راے سے پسند کی
لیکن دلمین سوچا کہ چونکہ میرے طالع مین لکہا ہے کہ مملکت ماورار النہر
مین جو میرا وطن اور بزرگون کا گہر ہے تخت سلطنت پر بیٹہون گا

کا وخانہ مین قید رکہا ہم تنگ ہوگئے اور خدا تعالے سے عہد کیا کہ مین کسیکو
حق و ناحق قید و زنجیر مین مبتلا نکرونگا اوسوقت مین تیلے اپنے دلین کہا
کہ آخر کو مرنا ہے اور مجکو بشارت ہے کہ سلطنت کا فرنتیہ لونگا تو
بہتر یہہ ہے کہ اس قید خانہ سے نکلون اگر مین فتح یاب ہوا تو مرد اینگے
ہوئیے اور اگر مارا گیا تو مردانگے سے مارا گیا نگہبانون سے مل کر
اونکو وعدہ وعید پر امیدوار کرکے چانچک ایک نگہبان سے کرسئے
تلوار کہینچ لے اور اون پر حملہ کرکے اونکو ہزیمت دیے اور اونکے
پیچہے پیچہے علے بیگ تک جا پہنچا علے بیگ نے جو میرے دانگے غور سے تو
مجکو دیکہتے ہی شرمندہ ہوا اور اپنے افعال ناشایستہ سے پشیمان
ہوا اور ترسے کرنیلگا گہوڑے اور اسباب جو ہمارا تاراج کرلیا
تہا پہر دیدیا اس عرصہ مین خط اوسکے بہائیے محمد بیگ جون عریانے کا
جو ولایت طوس خراسان مین رئیس تہا علے بیگ پاس آیا کہ مین نے
سنا ہے کہ امیر تیمور کو تونے قید کیا ہے اچہا نہوا لازم ہے کہ تو اوسکے
عزت کرے اور تجہے جو مین اوسکے لئے بہیجتا ہون امیر تیمور پاس بہیجدے
اور غدر کرنا اوسنے میرے مکان پر آکر عذر کیا مین نے
تجہے اوسکے بہائیے کے بہیجے ہوئیے اوسکو دیدیئے اوسنے ایک گہوڑا
اور دیلا اونٹ مجکو پیشکش دیا چونکہ علے بیگ نہایت لئیم و بخیل تہا
تہا تجہے جو اوسکے بہائیے محمد بیگ نے مجکو بہیجے تہی اوسمین سے اچہے
اچہے رکہہ لیئے تہے جب مین علے بیگ کے شرارت سے بچا تو بارہ
سوار میرے ساتہہ ہوگئے مین تیلے علم سلطنت کا بلند کرکے کنکا لیکر

نادر ارالنہر کا بیے وہ بیے شرمندہ ہوکر مودب سلام کرنے لگے اور حاجی محمد مجکو اپنے گہر لیگیا نہایت تعظیم اور خدمت کے میرے ڈنڈہ پر دو لعل تہے ایک اوسکو دیدیا اور حاجی محمد نے ازراہ دوستی کے تین گہوڑے اور سامان اور رہنا میرے لیئے تیار کر دیے اور تین دن تک مہمانی کے اور غجبیے کو جسکا نام سارق قولاچی تہا ملازم سرکار کا کر دیا اور سوار ہوکر امیر حسین سے جا ملا اور گہوڑون مین سے دو گہوڑے امیر حسین کو دیدیئے جب مین سامان اپنے ہمات کا کر چکا اپنے دلمین یہہ صلاح کے کرچل کر صحرا محمودیے مین مقام کیجئے یہانتک کہ پس ماندہ لوگ خبر سن کر ہمسے آملین اور سارق قولاچی کو رہ بر بنا کر دو رات دن تک اوس جنگل مین بے آب و دانہ سرگردان پہرتے رہے یہانتک وضع محمودیے مین پہنچے وہ جگہ او جاڑ تہے وہان کوئے نہین رہتا تہا اور ویرانہ مین ہم اترے چونکہ اوس زمین مین پانی نہین تہا کوان کہود لیا بارہ دن تک وہان ٹہرے اوسوقت علی بیگ جون غربانی کو خبر ہوئے کہ امیر تیمور جمعیت کرکے اوس ترکمانون کو تاراج کرتا ہے اوسنے خوف کہا کر فوج تعین کے تا کہ غفلت مین مجکو پکڑ لے مین سحر سوتا تہا کہ رات کو رات ہم پر شبخون لائیے اور چونکہ ہم غافل تہے مجکو پکڑ کر ترکمانون مین لیگئے علی بیگ جون غربانی نے جو سردار اوس ترکمانون کا اور حاکم کلات اور یاورہ کا تہا بے تحقیق اور سینے ...کا وخانہ مین بند کر دیا اوس کا دخانہ مین سوای مچہر پسو کے ... جسے بات ... باسٹہ دن تک مجہی اور امیر حسین کو اوسنے گرفتار

تیمور کے

پانی خوب شیرین تھا پیاس سے نجات پائی جب صبح ہوئی ہم کل بیس
سوار تھے اور تین خراسانی پیادہ اوس دن کوئیں پر مقام کیا کنواں
جو اوس جنگل میں تھا اتفاقاً ایک بکریاں وہاں سے آیا چونکہ ہمارے
ساتھ کھانا نہیں تھا کئی بکریاں مول لیکر کباب کیے اوس دن اسی جگہ
رہے اگلی رات بہی رہی اون تینوں خراسانیوں نے ایسے حال میں
ہمسے بیوفائی کی کہ گھوڑے لیکر شبا شب بھاگ گئے اور ہمکو پیادہ
چھوڑا پر مجھکو کچھ رنج نہوا اور خوشدلی سے ساتھ رفقا کے [illegible]
اور اولجایی ترکان آغا جو میری بیوی ہے اور امیر حسین کی بہن
ہے قوی دل رہی کہنے لگی کہ ہمارے فلاکت کا انتہا یہہ ہے کہ پیادہ
پا راہ چلے اوس سرزمین سے ہم واقف نہیں تھے اوس حال میں ایک
چرواہا مل گیا اوسنے ہمکو ایک راہ بتایا کہ یہہ رستہ آبادی ترکمانان
کو جاتا ہے میں خوش ہوا اور ہم پیادہ چلنے لگے جب آبادی ترکمانو
کے نواح میں پہنچے وہ اپنے مکان خالی چھوڑ کر کہیں گئے تھے ہم ایک
خالی مکان میں اتر پڑے ایک جماعت شریر ترکمانوں کی جو پیچھے رہ گئے
تھے اونہوں نے جب ہم کو دیکھا تو چور سمجھہ کر ہم پر حملہ کیا میں نے امیر حسین کی
بہن کو گھر میں چھپا کر تین چار آدمیوں سے جو ہمراہ تھے میرے [illegible]
کرنے لگا ہمارے ساتھ تلوار تھے اور ترکش اور [illegible] تیر کمان
تھے اون پر حملہ کیا تو حاجی محمد نامی نے جو میرا قدیم آشنا تھا [illegible]
مجھکو پہچانا دیکھتے ہی مجھسے لپٹ گیا اور رونے لگا [illegible]
احوال [illegible] ترکمانوں کو شرارت سے منع کیا [illegible]

توزک

امیر حسین نے دلاوری کر کے تکل بہادر کے فوج پر تاخت کئے اور تکل نک
بھاگا تکل کے فوج نے ہجوم کر کے امیر حسین کو گھیر لیا مین نے جو امیر حسین کو
گھرا دیکھا الدیار کہہ کر تلوار پکڑے اور امیر حسین کو دشمن سے نکال لایا
جب نماز عصر کے آ گئے تکل کے سپاہ مستعد ہوئے اور دشمن سے ڈیڑہ سو ١٥٠
سے زیادہ نہ رہے تھے اور میرے ساتھ بارہ آدمیون سے زیادہ
نہ تھے پھر تکل نے ہجوم کیا تھے امیر حسین اور اور رفقاء سے مرنے کا قرار
کیا جب تکل نے ہجوم کیا تاکہ امیر حسین کو پکڑے مین نے بذات خود اونکو
حملہ کیا اور کئے بہادر تکل بہادر کے قتل کئے اس حال مین امیر حسین کے
گھوڑے کو تیر سے گرا دیا جب وہ پیادہ رہ گیا تو اوسکے جورو دلشاد
آغا پیادہ ہو گئے اور اپنا گھوڑا خاوند کو دیدیا جب امیر حسین سوار
ہو گیا مین نے دلشاد آغا کو جس گھوڑے پر میرے ہوئے امیر حسین کے
ہمشیرہ سوار تھی ہم ردیف سوار کر دیا اور تیر مارنے لگا اور امیر حسین
کے اتفاق سے ایسے تیر مارے کہ ایک خطا نہوا پھر رات نزدیک آ گئی
اور مخالفون مین سے پچاس ساٹھ آدمی رہ گئے اور میرے ساتھ
صرف سات آدمی رہے تکل بہادر نے جب اپنا حال تباہ دیکھا تو
اوس جنگل مین اتر پڑا مین اور امیر حسین چلتے ہوئے اون کم بختون نے
اوس رات کو ہمارا تعاقب کیا اور ہم لڑتے رہے یہان تک کہ
ریگستان اور جول اور خوارزم مین آ پہنچے اون کمبختون نے جو
ہمارا تعاقب کیا اوس صحرا مین راہ بھول گئے جب ہم اوس میدان مین
آ گئے تو بہت بھوکے پیاسے تھے اوس وقت ایک کوئی پر پہنچے

سے کے ٹیلہ پر کھڑا ہو رہا ایک لحظہ کے بعد امیر طغا بوغا نے خبر لایا کہ لکل بہادر
ہمارے تعاقب کے لئے آتا ہے اور تین ہزار سوار ہونگے میں نے آدمی
امیر حسین کے پاس بھیج کر لشکر طلب کیا اور اوس ٹیلہ سے اوتر کر اپنا
سامان نمودار کیا جب میں نے اپنے لشکر کو غور کیا تو کل ساٹھ سوار
جنگی تھے ہم پانچ ٹکڑے ہو گئے ایک فوج ہمراہ طغا بوغا کے برلاس
کے مقرر کی اور ایک فوج امیر سیف الدین کے ساتھ تعین کی
اور ایک فوج اپنے بہادروں کے تابع کی اور امیر حسین اپنے توابع
کے ساتھ صف باندھ کر کھڑا ہو گیا اور میں اوس بلندی پر استوار
ہو گیا جب میں درستی فوج کی کر چکا اور ہر یک فوج کو سامان
دیا اوسوقت لکل بہادر نے ہزار سوار سے ہم پر حملہ کیا امیر طغا بوغا
اور امیر سیف الدین جنگ کرنے لگے اور ایسے مردانگی کی کہ لشکر
لکل بہادر کی فوج کو بیکار کر دیا اور ترکتازی سے تھک کر کھڑے
ہو رہے اور اسقدر جدال قتال ہوئے کہ لکل بہادر کے ہزار سوار
میں سے تین سو سے زیادہ نہ رہے اور سات سو مارے گئے اور
کچھ زخمی ہو کر بھاگ گئے وہ تین سو سواروں سے میدان میں کھڑا ہو
رہا امیر طغا بوغا نے اور سیف الدین دوبارہ جنگ کرنے لگے آخر
لڑتے لڑتے اونکے گھوڑے تھک گئے وہ مردانہ پیادہ ہو کر لڑائی میں
مصروف ہوئے اوسوقت میں نے اپنے کوتل گھوڑوں میں سے آدمی
لئے گھوڑے بھیجے وہ گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور اپنے بہادر کا
ایک گھوڑا زخمی ہو کر گر گیا اوسکے بدلے میں نے گھوڑا دیا اوسوقت

مین کوہ ساران پر گیا سات دن تک وہان رہا اوسوقت اشارہ امیر
کلال کا مجکو یہہ آیا کہ مین خوارزم کے طرف چلا جاؤن جب کہ قاصد امیر حسین
کا جو پہاڑ جنگلون مین پریشان پہرتا تہا میرے پاس آیا کہ چونکہ امیر آپ چلے
آیئے ہین اگر ہمارے تمہارے ملاقات ہووے تو بہتر ہے مین نے
اوسکو لکہہ بہیجا کہ موعد ساغج کا کوان ہے اور مین ساغج کے
کوئین پر آکر امیر حسین کا منتظر تہا کہ امیر حسین آگیا اور مشورہ کیا کہ ملکر
تکل بہادر حاکم خیوق کو اپنے ساتہہ متفق کرین جب خیوق کے راج
مین پہنچی تو وہ مکار پہلے اشنائیے فراموش کرکے درپے ہوا کہ ہمکو
خواجہ الیاس کے حکم سے گرفتار کرے جب مین اوسکے مکر سے واقف
ہوا تو امیر حسین سے بیان کیا اوسنے باور نکیا مین نے کواہ گذارے
تو جب یقین کیا مین نے دریتے خوارزم کے چلنے کے کہ تاکہ وہان
جاکر اوس ولایت کو فتح کرکے علم سلطنت کا بلند کرون اور پہر ماورا النہر
پر لشکرکشی کرون مین نے دریتے خوارزم کے چلنے کے اسطور کے
کہ جب تکل بہادر حق نمک قدیم کا فراموش کرکے غدار کرنے لگا تو
رات کو امیر حسین کے اتفاق سے سوار ہوکر خوارزم کے طرف
روانہ ہوا جب ہم اماب پر پہنچی ازبسکہ بہت راہ چلی تہے وہان اترے
اور گہوڑے چہوڑ دیئے اور ارام کیا اور یہہ مشورہ کیا کہ
چلکر اورگنج کا قلعہ مسخر کرین اور خوارزم لین ان باتون مین تہے
کہ لشکر سے سوار دن کے نمود ار ہوئے مین آپ سوار ہوکر امیر
ضغا بوغا سے برلاس کو خبر کے لئے بہیجا اور مین آپ اوس میدان

تُوزک

غلام بناکر خدمت لینے لگے اس باب مین ماورار النہر کے اکابر اور راے
نے مجہسے فریاد کیے کہ تیرے مسلمانی مین کیا یہہ گنجایش ہے کہ جاز لشو
لڑکیان مسلمانون کے خطہ سمرقند سے غارت کیے جاوین اور اوزبک
اونکو بردہ بناکر خدمت لیوین اگر مسلمان اوزبکیون کے گمان مین گنہگار ہین
ہون نہ فرزند محمد رسول اللہ صلعم کے کیونکہ مسلمانی کلمہ لا الہ محمد رسول
اللہ کے سے راست ہوجاتے ہیے ہم طائفہ اسلام پر جو قائل کلمہ محمدیہ
کے اور متقدرہے دین قویم مصطفویہ کے ہین اعلاء کلمۃ حق کا واجب ہے
کہ نصرت ذریت ال محمد کے کرین اور اونکو ظالمون کے ہاتہہ سے نجات
دیوین مجکو اس بات سے اسلام کے غیرت آئیے پہلے ایلچیک کو جو اپنے
تئین امیر الامرار لشکر جتہ کا جانتا تہا پیغام بہیجا کہ فرزندان رسول اللہ صلعم
کو چہوڑ دو اور مسلمانون کے عیال واطفال کو جو لوٹ لیگئے ہوتا دو
جب میرے بات نے اونین کچہہ اثر نکیا اون پر از راہ حمیت کے سوار
ہوا اور پہلے سنز سبزہ زار اوزدن کو لشکر جتہ کے قید سے چہوڑا یا
اور اس نصرت کے تا شب سے مین نے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کو رات کو خواب مین دیکہا کہ مجکو اپ نے فرمایا کہ بعوض اس نصرت
جو میرے اولاد کے ساتہہ تو نے کیے ہے حق تعالے نے ستر پشت تک
تیرے اولاد کو سلطنت بخشے مین نے یہہ احوال اپنے پیر کو لکہا اونہو نے
جواب مین لکہا کہ جبکہ اللہ تعالے نے سبکتگین کو بسبب رحم کرنے کے
آہو پر کے پشت تک سلطنت عطا کیے تو نے تو اولاد رسول اللہ صلعم پر رحم کیا
اور ظالمون سے چہوڑ آیا تجکو بطریق اولے ستر پشت تک سلطنت

مشورہ کیا مین نے کہا اگر تم ایلغار کرکے اونکو برہم کردو تو تمہاری ہیبت
دشت مین اور ماوراء النہر مین رواج پکڑ جاتی ہے اور اگر تساہل
کرتے ہو تو بلیات اور آفات مین پہنس جاؤگے یہ میری صلاح مستحسن سمجہی اور
امور مالی اور ٹیکے ماوراء النہر کے مجکو سپرد کیئے اور اپنے بیٹے الیاس
خواجہ اغلان کو حاکم کیا مین نے جو انکار کیا تو قصہ قاچولی بہادر اور
قبل خان کا ذکر کیا مجکو سپہ سالاری دی اور تمام امرا جتہ کو میرا
مامور کردیا اور الیاس خواجہ اغلان کو میرے سپرد کیا اور آپ
دشت کی طرف واسطے تسکین مخالف سردارونکے روانہ ہوا چونکہ
الیاس خواجہ سلطنت سے بیبہرہ تہا لشکر جتہ تعدی کرنے لگا اور
قتل و غارت مین کوتاہی نہین کرتے تہے مین نے الیاس خواجہ کی
نادانی اور اوزبکیونکا ظلم تغلقتیمور خان کو لکہہ بہیجا اوسنے جواب
مین مجکو فرمان لکہا کہ تمکو امیر الامرا کردیا لیکن امیر کبیر تیمور کو چاہئے
کہ الیاس خواجہ کو جس طور سے تربیت کرے اور امرا لشکر جتہ
سے جو شخص خلاف کرے اوسکو سزا اور جو شخص ظلم کرے اوسکو
موافق ظلم کے بدلا دیوے جب مین ماوراء النہر کا امیر الامرا ہوگیا
اور تمام الوسات اور ہزارجات میرے طرف رجوع ہوئے تو الیاس
خواجہ اغلان اور لشکر جتہ کو بیدخل کردیا امرا جتہ حسد کرنے لگے
اور غصہ سے دلوں کو خون کرڈالا اور غضب سے ظلم کرنے لگے اور
اونکا ظلم اس مرتبہ کو پہنچا کہ چارسو باکرہ لڑکیان ماوراء النہر اور
سمرقند کی لوٹ کر لیگئے اور ستر سید اور سید زادہ ترمذ کو

مخالف ہوکر تغلقتیمور خان سے آملا جب امیر حسین نے اپنے ہراول کی شکست اور صفین جو آراستہ ہوئے تہین ویران دیکھین لاچار بہاگ کر قندوز کو چلا گیا اور تغلقتیمور خان مظفر اور منصور ہوا لشکر جتہ نے اوس نواحی کے اہل اوس کو لوٹ لیا جب امیر حسین کی طرف سے خان کی خاطر جمع ہوئی دار السلطنت سمرقند کو مراجعت کی اور سمرقند مین امیر بیان نے سلدوز کو قتل کیا جب ملکت ماورالنہر کی اونکے تصرف مین آگئی تو سب امرا الوسات ولایت کی اور اوراد سطرف کی سردار مطیع ہوگئے اور مفسد شریرون تومانات اور احشام اور امراء ملکت ماوراالنہر کو جو ہر یک اپنے تئین حاکم سمجھتا تہا سزا دیے اور بعضے معتمد شخصون کو جو ظلم نکرتے تہے تربیت کرکے میرے ہمراہ کردیا جب میدان ماوراالنہر کا مخالف حاکمون سے پاک ہوگیا مین نے خدا کا شکر کیا کہ جو کام مجکو کرنا منظور تہا اوسکے درپے ہوا اور میرے دشمنون کو سزا دیے اوسوقت مین نے دلین کہا کہ اب ایسا کام کیا چاہئے کہ خان کو ماوراالنہر سے اسطور نکالون کہ مجکو ماوراالنہر مین چہوڑ جاے اوس سے مین نے یہہ کہا کہ دارالملک خراسان مفت پڑا ہوا ہے خان کی دربار اموبہ سے گذرتے ہی خراسان باسانی مفتوح ہوویگا اوسنے میرے صلاح پسند کرکے یہہ مقرر کیا کہ مجکو ماوراالنہر مین چہوڑکر آپ واسطے تسخیر خراسان کی متوجہ ہو ویے اوسوقت تقدیر الہی سے یہہ خبر آئی کہ امرا دشت نے مخالف ہوکر ایک لڑکی کو چنگیز خان کی اولاد مین سے رئیس بنایا ہے اوسکال مین جہے

ماوراءالنہر کے نیک مرد تو بہت نیک ہین اور بد نہایت بد تو نیکون کو نیکے پیسے خرید کرکے بدون کو اونکے بدیے کے ساتھہ چہوڑ دیے تا کہ اپنے بلا مین گرفتار رہین اوس حال مین خبر آئیے کہ امیر حسین نیلے بدخشان مین لشکر جمع کیا ہے چونکہ تغلقتیمور خان مجہسی شرمندہ تہا عذر کرنیلے لگا اور سرداری الوس ماوراءالنہر کے معہ ریاست کش کے اور شہر سبز اور شبرغانات کے ولایت بلخ تک مجکو عطا کیے اور میرے موروثی سرداری تومانات اور الوسات کے جو اوسکے تصرف مین تہے مجہہ پر چہوڑ دیے جب عزم امیر حسین کا خان سے لڑائیکے لیئے یقینے ہوا کہ کنارہ آب وحش تک آگیا اور مستعد جنگ ہے تغلقتیمور خان اوسکے جرات سے متفکر ہوا اور مجہسی مشورہ کیا مین نے کہا بدخشان کے لشکر کا علاج یہہ ہے کہ امیر حسین نے لشکر ختلان کے قوت اور حمایت سے عزم جنگ کا کیا ہے صلاح دولت اسمین ہے کہ فرمان حکومت کا حصار شادمان کا کیخسرو ختلانی کے نام پر جو ہمراول امیر حسین کے لشکر کا ہے صادر ہو وے خان نیلے اس مشورہ کو پسند کیا و فرمان کیخسرو کے نام پر صادر فرما کر کوچ کیا جب دربند آہن سے گذر کر ڈیرا کیا چاچک ہراول امیر حسین کے لشکر کا نمودار ہوا تغلقتیمور خان نیلے بیسے سردار بیگ کو جو ہراول تہا تعینات کیا تا کہ اوسکے مقابلہ کو جا وے جب دو نو ہراول اپسین ہمدگر ہو گئے اور صفین لڑائی کے جمے کیخسرو ختلانی جو امیر ہراول امیر حسین کے لشکر کا تہا معہ لشکر ہراول اور اپنے اتباع کے امیر حسین کے

۹۵ اور مجکو خط برادرانہ لکہا اور سیکے پاس جانیے مکے در رستے مین مینے اسکو
کر اکابر اور مشایخ اور رئیسون اور امرار الوسات اور احتام کو اوحکا
بلاد کو خطوط مہ لکہے کہ جو شخص اپنے جان مال لشکر جتہ سیکے قتل اور غارت سو
امن مین رکہا چاہتا ہیے تو میرے طرف رجوع کریے اور جو شخص نہین چا
اس ملک سیے نکل جاوسیے اکثر اکابر اور حکام اور امرار احشام مینے
میرے پناہ بیے اور بہت تحفے لائیے مین مینے اونکے تحفے اور پیشکش
لیکر بہہ سوار اور لشکر سیکے دریاے خجند پر تغلق تیمور خان سیے ملاقات
کیے وہ مجہسے بغل گیر ہوا جب وہ تحفے مین مینے پیش سیکے سیر چشم ہو گیا
اور مجہسے مشورہ پوچہا مین مینے اوسکو مشورہ دیئیے اور کئے ہزار اشرفی
کر مین مینے ولایت ماورار النہر پر مقرر کیے تہین اسیے خاطر نشان سیکے کر
کر تحصیل دار ہر ولایت اور ہر ملک پر مقرر کر و جو حاکم کیسے ولایت کا
مالگذاری سیکے ساتہہ اطاعت کریے اوسکو حاکم کر دو اور جو سر کشی
کریے اوسکو سزا دو اور یہ میرے مشورہ پسند سیکے جب ملک ماورار
پر مستولی ہوا تو ماورار النہر کے حفاظت سیکے سیلئے مجہسے صلاح سیکے
مین مینے کہا کہ تمہارے سلطنت مانند خیمہ کے ہیے اوسکے ستون تمہارے
عدالت ہیے طناب انصاف اور میخین احسان سیکے بنائین جا ہین جب
تک ستون قایم طناب میخین استوار ہونگے خیمہ برپا رہیگا اوسکو یہہ
بات پسند آئیے اور مین مینے یہہ کہا کہ ماورار النہر سیکے سپاہ کو مقید
احسان کا کرتا کہ کار درست کرین تو مزد ور سیے پائین اور اگر مارے
جاوین تو تیرے راہ مین شہید ہو جاوین اور یہہ سیے مین مینے کہا کہ

کوزہیے اوسنے قبول کیا لیکن مجہسی فریب کیا تاکہ مجکو پہلے برباد کردے پہر
اورونکو دفع کرے جب مین نے اوسکو اپنے بیخ کنے پر مستعد پایا کروہ
مکر کرتا آئے اور نشانیان غداری کے ظاہر ہوئین یہہ خط تغلقتیمور خان بادشاہ
جتہ کو مین نے لکہا ہر چند تمہارے دل آئینہ مثال پر اخلاص ہمارا ظاہر ہے
اور یہہ نہ ہے معلوم ہے کہ ولایت ماورار النہر کے اوجاڑ ہو کر چیل کوؤن
کا گہونسلا بن گئے اگر تمہاری عنایت ہو وے تو پہر آباد ہو جاوے
جب میرا خط اوسکے پاس پہنچا درستی لشکر جتہ کے کرکے متوجہ ماورار النہر
کو متوجہ ہوا جب دریائے خجند پر آیا مجکو یہہ خط لکہا کہ دریاے
خجند پر بہادرون کا ڈیرا ہوا ہے اور لشکر بقیاس موجود ہے تیمور
کو لازم ہے کہ حضور مین حاضر ہووے تاکہ جو صلاح ہوگی عمل مین
آویگی اسحال مین امیر بایزید جلایر تغلقتیمور خان کا مطیع ہوگیا سمرقند
کو استوار کرکے واسطے ملازمت خان کے روانہ ہوا جب اوسکے
مجلس مین آیا تغلقتیمور خان نے کنجی سمرقند کے مانگے اوسنے مہلت
لے اوسہی مجلس مین امیر بایزید کے قتل کا حکم دیا اور اوسکا سر کاٹ
کر سمرقند کو بہیجدیا اور امیر حاجی برلاس جو پہلے تغلقتیمور خان
سے مخالف تہا توکل کرکے تغلقتیمور خان کے پاس گیا تہا اور امیر
بایزید کے مارے جانے سے خوف کرکے بہاگ کر ولایت کش کو
چلا گیا اور الوسات اور ولایت کو لے گیا چونکہ مجہسے مخالف اور
شرمندہ تہا مین نے اوسکے خاطر جمع کرنے بہیجے اور اوسنے عذر کر
کے دانے کا اقرار کیا اور دریاے جیحون سے اترگیا اوسوقت

کرسے لگاکر نقارہ بجاکر سوار ہوا اور اون پر نفرین سیکے امیر بایزید
اپنے عذر سے پشیمان ہوکر امیر حاجے کا مدعے ہوا امیر سید علے فاضل
ترمذیکے جبہ سے ساتہہ رہتے ہتی اون پر بد دعا کیکے کر یا الہی ان ظالمون
کو ظالمون سیکے ساتہہ مشغول کر اونکے یہہ دعا قبول ہوگیے اون دونو
ظالمون کو اپسمین مشغول کردیا اور مین اونکے حیلہ سے بچگیا امیر بایزید
خجند کو چلاگیا اور مین ترمذ سیکے طرف متوجہ ہوا جب ترمذ سیکے نواح
مین آیا شیخ علے جرجیسے نیلے معہ اپنے قوم سیکے جو میرے پروردہ
تہی مجہہ پر لشکرکشیے سیکے اس خیال سیے کہ گویا مین اونکے ولایت مسخر
کیاچاہتاہون درستے جنگ شیخ علے جرجیسے سیکے مین نیلے یہہ سیکے کہ
جب شیخ علے جرجیسے نیلے اپنا خیل وحشم جمع کریکے ترمذ کہنہ مین آکر
میرے برابر صف باندہے میں نیلے اوسپر حجت کریکے ادسے بہیجا کہ
میرا حق نعمت تیرے ذمہ ہیے اور چونکہ مجہہ پر توجہ آیاہیے میرے
نعمت تجکو نگونسار کرینگے اور مدت تک تو میرے ساتہہ ہم پیالہ اور
ہم نوالہ رہاہیے اور مین نیلے تجکو تربیت کریکے مرتبہ سردار ہیے
کو پہنچایا میرا حق نعمت تونیلے فراموش کردیا رخ میرے اطاعت سیے
پہیرکر امیر بایزید سیے جاملا چونکہ میرے نصایح نیلے اوسمین کچھہ اثر
نکیا اور وہ نمک حرام ہوگیا مین نیلے اوسپر نفرین سیکے اور درستے
اوسیکے جنگ سیکے چونکہ اوسیے اپنا لشکر بہت اور میرا کمتر دیکہا
تو مغرور ہوکر اپنے حد سیے بڑہ گیا اب مین نیلے اپنے فوج سیکے تمین
منہ کریکے اوسپر ترکتاز کیا پہلے فوج اونکی اوپر مانند بہتے سیکے گریے

سروش مین میرے مقابل ہوا مین آوسکے سے یہہ صلاح کی کہ ایک مرتبہ سرداروں اور مردان کارسے کو کوفتہ اور زخمی کردون پہر معہ شخصون کارسے اور آزمودہ کار کے ترکتاز کرون اگلے دن مین نے شہر سبز کا لشکر آراستہ کرکے سامان اپنا اونکو دیا اور اونہونے جاکر برابر فوج امیر خضر کے صف باندہ کر لڑنے لگے امیر خضر نے جب میرا سامان دیکہا تو یہہ جانا کہ مین آپ ہی جنگ مین شریک ہون وہ جنگ اور حملہ کرتے تہا اور مین معہ مردان کار سے ایک مجموعہ صفون کے پیچہے کہڑا تہا جب مین نے دیکہا کہ طرفین تہک گئے اور زخمی ہوئے تو نقارہ بجاکر نکلا اور رسالہ کے سے تاخت کی اور مین آپ امیر خضر کی فوج کو متوجہ ہوا وہ پہلے ہی حملہ مین بیتاب ہوکر بہاگا جب امیر خضر کی شکست اور ہزیمت کی خبر امیر بایزید حاکم سمرقند نے سنی تو مسند حکومت سمرقند پر مستقل ہو بیٹہا اور اپنا دل امیر خضر کے خوف سے جمع کیا اور مجکو خط لکہہ کر دوستی پیدا کی اور امیر حاجی جو امیر خضر سے ڈرتا تہا مطمئن ہوکر اپنے قوم کا حاکم بن گیا لیکن بایزید اور امیر حاجی میری طرف سے اندیشہ ناک تہے اونہونے آپسمین یہہ مشورہ کیا کہ جب تک امیر تیمور جیتا ہے آرام آسایش حرام ہے بہتر یہہ ہے کہ جس طور بنے اوسکو دفع کرین اور فریب کرکے یہہ مقرر کیا کہ امیر بایزید اور امیر حاجی ایک جگہ جمع ہووین اور مجکو بہی اپنے ساتہہ متفق کرکے ولایت ماوراء النہر جب قسمت برادری کے تین حصہ کرلین اور جو شخص اطاعت کرے اوسکے تسلی کرین اور جو مخالفت کرے اوسکو سزا دیوین اس باب مین امیر بایزید اور امیر حاجی نے ایک خط مجکو لکہا اور نہایت دوستی

تورک

یہہ خط لکہا تمکو معلوم ہووے کہ تم میرے اعضا مین ایک عضو ہو کہ جو عزیز ہے
اگر تم کشن اور اوردلایت کو مانگتے ہو تو کچہہ مضائقہ نہین جب میرا خط اوسکے
پاس پہنچا تو مجکو عاجز سمجہکر موضع اقبا مین راستہ روک کر لشکر کے صف آراستہ
کیے چونکہ اوسکو مین نے شدت اور جدال پر مستعد پایا اپنے دل مین کنکاش
کیکے اوسکے لڑائیے مین درنگ کر کے اوسکو تدبیر سے مغلوب کرون
اول توزک جو میرے خیال مین آیا یہہ تہا کہ اپنے فوج کے سات ٹکڑے کرون
اور ہر یک قسم سے اوسکو صدمہ پہنچاؤن تو سات روز تک سات جنگ ہونگے
انشاء اللہ تعالے جب کہ سات لڑائیان ہونگے تو البتہ شکست پاوےگا اور سلطے
جنگ حاجے برلاس کے یہ تدبیر کے جب وہ موضع اقبا مین آیا مین اپنے
لشکر کو اسطریق سے آراستہ کیا کہ مین آپ فوج میانہ مین رہا اور امیر خضر یسوری
کو دست راست کے فوج کا سردار بنایا اور امیر حاجی برلاس کو دست
چپ پر مقرر کیا اور شہر سبز کے لشکر کے چار فوجین بنائین پہلے دن لڑائیے
موقوف رکہے دوسرے دن بہے مرتبہ مرتبہ افواج کو حملہ دیکر لڑایے کیے
تیسرے دفعہ رات کو مین آپ سوار ہوا اور اکابر دین سے دعا اور ہمت
طلب کیے اوس رات مین خود ترکتازیے کیے جب صبح صادق کہل گیے
ظفر اور فتح میرے اقبال سے پیدا ہونے لگے اور امیر حاجے برلاس نے
سمرقند کے طرف بہاگ کر امیر بایزید جلایر کے پناہ لیے اور مین نے فتح
کے بعد باتفاق امیر خضر یسوری کے درستے لشکر کے کر کے جماعت یسوریون
کو ساتہہ لیکر اوسکے تعاقب کے لیے سمرقند تک ترکتاز کیا جب پاس
سمرقند کے پہنچا تو ایک جماعت لشکر کشن کے باوجود دیکہ مین نے فتح کی کر

یکے حصار شادمان سے شاہ بہاوالدین والیے بدخشان نے سینے بہاگ کر کوہستان بدخشان کو چلا گیا اور ولایت بدخشان کو خالے چہوڑ املاک بدخشان کو سالاوغانا امیرحسین کے قبضہ مین ایگئے اور امیرحسین نے آنیلے سے حصار شادمان کے طرف یہہ وہم کیا کہ مبادا مین ٹرا شریک ہوجاؤں جب مین حصار شادمان مین آیا تو امیرحسین کا خط شکرگذاری کا میرے پاس آیا کہ توجہات اور امداد امیر کے سے ولایت بدخشان یکے میرے تصرف مین آئی اگر اب امیر اپنے مقرسلطنت کو مراجعت کرین اور زیادہ تصدیعہ نکرین تو اختیار ہے اور چونکہ اس محب کو امیر نے ولایت بدخشان دلا دیے ہے گویا آپ ہے نے دیے ہے اور ازانکہ آپ یکے اقبال سے ولایت بدخشان کو مسخر کیا ہے کیقباد برادر کیخسرو ختلانی کا جو بادشاہ کشن کا تہا میرے پاس حاضر ہوا چونکہ اوسنے بادشاہ بدخشان کو قتل کیا تہا میرے خوشامد کرنے لگا مین نے اوسپر اعتماد نکیا اوسکو حراز کو بہیجدیا جب امیرحسین کا خط میرے پاس آیا تو مین نے مروت پر عمل کر کے حصار شادمان امیر خضر یسوریے کو جو ترلہ میرے بازو کے تہا دیدیا اور مین نے مقرسلطنت شہر سبز کو مراجعت کر کے فرمان حصار شادمان کا امیر خضر یسوریے کو بہیجدیا وہ چودہ دن کے بعد امیرحسین سے تحفی لیکر میرے پاس آیا مین نے اوسکے مہانے کے اوسکو اپنا سمجہ کر حصار شادمان کو بہیجدیا اور آپ مین اپنے مقرسلطنت شہر سبز مین ٹہرا اسیے سال مین امیرحسین کا ایلچی بدخشان سے میرے پاس آیا کہ امیرحسین دغا دیکر کہتا ہے کہ مین نے تمہارے

تیمور
...دوست کو اپنے مراد کا وسیلہ کیا ہے اور خط اس مضمون کا دیا کہ امیر
...تغلق سلدوز نے مجھ پر لشکر کشی کی ہے اور میرے توابع اکثر ادھر سے
موافق ہو گئے ہیں مجکو یہ اندیشہ ہے کہ مبادا مجکو پکڑ لے اپنے خلاف جیسے
دیکھتا ہوں وقت دستگیری ہے اور امداد
تمہارے توجہ اور امداد سے اور مقر سلطنت شہر سبز سے چلا
کا ہے میرے حمیت نے جوش کیا
اور امیر بایزید کو خط لکھا تاکہ امیر حسین کی امداد کو چلے اور سیتے چلنی
حاکم حصار شادمان کو جب میرا
میں کوتاہی کی اور امیر خضر یسوری سے اور امیر خضر کے امیر حسین
خط اس باب میں پہنچا تو بلا توقف تیار ہوا بعد آنے امیر خضر
کمک کو کوچ کیا جب خبر میرے آنے کی سرحد بدخشان میں اور امیر حسین
کے استقبال کرنے کی امیر تغلق سلدوز نے سے بھاگ گیا اور امیر حسین
نے آکر ملاقات کی اور مہمانی کی جب میں نے امیر حسین کو امیر تغلق سلدوز
سے بچا دیا ولایت بدخشان امیر حسین سے متعلق رہی اور میں امیر خضر
کے اتفاق سے اپنے مقر سلطنت کو چلا آیا اور بندآہن میں جا کر
امیر حاجی برلاس نے جو تغلق تیمور خان نبیرہ چنگیز خان کے خوف سے
کو چلا گیا تھا مراجعت کی اور امیر بایزید جلایر سے جس نے میرا کہا نہ
اور امیر حسین کے کمک میں کوتاہی کی اتفاق کیا تاکہ میرے مقر سلطنت
اور امیر خضر کے ملک کو مسخر کریں جب میرے معاودت کی
کے کمک سے امیر حاجی برلاس نے جو میرے مقر سلطنت میں چلا آیا
پہنچے تو ولایت کش کو چھوڑ کر اپنے فوج کی آراستگی کر کے میرے مقابلہ
مستعد ہوا چونکہ میں امیر حاجی کو ایک اپنے بڑوں میں سے جانتا تھا

یکے حصار شادمان سے شاہ بہاوالدین والیے بدخشان نیلے سینے بہاگ
کر کوہستان بدخشان کو چلاگیا اور ولایت بدخشان کو خالیے چہوڑ املاکت
بدخشان کر سالاو غانا امیر حسین کے قبضہ مین ایگئے اور امیر حسین نیلے بڑے
آپنے سے حصار شادمان کے طرف یہہ وہم کیا کہ مبادا مین بڑا شریک
ہو جاؤ دن جب مین حصار شادمان مین آیا تو امیر حسین کا خط شکر گذار
کا میرے پاس آیا کہ توجہات اور امداد امیر کے سے ولایت بدخشان
کے میرے تصرف مین آئی اگر اب امیر اپنے مقر سلطنت کو مراجعت
کرین اور زیادہ تصدیعہ نکرین تو اختیار ہے اور جونکہ اس محب کو امداد
کر کے ولایت بدخشان دلا دیے ہیں گویا آپ ہی نے دیے ہیں اور ازانکہ
آپ کے اقبال سے ولایت بدخشان کو مسخر کیا ہے کیقبا د برادر کیخسرو
ختلانی کا جو بادشاہ کشن کا تہا میرے پاس حاضر ہوا چونکہ اوسنے
بادشاہ بدخشان کو قتل کیا تہا میرے خوشامد کرنے لگا مین نے اوسپر
اعتماد نکیا اوسکو حراز کو بہیجدیا جب امیر حسین کا خط میرے پاس آیا
تو مین نیلے مروت پر عمل کر کے حصار شادمان امیر خضر یسوری کو جو مرا
میرے بازو کے تہا دیدیا اور مین نے مقر سلطنت شہر سبز کو مراجعت
کر کے فرمان حصار شادمان کا امیر خضر یسوری کو بہیجدیا وہ چودہ دن
کے بعد امیر حسین سے تحفے لیکر میرے پاس آیا مین نیلے اوسکے مہانیلے
کے اوسکو اپنا سمجہہ کر حصار شادمان کو بہیجدیا اور آپ مین اپنے
مقر سلطنت شہر سبز مین ٹہرا اسیسے سال مین امیر حسین کا ایلچی بدخشان
سے میرے پاس آیا کہ امیر حسین دعا دیکر کہتا ہے کہ مین نیلے تمہارے

ہوگیا اور آکر شہر سبز مین اترا اوسوقت علما اور مشایخ اور
سادات اور اکابر اور امرا انہیکے میرے پاس آئیے تاکہ خطبہ میرے
نام کا پڑہین مین نے پہیر کہا اور اپنے دلمین کہا کہ پہلے میدان کو اور انکو
خس او خاشاک سے پاک کرون اور الوسات کو اپنا مطیع بناؤن
خطبہ پڑہنے مین اور اوسکے جاری کرنے مین کچہہ دیر نہین ہوئی اوسوقت
خط امیر خضر یسوری کا میرے نام آیا کہ مین اپنا خیل و حشم لیکر خدمت
مین آتاہون اوسکے آنے اور اطاعت سے بہت خوشی حاصل ہوئی
مین نے مشاہدہ کیا کہ دولت اور سلطنت میرے روز افزون ہے
جب مین چہبیس ۲۶ برس کا ہوا سن سات سو باسٹہہ ہجری تہا اس
سال مین امیر حسین امیر قزغن کے پوتے نے جسکو مین نے ولایت بدخشان
مین داخل کیا تہا امیر بیان سلدوز پر جو حاکم حصار شادمان کا تہا لشکر
کشی کی اور مجہسے کمک مانگی مین نے امرا اور امیر حسین کے باب
مین امیر یسوری سے مشورہ کیا اونہون نے کہا واسطے رعایت صلہ
رحم کے اوسکی مدد کرنی چاہئے مین نے امیر خضر یسوری کے ساتھ
لشکر کے امیر حسین کی مدد کو بہیجا اور مین بہی اونکے پیچہے اپنے
فوج کے ساتہہ سوار ہوا جب میرے سوار ہونے کی خبر امیر سلدوز
نے سنی بیتاب ہوکر حصار شادمان خالی کرکے بدخشان کو
چلا گیا اور امیر حسین اور امیر خضر یسوری نے اوسکا تعاقب
اور جب خبر میرے سوار ہونے کی حصار شادمان کی طرف اوسکے
امیر حسین اور امیر خضر یسوری کی روانگی اور امیر بیان

میرے تعظیم اور ستایش اور تحسین کے مین نے اونکو مال دیکر فریفتہ کرلیا
تاکہ مین جاکر تغلقتیمور خان سے ملاقات کرون اور وہ جنگل مین توقف
کرین تینون امرار خوش ہوکر میرے ملاقات کو نیک فال سمجہے اور تغلقتیمور خان
کو میرے لیئے عرضیان لکہے مین نے دریاے خجند پر تغلقتیمور خان سے
ملاقات کیے اور اہل ماورارالنہر اور امرار الوسات کو اوس سے
ملایا اور تحفے بہت پیش کیئے جب اوسنے یہہ سنا کہ ہر اول کے امرار
نے بہت تحفے ماورارالنہر والون سے لیئے ہین تو تحفے انکے پہر دیئے
اور یہ لوگ اس سبب سے آزردہ ہوکر مخالفت کرنے لگے اوسی وقت دشت
سے یہہ خبر آئی کہ امرار جتہ کے تغلقتیمور خان سے پہر گئے اوسوقت
خان نے مجہسے یہہ مشورہ پوچہا کہ مین آپ مخالفون پر لشکر لیکر جاؤن
یا فوج اونکے مدافعت کے لیئے تعین کردون مین نے کہا تمہارے
نجانے مین دشت کو اور فوج پہنچنے مین دو ڈر ہین اور تمہارے
جانے مین ایک ڈر ہے اوسکو یہہ صلاح پسند آئی اور واسطے
مدافعت امرار جتہ کے دشت کو مراجعت کیے اور فرمان ماورارالنہر
کے سرداری کا مجکو دیکر رخصت کیا اور اہل الوس اور سپاہ اور
رعیت ماورارالنہر کے چہوٹے بڑے ممنون ہوکر دعا دینے لگے کیونکہ
مین نے ایسی بلا کو توفیق الہی سے اون پر سے دفع کیے اور امیر بایزید
جلایر کہ اپنے اتباع مین جاکر تغلقتیمور خان سے ملا تہا مجہسے آملا مین
بالاستقلال ماورارالنہر مین آیا اور الوسات اور قشونات اور تومانات
کا انتظام کیا اور کنارہ دریاے خجند سے دریاے جیحون تک فرمان

تیمور سے

کا ٹہرین اور سلاطین کے قوانین مین آیا ہے کہ جس شخص کے بارہ ہزار سوار
تابع ہو جاوین اگر وہ سلطنت کا دعوے کرے تو بجا ہے جب وہ میرے
ساتہہ بسبب خوف کے متفق ہو گئے مین اپنے دل مین سوچا کہ جب تک کوئی
وظیفہ دار نہو وے اور تجربہ مین نہ آوے تو اعتماد کے لائق نہین ہے
مین نے اونکو خوف سے قوی دل کیا اوسوقت تغلقتیمور خان کا دوسرا
نامہ طلب کا میرے نام آیا مین نے ماوراءالنہر کے اہل اور قوم سے
یہہ کہا کہ تغلقتیمور خان کا آنا کہانے ملا ہے بہتر یہہ ہے کہ اوزبک تنگ
چشم ہوتے ہین تو اونکے آنکہین مال سے بہر کر فریفتہ کر دون تا کہ قتل اور
غارت سے باز رہے اوسوقت یہہ خبر آئی کہ چنقر تغلقتیمور خان کے
لشکر کا جنکا سردار حاجی محمود شاہ لیسوری ہے معہ افواج کے
ماوراءالنہر کو غارت کرتا ہوا موضع خزار مین آیا مین نے اپنے جمعیت
جمع کر کے اور اہل ماوراءالنہر کو ہمراہ لیکر معہ تحفہ مال اسباب کے
تغلقتیمور خان کے طرف کوچ کیا جب موضع خزار مین آیا گہوڑے پر
چہڑے ہوئے محمود شاہ لیسوری کا مزاج پوچہہ بہیجا وہ مجکو اپنے مکان پر
لیگیا اور مہمانی کے آش رو برو لایا جب آش کہا چکے اوسکو غصہ
سے تسکین دیکر تحفے جو موجود تہی اوسکو دئیے تا کہ وہ جلد سے نکرے
جبتک کہ مین لشکر ہراول کے سرداروں سے ملاقات کر دون اوسنے
قبول کیا اور موضع خزار مین ٹہر گیا اتنا کہ مین نے جاکر امرا ہراول
سے جو ایک ایلچی توقمتور کرایت اور دوسرا امیر حاجی بیگ کیتو
اور تیسرا امیر ...

سیرگاه مین بیٹھ کر جماعت الوس اور لشکر کو جمع کریکے متفرق نکرین اوینے
کہا بہتر یہہ ہیے کہ متفق ہوکر جماعت الوس کو لیکر خراسان ییکے طرف جیحون سے
اترجاوین یہان تک کہ تغلقتیمور خان ماورار النہر مین آ وییے اگر ماوراالنہر اوسیکے
تصرف مین آ گئے تو اوس سیے ملاقات کرین گیے اور اگر اوسیکے قبضہ مین نہ
آییئے تو اپنے وطن ییکے سیرگاه مین بیٹھ رہنگے بعد بہت سیے گفت وگو ییکے
صلاح یہہ ٹھہرے کہ مین جاکر تغلقتیمور خان سیے ملاقات کرون اور اہل الوس ییکے
محافظت کرون اور رایے اور تدبیر سیے مملکت ییکے نگہبانی کرون کیونکہ
تدبیر درست تلوار سیے مقدم ہوتے ہییے اور نیک تدبیر سیے وہ کام ہو
سکتا ہییے جو سو تلوار سیے نہو سیکے اور امیر حاجی معہ اہل الوس مال
اسباب ییکے خراسان کو جاوییے اور مین اگر ہوسکا تو مملکت سکے نگہبانی
کرون اور نہین تو مین بہی اونکے پیچہے خراسان کو متوجہ ہون فانچہ امیر حاجی
برلاس کو معہ اہل الوس ییکے رخصت کیا تین منزل تک اوسکے ساتھ
گیا اور پہر آپ مین جریدہ آکر خط کش مین ٹہرا اور امیر بایزید جلایر
معہ اپنے قوم اور الوس ییکے تغلقتیمور خان کا خط سر پر رکھ کر تابع
ہوگیا اور معہ الوس اور اپنے لشکر ییکے جاکر تغلقتیمور خان ییکے ملازمت
ییکے اسیے حال مین میرا باپ امیر طراغا بیمار ہوگیا مین اوسکے معالجے کے
سبب تغلقتیمور خان ییکے پاس نجا سکا چونکہ وقت آگیا تہا وہ مرگئے مین
نیلے اونکے تجہیز تکفین کریکے خط کش مین مزار اولیا کے پاس دفن کردیا
اسوقت اہل الوس اور اہل ماوراالنہر ییکے مجہسے ملنے کہ ہم سب
بارہ ہزار سوار جو تیرے سلطنت قبول کرتے ہیں خط تیرے نام

اور سپاہ لیکر حاضر ہو دین جب اپنے بوغا میں پہنچا تو محمد خواجہ ایزدیے حاکم شبرغان پر لشکر کشی کریکے درپئے انتقام کے ہوا اور محمد خواجہ میری پناہ مین آیا مین نے اوسکو اپنا تابع کریکے شبرغان کے ولایت اپنے بوغا سپلدرز سے لیکر محمد خواجہ ایزدیے کو دیدیے اور اسہی سال مین امیر حسین یوتا امیر قزغن کا جو تختگاہ پدر کلان کا طالب تہا لشکر لیکر کابل سے ماورالنہر کو متوجہ ہوا اور مجہکو خط لکہہ کر کمک طلب کیے اور چونکہ اوسکے بہن میرے گہر مین تہی قرابت کا جوس آیا اوسکو مین نے ماورالنہر کے طرف آنے کی ترغیب دیے اپنے سلطنت مین جو مین نے غلطیے کیے تو یہہ ہے تہی جو اوس شخص خبیث الباطن کو اپنا دوست سمجہا اوسمین چار برے عادتین تہین حسد حرص تکبر بخل اور مین انسے غافل تہا مین نے اوسکو یہہ لکہا کہ پہلے ولایت بدخشان کو مسخر کر جب وہ ولایت بغلان مین آیا تو اوسپر تصرف کر لیا اور اسہی سال مین الله تعالے نے مجکو محمد جہانگیر بیٹا عنایت کیا چونکہ یہہ پہلا بیٹا تہا اوسکا نام محمد صلعم کے نام پر رکہا اور خوشیے کیے اور اول چونکہ میرے جہانگیرے تہے اوسکو جہانگیر خطاب دیا اوسکے ولادت مجکو مبارک ہو ئے کیونکہ اوس برس میرے بہت فتح ہوئے ماورالنہر کے تمام لوگ میرے طرف رجوع ہوئے مگر دو شخص بڑے امیر مجہسے پہلے ایک تو امیر بایزید جلایر اور دوسرا امیر حاجی برلاس اور مین نے اونکے ساتہہ اپنے مروت اور احسان سے مدارات کیے اور اونکے توابع اور لواحق کو مروت اور احسان سے اپنا بنایا اور اولوس برلاس جو کہ امیر حاجی برلاس سے موافق نہی لیکن

توزک

کرین اوسنی میرا کہانا نا اور دست انداز ہیے ہیے اورا وسین اورا میر بیان
بیکے بیٹھے مین مخالفت ہوگئے جب یہہ میننے سنا اور ا ورا مرا ر ینے بہی جو اوس حد
مین تہی سنا تو ہریک مخالف ہوگیا میننے ملک دار ہیے کو طرح دیگر چہوڑ دیے
اور ہرج مرج مملکت ماورا ر النہر کے سپاہ اور رعیت مین ہونے لگا اور
ولایت توران بیکے خاص و عام میرے پناہ مین اگئے کہنی لگے کہ چونکہ اس
مملکت مین کوئیے بادشاہ تخت دولت پر نہین ہیے ہمنی ارادہ کیا ہی کہ
اس ولایت ہیے نکل جاوین جب تک کوئی بادشاہ تخت سلطنت پر بیٹھے مجکو
یہہ غیرت آیئے کہ ماورا ر النہر کے ولایت لیکر حاکم بن جاؤن لیکن اس بات
مین اکابر اورا ہیے ماورا ر النہر کے نے مجہسے اتفاق نکیا مین نے آپ کنکاشیر
کے کہ ہریک امرا ر ہیے جو مستقل ہین سازش کرون اور ا ونکو ا یسین
لڑا کر ہریک کو اپنا مطیع کرون لیکن اسرباب مین بہت مددگار ہیے درکار
ہیتے سنہ سات سو ساٹہہ ہجری تہی کہ مین نے ارادہ ملوک طوایف ماورا ر النہر
کے دفع کا کیا ہریک کو جدا جدا خط لکہی کہ میرے ساتہہ متفق ہو جاوٓیں
نے میرا کہا مان لیا لیکن کسیکو کسیکے یہہ خبر نہ تہی کہ مجہسے متفق ہو گئے ہین جب
مین نے سب کو طمع ملک گیر ہیے یون دلا تیے کہ جو ملک کسیکا حاصل
کیا جاویے قسمت برادرانہ ہیے تقسیم کرینگے تو سب تابع ہو گئے اور
یہہ بڑا کام تہا کیونکہ اولجے دغای سلدوز بلخ مین بادشاہ تہا اور امیر
بایزید جلایر خجند پر متصرف تہا اور خواجہ محمد ایزدیے شرغان پر
قابض تہا اور بدخشان بیکے بادشاہ بدخشانات بیکے کوہستان مین اپنے
مخالفت ہو رہے تہے اور کیخسرو اولجایے بنوایزدیے ختلان اور

یا کرتا تہا یہان تک کہ سنہ سات سو اونسٹھ ۷۵۹ ہجریہ مین چند اشخاص کے ساتھ
سامان اور بے ہتیار سوار ہوا اور جیحون کو اترا تہا شکار مین مشغول
ا قتلغتیمور جو امیر کا داماد تہا بیان قلیے کے اتفاق سے جو امیرزادہ عبدا
خسر تہا اس طمع سے کہ امیرزادہ کو تخت سلطنت پر بٹہا دیے اور حکومت
نے قابو مین کر لے گروہ غدار کے ساتہ شکارگاہ مین آیے اوس امیر
نامدار عدالت شعار کو شہید کر دیا جب امیر قزغن کے شہادت مین بیٹے
سنے بہت قلق ہوا اور اوس مظلوم کے لاش پر گیا اوسکے لاش خاک
خون مین سے اوٹہا کر کنار جیحون مین تکفین کر کے سالی سرای مین مدفون
کے جب امیر قزغن مر گیا قتلغتیمور اور بیان قلیے نے اتفاق کر کے امیرزادہ
عبداﷲ کو باپ کے جگہ ماوراالنہر کے تخت سلطنت پر بٹہا دیا حیلہ سے
سوگند کہائے کہ بیان قلیے کو جیسے امیر قزغن نے خان بنایا تہا خانے او
متعلق رہوے اور امیرزادہ عبداﷲ بجاے امیر قزغن کے مہمات سلطنت
کا انتظام کرے اور بیان قلے خان کو ہمراہ لیکر جب حوالے سمرقند مین
پہنچے تو بیان قلے خان مظلوم کو قتل کیا اور امیر عبداﷲ کے ساتہ جو
قائم مقام باپ کے تہا مدارات کر لیے تہے چونکہ امیرزادہ عبداﷲ بہت
ممسک اور طامع تہا اور کچھ کسکو نہین دیتا تہا بلکہ لوگون سے لیتا
اور قتلغتیمور اور بیان قلیے نے مال کا بہی لالچ کیا اونہون نے ار
ہوکر تیمور شاہ اغلان بن یسون تیمور خان کو خان بنایا اور لشکر
سر کے ارادہ امیر عبداﷲ کے قتل کا کیا اوسنے جنگ کر کے
غنیم کو ہٹا دیا لیکن کچھ کار درست نکلیا سرزمین ہا جہکا کر اب جمع

نقت کرکے امیر قزغن کے قتل کے فرصت تلاش کرتا تہا اور اوسوقت
یر قزغن اور مین اکیلے تہی سوار امیر شکارون کے اور کوئی نہین تہا اس
ال مین قتلغمور نے فرصت پاکر سات شخص شمشیر زن لیکر امیر قزغن پہ حملہ کیا
چونکہ رات اندہیرے تہی مین للکار کر اڑہ مار کر اپنے تین سپر امیر قزغن کے
کرکے درمیان مین حائل ہوگیا امیر قزغن نے گہوڑے سے اوتر کر تلوار
سپر ٹیے اور ایک پتہر کے پناہ مین ہوگیا اور مین بیچ مین آگیا اور میر شکار
بہر آپہنچے قتلغمور بہاگ گیا اور امیر قزغن کو اوس آفت سے بچا لایا اور
اسکی مت کے عوض مال حصار شادمان کا مجکو دیا جب خوارزم اور
حصار میرے قبضہ مین آگیا جسقدر اس ملکت سے حاصل ہوا سپاہ پر
تقسیم کردیا اور جتنا کرم اپنے نوکرون سے نرمی اور احسان کرتا تہا
لیکن میرے دیے ارادہ پر اتفاق نہین کرتے تہے چونکہ امیر قزغن قتلغمور
کے جرئت سے ڈر گیا تہا تو شکار چہوڑ دیا اور قتلغمور کے درپے قصاص
کے رہتا تہا کہ اوسکو اور اوسکے رفیقون کو پکڑے اور وہ قزاق ہوکر
اور ماوراالنہر کے کوہستان مین پہرا کرتے تہے یہان تک امیر قزغن کے بیٹے
جو قتلغمور کے بیوی سے ہتے خاوند کے جدائے مین باولے نکلے چونکہ
امیر قزغن مرد رحم دل اور سادہ لوح تہا عورتون کے مکر کو راست
جان لیا کہ بیٹے اوسکے باولے ہوگئے ہیے امیر قزغن کے بیویان ہی
اس باب مین ہمراہ ہوکر اوسکو بہکا لیا اور اوسنے عورتون
کے قول پر عمل کیا قتلغمور کے خطا معاف کرکے بلا بہیجا ہینلے اور
کہاکہ عورتون کے قول پر عمل نکرنا چاہیے کیونکہ بزرگون نے فرمایا ہے

تیمور سے

تسخیر خوارزم کے تیرے نامزد کیے تہی اب بہی تیرے ہاتہ نام پر ہے مین
نے اپنے دلمین کہا کہ مشورہ مجہسے لیتا ہے اور شمشیر مجہسی مانگتا ہے تو مین
کسلئے صاحب مملکت نہو جاؤن کہ اپنے طور پر ایک سردار ہون چونکہ نفس میرا
سرکش تہا کسیکے اطاعت پر راضی نہین ہوتا تہا اپنے دلمین ٹہرایا کہ جاکر خوارزم
کو اپنا مسخر کرون جب امیر قزغن نے لشکر میرے ساتہ کیا اور امیرزادہ
عبد اللہ کو بلایا اور مین عزم خوارزم کا کیا تو مین یون مقرر کیا کہ امیرزادہ
عبد اللہ کا لشکر میرے آنے تک اپنے مقام پر ٹہرا رہے جب اہل خوارزم
نے جنگ پر مبادرت کیے اور اپنے قلعہ مستحکم کر لیے پہلے کار مینے جو مینے
تسخیر خوارزم کے کیا سو یہہ تہا کہ امراء الوس اور اخشادات خوارزم کے
کو اپنا دوست بنایا جب امراء الوسات میرے پاس آئے مینے ان
استمالت کے تاکہ قلعون کے سردار دنکو یار بناوین اونہونے مان لیا
اور میرا عہد لیکر قلعون کے سردارون پاس بہیجا مین اون سب کو اپنا
نوکر رکہکر خوارزم اور اورگنج کو اون پر تقسیم کر دیا اور سب قلعے خوارزم
کے اپنے قبضہ مین کر کے اپنے معتمد لوگون کو کوتوال کر دیا اور انتظام ولایت
خوارزم کا کیا مینے چاہا کہ خوارزم مین بیٹہکر سلطنت کرنے لگون لیکن
یہہ سوچا کہ مبادا خوارزم کے لوگ نفاق کرین اسلیئے امیرزادہ عبد اللہ
کے اتفاق سے مظفر و منصور امیر قزغن کے پاس آیا اوسنے اسخدمت
کے انعام مین اورگنج مجکو دیا اور اسیہے سال مین امیر قزغن بارادہ شکار
کے سمرقند سے شکارگاہ کو چلا اور مجہی ساتہہ لیا جب شکار مین ہم مشغول
ہوئے رات ہوگئی قتلغ تمور جو اوسکا داماد تہا ایک جماعت دشمنون سے

توزک

...نکے خرابیے کے لیے مجھسے مشورہ کیا من نے کہا اونکو مال سے فریفتہ
...یئے امیر قزغن نے آونکے واسطے بہت مال بھجوایا تاکہ الیسمین تقسیم کرلین
...مال اسباب بہت تہا بانٹتے ہوئیے الیسمین مخالفت ہوگئے ہر یک جدا
...امیر قزغن سے آملا اونکے مخالف موافقت سے بدلے گئے وہ خطرا میر
...زغن سے دور ہوگیا امیر قزغن نے مجکو بیٹا کرلیا اور بعض گیرہو اندر ولایت
...شتر غانات مجکو دیدیے جب مین تیئیس ۲۳ برس کا ہوا ۷۵۹ سات سو اونسٹھ
...ہجری سے تہی امیر قزغن ولایت اورا النہر مین مستقل ہوگیا اور ارادہ کیا
...سر خوارزم کو مسخر کرے اس امر مین مجکو اپنا شریک بنایا مین بسبب مصلحت
وقتے سے خوارزم کے تسخیر کو قبول کیا لیکن جب مین سوچا تو اپنے حال کے مناسب
یہہ دیکہا کہ تسخیر خوارزم سے اور شخص کو فرماوے تاکہ وہ ایک دفع خوارزم
لشکر سے شلاق کہا کہ خبردار ہوجاوے پہر مین آکر اوس مملکت کو مسخر
کرون اسلیئے مین امیر خضر سے کہا تاکہ وہ بیان قلی سے جو مشیر اور معتمد امیر
قزغن کا تہا یہہ کہدے کہ تسخیر خوارزم سے بہت آسان ہے اگر امیرزادہ
عبداللہ خوارزم کے تسخیر پر تعین ہوجاوے تو بہتر ہے تاکہ اوسکے نام پر
فتح ہووے کیا ضرور ہے کہ امیر تیمور کے نام پر ہووے اور بیان قلی
نے امیر قزغن کو یہہ مشورہ دیا امیر قزغن نے مان لیا اور امیرزادہ
عبداللہ کو جو بڑا بیٹا تہا سمرقند سے واسطے تسخیر خوارزم کے بہیجا امی...
زادہ لشکر گران لیکر خوارزم کو گیا لشکر خوارزم کے سردار وق...
قلعہ مستحکم کرکے امیرزادہ عبداللہ کو عاجز کر دیا اور کار خراب ہوگ...
جب بیٹا امیر قزغن کا اس امر مین بیکار ہوگیا مجکو بلا کر یہہ کہا مین چا...

تیمور سے

مشق کرتا تہا اتنا کہ اسیے سال مین بعضے امرا اور تومانات اور قشونات مجہکو
امیر قزغن سے مخالف ہو گیے تہے حیلہ اوٹہا کر متفق ہو گیے اور مجہکو خط
لکہا کہ اگر تو صلاح دیوے تو ہم سب تیرے مدد اور دولت خواہی
پر تیار ہو جاوین اور اسہی امیر قزغن سے مجلس لگا کر دانشمندیہ اعلان
کو پکڑ کر اپنے ولایت پر متصرف ہو جاوین اور درمیان ہمارے تمہارے
سلطنت قسمت ہو جاوے مین نے بنظر حق نسب اور آشنائی سے امیر قزغن
کو خبر کی اور مین آپ اپنے دل مین سوچا کہ مملکت اگر ایک شخص سے رہے
تو اس سے بہتر ہے کہ دس آدمیون مین شریک رہون اور انہون نے
از روئے صدق کے امیر قزغن کو یہہ لکہا کہ اوپر دل آئینہ مثال کے ظاہر ہو
کہ ہر شخص اپنے مقصود کے لیے کسیکو وسیلہ کرتا ہے لیکن ہمنے اپنے مراد
کے واسطے تیرے احسان اور مروت کو وسیلہ کیا ہے اور گستاخی کی
راہ سے ہمنے جرات کی ہے اقبال ہمیشہ موید ہووے جب یہہ خط امیر
قزغن پاس آیا چونکہ نہایت سادہ لوح تہا از روے مروت اور احسان کے
اونکو بلایا اور مینے جو کچہہ امیر قزغن سے کہا تہا وہ یقین نکیا وہ نہایت جمعیت
اور سامان جنگ سے مغرب اور عشاء کے بیچ مین آ حاضر ہوئے اور امیر نے
مجکو بہی بلایا جب مین وہان گیا اور امراء سے ملاقات کی تو اونکو غدار پایا
اور مین نے سمجہا کہ کپڑون کے تلے زرہ پہن رہے ہین تب مین اونکو مرحبا
کہہ کر امیر قزغن کے گہر مین گیا اور حال اونکی دغابازی سے اوسکو جتلائے آ
جب اونکی دغابازی سے معلوم کی درد شکم کے بہانہ اونکو پاس نہ بلا
اور انکے لیے کہانا بہیجا اور معذرت کی اور وعدہ وعید کر کے خدمت

توزک

ز تخت سلطنت پر بیٹھہ گیا اور میرے پاس ادبے بیٹھاکر مین اکیلا ہون
بادا کہ سپاہ ملک باقر کے مجہہ پر ہجوم کرین مین لشکر لیکر شہر مین داخل
ہوا جب میرے جمعیت ملک باقر کے سپاہ نے دیکھی بدحواس ہوکر ملک حسین
کے مطیع ہوگئے اوسوقت میرے دلمین آیا کہ مین ہرات کے تخت پر بیٹھہ جاون
لیکن اس لحاظ سے کہ مبادا میرے سپاہ ساتھہ ندے جرأت نکی اور جب
اونسے یہہ ظاہر کیا تو وہی تہا جو مین لحاظ کیا تہا اور چونکہ میرے سپاہ
نے سلطنت پر میرا ساتھہ ندیا تو مجکو یہہ تجربہ ہوا کہ ایک دوست مشفق
ہزار دوست منافق سے بہتر ہے لاچار ملک حسین کو ہرات کے مسند پر
بٹہا دیا اوسنے جو پیشکش دینا کیا تہا مجکو ندیا وعدہ پورا نکیا اور مجکو
یہہ طاقت نتہی کہ اوس سے سلطنت ہرات کے چہین لون میرے سپاہ
مجہسے پہر گئے مین اونکے نفاق سے ازردہ ہوا اور اوسنے امیر قزغن
کے لیے بہت تحفے بدست اپنے وکلا کے میرے ہمراہ بہیجے جب مین امیر
قزغن کے خدمت مین آیا تو مجہسے بغلگیر ہوا میرا اسرا اور روپے چوکی
جب خبر امرا اوس نے سنی تو نزاع پر تیار ہوئے اور امیر قزغن
سے متابعت چہوڑ دے امیر قزغن نے اس باب مین مجہسے صلاح لی
مین یہہ صلاح بتائی کہ چونکہ تونے دانشمندچہ اغلان کو قان کیا ہے تو
اوسکے طرف سے ایک فرمان ہر ایک مخالف کے طلب کا روانہ
اگر آکر وہ ملازمت اور اطاعت کرین تو اونکو احسان منکرا
شخص مخالفت کرے اوسکو تلوار سے مار ڈال اور جب مین
بر سر کا ہوا اپنے نشانۂ سیاست سوا بہادون ہرے مین خود بخود

لیکن ایک کار کر تو آپ شجاعت کریے اور مردانگی کے زرہ پہنی اور تلوار
تہوڑے کے گلے مین ڈالیے اور نہنگ کے مثال اس دریا کے پر خون مین
گریے اگر تو غالب آیا تو نامدار ہوا نہین تو تجھکو شرمندگی نہوگی ملک حسین نے
جان ترک کرنیکی بہ نیت ارادہ کیا اور مجھسے ہمراہی کے درخواست کی
اور محصول ایک سالہ ہرات کا مجھکو پیشکش دیا مین نے نانا اور کہا اگر خراسان
کے سلطنت درمیان میرے تیرے مشترک رہے تو ہرات کو لیلیتا ہون او
مان لیا اور اوسوقت گوشت پخنے کا تہا ایک بجول گوشت مین سے نکلا مین اوسکو
گوشت سے خالی کر کے نیت کر کے پہنکا کہ اگر ملک حسین غالب ہوا تو چھٹی یا پانچوین
طرف پر اپنے نقش ظاہر کریگا جیسے مین نیت کی تہی نقش بتادیا اور ملک حسین
کے مددگار رہے پر تاکہ اوسکو اور اپنے تئین تخت خراسان پر جانشین کرون
عازم ہوا اور لشکر کو دیکہا تو میرے ساتہہ کل تین سو سوار تہے الله مدد کہکر
خراسان کا عزم کیا اور چار منزل مین صبحدم ہرات مین جا پہنچا جب بازار مین
گیا تو صبح روشن ہو گئی جب مین بائین طرف دیکہا تو آتش پز نے اپنے دوکان
کے کواڑ کہولے جب اوسنے مجھکو دیکہا تو اضح کہانے کے اور پیالہ شوربہ
کا بہر کر میرے پاس لایا مین نے شگون لیکر ملک حسین کو دیا اور آگے چلے
ہرات کے دروازہ پر اوسوقت پہنچے کہ دربان نے دروازہ کہولا تہا
مین نے ملک حسین کے گہوڑے کے پیچہی مارے اوسکا گہوڑا ایک سے گذر کر دروازہ
مین جا گہسا اور مین دروازہ پر محکم کہڑا ہو رہا ملک حسین نے بے دہشت ہرات
مین داخل ہوا اور ملک باقر کے خوابگاہ پر چلا گیا اور چونکہ اوسکے نگہبان
وضو و نماز مین مشغول رہتے ملک حسین نے فرصت پاکر ملک باقر کو پکڑ کر قید کرلیا

تزوک

ملک حسین بیگ کے آنے کے خبر امیر قزغن نے سنکر اپنے بیٹے عبداللہ کو میرے استقبال کے لیے بہیجا ملک حسین کو کمال عزت سے معہ نذرانہ کے امیر قزغن کے مجلس مین لیگیا امیر قزغن مجہسے بغل گیر ہوا اور میرے پیشانی چومے اور دعا دیے خدا تجکو سرخ رو کرے اور ملک حسین کو خاص اپنے خیمہ مین اجازت دیے چند روز کے بعد امرا و اوساط نے ملک حسین سے اپنے طمع کے کرده غافل ہوگیا آخر اوسکے قتل پر متفق ہو گئے جب امیر قزغن نے امرا کا اتفاق ملک حسین کے قتل پر دیکہا مجکو راتون رات بلا کر کہا جیسے یہہ امانت مجکو لا دیے ہے اوس امانت کو اوسکے گہر پہنچا دو ملک حسین کو شب بشب اوس مین لے آیا اور اپنے خاص خیمہ مین محکم کیا وہ بہت ڈرا یہہ سمجہا کر اوسکو قتل کے لیے لایا ہون جب مین اوسکو خوفناک پایا تو احوال اوسے بیان کیا اوسنے مجکو اور امیر قزغن کو دعا دیے اگلے دن مین نے امیر قزغن پاس آکر شکار کے اجازت لے چونکر وہ نہایت شکار دوست تہا اپنے معتمد دس آدمیونکے ساتہہ سوار ہوا مین ملک حسین کو ہمراہ لیکر کنارہ دریای مرغاب پر شکار کو چلا امیر قزغن بہی اودہر کو متوجہ ہوا اور شکارگاہ مین مجکو اور ملک حسین کو بلا کر مراعات فرمائے اور عہد او میثاق تازہ کیا ملک حسین کے ڈنڈہ پر ایک لعل تہا امیر قزغن کے نذر کر دیا مین اور ملک حسین رخصت ہوکر براہ کے رستہ سے آب مرغاب کے کنارہ پر آترا اوسوقت خبر آئے کہ امرا غور کے اور سپاہ خراسان کے ملک باقر کو بادشاہ بنا کر جمعیت تمام سے ہرات مین بیٹہے ہین ملک حسین خبر سنکر گہبرا کر متحیر ہوا اور اس باب مین مجہسے مصلحت کے مین نے یہہ کہا کر تجکو کویئے صلاح باقی نہین ہے

مجکو محمد سے

محمد صلعم اور اوسکے ال پر درود بہیجا کر مشکل تیرے اسان ہوا کر بیسے تی

ملاقات مین مجکو بشارات دین فرمایا تیرے سیلئے تائیدات در پیش ہین اور ا

محمد صلعم کا تیرے تائید کریگا ایک اوسکے نائبون مین سے تیرے ہمراہ او

ہو ویگا تو اوسکو نہین پہچانیگا یہانتک کہ آخرکار کو تو جان جائیگا مجکو اوسے

بشارات سے شوکت اور قوت حاصل ہوئیے اور کار سلطنت کو صبر پر حوا

رکہا مین نیے جو ارادہ رکہتا تہا فسخ کیا ولایت خراسان کو مسخر کنیکے اونسی خصر

ہوکر ہرات کو مراجعت کرکے ہرات سے جلکار سے مین اترا او سوقت ایلچی

ملک حسین کا آیا کہ میرے سپاہ نے میرے قتل پر اتفاق کیا ہے کہ ملک باقر میرے

بہائیکو میرے جگہ مقرر کرکے مجکو سلطنت سے معزول کرین اگر تم اپنے فوج

لیکر شہر کے طرف توجہ کرو تو مین تم مل کر امیر قزغن کے خدمت مین چلین مین بہادرون

کو جمع کرکے سوار ہوا اور مینے کہا اگر ملک حسین یہہ سچ کہتا ہے تو دار السلطنت

ہرات اور خراسان کے اسان مسخر کرونگا اور بلا شرکت متصرف ہو جاونگا

بہادرون کے اتفاق سے صف باندہ کر مین دار السلطنت ہرات کو متوجہ ہوا

ملک حسین میرے لڑائیکے بہانہ سوار ہوکر بہت تخفی لیکر شہر سے نکلا جب صفین

جنگکے درست ہوئین مین نے خیال کیا کہ یہہ مکر تہا جو میرے ساتہہ کیا مین نے

ہتیار اپنے بدن پر لگائیے جو بہادر حاضر تہی جنگ پر مستعد ہوئیے اور یہہ

پڑہتے تہے مصرع بیا تا ہمہ تن بکشتن دہیم اس ارادہ مین تہا کہ ملک حسین مال متاع

اپنا لیکر میرے طرف روانہ ہوا گہوڑے پر چڑہے چڑہے ہمنی ملاقات کے لشکر

خراسان کے سردارون نے اوسکا آنا میرے پاس غنیمت جانا جنگ سے

بیٹہ گئے مین نے ملک حسین کو ہمراہ لیکر اپنے مقام پر آکر کوچ کا حکم دیا جب

امیر قزغن آپہنچا قریب تھا کہ توران کے بہادر پیادہ ہو کر دیوار پست میں آ جائے اور میں نے ملک حسین کے بہادروں کو مار مار کر دیوار پست سے نکالا اور قلعہ میں لے آیا امیر قزغن میرے ہمت سے مظفر اور منصور ہو کر دیوار پست میں اترا اور مورچے بانٹ کر ہر دروازہ پر فوج تعینات کی پہلا دروازہ میرے سپرد کیا اور آپ اپنے لشکر کو چلا گیا اگلے دن میں نے حکم دیا کہ جتنے سوار برادل میں حاضر تھے اونہوں نے شہر پر حملہ کیا قلعہ ہرات کا گھیر لیا جب قلعہ نشین تنگ ہو گئے تو ہرات کے اکابر اور اعیان نے واسطے صلح کے تحف امیر قزغن کو پیشکش کئے اور اقرار کیا کہ ایک مہینے کے بعد ملک حسین تختگاہ سمرقند میں امیر قزغن سے ملاقات کریگا بشرطیکہ لشکر توران کا اب ہٹ جاوے امیر قزغن نے امرا کے صلاح سے بمقتضاے وقت کے نذرانہ لیکر حصہ رسد امرا کو تقسیم کر کے ماوراءالنہر کے طرف مراجعت کی اور مجکو معہ ہزار سوار بہادر کے ملک حسین کے دستک پر تعینات کیا اور عہدنامہ لیلیا کہ ملک حسین وعدہ کے موافق سمرقند میں حاضر ہو وے مجکو ہرات میں چھوڑا اور آپ کوچ کیا اور میں قلعہ اشکلچہ کے نیچے کہ ہرات کے چلکار سے میں واقع ہے اترا جب وقت ملک حسین کے چلنے کا گذر گیا ہرات سے نہ نکلا لطائف الحیل سے دن ٹلاتا تھا اور باتوں میں مجھی دم دیتا تھا جب میں بہت تنگ ہوا تو ہرات سے سوار ہو کر باخرز کے طرف چلا گیا تا کہ مملکت خراسان کو اپنے قابو میں کرلوں حضرت شیخ زین الدین ابوبکر تایبادی کے خدمت میں پہنچا سب غم بھول گیا اور خوش ہو گیا اونہوں نے اوسی مجلس میں اپنا پیراہن مجکو پہنا دیا میں اپنا سب حال اونسے بیان کیا مجکو درود پڑھنے کو کہا اور فرمایا کہ جب مشکل ہوا کرے

بیہور بستے

تمام دریا سے مرغاب سے مین عبور کرکے باستان کے رستہ سے آیا اور
دار السلطنت کے کہدستان مین اترا اگلے دن سوار ہوکر درگاہ کے بلندی
پر چہڑکر میدان جنگ کا ملاحظہ کرکے امیر قزغن کے پاس آیا اور پہنچے اور
بلندی سے میدان جنگ کے اوس بیان کے امیر قزغن نے صف لشکر
کے نزدیک کرکے اوپر بلندی سے زمین کارگاہ کے گیا جب اوس میدان
جنگ کو خوب ملاحظہ کیا تو مجکو تحسین کے اور چونکہ ہم پشت بر آفتاب
تہے اور غنیم روبروے آفتاب کے امیر قزغن نے کہا کہ آفتاب کے
شعاع غنیم کے آنکہیں چوندہیا کر دیگے اوسوقت افواج ملک حسین کے جو
دیوار پست مین تہی دلیرانہ میدان جنگ مین آئیے لیکن اونکے خلو قطرون
مین خراب تہے اوسوقت امیر قزغن نے مجہے بلا کر یہہ کہا کہ غنیم کے جلو
خراب ہوگئے اشیے اونکے شکست دیکہتا ہون مین نے کہا صبر کرنا چاہیئے
اتنا کہ لشکر ملک حسین کا چند قدم اور دیوار پست سے آگے آجاوے
مینے ایک فوج بہیجی تا کہ خراسان کے لشکر کو ساتہہ لگا کر دیوار پست سے
علیحدہ کرکے میدان مین لے آوین جب ہرات کا لشکر دلیر ہوکر دیوار
پست سے آگے بڑہا اور صفین درست بنائین مین نے ایک فوج داہنے
اور ایک فوج بائین اور ایک سامنے مقرر کرکے حکم دیا کہ پہلے فوج سامنے
کے ترکتاز کرے جب دونو مین قتال شروع ہوا افواج دست راست
کو حملہ کا حکم دیا اور مین آپ بہی چلا پہلے اور دوسرے حملہ مین لشکر
خراسان کا بیتاب ہوگیا اور ملک حسین تحریص کے بہادرون
میدان چہوڑکر دیوار پست کے پناہ میں لے اور دیوار پست مین محکم ہوگئے

درازیے نکرنا اور اگر خلاف کریگا توقسم پیدا کرنیوالے زمین و آسمان کے کہ تجہ پر ترکتاز کرونگا اور تیرسے صولت سلطنت کو ضرب تیغ ابدار سے شکست دونگا والسلام جب ملک حسین اپنے افعال ناشایستہ سے باز نہ آیا اور جواب امیر قزغن کے خط کا ڈال رکہا تو امیر قزغن کو غضب آیا لشکر جمع کرکے تیار سے جنگ خراسان کے کے جب اپنے امیرون سے خراسان پر چلنے کا مشورہ کیا اونہو نے کہا کہ باتمن مشایخ کے سچہ ہین لیکن اگر اور لوگ ارباب وہانکے گواہ حال ہوجاوین تو بہتر ہے امیر قزغن متابل ہوکر مجہ سے صلاح پوچہے مین نے کہا لشکر جمع کرنا مناسب نہین تہا اب جو لشکر جمع ہوگیا ہے تو توقف نہین چاہیئے تاکہ غنیم ہیسے کا خیال نکریے قزاقون کے مثال تاخت کے چاہیئے اگر ہمیشہ فتح کے تو کار ہنا اور نہین تو ترکتار کرکے سپاہ گرسنہ کو سیر کرینگے کہ حرکت مین برکت ہے امیر قزغن نے میرے صلاح پسند کے اور ہزار سوار میرے تابع کردیئے مین اون سوارون کو ہر روز خوراک بہی دیتا تہا بغیر اونکے دسترخوان پر نہین بیٹہتا تہا وہ سب گویا فدویے ہو کر میرے متفق ہوگئے اور میرے دولت کے گواہے دی اور طریقہ سلطنت اور ملک گیرے کے مجکو بتائیے مین اونکا نام لکہکر جیب مین رکہہ لیا اور قرار کیا کہ مین خراسان کو ملک حسین سے لیکر کسیکو ندونگا جب مین یہہ عزیمت کے تو اونکے اتفاق سے کوچ کیا اور مین لشکر الوسات اور قشونات اور بدخشان اور تومانات کا جو واسطے تاخت اور یاخت کے جمع ہوئے تہے اپنے ساتہہ متفق کرلیا بڑا لشکر میرے ساتہہ ہوگیا چونکہ امیر قزغن نے مجکو ہراول عسکر کا بنایا تہا اسلئے مجلدے

مین میرے کمر سے اپنے باندہ دیے اور اپنے عمامہ میرے سر پر رکھہ دیا اور
عقیق یمنی کا نگین مجکو دیا اوس مین راستے رستے کندہ کیا تہا مین اوس سے
فال لیکر اوسمین اپنا نام کندہ کرا کر انگوہٹی بنایے اور اونکا مرید ہوگیا
اور اونہونے کہا آج جو مین تجکو دیکہا تو گویا ہزار قران ختم پڑہے اور جو کچھ
مین اونکے حالات چہتے ہین یہہ ہین کہ علوم ظاہرے اور علوم دینیہ فقہ تفسیر
حدیث مین شاگرد مولانا نظام بردے کے اور علوم باطنے مین اونہے کے
بیٹے اور فرماتے تہے کہ مین مدت تک شیخ الاسلام احمد الیاسی قدس سرہ کے
تربت کا ملازم اور ریاضت اور مجاہدات مین مصروف رہا یہان تک کہ ایک
رات کو روحانیت شیخ کے مجہپر متمثل ہوئے کہا کہ خدا تعالے نے تیرے
درد کے دوا علے موسے بن جعفر رضی الله عنہ کے شفا خانہ مین رکہی ہے
مجکو بشارت ہوئے اور زیارت مشہد مقدس ان حضرت کا ارادہ کیا
ننگے پانو اونکے راہ مین چلتا تہا اور جو منزل طے کرتا تہا اور اونکے مزار
شریف سے نزدیک ہوتا تہا تو قران ختم کرتا تہا اور اجازت مانگتا تہا جب
اجازت ہوتے پہنچتے تو اور منزل قطع کرتا تہا اسطور منزل منزل قطع کرکے
سات برس مین آپ کے مزار پر پہنچا پردہ حجاب میرے نظر سے اوٹہ گیا
آنکہین بصیرت کے کہل گئین اور مین پایا جو پایا اور مجکو اونکے زیارت سے
نہایت سرور ہوا اور اسی سال مین جام کے ستایخ عظام نے ملک حسین کرت
غوری کے حال مین جو کہ حاکم ہرات کا اور خوش گذران کرتا تہا عرضیان
شکوہ امیر اوس کے ظلم کے امیر قزغن کو لکہہ بہیجین اور خواہش اونکے آنیکے
کی امیر قزغن نے پہلے تو خط نصیحت کا ملک حسین کو لکہا کہ اہل خراسان پر دست

پاس بیٹہا تہا کہ الوس کے خبردارنے خبر کی کہ ماورار النہر کو قزاق لوٹے لیے چلے
اوسنے میرے ساتہہ فوج کردیے تاکہ مین جاکر مال قزاقون سے چہین لاؤن تئیس ۲۳
فرسنگ قزاقونکا تعاقب کیا دوپہر تہا کہ اونکو جالیا اونہوںنے دو ٹکڑے بنائیے
ایک کے پاس مال تہا دوسرا طرح دیکر نگاہبان بنا میرے ہمراہیے سرداروں
کہا کہ تاخت مال پر کرنے چاہیے مین کہا کہ پہلے فوج کو مارا چاہیئے جب اونکو
مارینگے تو وہ خود بخود مال چہوڑ بہاگینگے مین نے الہ مدت کہہ کر گہوڑے کے
ایڑ مار کر الگ فوج پر تاخت کے قزاق قایم ہوکر چپقلش کرنے لگے جب
تین تلوارین رد و بدل ہوئیں تو اونہوں نے ہزیمت پائیے ہم مال اون پاس سے
چہین لائیے اور مال والون کو دیکر امیر قزغن کے پاس کیا اوسنے مجکو تحسین
اور آفرین کی اور مجکو الوسات کا سردار کردیا اور خاص ترکش اپنا
مجکو دیا اوسوقت مین چاہا کہ مین خروج کرکے مرتبہ سلطنت کا لیکر تخت توران پر
غالب ہوجاؤن اوسوقت امیر قزغن پاس مین گیا وہ کچہہ کار کرتا تہا اوسکے
زبان پر یہہ آیا صبر کر آخر تجکو ملیگے مین یہہ سن کر اپنے عزم سے باز رہا اسی سال
مین قطب العارفین شیخ زین الدین ابوبکر تایبادی کے خدمت مین میں حاضر
ہوا تو وہ قران شریف کے یہہ آیت پڑہتے تہے الم غلبت الروم فی ادنی
الارض جب میرا حاضر ہونا اور اوس ایت کا پڑہنا معاً دیافت کیا تو
میرے عزت کرکے آگے بٹہا لیا جب قران پڑہ چکے تو فرمایا کہ چونکہ تیرا آنا
ایسے وقت کہ مین ایت مغلوب ہونے روم کے پڑہتا تہا معاً واقع ہوا ہے
اور تجہہ مین سطوت سلطنت دیکہتا ہون تو شاید کہ روم تجہسے مغلوب
ہوجاوے مجکو شیخ کے کلام سے بشارت ہوئیے اور دوسرے ملاقات

بنایئے اور ایک ایک غلام کو سپرد کر دیئے اور ہزار ہزار بکریون کا ریوڑ بنایا
اور ایک غلام کو حوالہ کیا اور ہر ایک کا منافع مقرر کر کے ایک شخص کو حوالہ کیا
اس سال مین مجکو بیماری سخت لاحق ہوئے سمرقند سے حکیم نے میرا علاج
انار دانہ سے کیا مجکو انار دانہ کہانے سے خفقان اور غفلت ہوگئے باپ اور
اہل مجلس بچہ پر رو دیئے حکیم ترکستان نے میرے داغ دیا تو افاقہ ہوا مجکو آش
بلجاق اور دو غ غذا دیے پہر مین صحت پائیے گہوڑے بکریان بہت صدقہ دیئے
اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سو اونٹ نذر دیئے اور خلفاء راشدین
کے پچاس اونٹ نذر دیئے اور دلداری گوشہ نشینون فقراء مشایخ کے
کرتا تہا کہ صحت کامل مجکو ہوگئے چونکہ اس سال مین امیر قزان سلطان بن تیمور
اغلان جو الوس جغتائے مین سلطان تہا اور پندرہ برس سے عدل و انصاف
سے الگ تہا اور تعدی کر کر خلق خدا کو تنگ کیا تہا کہ وہ اوسکے مرنے کے
منتظر تہے اوسکے ظلم اور بیداد سے مجکو یہہ غیرت آئیے کہ اوس سے
جنگ کرون مظلومون کا داد ظالم سے لون اس کار مین بہت تہوڑے آدمی
میرے ساتہہ ہوئے باوجودیکہ مین مال اسباب اون لوگون پر خرچ کرتا تہا
یہہ سبب میرے ساتہہ کوئی متفق نہوا مین مظلومون کو دیکہتا اور رحم کہاتا تہا
یہانتک کہ امیر قزغن نے جو جغتا خان مین بڑا امیر تہا اوسپر خروج کیا
اور سنہ سات سو پینتالیس مین صحرا ے زنگی مین قراخان سلطان کی ساتہ
مقابلہ کر کے ہزیمت کہائے وہ ظالم سے غالب آیا اور ظلم شروع کیا اور
طرف قرشے سے مراجعت کے لوگونکو ظالم کے غلبہ سے تعجب ہوا اور امیر
عادل کے مغلوب ہونے سے حیرت آئیے ترمذ کے ایک سید نے کہا اب تک

وزرار آو سکے جانشینو نکے صلاح سے انتظام کرین پہر شریعت پر مستقیم ہوگیا
اور لوگونکو اسلام کے طرف دعوت کیے رالوسات اور قشونات کو اسلام
کے ترغیب دیے اور اسلام کو رواج دیا اور ایران زمین کو ایل اور اماقات
اور احشامات پر قسمت کیا اور صحرا کشم کو سکن الوس برلاس کا مقرر کیا اور
انجور و علف چرا اوس زمین کا مع مواضع اونکو دیدیا بعد قراچار تومان کے
ایجل تومان سپہ سالار ہوا اور سپہ سالاری کے عہدہ بلاد بدخشانات اور کاشغر
اور اندرجان اور حصار شادیان کے اور بعضے بلاد خراسان کے اپنے جاگیر
مین لیلے جب مرگیا امیراکد تومان باپ کے جگہ سپہ سالار ہوا اور بعضے
شہر اوسکے سپہ سالاری مین فتح ہوئے اور مخالفونکے طرح اختلافات
قشونات مین بہت ہوگئے اب امیر برکل سپہ سالار نے سرانجام سلطنت
کا جو بے رونق پایا سپہ سالاری سے چہوڑ کر خط کشم مین متوطن ہوکر الوس
برلاس کے ریاست پر قناعت کی اور بکریان اونٹ چہارپایہ غلام خدمتگار
نوکر چاکر اوسکے بہت ہے کر عقل حساب سے قاصر ہے جب مرگیا تو نوبت
گوشہ نشینے کی مجکو آئی مین ہمیشہ علما و مشائخ کے صحبت مین رہتا تہا اونکے
انفاس متبرکہ سے دریوزہ ہمت اور فاتحہ کا کرتا تہا تاکہ اللہ تعالے ایسا
فرزند دیوے کہ سلسلہ جغتا ئے کو بلند آوازہ کرے اور اوسوقت ایک
منجم فارس کا ماوراء النہر مین آیا تہا علما زمان کے مجلس مین کہتا تہا کہ ستارون
کے گردش سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۷۳۶ سات سو چہتیس مین ایک
لڑکا تو ران مین پیدا ہوکر عالمگیر ہوویگا اور دین کو رواج دیویگا اوس
سال مین ایک شاعر نے اوس منجم کا قول نظم کیا ہے در ہفتصد و شش

دستارون نے بہاسیے قبل خان کے گریبان مین طلوع اور غروب کیا اور ایک اور ستارہ روشن آفتاب کے مانند طالع ہوا اور عالم کو روشن کردیا قاچولے نے یہہ احوال اپنے باپ تومنہ خان سے بیان کیا اوسنے اس خواب کے یہہ تعبیر کہی کہ تیرے بہاسیے کے نسل سے تیسرے پشت مین ایک فرزند عالمگیر ہوویگا یہہ جشن مرتب کیا امرار الوس کو جمع کرکے شادیے کے اور قاچولے اور قبل خان کو معانقہ کرایا اور اونکے درمیان مین عہد نامہ اس مضمون کا لکہدیا کہ قبل خان اور قاچولے کے اولاد آپس مین مخالفت نکرین خانیکا مرتبہ قبل خان کے اولاد سے متعلق رہے اور سپہ سالاری اور امور ملکی قاچولے کے اولاد سے اور وہ عہد نامہ فولاد کے پترہ پر کہدوا کر خزانہ مین رکہہ چہوڑا یہان تک کہ سنہ ۵۴۲ پانسو بیالیس مین میسوکا بہادر بن ترتان بہادر بن قبل خان کے ایک بیٹا دونو ہاتہہ خون مین رنگین پیدا ہوا اوسکا نام تموجے رکہا جس سال مین اوسکے عمر انچاس برس کے ہوئی بہت محبت سے ترکستان کے خانیے . سے جس دن وہ تخت خانیے پر بیٹہا چاچک ایک مجذوب بارگاہ مین آگیا کہا کہ اللہ تعالی نے مجہسے کیا ہے کہ مین روئے زمین تموجے کو دیدے مین تجکو چنگیز خان خطاب دیا یعنے شاہ شاہان جب چنگیز خان مرکب جہانگیری سوار ہوا قتل اور غارت سے تمام ملک خراب کردیئے اور کئے ہزار مسلمان مارڈالے آخر جس دن موا چغتاے خان بڑے بیٹے کو ماوراالنہر کا حاکم بنایا اور قراچار تومان بن سوریجن بن ایردمجی برلاس بن قاچولے بہادر کو جو جد چہارم میرا اور جد پنجم تیرا ہے سپہ سالار اور وکیل اور اپنا مشیر کیا اور عہد نامہ قاچولے اور قبل خان کا کہ آپس مین مخالفت نکرین

ورا وس چوبہی پر ایک ہنڈیا اوسمین آش فرو تے پکتے دیکہی مین بہت بہوکہا تہا
بر وایے نے میرا استقبال کرکے کپڑیے اور موزیے جو بہیگ گیئے تہے میریے بدن
سے نکایے اور ترکش میریے کمر سے کہولا اوس پاس جو نمدہ تہا میریے لیئے بہاین
رجیے اور آش گرم میریے آگیے رکہدیے مین وہ آش خوب کہائیے اور گرم
ہوا اور اوس رات اوسہی اجوق مین سویا اور اوس احسان کے سبب جو میریے
ساتہہ کیا تہا اوسی ازلات کو مین امیر قزغن پاس لایا اور انجور اور گہاس اوس
سرزمین کے واسطے ازلات الوس کے انعام کر دیا اور صاحبخانہ کو اوس
ازلات پر مقدم کیا اور برف اور جاڑیے کے شدت سے اوس سرزمین مین
بہت کبک جمع ہوگئے تہے اونمین سے شکار کیئے اور امیر قزغن کے لیئے تحفہ
لایا اور اوسہی سال مین واسطے سیر کے مین سوار ہوا اور اوس سیر مین
ایک بڑیے خطر سے بچگیا وہ یہہ تہا کہ اوس سواری مین گہوڑا ہرن پر ڈالا
اوس رستہ مین کوان تہا جب اوس کوئیے پر آیا تو گہوڑیے نے کچ عنانی کی
اور جلدی سے جست کے تاکہ کوئیے سے اوچک جاویے اوسمین اوسکے
دونے کو تائیے کے دونو ہاتہہ گہوڑیے کے کوئیے کے کنارہ پر گئے
تہے اور پانو نہین گئے ہتیے جو پچہلے طرف کو گرا مین جستی کرکے زمین سے الگ
نہو سکا اور کنارہ کوئیے کا ہاتہہ مین نہ آیا گہوڑیے کے ساتہہ مین کوئیے مین
گیا میریے ہمراہیون نے سمجہا کہ مین مرگیا جب میریے نزدیک آیئے تو مجکو
زندہ پایا خوش ہوئیے اور مجکو کوئیے مین سے نکالا اور بہت صدقہ
دیا جب ایسا خطر مجہہ سے گذر گیا سب نے مجکو ملامت کیا تاکہ جب گہوڑیے
پر سوار ہوا کرون تو دانستہ باگ گہوڑیے کے چہوڑ دیا کرون جبتک

تیمور سے

مینے رات بہر سونے نہ دیا جب میرے باپ نے سنا تو مجکو نوازش سے اور
زایچہ میرے طالع کا ترکستان کے اختر شناس کو دیکہایا اوسنے یہہ حکم کیا کہ
کہ یہہ لڑکا اپنے ملک مین بادشاہ ہوگا اور سب بادشاہون پر قدر منزلت مین
فایق ہووےگا اور اسلام کو زینت دیویگا اور مجہہ سے کہا کہ تیرے اولاد
اور احفاد بلند مرتبہ ہوینگے اور غایت مدارج کمال کو پہنچینگی جب مین اوس
منجم کے یہہ باتین سنے تو اپنے مین کمال شوکت پایئے نان وآش تنہا نہ کہائی
اور جو کپڑا پہنا دوبارہ کبہی نہ پہنا اور اپنے ہمسرون کو دیدیا
میرے ہمسر جمع ہوئے مین اپنے تیئن اونکا امیر بنایا اور وہ بہی میری
اطاعت کرتے تہے اور مجکو شطرنج کہیلنے سے بہت شوق تہا اور قرآن
شریف کی تلاوت اور خلقت کے بہت امداد اور گوشہ نشینون سے
التماس فاتحہ کے اور طلب ہمت کے کیا کرتا تہا اور ایسے سال مین
جو موافق ۵۵ ؁ سات سو چھپن کے تہا مین ایک دن بارادہ شکار کے
سوار ہوا جب مین شکارگاہ مین پہنچا تو مینہہ اور برف برسنے لگا اور
مینہہ اور برف کی شدت سے گہر کا رستہ بہول گیا پریشان سرگردان پہرتا
تہا ناگاہ ایک سیاہی میرے نظر پڑی جب اوس سیاہی مین پہنچا
تو ایک پہاڑ تہا اور اوس پہاڑ کے نیچے ایک بڑا گہرا واقع ہوا تہا
اور اوس ارلات نے جاڑے سے اوس گہڑے مین پناہ لیے تہے اور
اوس گہڑے کے کہوہون مین گہر اور خوابگاہ بنا کر اجوق برپا کر کے
جیتے جو بہت سردی سے کہاتے تہے بےاختیار ہو کر گہوڑا چہوڑ کر اوس میں سے ایک
اوس کے گہر مین گہس گیا اور اوسکے گہر مین چولہے مین آگ جلتے نظر آیا

چہین لون اور یہہ بہت آسان تہا کیونکہ سلطنت صلاح کے بہی کہ اوسکے امرار کو
اپنے یار بنا لون اور میرے یار ہوگئے تہے حق نمک کے رعایت کے اور مین نے
صبر کیا اور اپنے دلمین کہا کہ صبر کے ساتہہ کار کیا چاہیئے جب مین اونیس ۱۹ برس
کا ہوا تو چار مہینے بیمار رہا اور طبیبیت میرے علاج سے عاجز ہوگئے اور دل
مرنے پر رکہدیا اور سات دن رات تک کچہہ نہ کہایا ساتوین دن مجکو انار
کہلایا مجکو لرزہ دل اور بدن کا ہوگیا اور اپنے حال سے بیخود ہوگیا اور
مجکو یہہ خیال تہا کہ گویا میرے تئین خرچنے پر باندہ کر اسمان پر لیجاتے ہین اور
پہیر لے آتے ہین جب مین اپنے حال سے خبردار ہوا کہ جسوقت میرے ہاتہہ مین
درمیان انگہوٹے اور انگلی شہادت کے داغ دیا جب گرمی داغ کے مجکو معلوم
ہوئے تو مین انکہہ کہولے آدمیون اور باپ اور بہن کو مین دیکہا کہ میرے گرد
حلقہ باندہے ہوئے زار زار روتے ہین مین بہی رونے لگا اور اوسوقت
مین بہوکا تہا حکیمون نے کہا جس چیز کو تیرا دل چاہتا ہے ہم حاضر کرین
مین بچے کا گوشت اور شوربا برنج کا طلب کیا اور ایک طباق کہایا اور
اوسی رات کو مجکو پسینہ آیا اور مین صحت پائے اور منجملہ اون بشارات کے
جو مین اپنے سلطنت پر پائین یہہ تہی کہ اس سال مین ایک روز مین اپنے
باپ کے خانقاہ مین بیٹہا ہوا سورہ تبارک الذی پڑہتا تہا اوس حال
مین ایک سید جسکے گیسو سیاہ و سفید تہی خانقاہ کے دروازہ سے آیا اور
مجہہ پر خوب نگاہ کے اور میرا نام پوچہا اور میرا نام ساتہہ کریمہ تبارک
الذی کے ملادیا اور کہا کہ الله تعالے سلطنت زمین کے اس لڑکے کو
اور اوسکے اولاد کو دیوئگا اور حاکم اپنے ملک کا کریگا اور مجکو اسبا

تموری

کے ایک نمدہ اور ایک سپاہی کی نہالین کے اور بچایے
کہا یئے اور حضوری سے کیے اور بچایے نہالین کے ایک نمدہ اور ایک
ریے لیے لائیے اور مین جو کئین بہت نہین کہ صبح تک مجکو سونے ندیا اور حسب وقت
ریر سلطنت پر مین بیٹہا تو وہ شکار اور رات برف کے اور جاڑا اور
جو سیکے صحبت اور تہ خانہ یاد کیا اوس قبیلہ اور چشم کو مین مطلق النسان
ردیا اور مین اسس سال مین چاہا کہ قبیلا اور عشایر برلاس کے اتفاق سے
خروج کرون اور اسوقت مین میرے تمام ہم مکتب جو قریب چالیس ادمیون
کے تہے میرے پاسس متفق ہوئیے اور مین نے مشورہ کیا کہ چلکر کوہ عرفان
مین مقام کریکے لشکر جمع کرین اسی صدمین میرے اما ر گئے اور میرے بہو تیلی
ترکان آغا گہر کے کار بار سے ذمہ کش ہوئیے اور مین غمناک ہوکر اپنے عزیمت
سے متوقف ہوا اور اسس سال مین اما کے سوگ سے خالے ہوا تو میرے
باپ نے بیٹے امیر جاکو سے برلاس کے مجہسے نکاح کردیے جب وہ مر گئے
تو مین مجرد دنیلے زن رہ جاتہا یہان تک کہ مین وا سطے انتظام ایل الوس کے
امیر قزعن کے مجلس مین گیا اور چونکہ میرا باپ امیر قزعن کے سوالات سے
جوابات الوسات اور قشونات سے کرتا تہا عاجز ہوگیا تو مین اوسکے مدد
کو اوٹہا اور امیر قزعن کے پاس آکر اوس سے ہمکلام ہوا اوسکو میرے
جواب وسوال کے پسند آئیے اور مجکو فرزندے مین لیلیا لیتے سے کر لیا
اور اپنے پوتے مجہسے نامزد کردیے اور عزت دیے اور میرا بیاہ کر
اور بہت مال اسباب الگ کرکے مجکو دیدیا اور اپنے مجالس مین اپنے
برابر بٹہالیا لیکن وہ قواعد سلطنت سے اپنے بیے بے بہرہ تہا اوسکے ا
حق کا حرف نے پاس رکہا اور نہین لو سیے ... تہا کہ ... تعبہ سلطنت کا آ

نہو سکا کہ اپنے دونو پچھلے پانو سے پہنچا وی کمر سے ہوگیا مین چیتے کرکے تر

مین سے پانو لکالے اور اپنے تین غنچہ بناکر گہڑے کے کنارہ پر کہڑا ہوگیا

خانہ زین خالی کردیا اور پہر گہوڑا گہڑے مین گرکر مرگیا جب میرے ہمرا

آئے تو میرے دولتمندی پر گواہی دینے لگے کہ تجکو دولت نے بچالیا م

کہا کہ مجکو اللہ تعالے نے بچایا ہے کیونکہ دولت بہی دو ہے دیتا ہے چو

اونکے گہوڑون مین اسقدر طاقت نہ تہی کہ اوس گہڑے سے اوچک جا

مین جستنک مار کر گہڑے سے اوچک گیا اور کوتل گہوڑے پر جو حاضر تہ

ہوگیا جب تہوڑا سا راہ قطع کیا برف اور مینہ سے آلیا اور ہم راہ

بچل گئے اور شام نزدیک آگئے اور جاڑے نے نہایت غلبہ کیا اور ہم

دل ہلاکت پر رکہا اس حال مین   سیاہی گہرون کے میرے نظ

پڑی ہمراہیون نے کہا یہہ سیاہی خاک کے ہے دل ہمتی مرنے پر رکہد

اپنے گہوڑے کو پاکر پھرکر سرگیا اور اوسکے ایال پکڑے اور وہ گہوڑا آ

اور گردن بلند کرکے اوس سیاہی کے طرف روانہ ہوا جب ایک فر

راستہ قطع ہوا تو روشنے آگ کے اون گہرون مین سے ظاہر ہوئے اور

خوشی ہمارے دلین حاصل ہوئے مین گانو   کے دروازہ پر جاکر خود ا

اور اوس گانو   مین داخل ہوا گہروالون نے سمجہا کہ شاید مین

تی اغریب کہہ کر لڑنیکو تیار ہوئے مین نے اپنا قصہ اور احوال اونسے

کیا اونہو نے بشرہ اکرہ کہ جو تہ خانہ بنا رکہا میرے واسطے خالی کرد

اور آگ جلادے اور میرے ہمراہی سب آگئے اور اوس تہ خانہ مین

سب نے آرام کیا اور آتش تماج قورد بے ہمارے سیلے لائے جسے وہ

شوکت

بے خاندان پولو رتین سو ششتر برس دوام دولت اور سلطنت اوسکے فرزندوں
اور اولاد اور نبائر کے مین اور نشتراد ہے آر سکے اولاد مین ہے مرتبہ سلطنت
کا پاوینگے لیکن دین مین کچھہ تصرف نکرین اور دین اور رسالت اسلام ہے تا قیام دنیا
اور دین کو رواج دیوین کہ اس سے نہایت زیادہ ہو جاویے اور آل محمد مصطفے
صلے الله علیه وسلم کے روح اعظم کو اپنے سے آزردہ نکرین اور اوس حضرت
کے دل مبارک کو خوشنود رکہین تو نعمت پر نعمت اور دولت پر دولت زیادہ
ہو جاوے اور خوشنود ہے آپ کے دل مبارک کے اوسوقت میسر ہوتے
ہے کہ اونکو تبلیغ رسالت کے اجرت ادا کرین اور اوسکے تبلیغ رسالت کے اجرت
انحضرت کے ذوی القربے اور آل و اولاد اور ذریات اور اصحاب کے
محبت اور دوستی ہے جب میرے آبا نے امیر کلال کے باتین مجھسے کہیں
تو مین سترہ برس کا تہا اور مین خدا کریم رحیم سے عہد کیا کہ ہیچ خشنود
دل مبارک انحضرت صلے الله علیه وسلم کے اپنے تقصیر سے رافیے نہین
اور آل کرام اور اصحاب عظام کے تعظیم مین جان سے کوشش کرونگا
مین اٹھارہ برس کا ہوا تو مین اپنے من ایک شوکت پایا کہ جو چیزم
نظر پڑتے تہے تو میرے چشم ہمت مین نہین آتے تہے اور مین جبہی وا سیلے
شکار کے گیا اور جنگل مین ایک ہرن کے پیچہے گہوڑا دوڑایا اور
مین ایک گڑہا سامنے آگیا جسکا عرض پانچ گز سے زیادہ تہا اور
عمق چار گز سے کمتر نہین تہا جب مین اوس گہڑے کے کنارہ پر آیا
کہ باگ کہنیچ لون نہو سکا گہوڑے نے سر ہچی کے اور اپنے تمام
اوچکا اور اپنے دونو ہاتہہ اوس گہڑے کے کنارہ پر پہنچا

کہ ہریک روٹیے مین سے تجکو لقمہ کہانا چاہیئے تاکہ ہفت اقلیم تیرے مسخر ہو جاوے
مین اس بات سے متعجب ہوا اور مجلس والے آپس مین ایک دوسرے
کو دیکہنے لگے اور مجکو دیکہتے تہی لیکن امیر کلال کے ہیبت سے کسیکو طاقت
دم مارنے کے نہین ہتے مین وہ روٹیان چوم کر چہڑے کے دسترخوان مین باندہ
کر باپ کے پاس لے آیا اونہونے فرمایا کہ امیر کلال بزرگ ہے اور پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے اولاد ہے اور صاحب کشف وکرامات کا ہے جو کچہ
تجہسے فرمایا ہے واقع ہوویگا تجکو لازم ہے کہ یہہ روٹیان کسیکو ندینا
کیونکہ تبرک ہے اس بزرگ کے برکات سے اگلے دن میرا باپ امیر
طراغا اونکے ملازمت کو گیا اونہونے اونسے یہہ کہا کہ اے امیر الدین حاجی
نے نسترکا یا بخشے اذعول عنایت تلبتور اوسوقت جتنے اخروٹ اون پاس
تہے میرے باپ کو کہا کہ انکو شمار کر جب شمار کیا تو تین سو ستر اخروٹ
نکلے فرمایا کہ اخروٹ ایک ایک سال ہے تین سو برس ہونگے اور وہ جو
سو سے کم ہین گنتے تیمور کے فرزندون کے ہے اور اوس سیدنے
وہ اخروٹ میرے باپ کو عنایت کئے مین نے وہ اخروٹ اون روٹیون
کے سات محفوظ رکہے اور برسون تک میرے ساتہہ رہے اور جبتک
وہ اخروٹ اور روٹیان ہمارے گہر مین تہین دن بدن برکت زیادہ
ہوتے جاتے ہتے اور تمام امور مین ترقیات ہوتے ہتے اور جب
یہہ احوال مین نے اپنے اما سے عرض کیا اونہونے میرا سر دونو ہاتہون
مین پکر کر دعا کے اور اگلے دن امیر کلال کے خانقاہ اور حرم خانہ مین
گئین اونہونے توجہات فرما کر کہا کہ اے خاتون تیرے اولاد کو تیرے اقلیم

تیموریے

اور کسی گنہگار کو تین دن سے زیادہ قید نکرنا اور فقرا اور مساکین پر
اطعام اور انعام مین کوتاہی نکرنا اور نکوئی کے ساتھہ خلقت کے دلمین
مقام کر لینا ایسا ہو کہ تو کسی دل سے باہر رہ جاوے جب وصیتنامہ باپ
کے مین سن چکا تو مین اپنے گوش جان مین نصایح اور وصایا کو جگہ دے
عہد کیا کہ اوسکے رضا کے موافق عمل کرونگا اور جب مین ستره برس
کا ہوا چونکہ میرے باپ نے دنیا ترک کر دی تھی مین اوسکے مال اسباب
کے ضبط مین مشغول ہوا اور اونٹ جمع مقرر کیے اور سو سو بکریون کا ریوڑ
مقرر کیا اور گڈریہ کو سپرد کر دین اور اوسکے منافع پر دو داور کہی
اور اون سے افزونی سمجہ کر جمع باندہے اور ایسے ہی بکریون
کے بچون کو حیطہ ضبط مین لایا اور نر اور مادہ کو جدا جدا جمع کیے اور
ایسے ہی بیس بیس گہوڑون کا طویلہ علیحدہ علیحدہ کیا اور نر اور مادہ
کا جدا جدا گلہ معین کیا اور ایک ایک گلہ ایک ایک غلام کو دیا اور ہر ایک
اٹہارہ غلامون پر ایک اور غلام کو سردار بنایا اور اسی سال مین منجملہ
اون بشارات کے جنکے اشارہ پائے ایک یہہ تہے کہ امیر کلال کے خدمت مین
گیا جب اونکے مجلس مین پہنچا تو صف نعال مین بیٹہہ گیا اونہونے مجکو بلایا
اور یہہ فرمایا کہ یہہ غلام اگرچہ جسمیت اور ترکیب مین حقیر ہے لیکن معنے
مین بزرگ ہے اور مجکو اپنے سامنے بٹہا لیا اور مجہہ مین خوب نظر کرکے
توجہات فرمائین پہر مراقب ہوئے جب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو
اونکے آگے روٹیان اور حلوا لائے اونہونے ہاتہہ لنبا کرکے سات
روٹیان گن کر اور جو حلوا اون پر تہا مجکو عنایت فرمایا اور مجکو فرمایا

توزک

اور شریعت مصطفوی صلعم اور اوسکے ال اور اصحاب کے طریقہ پر مستقیم
رہنا اور آل اور اصحاب خجستہ افعال کو دوست رکہنا اور شرط دوستی
کے بجالانا اور مذہب حنفی پر قایم رہنا اور سادات اور علماء اور مشایخ
کو دوست رکہنا اور اونکی عزت اور احترام اور اکرام کرتے رہنا اور
اونکے ساتہہ صحبت رکہنا اور گوشہ نشینون اور درویشون اور صلحا اور
مشایخ سے ہمت اور فاتحہ التماس کرنا اور امراہلی کے تعظیم کرنا اور
خلق خدا پر رحم کرنا تیسری وصیت یہہ ہے یاد رکہہ کہ ہم سب بندے خدا
کے ہین اور اس گنبد کے نیچے تقدیر الہی مین گرفتار ہین اور جو کچھہ ہمارے
پیشانی پر لکہہ دیا ہے وہ وہی ہم کرتے ہین اور جو کچہہ خدا تعالی نے ہمارے
اوپر لکہہ دیا ہے ہمارے احوال سے ہمکو مطلع نہین کیا کہ ہم بندے ایسا
ایسا کرینگے اور چونکہ اس گنبد کے نیچے سے باہر نہین نکل سکتے تو چاہئے
کہ خدا کے تقدیر پر اور اوسکے دیئے ہوئے پر راضی رہین اور سب
چیز اور سب کسی کو خورش اور پوشش پہنچا دین اور کسیکو برا نہ کہا کرین
اور کسیکو آزار نہ دین اور سب کے ساتہہ صلح سے گذران کرین اور خلق
خدا کے امداد کرین اور خدا کے توحید پر ایمان لاوین اور شریعت کے
ارکان پر جیسے نماز اور روزہ اور حج اور زکوہ عمل کرین چوتہی وصیت
یہہ ہے کہ اپنے رشتہ دارون اور قرابتیون سے صلہ رحم کرنا اور
کسی شخص کو اپنے بکلیزار نکرنا اور کسیکو قید نکر رکہنا مگر احسان کے قید
مین اور کسیکا حق نہ چہین لینا اور ظلم اور جور کے طرف مایل نہونا اور
عدالت کو اپنے عادت رکہنا اور بدنفسونکے شرارت سے بچتے رہنا

تیمور نامے

بیٹا طراغا کا طراغا بیٹا امیر برکل بیٹا امیر انکر توماں کا امیر انکر توماں بیٹا امیر
انجل توماں کا امیر انجل توماں بیٹا قراچار توماں کا قراچار توماں بیٹا سورغجن
توماں کا سورغجن توماں بیٹا ابردجی برلاس کا ابردجی برلاس بیٹا قاچولے
بہادر کا قاچولے بہادر بیٹا تومنہ خان کا اور تومنہ خان کا نسب یافت اغلان
تک پہنچتا ہے پہلے پہلے جو شخص کہ ہمارے اجداد مین سے ناتہ شرف
اسلام سے مشرف ہوا قراچار توماں تہا جو کہ کان جغتائے خان ہے وہ
ایک مرد جوان عاقل تہا خود بخود اسلام لایا اور اپنے خیل وحشم سے
کہا کہ مین عالم کو جو نگاہ کرتا ہوں یہہ ہے ایک عالم دیکہتا ہوں جب معلوم ہوا
کہ عالم تو ایک ہے جسمین کے ہزار عالم ہین تو اپنے عقل سے مین دریافت
کیا کہ اگر عالم ایک ہے تو خدا بہی ایک ہے جس نے اور عالموں کو ایک
عالم کے اندر پیدا کیا ہے اور یہہ عالم ہے اور سب عالم مین سے ہین پہر کہا کہ
عالم مین ایک خدا کا سے نہ ہوگا اوسوقت یہہ کہا کہ یہہ عالم مانند خانہ خدا کے
ہے تو عالم مین ایک ہے خدا ہے اور بعد اسکے جیسے کہ خدا کو وزیر درکار
خدا کا ہے وزیر چاہیئے پس محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے وزیر ہین اور محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کو بہی وزیر ضرور ہے ہین تو خلفاء راشدین اونکے وزیر
ہین جب یہہ مقدمات اپنے عقل سے درست کر لیئے تو مسلمان ہوگیا او
احوال تومنہ خان کے نسب کا جو یافت اغلان تک پہنچتی ہے نہ کوئی سکے تا
مین لکہا ہوا ہے دوسرے وصیت یہہ ہے کہ دین اسلام کو کم نکرنا او
سکو رواج دیتے رہنا اور تجکو وصیت کرتا ہوں کہ اپنے تیمور اپنے باپ
کے طراقہ پر جو شریعت اسلام جیسے مشہور ہے ... سنت ...

تو زک

صاحب جمال پر جسکا نام اغلان تہا گرفتار ہوگیا اور رات دن اوسیکے
خیال مین رہتا تہا اور وہ بہی یہہ جان گیا تہا کہ مین اوسپر عاشق ہوگیا ہون
اور وہ بہی میرے ساتہہ محبت کرتا تہا یہانتک کہ ایک خباثت مین سے جسکو ملاچہ
کہتے تہے طالبعلمی کے لباس مین مجہہ سے اشنا ہوگیا اوسکو بہی عشق اوس جوان
کے ساتہہ ہوگیا چونکہ نہایت خوش کسب تہا مجکو اوسکے باتون سے شگفتگی
حاصل ہوتے ہیتے اوسیکے طرف التفات کیا کرتا تہا یہانتک کہ ملاچہ گستاخ
ہوگیا اور باتین عارفانہ اور رندانہ کہا کرتا ایک دن اوسنے اغلان سے
کچہہ مانگا اغلان نے اوس سے عارفانہ یہہ کہا کہ مجہہ سے بوسہ لیلے ملاچہ
نے کہا مین بوسہ کو کیا کرون میرا اس بات سے دل آزردہ ہوگیا اور عہد
کیا کہ ہرگز خباثت کو اپنے پاس نہین آنے دونگا اور ملاچہ کو اپنے پاس سے
نکال دیا جب سولہ برس کا ہوا تو میرا باپ امیر طراغا میرا ہاتہہ پکڑکر اپنے
خانقاہ مین لایا اور یہہ کہا اغل مایدر پیر مدرسیہا لار الاس تہا مین جب
سپہ سالار ہے کے نوبت مجہہ پر آئی تہے من دنیا کو ہیچ سمجہی کیونکہ دنیا مانند
حقہ زرین کے ہے کہ اوسکے اندر سانپ اور بچہو بہرے ہوئے ہین اسلئے
سپہ سالاری سے ترک کرکے گوشہ عافیت کا لیلیا ہے اور اس جگہکو
جو تیرے ولادت کا مقام ہے تیرے نام پر آباد کیا ہے اور خانقاہ بنوایا
ہے اب تجکو کئی باتین وصیت کرتا ہون کہ اگر خدا تعالیٰ تجکو دولت دیو
تو ان وصیتون کو فراموش نکرنا وصیت اول یہہ ہے کہ اپنا نسب اور
نسبت گم نکرنا یاد رکہہ کہ نسب میرا اور تیرا اس ترتیب ہے تومنہ خان
تک جو پیچ زمانہ دولت اسلام کے تخت پر بیٹہا ہے نام ہوتا ہے کہ شہیور

تیمور ہے

نشست بہتر ہے ہر یک نے کچھ کچھ کہا میں نے کہا کہ اچھی نشست دو زانو بیٹھنا
کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا ہے کہ نماز میں دو زانو بیٹھا کریں
اہل مجلس نے مجکو تحسین کے اور جب مکتب سے چھٹی پاتا تو لڑکوں کے ساتھ
کھیل میں مشغول رہتا اور اپنے تئین اونکا سردار بناتا اور آپ بلند جگہ پر
کھڑا ہو جاتا اور لڑکوں کو دو فوج بناتا اور اونکو لڑاتا اور جو فوج ہارنے لگتی
اوسکی میں مدد کرتا جب میں بارہ برس کا ہوا آثار نشان رشد اور تمیز کے
اپنے میں دیکھتا تھا اور جو کوئی میرے پاس آتا اوسکے ساتھ صحبت رکھتا
اور اوسکے مرتبے کے موافق اوسسے سلوک کرتا اور میرے اوس وقت چار
مصاحب نیک کردار تھے کہ ہم آپس میں رات دن بسر کرتے تھے جس دن اللہ تعالے
نے مجکو سلطنت دیے تو اپنے ہمسر لڑکوں کو جو میرے ساتھ کھیلا کرتے تھے
خوش اور راضی کیا اور اونکے حق اشنائے اور رفاقت اور صحبت کو رعایت
کیا اور ہر یک کو جس مرتبے کے لائق تھا پہنچایا اور اللہ تعالے نے مجکو توفیق
دیے کہ میں سات برس کے عمر سے ستر برس کے عمر تک آش و طعام تنہا نہین
کھایا اور تنہا کسیے رستہ نہین چلا اور جو کپڑا پہن کر اوسکو لگاتا تھا تو پھر اوسکو
نہین پہنتا تھا اور اپنے ہمسروں کو دیدیتا تھا اور میرے ہمسر جو مانگتے تھے
تو وہ اونکو دیتا تھا اور انکار نہین کرتا تھا ایکدن میں ایک بکریے ذبح کے
اور میں نے امر کیا کہ اوسکے سات حصے کریں اور ہر یک حصہ ایک ایک اپنے
رفیق کو دیاتا کہ اوسسے طعام پکاوین اور اوسی قدر شرط کیے کہ جو کوئی
پہلا پکا دیوے آپ کہالیے اور اوسمین تاوان ہو دیگا اور اول میں نے
پکا لیا اور آپ نے کہا لیا جب میں چودہ برس کا ہوا تو ایک جوان

توزک

کے بہت ہو دیگے مین اس خواب سے نہایت بشارت یاب ہوا اور مین جان
ر میرے لوح تقدیر مین سلطنت میرے نام پر مقرر ہو چکی ہے جو کہ نیک بد مجھ
گذرتا تہا تو اپنے تئین اوسپر خوش رکہتا تہا اور تقدیرات الہی سے راضی
دتا تہا اور انتظار سے حصول سلطنت کے کہتا تہا یہان تک دوبارہ مجھے
بیان کیا کہ جب عقیقہ کے دن مجکو شیخ شمس الدین کے خانقاہ مین لیگیا تو وہ
یہہ ایت کریمہ تلاوت کرتے تہی اامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا
ہی تمور اور اونہون نے فرمایا کہ ہم نے مناسبت لفظ سے تیرے اس فرزند
سعادت مند کا نام تیمور رکہا ہے اور مین اس حکایت سے بہت بشارت یا
ہوا اور اللہ تعالے کا شکر کیا کہ میرا نام قران شریف سے نکلا ہے اور
جب سے کہ مین یہہ قصہ سنا تہا تو سورہ کریمہ تبارک الذی بیدہ الملک کے تلاو
مین مشغول رہتا تہا یہان تک کہ یہہ سورت میرے مستحضر ہوگئے اور سنہ سات سو
تینتالیس مین جو میرے عمر سات برس کے ہوئے تو میرا باپ امیر طراغای میرا
ہاتھ پکڑ کر مکتب مین لیگیا اور ملا عبیکہ کو میرا استاد معلم مقرر کیا جب ملا عبیکہ
نے تختے تعلیم کے مجکو دیے تو اوس تختے مین حروف ابجد کے لکہے ہوئے تہے
جب مین نے نظر اوس تختے پر ڈالے تو جو حرف کہ اوس تختے پر لکہے ہوئے تہ
مثل تیر و سنان کے معلوم ہوئے اور مجکو اوسکے دیکہنے سے بہت لذت
حاصل ہوئے جب مین نو برس کا ہوا تو مجکو نماز سکہلائے اور مین نماز مین
والشمس پڑہا کرتا تہا جب مین مکتب خانہ مین بیٹہا تو میرے دل مین یہہ آیا کہ مکت
سیرے لڑکون پر خلیفہ بنون اور اگر مین مجلس مین بیٹہا تہا تو اکثر اوقات تعظ
بیٹہا تہا یہان تک کہ ایکدفعہ مجلس مین یہہ بات چلے کہ تمام نشستون مین سے ک

کے میوے لگے ہوئے اور بہت خوش الحان جانور چہچہے کر رہے تہی اور اوس
باغ مین ایک محل دیکہا بہت اچہا اور ایک مرد عظیم الشان اوس محل مین کرسی
پر بیٹہا ہوا اور اوسکے دہنے اور بائین بہت سے ادمی گروہ گروہ کہڑے
ہوئے اور قلم اور کاغذ ہاتہہ مین لیے ہوئے اور دفتر اونکے آگے کہلا ہوا مین
پوچہا کہ یہہ ادمی کیا لکہتے ہین جواب مین یہہ سنا کہ اس دفتر مین خلقت کے
رزق اور عمر کا حساب لکہتے ہین مین چاہا کہ اپنے عمر اور رزق کا حال پوچہہ
لون جو دون ہی سے خواب سے جاگ اوٹہا اور جسوقت کہ مین دار الملک فارس
کو اپنا تابعدار کیا چونکہ اہل شیراز نے متفق ہوکر اوسکے تقویت شاہ منصور
کے میرے حاکم کو قتل کیا تہا مین نے شیراز کے قتل عام کا حکم دیا اوسوقت
سید جلیل القدر سید اسحاق میرے پاس آئے اور اہل شیراز کے خطا
معاف کرانے لگے تاکہ مین قتل عام نکرون مین اونکا کہنا نمانا شب کو مین نے
حضرت پیغمبر صلے الله علیه وسلم کو خواب مین دیکہا گویا مجہہ پر غصہ فرماتے
ہین اور فرمایا کہ میرا فرزند تیرے پاس آیا اور گنہگار جماعت کے شفاعت
کے اوسکے شفاعت کیون نہ قبول کے تو نے تاکہ مین تیرے لیے رب العالمین
کے درگاہ مین شفاعت کرون جب مین خواب سے جاگا تو اپنے تئین خطاوار
دیکہا اور سوار ہوکر اوس سید کے گہر گیا اور معذرت کے اور
اوسکے سفاعت قبول کے اور دار الملک شیراز کو خالصہ کر دیا اور اہل
شیراز کا روزینہ مقرر کر دیا اور خواجہ محمود کے لیے جو اوس شہر
کے معتبرون سے تہا موضع مہرانجان مقرر کر کے دہداز خطاب دیا اور
مین اپنے دل مین عہد کیا کہ اب کسے سید کے بات رو نکرونگا اور اونکے

دیکہا کہ گویا مین ایک جنگل گہاس تنکے بہرے ہوئے مین بیٹہا ہون اور بہت
سے دیو اور بہیڑیے اور سور اور مرد اور عورتین بدشکل ساتہہ سانپ اور
بچہو اور وحشیون اور پرندون اور مور ملخ کے میرے گرد ہوئے مین ا
دہشت کے مارے خواب سے جاگ اوٹہا اور یہہ احوال مین اپنے پیر کو لکہا
اونہون نے میرے جواب مین یہہ لکہہ بہیجا کہ تو نے جو خواب مین دیکہا ہے
تیرے اعمال اور افعال کے صورتین مین چاہیے کہ تو ظلم اور غصہ اور خواہش
نفسانی اور ازار خلق اور حرص اور بخل اور حسد اور عادات بد سے جو
تجکو حاصل ہین نیک اخلاق بدل کرے اور اپنے اعمال اور افعال بد سے
ہم مین اپنے پیر کے فرمانے سے توبہ کے اور طرف نماز اور روزہ اور
اعمال اور افعال خیر اور اخلاق نیک کے مایل ہوا اور آزار اور خلق کے
سے باز آیا پہر چند روز کے بعد خواب مین دیکہا کہ گویا مین ایک باغ مین
ہوا تر و تازہ پہول پہلواری کہلے ہوئے اور درخت میوہ دار لگی ہو
اور پانی جاری اور خوب صورت جوان اور مطرب خوش اواز اور
اور لڑکیان اچہی خوب صورت میری خدمت مین موجود ہین مین
سے خوب لذت پائی اور بہت خوش ہوا اور یہہ احوال اپنے پیر کو لکہا
اونہون نے جواب مین یہہ لکہا کہ خدا تعالے کا شکر ادا کر کہ الله تعالے نے
صورتین تیرے اعمال اور افعال حسنہ کے تجکو دیکہلا دین یاد رکہہ کہ پیغمبر صلے
الله علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ہر یک ادمی کے ساتہہ ایک شیطان موجود
و میرے ساتہہ بہی ہے لیکن الله تعالے نے مجکو اوسپر غالب کیا ہے ا
میرا تابع ہو گیا ہے اور ہر ایک کو واجب ہے کہ موافق سنت پیغمبر صلے

علیہ وسلم کے اپنے اپنے شیطان کو مقہور کرے یعنے نفس سبعی اور بہیمی کو جسے
غضب اور شہوت حاصل ہوتے ہین اپنا مغلوب بنا لیے اور نیک عادات اور
پسندیدہ اوصاف اپنے خو کرے تا سعادت ازلیے حاصل ہو دے والسلام علی
من اتبع الہدیٰ ہے اور جس وقت کہ بارادہ جہاد کفار دار الملک ختا کے عزیمت
کر کے تجدید سامان جنگ کے اور سمرقند سے نکلا بہر مین متردد ہوا اس
باب مین کہ آیا اس امر کو کہ واسطے غزا در جہاد کفار کے مستعد ہوا ہون
عمر وفا کرے گے یا نہین اوسوقت مین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا مین ایک بڑے
بلند درخت پر چڑھ گیا ہون اور اوس درخت کے ٹہنی پر بیٹھ گیا ہون
اوس حال مین دیکھتا ہون کہ وہ ٹہنی اوس درخت کے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑے
اوس حال مین اپنے تئین بہ زمین ہے پر دیکھا اور گویا گھڑا پانی کا بھرا
ہوا میرے سر پر ہے اور ایک رستہ پر چلا جاتا ہون یا ناگہ وہ گھڑا میرے
سر پر سے گر پڑا اور پھوٹ گیا اور پانی نے بہہ گیا اوسوقت گویا میرے باپ
امیر طراغائی نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایک سبزہ زار مین پہنچا دیا اور اوس سبزہ
زار مین چھوڑ کر روانہ ہوا ہر یک معبر نے میرے اس خواب کے ایک طرح
تعبیر کہی پر اون تعبیرون پر خاطر جمع نہو وے اور اللہ تعالیٰ کے تقدیر پر
راضی ہوا اور اوسی حال مین خواب مین دیکھا کہ گویا جنگل مین اکیلا پھرتا ہون
اور وہ جنگل ہولناک ہے گویا مین اوس جنگل مین مسافر ہون جب تھوڑا
سا رستہ چلا ایک سبزہ زار مین پہنچا اور اوس سبزہ مین ایک باغ دیکھا
جب مین اوس باغ مین داخل ہوا تو بہت خوش ہوا وہ باغ نہایت تر و تازہ
تھا کیونکہ چمن بنے ہوئے اور پانی جاری ہے اور درختون پر طرح طرح

اور یہہ دیکھا کہ گویا مین ایک جنگل گہاس تنکے بہرے ہوئے مین بیٹہا ہون اور بہت سانپ اور بچہو
اور دیو اور چیتے اور سور اور مرد اور عورتین بد شکل ساتھہ سانپ اور بچہو کے
اور وحشیون اور پرندون اور مور ملخ کے میرے گرد ہوئے مین اور
دہشت کے مارے خواب سے جاگ اوٹہا اور یہہ احوال مین اپنے پیر کو لکہا
اونہونے میرے جواب مین یہہ لکہہ بہیجا کہ تونے جو خواب مین دیکہا ہے
تیرے اعمال اور افعال کی صورتین ہین چاہیے کہ تو ظلم اور غصہ اور خواہش
نفسانی اور آزار خلق اور حرص اور بخل اور حسد اور عادات بد سے جو
تجکو حاصل ہین نیک اخلاق بدل کرے اور اپنے اعمال اور افعال بد سے لیتیان
ہو میں اپنے پیر کے فرمانے سے توبہ کی اور طرف نماز اور روزہ اور ذکر
اعمال اور افعال خیر اور اخلاق نیک کے مایل ہوا اور آزار اور خلق کے کینہ خلق
سے باز آیا پہر چند روز کے بعد خواب میں دیکہا کہ گویا مین ایک باغ مین ہون
ہوا تر و تازہ پہول پہلواری کہلے ہوئے اور درخت میوہ دار لگے ہوئے
اور پانی جاری اور خوب صورت جوان اور مطرب خوش آواز اور لڑکے
اور لڑکیان اچہی خوب صورت میرے خدمت مین موجود ہین میں اونکے دیکہنے
سے خوب لذت پائے اور بہت خوش ہوا اور یہہ احوال اپنے پیر کو لکہا
اونہونے جواب میں یہہ لکہا کہ خدا تعالے کا شکر ادا کرنا کہ اللہ تعالے
صورتین تیرے اعمال اور افعال حسنہ کے تجکو دکہلا دین یاد رکہہ کہ پیغمبر
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ہر یک آدمی کے ساتہہ ایک شیطان موجود
و میرے ساتہہ ہے لیکن اللہ تعالے نے تجکو اوسپر غالب کیا ہے
میرا تابع ہو گیا ہے اور ہر ایک کو واجب ہے کہ موافق سنت پیغمبر

سکو گور مین ساتھ اپنے لیگیا آیا میرے دولت اور سلطنت قایم رہیگے
رمیرے اولا اور نبایر سے کسیکو خدا دوست رکھیگا اور تخت سلطنت
پیدا ہوگا تا کہ میرے سلطنت اور دولت کے نگہبانی کرے اور میرے
دا ہے کو بلند آوازہ کرے باوجودیکہ مین حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
سے خواب مین سنا تھا کہ شہزادے میرے اولاد مین سے زمین پر حاکم ہونگے
لیکن مین فکرمند رہتا تھا یہانتک کہ مین خواب مین دیکھا کہ گویا ایک درخت شاخ
اور برگ سے بھرا ہوا آسمان سے جا ملا ہے اور زمین پر سایہ گستر ہوا ہے
اور مین اوس درخت کے سایہ مین بیٹھا ہون اور اوس درخت سے پھول
اور پتوان سے جیسے مانند قطرات باران کے میوے ٹپکتی ہین اور میوہ رطب
اور مچھر اور حشرات الارض اور جانور اور پرندے اور چرپایہ اور حیوانات
اور کتے اور بھیڑیے اور گیدڑ اور لومڑیے اور مکھیان بہت ساری آدمی
درخت کے گرد پھرتے ہین اور انبوہ کرکے وہ میوے کھاتے ہین اور ناحق
اور جو کچھ سے آپسمین لڑتے ہین اور مین جو میوے اوس درخت کے
چکھے تو بعضے میٹھے تھے اور بعضے کھٹی اور بعضی کڑوے اور بعضے بے مزہ
اس حال مین سنا کہ کوئی شخص مجھسے کہتا ہے کہ یہہ درخت شاخ و برگ
والا تیرا ہے لگایا ہوا ہے جب مین خواب سے جاگا تو معبرون سے یہہ
تعبیر کہی کہ درخت تو تو ہے اور بیٹیان اور بیٹے تیرے اولاد ہے کہ تیرے
دولت اور سلطنت کے نگہبانی کرینگے اور ہر ایک چیز سے بہرہ مند
فائدہ مند ہوونگا جسوقت کہ اپنے گذرے ہوئے احوال پر افسوس
کرتا تھا اور اپنے گفتار اور کردار سے پشیمان ہوتا تھا تو خواب

تسخیر ملک شام کے عزیمت کیے اور شام کے لشکر کو ہزیمت دیے اور مین مظفر اور منصور ہوا اور جب کہ قیصر چار لاکہہ سواروں کے جمعیت سے مجہہ سے مقابل ہوا اور میرے ساتہہ ایک لاکہہ سواروں سے زیادہ نہ تہے جب شور شغب رومیوں کا بہت ہوا تو مین حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے آل اور اصحاب کے طرف متوجہ ہوا اور نماز مین مشغول ہوا اور رات کو خواب مین دیکہا کہ گویا مین ایک جنگل مین راستہ چلا جاتا ہون اور بہت خلقت اوس جنگل کے اطراف اور جوانب مین دیکہی اوس حال مین دور سے ایک روشنے میرے نظر پڑے کہ افق کے ساتہہ مل رہے تہی مین اوس روشنے کے طرف متوجہ ہوا اوسوقت مین پانچ شخص دیکہے کہ باہم ہاتہہ پکڑے ہوئے میرے آگے آگے جاتے ہین اور اونکے دیکہنے سے رعب اور واہمہ میرے دل مین آیا اس عرصہ مین مین نے سنا کہ کوئے شخص مجہہ سے کہتا ہے کہ یہہ پیغمبر علیہ السلام ہین کہ ساتہہ اہل وعیال کے آسمان کو جاتے ہین مین جلدی سے روانہ ہوا جب مین جا پہنچا تو حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا چوگان جو ہاتہہ مین ایک شخص کے اون چار دن مین سے تہا اوسکو اشارہ سے فرمایا کہ اوسنے وہ چوگان مجکو دیدیا جب مین ہاتہہ مین لیا تو بہت بلند قد تہا جب مین خواب سے جاگا تو اپنے مین شوکت اور غلبت پائے اور قوے دل ہوگیا اور فجر کو اوس دن کے جو قیصر سے مین مقابل ہوا تو علم بقضائے فلک تائید سے موید ہوا اور اوس خواب کے برکت سے تہے جو قیصر اور دارا روم میرا مسخر ہوگیا اور جب مین وہ محنتین اور رنج جو اوٹہائے تہے یاد کرتا تہا تو یہ کہتا تہا سے مردانگے و زور سے عالم تو لیلیا لیکن

تزوک

1 ا بادشاہ بنایا تھا بندگی کرین اور کم فرصتی کر کے مجھہ پر لشکر کشی کی اور
زیادہ قطرات مینہ سے لیکر مجھہ پر آ چڑہا اور مین نے اوسکو لکھا کہ جو
اپنے محسن سے بدی کرتا ہے وہ ولد الزنا ہوتا ہے اور جلد ذلیل
چار ہو جاتا ہے اور مین تیرے ساتھہ بھلائی کی ہے اور تجکو
مش خان سے جو دوبارہ بھاگ کر تو نے میرے پاس پناہ لی تھی خلاص
اور وشت کا بادشاہ بنایا اور چونکہ قدر احسان کی نہ سمجھی اور مجھہ پر
رش کے ثواب اپنے نیک اور کردار کے عوض کو پاویگا اور جب یہہ نامہ
ن روانہ کیا تو رات کو خواب مین دیکھا کہ آفتاب مشرق کی طرف سے
کلا اور میرے سر تک آیا اور خود بخود بے نور ہو گیا اور ہٹ کر مشرق کی
کی طرف غروب ہو گیا یہہ تعبیر کی کہ آفتاب تو تقتمش خان ہے جو امیر
ساتھہ مقابل ہوگا اور شکستہ حال اور بے پر و بال ہو جاویگا اور ہزیمت
کھا کر جس رستہ سے آویگا اوسی رستہ کو ہٹ جاویگا اور ایسا ہی ہوا
کہ تقتمش خان لشکر فراوان کی جمعیت سے مقابل ہوا اور میرے لشکر نے
مانند بہوکے شیر کے تقتمش خان کا لشکر کہا لیا اور تقتمش خان اوس
فوج کو توڑ کر شکستہ رکاب اور گسستہ عنان بھاگ گیا اور مین مظفر
منصور ہوا اور جس وقت کہ مین عازم تسخیر عراق عرب کا ہوا تو خواب
[illegible] ایک جنگل مین [illegible] اوس جنگل مین شیر بہت دیکھے اور
[illegible] شیر [illegible] اور یہہ دیکھا کہ شیر مجھہ پر جمع ہو گئے
[illegible] مستر [illegible] اوس دیار کے جیسے اعرا
[illegible] عراق عرب [illegible]
[illegible] درگاہ مین آکر بہت سا پیشکش
[illegible]

ساتہہ مددگاری اور مدارات کرتا تہا اور آدمیکے حق مین اتنے سعی کی
کہ اوسکو خطۂ بلخ مین حاکم اور سلطان بنا دیا جب وہ قوی ہوگیا تو مجہہ
پر لشکر کشی کی اور میرے قتل پر مستعد ہوا اور مین صلۂ رحم کی رعایت
کرکے روابط قدیم اور جدید کو منظور رکہتا تہا جب میرے بیچ کے پرکر
بہت کی پاند ہی تو مین متردد ہوا کہ آیا اسکے ساتہہ صلح کرون یا جنگ
اور چونکہ وہ نہایت سنگ دل اور حاسد اور کینہ ور اور منقلب الاحوال
اور بیباک اور خون ریز اور تند خو اور تلخ گفتار تہا تو مجکو اوسپر
کچہہ اعتماد نرہا اور اوسکے مکر اور باتون پر اعتبار نکیا کہ اوسکے ساتہہ
صلح کرلون اور مین اوسکے ساتہہ جنگ کرنیمین بہی متردد تہا یہان تک کہ
مین خواب مین دیکہا کہ گویا مین ایک باغ مین داخل ہوا ہون اور اوس باغ
مین ایک عمارت ہے کیا دیکہتا ہون کہ ایک مرد امیر حسین کی تشکل کا اوس
عمارت مین سے نکلا اور ایک تلوار چاندی کے خوان مین رکہہ کر میرے
پاس لایا اور بہت سے زنبور و مگس نے اوسپر ہجوم کیا تعبیر دینے
والون نے یہہ تعبیر دی کہ امیر حسین تو امام حسین رضی اللہ عنہ ہین سبط
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چاندی کا خوان ملک ہے جو تلوار سے
ملک امیر حسین کا تو لیلیگا اور زنبور اور مگس امیر حسین کی سپاہ
ہے جو اوسپر ہجوم کیا ہے اور وہ اونہی کے ہاتہہ سے مقتول ہووگیا اور
ویسا ہی ہوا جو معبرون نے تعبیر دی تہی اور جب مین دار السلطنت
سمرقند سے خوارزم کی طرف کو کوچ کیا تو ایک رات کو مین اپنے
مین خواب مین نگاہ دیکہا اور گویا پہاڑ سیاہ بورقان کا میرے پشت

میرے پاس نہین تہا مین سمجہا کہ وہ اواز ہاتف غیب کے تہے جو میرے کانومین ایئے تہے اور مجکو رقت ہوئے اور سجدہ شکرانہ کا بجالایا اور منجلہ اون تائیدات کے جنسے مین اپنے سلطنت مین موید ہوا اور یہہ ہے کہ جب مین متوجہ تسخیر دارالملک فارس کا ہوا اور شاہ منصور والے شیراز کا چار ہزار سواروں جرار سے آکر میرا متقابل ہوا اور میرے پاس اگیا مین نیزہ مانگا میرا نیزہ دار نہ آیا چانچک ایک اور نیزہ دار موجود دیکہا عجب کے سے شکل اور شمایل اور نیزہ ہاتہہ مین لیئے ہوئے اور اوسنے یہہ کہا اللہم انصر تیمور شاہ یعنے یا الہے نصرت دے تیمور شاہ کو اور شاہ منصور ہزیمت پاکر میرے سامنے سے روانہ ہوا اور امیرزادہ شاہرخ نے اوسکا تعاقب کیا یہان تک کہ شاہ منصور گہوڑے پر سے گرگیا اور امیرزادہ شاہرخ اوسکو پکڑکر میرے پاس لایا مین اوس عربی سوارکو پیدا نہ کیا اور دارالملک فارس کو مسخر کرلیا اور منجلہ اون بشارات کے جنسے مین بشارت یاب ہوا اور یہہ ہے کہ جب مین مملکت بلخ کے اور قلعہ شادمان اور بدخشان کا امیر حسین سے لیلیا تو میرے پیر نے مجکو لکہا ابوالمنصور تیمور کو یہہ بشارت ہووے کہ خراسان کے سلطان نے سپنے مملکت خراسان کے مجکو دیدے تاکہ تو وہان کے ساکنین کو جور اور ظلم ملک غیاث الدین کے سے نجات دیوے اس بشارت سے مین نہایت فخر کیا اور بارادہ تسخیر ولایت خراسان کے سنہ سات سو تیئس کے مہینون مین دریا جیحون سے عبور کیا اور ملک غیاث الدین کو متزاین اور دفینون اور مملکت خراسان کے مسخر کیا اور منجلہ اون تائیدات کے

مین تلوار کہینچ کر اوس قید خانہ سے باہر نکلا اور کوئی زندان بان میرا راستہ نہ روک
سکا یہان تک کہ مین علی بیگ کے گہر مین آیا اور زندان بان میرا تعاقب کرتے
ہوے غل مچاتے تہی کہ بہاگا اور مین بہاگنے کو عار سمجہہ کر علی بیگ پاس
آیا اور وہ شرمندہ ہو کر عذر خواہی کرتا تہا کہ وہین اوسکے بہائی
محمد بیگ چون عریانی کا خراسان سے آگیا اور کئی زین گہوڑے اور
اسباب اور زر اور سامان میرے لیے لایا اور علی بیگ کو یہہ لکہا تہا کہ
اگر امیر تیمور تمہارے ولایت اور سرزمین مین آجاوے تو اوسکا اعزاز
اور اکرام کرنا دہ نرد ممکن تہا جو اسباب اوسکے بہائی نے میرے لیے تحفہ
بہیجا تہا حصہ طمع کر کر اوٹہا لیا اور مین نے اور حصہ اوسپر زیادہ کر دیا
اور منجملہ اون بشارات کے جو مین اپنے سلطنت پر پائی یہہ ہے کہ ایک
منجم میرے پاس آیا اور زایچہ میرے طالع کا لاکر حکم بیان کیا کہ جدی
تیرا طالع ہے اور زحل صاحب طالع ہے خانہ دویم مین جو تیر ہے دولت
کا خانہ ہے یہہ دلالت کرتا ہے اوپر بقا اور ثبات اور استمرار اور کمال
رفعت اور اقبال تیرے سلطنت اور دولت کے کہ جب زحل اپنے شرف
کو پہنچیگا تب تو تمام سلاطین پر فایق ہو جاویگا اور جو شخص تیرا مقابل ہووے
تو اوسکے مطالب اور مقاصد روا نہو نگے اور چونکہ آفتاب خانہ
چہارم مین ہے جو برج حمل ہے اور خانہ آفتاب کے شرف کا ہے اور
خانہ مقام کا ہے تو تو اوسپر جگا اور مقام اور ملک اپنے کے تخت سلطنت
پر متمکن ہو جاویگا اور ممالک کو رونق دیویگا اور دین کو رواج بخشیگا
تب شاہ نواز کو تو بڑیگا اور چونکہ مشتری خانہ پنجم مین ہے تو اولاد کے

تیموری

اپنے خو کر لینا تاکہ تیرے عہد مین زنا اور فسق فجور واقع نہو اور لگلاگ کے
غیرت سے کمتر نہونا کہ جب اپنے گہونسلے مین کوے کے بچہ کو اپنے بچون سے
ہم آغوش دیکہا تین رات دن تک اوس کوے کے بچہ کو دیکہتا رہا اور
تین دن کے بعد جو غایب ہو گیا چار سو لگلاگ جمع ہوئے اور اوس لگ
لگ کے مادہ کو چونچ اور پنجون سے مار مار کر مار دیا غیرت مردون کی
خصوص سلاطین کی چاہیے کہ جانور کی غیرت سے واسطے حفاظت
عزت آبرو کے کمتر نہو دیوے تیسرے موافق سنت محمد صلعم کی مشورہ
اور تدبیر اور حزم اور احتیاط سے غافل نہونا کیونکہ جو سلطان کہ تدبیر اور
مشورہ سے غافل ہو جاتا ہے اوسکی سلطنت کی بساط لپیٹ جاتی ہی
چوتہے یہ ہے کہ موافق خلیفہ چہارم کی کرار غیر فرار رہنا چاہیے اور شجاعت
اور سخاوت کو اپنی عادت کر لینا اور ہمت اور توجہ سے کار کرتے رہنا
اور سنک پشت کی توجہ سے کہ وہ توجہ کی نظر سے اپنے بیضے سے لیتا ہے
اور بچے نکال لیتا ہے تجربہ سیکہہ لینا والسلام اور اون بشارات سے
کہ جنسے مین بشارت یاب ہوا اور یہہ ہے کہ جب لگل بہادر نے ہزار سوار
سے مجہہ پر یورش کی مین نے ساٹہہ سواروں سے اوسکا مقابلہ کیا اور
اوس پر فتح یاب ہوا اور نوسے پچاس ۹۵۰ سوار اوسکے قتل اور زخمی
کیے اور جب کہ لگل بہادر میرے ساتہہ لڑنے سے پشیمان ہوا اور مین
خراسان کی ولایت کو متوجہ ہوا علے بیگ جون قربانی نے جو برسر
راہ تہا مجکو پکڑ لیا اور میرے قتل کا ارادہ کیا اور مجکو دو مہینے تک ایسے
مکان مین جو پسوون سے بہر رہا تہا قید رکہا اور مین سوید ہوا یہان تک کہ

توزک

مین نے تیمور موید من عند اللہ کو مکاشفہ مین دیکہا ہے کہ رسول رب العالمین نے
اپنے قہرمان کو تیرا ناصر اور مددگار بنایا لا تخف ولا تحزن فانہ معک یعنے
خوف مت کر اور رنگین مت ہو کہ وہ قہرمان ہمیشہ تیرے ساتہہ ہے اس
خدمت مین بشارت یاب اور قوی دل ہوا اور اسی اندیشہ مین تہا کہ
زبان تغلق تیمور خان کا میرے قتل کے لئے آگیا ہے اوسوقت امیر کلال نے
مجکو اشارہ طرف مملکت خوارزم کے فرمایا اور مین نے سنا کہ یہہ کہتے تہے
کہ الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین کہ الگ ہو جانا اوس چیز سے جسکے
ادمی طاقت نہین رکہتا ہے سنت پیغمبرون کی ہے مین قران مجید مین
فال کہولی تو یہہ ایت نکلے والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر
العزیز العلیم یعنے افتاب چلا جاتا ہے اوس قرارگاہ پر جو اوس
افتاب کے لئے ہے اور یہہ تقدیر ہے خدا ہے غالب دانا کے
مین نے موافق سنت پاک سید المرسلین کے ہجرت اختیار کی اور
اپنے احوال کا خط اپنے پیر کو لکہا اور سنہ ۷۶۴ھ سات سو چونسٹہ کے
مہینون مین ساٹہہ سوارون کی معیت سے سمرقند سے نکل کر خوارزم
کی طرف عزم کیا اوس حال مین جواب میرے خط کا جو اپنے پیر کو
لکہا تہا آیا کہ ابو المنصور تیمور ایدہ اللہ تعالے چار چیزین اپنے
عادت کر لینا تا باز وسے ہمت سے تو کامگار اور کامیاب ہووے
پہلا یہہ ہے کہ موافق سنت سنیہ ابنیا اولو العزم کے اپنے عزیمت
پر عازم رہنا اور فسخ عزیمت نکرنا اور عزیمتون مین خدا تعالے پر توکل
رکہنا دوسرے یہہ ہے کہ موافق سنت حضرت ابراہیم کے عزت کو

تیموری

یہان تک کہ جور اور ظلم اوزبکیون کا حد افراط کو پہنچ گیا اکابر اور علماء اور مشائخ نے یہہ فتوے لکہا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پڑہنے والون پر واجب ہے کہ اتفاق کر کے جمعیت کرین اور جماعت اوزبکیہ کے استیصال مین جو مسلمانون کے مال متاع عزت آبرو سے متعرض ہوتے ہین جان مال سے کوشش کرین اور ہم سب نے ہمگی امیر قطب السلطنت کے اطاعت کا کمر جان پر باندہا ہے تاکہ طایفہ اوزبکیہ کے استیصال مین ہمت کرے اور اگر سہولت کرے تو قیامت کے دن بڑے جوابدہ ہے او سپر ہوسکے

جب وہ فتوے میرے پاس لائے مسلمانون کے اتفاق سے بشارت پائے اور وہ فتوے اپنے پیر کے پاس بہیج دیا اونہون نے اوس فتوے کے حاشیہ پر لکہدیا کہ قطب السلطنت کو بشارت ہووے کہ یہہ فتوے حجت قاطع ہے کہ اہل اسلام نے اوپر سنت خلفاء راشدین اور اصحاب سید المرسلین کے تیرے سلطنت پر اتفاق کیا ہے اور گرسنے ظلم کے تیرے سایہ مین پناہ پکڑے ہے جب فتوے میرے پاس آیا تمام ہمت مین ارادہ کیا کہ مظلومون کے داد ظالم سے لون اور میدان ماوراء النہر کا خس و خاشاک جماعت اوزبکیہ سے صاف کردون لیکن اس کار میں سوائے اپنے کو سے محرم نہ پایا کہ اوسکے ساتھ مشورہ کیجئے اور اگرچہ سب اکابر اور اہالی ماوراء النہر کے نے مجہسے بیعت کر کے اتفاق کیا تہا لیکن اونکے اتفاق پر مین دل نہاد نہ تہا کہ سمرقند کے خطہ مین علم خود لیشہ کا بلند کرون جب اہل ماوراء النہر کے نے خود بخود یہہ راز ظاہر کر دیا اوزبکیون نے ہجوم کیا اوس وقت نامہ تیرے پیر کا میرے پاس آیا

یکے آثار بہے تہا جو مین اپنے زندگی مین سینتیس آدمیونکو اپنے اولاد مین
سے سلطنت اور حکومت دیے اور ہریک کو تختگاہ جو بیس تختگاہون
مین سے جو مینے مسخر کیے تہے ارزانی فرمایے اور منجملہ اون بشارت کے
جنسے مین بشارت یاب ہوا ایک اور یہہ ہے کہ میرے پیرنے مجکو لکہا
کہ مین مکاشفہ مین دیکہا ہے کہ اللہ تعالے نے تجکو اپنے ملک کا خزانہ دار
بنایا اور اوسکے کنجی تجکو سپرد کیے اس بشارت سے مینے شوکت
اور بزرگی اپنے مین پایے اور منتظر فتوحات غیبے اور فیوضات لاریبے
کا رہتا تہا اور اور بشارات اوس بشارت سے جو اپنے سلطنت
پر پایے تہے یہہ ہے کہ جب جماعت اوزبکیہ میرے مخالفت اور نزاع
پر تیار ہوئے اور نفاق کے راہ سے میرے پاس آیے یہان تک کہ
دوبارہ فرمان میرے قتل کا تغلق تیمور خان کے طرف سے اوزبکیہ کے پاس
آیا وے میرے قتل پر اتفاق کرکے منافقانہ میرے ساتہ صحبت
رکہتے تہے اور اس خیال مین تہے کہ مجکو غافل کرکے چانچک پکڑلین
اور وے یہہ جانتے تہے کہ مین اونکے دلی ارادہ سے مطلع نہین
ہون جب اوزبکیون کا نفاق بہت ہوگیا مین بارادہ شکار کے سمرقند
سے نکلا اور سمرقند کے کوہستان مین ایک پتہر سے تکیہ لگایا اوسوقت
ایک جانورنے ہما کے مانند میرے سر پر سایہ ڈالا اور مین خواب
خوش دیکہتا تہا جو یہان جو اوس جنگل مین تہا اوسینے مجکو خواب سے
جگاکر یہہ کہا منرکا میر وے لا رمین اوسکے باپ سے فال بکر بشارت
لائے اور ... تیمور کو مراحد ... کہ مکر جماعت اوزبکیہ سے ایمن نہین تہا

یہان تک کہ جور اور ظلم اوزبکیون کا حد افراط کو پہنچ گیا اکابر اور علما
اور مشائخ نے یہہ فتوے لکہا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پڑہنے والون
پر واجب ہے کہ اتفاق کر کے جمعیت کرین اور جماعت اوزبکیہ کے استیصال
مین جو مسلمانون کے مال متاع عزت آبرو سے متصرف ہوتے ہین جان مال
سے کوشش کرین اور ہم سب نے ہمگنا امیر قطب السلطنت کے اطاعت
کا کمر جان پر باندہا ہے تاکہ طایفہ اوزبکیہ کے استیصال مین ہمت کرے اور
اگر سہولت کرے تو قیامت کے دن بڑے جوابدہ ہے اوس پر ہوگے
جب وہ فتوے میرے پاس لائے مسلمانون کے اتفاق سے بشارت
پائے اور وہ فتوے اپنے پیر کے پاس بہیج دیا اونہونے اوس فتوے کے
حاشیہ پر لکہدیا کہ قطب السلطنت کو بشارت ہووے کہ یہہ فتوے حجت
قاطع ہے کہ اہل اسلام نے اوپر سنت خلفای راشدین اور اصحاب
سید المرسلین کے تیرے سلطنت پر اتفاق کیا ہے اور گزیدے
ظلم کے سے تیرے سایہ مین پناہ پکڑے ہے جب فتوے میرے پاس آیا
تمام ہمت مین نے ارادہ کیا کہ مظلومون کے داد ظالمون سے لون اور میدان ماورار النہر
کا خس و خاشاک جماعت اوزبکیہ کے سے صاف کر دون لیکن اوس کار مین
سوا اپنے کو بے محرم نہ پایا کہ اوسکے ساتہہ مشورہ کیجئے اور اگرچہ
سب اکابر اور اہالی ماورا النہر کے نے مجہسے بیعت کر کے اتفاق کیا تہا
لیکن اونکے اتفاق پر مین دل نہاد نہوا کہ سمرقند کے خطہ مین علم دولت کا
بلند کر دون جب اہل ماورا النہر کے نے خود بخود یہہ راز ظاہر کر دیا اور
اوزبکیون نے ہجوم کیا اوسوقت نامہ میرے پیر کا میرے پاس آیا۔

تیمور رمی

خلاصے ذریت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار ہوا اور امراء اوزبکیہ پر یورش
کے اور اون پر فتح یاب ہوا اور سترہ سیدون کو اون ظالمون کے قید سے
چھوڑایا اوزبکیون نے اس سبب سے نزاع شروع کیے اور میرا شکوہ
تغلق تیمور خان کو لکھ بھیجا کہ تیمور نے علم مخالفت کا بلند کیا ہے اوسنے فرمان
میرے قتل کا بھیجا اور وہ فرمان میرے ہاتھ آگیا اور مینے اپنے تئین
جمع کیا اور اوس حال مین حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
مین نے خواب مین دیکھا کہ میرے اوپر سایہ لطف کا ڈال کر فرمایا کہ بعوض
اوس نصرت اور رحمت کے جو تو نے میرے اولاد کے ساتھ کیے ہے
اللہ تعالے نے تجکو تیرے ستر پشت تک سلطنت ارزانی فرمایئے
جب مین خواب سے جاگا یہ سب احوال اپنے پیر کو لکھا میرے خواب
مین اونھونے لکھ بھیجا کہ تجکو بشارت ہو دیے کیونکہ زیارت حضرت
رسول اللہ علیہ وسلم کے سے بہت فتوحات تجکو روزیے ہوینگے
اور بہت خوبیے اس خواب پر مرتب ہوینگے اور چونکہ سبکتگین کے
باپ نے بسبب رحم کے جو اوس ہرن پر کیا تھا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا کہ اوسکو یہہ فرمایا کہ بعوض اوس رحم کے
جو تو نے ہرن پر کیا ہے اللہ تعالے نے تیرے کے پشت تک سلطنت
ارزانی فرمایئے اور تو نے تو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے اولاد
کو نصرت دیکے ہے اور اوزبکیہ کے ظلم سے خلاص کیا ہے تیرے اولاد
اور احفاد سلطنت اور حکومت پاوینگے شیخ کے اس بشارت سے
سطوت میرے سلطنت کے بہت زیادہ ہو گئے اور اس خواب

یہہ ہیے کہ مین حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ مجکو یہہ بشارت فرمائیے کہ بدیے اوس مددگاری کے جو تونے میریے اولاد کے کیے ہیے اللہ تعالے نے تجکو ستر پشت تک تیریے اولاد کو سلطنت ارزانے فرمایئے اور حال اس واقعہ کا اسطور تہاکہ ٧٦١ھ سات سو باسٹہ کے مہینون مین جو تغلقتیمور خان نے دوسریے دفعہ ماورارالنہر پر لشکر کشی کے مجکو نامہ لکہہ کر بلایا مین بہی استقبال کرکے اوسیے ملا اور اوسنے بدعہدیے کرکے ماورارالنہر اپنے بیٹے الیاس خواجہ کو دیا اور مجکو سپہ سالار بنایا اور جب مجکو آزردہ پایا تو عہدنامہ قاچولے بہادر میریے دادا کا اور قبل خان کا ظاہر کیا جب مینے اوس عہدنامہ کو جو فولاد کے پترہ پر کہودا تہا کہ خانیے قبل خان کے اولادسے متعلق رہیے اور سپہ سالاریے قاچولے بہادر کے اولاد سے متعلق ہو اور اسمین مخالفت نکرین مطالعہ کیا و اسیطے پورا کرنے عہد کے مینے مخالفت نکے اور سپہ سالاریے قبول کرلی لیکن چونکہ الیاس خواجہ سلطنت سے بے بہرہ تہا اوسکے امرا اور لشکریو نے جور اور تعدیے شروع کے اس حال مین اہل ماورارالنہر کے میریے پاس آئیے اور رو کر عرض کیا کہ جماعت اوزبکیہ ایک ہزار لڑکیان سمرقند اور اوسکے اطراف سے لوٹ کر لیگیے جب اسباب مین الیاس خواجہ سے مین نے کہا تو اوسکے کہنے نے اوزبکیون مین کچہہ اثر نکیا اوسکے جماعت سادات نے میریے پاس آکر فریاد کے کہ ستر سید اور سیدزادہ اولاد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیے اوزبکیون ظالم کے قید مین اسیر ہوئے مجکو اسلام کے غیرت آئیے اور ہزارہ

تیمور لمی

ایک خطر اور عاقل کو چاہیے کہ ایک خطر اختیار کرے اوسپنے مجکو تحسین کی
اوسوقت ماوراءالنہر کے نگہداشت مین مجھسے صلاح لی پہلے مین سپرد کر
تمہارے سلطنت ماوراءالنہر کے سرزمین مین خیمہ کے مثال [illegible] سپاہ دیکے
ستون کو عدالت کے لکڑے کے بنا و اور اوسکے میخین انصاف کے زمین
مین محکم کرتا کہ جو کوئے تیرے خیمہ مین آوے محفوظ رہو وے اور جو کو بیٹے تو
آوے خوار ہو دے اور اس دیار کے سادات اور علما اور مشائخ کو
عزیز رکھ اور اپنے عدالت کے سایہ مین رعایا کو آسایش دے اور اس ملک
کے نیک مردون کے ساتھ نیکی کر اور بد دلون کے ساتھ مدارات سے معاملہ کر
اور اس دیار کے سپاہ کو بند احسان مین رکھ تا کہ اگر کار کرین تو حق الخدمت
لیوین اور اگر مارے جاوین تو ماجور ہووین چونکہ اوسکے ہمراہی امرا زیب
بازخواست مال اور منال کے جو اونہونے ماوراءالنہر کے رعایا سے لیا
تھا اور وہ اونپہ طلب کرتا تہا بیزار ہو گئے تھے بابت بازیافت کرنے اوس
مال اسباب کے مجھسے مشورہ کیا مین اوسکو یہہ صلاح دیکہ چونکہ حوصلہ
ترکون کا مانند اونکے آنکھون کے تنگ ہے تو اونکے دل کو سیر کر دیتا کہ
[illegible] تیرے خادم بن جاوین اور اونکے زبان کوتاہ ہو جاوے اور جب
یہہ مشورہ دئیے ہوئے اوسکو پسند آئے اور واسطے دفع اور
[illegible] فساد امرا دشت کے عزم کیا اور مملکت ماوراءالنہر کے ساتھ قسمت
[illegible] کے مجھپر چھوڑے اور اس باب مین عہد نامہ لکہا اور یہہ
[illegible] جو مجھسے کیا تہا کہ اپنے خاطر کو امرا دشت کے مخالفت سے جمع
[illegible] اون تمام بشارات سے جنمیں مین بشارت تہا یاد تہا اگر
[illegible]

تو زک

پوتا جنگز خان کا نے بارا دہ تسخیر ماوراءالنہر کے پہلے مرتبہ لشکر کشی کر کے دریا
خجند سے اترا اور امرار ماوراءالنہر کے اور امیر حاجی خان برلاس خوف
کے مارے بہاگ کر خراسان کو چلے گئے جب دریا جیحون سے عبور کر گئے مین
دو دل ہوا کہ اہل عیال کو ہمراہ لیکر خراسان کو چلا جاؤن یا تغلقتیمور خان کو جا
دیکہون اس بات مین اپنے پیر شیخ زین الدین ابوبکر کو لکہا کہ تغلقتیمور خان نے بڑے
لشکر سے ماوراءالنہر مین آیا ہے مین دو دل ہوا ہون کہ اوسکو دیکہون یا ناچار
خراسان کو چلا جاؤن میرے جواب مین لکہا کہ مین خلیفہ چہارم سے پوچہا کہ
جب آسمان کمان بن جاوین اور زمین اون کمانون کے زہ ہو جاوین اور بلیاد
تیر ہو جاوین اور آدمی اون تیرون کے نشانہ ہو جاوین اور تیر انداز
خدا کے قدرت ہو وے تو آدمی کس جگہ بہاگین خلیفہ نے جواب دیا کہ خدا کے
طرف بہاگین اب تمکو چاہیے کہ تو تغلقتیمور خان کے طرف جاوے اور تو اوسکے
بغل مین آوے اور اوسکے تیر اور کمان لیلی والسلام مین ان مکتوبات سے
بشارت تمام پائے اور جا کر تغلقتیمور خان کو دریا خجند کے کنارہ پر دیکہا
اور اوسنے سے آنے کو اپنے اوپر فال نیک لیے اور ممد ہوا یہان
تک کہ مین تغلقتیمور خان کو مسخر کر لیا اور اوسنے مجکو اپنا مشیر بنایا اور
ہر یک کار مین مجہسے مشورہ لیتا تہا یہان تک کہ اوسکو خبر پہنچی کہ اوسکے
امرار نے خفچاق کے جنگل مین سر مخالفت کا بلند کیا ہے   اس امر
مین مجہسے مشورہ پوچہا کہ مین اب اونکے مخالفت کے دفع کے لیئے
جاؤن یا فوجین تعینات کر دون مین نے اوسکو یہہ صلاح بتلائی کہ تمہارے
نہ جانے اور لشکر بہیجنے مین دو خطر ہین اور تمہارے جانے مین ایک

تیموری

خلیفہ چہارم کو خواب مین دیکہا کہ یہہ فرمایا سفید علم کو اغوالترک پاس لیجاؤ
اصحاب نجف نے کہا کہ اغ الترک امیر تیمور ہے کہ روم پر لشکر کشی کے لیے
مین خدا تعالیٰ کا شکر کیا اور اوسوقت ہمراہ ہے علما دینے یہہ خوشخبری سنائے
کہ قران مجید مین واقع ہے کہ روم ۸۰۵ اٹھہ سو پانچ مین مغلوب ہو دیے گے
اور اس مقدمہ مین ایک لطیفہ ہے چونکہ قران کریم مین واقع ہے کہ الم غلبت الروم
فی ادنے الارض یعنے مغلوب ہون گے رومی ادنا ہے ارض مین اور
ادنا ہے ارض ضاد ہے اور ضاد ملفوظی حساب — جس سے اٹھہ سو
پانچ ہین مین نے اپنے تئین اوس حال مین خدا تعالیٰ کے طرف سے سویدا پایا
اور جب ہے ایک تیمور نے اپنے فوج سے نکل کر فتح کے مبارک باد کہے
مین نے فتح کے لفظ کو شگون لیا اور سفید علم اوسکو دیا تاکہ جاکر جنگ کرے
جب اوسکے نظر اوس علم پر پڑے رقت کر کے جنگ کے لئے روانہ ہوا
اور ان تمام بشارت سے کہ جنسی مین منتشر ہوا ایک اور یہہ ہے کہ جسوقت
مین واسطے تسخیر ولایت روم کے جاتا تہا کتاب مقامات پیر ترک خواجہ احمد
یسوی کے سے فال سے یہہ بشارت پائی — ہر ایستد اکہ سیر مسکل تو شاد
ہر باید اسیر کا کار بالیق لو لیا سر نو ربا یے او قومک سے یلدا کجا ہے شمع
شبستان انیکان — ہر لحظہ دعا لیمنے گلستان انیکان ببر مشکل انتیم توسوقعہ
رسان انیکان — ای یار جا بنے مسکانی آسان انیکان مین نے اس رباعی
کو یاد کر لیا اور جسوقت مین قیصر کے لشکر سے مقابل ہوا یہہ ہے رباعی
پڑہنے لگا یہان تک کہ مین فتح کیا اور ہر ادن تمام بشارت سے کہ جسمین مین بشارت
پایا ہوا ایک اور یہہ ہے کہ سنہ ۸۰۴ سات سو آٹھہ مین کہ آذا ختمی رمضان لوتا

تیمورنے کہ کئی ہزار تمہارے امت کو قتل کیا اور اہل اسلام کے خانہ
خراب کے سونز دیک کھڑا ہوا ہے اور مین جو تمہارے دین مین اجتہاد کرکر
تمہارے شریعت کو رواج دیتا ہون میرا اسلام قبول نہین ہوتا حضرت نے
غصہ سے فرمایا اگر تیمور نے بہت خون کئے ہین اور میرے امت کو قتل کیا ہی
لیکن میرے آل اور اولاد اور ذریات کو محبوب رکہا ہے اور مدد کیے ہے اور
اونکے تعظیم اور تکریم کرتا رہا ہے تو نے کس لیئے فاتحہ اور دعا سے منع کیا خواجہ
عبداللہ جب خواب سے جاگا راتون رات میرے پاس آیا اور عذر کرنے لگا
جب یہہ خبر خاص عام کے کان مین پڑے میرے لئے دعا کرنے لگے اور خدا مدد
کیجو اوسکے کہنے لگے اور مجکو خدا تعالے کے طرف سے موید سمجہہ کر میرے
موید ہونے پر گواہ دیے اور مین نے اس عطیہ کے شکرانہ مین آل محمد
علیہ السلام کے تعظیم اور احترام اور اونکے محبت مین زیادہ سے زیادہ
سعی کی اور اپنے تئین مین نے خدا تعالے کے طرف سے موید سمجہا اور
منجملہ اون تائیدات کے جنکے ساتہہ مین موید ہوا ایک وہ تہی جو مین آخر سنہ ۸۰۴
اٹہہ سو چار مین ملک روم مین ساتہہ چار لاکہہ سوار قیصر کے فوج باندہ
کر روبرو ہوا اور صف آرایے کی اور داہنے و بائین افواج کے نظر
کرتا تہا اوس وقت مین دیکہا کہ ایک فوج عراق اور عرب کے طرف سے
سادات کربلا اور نجف کے آل ترحم سے جنکا سردار سید محمد مفتاح
تہا میرے مدد کے لیئے آئے اور سفید علم ہمراہ تہا مین اوس جماعت کے حاضر
کرنیکا حکم کیا اور اونکے آنکہ اپنے پاس فال نیک لے اور ایک تائید تائیدات
سمجہا اور سید محمد نے جو علم دار تہا عرض کیا کہ مین خلیفہ

تیمور رمی

بسے سر اوٹہایا تو کیا دیکہتا ہون کہ مرگیا ہین بہت افسوس کیا جب مین ت
کے خدمت مین آیا جو احوال دیکہا تہا اونکے آگے بیان کیا فرمایا کہ نظام او
انتظام دولت کا اور اوسکے رونق اور لیلیا ملک کا نالایقون سے اور
دینا اوسکا لایقون کو نائبان خدا کے قبضہ مین ہے اور اوپر ظفر پر ایک امام
الانتخاب کے طرف سے موکل ہوتا ہے دولت کے تائیدات کیا کرتا ہی
اور وہ دولت اوسیہی سی قایم رہتے ہین جب وہ عالم سے کوچ کرتا ہے
پہر اگر اوسکے جگہ پر متعین نہو دیسے تو وہ دولت پریشان ہوجاتے ہیں
اور فرمایا قیصر کے دولت پر ایک شخص رجال الغیب سے موکل تہا اسکے
مین مرگیا تو نے اون پر فتح پایئے مین اشارہ ہے یا کیا کہ میرے نوبت بہی
آگئی ہے لیکن امیدوار ہون کہ اوسکے جگہ پر اور تعینات ہوجاوے چار ہزار
روپیہ جو میرے قید مین تہے سب کو چہوڑ دیا جب مین مرا اپنے سات سو اکہتر
مین کہ میرے عمر پینتیس ۳۵ برس کے تہے مین اون توران زمین کا خس وخاشاک
وجود اوزبکیہ سے پاک کر دیا اور ماوراءالنہر کے تخت پر قرار پکڑا اور
میرا خطبہ اسلام کے منبرون پر پہڑنے لگے اوسوقت سادات اور علما اور
مشایخ اور فقرا میرے لیے دعاء خیر مانگنے لگے خواجہ عبید الله نے جو مقتدا وقت
کا تہا اونکو دعا سے منع کیا اور کہا کہ واسطے اس ترک خونخوار کے جو کئی
ہزار مسلمانون کو قتل کیا دعا نکرو رات کو حضرت پیغمبر صلی الله علیہ وسلم
کو خواب مین دیکہا کہ مین علم کے مانند آگئے حضرت کے نزدیک کہڑا ہوا اور
خواجہ عبید الله نے آکر حضرت کو سلام کیا اور جواب سلام کا نہ پایا اور دوسرے
تیسرے دفعہ بہی جواب سلام کا نملا آخر کو فریاد کرنے لگا کہ یا رسول الله

توزک

شیخ صفی الدین ازدیلے کے خدمت مین گیا مین التماس کیا کہ کیسے قطب سے
ملازمت کرون اونہونے فرمایا کہ سادلان کے پہاڑ مین ایک چشمہ ہے کہ اوسکا
پانی کبہی گرم ہوتا ہے اور کبہی سرد تر اوس چشمہ پر صبح کے وقت جانا چاہیے
پہلے جو شخص کہ اوس چشمہ پر حاضر ہووے وضو کر کر نماز پڑہے وہ قطب ہوگا
مین شیخ کے فرمانے سے اوس چشمہ پر گیا اور منتظر بیٹہا رہا اتنا کہ صبح کو پہلے
جو شخص کہ اوس چشمہ پر آیا اور وضو کر کر نماز پڑہے میرا امیر اخور تہا مین تعجب کیا
دوسرے دن اور تیسرے دن بہی اوس چشمہ پر گیا اوسیہی اپنے میر
اخور کو دیکہا اور متعجب ہو کر مین اپنے دلین کہا شیخ نے غلط تو نہین کہا ہوگا
اور اوس کو کہا کہ سید علے مین تجکو اپنا اونے نوکر جانتا تہا تجکو اتنی قدر
منزلت کہان سے حاصل ہوئے اوسنے کہا مین قطب الاقطاب کے امر سے
تمہارے ابتداے سلطنت سے موید اور معین تمہارا رہتا ہون اور تمہار
سلطنت اور دولت کے تائید اور اعانت مین ساعے ہوتا ہون پہر نماز
مین مشغول ہوا اور عین اوسکا اقتدا کیا اور اقتدا مین سرور اور حضور
پایا جب نماز سے فارغ ہوا تو کہا اے امیر تو اسوقت خدا کا مہمان ہی اور
مہمان میزبان سے جو طلب کرتا ہے تو وہ منت دیتا ہے مین ایمان طلب کیا
اوسنے کہا ایمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا قایم ہے وہ گویا ایک سپہر ہے کہ
بعضے شخص شہر قاعد کے باہر سے لا الہ الا اللہ کہتی ہین اور بعضے شہر قائم
کے اندر ہے لا الہ الا اللہ کہتی اور اوس شہر کا ایک دروازہ ہے کہ پڑہنا
ایسے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اوس دروازہ سے اوس
اوسوقت سجدہ کیا اور مین

خدا کے شفقت مین مشغول رہا اور شریعت اور انصاف پر عمل کیا اور زمین دام
کے صحرا مین جو پانچ فرسنگ بیچ پانچ فرسنگ عرض کے ہے اپنا لشکر دیکہا اور تمام
لوگون کو اپنا مطیع پایا مین خدا تعالے کا شکر کیا کہ اسنے خلقت کو مجہہ عاجز
شکستہ کا مطیع کر دیا مین بہی ایک ولیسا ہی ہون جب علما سے مین نے پوچہا اونہون نے
کہا لطیفہ الہیہ نے سایہ ڈالا ہے کہ وہ سایہ الہی ہے اور اسلئے کہ پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سلاطین عادل ظل اللہ ہوتے ہین اور
اوس ظل سے خلقت کو اپنا مطیع کرلیتا ہے اور تمام خلق اوسکے مطیع ہو
جاتے ہے اور سطوت اور سلطنت اوسکے ممالک مین جاری ہو جاتے ہے
اور اوسکی محبت خلقت کے دلین جگہ کرتی ہے کہ اوس محبت سے اوسکے
خواہان ہو جاتے ہین افسوس ہے اوس بادشاہ پر جسکا رعب اور
سطوت خلقت مین جگہ نکرے اور خلقت کے دلون سے یا ہرگز نہووے اور اوسکے
محبت اثر نکرے اور زبانین اوسکے دعا مین گویا نہووین اور خلقت کو
ازردہ رکہے اور جب مین اکیس برس کے عمر مین ارادتمندے کا ہاتہہ
قطب الاقطاب شیخ زین الدین ابابکر کو دیا اونہونے کمر میرے
ریتے سے باندہے اور عمامہ اپنا میرے سرپر رکہہ دیا اور نگین کہ جسکے
عقیق کا مجکو دیا کہ اوسمین یہ کندہ تہا راستی رستی فرمایا کہ اچہا صبح دولت
کے کہلتے ہے اور مینے اپنے مکاشفات مین دیکہا ہے کہ ایک شخص رجال اللہ
سے تیرا امید ہو ویگا اب تجکو صلاح اوسکے دیکہنی مین نہین ہے اور تو اوسکو
دیکہیگا اور ویسا ہے ہوا جو شیخ نے فرمایا تہا کہ جب ستر برس کے عمر اور
ستہتر اٹہہ سو چہہ ہجری مین کہ ممالکت روم کے تسخیر سے قطب العارفین

توزک

سنا کہ اللہ تعالےٰ کسی شخص کو عزیز رکہتا ہے اور سلطنت کا مرتبہ دیتا ہی اور زمام مہام خلایق کے اوسکو سپرد کرتا ہے اتنا کہ اگر بطور عدالت اور انصاف کے اونکے ساتہہ برتاو کرے تو اوسکے ملک اور سلطنت کو قایم رکہتا ہے اور اگر ظلم اور تعدی اور فسق اور فجور کی راہ لے تو اوسکو مقطوع النسل کرتا ہے اور دولت اور سلطنت اوس سے چہین کر اور کو دیدیتا ہے تو مین نے واسطے بقاے سلطنت کے اور زیادتی اپنے نسل کے ایک ہاتہہ مین عدالت اور دوسرے ہاتہہ مین انصاف کو لیا اور ان دونو چراغون کے چاندنے سے اپنے سلطنت کا گہر روشن کیا اور چار وزیر نیک محضر اپنے دولت اور سلطنت پر مقرر کئے اون مین سی ایک محمود عاقبت محمود شہاب خراسانی تہا اور دوسرا ناصرالدین محمود کہ انکو کہہ رکہا تہا کہ سواے عدالت کے مجہہ کو کچہہ اور نکہنا اور برا نکہنا اور برا نسنلینا اور برائے کو بہلائی سے ڈہکہہ دینا اور تجسس آدمیو نکے مال اور اسباب کا نکرنا اور لوگو نکے مال کی طمع نکرنا اور سچ کہنا اور جہوٹ سے الگ رہنا اور جب میرے کان مین پڑا کہ اللہ تعالے جس شخص کو سلطنت دیتا ہے تو فر ایزدانی بہی اوسکو عطا فرماتا ہی تا کہ اوس شوکت سے خلق کو اپنا مطیع بنا دیوے اور وہ شوکت ایک لطیفہ الہی ہے کہ اوس شخص پر سایا ڈالتا ہے اور ہر یک سلاطین کو چاہیے کہ اوس لطیفہ کا پاس رکہین تا کہ اونکے دولت اور سلطنت ترقی کرتے رہیے مین جب سے سلطنت کے تخت پر جلوس کیا ہر اس اس لطیفہ کا پاس رکہتا ہون اور خدا تعالیٰ کے تعظیم مین اگر خلق خدا

ستم اور قطع صلہ رحم نکیا   اٹھوین یہہ ہے کہ اپنے تئین خدا تعالےٰ کا تحویلدار سمجہا اور خدا کے ملک مین تصرف بیدون اجازت ناپیوت خدا کے نکیا اور بندون خدا کے رسوم اور مرسوم کے فیصل مین سستے اور کہ سطے نکیا اور ناحق کسیکا مال نلیا اور اپنے تئین مال اور اسباب کے جمع کرنے مین مشغول نکیا اور نگاہ سپاہ اور رعیت کے ارام پر رکہی اور کسیکے مال کے طمع نکے کیونکہ مین تجربہ کرچکا تہا کہ امیر حسین نے جو طمع سپاہ اور رعیت کے مال پر کیے اور احوال اپنے باپ اور ہمارے امرا کے اختیار نکیے بنا اوسکے دولت کے ویران ہوگئے نوین یہہ ہے کہ اطاعت خدا تعالےٰ کے رسول کے اطاعت مین سمجہی اور شریف محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا اور کسی کار مین خلاف شریعت کا نکیا اور ال اور اصحاب کو دوست رکہا اور شرط محبت کے بجالایا اور مذہب برحق سنت اور جماعت پر راسخ اور مستقیم رہا   دسوین یہہ ہے کہ دین اسلام کو خدا کے ملک مین رواج دیا اور اپنے سلطنت کو استی قایم رکہی اور یہ سنا تہا کہ دین دولت ایک پیٹ سے پیدا ہوئے ہین جو دولت کہ ساتھہ دین اور ملت اور کیش کے قایم نہو اوس دولت کے شکوہ جاتے رہتے ہین اور حکم سلطنت کا جاری نہین ہوتا اور اعلےٰ ادنے اوسمین دخیل ہوتے ہین   گیارہوین یہہ ہے کہ سادات اور علماء سے ملاقات کرتا رہا اور اونکے تعظیم بجالایا اور انگشت رد کیسے پر نڈالے یہان تک کہ تملقت کے زبانو سے میرے دعا نکلنی لگی اور صحبت ساتھہ ۔۔۔ بعیت کے رکھتا تھا اور مسائل دین اور دنیا کے اون سے سنتا ۔۔۔ سنا تہا کہ بادشاہ قسطنطنیہ کے نئے بادشاہ ریے پر لشکرکشی

اور فتوحات اونکے اور لشکر کا اونکو پیش آتی تہین اپنی یاس ترکی زبان
مین لکھ لیتے تہی تاکہ اور شخص اونکی حکمت سے وہ حقایق اور دقایق اونکی زبان
مبارک سے لکھ لیتا تہا اتنا کہ سات برس کے عمر سے سفر آخرتی تک تسخیر
مملکت ساتھ اونکی اور تمام احوال سعادت مال کے بموجب صدق اور راستی
کے لکھا گیا اور کتاب مزین بن گئے اور بعد اونکی وفات کے بسبب تصاریف
زمانہ اور ایام کے اور گذرنے برسون اور اعوام کے وہ کتاب مستطاب
اونکے اولاد کے کتب خانہ مین سے ممالک روم مین چلی گئی اور زیب افزای
کتاب خانہ قیصر اور بعضی امیرون اوس ممالک کے ہوے یہان تک اتفاق
ینگ سے امیر ابو طالب نامی جو موضع تربت خراسان سے تہا ولایت روم
اور عربستان مین گیا اور ملک یمن مین وارد ہوکر جعفر بادشاہ حاکم یمن
کے صحبت مین پہنچا اور خصوصیت کامل اوسکے ساتھ حاصل کے ایک دن
وقت پیش ہونے کتاب خانہ جعفر بادشاہ کی یہہ کتاب شریف امیر ابو طالب
کے نظر پڑے مطالعہ کر کے معلوم کیا کہ ملفوظات عالے حضرت صاحب قران
کے ہین بہت جہد اور کوشش سی اس کتاب والا خطاب کو حاصل کر کے درپے
اوسکے ترجمہ کے زبان فارسی مین ہوا اور اس امر خطیر کو مملکت وسیعہ
ہندوستان فردوس نشان مین چو آج کے دن فیض وجود مبارک فایض
الجود مقدس اور معلی کے اور برکت سلطنت ممالک پیرا اور اثر معدلت
گیتی ارا بادشاہ سکندر حشم جمجاہ سلیمان منزلت ستارہ سپاہ قضا
قدرت قدر توامان ملک پیرا مملکت ستان افتاب سپہر سلطنت اور جہان
داری سے قطب فلک خلافت اور کامگاری سے دری اسمان بادشاہی سے

تلوار سے دو الفقار کے اور نہین کوئی جوان سوا علی کے ای علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی بن عمران سے مگر یہ کہ نبی نہین ہے میرے بعد اور پیر چہہ باقی کے عشرہ مبشرہ پر نازل ہوئی رضی الله عنہ اور باعث لکھنی اس کتاب شریف کا اور سبب تالیف اسکی بعد اسکے یہ ہے یعنی حضرت صاحب قران سیف منیف کا جسکا نام ملفوظات صاحب قران ہے اعظم اور اکرم اور بادشاہ اجل اور افخم عالمگیر جہان زمان ممالک ستان ایسے نصرت اقتران شہسوار میدان فتح اور فیروزی کا سوار معرکہ مخالف گداز اور دشمن سوز کا سلطان رعیت پرور بادشاہ دادگستر جمشید رتبہ قیصر درن صولت بادشاہ نشان بادشاہ حضرت قطب الدین امیر تیمور گورگان انار الله برہانہ یہہ ہے چونکہ وہ حضرت ابتدا تمیز سے رحلت کے وقت تک تائیدات ربانی اور توفیقات سبحانی سے موید اور موفق تہے جو کار کرتے تہے الہام ہاتف سماوی اور پیغام فرشتہ غیبی سے تہا اسلئے اونکے خاطر انور اور فیاض میں گذرا کہ جو کچہ مجہہ سے قول یا کردار واقع ہووے اور احوال کیفیت کہ جسقدر زندگی مین پیش آوے اوسکو نیلے امیر شرافت کلف یا جزو سے جو کم و کاست لکہی جاوین چنانچہ اس امر مین بہی تائید اور توفیق سے سیر ہووے اپنی اس مطلب پر فائز ہووے اور سات برس کے عمر سے اکہتر برس تک جو اونکی مدت عمر شریف تہی جو کچہ بزم اور رزم اور سلوک اور معاشرت مین ساتہہ دوست اور دشمن کے تدبیرین کرتے بلندی مدارج سلطنت کا دلیرین اور مشہور سے اور ارکان اور

ظاہر کے اور اوپر آں بزرگ اور ابرار اہل بیت اطہار کے جنکی محبت سب امت پر
بموجب آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ کے اور اوپر اصحاب بزرگ
کے جو نیک ہیں اور وہ ہر ایک ستارہ ہدایت کے واجب الاتباع کے ہیں خصوصاً
اوپر اعظم اہل بیت اور اعلم اور اشجع صحابہ کرام اور اتقے اور اذ...
اکہاڑنے والی خیبر کے اوٹھانے والی نیزہ محمدیہ کے شیر خدا غالب کل غالب
امام المتقین علی ابن ابیطالب کے کہ قرآن ایزد سبحان اونکے فضائل سے بہرا ہوا
اور ہزار ہا حدیثیں رسول ذوالجلال کی اونکے فضائل میں وارد ہیں جنکے لئے فرمایا
نبی نے کہ علی مجہہ سے ہے اور میں علی سے اور پہلے جو ایمان لائے مجہہ پر وہ ابوبکر
وہ علی ہیں اور پہلے جو جنت میں میرے ساتہہ داخل ہونگے وہ علی ہیں اور علی میں
ایک نور سے ہیں اور علی اور میں ایک درخت سے ہیں اور حسن حسین بیٹے انکے
سردار ہیں جوانان بہشت کے اور ماں باپ انکے یعنے علی اور فاطمہ انسے
بہتر ہیں اور فرمایا کہ یا علی گوشت تمہارا گوشت میرا ہے اور لہو تمہارا
لہو میرا ہے اور ہڈیاں تمہاری ہڈی میری ہے اور لڑائی تمہاری
لڑائی میری ہے اور صلح تمہاری صلح میری ہے اور دوست رکہنے
والا علی کا ایمان والا ہے اور دشمن علی کا کافر اور منافق ہے اور
اگر ہوتا بعد میرے نبی تو علی ہوتا اور روز حشر کو لوا حمد ہاتہہ میں
ہوگا علی کے اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ جس شخص کا
کہ میں مولیٰ ہوں اوس شخص کے علی مولیٰ ہیں اور فرمایا کہ سب
... میری امت کے سوال کئے جاوینگے قیامت کو ولایت علی اور
... اور فرمایا کہ میں شہر ہوں علم کا اور علی اوس کا دروازہ

توزک تیموری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار نثار بارگاہ اوس بادشاہ علی الاطلاق کے ہے جسنے سررشتہ امور عالم اور
عالمیان کا عدالت اور سیاست سلاطین نصفت آئین کے سے مربوط کیا ہے اور
شکر بے قیاس لائق اوس حضرت آفریدگار کے ہے جسنے تمام بادشاہوں عدالت
قران کے معدلت اور رعیت کو سبب امن اور امان جہان اور جہانیان اور عالم
اور عالمیان کا بنایا اور درود نامحدود اور نامحصور اور پر روح پر فتوح مقدس
اور مطہر اوس حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے کہ خدای تعالے
نے منصب عالی نبوت کا مع رتبہ سلطنت کے اونکو عطا فرما کر امت کے گناہ
گارونکا بہی شفیع کیا اور رحمت نامحصور اور بے نہایت اوپر روضہ معلی او
منور اوس جناب نبوت دستگاہ کے ہے کہ ایزد ذوالجلال نے مرتبہ جلیل رسالت
کا ساتہہ درجہ خلت کے اونکو عنایت فرماکے سرگشتگان بادیہ غوایت
کے ہادی بنایا اور اوس کے بارہ خلیفہ ہونے کی بشارت قران وحدیث